

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ طُبِعَ الْكِتَابُ فَكُلُّ طَائِفَةٍ مِنَ
الْعَالَمِ كَامِلٌ بِمَا تَوَقَّعُوا فِيهِ
مِنْ رِيسَالٍ كَامِلَةٍ
(ترجمہ کنز الایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ انخبطی رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۳۷۸	اختلافِ قرأت وغیرہ امور کا بیان	۳۷۹	۷۔ کتاب الزکوٰۃ
۳۸۲	۹۔ کتاب الدعوات	۳۸۵	کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
۳۹۰	ذکر الہی اور تقربِ خداوندی	۳۹۱	صدقہ فطر کا بیان
۳۹۸	۱۰۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۳۹۳	صدقہ کس کے لیے حلال نہیں ہے؟
۵۰۱	تبیح، تحمید، تکبیر اور تسلیل کے ثواب کا بیان	۳۹۶	سوال کرنے کی کس کو اجازت ہے اور کس کو نہیں؟
۵۰۸	توبہ و استغفار کا بیان	۴۰۱	خرچ کرنے کا بیان اور گنجوی کی بُرائی
۵۱۸	رحمتِ الہیہ کی وسعت کا بیان	۴۰۹	صدقہ کی فضیلت کا بیان
۵۲۳	صبح و شام اور سوتے وقت پڑھی جلتے والی دعائیں۔	۴۱۸	بہترین صدقہ کا بیان
۵۲۳	مخصوص اوقات کی دعائیں	۴۲۲	خاوند کے مال سے بیوی جو خرچ کرے
۵۲۳	پناہ مانگنے کا بیان	۴۲۲	جو صدقہ کے مال کو واپس نہ لے
۵۲۸	جامع دعاؤں کا بیان	۴۲۵	۷۔ کتاب الصوم
۵۵۴	۱۱۔ کتاب المناسک	۴۲۸	چاند دیکھنے کا بیان
۵۶۰	احرام اور تلبیہ کا بیان	۴۳۱	سحری اور روزے کے مختلف مقاصد کا بیان
۵۶۲	حجۃ الوداع کے واقعے کا بیان	۴۳۲	روزے میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے؟
۵۶۹	مکہ مکرمہ میں داخلہ اور طوافِ کعبہ	۴۳۸	مسافر کے روزے کا بیان
۵۷۵	وقوفِ عرفات کا بیان	۴۴۰	روزے کی قضا کا بیان
۵۷۸	عرفات و مزدلفہ سے واپسی	۴۴۱	نفل روزوں کا بیان
۵۸۱	کنکریاں مارنے کا بیان	۴۴۸	روزے کے دیگر متعلقات
۵۸۲	ہدی کا بیان	۴۵۰	شبِ قدر کا بیان
۵۸۶	سرمنڈانے کا بیان	۴۵۲	اعتکاف کا بیان
۵۸۷	قریاتی	۴۵۵	۸۔ کتاب فضائل القرآن
۵۸۷		۴۷۳	تلاوت کے آداب کا بیان

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۶۰۰	حرم مکہ معظمہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے۔	۵۸۸	دس ذی الحجہ کا خطبہ اور آیام تشریق
۶۰۳	حرم مدینہ منورہ کا بیان اللہ تعالیٰ اُس کی حفاظت فرمائے	۵۹۳	رمی اور طوافِ وداع
۶۱۰	جدول	۵۹۶	مُجرم کن کاموں سے بچے؟
۶۱۱	قطبہ تاریخی طباعت	۵۹۸	حالتِ احرام میں شکار کرنے سے بچے
			روکے جانے اور حجِ فوت ہونے کا بیان



فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد اول

صفحہ	مضامین الابواب	صفحہ	مضامین الابواب
۱۰۴	جنبی سے ملنا اور اُس کے لیے کیا جائز ہے	۲	عرصہ ناشرین
۱۰۸	پانی کے احکام	۴	عرصہ مترجم
۱۱۰	نجاتوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان	۶	فہرست
۱۱۴	موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۱۲	خطبہ کتاب
۱۱۶	تیمم کا بیان		
۱۱۹	مسنون غسل کا بیان	۱۵	۱۔ کتاب الایمان
۱۲۰	حیض کا بیان		
۱۲۳	مستحاضہ کا بیان	۲۷	کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں
		۳۰	دوسرے کا بیان
۱۲۵	۴۔ کتاب الصلوٰۃ	۳۳	تقدیر پر ایمان کا بیان
		۳۴	عذاب قبر کا ثبوت
		۳۹	کتاب وسعت پر یقین و عمل
۱۲۸	اوقات نماز کا بیان		
۱۳۱	نماز میں جلدی کرنا	۶۲	۲۔ کتاب العلم
۱۳۷	نماز کے فضائل		
۱۳۹	اذان کا بیان	۷۷	۳۔ کتاب الطہارۃ
۱۴۲	اذان اور جواب اذان کی فضیلت		
۱۴۷	بقیہ دو فصلیں	۸۱	جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں
۱۵۸	مساجد اور نماز کی جگہیں	۸۶	بیت الخلاء کے آداب
۱۶۲	ستر کا بیان	۹۲	مسواک کا بیان
۱۶۵	سترہ کا بیان	۹۴	وضو کی سنتیں
۱۶۸	نماز کی صفات کا بیان	۱۰۱	غسل کا بیان

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۲۷۲	ماہ رمضان میں قیام	۱۷۵	تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے؟
۲۷۸	نماز چاشت کا بیان	۱۷۸	نماز میں قرأت کا بیان
۲۸۰	نوافل کا بیان	۱۸۶	رکوع کا بیان
۲۸۲	صلوۃ التسبیح	۱۹۰	سجدہ کا بیان
۲۸۴	سفر کی نماز کا بیان	۱۹۳	تشہد کا بیان
۲۸۸	جمعہ کا بیان	۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان -
۲۹۲	وجوب جمعہ کا بیان	۲۰۰	دوران تشہد کی دعا کا بیان
۲۹۴	طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان	۲۰۳	نماز کے بعد ذکر کرنا
۲۹۸	خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان	۲۰۸	دوران نماز کون سے کام جائز نہیں ہیں اور کون سے جائز ہیں -
۳۰۱	نماز خوف کا بیان	۲۱۵	نماز میں بھول جانے کا بیان
۳۰۴	نماز عیدین کا بیان	۲۱۷	قرآن کریم میں (آیات) سجدہ
۳۰۹	قربانی کا بیان	۲۲۰	جن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے
۳۱۳	عتیرہ کا بیان	۲۲۲	نماز باجماعت اور اس کی فضیلت
۳۱۴	سورج گرہن کے وقت کی نماز	۲۳۰	صفت سیدھی کرنے کا بیان
۳۱۸	سجدہ شکر کا بیان	۲۳۴	نماز میں کھڑے ہونے کی جگہ
۳۱۹	نماز استسقاء کا بیان	۲۳۶	امامت کا بیان
۳۲۲	ہواؤں کا بیان	۲۳۹	امام پر مقتدیوں کے حقوق
۳۲۵	۵۔ کتاب الجنائز	۲۴۰	مقتدی پر کتنی پیروی لازم ہے اور مصلوب کا حکم
"	بیمار پر رسی اور مریض کا ثواب	۲۴۴	جو ایک ہی نماز دو دفعہ پڑھے
۳۲۹	موت کی تمنا اور اس کی یاد	۲۴۷	سنتیں اور ان کے فضائل
۳۳۳	مرنے والے کے قریب کیا کہے؟	۲۵۲	رات کی نماز کا بیان
۳۵۱	میت کو غسل و کفن دینے کا بیان	۲۵۸	جب رات کو اٹھتے تو کیا کہے؟
۳۵۳	جنازے کے ساتھ جانا اور اس پر نماز پڑھنا	۲۶۰	راٹول کو نماز پڑھنے کی ترغیب
۳۶۲	میت کو دفن کرنے کا بیان	۲۶۴	عمل میں میاں دروی ہو
۳۶۷	میت پر رونے کا بیان	۲۶۷	وتر کا بیان
۳۷۶	زیارت قبور کا بیان	۲۷۲	قنوت کا بیان

عرض مترجم

نَحْمَدُكَ ذَا وَصَلَى عَلَيَّ رَسُولِيهِ الْكَرِيمِ۔ ابا بعد۔ جب سے اردو زبان متحدہ ہندوستان کے اندر معرّف وجودی آئی تو دیگر علوم و فنون کی طرح اس زبان میں بھی دینی کتابوں کے انبار لگتے چلے گئے۔ معیاری اور غیر معیاری ہر طرح کی کتابیں آتی رہیں اور آ رہی ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ دین سے وابستگی کا ایک ثبوت اور علوم و دینیہ کی نشر و اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ یہی شعبہ تصنیف و تالیف ہے۔ تقریر کے الفاظ ہوا میں اڑ جاتے ہیں جیکہ معیاری تصانیف شہرت عام اور بقائے دوام کا لباس پہن کر تاریخ کا ایک حصہ بن جاتی ہیں۔ اسی سرمایہ ثبوت کے لٹ جاتے ہیں شاعر مشرق کیوں نوحہ کناں ہوئے تھے۔

مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی !
انہیں دیکھیں جو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

کس کو معلوم نہیں کہ دین متین کی پوری عمارت اللہ تعالیٰ کے کلام معجز نظام یعنی قرآن مجید پر تعمیر ہوئی ہے اور ہماری ناقص عقل مجبور ہے کہ کلام الہی کو سمجھنے کی غرض سے احادیث رسول کا سہارا لے۔ یوں قرآن کریم حق اور سنت رسول اُس کی شرح یا حاشیہ ہے۔ دریں حالات سب سے زیادہ کام اردو زبان میں بھی کتاب و سنت پر ہونا چاہیے تھا اور ہونا بھی شایان شان چاہیے تھا۔ حالات کی ستم ظریفی کہ علمائے اہل حق نے اس ضرورت کا کما حقہ احساس نہیں کیا اور نہ اس خطرے کو محسوس کیا کہ برکش گورنمنٹ اپنی اسلام دشمنی اور سیاسی ضرورت کے تحت مقدس شجر اسلام میں اپنے زرخیز عمارت کے ذریعے بڑے بڑے پراسرار طریقے سے غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگوا رہی ہے۔ اگر اس ضرورت کا احساس کیا ہوتا تو قرآن مجید کے متعدد ترجمے کرتے اور بے شمار تفسیری مکھڑے بدخواہوں کے راستے بند کر دیتے۔ اسی طرح کتب احادیث کے اردو میں ترجمے کرتے اور شروح لکھتے۔ دین کی علمبرداری اور اسلام و مسلمان کی خیر خواہی کا تقاضا تو یہی تھا لیکن ایسے پُر فتن دور میں یہ حضرات لمبی تان کر سو گئے۔

سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے ؟
انجن پیاسی ہے اور پیانا بے مہیا ترا

قرآن مجید کے معنوم و مطالب کی حفاظت کا تو ہمارے موجودہ رہتاؤں اور سرپرستوں کی جانب سے یہ اہتمام ہوا کہ ۱۳۳۰ھ کو کنز الایمان کے نام سے ایک ترجمہ منظر عام پر آیا اور اُس کی نشر و اشاعت کا تقریباً پچاس سال تک کوئی شایان شان اہتمام نہ کیا گیا۔ اتنے عرصے میں بدخواہوں نے بیس پچیس ترجمے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچا دیے ترجمانی کے پردے میں مقدس شجر اسلام کے اندر دل کھول کر غیر اسلامی عقائد و نظریات کی قلیں لگا دیں۔ جب اُنہوں نے میدان مار لیا تو آج علمائے اہل سنت روتے ہیں کہ فلاں فلاں ملکوں میں ہمارے کنز الایمان پر پابندی لگا کر ہمارے اوپر ظلم

کیا ہے، ستم ڈھایا ہے، ہمارے دلوں کو توڑ پایا ہے۔ ان مہربانوں سے کوئی پرچھے کہ آپ ایکلے کنز الایمان پر انکشاف کیوں کر بیٹھے تھے؟ مگر ابوں نے قرآن مجید کے میں پچیس آدھ ترجمے کیسے تھے آپ حضرات چالیس پچاس کر ڈالتے متعدد تفسیری لکھتے اور ان کی خیانتوں کا پردہ چاک کرتے۔ تب پچھ نہ کیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ربے یا لمبی تان کر سر گئے تو اور کیا نتیجہ نکلتا؟ اگر پیران نظام کچھ انکھیں کھولتے تو پیر خانوں میں اندرانے وصول کرنے اور روحانی ترقی کرنے کے لیے اور علمائے کرام ذرا کروٹ بیٹھے تو عوام الناس کی جیبوں پر بھیجا جس جاکر لچھے رات تقریبی جھاڑنے سے ہے۔ بس اس کے سوا باقی سب خیریت تھی۔ جب ہمارے موجودہ رہنما خود کو اتنا مجبور اور حق و صداقت کی حفاظت سے باز نہ بیٹھے تو نتیجہ بھی اسی صورت حال کے مطابق برآمد ہونا تھا، یعنی :-

سہ تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے جرم ضعیفی کی منزا مرگ منجاست

حالات کی ستم ظریفی تو ملاحظہ ہو کہ اگر ہم قرآن کریم کے یہ جملہ آئینہ زجاج کسی غیر مسلم کے سامنے رکھ دیں تو اس کا دماغ چکرا جائے گا۔ وہ خیالات کی دلدل میں پھنس کر رہ جائے گا کہ جس دین کے موجودہ علمبردار اور مبلغ کھلائے آج اپنے پروردگار کی شان اور اپنے نبی کے مقام پر ہی متفق نہیں انھوں نے باقی دین کا دلایا بنانے میں کونسی کسر باقی چھوڑی ہوگی۔ جو اپنے دین و ایمان کی اساس پر خود ہی حملہ آور ہیں انھیں اسلام کے خیر خواہ شمار کیا جائے یا بدخواہ؟ ان کے نام رہنماؤں کے خلع میں آتے ہیں یا پراسرار رہزنوں کی فرست میں؟ وریں حالات کوئی غیر مسلم اگر مسلمان ہونا چاہے تو وہ ان میں سے کس کے پیچھے لگے؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا قرار دے؟ وہ جدھر بھی نظر دوڑائے گا تو اُسے ہر نظر پر علمبردار کی پشت پر تائید کرنے والوں کی پوری فوج نظر آئے گی۔ ایسے حالات میں وہ اصلی اور جعلی اسلاموں کے اندر کس طرح تمیز کر سکے گا؟ نتیجہ یہی نکلتے گا کہ وہ اسلام کو دور سے ہی سلام کرے گا۔ کیا دین و ملت کے ہی خواہوں نے اس ستم ظریفی کا آج تک کوئی علاج کیا ہے؟ کیا ان حضرات کے نزدیک یہ مرض ہی نہیں ہے کہ اصلی اور جعلی سارے ہی اسلام ان کے نزدیک سچے اور اصلی ہیں؟ دو مترا!

ایسا نہ ہو یہ درد بسے درد لا دوا

ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

ترجمہ احادیث کے اندر بھی یہی ستم ظریفی کا رفرار ہی ہے۔ جعلی اسلاموں کے علمبرداروں نے دل کھول کر ان کے اندر بھی اپنی کارگزاری اور ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کیونکہ اسلام کے دشمنوں اور بدخواہوں نے اپنی سیاسی ضرورت کے لیے کتنے ہی علماء کو خرید کر اصلاح و تحقیق کے نام پر ان سے نئے نئے اسلام بنوائے۔ اس ستم ظریفی کے باعث دیکھتے ہی دیکھتے مستند خانہ ساز اسلام اور معرین وجود میں آگئے جنہوں نے اصلی اسلام کو اپنے نرغے میں سے لیا۔ ہر گراہ گر اپنے جعلی اسلام کو اصلی بتانے اور اصلی کو جعلی اور غلط منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ اہل حق کو دبانے اور اصل اسلام کو مٹانے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا جاتا۔ اس سازش کے باعث صورت حال سے بے خبر عجیب پتھر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

برٹش عورنٹسٹ کی اس شرارت نے پاک و ہند کے مسلمانوں کو اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ ایک خلد پر ایمان رکھنے والے

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کے اتنی کھلانے والے، قرآن مجید کو اپنا ضابطہ حیات قرار دینے والے اور ایک ہی قتلے کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنے والے بھانت بھانت کی بریاں بول رہے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی ڈنلی اور اپنا رنگ ہے۔ ہر فرقے کے چھوٹے بڑے علمبردار تقریر و تحریر کے ہر میدان میں اہل حق سے برسرِ پیکار اور دست و گریباں ہیں۔ سازشوں کا کونسا جال ہے جو ان کو قابو کرنے کے لیے بچھایا نہیں جاتا۔ کونسا حربہ ہے جو انہیں زیر کرنے کے لیے کام میں لایا نہیں جاتا۔

غیر مسلم ہیں آپس میں بھڑا کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ اپنی سازش کی توقع سے بڑھ کر کامیابی پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ادھر ہم ہیں کہ آج تک برطانوی سازش کے اس جال کو توڑنے اور مسلمانوں کے سر جوڑنے کا کوئی منصوبہ قوم کے ہی خواہوں اور رہنماؤں کو سوچنا ہی نہیں۔ سوچنا تب کہ ضرورت محسوس کرتے۔ کبھی نہیں سوچا کہ غیر مسلموں نے کیسی چابکدستی اور غیر محسوس طریقے سے ہمارا دُرخ کفر و دشمنی سے ہٹا کر باہمی دشمنی کی طرف کر دیا۔ کبھی ہم کافروں کو زیر کیا کرتے تھے لیکن اب کافروں اور بُت پرستوں کی حمایت اور سرپرستی کی بدولت دوسرے فرقے کو زیر کرتے ہیں۔ پہلے ہم غیر مسلموں کو اسلام کے دائرے میں لاتے تھے لیکن اب دوسرے فرقے والوں کو بہلا چھلا کر اپنے ساتھ ملانے پر زور لگایا جاتا ہے تاکہ اپنے فرقے کی تعداد بڑھ جائے اور وہ سوادِ اعظم نظر آنے لگے۔ گویا بے۔

۵
دل کے چھپوے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جب ایسے حالات میں اور اس پراسرار سازش کا شکار ہونے والوں کے ماتحتوں کتبِ احادیث کے اردو ترجمے ہوئے تو نظا ہر ہے کہ ستم ظریفی نے اپنا پورا پورا رنگ دکھایا ہوگا۔ کس نے اپنے جعلی اسلام کو اصلی منوانے پر ایڑی چوٹی کا زور نہ لگایا ہوگا؟ بہر حال کسی طرح بھی سہی، لیکن اس میدان میں بھی کام ہوا اور خاص طور پر بدخواہوں نے اس میدان میں بھی اپنی ضرورت کے تحت خوب جولانی دکھائی۔ میرے خیال میں اس کام کی اب تک دو لہریں آئی ہیں۔ دوسری لہر کو اُسے تو ابھی پانچ چھ سال ہوئے ہیں جبکہ پہلی لہر برٹش گورنمنٹ کے پرفتن عہد میں اُسی کے زیرِ سایہ آج سے قریباً ایک صدی پہلے آئی تھی یعنی ۱۸۹۰ء کے بعد۔

درحقیقت پہلی لہر ایک خاص ضرورت اور مصلحت کے تحت آئی بلکہ لائی گئی تھی کیونکہ متحدہ ہندوستان میں متحدے لاکر ایک منحوس پورا لگایا گیا تھا، جس کو اپنے زندہ رہنے اور حقانیت کا دھول بجانے کے لیے سرمایہٴ ملت پر قبضہ جمانے کی ضرورت تھی۔ نزاجم کی ابتدائیوں ہوئی کہ تیرھویں صدی کے آخر میں مولوی وحید الزمان خاں صاحب حیدر آبادی (المتوفی ۱۹۱۹ء) متحدہ ہندوستان کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے تھے۔ نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء) نے اپنے نوزائیدہ فرقے کو تقویت پہنچانے، حدیثِ رسول سے اپنا تعلق منوانے اور کتبِ احادیث کے اندر من مانی کارروائی کروانے کی غرض سے کتبِ احادیث اور خصوصاً صحاحِ ستہ کا اردو ترجمہ کرنے کی موصوف سے فرمائش کی اور پچاس روپیہ ماہانہ اُن کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب ایک روپے کی اڑھائی من گندم آجاتی اور ایک روپے کا چار سیر دیسی گھی مل جاتا تھا۔ گویا آج کے حساب سے سات آٹھ ہزار روپیہ ماہوار گھر بیٹھے مل جاتے تھے جن کے باعث موصوف نکر معاش سے بالکل مطمئن ہو کر ترجمہ احادیث میں مصروف ہو گئے اور حدیث کی چھ سات کتابوں کا اردو میں

ترجمہ کر دیا۔ ترجمہ خواہ کسی مقصد کے تحت کیا اور جس معیار کا بھی کیا لیکن اس میدان میں اُنھوں نے کافی کام کر دکھایا، جس سے اُن کے تازہ فرستے کو اپنی نشوونما کے لیے کافی سہارا ملا اور اُس کی بے جان رگوں میں زندگی کی کچھ لہریں دوڑنے لگی اور دوسری جانب اردو زبان کا دامن کتب احادیث کے ترجموں سے خالی نہ رہا۔ موصوف نے اپنی ہجرت اور وطنیت کے بارے میں یوں تصریح فرمائی ہے :-

بعد حمد و صلوة کے فقیر حقیر سراپا تقصیر و حیدر الزمان عفا عنہ الماتان خدمت میں برادرانِ دین اور متبعانِ شریعت متین کی عرض کرتا ہے کہ ۱۲۹۲ھ میں جب ہندوستان بدعات سے بھر گیا اور کتاب و سنت سے لوگوں نے منہ موڑ لیا تو میں مع اپنے اہل و عیال کے شہر حیدر آباد سے بارادہ ہجرت حرمین شریفین نکلا جس وقت شہر یونانی وارڈ ہوا تو جناب انجی معظلی مولوی بدیع الزمان صاحب کا ایک خط شہر دارالاقبال بھوپال سے آیا۔ خلاصہ مضمون اُس کا یہ تھا کہ جناب نواب فیض آباد، قاضی بدعت، محلی سنت، نواب والا جاہ، امیر الملک سید محمد صدیقی حسن خاں بہادر دام اقبال، ہمارے تمہارے قصد ہجرت سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت صحاح ستہ کی مفوض فرمائی اور واسطے گزاراوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار حرمین شریفین میں مقرر فرمائے۔ اس خبر فرحت اثر کے گھٹنے ہی نہایت شادمانی ہوئی اور شکر اپنے منعم حقیقی کا ادا کیا۔

مولوی وحید الزمان خاں صاحب اگرچہ امام ممدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والے مسلمانوں کے ناجی گروہ اور ملت اسلامیہ کے سوادِ اعظم کو خیر باد کہہ کر ایک نومولود فرستے میں شامل ہو گئے تھے، جو اُن دنوں اپنی کم سنی کے باعث گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، لیکن اس کے باوجود وہ امام موصوف سے اپنی کارکردگی پر داد پانے کی پوری امید رکھتے تھے۔ علاوہ بریں علامہ حیدر آبادی صاحب کو اپنے ترجموں کی صحت و مقبولیت پر ایسا غیر متزلزل یقین تھا کہ اپنی خوش فہمی پر الام کی ٹرنگا کر یہاں تک لکھ گئے :-

کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہو جانے صحاح ستہ کے تمام اہل ہند کی معمول پر سنی کتابیں ہو جاویں علی الخصوص زمانہ ممدی علیہ السلام میں جواب بلحاظ کیفیت اور حالت اغال کے نہایت قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایک روز میں سر مجھ کا عالم غلوت میں تصور ذات الہی میں مصروف تھا۔ دفعۃً الام ہو کر یہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت میں نہایت مقبول ہو گا اور اہل اسلام ہند کے واسطے ایک سند محکم شمار کیا جاوے گا اور ضرور ہے کہ امام ممدی علیہ السلام اگر ہماری حیات میں پیدا ہوں تو ان ترجموں کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے اور اگر ہماری موت کے بعد ظاہر ہوں تو مسلمانوں کو ہماری یہ وصیت ہے کہ ان کتابوں کو حضرت کے ملاحظہ میں لے جاویں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطبوعہ طبع ہوں گی اور حضرت ممدوح اپنی دعائے مستجاب سے شرف اور ترجمہ اور باعثِ ترجمہ کو محروم نہ فرمائیں گے۔

دیکھو تو دلفریبی اندازِ نقش پایا مروج خرام یا بھی کیا گل کتر گئی

۱۔ وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ مؤطا امام مالک، جلد اول، مطبوعہ جاوید پریس کراچی، ص ۱۷
۲۔ وحید الزمان خاں، علامہ: دیباچہ سنن ابوداؤد، جلد اول، مطبوعہ مطبع سعیدی کراچی، ص ۲۱

مذکورہ حیدر آبادی برادران کے بعد احادیث کے اردو ترجمے کا کسی جانب سے باقاعدہ اور منظم کام نہیں ہوا بلکہ جس عالم سے ہر سکا اُس نے ایک ادھ کتاب کا ترجمہ کر دیا اور اس طرح پانچ چھ کتابوں کا اردو ترجمہ دیوبندی حضرات کی طرف سے بھی ہو گیا۔ علاوہ ازیں ترجمان السنہ کی صورت میں مولوی بدر عالم میرٹھی نے بھی چار جلدوں میں کافی فاضلانہ اور جاندار کام کیا ہے۔

اہلسنت وجماعت کی جانب سے علامہ محمود امجد رضوی مدظلہ فیوض الباری کے نام سے بخاری شریف کی شرح لکھ رہے تھے۔ ہر پارے کی شرح ایک جلد میں لارہے تھے لیکن دس گیارہ جلدوں کے بعد علامہ موصوف شاید ہارتھک کرچھوڑ بیٹھے۔ تقسیم البخاری کے نام سے علامہ غلام رسول رضوی مدظلہ بخاری شریف کی دس جلدوں میں شرح لکھ رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ چھ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اشعة اللمعات کا مولانا سید احمد نقشبندی مدظلہ آٹھ جلدوں میں اردو ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ابتدائی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ نے چھ جلدوں میں مسلم شریف کی شرح لکھنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور سنہ ۱۹۸۰ء میں ہی کام شروع کر دیا تھا۔ پہلی جلد کی کتابت ہو چکی ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خاں بدایونی حجراتی رحمۃ اللہ علیہ رالموتی ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء نے ذوالمرآت کے نام سے مشکوٰۃ شریف کی جو روح پرور اور ایمان افروز شرح لکھی وہ اپنی مثال آپ ہونے کے ساتھ آٹھ جلدوں میں عام دستیاب ہے۔ پوری ایک صدی کے مقابلے پر دیکھا جائے تو احادیث پر اردو میں یہ کام بہت محظوظ اور ناکافی ہے۔ معلوم ہوئی ہوتا ہے کہ علامہ اہلسنت نے اپنی ذمہ داری کو کما حقہ محسوس نہیں کیا اور جتنا کام ہونا چاہیے تھا اُس کا عشر عشر بھی نہیں ہوا۔ گویا یہ میدان بھی سرایہ ملت کو بازیچہ اطفال بنانے والے شعبہ بازوں اور گمراہ گرد کے بیسے خالی چھوڑا ہوا تھا۔

وائے ناکامی متابع کارواں جاتا رہا !

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیتوں کو بھیتوں نے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ بلت اسلام کی کشتی تھلم تھلیم طوفانوں میں گھر کر بے رحم موجوں کے تھپیرے کھا رہی ہے۔ ان حالات میں کشتی بلت کے ان ناخداؤں کو لمبی تان کر سونا اور خراب خرگوش کے مزے لینا کہاں تک ذریعہ دیتا ہے یہ تو وہ حضرات خود ہی بتا سکتے ہیں یا کل صبح قیامت کو داور محشر کے حضور بتائیں گے۔ چاہیے تو یہی تھا کہ بلت اسلامیہ کے سارے رہنما منظم طریقے پر اپنے خون پسینے سے گلشن اسلام کی آبیاری کرتے تاکہ یہ بیابانوں سے ہمکنار رہتا۔ اپنے فرمن کا احساس کرتے ہوئے حق و صداقت کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنے کے سامنے اسلاف کی طرح سید سکندری بن کر حائل ہو جاتے۔ نھو میں دین کے کسی ظاہر یا پُر اسرار مضمون کو کامیاب نہ ہونے دیتے۔ یوں اُمت مرحومہ کی خیر خواہی کا فریضہ ادا کرتے رہتے اور ہر میدان میں اپنے جنوں اور عاموں کی لالچ رکھتے خائفانہوں کی عظمت اور علمی مسندوں کی وجاہت پر حروف نہ آنے دیتے۔

افسوس! ہمارے موجودہ علمائے کرام نے اہلسنت وجماعت کے بھولے بھالے اور بے خیر مسلمانوں کو دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنی سہل پسندی کے باعث مایوسی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔ اہل حق کی اس بے بسی اور بے بسی پر خدائے دہان کو ترس آگیا کیونکہ یہ بھولی بھالی بھیتیں جنہیں چاروں طرف سے بھیتیں گھسیٹ رہے ہیں آخر کار یہ حبیب پروردگار کی بھیتیں ہیں۔ پروردگار عالم نے اہلسنت وجماعت کی بھیتوں میں ہی زندگی کی کچھ روح چھونک دی جس کے باعث

بیداری کی چند سالوں سے کچھ لہری دوڑ گئی ہے۔ اور بر میدان میں کچھ کام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ کام زیادہ تروبی حضرت کر رہے ہیں جنہیں موجودہ علمائے اہلسنت اپنی صف میں شامل کرنے سے عاجز ہو رہے ہیں بلکہ پوری ہمت سے انہیں بدنام کرتے اور ان کے راستوں میں کانٹے بچھاتے ہیں۔ ہاں گمراہی جن جن راستوں سے جسدِ ملت میں داخل ہو رہی ہے اس کا جائزہ لے کر سید باب کرنے سے ہماری روحانی اور علمی مسندیں تاحال خاموش اور خود فراموش ہیں۔

خیر ایک وقت آیا کہ اہلسنت و جماعت کے اندر بھی کتبِ احادیث کے اُردو ترجمے کا کام شروع ہوا۔ یوں کہ داتا گنگائی دلاہور کے دوست سید برادران اس کام کا عزم بالجزم لے کر میدان میں یوں کود پڑے کہ اپنا سارا اثاثہ داؤ پر لگا دیا۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جب چودھویں صدی کا آخری سال سرپٹ دوڑ کر دنیا سے جاتے والا تھا اور اُس کی جگہ سنبھالنے کے لیے چند چودھویں صدی کا پہلا سال انگٹاٹیاں لے کر پرتول رہا تھا۔ ترجمہ احادیث کی دوسری لہر سے میری مراد یہی مبارک موقع ہے۔

فرید بک مثال والے سید اعجاز احمد صاحب اور حامد اینڈ کمپنی والے سید حامد لطیف چشتی صاحب نے حدیث کی اکثر کتابوں کے اُردو ترجمے کروانے شروع کر دیے اور بفضلہ تعالیٰ اب حدیث کی نصف درجن سے زیادہ کتابیں اُردو ترجموں سے مزین ہو کر شایانِ شان طریقے سے افادہٴ عوام کی خاطر منصفہ شعور پر جلوہ گر ہو چکی ہیں اور اتنی ہی کتابیں تیاری کے جلد مراحل طے کر کے پریس کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار بیٹھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کام برابر جاری ہے۔ میرے جیسا کہ کس، بے بس اور ناکارہ انسان دعائے خیر کے سوا ایسے مبارک میدان میں ان حضرات کا اور کیا ساتھ دے سکتا ہے؟ خداوندِ کریم انہیں مزید ہمت و استقامت اور دینی و دنیاوی وسائل دے کر اس میدان میں نمایاں کام کر دکھانے کی توفیق ارزال فرمائے، آمین۔

خدا نے دو المئن نے اس مبارک موقع پر میرے جیسے ناقابلِ ذکر انسان اور کج معیہ کو اس سعادت سے محروم نہ رکھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ ناچیز علمی دنیا کے سامنے اُردو ترجمے کے ساتھ بخاری شریف اور سنن ابن ماجہ پیش کر چکا اور ان کے بعد مؤطا امام مالک اور سنن ابوداؤد کو اُردو ترجمہ تحشیہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی جبکہ آج مشکوٰۃ شریف کو اُردو ترجمے کے ساتھ لے کر حاضر خدمت ہے۔ یہ میرے ولی نعمت، مرشدِ برحق، مفتی اعظم دہلی، حضرت شاہ محمد مظہر اشرف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء) کی نگاہِ لطف و کرم اور میرے مشائخِ عظام کا فیضان ہے کہ خدا نے رحیم و کریم نے اپنے اس عصفیانِ شہداء بندے کو اپنے محبوبِ اکرم، خلیفہٴ اعظم، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس اقوال و افعال کی اُردو ترجمانی سے نوازا اور پیغم نواز تا ہی جارہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

مطعت و کرم ہے یہ میرے رب کریم کا
چمکا دیا نصیب جو عبد الحکیم کا

مارچ ۱۹۶۷ء سے مختلف امراض نے نڈھال کر رکھا ہے۔ یہ صرف پروردگارِ عالم کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں کرم ہے کہ ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر اس مقدس ترجمانی کے میدان میں قدم رکھا اور علالت کے باوجود چلتا ہی جا رہا ہوں۔ قدم اٹھ نہیں رہے بلکہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ میرے خالق و مالک

کا زلا کر ہے کہ جسمانی علامات و لغات بہت کراہوا قلم کے راستے میں حاصل نہ ہونے دیا کیونکہ مرحلہ دست قدرت کے اُس شہکار حبیب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کی ترجمانی کتاب جس کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر بے جانوں میں جان پڑ جاتی تھی، بے زبانوں کو زبان مل جاتی تھی اور کنگروں پتھروں کو بھی بولنے کا شعور آ جاتا تھا جس خلاصہ کائنات کے فیضان و عجاز کا یہ عالم ہو جسے خدا نے سراپا رحمت اور ذرہ نواز بنایا ہو تو :-

پھر کر گلی گلی تباہ مٹو کریں سب کی کھائے کیوں

دل کو جو عقل سے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

احقر نے ترجمہ کرتے وقت یہی کوشش کی ہے کہ احادیث مطہرہ کا وہی مفہوم بیان کیا جائے جو اس میدان کی مسئلہ علمی ہستیوں نے بیان کیا ہے۔ اپنی جانب سے پیوند لگانے یا بعض لفظوں کا ترجمہ حذف کر جانے کی قطعاً جسارت نہیں کی جبکہ بعض مترجمین کے ہاں ان باتوں کی ریل پیل ہے۔ کوشش یہی کی ہے کہ ترجمے کی عبارت آسان، شگفتہ، یا محاورہ اور ایمان افروز ہو۔ علمی میدان کی پلصراط یعنی حفظ مراتب کو صاحب کترا الایمان کے فیضان سے پوری طرح ملحوظ رکھا ہے جس کا اس آئندہ اور قفقہ پروری کے دور میں بڑی حد تک قحط ہے اور اکثر فخر زمین و آسمان یافتہ والے علامہ دور ال بھی بڑی حد تک اسے طاق نسیاں کی زینت بنا چکے ہیں۔ حواشی میں جو کچھ کہا وہ کتب معتبرہ و معتمدہ کی روشنی میں کہا ہے کیونکہ اُمت محمدیہ کو ان کی دین فہمی پر پورا اعتماد ہے اور تاقیامت رہے گا۔

یہاں ایک تلخ حقیقت کا اظہار کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مقدس میدان میں قدم رکھتے ہی کتب احادیث کے متعدد اردو ترجمے بھی دیکھنے پڑے۔ انہیں دیکھا تو آنکھیں کھلی کھلی رہ گئیں۔ بڑا افسوس ہوا، بہت صدمہ پہنچا کہ انبیائے کرام کے وارث کھانے والے بعض حضرات تو احادیث مطہرہ کے تقدس سے کھلتے رہے ہیں۔ عظمت خداوندی اور ناموس مصطفوی کا پاس لمانا اگر رکھا ہے تو صرف رسمی حد تک اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جو اس میدان کی نزاکتوں سے پوری طرح نا آشنا ہیں صرف مجتہدوں کے بھرم اور دستاروں کے پیچ و خم کی پذیرائی کے زعم میں جو جابا کہہ دیا اور جس طرح چاہا لکھ دیا کیونکہ :-

میر حرف آخری ہے اپنا فرمایا ہوا

بعض حضرات ایسے بھی نظر آئے جنہوں نے پوری دلیری کے ساتھ دوسروں کے ترجموں کو معمولی سی رد و بدل کے ساتھ اپنا بنا لینے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ حتیٰ کہ تھوڑی بہت لفظی تبدیلی کر کے دوسروں کے حواشی کو اپنا علمی کارنامہ بھی بنا لیا ہے۔ اس کارگزاری کا شرعی، اخلاقی اور قانونی کوئی جواز نہیں۔ علاوہ بریں جنب دیدہ بینا رکھنے والے دیگر پڑھے لکھے حضرات دیکھیں گے کہ حدیث کی ترجمانی جیسے مقدس میدان میں علامہ دین حبیبی مبارک اور رہنما ہستیاں بھی یہ کرتے دکھا رہی ہیں۔ دوسروں کو صراط مستقیم کا پتہ بتانے والے اور انہیں راہ راست پر چلانے والے اگر چاہیں تو خوف خدا اور خطرہ روز جزا کو بالائے طاق رکھ کر خود بھی اس درجہ گم کردہ منزل ہو جاتے ہیں تو خود فرمائیے ایسے حالات میں گروہ علماء کی قدر و قیمت ان کی نگاہوں میں کیا رہ جائے گی؟

جب یہ صورت حال راقم الحروف کے سامنے آئی تو کتب احادیث کے تمام اردو ترجموں کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی جو حاصل ہر سکے ان سب کو ایک نظر دیکھا اور ساتھ ہی ان حضرات کی بے جسی پرونا آیا جو علم پیہر کے وارث کھاتے

اور رشد و ہدایت کی مسندوں پر براجمان ہیں۔ یہ حضرات سرمایہ ملت کی نگہبانی کے جیلے میں کھا کا تو رہے ہیں لیکن حفاظت کو نہ سرمایہ کی کر رہے ہیں نہ خدائے ذوالمنن نے انہیں آنکھیں کیا دیکھنے کے لیے دی تھیں اور وہ دیکھ کر ہر رہے ہیں؟ پروردگار عالم نے تو انہیں سرمایہ ملت کو دیکھنے والی آنکھیں دی تھیں اور اسی ذمہ داری کی مسند پر بٹھایا تھا لیکن جب ایک عرصہ سے کتاب و سنت کے مفہوم و معانی پر دین دباڑے ڈاکے پڑ رہے ہیں تو انھوں نے اس جانب دیکھا کیوں نہیں؟ دیکھ کر بدخوا ہوں کے مقابلے پر کیوں نہیں آئے؟ کیوں سرمایہ ملت کی حفاظت نہیں کی؟ کیا ان کی حفاظت پنڈت اور پادری آکر کریں گے؟

۵ رہ منزل میں سب گم ہیں مگر افسوس تو یہ ہے

میر کا روال بھی ہے آنکھیں گم کردہ راہوں میں

معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ یہ مہربان سرمایہ ملت کے صرف برائے نام و دام اور درحقیقت اپنے اپنے کاروباری بدخوا ہوں اور نا اہلوں کو من مانی کارروائی نہ کرنے دیتے۔ اسلاف کی اس مقدس امانت کو کبھی باز بیچہ اطفال نہ بنانے دیتے بلکہ اس کی خیر خواہی اور حفاظت کے لیے وقف ہو کر رہ جاتے اور سرمایہ ملت کے مقدس شجر میں کبھی من مانی قلیں نہ لگانے دیتے۔ معلوم کچھ ایسا ہوتا ہے کہ ان حضرات کی مقدس زندگیوں میں اس فرض سے عمدہ برا ہونے کے لیے کوئی وقت ہی نہیں ہے۔ اس ذمہ داری کو نبھانے اور قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کی پاسبانی کے لیے انہیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ دریں حالات خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان بزرگوں کی پاکیزہ زندگیاں اور کوہ ہمالیہ سے اونچی علمی و روحانی بلندیاں کس مرض کی دوا ہیں؟ یہ حضرات خود ہی بہتر جانتے ہوں گے کہ ان کا منصبی فریضہ ہے کیا؟ ہم قرآن کی بارگاہوں میں، بصدا و ب صرف یہ اتنا س کرتے ہیں:-

۵ اسے چشم اشک ریزہ دیکھ تو سی یہ گھر جو بہر رہا ہے بسیں تیرا گھر ہو

اس ناچیز کو اپنی نا اہلی اور علمی بے مائیگی کا پورا پورا احساس ہے۔ شیطان جیسے دشمن کی طرف سے ہر قدم پر خطرہ موجود ہوتا ہے گھر کے بھیدی کی طرح لٹکا ڈھالنے والا نفس امارہ اُس سے ساز باز رکھتا ہے لہذا انہیں کہہ سکتا کہ اس مقدس میدان میں یہ علمی طفل نادان کتنی جگہ پر پھڑکیں کھا بیٹھا ہو۔ دریں حالات ان حضرات کا مجھ پر بہت احسان ہو گا جو ناشر کی معرفت مجھے میری فروگزاشتوں اور علمی غلطیوں سے مطلع فرمائیں گے تاکہ شکر یہ کے ساتھ پہلی فرصت میں ان کی اصلاح کر دی جائے اور کتب احادیث کے تقدس کو ٹھیس نہ پہنچے نیز فارمین بھی میرے ساتھ ان غلطیوں کی معذرت سے محفوظ ہو جائیں۔ امید ہے کہ اس مرحلے پر اختلاف مسلک کو بالائے طاق رکھا جائے گا۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس ناچیز کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔ اسے میرے لیے کفارہ میناں، توشہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ رَبَّنَا قَبِّلْ بِنَا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

گدائے در اولیاء :- عبدالحکیم خاں اختر

معدی، مظہری، شاہجہان پوری

لاہور

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ

مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۵ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُطْبَةُ كِتَاب

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَكُفَيْتُ وَكُفَيْتُ وَكُفَيْتُ
 مِنْ شَرِّ الْأَنْفُسِ وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ
 فَلَا مَهْجِلَ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِهَادِي تَكُونُ لِلْعِبَادِ حَسْبَةً وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ
 كَيْفِيَّةً وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي بَعَثَهُ وَ
 طَرَقَ الْإِيمَانُ قَدْ عَفَتْ أَقَارُهَا وَحَبَّتْ أَوَارِهَا وَهَمَّتْ
 أَرْكَانُهَا وَجُهِلَ مَكَانُهَا فَشَيْدَ مَكْرَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَكَنَهُ
 مِنْ مَعَارِبِهَا مَا عَلَى وَشَلَى مِنَ الْعَيْشِ فِي تَأْيِيدِ تَحْلِيمِهِ
 التَّوْحِيدِ مَنْ كَانَ عَلَى شِقَاوَةٍ أَوْ ضَعُفَ سَبِيلُ الْهَدْيِ أَيْدِي مَنْ
 أَرَادَ أَنْ يَمْلِكُهَا وَأَظْهَرَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ أَنْ
 يَمْلِكُهَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الشَّتْكَ بِهَدْيِهِ لَا يَسْتَتِبُ إِلَّا
 بِالْإِقْتِنَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ تَشْكُرِهِ وَالْإِعْتِسَامَ بِجَبَلِ اللَّهِ
 لَا يُتَمُّ إِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهِ وَكَانَ كِتَابُ الْمَصَائِحِ الَّذِي
 صَنَفَهُ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ السُّرَّةِ قَالِمُ الْبِدْعَةِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِ
 بْنُ مَسْعُودٍ الْقُرْآنِيُّ الْبَغَوِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَرَجَحَهُ أَجْمَعُ كِتَابُ
 صُنِفَ فِي بَابِهِ وَأَصْبَحَ لِتَوَارِيرِ الْأَحَادِيثِ وَأَوْدَادِهَا وَلَمَّا
 سَلَكَ رِضَى اللَّهِ عَنْ طَرِيقِ الْإِخْتِصَارِ وَحَدَّثَ الْأَسَانِيدَ
 تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ النُّقَادِ وَإِنْ كَانَ ثَقُلَهُ وَإِنَّ مِنَ الرِّفَاقِ
 نَازِلِ اسْتَادَ لَكِنْ لَيْسَ مَا فِيهِ أَعْلَمُ كَأَلَا عَقَالٍ فَاسْتَحَرْتُ
 اللَّهَ تَعَالَى وَاسْتَوْفَيْتُ مِنْهُ فَأَعْلَمْتُ مَا أَغْفَلُهُ فَأَوْدَعْتُ
 كُلَّ حَدِيثٍ مِنْهُ فِي مَقَرِّهِ كَمَا رَوَاهُ الْأَفْقَةُ الْمُتَّفَقُونَ
 وَالْبِقَاعَاتُ الرَّاسِخُونَ وَمَثَلُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ بْنِ نَصِيفٍ
 الْبَغَارِيِّ وَأَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّالِ الْكُشَيْرِيِّ وَ
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ الْأَصْبَحِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيِّ وَآلِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی ہم تعریف کرتے ہیں
 اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے بخشش بھی مانگتے ہیں ہم اس سے
 اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے
 بھی جس کو وہ ہدایت فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو
 راہ حق کی ہدایت دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں میں شہادت
 دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہدایت دینے والا نہیں ایسی شہادت
 جو نجات کا وسیلہ اور ترقی درجہات کے لیے کافی ہو جائے میں گواہی دیتا ہوں
 تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول پر نہیں
 اس نے ایسے وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایمان کے راستوں کے نشان مٹ
 چکے تھے ان کی روشنی مائل ہو گئی تھی اور اس کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور
 اور منزل پر پہنچنے ہو گئی تھی ان بنی کرم نے جن پر اللہ کی طرف سے رحمتیں اور
 برکتیں ہوں مٹے ہوئے نشانوں کو ظاہر کیا اور کلمہ تو سیدنا تائید سے ہمار
 کو شفا عطا کی جو تباہی کے کنارے پہنچ چکا تھا اور وہ ہدایت کے متمنی
 کو سیدھی راہ دکھائی اور سعادت کے خزینوں کو حاصل کرنے والوں کے لیے
 ان کی نشاندہی کی۔ حمد و صلوة کے بعد بیشک آپ کی سنت سے استفادہ
 اس وقت ممکن ہے جبکہ ان باتوں کا اتباع کیا جائے جو قلب مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ظاہر ہوئیں اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنا اس وقت ممکن
 ہے جب فرمودات نبوی کی واضح تعلیم ہو کتاب مصابیح جس کو جناب محمد بن
 قاسم بلدیر ابو محمد حسین بن مسعود قرطوبی نے تصنیف فرمایا تھا اللہ تعالیٰ
 ان کے درجہات کو بلند فرمائے، اس موشوعہ پر جامع کتاب تھی جس میں منشر
 اور متفرق احادیث کو عمدہ طریقہ پر جمع کیا گیا ہے لیکن قاضی مصنف نے
 اختصار کو مد نظر رکھ کر احادیث کی سندوں کو بیان نہیں کیا تھا جس پر
 بعض ناقدین نے اعتراض کیا لیکن ثقہ عالم ہونے کی وجہ سے آپ کا نقل کرنا
 ہی کافی تھا اور مندرجہ اس کے بھی لیکن نشان والی چیز کو بے نشان نہیں کیا
 جابا میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی یعنی استغفار کیا۔

الْبَرَاءَةِ لَا إِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَذَرَكَا فِي
الْبَرَاءَةِ حَاسًا يَلَهُ مِنْ ذَلِكَ رَحِمَهُ اللَّهُ مَرَّتَ إِذَا
وَقَعَتْ عَلَى ذَلِكَ نَبَهْنَا عَلَيْهِ وَأَرْشَدْنَا بِطَرِيقِ الصَّوَابِ
وَلَمْ أَلْ جُهْدًا فِي التَّنْقِيهِ وَالتَّغْيِثِ بِعَدْرِ الْوَسْعِ
وَالطَّاقَةِ وَنَعَلْتُ ذَلِكَ الْإِحْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُ وَمَا
أَشَارَ إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرِيبٍ أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ
عَرِيبٍ مَّا بَيَّنْتُ وَجْهًا غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشَدَّ لِيهِ
مَتَا فِي الْأَصُولِ فَقَدْ قَعَدْتُ فِي تَرْكِهِ إِلَّا فِي
مَوَاضِعَ لِفَرَضٍ وَرُبَّمَا تَعَيَّدَ مَوَاضِعَ مُهِمَّةً وَ
ذَلِكَ حَيْثُ لَمْ أَكَلِمَةً عَلَى رَاوِيَةٍ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ
لِقَوْلِ عَمْرٍو عَلَيْهِمَا لَوْجَعُ بِهِ أَحْسَنَ اللَّهُ جَزَاءً وَ
سَمِعْتُ الْكَتَّابَ يَوْشُكَوُ الْمَصَائِيحَ وَأَسْأَلُ
اللَّهَ التَّخْفِيفَ وَالْإِعَانَةَ وَالْهُدَايَةَ وَالْوَسِيَانَةَ وَ
تَشْيِيرَ مَا أَقْصَدَكَ وَأَنْ يَنْتَفِعَنِي فِي الْحَيَاةِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَحَبِيمِي الْمُسْلِمِينَ وَ
الْمُسْلِمَاتِ حَيَّيْ اللَّهُ وَرَحِمَهُ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ -

امام عید کی جمع میں اصرامین اور جامع الاصول اور طریقہ تخریج حدیث
کے بعد شیخین کی مصیبتیں (بخاری و مسلم) کے متون پر اعتماد کیا ہے اگر متن
حدیث میں اختلاف نظر آئے تو اس کی وجہ حدیث کی مختلف اسناد ہیں لیکن
شاید میں اس اصل متن حدیث پر مطلع نہ ہو سکا جس کو جناب مصنف نے
نقل کیا ہے کتاب میں بعض جگہیں ایسی بھی ملیں گی جہاں میں نے لکھا ہے
کہ یہ روایت میں نے اصول کی کتاب میں نہیں پائی یا اس سے مختلف کمی
ہے یا اس سے مختلف دوسری روایت موجود ہے ایسے مواقع پر اس
کو میری کم علمی پر محمول کیا جائے ذکر جناب شیخ راشد تعالیٰ ان کے دربار
کو بلند فرمائے کی جانب منسوب کیا جائے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ برائی کے
تصور و خیال مانگتا ہوں اگر کوئی صاحب غلطی سے واقف ہو کر مجھے اس
سے مطلع کریں اور راہ راست دکھائیں تو ان پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے
میں نے حدیث کی تحقیق و تدقیق اور تلاش میں اپنی صلاحیت کے مطابق
کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے البتہ اختلاف کو بعینہ نقل کر دیا
ہے فاضل مصنف نے جس حدیث کے غریب اور ضعیف ہونے کی
طرف اشارہ کیا میں نے اس کا سبب بیان کیا ہے لیکن جس طرف انہوں
نے اشارہ نہیں کیا اذلالہ میں نے اصول کے بیان کرنے میں شیخ کی پیروی
کی ہے لیکن بعض جگہوں پر کسی خاص غرض سے اس کا اہتمام ترک کر دیا

ہے۔ کتاب میں بعض مقامات ایسے بھی ملیں گے جہاں کتاب کا نام نہیں لکھا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے راوی کے نام کی اطلاع نہ مل سکی اس لیے
میں نے وہ بگڑالی چھوڑ دی اگر کسی قاری کو راوی کا نام معلوم ہو جائے تو اس کو شامل کتاب کر دے اللہ تعالیٰ اس کو جزا دے۔ میں نے اس کتاب
کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے توفیق۔ مدد و ہدایت اور غلطی سے بچنے کی دعا کرتا ہوں اور جس کام کا میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ
اس کو مجھ پر آسان کر دے اور اس کا اجر دنیا اور آخرت میں عطا فرمائے اور تمام مسلمان بھائیوں اور بھائیوں کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے
اللہ تعالیٰ بہترین و کمال ہے اور وہ ہمارے لیے کافی ہے گناہوں سے بچا اور اچھے کاموں کی صلاحیت دینے کی طاقت اسی میں ہے وہ غالب و مبرک ہے

حضرت مولیٰ خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور
ہر شخص کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر ہے جس شخص کی ہجرت حرف
اشتراک کے حصول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی
خوشنودی کا سبب ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی خاتون
سے شادی کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کے لیے اس
نے ہجرت کی ہے (متفق علیہ)

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ
وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا كَوَى كَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ فَهَاجِرَةٌ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ مَالٍ فَهَاجِرَةٌ لَهَا
مَهَا هَاجِرَةٌ لِي -

(متفق علیہ)

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيَّ وَآبِي عَيْسَى مُحَمَّدَ بْنَ عَيْسَى
الْقُرْمِذِيَّ وَآبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ السَّجِسْتَانِيَّ وَ
آبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ النَّسَائِيَّ وَآبِي عَبْدِ
اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيَّ وَآبِي مُحَمَّدٍ
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيَّ وَآبِي الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ
عَمْرِ الدَّارِ قُطَيْبِيَّ وَآبِي يَكْرِ أَحْمَدَ بْنَ حُسَيْنٍ الْبُيْهَقِيَّ وَآبِي
الْحَسَنِ رِزِينَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدِرِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ هُوَ وَقَبِيلُهُ
تَمَّ هَذَا إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَتَمَمْتُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ قَدْ عَوَّاهُ وَ
أَخْبَرْنَا عَنْهُ وَتَرَدُّتْ الْكُتُبُ وَالْأَبْوَابُ كَمَا سَرَدَهَا وَ
اِقْتَضَيْتُ أَشَدَّ فِيهَا وَكَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِيًا عَلَى مَصُولٍ
ذَلِكَ أَزَلُّهَا مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا وَاسْتَفَيْتُ
بِهِمَا قُلُوبَ أَشْرَافٍ فِيهِ الْغَيْرُ لَعَلَّوْا دَرَجَتَهُمَا فِي الرِّوَايَةِ
وَتَأْتِيهَا مَا أَدْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمَذْكُورِينَ وَكَالِهَا
مَا اسْتَمَلَ عَلَى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلَحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ مَعَهَا فَظَنَنْتُ
عَلَى الشَّرِيطَةِ وَإِنْ كَانَ مَا تَوَرَّعَ عَنِ التَّكْلِيفِ وَالْخَلْفِ ثُمَّ
إِنَّكَ إِنْ فَتَدَّتْ مَعْدِيَّتًا فِي بَابٍ فَذَاكَ عَنْكَ تَكْرِيرٌ
أَسْقَطُهُ فَإِنْ فَتَدَّتْ إِخْرَجَتْ بَعْضَهُ مَرْدُودًا عَلَى
اِخْتِصَارِهِ أَوْ مَضْمُونًا إِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاوُدَ اِخْتِصَامِ
أَتْرُكُهُ وَالْحَقُّهْ فَإِنْ عَثَرْتُ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصَلَيْنِ
مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِي
فَأَعْلَمُ أَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي بَيِّنَاتِي الْجَمِيرِ بَيْنَ الْعَصِيصَيْنِ
لِلْحُسَيْنِيَّ وَجَاهِمِ الْأَصُولِ اعْتَمَدْتُ عَلَى صَحِيحِي
الشَّيْخَيْنِ وَمَعْنَاهَا إِذَا لَرَأَيْتُ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ
الْحَدِيثِ فَذَاكَ مِنْ تَشَقُّبِ طُرُقِي الْأَحَادِيثِ وَلَعَلِّي
مَا أَطْلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَنَّهَا الشَّيْخُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَوْلِي لَا مَا تَحِيدُ أَقُولُ مَا صَدَّقْتُ هَذِهِ
الرِّوَايَةَ فِي كِتَابِ الْأَصُولِ أَوْ صَدَّقْتُ خِلَافَهَا فِيهَا
قَوْلًا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَاسْتَبَدَّ الْقَصُورُ لَقْتُ بِعَدُوِّ

اور اس سے توفیق طلب کر کے بغیر نشان والی چیز پر نشان ثبت کر دیا اور
ہر حدیث کو اس کے مقام پر ثبت کیا جس طرح کہ ہدایت کے اماموں تقدیر فرمایا
نے مثلاً ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری۔ ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری
ابو عبد اللہ مالک بن انس صلی اللہ علیہ وسلم ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ابو عبد اللہ
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ابو یسٰی محمد بن یسٰی ترمذی ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی ابو عبد اللہ
احمد بن شعیب نسائی۔ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی۔ ابو عبد اللہ
عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی۔ ابو بکر احمد بن
حسین بیہقی۔ ابو الحسن رزین معاویہ عبد ریز فیروہ مروی میں اور وہ قبیل
میں لیکن جب میں نے کسی حدیث کی نسبت ان حضرات کے ساتھ کی ہے
گویا اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دی ہے کیونکہ سند حدیث
کے سلسلہ میں وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو چکے اور ہمیں اس سے مستغنی
کر دیا ہے میں نے کتابوں اور اسناد حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح
صاحب مصابیح نے بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں ان کے نقوش قدم کا
اتباع کیا ہے میں نے اکثر ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے پہلی فصل
میں وہ احادیث ہیں جن کو امام بخاری و مسلم نے یا ان دونوں میں سے
کسی ایک نے روایت کیا ہے میں نے ان دونوں کی ہی روایات پر تکیہ
کیا ہے اگرچہ حدیث کے راویوں میں ان دونوں کے علاوہ دوسرے
راوی بھی اپنے بلند مراتب کی وجہ سے شریک ہے ہول دوسری فصل میں
وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں شیخین کے علاوہ مذکورہ امام میں سے کسی نے
بیان کیا ہے تیسری فصل میں وہ احادیث منقول ہیں جو عنوان باب پر
مشتمل ہیں اور اس سے مناسبت تعلق رکھتی ہیں اور مذکورہ شرائط کے
مطابق ہیں اگرچہ وہ مسابیح یا کسی تابعی سے نقل کی گئی ہو اگر کسی باب میں
کوئی حدیث نہ ملے تو یہ سمجھا جائے کہ میں نے اس کو تکرار کی وجہ سے حذف
کیا ہے اور اگر کوئی حدیث ایسی ملے جس کا بعض حصہ اختصار کی وجہ سے
ترک کیا گیا ہے یا بقیہ حدیث کا اضافہ کیا ہے تو ایسا مناسب اہتمام کی
وجہ سے ہے جس کی وجہ سے ترک و اضافہ ہے۔ اگر دونوں فصلوں میں
طریق کار سے اختلاف معلوم ہو کہ شیخین کے علاوہ دوسرے محدثین کی
احادیث تو فصل اول میں ہیں اور شیخین کی روایات کردہ حدیث فصل
ثانی میں تو مطالعہ کرنے والوں کو معلوم ہو کہ میں نے اس سلسلہ میں

کِتَابُ الْإِيْمَانِ

پہلی فصل

ایمان کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّنَّمَا
 نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ
 طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضَ الثِّيَابِ شَدِيدٌ سَعَادِ
 الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرَ الثَّغْرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى
 جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ
 إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
 أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ
 الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَنْكِحَ الْهَبْطَ إِنْ اسْتَطَعْتَ
 لِتَيْمٍ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ
 قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ
 وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْعَدَّةِ
 خَيْرٍ وَشَرِّهِمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ
 الْإِيْهَانِ قَالَ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
 تَرَاهُ فَإِنَّكَ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ
 مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَتَخْبِرُنِي
 عَنْ أَمَانَاتِهَا قَالَ أَنْ تَكُونَ الْأَمَةُ نَهَتْهَا وَأَنْ تَرَى
 الْحُمَاةَ الْأُمْدَادَةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَنُونَ فِي
 الْبُيُوتِ قَالَ ثُمَّ أَنْطَقَ فَلَيْثُمُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ فِي
 يَا عُمَرُ أَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
 قَالَ فَإِنَّكَ جَبْرَتُ أَشْكَرُ يُعَلِّمُكُمْ وَيَسْأَلُكُمْ سَرَاةً
 مُسْلِمٌ وَرَدَاةً أَبْجُودَ بَرِيَّةً مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ وَ
 إِذَا رَأَيْتَ الْعُقَاةَ الْعُدَاةَ الضُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ
 الْأَرْضِ فِي حُمُسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ
 إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ
 الْآيَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ہمراہ گاہ رسالت پر
 حاضر تھے اچانک ایک صاحب مافرد گاہ ہر جو مدہ سفید لباس پہنے ہوئے تھے ان
 کے بال گہرے سیاہ تھے اور چہرے سے سفر کی تھکان ظاہر نہ ہوتی تھی لیکن ماضی میں
 کوئی بھی اس شخص سے واقف نہ تھا وہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح
 بیٹھ کر آپ کے گھٹنے سے اپنا گھٹنا ملا لیا اور میدان عالم کے زانوؤں پر اپنا ہاتھ رکھا اور حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مسلمان کی مانند بتائیں مگر وہ
 ارشاد فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو روزہ کو ادا کرو رمضان کے
 روزے رکھو اور بشرط استطاعت غنا کے کعبہ کا حج کرو پس اگر اس آیت پر ایمان نہ لگتا
 آپ نے درست فرمایا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں نے تعجب ہو کر سوال ہی کرتے
 ہیں اور جواب پر تصدیق بھی ایمان میں اس مسئلے سے دوسرا سوال کیا کہ آپ ایمان کے بارے
 میں بھی بتائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ رب العالمین ملائکتوں کو اور رسولوں
 کو قیامت پر ایمان رکھو اور تقدیر کی اچھالی برائی پر بھی تمہارا ایمان ہر سال لگنا
 آپ نے درست فرمایا اس کے بعد کیا سوال کیا کہ آپ احسان کے بارے میں خبر لیں
 ارشاد فرمایا کہ تم اس انداز سے عبادت گزار ہو گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو لیکن
 اگر منزل حاصل نہ ہو تو عبادت کا تصور ہو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے اس کے بعد مائیں
 نے کہا کہ قیامت کے بارے میں بھی بتائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے
 متعلق نہ کہہ دو۔ اس شخص نے دوسرا سوال کیا کہ میں نے سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہیں بتائیں تو سرکار نے فرمایا پہلی نشانی یہ کہ باندی اپنے آقا کو جھٹلی اور تم دیکھو گے
 کہ تنگ سر و دل پھرنے والے تنگ بدن رہنے والے بکریوں کے گرد رہے اور غلے مملوں
 میں ملیں کریں گے راوی حدیث حضرت عمر فرماتے ہیں کہ سوالات کر کے وہ صاحب
 چلے گئے لیکن میں قہقری دریشیاں باتوں سرور و کون و مکان نے مجھ سے فرمایا
 جانتے ہو وہ سوالات کہنے والے کون تھا میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ
 جانتے ہو میں سرکار نے فرمایا وہ جبریل ہیں تھے جو تمہیں دین اسلام کی تعلیم دلانے
 آئے تھے روایت مسلم بھی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قہقری سی تبدیلی
 ساتھ ہوئی چنانکہ الفاظ میں کہ جب تم تنگ سر و دل والوں پر ہنسنا شروع کرو گے

۲- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَقَائِمُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَامَةٌ الْأَذَى عَنِ الطَّيْرِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَدَنِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِلسَّلَامِ قَالَ إِنْ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَى الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَدَنِهِ -

۵- وَعَنْ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدَيْهِ وَدَلِيلِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَ فِيهِ وَجَدَ بِهِمْ حِلَاوَةً الْإِيمَانِ مَنْ فَاتَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا سِوَهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ تَذَكَّرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْفَلَهُ اللَّهُ مِثْرَةً كَمَا يُكَرُّهُ أَنْ يُلْفَى فِي النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷- وَعَنْ الْحَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا قَطْعُوا الْإِيمَانَ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ فِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ تَوْبَتَهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی شہادت دینا کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان پانچ چیزوں پر منقسم ہے اس کا افضل ترین حصہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور گھٹن ترین حصہ راستہ سے ٹکلیف دہنہ چیزوں کا طے اور حیا اور ایمان کی شانوں میں سے ہے (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کمال (۱) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو ترک کر دے جن کو اللہ تعالیٰ نے منہ فرمایا ہے یہ الفاظ امام بخاری سے منقول ہیں امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا مسلمانوں میں سے کون شخص بہتر ہے آپ نے فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک کمال (۱) ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میری ذات اس کو دلائین اور ادا اور تمام عالم انسانیت کا بنیاد و جہت ہو نہ ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی علامت اور جانشین کو پائے گا اور جس کو ماسوی سے اللہ اور اس کا رسول محبوب ہو جائے جو دوسرے انسان کو اللہ تعالیٰ کے لیے محبوب رکھے (۳) اور جو حالت کفر میں نہ رہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس حالت سے نکال لیا ہے (۴) ایمانی برابانے جتنا کہ آگ میں ڈالے جائے (متفق علیہ)

حضرت عباس بن محمد المطلب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے ایمان کا سزا چکے لیا جو اللہ تعالیٰ کی رعبیت اس کے دین رکال ہو نہ ہو اور وہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر دینی ہوا ہے (۱) مسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس امت میں کوئی یہودی اور نصرانی اگر میری بات سے بغیر نہ کر گیا

كَالَّذِي أُرْسِلَتْ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ -

(رواہ مسلم)

۹- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَكُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا آذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطْعَاهَا فَأَذْبَحَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيَتَهَا وَعَلِمَهَا فَحَسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَرَدَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ -

(متفق علیہ)

۱۰- وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُعِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَزَادُوا لَكُمْ ذَلِكَ عَمَلٌ مِثْلِي وَمِثْلَهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ مَسَلْنَا قَوْمًا فَرَأَوْا بَحْثَ الْإِسْلَامِ -

۱۱- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ بَيْتَنَا وَآكَلَ ذَرْبَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْلَفُ مَا اللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ - (رواہ البخاری)

۱۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُرَيْسُ بْنُ عَمِلٍ إِذَا عَمِلْتُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُعِيمُ الصَّلَاةَ لِلْمَكْتُوبَةِ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِي لَا يُفِي سِدًّا لَا أُرِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا دَلَّنِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا -

(متفق علیہ)

۱۳- وَعَنْ سَعْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّعَفِّيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا

اور اس دین و شریعت (اسلام) پر ایمان نہ لایا جس کو میں لایا ہوں تو وہ جہنمیوں میں سے ہو گا اور ایت مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص ایسے ہیں جن کے لیے دہرا اجر و ثواب ہے پہلا وہ اہل کتاب سب سے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا دوسرا کسی انسان کا غلام جب کہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ اپنے مالک کے حقوق کو بھی کاٹتا اور اگر تیسرے سرورہ شخص میں سے پاس باندی تھی جس سے صحبت کرتا تھا چھڑا کر چھ آدمی سکھائے بہتر تعلیم دی پھر اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لیا۔ لہذا ایسے اشخاص دو ہرے قراب کے متفق ہیں (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں (دشمنی کروں) جب تک کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت نہ دیں۔ نفاق قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ لہذا جب انہوں نے ایسا کر لیا تو انہوں نے (مجھ سے) اسلام کی وجہ اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ کر لیا اور حساب بدل دیا کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے متفق علیہ مگر مسلم نے الاتبعی الاسلام یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہماری نافرمانی کی اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہوا اور ہمارا ذریعہ کھایا یہی شخص مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کا رسول ذمہ دار اور ضمانت میں لے گا جس کے ذمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے حمد شکنی نہ کروں سجاد سی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل تعلیم فرمائیے جس پر عمل کر کے میں جنت میں جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس میں کسی کو شریک نہ ٹھہرا فرض نمازوں کو ادا کر اور مقررہ زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھیں کہ اس و یہ بات ہے کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس میں نہ تو زیادتی کروں گا اور نہ کمی یہ کہ کہ مجسود واپس ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھو وہ اس شخص کو دیکھو (متفق علیہ)

سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے

بَعْدَكَ وَفِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاَشْهُ تَعْلَمُ اسْتَعْمِدْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَابِتٍ الْوَالِثِ
لَسَمْعِهِ دَوْنِي صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاذًا هُوَ يُسَالُّ عَنْ الْاِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْسُ مَكْوَلٍ
فِي الْبُيُوتِ وَاللَّيْلَةُ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هٰذَا فَقَالَ لَا اِلَّا
اَنْ تَطُوْعَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ
شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطُوْعَ
قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ
فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطُوْعَ قَالَ فَادْبَرَ
الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَكَرِهْتُ
مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَحِ الرَّجُلَ
اِنْ صَدَقَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۵- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ وَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ
لَمَّا اَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوْمِ اَوْ مِنْ الْوَقْدِ قَالُوا رَبِّعَةً
قَالَ مَرْحَبًا يَا لَقَوْمٍ اَوْ يَا لَوْقِدٍ غَيْرِ خَذَايَا وَلَا
نَدَامَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ اَنْ
تَأْتِيَنَّكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا
النَّحْيُ مِنْ كُنَّا مَصْرَ قُمْرَتَا يَا مَرْفَعِصِلَ نَحْيِرِيْهِ
مَنْ دَرَأَنَا فَتَدْخُلْ بِوِ الْجَنَّةِ وَسَأَلُوهُ عَنِ
الْاَسَدِيَّةِ قَامَرُهُمْ يَا رَبِّعٍ وَفَهْلُهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ
اَمْرُهُمْ بِالْاِيْمَانِ يَا لَلّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا
الْاِيْمَانُ يَا لَلّٰهُ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُوْا قَالَ
مَنْ هَادَهُ اَنْ كَلَّاهُ اِلَّا اللّٰهُ فَانْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ
لِقَامِ الصَّلٰوةِ قَرِيبًا زَكٰوةٍ قَوْصِيًا مَرْمَضَانَ وَ
اَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَعْتَمِرِ الْخُمْسَ وَنَهْهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ

بارے میں ایسی جتنی باتیں بتاؤں گی جس کے پورے مجھے کسی دوسرے سے سوال کی گواہت
دی ہو یا آپ کے بعد کسی سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جلیل القدر معنی اللہ عزوجل روایت فرماتے ہیں کہ ایک نجدی پریشان حال
شہیدہ بال بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور وہ اس طرح گفتگو رہا تھا کہ اواز توئی
بارہی تھی لیکن ایک لفظ بھی مجھ میں نہ آتا تھا وہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بالکل قریب بیٹھ گیا اور اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا شب و روز میں پانچ نمازیں راد اگر نمازیں ہر سال نے حیوانیت
کیا ان کے علاوہ کچھ پر کچھ اور بھی ہے سرکار نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو اپنی مرضی سے پڑھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رمضان کے روزے رکھنا سائل سے کما
رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے کھنچے ہو گئے غرض کہ اگر تو اپنی مرضی سے
کھنچے اس کے بعد سرکار نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو سائل نے معلوم کیا کہ اس کے علاوہ ادا کیا
بھی کرنا ہے سرکار نے فرمایا اگر تو چاہے تو صدقہ کر کے دے دے اور دیکھتا جا رہا
تھا خدا کی قسم میں اس میں زیادتی نہیں کا اور نہ کسی اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہ نے فرمایا اگر یہ صادق القول ہے تو فلاں پاسے گا۔

(مشفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عبد القیس کے روزے
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ ان کی قوم (شک راوی) یا کو نبی اوند ہے کہ تم قوم
ربیع سے ہو تو سرکار نے فرمایا اس جماعت یا وفد کی آمد مبارک نہ انہیں رسولی سے
واسط ہو اور نہ پیشانی سے اس کے بعد شرک و وفد نے کہا یا رسول اللہ ہم شہر حرم
درست واسطہ جلیل کے علاوہ آپ کی خدمت میں حاضری کی طاقت نہیں رکھتے
کیونکہ ہماری آبادی اور آپ کے شہر کے درمیان مسافت قلیل آباد ہے تو کافر میں اب آپ
میں ایسے امر حکم تعلیم فرمادیں تاکہ ہم اپنے پسماندگان کو جا کر سکھادیں اور وہ
ہمارے لیے بہت ہیں۔ نکلا سبب بن جائے پھر وفد کے لوگوں نے پیٹنے کے برتن
کے بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا
اور مزید پارکاموں کے کرنے اور پارکود کرنے کا حکم فرمایا را، اللہ کی وحدانیت
کے اقرار کا حکم فرما کر دریافت فرمایا تم جانتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا اقرار
کیا ہے کہنے لگے اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں تب سرکار نے
فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد

عَنِ الْحَنَمِ وَالذَّبَابِ وَالنَّعِيرِ وَالْمُرْقَةِ وَقَالَ الْحَفَظُ مَنْ
وَأَخْبِرُوا بَيْنَ مَنْ قَدَّاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
لَقَطُهُ لِلْبُحَارِيِّ -

١٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ
 يَأْيَعُوفِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِإِلَهِكُمْ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا
 تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَغْتَرِدُنَهُ
 بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ
 فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ
 ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ
 أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَسْتِرْهُ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ
 شَاءَ عَفَاكَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَمَا يَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ -
 (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٤ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى الْيَسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَسَاءِ نَصَدَقَنَ قَرِيفَ أُرَيْيْتُمْ كُنْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَيَمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْلُمُونَ اللَّعْنَ وَتَكْفُمْنَ الْقَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَافِصَاتٍ عَقْلٍ قَدْ دِينَ أَذْهَبَ لِلْبِ الرَّجُلِ الْخَائِرُ مِنْ إِحْدَيْكُنَّ فُلْنَ وَمَا نَفْصَانِ دِينِنَا وَعَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْفُوعِ بِمِلْ نَصَبٍ شَهَادَةِ الرَّجُلِ فُلْنَ بَلَى قَالَ قَدْ لِكَ مِنْ نَفْصَانِ عَقْلُهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا أَحَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فُلْنَ بَلَى قَالَ قَدْ لِكَ مِنْ نَفْصَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) دِينِنَا -

١٨- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَّبَنِي أَدَمُ وَلَمْ
 يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَشَقَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيبِي
 نِيَّائِي فَقَوْلُهُ لَنْ يُعَيِّنَ بِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ
 بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ آخِرِهِ وَأَمَّا شَقَمِي إِيَّائِي فَقَوْلُهُ لَنْ

عینہ درویشی اور ایسی یاد در دل رکھو کہ اس کی یاد سے دنیا، یہ انسان کا ہزار کیسے بچے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "اذا قالتم اننا نؤمن بآياتكم انما نؤمن بما وعدنا من ربنا وما كنا بحال من الغافلين"

[illegible][illegible]

حضرت ابو جبرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہارے لئے دنیا کی ہر شے بنائی ہے مگر تمہارے لئے جہنم کی آگ نہیں بنائی۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے دنیا کی ہر شے بنائی ہے مگر تمہارے لئے جہنم کی آگ نہیں بنائی۔ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے دنیا کی ہر شے بنائی ہے مگر تمہارے لئے جہنم کی آگ نہیں بنائی۔

اللَّهُ وَلَكَ إِذَا رَأَى الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ تَوَلَّى وَوَلَّى لَهُمْ آلِهَةٌ قَوْمٌ كَقَوْمِ ثَوْدَةَ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَمَّا شَتْمُهُ
إِنَّمَا يَقُولُهُ فِي وَلَدٍ وَتَسْبِيحَاتِي أَنْ آتَيْتُ صَاحِبَةَ
أَوَّلًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤَذِّنُنِي بَيْنَ أَحْمَرَ كَيْسَبُ الدَّهَرِ
وَأَنَا الدَّهْرُ يُبْدِي الْأَمْرَ أَقْبَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۰- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى آذَى لِيَجْمَعَهُ
مِنَ اللَّهِ يَنْعُونَ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ يَعْرِفُهُمْ وَيَذَرُهُمْ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۱- وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْجِدَةٌ الرَّحْلِ
فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدَارِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا
حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ فُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَوَّانَ
حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَأَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ
شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُنَبِّئُكَ النَّاسَ قَالَ
لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَكْفُرُوا -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۲- وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلَفَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلَفَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ يَلَفَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ
يُثْبِتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
صِدْقًا قَبْلَهُ إِلَّا أَحْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ

نہیں ہے (یعنی دوبارہ زندہ کرنا تخلیق کے عمل سے آسان ہے) اور ان کلام کے کمال دینے
مراویہ ہے کہ اس نے جو پرستان باندھا کہیں نے اپنے لیے ریٹا بنا لیا ہے حالانکہ میں
ایک اور بے پرواہوں پر زندہ ہوتا ہے نہ جانیگا اور نہ میرا کوئی ہمسرہ ہے۔

اور ان جیسا کہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس طرح مروی ہے کہ زندہ کمالی
دینے سے اس کا یہ کہنا مراد ہے کہ میرا کوئی پیٹا ہے حالانکہ میں جوئی اور ذرا دے دے پاک
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ خالق کائنات فرماتا ہے کہ ابن آدم کچھ ایذا دینے میں اور نہ مان کر رہا ہوتا ہے
میں حالانکہ نہ میں خود میں اقتدار اور اختیار میرے دست قدرت میں ہے اور میں ہی
شب و روز کو تبدیل کرتا ہوں (مستفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا ایذا کے کلمات کو سننے اور ان پر سہم کرنے والا کوئی اللہ رب العالمین
سے بڑھ کر نہیں کیونکہ زندہ اس کے لیے مینا ثابت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود
بھی وہ ان کو معاف کر کے رزق بھی عطا فرماتا ہے (مستفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ رحمت
دوام علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دروازہ گوش پر سواری کا شرف ملا اس وقت میرے دل پر
درمیان صرف زمین کی گڑی تھی رحمت دو عالم نے مجھے فرمایا اسے معاذ تمہارا بھائی ہے
اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کرمی ہے اور بندوں کے کوئی حقوق اللہ تعالیٰ پر ہیں میں نے عرض
کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں تب میرا کہنے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر
یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا حق ہے
ہر پرہیزگار شخص شریک کا اور تکلیف دہ اس کو مبتلا سے عذاب دفرمائے میں عرض
گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا میں بیٹھ کر دو سرول کو پہنچا دوں سرکاسنے
فرمایا یہ بات دو سرول کو نہ بتانا کیونکہ وہ مجھ پر کڑی نظریں کے دمل رکھ کر دیکھ گئے (مستفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار تھے کہ کاسنے فرمایا اسے معاذ یہ عرض کرنے لگے
یا رسول اللہ حاضر ہوں اور ہمیں گوش بھی دیکھتا سرکاسنے میں مرتبہ فرمائے سرکاسنے
فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر ناز و دلف خیر
فرماتا ہے ہر آدمی کہتے ہیں میں نے سرکاسنے عرض کیا کہ میں اس بشارت کو لوگوں
کو سناروں تو سرکاسنے فرمایا کہ لوگ ابھی سے اعتماد کر بیٹھیں گے اللہ جناب

معاذ نے مرتے وقت گناہ کے خوف سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو سرکار اس وقت سفید چادر اوڑھے ہوئے مسدوف خواب تھے جب میں دوبارہ آیا تو اس وقت آپ بیدار ہو گئے تھے اس وقت آپ نے فرمایا جس ہندے نے منہ کی رمدانیت کا اقرار کیا اور اسی اقرار پر راقہ داخل جنت ہو گا میں نے عرض کیا چاہو چوری اور زنا کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگر چہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو میں نے ان کلمات کا اعادہ کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے میں نے پھر عرض کیا چاہے وہ زنا اور چوری کا ارتکاب کرے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو اور اللہ کی ناک خاک آلود ہو جناب ابوذر کا معمول یہ تھا کہ وہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہوجھو دیتے۔

حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کھیت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمنا جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بند اور رسول ہیں بلا شک جناب یحییٰ اللہ کے بندے اور رسول اور اللہ کی ہمتی کے عزیز اور اللہ کی نشانی اور وہ روح جو اللہ کی طرف سے حضرت مریم کی جانب بھیجی گئی حضرت اور وہ روح کا وجود یہ ہے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس جنت میں خواہ کیسے ہی عمل کرتا ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اپنا دست مبارک برائے سائیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں حضرت دو عالم نے اپنا دست مبارک بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کیلینچ لیا تو حضرت صلیہ السلام نے مجھ سے دریافت کیا اسے ٹھوکر دیا بات ہے میں نے عرض کی کہ میں اسلام لانے سے قبل کچھ شرط لگانا چاہتا ہوں سرکار نے فرمایا کہ چاہو شرط لگا لو میں نے عرض کیا میرے سابقہ گناہوں کی مغفرت یہ سن کر سرکار نے فرمایا اسے عمر دیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ اسلام ان گناہوں کو دور کر دیتا ہے جو پہلے سرزد ہوتے ہیں اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو غم کر دیتی ہے (روایت مسلم) اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَا أَخْبَرِيهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالُوا
إِذَا أَيْتَكُمَا فَتَخْبَرِيَهُمَا مَعَاذُ عِندَ مَوْتِهِمَا تَأْتِيَانَا
(متفق علیہ)

۲۳- وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضٌ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ
اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ
مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ فَإِنْ زَنَى
إِنْ سَرَقَ قَالَ فَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ فَإِنْ زَنَى وَ
إِنْ سَرَقَ قَالَ فَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ فَإِنْ زَنَى وَ
إِنْ سَرَقَ قَالَ فَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَعِيهِ أَنْفَ
أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا مَالَ وَإِنْ رَعِيَهُ أَنْفَ
أَبِي ذَرٍّ -

(متفق علیہ)

۲۴- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَأَبْنُ مَرْيَمَ وَكَلِمَتُهُ الْقَهَّارُ إِلَى
مَرْيَمَ وَرُوحُ قُدُّسُهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى ادْخَلَهُ اللَّهُ
الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ -

(متفق علیہ)

۲۵- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قُحَابٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَمَّا بَايَعَكَ قَبَسْتُ
يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ
أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِكَ قَالَ لَشَرِكُ مَاذَا قُلْتُ أَنْ
يُغْفَرَ لِي قَالَ أَتَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِيكُمْ
مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْيَهْدَى نَهْدِيكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَ
أَنَّ الْحَبْرَ يَهْدِيكُمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ نَعَاةٌ مُسْلِمٌ وَالْعَدِيَّتَانِ
الْمَرْوَتَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا أَغْفِي
الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ وَالْأَنْفُسُ الْكُفْرَ يَوْمَ رَحِمْتُ رَحْمَةً كَوْنًا

فِي تَابِئِ الْيَرَاءِ وَالْكَثِيرِ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

روایت کردہ دو حدیثیں انا ائمتنی الشکر لادمن الشکر اور دوسری اکبر یا ابدانی
ان کو دیا اللہ بزرگے باب میں ذکر کریں گے متاثر اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۲۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
يَعْمَلُ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَعَنَ
سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ قَرَأَتْهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ يَشْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
تَعَبُ اللَّهِ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي
الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا
أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ نَظْفَى
الْحَاطِيَّةِ كَمَا يُنْظَفِي الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ
اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَاوَى جُؤُودُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى يَكُنَّ
يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأُمْرِ عَمُودُهُ وَ
ذُرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ
الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ
ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَايِكَةٍ ذَلِكَ كَلِمَةُ قُلْتُ بَلَى يَا
نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ كَفَّ عَنْكَ هَذَا أَفَقُلْتَ يَا
نَبِيَّ اللَّهِ قُلْنَا لَمْ نَأْخُذْ مِنْ بَمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ لَيْسَتْ كَلِمَةُ
أُمَّتِكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى دُجُورِهِمْ
أَوْ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَانُ الْإِسْلَامِ

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

۲۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ إِلَهُ وَأَبْغَضَ إِلَهُ وَأَعْطَى
إِلَهُ وَامْتَنَعَ إِلَهُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ تَفْصِيلٍ وَتَلْخِيصٍ
وَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ -

۲۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبَعْضُ
فِي اللَّهِ - (رواہ ابو داؤد)

۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیسٹاں ہے کہ میں عرض گزار ہوں
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیے جو مجھے جہنم سے دور
کرے جنت میں داخل کر دے سرکار نے فرمایا کہ تم نے بڑی بات دریافت کی ہے البتہ
میں پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے اس کے لیے آسان ہو جاتی ہے وہ بات یہ ہے کہ
تم اللہ کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ کو نہ از کو قائم کرو نہ کو ادا کرو رمضان کے
روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اس کے بعد سرکار نے فرمایا اسے معاذ کیا میں تجھے
بھلائی کے دو دروازوں کی طرف رہنمائی نہ کروں۔ روزہ و سال ہے اور صدقہ و زکوٰۃ
کو اس طرح سمجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو امد کی شخص کا نصف شب کے وقت
نہ پڑھتا پھر پڑھتا ہے آیت تلاوت فرمائی تنہا ہی جہنم عن انفسا صبح سے میلون تک
اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں کسی کام کی ابتدا یا اس کے سر میں کی ہدایت یا اس کے
ستون کے بارے میں نہ بتاؤں میں نے عرض کیا بتائیے یا رسول اللہ تو اپنے فرمایا
کسی کام کا سر یا اصل اسلام ہے اس کا ستون نماز اور اس کے کوہان کی بلند
جہاد ہے اس کے بعد سرکار نے مجھ سے پھر فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ ان اعمال
کا دار و مدار کس پر ہے میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا نبی اللہ تو اپنے میری زبان پر
کر فرمایا تو اس کو بند رکھ میں نے کہا یا نبی اللہ کیا ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر موافقہ
ہوتا ہے سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھے کھوے لوگوں کو آگ میں نہ یا آگ کھل ان کی زبان
سے نکلے برائی باتیں ہی گرائیں گی (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے لیے کسی کو محبوب رکھے یا برا مانے اللہ ہی کے لیے کچھ
دے یا اللہ ہی کے لیے دینے سے ہاتھ دے کہ پس اس نے ایمان کو مکمل کر لیا روایت کیا ابو داؤد
اور ترمذی نے حضرت معاذ بن انس سے سندیم و تاخیر کلمات کے ساتھ نقل کیا ہے اور
ان کی روایت میں ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو کامل کیا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ کے لیے دوستی یا دشمنی رکھے۔
(روایت ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْتُ حَاطِطًا لِّذَلِكَ نَصَائِرِي لِيُنْفِخَ
فَذُرْتُ بِهِ هَلْ أَحْبَبْتُكَ يَا أَبَا قُحَيْفٍ فَلَمْ أَحِبَّ قَدْ ذَا رِسْمَةٍ يَنْفُخُ
فِي جُوفِ حَاطِطٍ مِّنْ يَدِي خَاصَّةً وَالتَّيْبَةِ الْحَدِّ وَلَ قَاتٍ
فَاحْتَفَزْتُ فَدَعَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ
قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمَا فَكُنْتُ كَأَبْطَاتٍ عَلَيْكَ فَخَشِيتُ أَنْ
تَقْتَطِعَ دُونَنَا فَخَرَجْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ قَرِيعَ فَأَتَيْتُ هَذَا
الْحَاطِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهُوَ لَا يَدْرِي النَّاسُ
ذَرَأِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ دَاعِطِي نَعْلِي فَقَالَ أَذْهَبُ
يَنْعَلِي هَاتَيْنِ فَمَنْ لَيْتِكَ مِنْ ذَرَأِ هَذَا الْحَاطِطِ يَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا لَهَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ
فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عَمْرٍ فَقَالَ مَا هَآ تَانِ الثَّعْلَبَانِ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ هَآ تَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْدِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُسْتَقِيمًا لَهَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عَمْرُ بْنُ
ثَدْيٍ فَنَحَرْتُ رِيسِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَعَلْتُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ
وَرَكِبْتَنِي عَمْرٌ قَدْ أَهْوَى عَلَى أُنْفِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عَمْرًا فَخَرَّ
بِالَّذِي بَصُرْتُ بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيِي ضَرْبَةً فَخَرْتُ رِيسِي
فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُ
مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا ابْنَ آدَمَ
بَعَثَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْعَلِيكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُسْتَقِيمًا لَهَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ
فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَشْكَلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلَعُوهُ يَوْمَ يَعْمَلُونَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَهُمُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي ثُمَّ هَادَهُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

ہو اتنی تجارت کے باغ تک آیا میں اس باغ کے گرد گئے پھر تار بانگ اس کا دروازہ
مے تو اندر جا کر حضور علیہ السلام کو تلاش کروں اتفاق سے پانی کے نکاس کی
ایک بڑی مانی نظر آئی میں نے اس مانی کے نکاس کو سنا دیکھا کہ میں آسانی سے
اس کے ذریعہ اندر داخل ہو سکوں اس طرح میں باغ میں داخل ہوا جس طرح کوڑی
داخل ہوتی ہے تو سرکار نے مجھ سے فرمایا تم ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا ابیک
یا رسول اللہؐ سرکار نے ارشاد فرمایا پریشانی کی کیا بات ہے میں نے عرض کیا یہاں
آپ ہمارے پاس رونق افروز تھے اور وہاں سے تشریف لے آئے اور یہاں تک
والہی نہ ہوئی تو ہم تشویش میں مبتلا ہو کر تلاش میں نکلے میں سب آگے آیا اور کوڑی
کی طرح سمٹ کر اس باغ میں آیا ہوں بغیر ساقی معقب ہیں آپ بھی سرکار نے
فرمایا اسے ابو ہریرہؓ یہ میری دونوں نعلینیں لے جاؤ اور اس باغ کی ریزہ پر
جو کوئی بھی نہیں ملے اور وہ اللہ کی وعدانیت کا صدق دل سے گواہ ہوا اس کو
جنت کی بشارت دے دو میں جب باغ سے نکلا تو جو شخص مجھے سب سے پہلے ملے
وہ جناب مگر سے دریافت کرنے لگے اسے ابو ہریرہؓ یہ نعلین کسی میں نے عرض
کیا کہ سرکار کی نعلین مقدس ہیں سرکار نے انہیں دے کر مجھے حکم دیا کہ راستہ میں
مجھے جو شخص ملے اور وہ اللہ کی وعدانیت کا صدق دل سے اقرار کرے تو میں
اس کو جنت کی بشارت دے دوں یہ سن کر جناب مگر سے میرے سینے پر دو ہتھ مارا
اور میں پشت کے بل گر پڑا جناب مگر سے مجھ سے کہا اے ابی اس باغ میں ہٹ کر کراؤ
کی خدمت میں حاضر ہو کر روئے نگاہ جناب عمرؓ میرا تعاقب کرتے ہوئے آئے ہیں
وقت سرکار نے مجھ سے دریافت فرمایا ابو ہریرہؓ تمہیں کیا ہوا ہے میں نے واقعہ بتایا
تو سرکار نے جناب مگر سے فرمایا اسے عمرؓ تمہیں کس بات نے اس محل پر پرہیز کیا حضرت
مگر نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ نے ابو ہریرہؓ کو
یہ حکم دیا تھا کہ میری نعلینیں لے کر جاؤ اور لوگوں کو یہ بشارت دو کہ جو صدق دل
سے توحید الہی کا مقرر ہوگا اس کو جنت کی بشارت ہے سرکار نے فرمایا ہاں حضرت
مگر نے عرض کیا سرکار ایسا نہ کریں مجھے یہ خوف ہے کہ لوگ محل کرنا چھوڑ کر مغفرت کے
بھروسہ پر بیٹھ جائیں گے لہذا آپ انہیں محل کی نذر دی سرکار نے فرمایا اچھا
انہیں کرنے دو۔

(مسلم)

صحیح مسافین جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کی کنجیاں یہ

يَعْمَلُهَا تَكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّىٰ لَقِيَ اللَّهَ -

باقی ہے یہاں تک کہ وہ درندہ، اللہ سے ملاقات کرے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۳۰ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ سَجْلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا اسْتَوَتْكَ حَنَنُكَ وَسَأَلَتْكَ سَيِّئُكَ فَأَمَّتْ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا أَلَاكُمْ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي لَفِيفِكَ شَيْءٌ قَدَّعَهُ -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا جب تیری نیکی تجھے مسرور کرے اور برائی تمہارے دل میں کھینک کرے تب تو کامل ایمان ہے سائل نے دوسرا سوال کیا کہ اگر ایسا ہے فرمایا جب تیرے دل میں کسی بات کی وجہ سے تردد آئے تو اس کو ترک کر دے (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۱ - وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ عَسَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طَيِّبُ الْخُلُقِ وَلَا طَعَامُ الْفُجَارِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْقَبْرُ وَالْشَّمَاخَةُ قَالَ قُلْتُ أَيْ الْإِسْلَامُ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلَخَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لَيْسَانِهِ وَبَيَّاهُ قَالَ قُلْتُ أَيْ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلِّيَ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيْ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُغُولُ الْقَنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيْ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْ الْإِحْوَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُوْهُ جَوَادُهُ وَأَهْرَاقِي دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيْ السَّعَادَةِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْخَيْرُ -

حضرت عمر بن عبد العسمة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ (ابتداء میں) اس دین پر کون تمہارا ساتھ رکھتا ہے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام (جناب صدیق اور زید بن ساریہ) راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا کہ افضل اسلام کیا ہے سرکار نے فرمایا اچھی گفتگو اور کھانا کھانا ہمیں نے دوسرا سوال کیا کہ ایمان کیا ہے سرکار نے فرمایا صبر اور سخاوت میں نے دریافت کیا اسلام میں کون فردوس ہے سرکار نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں میں نے معلوم کیا کہ ایمان میں کونسی بات بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا اچھا اخلاق میں نے ایک اور سوال کیا کہ کونسی نذر بہتر ہے؟ سرکار نے فرمایا طویل قیام رات نماز کے وقت میں ایک اور بات یہ دریافت کی کہ کس عمل کو ترک کرنا بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اس عمل کو ترک کر جس کو تیرا رب برا فرمائے میں نے مزید سوال کیا کہ کونسا ہمارا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا گھوڑا اندھا دیا جائے اور اس کا من بہا یا ہمارے میں نے پھر ایک سوال کیا کہ (جہاد کے لیے)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۲ - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِيكَ بِهِ شَيْئًا وَكَرَّ يُصَلِّيَ الْخَمْسَ وَيَصُومُ مَضْمَانًا غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَوْمَئِذٍ -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو اللہ سے اس مال میں ملاقات کرے کہ اس نے اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو یا نیکوں کا ناسخ روزانہ پڑھی ہو اور رمضان کے روزے لکھے ہوں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو بشارت سنا دوں سرکار نے فرمایا چھوڑ دو اور انہیں اسے عمل کرنے دو (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۳ - وَعَنْ أَنَسَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتُكْرَهُ لَهُمْ مَا تُكْرَهُ لِنَفْسِكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان کی بہترین خصلتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر کسی دوستی کرے تو اللہ کے لیے اور دشمنی کرے تو اللہ کے لیے اور تیری زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہے میں نے دریافت کیا اور اس کے بعد کیا ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا تو اپنے دوستوں کے لیے اس چیز کو خواستگار ہو جس کو اپنے لیے ہاں ناچہ اور دوسروں کے لیے اس چیز کو گوارا نہ کر

کبیرہ گناہ اور نفاق کی علامتیں

بَابُ الْكِبَائِرِ وَعَلَامَاتُ النِّفَاقِ

پہلی فصل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے والا گناہ اس نے مجھ کو پیدا کیا ہے میں نے دریافت کیا کہ اس کے بعد کونسا گناہ کبیرہ ہے آپ نے فرمایا کفر اپنی اولاد کو اس لیے مار دینے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے ایک اور سوال کیا کہ اس کے علاوہ اور کونسی چیز گناہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہر ایک ہری کے ساتھ زنا کرنا اور اللہ تعالیٰ نے ہر امر کی تصدیق کتاب ہدایت میں فرمائی ہے (ترجمہ تیس) اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس شخص (رجل) کو قتل کرتے ہیں

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ کبیرہ میں اللہ کا شریک ٹھہرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا کسی (رجل) کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری) لیکن حضرت انس کی روایت میں جھوٹی قسم کھانے جھوٹی گواہی کے الفاظ مروی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلکے چیزوں سے جو مائتین نے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرنا جادوگری کرنا اور اس شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر تم کی وجہ سے حلال کرنا یا تم کو مال بھگت کرنا۔ (طبری) کہے دن بیٹھو کھانا اور یا انداز بے خبری کرنا۔ (بخاری) پر قسم کھانا

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفالیٰ زنا نہیں کرتا جبکہ وہ ایمان کی حالت میں ہو یا طبعی حالت ایمان میں چور چوری کا مرتکب نہیں ہوتا اور ایمان کی حالت میں شہرانی سے فرادی کا ارتکاب نہیں کرتا اور شیر نہیں لوٹا اور لوگوں کی آنکھیں نہیں آنسو آتا ہے۔ وہ ایمان کی حالت میں ہر کسی طرح خیانت کرنے والا مال ایمان میں خیانت کا جرم نہیں کرتا پس تم احتیاط کرو۔ (متفق علیہ) اور حضرت ابن عباس

۳۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِدُعَاؤِهِ وَهَرَجَ خَلْقُكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ حَتَّى أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تُؤْزِيَ حَكِيمَكَ جَارَكَ قَالَ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ الْآيَةَ۔

(متفق علیہ)

۳۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَغُفْرَةُ الْمَوَالِدِينَ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْبَيْعُ بِالْعَمُوسِ وَدَاةُ الْبُعَارَى وَفِي رِوَايَةٍ آيِسُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ بِدَلَالِ الْبَيْعِ الْعَمُوسِ۔

(متفق علیہ)

۳۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُرْبِكَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالتَّعَدُّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَاتِلُ الزُّبَيْرِ وَآكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْمَةِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاحِشَاتِ۔

(متفق علیہ)

۳۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْفِي النَّارَ ثَلَاثَ حِينٍ يَزِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْتَوِي السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْتَوِي الْخَوْرَجِيُّ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْتَوِي كَهْبَةُ تَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُ هَمَجِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالُوا كَيْفَ يَا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَفِي

کی روایت کے مطابق کوئی فرد کسی شخص کو مال یا جان میں قتل نہیں کرتا مگر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا کہ ایسے اعمال کسے کرنے والے کا ایمان کس طرح سلب کیا جاتا ہے تو اپنے فرمایا اس طرح اور اپنی انگلیوں کو مروڑا ہر سیدھا کر کے فرمایا اگر وہ توہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کی جانب لوٹ آتا ہے اور پھر اپنی انگلیوں کو مروڑا اور عید الشہد بخاری نے فرمایا ایسا شخص یمن کا لال نہیں ہوتا اور اس کا ایمان خود نہیں رہتا۔ (ربالفاظ بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفاق کی تین نشانیاں ہیں اور امام مسلم نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا اگرچہ وہ مسلمان ہوئے کا وجود ہرگز نہیں ہوتا ہے اور وہ بھی دیکھ لے کہ اس کے بعد کے الفاظ کو شریک نہ کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے و مدد کرے تو اس کی غلاف دور نہ کرے اور جب اس کے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پارتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے ایک بات بھی ہوئی اس میں نفاق کی علامت ہوگی یہاں تک کہ اس کو ترک کر دے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب مدد یا مدد کرے تو مدد نہ کرے یا مدد غلطی کرے اور جب جھگڑا کرے تو برا بھلا کہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو در و درازوں یا گلوں کے درمیان پھرتی ہے کبھی ایک گلہ میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں۔ (مسلم)

رَبَايَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
قَالَ عُمَرُ فَلَيْتَ ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُزَعَّرُ الْإِيمَانُ مِنْهُ
قَالَ هَكَذَا وَشَيْئَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا قَالَ كَيْفَ
تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَيْئَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ
اللَّهِ لَا يَكُونُ هَذَا أَمُومًا تَامًا وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورٌ الْإِيمَانِ
هَذَا لَفْظُ الْبَخَارِيِّ -

۴۸- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْهَ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ زَادَ مُسْلِمًا وَلَانَ صَامِرٌ
وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّعْتَا إِذَا أَحَدُكَ كَذَبَ وَإِذَا
وَعَدَا أَخْلَفَ وَإِذَا أَثْمَنَ خَانَ -

۴۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا
وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ حَصَلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ مِنْ أُولِي حَصَلَةٍ مِنَ الْإِيمَانِ
حَتَّى يَدْعَاهَا بِذِلِّ الْمُؤْمِنِ خَانَ وَإِذَا أَحَدُكَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدًا
عَدَا وَإِذَا أَخَصَمَ جَدَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰- وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْمَاءِ الْعَائِرِ بَيْنَ الْغَتَمَيْنِ
يَعْبَثَانِ هَذِهِ مَرَّةً قَالِي هَذِهِ مَرَّةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت سفوان بن محرز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا کہ میرے ساتھ ان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس چلو اس شخص نے پہلے والے سے کہا کہ انہیں نبی نہ کہو اگر انہوں نے من لیا تو ان کی پہلا انھیں جو باتیں گی اور انہیں وہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ سنو روئے نشانہوں کے بارے میں سوال کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو اللہ کا شریک ٹھہراؤ نہ ان کا اس کا سبب کرو نہ چوری کرو اور اس جان کو قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے عوام کیلئے مقرر کیا ہے مگر تم نے اسے قتل کر کے اسے بے بادشاہ

۵۱- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَحْرَزٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِمُصَاحِبِهِ
اذْهَبْ بِتِلْكَ إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ مُصَاحِبُهُ لَا تَفْعَلْ نَبِيًّا إِنَّهُ
لَوْ جِئْتَهُ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ نَبِيِّنَا بِمَنْ نَبَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشِيرُوا بِإِلَهِ اللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسُبُّوهُ وَلَا تَزُودُوا
وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْتَحْسِنُوا
يَبْرِيئِي إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْجُدُوا وَلَا تَكْأَمُوا

الْبِرِّ وَلَا تَقْتُلُوا مُمْسِكَةً وَلَا تَسْرِقُوا لِتَرْجِعُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
وَعَلَيْكُمْ حَاكِمَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ فِي الشَّيْءِ قَالَ قَبْلَ
يَدَايِهِ وَرَجُلَيْهِ قَالَا لَكَ هَذَا إِنَّكَ نَبِيٌّ قَالَا قَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ
تَكْفُرُوا قَالَا إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَذَلَّ
مِنْ دُونِهِ نَبِيٌّ قَالَا كَفَاكَ إِنْ يَمْنَعُكَ أَنْ يَقْتُلَا إِلَهُهُ
رَدَاهُ التَّوْبَتَيْنِ وَالْبُورَ دَاوُدَ وَالنَّسَافِيَّ

۵۲- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَلَكَ مِنْ أَصْلَابِ الْإِيمَانِ أَنْكَفُ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ لَا تُكْفِرُهُ بِمَا نَبِيٌّ لَا تَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادِ
مَا مِنْ مُدٍّ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُقَاتِلَ أَخِي هَذِهِ الْأُمَّةَ الدِّينَ
لَا يَبْطُلُ جُورُ حَيَاتِهِ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَلَا إِيْمَانُ بِالْأَقْدَارِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْعَبْدُ خَوْصَ مِنَ الْإِيمَانِ فَكَانَ قُوَّةً
رَأْسَهُ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا أَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَهُ النَّبِيُّ إِلَى الْإِيمَانِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

تیسری فصل

۵۴- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَدْخَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعْثَ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا قَرَأَنَ قِتْلَتَ
وَحِدَّتَ وَلَا تَعْفُجْ وَالِدَيْكَ قَرَأَنَ أَمْرًا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ
أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَزُكَّ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَجِّدًا أَفَلَاكَ مَنْ
تَرَكَ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَجِّدًا أَفَلَاكَ بَرِيَّةً مِنْ ذِمَّةِ اللهِ وَلَا
تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّكَ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ قَرَأَنَ وَالْمَعْصِيَةَ
فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَكْلَ سَخَطِ اللهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّحِيفِ
وَإِنَّ هَذَا النَّاسَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ
قَاتِلٌ وَالْفِتْنُ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا تَرْفَعُ عَنْهُمْ
عَصَاكَ أَدْبًا وَآخِظْهُمْ فِي اللهِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے سرکار نے نصیحت
فرمائی کہ میں دس باتوں پر عمل کروں گا، اگر مجھے ہاں سے مارے جائے یا جلائے جائے
کا بھی خوف ہو جب بھی اللہ کی وعدہ انیت میں کسی کو شریک نہ کروں (۲) اگر والدین تجھے
یہ حکم دیں کہ اہل خیال کو چھوڑ دے جب بھی ان کی نافرمانی نہ کرو وہ جان بوجھ کر فرض نماز
کو ترک نہ کروں کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز کو ترک کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں نہیں
رہتا (۳) شراب نوشی سے احتراز کروں کیونکہ یہ تمام باتوں کی جڑ ہے (۴) اگر کتاب
گناہ سے بچوں کیونکہ گناہ غصب الہی کا سبب بنتے ہیں (۵) اگر جنگ میں لوگ مرکب
میں رہے ہوں تو بھی جنگ سے نہ بھاگو (۶) اگر کہیں (دبا کی وجہ سے) ہوا سے
لگیں تو وہیں ٹھہرو اور وہاں سے نہ بھاگو (۷) اور استطاعت کے مطابق
اہل خیال کی گفتگو کرو (۸) اور ان کی تربیت سے فائدہ نہ لےو (۹) اور ان
کو خشیت الہی کی تعلیم دے (۱۰) اور ان

(احمد)

۵۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا التَّغَابَىٰ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ مَرَىٰ تَمَاهُ الْكُفْرُ أَوِ الْإِيمَانُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تغابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تھا اب یا تو کفر ہے یا ایمان۔ (بخاری)

بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

وَسْوَسةِ کا بیان

پہلی فصل

۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذَعَنَ أَمْرِي مَا دَسَّوَسْتُ بِهِمْ صُدُّوهُمَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِمْ أَوْ تَتَكَلَّمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کے قلوب میں پیدا ہونے والے دوسوں کو مٹا کر دیا ہے جب تک کہ وہ ان پر متوجہ نہ کریں یا ان کا تذکرہ نہ کریں (متفق علیہ)

۵۷ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتْ نَاسِي مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ إِنَّا نَحْنُ فِي الْفِتْنَةِ مَا يَتَّبَعُ كُلُّكُمْ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِمْ قَالَ أَوْقِدُوا نَارَهُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ ذَاكَ صَوْنُ الْإِيمَانِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمارے دل میں ایسے دوسے آتے ہیں جن کو ہم زبان پر لانا نامناسب اور برا سمجھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کیا ایسا واقعہ تم پر گذر رہا ہے صیہ نے عرض کیا بیشک تب سرکار نے فرمایا کیا ایمان رکھ کر، کی بھی نشانی ہے (مسلم)

۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ قَالُوا بَلَّغْهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَكَيْفَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے بنایا اور اس چیز کو کس نے بنایا اور یہاں تک کہ ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے پس جو شخص کو یہ معاملہ پیش آئے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے پناہ

۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَنِي حَتَّى يَقَالَ هَذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَمَنْ خَلَقَ اللهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ أَمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ کہنا جائے گا کہ تمام مخلوقات کو اللہ نے بنایا ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کسی کو ایسا خیال آئے تو چاہیے کہ وہ یہ کہہ کر میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں (متفق علیہ)

۶۰ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَجَلَ بِهِ قَدْرُ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَاتِ وَقَدْرُ شَيْءٍ مِنَ الْمَمَاتِ قَالُوا وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَإِيَّاكَ وَلَكِنَّ اللهَ أَتَانِي عَلَيْهِ فَأَسْأَلُهُ فَلَا يَأْتُرُنِي إِلَّا بِخَيْرٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے ساتھ اس کا مصائب و ہزاد و فتنوں اور محول میں سے مقررہ کیا گیا ہو صیہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے سرکار نے ارشاد فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی (مسلم)

۴۱- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ.
(متفق عليه)

۴۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَمِيلُ صَاحِبًا مِنْ مَنِ الشَّيْطَانُ عَمِيرَ مَوْتِهِ وَآبَتِهِمَا.

(متفق عليه)

۴۳- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَامُحُ الْمَوْلُودَ حِينَ يَقَعُ نَزْعُهُ مِنَ الشَّيْطَانِ.
(متفق عليه)

۴۴- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرَشَهُ عَلَى الْهَامِ ثُمَّ يَجْعَلُ سَرَاةَ يَقْبِضُونَ النَّاسَ فَأَذْنُهُمْ قَبْلَهُ مَنَزِلَةٌ اعْظَمُ هُمْ قَبْلَهُ يَحْيَى أَحَدُهُمْ يَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا أَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَحْيَى أَحَدُهُمْ يَقُولُ مَا تَرَكْتُ أَحَدًا حَتَّى حَقَّقْتُ بَيْتَهُ دَبَّيْنِ أَمْرَاتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ فَيَقُولُ نَعْمَ أَنْتَ قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ فَيَكْذِبُهُ.

(رواه مسلم)

۴۵- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آتَى مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُسْلِمُونَ فِي حِزْبِ زَوْجِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي الْعَرَبِ بَيْنَهُمْ.
(رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسان کی شریانوں میں خون کے ساتھ سرایت کر رہا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم میں کوئی آدمی نہ ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ نے مگر وقت ولادت میں شیطان اس کو چھو رہا ہے اور اس چھونے کی وجہ سے وہ چھوٹا ہے سو اے حضرت خیرم اور اہل کے صاحبزادے مکہ۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولادت کے وقت بچے کا چھونا شیطان کے چھونے کا ہمارے کی وجہ سے ہوتا ہے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھا کر رکھے اور اپنی ذریت کو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے ڈالتا ہے اس ذریت میں ابلیس کے قریب ترین اس کا وہ آدمی ہے جو بھی ہو رہا ہے جس نے بڑا قدر جگایا ہو جب وہ اپنی کارگزاری سنا کر کہیں ایسا ایسا کیا ہے اس پر شیطان کہتا ہے تو نے تو کچھ بھی نہیں کیا ہے اس کے بعد جب وہ سوتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو دنیا کی کس مال میں چھوڑ کر آیا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے شوہر اور بیوی کے درمیان بے لگائی ہے سرکار نے فرمایا کہ شیطان اس بچیلے کو اپنے قریب کر لیتا ہے کہتا ہے کہ اب اس کو نے کام کیا امش کہتے ہیں کہ میری م حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بزرگ عرب کے نازیلوں سے اس بات میں ناامید ہو چکا ہے کہ وہ نازی اس کی اطاعت کریں لیکن اس بات سے ناامید نہیں ہوا ہے کہ وہ انہیں آپس میں دور نہ لائے۔
(روایت مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں یہ خیال پاتا ہوں کہ میں کوئی بن جادوں اور مجھے یہ بات زیادہ پیاری ہے کہ میں اس سے ہر کلام میں اس کے سرکار نے ارشاد فرمایا تعریف ہے اس اللہ کی جس نے اپنے ساتھی کو

۴۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ نَفْسِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حَمِيمًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ.
(رواه أبو داود)

۶۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَنْ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ وَالْمَلِكُ لَمَنْ قَامَ أَمَّا لَمَنْ الشَّيْطَانُ قَامَ يَأْتِيهِ الشَّرُّ وَتَكْذِيبُ الْبَيِّنَاتِ وَأَمَّا لَمَنْ الْمَلِكُ قَامَ يَأْتِيهِ الْخَيْرُ وَتَصْدِيقُ الْبَيِّنَاتِ وَمَنْ دَجَّدَا ذَلِكَ فَلَيْسَ لَهُمْ أَثَرٌ مِنَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِهِمْ حِمْدٌ مِنَ اللَّهِ وَمَنْ دَجَّدَا الْخَيْرَ فَلَيْسَ تَعُوذُ بِهِ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعُوذُ كُفُّ الْفَقْرِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ صَدَّاحِدِي عَنْ عَرِيْبٍ -

۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ مِمَّنْ خَلَقَ اللَّهُ قَادًا قَالُوا ذَلِكَ فَخَلَقُوا اللَّهُ أَحَدًا اللَّهُ الْغَمْدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لَيْسَ تَقُولُ عَنْ يَسَارٍ ثَلَاثًا وَلَيْسَ تَعُوذُ يَا اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَسَنَدُ كَرِهُيْتُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ فِي بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ التَّحْيِيزِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اور فرشتہ کے انسان کے ساتھ دو کام ہیں یا اس پران دونوں کا انفر یا ہے شیطان کا کام جس کی کذب کرنا یا برائی کی طرف توجہ دلانا ہے لیکن فرشتہ کا کام جس کی طرف توجہ کرنا اور حق کی طرف دعوت دینا ہے جو کون فرشتہ کی بات کو پناہ تو سبھی کہ یہ فرضی انہی ہے اور اللہ کا شکر ادا کرے لیکن اگر کوئی دوسری چیز کو پناہ تو اس کو پناہ ہے شیطان سے استدفع الی کی پناہ ہے اس کے بعد پناہ ہے آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) شیطان تمہیں فقر کی طرف دلاتا ہے اور برائی کا کام کرتا ہے اسے تردی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں عنیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ آپس میں ہمیشہ سوال کرتے ہیں کہ کس مخلوق کو اللہ نے پیدا کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے اور جب دو کہنے لگیں تو انہیں یہ جواب دیا ہے کہ اللہ رب العالمین ایک اور خدا ہے یا نہ ہے اس کو کسی نے پیدا کیا اور نہ کسی سے پیدا کیا گیا اس کا کوئی کتب ہے وہ تو نہ ہے پھر وہ زندہ ہے اپنے بائیں طرف میں مرتبہ تھکا کر سارے شیطان مزدود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (ابوداؤد) ہم انشاء اللہ عمر و بن اخوص کی حدیث کو خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۶۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ مِمَّنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ يُسَلِّمُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ أَمْتَك لَا سِرَ الْوَنَ يَقُولُونَ مَا كَذَّ أَمَا كَذَّ أَحَقُّ يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ خَلَقَ الْخَلْقَ مِمَّنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۷۰ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ خَالَ بَيْتِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَبَيْنَ قِيَامِي يَلْبِسُهُمَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَبْرُوبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَتَقُولُ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَقَعَلْتُ ذَلِكَ فَآذَنَهُ اللَّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ آپس میں ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا یا نہ ہے لیکن امام مسلم نے اس سے روایت کرتے ہیں کہ رب تعالیٰ رسول اللہ سے فرمائے گا کہ تمہاری امت کے افراد ہمیشہ یہ کہتے رہیں گے کہ یہ کیا ہے یعنی خالق اشیاء کے بارے میں سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ نے مخلوقات بنائی لیکن اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ شیطان میری نماز اور قرات کے درمیان مائل ہوتا ہے اور مجھے شبہات میں مبتلا کرتا رہا سرکار نے فرمایا کہ اس شیطان کا نام خبرب ہے جب تم اس کی مداخلت کا احساس کرو تو اللہ سے پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں جانب میں مرتبہ تھکا کر اس نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو جہ سے دور

عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کردیا۔

(مسلم)

۴۱- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ
رَأَى أَحَدًا فِي صَلَاتِهِ فَيَكْبُرُ ذَلِكَ عَلَى فَقَالَ لَهُ امْضُ فِي
صَلَاتِكَ فَإِنَّكَ لَنْ تَذْهَبَ ذَلِكَ عَنْكَ حَتَّى تَنْصَرِفَ أَنْتَ
تَقُولُ مَا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

(مالک)

حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے
صیانت کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنی نماز میں دم بخود تپ جیسے بہت ناگوار ہے میں نے اس
کو بتایا کہ تم نماز پڑھتے ہو وہ دم اور دوسرے ہرگز ختم نہ ہو گا یہاں تک کہ تم نماز ختم
کر کے یہ کہو کہ میں نے ابھی نماز مکمل نہیں کی ہے۔

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدَرِ

تقدیر پر ایمان کا بیان

پہلی فصل

۴۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ الْبَقَاءَ لِلْمَلَائِكَةِ
قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَتِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَ
كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَبِيرُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴- وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُكُمْ أَدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَخَبَّرَ أَدَمُ مُوسَى
قَالَ مُوسَى أَنْتَ أَدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ يُسَبِّحُ وَتُغْفِرُ فَبَكَتْ
مِنْ رُجُوعٍ وَاسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتُهُ وَاسْكَنْتَكَ فِي جَنَّةٍ ثُمَّ
أَهْبَطْتَ النَّاسَ يَخْطِئُونَكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ أَدَمُ أَنْتَ
مُوسَى الَّذِي أَمَّ طَلْعَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبَيَّنَّكَ وَأَعْطَاكَ
الْأَنْوَاعَ فِيهَا نَبِيًّا كُلِّ شَيْءٍ وَقَدَّرَكَ لِحَيَاتِكَ فَخَبَّرَكَ
اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ عَيْنَ عَالَمًا
قَالَ أَدَمُ فَهَلْ وَخَبَّرَكَ رَبُّهَا وَعَفَى أَدَمُ رُبَّةً فَقَوَّى قَالَ
نَعَمْ قَالَ أَتَمَلُّونَنِي عَلَى أَنْ عَمَلْتُ عَمَلًا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى أَنْ
أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي يَا رَبِّ عَيْنَ سَنَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَ أَدَمُ مُوسَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو بنانے سے پہلے ہزار سال قبل
ملائک کی تقدیریں تحریر فرمادی تھیں اس وقت عرش الہی بانی پر تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مقدور ہو گی جسے حتیٰ کہ ناولوں اور قومانی یاد دہانی و
حفاظت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم و نوح علیہما السلام آئیں یہ رب تعالیٰ کے سامنے
مردوں مذکور ہوئے اور اس مذکور میں جناب آدم موسیٰ پر غالب ہوئے جناب نوح
نے حضرت آدم سے کہا اے آدم آپ دشمنیت میں ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے
دست قدرت سے پیدا فرمایا اپنی روح جھوٹی غیر فرشتوں کا سمجھنا یا اپنی نیت
میں رکھا لیکن آپ کی لغزش کی وجہ سے بندوں کو زمین کی طرف آمادہ یا جناب آدم نے
اس کا تراب اس طرح دیا کہ نہ تو آپ بھی وہ شخصیت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے
اپنی رسالت اور کلام کے شرف عطا فرمایا آپ کو الراج تو ریت میں جن میں ہر
جیز کا بیان تھا اور سرگوشی کے لیے آپ کو تقریب عطا ہوا اور آپ کو یہ بھی
معلوم ہے کہ میری تخلیق سے کتنے سال قبل اللہ رب العالمین نے الراج تو ریت میں
موسیٰ علیہ السلام نے جو یہاں پچاس سال قبل آدم علیہ السلام نے جناب موسیٰ سے
دیانیت کیا کہ آپ کو تو ریت میں یہ آیت تھی کہ موسیٰ نے فرمایا

٤٥- وَعَنِ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ إِنَّ خَلْقَ أَحَدِهِمْ
 يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً ثُمَّ
 ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مَضْغَةً ثُمَّ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا
 لِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ وَأَجَلَهُ وَوَرَقَهُ وَشَيْئًا أَوْ سَوِيءًا
 ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ قَوْلَ النَّبِيِّ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنْ أَحَدُكُمْ
 لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا
 إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
 فَيَدْخُلُهَا وَإِنْ أَحَدٌ لَمْ يَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا
 يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ
 بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٤٩ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلِي النَّارِ وَلَهُ
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلِي الْجَنَّةِ وَلَهُ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّيِّبِ

٤٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَّةِ رَوْحِي مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ طُوبَى لِي بِهَذَا عَصُورًا مِمَّنْ عَصَا فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ الشَّرَّ
وَأَلَمْ يُدْرِكْ خَلْقًا أَوْ عَدِيَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ
لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ
لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهَمَّ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ -

(رواه مسلم)

٤٨ وَكَانَ عَلِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْصِلُنَا عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْمُ الْعَمَلِ قَالَ أَعْمَلُوا أَفْعَلْ كَيْفَ تَعْمَلُونَ لِمَا خَلِقَ لَهُ أَتَمَامٌ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَسِيرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَتَمَامٌ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَيَسِيرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو چروں کے سچے ہیں نہ یہ حدیث بیان کی کہ تمہاری سیدائش کا انداز یہ ہے کہ چالیس دن لفظ ماں کے پیٹ میں جمع کیا جاتا ہے پھر چار ہواؤں سے چھ بڑے گوشت کے ذوق کے لنگھانیا کے ذائقہ پہنچے پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف چار باتوں کے لیے فرشتہ کو بھیجتا ہے تو وہ نو نو دو کا عمل اس کی موت مرتق اور بد بختی و نیک بختی کی بابت لکھتا ہے پھر اس مضحکہ گوشت میں روح ڈال جاتی ہے۔ اس ذات وودہ لاشربک کی قسم تم میں کا کوئی جنتیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ پھر کا فاصلہ رہتا ہے اور اس پر وہ مکتوب غالب آتا ہے تو وہ دوزخیوں جیسے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے اسی طرح ایک بچہ بڑا ہو کر دوزخیوں جیسے کام کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ پھر کا فاصلہ رہتا ہے تو اس پر اس نوشکا غلبہ ہوتا ہے اور اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شک بندہ دوزخوں کے میںے کام کرتا ہے اور وہ جہنم میں ہے اور جہنمیوں کے میںے کام کرتا ہے اور وہ درحقیقت دوزخوں میں سے ہوتا ہے درحقیقت اعمال کا اعتبار ان کے خاتمہ پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ میں بلایا گیا میں نے اس وقت عرض کیا کہ خوش قسمتی سے بچہ جنت کی ٹہریلوں میں سے ہیں انہرانی تک رسائی حاصل کی اور نہ ہرانی پر عمل کیا سرکار نے ارشاد فرمایا اس کے علاوہ بھی کچھ بات ہے اسے عائشہ رضی اللہ عنہا ہر شک اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے کچھ لوگوں کو بنایا اور جنت کو کن کے لیے بنایا اسی طرح دوزخ کے لیے کچھ لوگ بنے اور دوزخ ان کے لیے بنائی گئی حالانکہ وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے (مسلم)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھا گیا ہو۔ حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ ہم لکھے ہوئے پر چھوڑ کر کے عمل کرنا چھوڑ دیں مگر اللہ نے فرمایا عمل کرو کیونکہ جس بات کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دی گئی ہے اور اگر وہ معصوم قتلہوں میں سے ہے تو نیک اعمال اس کے لیے آسان ہیں اور اگر وہ شقیوں میں سے ہے تو برائی اس کے آسان

ثُمَّ قَدْ قَامَا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٤٩- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الزَّنا
أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فِزْنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزْنَا الْإِنْسَانِ النِّطْقُ
وَالنَّفْسُ تَمَلِّي وَكُتِبَتْ لَهَا وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيَكْذِبُ
مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ تَمْسِيلِهِ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقُّهُ
مِنَ الزَّنا مَدْرِكُ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زَنَا هُمَا النَّظَرُ
الْأُذُنَانِ زَنَا هُمَا الْإِسْتِمَاعُ وَالْإِنْسَانُ زَنَا أَنْ يَكْذِبَ وَهُوَ الْبَدَنُ
زَنَا هُمَا الْبَطْشُ وَالرَّجُلُ زَنَا هُمَا الْخَطِيءُ وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَ
يَسْتَمَلِّي وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيَكْذِبُ -

٩- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مَنِيَّةٍ
قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ
فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ أَذْفِيمَا
يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ يَنْبُؤُهُمْ وَتَبَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لِأَبْلِ سَيْفٍ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصِيدُونَ ذَلِكَ
فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَيْسَ دَمَاسُوهَا فَالْهَمْهَا حُجْرُهَا
وَتَقْرُوهَا.

(رواه مسلم)

٨١ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ
شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَحَدًا مَّا أَتَذَكَّرُ بِهِ
الْإِسَاءَةَ كَأَنِّي يَسْتَأْذِنُنِي فِي الْإِحْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ
قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ
عَنِّي ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حِفِّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَانْحَاصِ عَلَى ذَلِكَ
أَوْ ذَرِّ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلُوبُ بَنِي آدَمَ كُلُّهَا بَيْنَ صَبْعَيْنِ

ہوگی۔ اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) لیکن جس شخص نے دیا اور تقویٰ پر مبنی نگہاری اختیار کی اور اچھی بات کی تصدیق کی (آفرائیت) اب، متفق علیہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے ان کے زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جو اس کو الامور سے بچے گا کیونکہ آٹھ کا زنا برائی سے دیکھنا اور زبان کا زنا بری بات کرنا ہے نفس شہوت دلانا اور خواہش پیدا کرنا ہے لیکن شررگاہ اس کو سچا یا جھوٹا کر دیتی ہے (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے ابن آدم کے لیے اس کے زنا کا حصہ مقدور ہے جو اس کو یقیناً ملے گا کیونکہ آنکھوں کا زنا دیکھنا اور کانوں کا زنا سننا اور زبان کا زنا بری بات کہنا ہے ہاتھ کا زنا برائی سے بچنا بریوں کا زنا برائی کے لیے چلنا دل میں شہوت اور آرزو ہوتی ہے لیکن شررگاہ اس کی تصدیق یا کذب کرتی ہے۔

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کے دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بتائیں کہ میرے جو عمل کرتے ہیں یا اس میں کوئی شائبہ ہے میں کیا وہ جہیزان کے لیے مقدر کر دی گئی ہے ازل سے لکھی جا چکی ہے وہ ان پر گذر چکی ہے یا مستقبل میں پیش آنے والی ہے جو ان کے نبی کے آئے اور ان پر بندوں، حجت قائم ہو چکی ہے سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ ازل میں اس کا حکم ہو چکا ہے اور وہ لوگوں پر واقع ہو چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب الہی سے ہوتی ہے آیت میں بتے تم ہے ہاں اس ذات پاک کی جس نے اس کو برابر کیا اور دل میں برائی اور بھلائی لکھ ڈالا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جو ان عمرہوں اور ماچے نفس پر برائی کا خوف کرتا ہوں لیکن اتنی استطاعت نہیں کہ خارج کروں کیا میں حسی ہو سکتا ہوں اور ہریرہ فرماتے ہیں سرکار نے میری بات سن کر سکوت فرمایا میں نے اپنی بات کا اعادہ کیا تو بھی آپ نے سکوت ہی فرمایا میں نے پھر وہی بات کہی آپ نے پھر بھی سکتا ہی فرمایا لیکن جب میں نے جو حقیقت عرض کی کہ میں نے اپنی بات کہی تو آپ نے فرمایا تم پر جو گزرتا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے اب تم حسی ہوئے کا ارادہ کر دیا چھوڑ دو تقدیر پر شاکر ہو جاؤ ہو گا وہی جو مقدر ہو چکا ہے (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آدم کے قلوب رب کریم کے دست قدرت

کی دو انگلیوں کے درمیان میں۔ ایک قلب کی مانند جس کو وہ جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے اس کے بعد سر کا رنے فرمایا اسے دلوں کو پیچھے لئے خالق و مالک ہمارے دلوں کو اپنے بندگی کی جانب پھیر دے

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نوولود اپنی فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے ماں باپ اس کو یہودیہ یا نصرانیہ و مجوسیہ کی جانب مائل کر دیتے ہیں جس طرح چارپایہ پر اپنا بچہ بٹھاتا ہے کیا تم اس میں نقص محسوس کرتے ہو اس کے بعد سر کا رنے فرمایا اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر کس نے پیدا فرمایا اور اللہ کی فطرت قابل تبدیلی نہیں یہ دین درست ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں پانچ باتوں کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ یہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کے شانہ و تراد و کو پسند اور

بند فرماتا ہے اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں اس کی بارگاہ کے عجاibat نور ہمال کہیں اگر پردوں کو اٹھا دیا جائے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی نظر کی وسعت ہے مخلوق کو صیلاؤاے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کا نزع اور عطاران کو فانی نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا کہ اس نے جب سے آسمان وزمین کی تخلیق فرمائی ہے کتنا نزع کیا ہے اور اس کے دست قدرت کچھ بھی کم نہ ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دست قدرت میں میزان (ترازو) مسلم کی روایت میں یہ اضافہ ہے رب کریم کا دایاں دست قدرت بڑے ہے ان کے کہتے ہیں کہ اس کے دست قدرت بھرے ہوئے ہیں اور شب و روز کی کوئی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بارے میں زیادہ جانتا ہے (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن مسامتہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ لَقَبٌ كَأَحَدٍ يُصَوِّدُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَعْرِفَ الْقُتُوبِ صَوِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ۔

(رواہ مسلم)

۸۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَيِّدَانِهِ أَوْ يَنْصَرِفَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجِبُ الْبَيْهَاتُ بِهِمْ جَمْعُ عَاهٍ هَلْ تَجِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَاهٍ ثُمَّ يَقُولُ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ۔

(متفق علیہ)

۸۴- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْمِسُ مَخْلُوقَاتٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَتَأَمَّرُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَأَمَّ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُ يَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ الشُّرُوكُ كَشَفَهُ لَا خَوْفَ سُبْحَاتٍ وَجْهَهُ مَا أَمْتَهَى إِلَيْهِ بَعْدَهُ مِنْ خَلْقِهِ۔

(رواہ مسلم)

۸۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَلَأَةٌ لَا تَقْبِضُهَا نَفَقَةُ سَخَاءٍ إِلَى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَوْ يَتَمَّ مَا أَتَفَقَ مِنْ خَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقْبِضْ مَا فِي يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَيَبْدُوهُ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔ (متفق علیہ)

وَفِي رِوَايَةٍ تَسْلِيْمٍ يَبْدُوهُ الْمَلَأَةُ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ مَلَأَتْ سَخَاءً لَا يَقْبِضُهَا شَيْءٌ إِلَّا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

۸۶- وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَرَارِي الْمَشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِدِينَ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

قَرَأَ عَمِلَ آتَىٰ عَمِلَ وَإِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُعْطَىٰ كَذِبًا
أَهْلِي النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ آتَىٰ عَمِلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ قَدَبًا هُمَا لَكُمْ قَالَ قَرَعَرُ رَبُّكُمْ
مِنَ الْعِبَادِ قَرِيْنٌ فِي الْجَنَّةِ وَ قَرِيْنٌ فِي السَّعِيرِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰ - وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ لِيَّ لَأَسْتَفِيْهَا دَدًا وَآءُ ثَمَدًا أَدِيْ بِهَا وَنَقَاةٌ
تَنْفِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۱ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَقَضَيْتُ
حَتَّى احْتَرَجْتُ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَمَا فِئَتِي فِي وَجْهَتَيْنِ حَبْلَانِ
فَقَالَ أَيْبَهُمَا أَمَرْتُهُمَا بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ فَأَمَّا هَذَا
مَنْ كَانَ مَبْنًى لَكُمْ حِينَ تَتَنَازَعُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ
عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
رَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

ابن ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے باہر نکلے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر بحث کر رہے تھے اس پر آپؐ ہمارا فحش کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے فحش عالم پر تھا کہ چہرہ ہلکا ہوا کہ دانہ کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں سرخ انار کے دانے پھرتے گئے تھے آپؐ فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو کا حکم دیا گیا تھا کیا میری اجازت کا مقصد ایسا تھا کہ گفتگو جسے تم سے پہلے لوگوں نے جب اس موضوع پر چھوڑا تھا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے تھے میں قسم کرتا ہوں یا یہی قسم دلاؤں گا اس سلسلہ میں آپؐ میں تکرار کرنا ترمذی، احمدی روایت کو

۹۲ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبْضَتِهَا مِنْ جَمِيعِ
الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَرِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ
وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالشَّهْدُ وَالْحَزَنُ وَالْقَبِيْثُ وَالْقَلْبِيْثُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۹۳ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقًا فِي ظِلْمَةٍ
فَأَلْفَى عَلَيْهِمْ مِنَ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ فَهُوَ
وَمَنْ أَخْطَا فَهُوَ فَلَيْلِكَ أَقُولُ جَعَلَ الْقَلَمَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۹۴ - وَعَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تم اپنے اعمال کو درست کر کے تقرب الہی حاصل کیے جتنی کا فائز نیک عمل پہنچے
ہوتا ہے اگرچہ درمیان میں کیسے ہی کام کرنا ہے اور وہ فانی کا فائز بھی بد اعمالی پہنچے
ہوگا اگرچہ وہ اس درمیان میں مر جائے ہی نیک کام کرتا رہا ہو اس کے بعد سرکار
نے ان کتابوں کو پس پشت ڈال کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اس کا حکم ختم
فرمادے اس جتنی جنت اور دوزخ کے مستحق ہو گئے ہیں (ترمذی)

۹۰ - ابوالخضر ثمالی اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ انبیاء (تعوذ) جو ہم کرتے ہیں یا وہ ان
علاقہ کرتے ہیں یا بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں کیا یہ تقدیر کو بدل دیتی ہیں؟ فرمایا
کہ ہر چیز میں بھی تقدیر کا حصہ ہے (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے باہر نکلے تو ہم سب تقدیر کے موضوع پر
بحث کر رہے تھے اس پر آپؐ ہمارا فحش کا اظہار کیا اس وقت سرکار کے فحش
عالم پر تھا کہ چہرہ ہلکا ہوا کہ دانہ کی طرح سرخ ہو گیا تھا یا رخسار مبارک میں
سرخ انار کے دانے پھرتے گئے تھے آپؐ فرمایا کیا تمہیں اس موضوع پر گفتگو
کا حکم دیا گیا تھا کیا میری اجازت کا مقصد ایسا تھا کہ گفتگو جسے تم سے پہلے لوگوں
نے جب اس موضوع پر چھوڑا تھا تو وہ ہلاکت میں پڑ گئے تھے میں قسم کرتا ہوں یا یہی
قسم دلاؤں گا اس سلسلہ میں آپؐ میں تکرار کرنا ترمذی، احمدی روایت کو
۹۱ - حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کو ایک مشت خاک سے پیدا
فرمایا جو تمام خطائے زمین سے حاصل کی گئی تھی اسی لیے ابن آدم خاک میں رہا
ان میں سے سفید اور کالی رنگت والے ہیں ان میں نرم و سختی ہیں اور تند و نرمی پاک
بھی ہیں اور پاک بھی۔

۹۲ - (احمد ترمذی - ابوداؤد)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا فرمایا
اور ان پر نور کی بجلی فرمائی جس کو یہ فدا نیست نل گئی اس کو ہدایت نصیب
ہوئی اور جس کو اس نورانیت سے محروم ملا وہ گمراہ و سرگردانہ فرمایا اسی لیے
میں کہتا ہوں کہ علم النبی پر قلم مشک ہو چکا ہے (احمد ترمذی)
۹۳ - حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَذْكُرُ أَنْ يَقُولَ يَا مَعْزِبَ الْقُلُوبِ تَبَتَّ قَلْبِي عَلَى
دِينِكَ فَعَلَيْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ امْتَاكَ بِكَ وَيَمَّا جِئْتُ بِهِمْ فَهَلْ
تَحَاكُّ عَلَيْنَا قَالَ لَعَمْرُكَ الْقُلُوبُ بَيْنَ اصْصَبَيْنِ مِنْ
أَصَابِعِ اللَّهِ يُعَلِّقُهَا كَيْفَ يَشَاءُ

(رواہ الترمذی فی دَابِّنُ مَاجَہ)

۹۵- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيشَةٍ يَأْرِضُ فَلَاةٌ يُقَلِّبُهَا
الرَّيَّاحُ كُلُّهَا أَلْيَطْنُ

(رواہ احمد)

۹۶- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ يَا رَجُلَ كَيْشٍ هَذَا أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَبُذِّنَ بِالْمَوْتِ
وَالْبَعْدِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

(رواہ الترمذی فی دَابِّنُ مَاجَہ)

۹۷- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُفَّانٍ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ
تَصَيُّبٌ فِي الْمَرْجَةِ وَالْقَدَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۹۸- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّةٍ نَحْسٌ وَهُوَ سَيِّئٌ لَا يَفِي
الْمُكَيِّبِينَ بِالْقَدَرِ

(رواہ ابوداؤد ودری الترمذی فی تَحْوَة)

۹۹- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْقَدَرُ مَجْرُوسٌ هَلْ فِي الْأَمْرِ مَرَضٌ فَلَا تُعَوِّدُوهُمْ
وَأَنْ مَاتُوا فَلَا تُشْرِكُوا بِهِمْ

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۱۰۰- وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَارِقُوهُمْ
(رواہ ابوداؤد)

کا معمول یہ تھا کہ آپ کثرت سے یہ کلمات کہا کرتے تھے اے دل کو پھرنے والے میرے دل
کو اپنے دین پر قائم فرما دے راوی کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا یا نبی اللہ
ہم آپ پر اورد جو آپ لائے اس پر ایمان لائے میں کیا اب بھی آپ ہماری دُ
سے خوف کھاتے ہیں سرکار نے فرمایا بیشک کیونکہ دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت
کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں انہیں جس طرف چاہتا ہے پھیر دیتا ہے ترمذی ابن
حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دل کی مثال اس پر کی سی ہے جو بیدار اندر بیٹھا ہو اسے اور باہر اس
کو پٹختی رہتی ہیں اور اس کے ظاہر و باطن کو منقلب کرتی رہتی ہیں۔

(روایت احمد)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان چار
باتوں پر ایمان نہ رکھے ۱) اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے ۲) اور میری رسالت
کی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ۳) موت
اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان رکھے ۴) اور تقدیر پر ایمان رکھے (ترمذی)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے دو گروہ ہیں۔ پہلے بن کا اسلام میں کوئی حصہ
نہیں دو گروہ چھوڑے اور تقدیر میں اسے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا میرے یہ تین لوگوں بجز میں رہت
اور ان کی مسجدوں کا مسخ ہونا ہوگا۔ اور یہ ان لوگوں کو میں آئے گا تقدیر
کے منکر میں رتھری۔ ابوداؤد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قدر یہ کہ لوگ
اس امت کے مجوسوں کی مانند ہیں اگر یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو
اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شرکت نہ کرو (ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تقدیر کے ساتھ نہ تو اٹھو نہ چھو اور خدا نہیں اپنا کام بناؤ۔
(ابوداؤد)

۱۰۱- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعْنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمَكْرِبُ بِقَدْرِ اللَّهِ وَالْمُسْكِيطُ بِالْجَبْرِ وَيُعَذَّرُ مَنْ أَذَلَّهُ اللَّهُ وَيُذَلُّ مَنْ أَعَزَّهُ اللَّهُ وَالْمُسْتَجِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ وَالْمُسْتَجِلُّ مِنْ عَتْرِتي مَحْرَمٌ اللَّهُ وَالنَّارُكَ لِسُنَّتِي -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدَحِ وَالدَّرَجَاتِ فِي كِتَابِهِ)
۱۰۲- وَعَنْ مَطْرَانَ عَمَّا مِيسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ يَحْيَى أَنْ يَمُوتَ يَرْضَ بِحَبْلِ لَدُنِّي فَاحْتَبِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۳- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَرْتُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِلَا تَعْلِيلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ قُلْتُ ذَرَارِي الْمُسْتَبْرِينَ قَالَ مِنْ آبَائِهِمْ فَقُلْتُ بِلَا تَعْلِيلٍ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ - (رَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ)

۱۰۴- وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاثِقَةُ وَالْمَوَدَّةُ فِي النَّارِ - (رَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ شخص ایسے ہیں جن پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ کی بھی ان پر لعنت ہے جو بڑے بڑی کی دعا مقبول ہے (وہ چھ شخص یہ ہیں) (۱) اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا (۲) اللہ کی راہ میں کو جھٹلانے والا (۳) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا (۴) اللہ کی حرمت پر بوجھ بوبار کا دائمی کارندہ ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی اس کو دلیل کرے (۵) ان چیزوں کو حلال بنانے والا جنہیں اللہ نے حرام فرمایا ہے (۶) جن چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کو میری اولاد اور اہل قرابت سے حضرت مطران بن عکام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی کی موت کسی دوسرے خط پر مقرر فرماتا ہے تو اس خط زمین کی طرف اس کی کوئی طرف دالستہ کر دیتا ہے (۷) احمد و ترمذی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ان کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ اپنے آباء والدین کے تابع ہوں گے میں نے عرض کیا بغیر عمل کے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ بانٹتا ہے جو وہ عمل کرتے اور جب میں نے شکر گن کی اولاد کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا بغیر عمل کے تو آپ نے فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی زندہ مرد گور کرے تو انی اور زندہ مرد گور کیا جائے والا (بجہ) دونوں جہنمی ہیں (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَعَرَا لِي كُلِّي عَبْدٍ قَرَنَ خَلْقِهِ مِنْ حَمِيسٍ مِنْ أَجَلٍ وَعَمَلٍ وَمَضْجِعٍ وَآثَرِهِ وَرَقِيمٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۰۶- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي نَبِيٍّ مِنْ الْقَدَرِ مِثْلَ عَذَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۰۷- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ آتَتْ أَبِي ابْنُ عَمْرٍو فَقُلْتُ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے پانچ کاموں سے فاسقانہ ہو چکا ہے ان کی موت سے ان کے عمل سے ان کے سبب سے ان کے ملنے سے ان کے پھلنے سے ان کے پھرنے سے اور ان کے رفق سے (احمد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے تقدیر کے بارے میں کچھ کہا اس سے قیامت میں باز پرس ہوگی اور جس نے کچھ نہ کہا اس سے سوال نہ ہوگا (ابن ماجہ)

ابن الدرداء سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ بناتا ہے۔ (ابوداؤد)

لَهُ قَدْ وَعَدَنِي نَسِيْتُ مِنَ الْقَدَرِ مَعِيَ ثَنِي لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ
يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي فَقَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمُوتٍ وَ
أَهْلَ أَرْضِهِمْ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ أَنْفَقْتُ مِثْلَ
أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَيْدَ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ
بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنْتَ مَا
أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِتُّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَخَلَّتِ
النَّارُ قَالَ لَمْ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ
قَالَ لَمْ أَتَيْتُ حَدِيثَ ابْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ
أَتَيْتُ لَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ -

(رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه)

۱۰۸ وَعَنْ ثَابِتٍ أَنَّ وَجَلًا آتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ بِإِثْمِ
ذَلِكَ تَأْيِذٌ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّكَ يَا غَيُّي أَنْتَ قَدْ أَخَذْتَ
فَوَاقٍ كَانَ قَدْ أَخَذْتَ فَلَا تُفَرِّهُ مِنِّي السَّلَامُ فَوَقَى يَمْعُتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أَمْرِي آذِي
هَذِهِ الْأُمَّةَ خَسَفَ وَمَسَحَ أَوْ قَدْ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ -

(رواه الترمذی وأبو داود وابن ماجه وقال الترمذی
هذا حديث حسن صحيح غريب)

۱۰۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ حَدِيثَ جَعَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُلْدَيْنِ مَا تَأْكُلُهُمَا فِي الْحَاجَةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ كَلِمَتَا
رَأَى الْكَرَاهَةَ فِي دَجْهَهَا قَالَ لَوْ رَأَيْتُ مَكَانَهُمَا لَأَبْقَيْتُهُمَا
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَلَدِي مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْلَادَهُمْ
فِي الْجَنَّةِ فَلَمَّا الشُّرَكَاءُ وَأَوْلَادُهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ
ذُرِّيَّتُهُمْ - (رواه أحمد)

۱۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ طَهْرَةً فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے ذہن میں آنے کے ہائے میں کچھ بولتا
ہیں آپ مجھے ان کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان
شبہات کو دور کرے تب جناب ابی بن کعب نے فرمایا پہلے تو یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اگر
آسمان کے پتے والوں اور زمین پر بسنے والوں کو عذاب میں مبتلا کرے تو یہ عمل ظلم نہ ہو
گا اور اگر ان مندول پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر اور بڑے
ہوگی اگر تم امداد پہانے کے برابر بھی سزا دہندائیں جسے دو تو یہ عمل اس وقت تک
قابل قبول نہ ہوگا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین نہ رکھو کہ جو چیز تمہیں ملی
ہے وہ خدا کرے نہ تمہاری اور جس چیز تم سے خطا کی ہے وہ تمہیں ملے والی یعنی اگر
میرے وقت تمہارا عقیدہ نہ ہوگا تو جو نعم میں داخل ہوں گے یہی کریں حضرت عبداللہ
ابن مسعود کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی معلوم کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دینے پر تیار ہوئے
نے دیئے تھے اس کے بعد میں جناب مدنی بن یان کے پاس آیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا

حضرت ثانیہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کیا ہے
جناب ابن عمر نے فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات
نکالی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو میرا جواب نہ کہنا بیشک میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ میری امت میں باس ہمت میں (شک راوی) زمین میں وحشت اٹھو
کا نسخہ ہرانا اور آسمان سے پتھروں کی بارش جیسے عذاب مسکریں تقدیر کر رہیں
گے۔ روایت ترمذی ابو داود ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث...

حضرت علی کریم اللہ وجہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پستان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو در
جاہلیت میں فوت ہوئے تھے سرکار نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں حضرت علی فرماتے
ہیں جب سرکار نے جناب خدیجہ کے پیچھے پناہ گواہی کے آثار دیکھے تو فرمایا اگر تم
ان کی جگہ دیکھو تو قوم بھی انہیں برا سمجھنے لگی تب جناب خدیجہ نے اس اولاد کے
بارے میں دریافت فرمایا جو سرکار سے ملنے تو آپ نے فرمایا وہ جنت میں بنے اس کے بعد
سرکار نے فرمایا مومن اور ان کی اولاد جنتی ہیں مشرکین اور ان کی اولاد جہنمی پھر
سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد
نشان کا اتباع کیا (آخر آیت تک) (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کی

كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ
بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ رَأْسَيْنِ مِنْهُمْ وَبَيْنَهُمْ نُورٌ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى
آدَمَ فَقَالَ آي رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ ذُرِّيَّتُكَ قَدَّاهِ رَجُلًا
وَمِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَيَسْأَلُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ آي رَبِّ مَنْ
هَذَا قَالَ دَاوُدُ قَالَ آي رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ قَالَ سِتِّينَ
سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضَى عُمْرُ آدَمَ إِلَّا أَرْبَعِينَ
جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ أَوَلَمْ يَنْبَغِ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ
سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تَعْطَهَا إِيَّاكَ دَاوُدُ فَجَحَدَ آدَمُ فَجَعَلَتْ
ذُرِّيَّتُهُ وَيَسَى آدَمُ فَكُلَّ مِنَ الشَّجَرَةِ فَلَيْسَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَ
خَطَا آدَمُ وَخَطَا ذُرِّيَّتُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۱- وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ أَدَمَ حِينَ خَلَقَ لَقَعَهُ رَبُّكَ نَيْفَ النَّبِيِّ
فَخَاضَ ذُرِّيَّةَ بَيْضَاءَ كَأَنَّهُمُ الدَّرُّ وَضَرَبَ نَيْفَ النَّبِيِّ
فَخَاضَ ذُرِّيَّةَ سَوْدَاءَ كَأَنَّهُمُ الْحَمَرُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي عَيْنَيْهِ
إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أَبَايَ دَقَالَ لِلَّذِي فِي كَيْفِ النَّبِيِّ إِلَى النَّارِ
وَلَا أَبَايَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۲- وَعَنْ أَبِي نُفْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ خَلَعَ عَلَيْهِ
أَصْحَابُهُ يُعَوِّدُونَ وَهُوَ يَسْأَلُ فَقَالُوا لَكَ مَا يَسْأَلُكَ اللَّهُ فَقَالَ
لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَأْنِكَ ثُمَّ
أَدْرَهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَصَّ بِسَبْعِينَ
مَبْصُةً وَآخَرَى بِالنَّبِيِّ الْآخَرَى وَقَالَ هَذِهِ لِهَذِهِ وَهَذِهِ
لِهَذِهِ وَلَا أَبَايَ وَلَا أَدْرِي فِي آيِ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۱۳- وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پشت ہر پناہ دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جن
کو قیامت تک پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور و بصیرت
فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے پیش کیا جناب آدم نے رب کریم سے دریافت
کیا خداوند ایک کون ہیں؟ خالق و مالک نے فرمایا تمہاری اولاد ہے ان میں ایک
شخص کی پیشانی کی چمک انہیں اچھی معلوم ہوئی اور اس نے دریافت کیا فلاں
یہ کون ہیں جواب ملا یہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوند ان کی عمر
کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوند انہیں میری عمر میں
پالیں اور دینے والے کے لئے اشرطہ دے دے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام
کی عمر کے پالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے
فرمایا کیا میری عمر کے پالیس سال باقی نہیں ہیں؟ تو جناب عزرائیل نے فرمایا کیا
آپ اپنی عمر میں پالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دیتے تھے تو جناب آدم نے انکار
کر دیا اسی لیجان کی ذریت میں بھی انکار کی ولادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو
انکے داہنے کان سے ہر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت جو مٹیوں کی
طرح نکلی جو صفات شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کان سے
بر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور کونے کی طرح تھی۔ اس موقع پر رب
تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یہ دائیں ہاتھ والی ذریت صحتی اور

میری ذات بے نیاز ہے یہ بائیں طرف والی ذریت جہنمی ہے (احمد)
حضرت ابو نعروہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک صحابی جن کا نام ابو عبد اللہ تھا بیمار ہوئے تو انکے دوست عیادت کیلئے آئے
تو انہیں روتا ہوا پایا جب ان سے سوال کیا جناب رونا کا کیا سبب؟ کیا آپ سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم کو چھوڑ کر یاں لو یعنی انہیں کتر اور کس علی پر
ملاومت کرو بیان انکے آخرت میں مجھ سے جھگڑا کرو ابو عبد اللہ نے فرمایا کیوں نہیں ابو عبد اللہ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پھر میں دست قدرت کی
مٹھی میں ایک جماعت کو لیا اور وہ میری جانتیں دست قدرت کا ٹھکانا اور ان کا مٹھی سے
ایک جانب (جنت کی طرف) اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب (دوزخ کی طرف)
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جنتی اور دوزخی ہیں اور میری ذات بے نیاز ہے ابو عبد اللہ کہتے ہیں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَنْدَاكَ مَا يَكُونُ إِذْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ
زَالَ عَنْ مَكَانِهِ خَصِيصًا قَوَّهَ فَلَا أَسْمَعْتُمْ بِجَبَلٍ تَعَيَّرَ
عَنْ خَلْقِهِ فَلَا تَصَدِّقُوا بِهِ فَإِنَّهُ يَصْطَلِي مَا جَبَلٍ
عَلَيْهِ - (رواه أحمد)

۱۱۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَزَالُ
يُعَيِّبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ دَجَّةٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي
أَكَلْتُ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا هُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ
وَأَدْرِي فِي طَيْفَتِي -

(رواه ابن ماجه)

(احمد)

بَابُ إِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کا ثبوت پہلی فصل

۱۱۷ عَنْ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سِيلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَتَوَلَّى تَوَلَّى نَعَانِي يَسِيبُ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ
فِي الْآخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَكْتَبُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سَوَّلَتْ
فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يَقَالُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ
وَيَنْتَحِي مُحَمَّدًا

(متفق علیہ)

۱۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ
لَا يَكْتَسِبُ قَذْرًا نَعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِ فَيَقُولَانِ
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَامَا الثَّوَمُونَ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
فَيَقَالُ لِمَا نَظَرْنَا إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَكَ اللَّهُ

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور مستقبل میں پیش آنی والے
واقعات کے بارے میں تذکرہ کر رہے تھے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب یہ سنو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو اس کو چھ مان لو لیکن
اگر یہ سنو کہ ایک شخص کی فطرت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کا یقین نہ کرنا کیونکہ
وہ اس چیز کو اختیار کرتا ہے جس پر اس کی تخلیق ہوئی ہے۔ (احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کو نہ ہر آلہ بکری کا گوشت کھالینے
کی وجہ سے ہر سال تکلیف ہوتی ہے سرکار نے فرمایا وہ میرے لئے اس وقت
مقرر کر دی گئی تھی جبکہ جناب آدم کے پتلے کے لئے مٹی خیر ہو رہی تھی

(احمد)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان سے جب قبر میں سوال ہو تلبہ تو یہ
شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اللہ کے رسول ہیں کیونکہ قرآن الہی یہ ہے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ مسلمان بندوں کو
قولِ حکم کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے دنیا اور آخرت کا زندگی میں ایک اور
روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح منقول ہے کہ آیت
کہ میرے نبی اللہ (الذین آمنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے بارے میں
نازل ہوئی۔ جب مردہ سے پوچھا جائے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ جواب دیتا
ہے میرا رب اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک بندہ کو جب قبر میں رکھ کر اس کے ساتھی واپس
ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوڑوں کی آواز کو سنتا ہے اس کے بعد اس کے پاس فرشتے
آتے ہیں جو اس مردہ کو پوچھتے ہیں کہ اس سے معلوم کرتے ہیں کہ ان اللہ کے بندے جناب
مصلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے اس موقع پر مسلمان بندہ کہتا
ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تب اس سے فرشتے

قَالَ اخَذَ اللَّهُ الْيَمِينَ فِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ مِنْ عَيْنِ عَرْقَةٍ
فَاخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَأَاهَا فَفَنَّا هُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ
كَالَّذِينَ زُرْتُمْ كَلِمَةً قَبْلًا قَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا
اَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غٰفِلِينَ اَوْ تَقُولُوا
اِنَّمَا اَشْرَكْنَا اَبَاءَ دُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ
اَفْتَهْدِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ -

(رواه احمد)

۱۱۴ وَعَنْ اَبِي اَبْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قُلْ اَاَخَذَ رَبُّكَ مِنْ نَفْسِي آدَمَ مِنْ ظَهْرِ عَرْقَةٍ ذُرِّيَّتَهُمْ
قَالَ جَمْعُهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ
فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ اخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْيَمِينَ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا
عَلَى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَاِنِّي اَشْهَدُ
عَلَيْكُمْ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضَيْنِ السَّبْعَ وَاشْهَدُ
عَلَيْكُمْ اَبَاءَكُمْ اَمْ اَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا
اَعْلَمُوا اَنْهُ لَا اِلَهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي وَلَا شُرَكَاءِي
شَيْئًا اِنِّي سَارِسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِي يَذْكُرُوكُمْ عَهْدِي وَ
يَمِينِي وَانْزِلْ عَلَيَّ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا يَا اَبَاكَ رَبَّنَا وَ
اَلِهَتُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلَهَ لَنَا غَيْرُكَ فَاَقْدُوا بِذَلِكَ
وَرَفَعَهُ عَلَيْهِمْ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَفَى
وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصَّوْرَةِ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ
لَوْ لَا سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّي اَحْبَبْتُ اَنْ
اَشْكُرَ وَرَأَى الْاَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلُ الشُّجْرِ عَلَيْهِمْ
النُّورُ خُصُّوا بِيَمِينِي اَخْرَجَ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ وَ
هُوَ قَوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ اَاَخَذَ تَاَمِنَ النَّبِيُّ بَيْنَ
وَيْتَيْهِمَا اَلِي قَوْلِهِ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَانَ فِي ذَلِكَ
الْاَمْرَاجِ فَارْسَلَهُ اِلَى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحَدَّثَتْ
عَنْ اَبِي اَنْتَه دَخَلَ مِنْ فِيْهِنَّ -

(رواه احمد)

۱۱۵ وَعَنْ اَبِي الدَّادِ اَنَّه قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ

جناب آدم کی پشت کی ذریت سے عہد و پیمان وادی نعمان یعنی میدان عرفات
میں لیا تھا اور جناب آدم کی پشت سے پیدا ہونے والی تمام ذریت کو براہ کرم کے
چیزوں کی طرح پھیلایا پھر سب کے سامنے سب سے دریافت فرمایا کیا میں تمہارا
رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں ہم تیری وحدانیت کی شہادت دیتے ہیں رب نے
فرمایا روز قیامت نہ کہنا کہ ہم غفلت میں تھے اور یہ بھی نہ کہنا کہ شرک تو ہمارے اہل سنت
کیا تھا اور تمہاری اولاد تھی کیا اے رب تعالیٰ تو ہم کو باطل پرستوں کے عمل کی وجہ
سے پاک فرمائے گا (احمد)

حضرت ابی بن کعب رب تعالیٰ کے اس حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں جن میں
رب اکرم فرمایا کہ درجہ آیت جب اللہ تعالیٰ نے نبی آدم کی پشتوں سے ان کی
ذریت کو نکالا وادی فرماتے ہیں ان سب کو جن فرمایا اور ان کو مختلف اقسام میں تقسیم
کیا ان کو صورت عطا کی لفظ کی صلاحیت دی تو وہ بولے پھر اسے عہد و پیمان لیا
اور ان کی جانوں کو ان پر گواہ بنا کر معلوم فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا
کیوں نہیں تب رب تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں اور تمہارے
والد جناب آدم کو گواہ بنانا ہوں کہ کل قیامت کے دن تم یہ نہ کہو کہ ہم اس سے
غافل تھے اور میں جانتے تھے جان لو کہ میرے سوا نہ کوئی معبود ہے اور نہ کوئی
رب الہا میرے ساتھ کوئی شریک نہ تھراؤ میں تم میں اپنے رسول بھیجوں گا
جو میرا عہد و پیمان تمیں یاد دلانے رہیں گے اور میں تم میں ہدایت کیلئے کتاب نازل
کروں گا تب ان سب نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں تو تمہارا رب
اور ہمارا معبود میرے سوا نہ کوئی ہمارا رب ہے اور نہ کوئی میرے سوا معبود ہے اس کے
بعد جناب آدم کو بلند مقام پر لایا گیا جہاں سے انہوں نے اپنی ذریت کو دیکھا ان
میں غنی بھی تھے اور فقیر بھی خواہی صورت بھی تھے اور بد صورت بھی تب آدم علیہ السلام
نے رب تعالیٰ سے پوچھا خداوند تو نے سب کو ایک جیسا کیوں نہ بنایا مدب تعالیٰ نے فرمایا
میں اس بات کو مجبور رکھتا ہوں کہ میرا حکم ادا کیا جائے جناب آدم نے اس مجمع میں
انبیاء کو دیکھا کہ وہ (اندھیرے میں) چراغوں کی مانند ہیں ان پر غصہ اس قسم کی نافرمانی
پہنائی ہے جس طرح عوام سے عہد لیا گیا اس طرح انبیاء سے بھی عہد لیا گیا جس کی جانب میں
آیت میں اشارہ فرمایا گیا ہے (جبکہ لیا پہنے انبیاء سے عہد (آیت کے دوسرے حصہ) یعنی
ابن مریم تک جو کہ ان اوراق میں موجود تھے اور انہیں حضرت مریم کی طرف بھیجا گیا حضرت ابراہیم
بن کعب راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مریم کے منہ کے رستہ میں انہیں پہلی لکھ
حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم دروازے

بِهِمْ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَىٰ جَنَّتَهُمَا قَائِمًا الْمَنَافِقُ وَذَ
الْكُفَرُ يُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ
لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرِيَّةَ
وَلَا تَلَيْتَ دِيْعُوبَ بِهِ مَطَارِقُ مِنْ حَدِيثِ صُرَّةٍ يُصِيبُهُ
صُرَّةٌ يَسْمَعُهَا مَنْ يَلْبِسُهُ عَذَابُ الثَّقَلَيْنِ -

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبَخَارِيِّ)

۱۱۹- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدًا كُتِبَ لَهُ أَمَاتٌ عَرْضٌ عَلَيْهِ
مَقْعَدُهُ يَأْتِيهِ أَهْلُ الْعَشِيرَةِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْزِلُ
أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَنْزِلُ أَهْلُ النَّارِ
فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -
(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۰- وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ
عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَتَّى قَالَتْ عَائِشَةُ
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلَّى
صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ -
(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاظِئِ بْنِ عَبَّادٍ عَلَى بَعْلَةٍ لَهُ وَهُنَّ
مَعَهُ إِخْوَانَتُ يَوْمَ كُنَّا نَتَقَبَّرُ فَلَمَّا أَقْبَرْنَا أَدْرَجْنَا
خَمْسَةً فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبُرِ قَالَ
رَجُلٌ أَنَا قَالَ فَمَنْ مَاتُوا قَالَ فِي الشُّوْلِ فَقَالَ إِنْ
هَذِهِ الْأُمَّةُ تَبَتَّلَتْ فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَا تَذَاقُوا الدُّعُو
اللَّهُ أَنْ يُسَمِّعَهُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ
أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِرُجُوعِهِمْ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

کہتے ہیں کہ دوزخ میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو
جنت کے ٹھکانے سے تبدیل فرما دیا ہے لیکن منافق اور کافر سے جب یہ سوال
ہوگا کہ تم سرکار کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہے گا میں نہیں جانتا جو لوگ
کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا تب اس سے کہا جائیگا کہ تو تو نے جانا اور
پڑھا اس وقت اس کو وہ کہے کہ کورسے سے منب لگائی جاتی ہے جس سے اس کی جیج نکلتی
ہے لیکن یہ آواز جن انسان کو سنالیں دیتی باقی سب سنتے ہیں (متفق علیہ لفظ غایم)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کو جب موت آجاتی ہے تو روزانہ صبح
وشام اس کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر مومن ہے تو جنت اور اگر کافر
ہے تو دوزخ اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ قیامت کے دن تجھے اس کی طرف
اٹھایا جائے گا۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک
یہودی عورت آئی اور اس نے مجھ سے عذاب قبر کا ذکر کیا تو مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ
میں عذاب قبر سے محفوظ رکھے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے سرکار سے
عذاب قبر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا عذاب قبر حق ہے حضرت
عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد میں نے سرکار کی کوئی غلطی نہ دیکھی جس کے
بعد آپ نے عذاب قبر سے پناہ دے دی ہو۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک
مرد بنی نجار کے باغ کے قریب تھے سرکار اس وقت حجر پر سوار تھے جو
انسانی شوشی کر رہا تھا قریب تھا کہ سرکار حجر سے گر جائیں وہاں پانچ یا
چھ قریب تھیں سرکار نے دریافت فرمایا کوئی ان قبر والوں سے واقف ہے
ایک صاحب نے کہا میں واقف ہوں سرکار نے معلوم کیا کہ یہ کب مرے تھے
انہوں نے کہا یہ حالت مشرک میں مرے تھے تب سرکار نے فرمایا یہ امت
قبر میں آ رہا ہے بلے گی اگر مجھے یہ یقین نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا چھوڑ
دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو بھی قبر کے عذاب کو سنا دے جس کو
میں سنا ہوں پھر آپ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا اللہ سے عذاب
قبر سے پناہ مانگو ہم نے کہا خداوند! ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب

تَعُوذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
قَالَ تَعُوذُوا بِاللّٰهِ
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتے ہیں سرکار نے دوبارہ فرمایا کہ اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگو ہم نے پھر کہا کہ
اللہ ہم تجھ سے عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے ہیں پھر سرکار نے فرمایا ظاہر و باطن فتنوں
سے اللہ کی پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ مانگی سرکار نے پھر
ہم سے فرمایا اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں سے پناہ طلب کرو ہم نے اللہ سے ظاہر و باطن فتنوں
سے پھر پناہ مانگی تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو ہم نے کہا

دوسری فصل

۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُيِّرَ الْمَيِّتُ أَنَاهُ مُلْكًا أَوْ دَانِ أَوْ هَمَانِ
يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمَشْكُورُ وَالْآخَرُ الْكَفِيُّ قِيَعُولَانِ مَا كُنْتَ
تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قِيَعُولٌ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ
وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
قِيَعُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا أَنْتَ يُفَسِّرُ لَهُ فِي
قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يَتَوَكَّلُ فِيهِ ثُمَّ يَقَالُ
لَهُ كَمْ قِيَعُولٍ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأُخْبِرْهُمْ قِيَعُولَانِ ثُمَّ
كَتُمَا الْعَرُوسَ الَّتِي لَا يَرُوقُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهَا إِلَيْهِ
حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا
قَالَ يَجْمَعُ النَّاسُ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي
قِيَعُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ قِيَعُولَانِ لِلَّذِينَ
النَّبِيُّ عَلَيْهِمْ قَتَلَتْهُمْ عَلَيْهِمْ فَصَلَّتْ أَمْلَأَهُ فَلَا يَزَالُ
فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترجمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب میت کو دفن کر دیا جائے تو دو فرشتے سیاہ روئی آئینوں والے قبر میں
آتے ہیں انیس سے ایک کو ٹھکرا اور دوسرے کو ٹھیکر کہا جائے اور وہ دوسرے حضور کے
بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تو دنیا میں انکو کیا کہا کرتا تھا اگر مردہ ایماندار ہے تو کہتا ہے
کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ (سرکار) اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اگر منافق
پر مصلحت تب یہ فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس مردے
کیلئے ستر ستر قبر میں فراخی کر دی جاتی ہے اور اسکی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور
فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو سوچا تو مردہ کہتا ہے کہ میں اپنے رشتہ داروں کو خبر
دینے کیلئے جاتا ہوں تو فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو پہلی رات کی دلہن کی طرح سوچا
جس کو گھر کا سب سے محبوب فرمایا جگا تھا۔ پھر وہ سوتا ہے تو اس کو اس کے
ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ ہی بیدار فرمائے گا۔ لیکن اگر مردہ منافق ہو جاتا ہے تو وہ
فرشتوں کو جواب دیتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں سے آپ کے (سرکار) بارے میں سنا وہ یہی
ہمیں کہتا تھا میں انکو نہیں جانتا تب فرشتے کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تیرا جواب یہی
ہو گا اس کے بعد زمین سے کہا جائے تو قریب ہو جا تو زمین اس قدر ہلکتی ہے اور قبر
اس قدر تنگ ہوتی ہے کہ اسکی دائیں پسلیاں بائیں میں اور بائیں دائیں میں چلی جاتی

حضرت بلال بن عابد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے بھائی
میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور مردے کو بجاتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ
کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔
وہ کہتے ہیں کہ تیرا شخصیت کون ہے؟ کہ تیرا ہی طرف مبوء کیا گیا تھا وہ کہتا ہے کہ یہاں اللہ کے رسول ہیں
فرشتے کہتے ہیں تمہیں کس طرح معلوم ہوا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ان پر ایمان آیا

اور اس کی تصدیق کی اور اسی کو اللہ نے قرآن میں فرمایا یا اے اللہ تعالیٰ مسلمان
بندوں کو قول حکم پر ثبات رکھتا ہے (آخر آیت تک) اس وقت ایک سناری

مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عِبْدِي فَأَقْرِضُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَفْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَمَقَّتْهُ قَالَ قِيَامِي مِنْ رَوْحِي وَطَبِيخًا وَيُفَسِّحُ لَهُ فِيهَا مَدًا بَصِيرَةً وَأَمَّا الْكَافِرُ فَكَرْمُوتُهُ قَالَ وَيَعَادُ رَوْحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا ذِيْنُكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَتَاوَعَا مَتَاوَعَا مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَقْرِضُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْجَنَّةِ مِنَ النَّارِ وَأَفْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ قَالَ قِيَامِي مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْلُفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يَقْبِضُ لَهُ أَعْيُنُ أَصْحَابِهِ مَرَّةً مَرَّةً مِنْ حَرِّهَا وَنُفُوسِهِمْ بِهَا جَبَلٌ كَصَارِ تَرَابٍ فَيَضْرِبُ بِهَا أَصْرِيَّةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الشَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تَرَابًا ثُمَّ يَعَادُ فِيهِ الرُّوحُ

(رواہ احمد و ابوداؤد)

۱۲۳۷ وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَقَّ عَلَى قَبْرِ بَنِي حَتَّى يَبْلُغَ لَحِيْمَتَهُ فَيَقِيلُ لَهُ تَنَادُّوا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَسْجُو وَتَسْجُو مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ أَوْلَى مَنَزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَى مِنْهُ فَنَا بَعْدَهُ أَيْسَرُهُ فَإِنْ لَمْ يَجِبْ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَأَلْتُ مِنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْعَبْدُ أَفْظَعُ مِنْهُ

رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی هذا حديث غريب

۱۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَعَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ يَا نَبِيَّيْنِ كَيْفَ تَكُونُ الْأَنْ يُسْأَلُ

(رواہ ابوداؤد)

۱۲۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آسمان سے نکلتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بستر بچھاؤ اور منی لباس پہناؤ جنت کی طرف کے دروازے کھول دو جب دروازوں کو کھولا جائے تو اس کے پاس جلتی ہوا اور خوشبو آئے ہے اور تاحد نگاہ آگے قریب وسعت کر دی جاتی ہے۔ لیکن کافر کی موت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کی مدح جسم میں واپس کی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسکو بچھا کر دریافت کرتے ہیں تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے افسوس افسوس میں نہیں جانتا دو سال سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا تیسرا سوال یہ ہوتا ہے وہ شخصیت کیسی ہے جسکو تمہاری جانب مبعوث کیا گیا تو حسب معمول وہی جواب دیتا ہے افسوس میں نہیں جانتا اسوقت آسمان سے ایک منادی کہتا ہے یہ جھوٹا ہے اسکو آگ کا لباس پہناؤ آگ کا بستر دو اور دوزخ کی جانب کے دروازے کھولو جس سے لو اور گرمی آئے ہے سرکار نے فرمایا اس پر برقیق کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اسکی پسلیاں آپس میں منقطع ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک ٹاپنا اور ہر افرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔ جسکے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو پڑ پڑ پڑ پڑ ہو جائے وہ فرشتہ اس گرز سے اس مرد کو لٹکا دے تو اسکی آواز کو جن وانس کے علاوہ مشرق و مغرب میں سب سنتے ہیں اس غریب سے وہ مٹی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ جب کسی قبر کا پاس

کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ان کی طارمی تر ہو جاتی جب ان سے دریافت کیا گیا کہ جنت و دوزخ کے تذکرہ پر تو آپ کو رونا نہیں آتا لیکن قبرستان میں آپ پر گریہ طاری ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر اس منزل سے آسانی سے گزر گئے تو بعد کی منازل بھی آسانی سے گزر جائیں گی لیکن اگر پہلی ہی منزل بھاری پڑی تو بعد کی منزلیں بھی مشکل ہو جائیں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ سخت منظر اور کہیں دیکھی (ابن ماجہ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ دفن میت سے فارغ ہوتے تو قبر کے کنارے ٹھہر جاتے اور حاضرین سے فرماتے اب اس کے لئے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کا سوال کر دیکھو کہ اب یہ سوال و جواب کی منزل میں ہے (ابوداؤد) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

فَيَجْلِسُ يَتَسَمَّ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُوْنِي أَهْلِي -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۱ / وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ يَصْعَدُ إِلَى الْقَبْرِ فَيَجْلِسُ الرَّجُلُ فِي قَبْرِهٖ

غَيْرُ ذَرِّعٍ وَلَا مَشْعُوبٍ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ كُنْتُ

فِي الْإِسْلَامِ فَيَقَالُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ مُحَمَّدًا رَسُولَ

اللَّهِ فَأَوْثَقَ بِالنَّبِيِّتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقَتْهُ فَيَقَالُ لَهُ

هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ فَيَقُولُ مَا يَلْبِغُنِي لِأَخِي أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيَقُولُ لَهُ

لَكَ دَرَجَةٌ فَيَقُولُ فَتَنْظُرُ كَثِيرًا يَحْطِطُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ

لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا وَفَّاكَ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ دَرَجَةٌ قِيلَ الْجَنَّةُ

فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتَيْهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ

عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْكَ مَتَّ وَعَلَيْكَ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ

اللَّهُ تَعَالَى وَرَجَعِلِسُ الرَّجُلُ الشَّوْءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعَا

مَشْعُوبًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيَقَالُ

لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا

فَعُلْتُ فَيُنَادِي لَهُ دَرَجَةٌ فَيَقَالُ فَيَنْظُرُ إِلَى

نَهْدَتَيْهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ أَنْظُرْ إِلَى مَا صَوَّفَ اللَّهُ

عَنْكَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ دَرَجَةٌ إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَىهَا

يَحْطِطُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى

الشَّقِ كُنْتَ وَعَلَيْكَ مَتَّ وَعَلَيْكَ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب و سنت پر عمل اور یقین

پہلی فصل

۱۳۲ / عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ

کو ایسا کر دیا جاتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے غروب آفتاب قبر ہے۔

وہ انہیں ملتا ہوا انہیں کر بیٹھا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے تو مرد

اپنی قبر میں بیٹھا ہے اس وقت اس پر نہ تو دعوت مسلط ہوتا ہے نہ گھبراہٹ

پھر اس سے دریافت کیا جائے تو کہیں سے تھا وہ جواب دیتا ہے میں شیخ اسلام تھا

پھر سرکار کی جانب اشارہ کر کے دریافت کرتے ہیں یہ کون ہیں تو وہ جواب دیتا

ہے یہ ذاتِ موسیٰ و ہارون علیہ السلام ہیں جو ہمارے پاس دلائل اور

براہین لے کر آئے اور ہم نے آپ کی تصدیق کی پھر مرد سے سوال ہوتا ہے کہ تو

نے اللہ کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کسی شخص کے لائق یہ بات نہیں کہ وہ اللہ

کو دیکھے پھر اس کی طرف دوزخ کی ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے یہ

معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بعض بعض کو توڑ رہا ہے اس وقت اس سے کہا جاتا ہے

دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے بچالیا پھر اس کے لیے جنت کی جانب کی کھڑکی

کھول دی جاتی ہے تو مرد اس کی بہاروں اور تر و تازگی کو دیکھتا ہے تو اس

سے کہا جاتا ہے کہ اس یقین و ایمان کی بنا پر یہ تیرا ٹھکانا ہے جس پر تیری

زندگی گذری اور تجھے موت آئی اور اسی یقین پر انشاء اللہ روزِ قیامت اٹھایا

جائے گا۔ لیکن ہر مردے آدمی کو قبر میں جب اٹھایا جاتا ہے تو قبر میں ڈرا اور ڈرا

ہوا بیٹھا ہے جب اس سے سوال ہوتا ہے کہ تو کس دین پر تھا تو وہ کہتا ہے

مجھے معلوم نہیں اور جب اس سے سرکار کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتا ہے

کہ مجھ کو کچھ ان کے بارے میں لوگوں سے سنا تھا وہی میں بھی کہتا تھا۔ پھر اس کے

لئے جنت کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں اور وہ جنت کی بہاروں کو دیکھتا ہے

تو اس سے کہا جاتا ہے دیکھ لے تجھے کن نعمتوں سے سیر دیا گیا پھر اس کے لئے جہنم کی کھڑکیاں کھول دی جاتی ہیں تو وہ دیکھتا ہے کہ بعض بعض کو ختم کر رہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات ایجاد

۱۳۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَخْبَرُوا بِهَا كَانَتْهُمْ ثَلَاثُ لُؤْمَا فَقَالُوا إِنَّ نَعْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَعَدَّ مَرِّينَ ذَلِيلِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا إِنَّا قَامُصِلِي الذَّلِيلِ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَصَوْمُ الْفَقَارِ أَبَدًا وَلَا أَفْطَرُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَعْتَزِلُ النِّسَاءِ فَلَمَّا أَتَوْا بِمِثْلِ أَبَدًا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُمْ الْبَنِيْنَ فَلْتَعْمَدُوا كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنْ لَأَخْشَكُمُ اللَّهُ وَأَتَعَمَّكُمْ لَهُ لِكَيْتِي أَصَوْمُ وَأَفْطَرُ وَأُصْبِي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ لِيهِ فَنَزَلَهُ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْدَامِيَّتِ زَهْرُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُوا قَرَأْتُهُمْ إِنْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۔ وَعَنْ زَيْنِ بْنِ حَدِيْجٍ قَالَ قَدْ مَرَّيْتُ بِاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُؤْتِرُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تُولَا تَفْعَلُوا كَانْ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَتَقَصَّصَتْ قَالَ كُنَّا كَرُؤَا ذَلِكَ لَمْ نَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَجَعَلْتُ دَابِمْ فَلَمَّا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۔ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَقَلِي وَمَشَلٌ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ آتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں تین شخص حاضر ہوئے اور سرکارِ اکرام کے متعلق دریافت کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے انکو کم سمجھا کہنے لگے ہماری سرکار کے ساتھ کیا نسبت سرکار کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے تھے ایکس نے کہا اب میں ساری رات نماز میں گزار دوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا کبھی نکاح نہ کروں گا۔ اسی وقت وہاں سرکارِ تشریف لے آئے اور فرمایا تم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے خبردار خدا کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ زیادہ دیتا ہوں اور تقویٰ اختیار کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں میں نے عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں (یعنی اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا پھر اس میں رخصت عطا فرمائی (یعنی ترک کر دیا) لیکن لوگوں نے اس سہولت سے فائدہ نہ اٹھایا اور اس کام کو ترک نہ کیا جب یہ بات سرکار کے علم میں آئی تو آپ نے خطبہ دیا اور حمد و صلوة کے بعد فرمایا لوگوں کس حال میں ہیں جس کام کو میں کرتا ہوں وہ اس سے پرہیز کرتے ہیں خدا کا قسم میں اللہ تعالیٰ کو اسے زیادہ جانتا ہوں اور اس سے بہت زیادہ ڈرتا ہوں (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زین بن حدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ملا خطہ کیا کہ لوگ کھجور کے درختوں کی قلمکاری کر رہے تھے سرکار نے ان سے دریافت کیا کہ تم کیا کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو لوگوں نے ایسا ہی کیا لیکن اس مرتبہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی تو لوگوں نے اگر سرکار سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں جب میں کھجور کی بات بتاؤں تو اس کو قبول کرو لیکن جب میں اپنی رائے سے کوئی بات حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اس چیز کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مبعوث فرمایا ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص اگر اپنی قوم سے کہے کہ

ہرگز نہیں جیسا انسان ہوں۔

بِعَيْنِي وَلَئِنْ أَنَا لَلَّذِي يُرْعَوِيكَ فَأَلْتَجَاءُ إِلَيْهَا فَطَاعَتُهَا
طَائِفَةٌ مِّن قَوْمٍ فَأَذْكُجُوا فَأَطْلَعُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَذُجُوا
وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَسْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمْ
الْجَبِيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَأَتْهُمْ فَنَزَلَ مِنْكَ مَسْئِدٌ مِّنْ
أَطَاعَتِي فَأَتْبَعَهُ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَسْئِدٌ مِّنْ عَصَايَ وَكَذَبَ
مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ كَمْثَلٍ رَّجُلٍ يَسْتَوِدُّ
تَارًا فَلَمَّا أَصَابَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَّاشُ وَهْنًا
وَالنَّكَابُ الَّذِي تَعْمَلُ فِي النَّارِ يَكُونُ فِيهَا وَجَعَلَ
يُحْجِزُهُنَّ وَيَقْلِبُنَّ فَيَتَفَعَّمْنَ فِيهَا فَإِنَا إِخْدًا
يُحْجِزُكُمْ عَنِ النَّارِ فَإِنَّكُمْ تَعْمَعُمُونَ فِيهَا هَذِهِ
رِدَايَةُ الْبَخَّارِيِّ وَلَيْسَ لِي نَحْوُهَا وَقَالَ فِي أُخْرَاهَا
قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ وَمَثَلُكُمْ إِنَا إِخْدًا يُحْجِزُكُمْ عَنِ
النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَعْمَعُمُونَ فِيهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ
كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَصَابًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ
طَلَبَتْ الْمَاءَ فَأَلْبَسَتْ الْكَلَاءَ وَالْعُثْبَ الْكَثِيرَ وَ
كَانَتْ مِنْهَا أَحَادِبٌ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَنَعَهُ اللَّهُ بِهَا
النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ
أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ رِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تَكْبِتُ كَلَاءً
فَذَلِكَ مَثَلٌ مِّنْ نِّعَةٍ فِي دِينِ اللَّهِ وَنِعَةٍ مَا بَعَثَنِي
اللَّهُ بِهِ كَعِلْمِهِ وَعِلْمِهِ وَمَثَلٌ مِّنْ لِّمَنْ يَرَى إِلَكَ رَأْسًا
وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الْكَلْبُ الَّذِي أُرْسِلَتْ بِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے ایک لشکر دیکھا ہے اور میں کھلا ڈرانے والا ہوں لہذا جلدی کرو
جلدی کرو اس طرح اسی کی قوم میں سے ایک جماعت نے اس کی بات کو مانا اور
وہ راتوں رات وہاں سے نکل گئے اور انہوں نے نجات پائی لیکن قوم کے بقیہ
لوگوں نے اس کی بات نہ مانی اور اپنی جگہ رہے صبح کو اس لشکر نے ان پر حملہ کر
کے تاراج کر دیا۔ لیکن یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری اطاعت کی اور
جو کچھ میں لیکر آیا ہوں اس پر عمل پیرا ہوا اور دوسری مثال اس شخص کی ہے
جس نے میری نافرمانی کی اور جس چیز کو میں لے کر آیا ہوں اس تکذیب کی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جسے آگ جلائی اور جب
اسکے گرد گردو شنی ہوئی تو آگ سے شغف رکھنے والے پر رونے لگا
اگر گرنے لگے تو اس نے ان کو رد کرنا چاہا لیکن وہ اس پر غالب آئے اور آگ
میں گرنے لگے۔ لیکن میری مثال یہ ہے کہ میں تم کو آگ میں گرنے سے کم پکڑ
کر رکھ لیتا ہوں جبکہ تم اس میں گرنا چاہتے ہو۔ (بخاری) امام مسلم
نے اس حدیث کو اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے: میری اور تمہاری کشا
اسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمرے پکڑ کر رکھ لیتا ہوں
اور کہتا ہوں آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات میں
ملنے اور آگ میں گرنا چاہتے ہو۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز کی مثال جس کو دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث
فرمایا ہے یعنی ہدایت اور علم۔ تیز بارش کی سی ہے جو خطہ زمین پر برسی ایک
خطہ زمین اچھا تھا اس نے پانی کو قبول کر کے خشک و تر گھاس لگائی
اور ایک قطعہ زمین سخت تھا اس نے پانی کو محفوظ رکھا جس سے لوگوں نے
فائدہ اٹھایا پانی کو پیا اور پلایا کھیتوں کو سیراب کیا۔ تیسرا زمین کا ٹکڑا
بخر تھا جس نے نہ تو پانی کو محفوظ رکھا نہ وہاں روئیدگی ہوئی۔ یہ اس
شخص کی مثال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دین کی کج عطا فرمائی اور اس نے
اس (تعلیم) سے جس کو لے کر میں آیا ہوں فائدہ اٹھایا اور دوسرا کج
فائدہ پہنچایا لیکن جس نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا اور سر نہ اٹھایا
اور اسے نہ تو اللہ کی ہدایت کو قبول کیا اور نہ اس پر عمل کیا جو میں لیکر آیا ہوں (متفق علیہ)

۱۳۳- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ وَقَدْ آتَى إِلَى وَمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَى آيَاتٍ وَعِدَّةٍ مُسْلِمٍ رَأَيْتُهُمُ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ مَا تَشَاطَرَهُ مِنْهُ قَادِلِيكَ الَّذِينَ سَمِعُوا اللَّهَ فَاحْذَرُوهُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴- وَمَنْ عَنِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمًا قَالَ فِيمَا أَهْوَاؤَتِ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَبَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ لَأَسْمَا هَذَا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ بِأَخْبَلٍ فِيهِمْ فِي الْكِتَابِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۵- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي أَيِّهِ الزَّمَانِ دَعَاؤُونَ كَذَّابُونَ يَا لَوْنَكُمْ مِنَ الْخَادِعِينَ يَمَانَهُ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آيَاكُمْ قَرَأِيكُمْ وَلَا يَكُونُ لَكُمْ وَلَا يُفْعَلُ لَكُمْ وَلَا يُفْعَلُ لَكُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ فِي أَيِّهِ الزَّمَانِ دَعَاؤُونَ كَذَّابُونَ يَا لَوْنَكُمْ مِنَ الْخَادِعِينَ يَمَانَهُ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آيَاكُمْ قَرَأِيكُمْ وَلَا يَكُونُ لَكُمْ وَلَا يُفْعَلُ لَكُمْ وَلَا يُفْعَلُ لَكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷- وَعَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَفْرُقُونَ التَّوَلَّى بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيَقْتَسِمُونَ وَنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ بِالْهَيْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكُنْ بُوْهُمُ وَفُؤُوا أَمَّا يَا لَوْنَكُمْ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا آيَةً -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ (ترجمہ) وہ ذات جس نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں حکم آیات ہیں " اولوا الالباب " میں تلاوت فرمائی اسکے بعد آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا جب تم کھیر اور امام سلم فرماتے ہیں جب تم دیکھو کہ جو لوگ متشابہ آیات کی طرف توجہ دیتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ ان کے دلوں میں کجی ہے (لہذا ان سے بچو) (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دیکر کئی توہمایاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں اختلاف کر رہے تھے اس وقت سرکارِ حجۃ شریف سے باہر تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک سے غصہ کے آثار ظاہر تھے آپ نے فرمایا تم سے پہلے اپنی اپنی کتابوں کے بارے میں جھگڑے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے۔

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو ایسی بات کے بارے میں چون دہرا کرے جو اس سے قبل حرام نہ تھی اور اس کی چون دہرا کر دیکھتے وہ چیز حرام کر دی گئی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں ایسے جھوٹے دجال ہوں گے جو ایسی احادیث بیان کریں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے لہذا تم ان سے بچو اور خود کو ان سے بچاؤ تاکہ نہ تو وہ تم کو گمراہ کریں اور نہ تمہارے دلوں میں کجی۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل کتاب تواریخ عبرانی زبان میں پڑھ کر اسکی تفسیر مسلمانوں کو عربی میں بتاتے تھے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب صرف اتنا کہو اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ) ہم ایمان لائے اللہ پر اور وہ جو ہماری طرف نازل ہوا از تک آیت کے۔

(بخاری)

(رواہ البخاری)

۱۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ بِالنَّمْرِ كَمَا بَانَ أَنْ يُحْدِثَ بِحُلٍّ مَا سَمِعَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا
كَانَ لِي فِي أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُلُوكِي وَ
يَقْتَدُونَ بِأَمْرِي ثُمَّ أَتَاهَا تَحْلُفُ مِنْ بَعْدِي وَهُمْ خُلُوفٌ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ
جَاهَدَهُمْ سِدًّا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنَّ
وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَدِيدٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ
أُجْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ
دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اثْنَامِ مَنْ تَبِعَهُ
لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامَ عَرَبِيًّا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى
لِلْعَرَبِيَّةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِيهِ مِنَ الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَبِيبَةُ
إِلَى جُحْرِهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدٌ كَرِهُتُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ
دُرُوفٌ مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثِي مُعَاوِيَةَ
وَجَابِرَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي
كِتَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَمِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جمود ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی
سنائی بات کو نقل کر دے (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا گیا کوئی نبی کسی امت میں مجھ سے پہلے مگر ان کی
امت میں ان کے مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے تھے جو ان نبیوں کے
احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر ان کے بعد ایسے نافرمان
لوگ پیدا ہوتے جن کا طریق کار یہ تھا کہ وہ جو کچھ کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ
کام کرتے جس کا انہیں حکم نہ ہوتا تھا لہذا جو ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ
سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مؤمن اور جو
دل سے جہاد کرے (یعنی انہیں برا جانے) وہ بھی مؤمن اور اس کے بعد
رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو نیکی کی طرف بلایا تو اس کو آٹھ اجرتیں ملتی ہیں
اس عمل کو نیلے کو ملے اور اس عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے
گی۔ اور اگر کسی شخص نے کسی کو کفر کی طرف متوجہ کیا تو اس کو بھی آٹھ اجرتیں
ملیں گی۔ جو کچھ کہتا ہو اور اس کے گناہ میں سے اس کا گناہ
محور نہیں کیا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی ابتلا غریبوں سے ہوئی اور ایسا ہی ہو
جائے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے پہلا غریب ہی خوش قسمت ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف آجائے گا جس طرح کہ
سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے (متفق علیہ) اور ہم جناب ابو ہریرہ کے کہہ
دہنی مانتے ہیں کہ انہی میں سے ایک کے الفاظ و لایزال طائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
جابر سے مروی ہیں جن میں سے ایک کے الفاظ و لایزال طائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
باب ثواب لہذا الامم کے ذیل میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

۱۵۳ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُنِيَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَتَنْتَعِبَنَّكَ وَلَتَسْمَعَنَّ أَدْنُكَ وَلَيَقُولَنَّ لَكَ قُلُوبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَصَحَّتْ أَدْنَايَ وَدَعَفْتُ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدَا بَنِي دَارٍ أَكْصَنَتْ فِيهَا مَا دُبَّهَ وَأَرْسَلَ خَائِفًا فَمَنْ لَحَابِ الدَّارِ دَخَلَ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادُونَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّارِ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادُونَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللَّهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّارِيُّ وَالِدَارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَادُونَةُ الْجَنَّةُ.

(رَوَاهُ الدَّارِيُّ)

۱۵۴ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحَدٌ لَمْ يَمُتْكُمْ عَلَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِي وَمَا أَهَرْتُ بِهِ أَوْ لَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولَ لَا أَدْرِي مَا جَعَلْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ أَتَجَنَّهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّبَرِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ.

۱۵۵ وَعَنِ الْقُدَّامِيِّ مَعْبُدٍ يُكْرِبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنِي أَوْتَيْتُ الْقُدَّانَ وَوَسَّلْتُهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ نَجْلُ شُهَعَانَ عَلَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُدَّانِ فَمَا وَجَدَ تَعْفِيرًا مِنْ حَلَالٍ فَاجْلُوهُ وَمَا وَجَدَ تَعْفِيرًا مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا لَا يَحِلُّ لَكُمْ الْجَمَارُ إِلَّا هَلِيٌّ وَلَا كُلُّ ذِي نَاقٍ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَلَا لُقُطَةٌ مَعَاهِدًا إِلَّا أَنْ يَسْتَعْفِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَكَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِسَيْلٍ قَدَرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَنَحَرَهُ وَكَذَلِكَ ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ.

اور حضرت ابو رافعہ سے روایت ہے کہ

اور حضرت ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ تبری نے یہ روایت دلائی ہے

حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نیند کی حالت میں ایک شہتہ آیا اس گفتگو میں آپ سے کہا گیا کہ آپ کی آنکھیں محو خواب ہوں کان نہیں اور دل کچھ حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا میری آنکھیں مصروف خواب ہیں کان سن رہے ہیں اور میں حضور تلبتہ کچھ رہا ہوں حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر مجھ سے کہا گیا ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا اور ایک شخص کو دعوت کا اعلان کرنے کیلئے بھیجا۔ اس دعوت کو جس نے قبول کر لیا اللہ اگر دعوت کھائی تو سر طر اس سے راضی اور خوش ہو گیا اور جس نے بلانے والے کی بات پر یقین نہ کیا نہ تو سر طر کے گھر آیا اور نہ اس کی دعوت میں شرکت کو ترمذی اس سے ناخوش ہو گیا۔ سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ بمنزلہ سردار اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بلانے والے) گھر اسلام میں حضرت ابو رافعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم نہ پایا گیا ہو۔ یا کسی بات کو کرنے سے منع کیلئے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے ہم نہیں جانتے ہم نے تو وہی کیلئے یا کرینگے جو کچھ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے لاحد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ تبری نے یہ روایت دلائی ہے ابو داؤد ترمذی نے یہ روایت دلائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مجھے قرآن اور اس کی مثل ایک چیز عطا کی گئی ہے۔ وحییت ایک پیٹ بھر انھیں تخت پر تکیہ لگائے تم سے کہہ رہا ہے کہ قرآن کریم میں جو چیز حلال لکھی ہے اسکو حلال مانو اور جس چیز کو حرام لکھا ہے اسکو حرام سمجھو۔ حقیقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح چیزوں کو حرام کیلئے مجھے اللہ نے حرام فرمایا ہیں خبر دار ہو جاؤ تمہارے لئے گھر لو گھر سے حلال نہیں ہیں اس طرح پھاڑ کھاؤ لا جانور (شیر چیتا۔ کتا وغیرہ) بھی۔ اور معاہدہ لفظ (پھوپھو) ہوا۔ سامان (گھر جبکہ اسکا مالک اس سے بے پردا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی قوم میں مہمان ہو تو مہیزبانوں کو مہیا کرے کہ اس مہمان داری کریں لیکن اگر وہ مہیزبان بننے کے لیے تیار نہ ہوں تو اس مہمان کو چاہیے کہ اسے زیر دہی مہمانی لے

(ترجمہ احمد ابوداؤد)

۱۵۶ وَعَنِ الْعَدْبَانِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَبُّهُ أَحَدُكُمْ مُتَكَيِّفًا عَلَى أَرْبَعٍ يَكْفِي أَنْ اللَّهُ لَمْ يَجْعَلْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذِهِ الْقُرْآنِ إِلَّا مَا فِي اللَّهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَلْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ مِثْلُ الْقُرْآنِ أَذْكَرُ فَكَانَ اللَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِأَذْنٍ وَلَا تَسْرَبْ لِسَائِيهِمْ وَلَا أَكُلْ بِشَمَائِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الدِّينَ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي إِسْنَادِهِ أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْيَمُومِيُّ قَدْ تَحَقَّقُوا فَيَزِي -

۱۵۷ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَتَى عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعَيْونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُوقِعٌ فَأَوْصِنَا فَقَالَ أَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَاسْمِهِ وَانْقِطَاعِهِ وَإِنْ كَانَ عَمْدًا أَحَبَّ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْهُ مِنْكُمْ يُعَدِّي قَسِيْرًا أَحَدًا لِي أَكْثَرُ كَيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ كَمَا كُنْتُمْ عَلَيْهَا يَا لَتُؤَخِّرُنِي وَإِنِّي أَنَا كَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنْ كُلُّ مُحَدَّثَةٍ كَيْدَةٌ وَكُلُّ يَدٍ عِيْ ضَلَالَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ -

۱۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَابًا كَثَرَتْ فِيهِ سَبِيلُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِمَّا سَلَّمَ طَائِفَاتُ تِلْكَ عَوَالِيهِ وَقَدْ رَوَى أَنَّ هَذَا وَرَأَى طَائِفَتَيْنِ قَاتِلَتِي حَوَّةَ الْآيَةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

۱۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ میں فرمایا تم میں سے کوئی شخص مسبری پر لیٹا ہوا یہ گمان کرتا ہے کہ میں حرام کا اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز مگر جو اس قرآن میں موجود ہے۔ خبر دار ہو جاؤ بلا شک خدا کی قسم میں نے حکم دیا نصیحت کی اور منع کیا بہت سی باتوں سے وہ حرمت میں، بمنزلہ قرآن مجید کے ہیں یا اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ تم اپنی کتاب کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر نہ جاؤ نہ انکی عورتوں کو نہ عورتوں کو کوہ کر واد نہ ان کے بچوں کو اور جب تک کہ وہ تمہیں دیں جو ان کے ذمہ واجب ہو اس کو روایت کیا ابو داؤد نے مگر اس کے راویوں میں اشعث بن قیس مصیصی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر نصیحت افروز کلمات سے نوازا جس کو سن کر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے اللہ خشیت سے بھر گئے اس دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ کسی رحمت ہو نولے کی طرح وصیت ہے پھر ہمیں وصیت ہی فرمادیں سن کر سر کرنے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرنے سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگر یہ حکم کر لو الا عبشی غلام ہی کیوں نہ ہو میری حیات ظاہری کے بعد تم میں سے زندہ رہنے والا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اس پر عمل کرو اور انکے طریقہ کار انھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو تم میں میں ایجاد کردہ نہ نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت م

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے ایک خطبہ کھینچ کر فرمایا یہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کے ہے اس کے بعد اپنے اور بائیں جانب خطوط کھینچ کر فرمایا ان راستوں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلاتا ہے اس کے بعد آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک یہ میرا راستہ ہے جو سیدہ ہے اس کا اتباع کرو (احمد نسائی دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو

تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ وَقَالَ التَّوَوُّيُّ
فِي أَرْبَعِينَ مِنْ هَذَا أَحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ كَقِيَّتَاهُ فِي كِتَابِ
الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ -

۱۶۰ - وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ رَسُوْلِهِ
سُنَّتِيْ قَدْ أُمِيَّتَتْ بَعْدِيْ فَإِنَّ لَدُنَّ الْأَجْرِ مِثْلُ أَجْرِ
مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ هُوَ شَيْئًا وَ
مَنْ أَبْتَدَعَ بِدْعًا ضَلَّالَةً لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ
عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ أَنْتَاوَمَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ
ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرٍ ابْنِ عُمَرَ وَدَعْنُ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ -

۱۶۱ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْتِيُنِي الْإِحْجَارُ كَمَا
كَأْتِيُنِي الْحِمَّةُ إِلَى جَعْدِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْإِحْجَارِ
مَعْقُولُ الْأَرَوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنْ الدِّينُ يَبْدَأُ غَرِيْبًا وَ
سَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَكُلُّوْهُ لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يُصَلُّوْنَ مَا
أَفْكَرْتُ لَكُمْ مِنْ بَعْضِ شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۲ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِيْ كَمَا آتَى
عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيْلَ حَذًّا وَالتَّعْلِيْ بِالتَّعْلِي حَتَّى إِنْ كَانَ
وَمِنْهُمْ مَنْ آتَى أُمَّةً عَلَانِيَةً لَّكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَقْبَلُهُ
ذَلِكَ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِيْنَ وَ
سَبْعِيْنَ مَلَكَةً وَ تَفَرَّقَتْ أُمَّتِيْ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ
مَلَكَةً كُلُّهُمْ فِي الشَّارِكَةِ لِأُمَّةٍ وَاحِدَةٍ قَالُوا مَنْ هِيَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
فِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَآبِيْ دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ
سَبْعُوْنَ فِي الشَّارِكَةِ وَوَاحِدَةً فِي الْجَعْدَةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ
قَالَ سَيَعُودُ فِيْ أُمَّتِيْ أَشْرَافُ تَجَارِيْ يَهْمُ رِثَاكَ
الْأَهْلَ كَمَا يَتَجَارَى الْكُتُبُ بِصَاحِبِهِمْ لَا يَبْغِيْ وَشُهُ

بہا کی اصل اس کی

سکتا جب تک کہ اسکی خواہشات ان چیزوں کے تابع نہ ہوں جو میں نے کر
آیا ہوں (شرح السنہ اور نووی نے اپنی اربعین میں کہاہے کہ یہ حدیث صحیح
ہے جسکا تذکرہ ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ لکھا ہے)

حضرت بلال بن عمارت مزی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جس پر
میرے بعد عمل چھوڑ دیا گیا ہو اسکو آنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس سنت پر
عمل کرنے والوں کو ملے گا اور ان عمل کرنے والے کے اجر میں کمی نہیں کی جائے گی اور
جسے گمراہی کی ایسی نئی بات نکالی ہو اللہ اور اس کے رسول کا ملکہ کا سبب
بنے تو اس کے نامہ اعمال میں اتنے ہی گناہ کچھ جائیں گے جتنے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے

فأعمال میں اور ان گناہگاروں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی (ترمذی اور ابن ماجہ نے
کثیرین عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اس حدیث کو روایت کیا
حضرت عمرو بن عوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دین مجاز کی جانب اسی طرح مٹے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف
مستند ہے اور دین مجاز میں اس طرح جگہ حاصل کرے گا جس طرح پہاڑ کی بکری
پہاڑ کی چوٹی پر ٹھکانا بناتی ہے۔ بیشک دین غریبوں سے پھیلا اور اس طرح
پھیلنے کا جس طرح ابتدا میں پھیلا تھا اور خوشخبری غریبوں کے لئے ہے اور یہ
وہ لوگ ہیں جو میری حیات ظاہری کے بعد میری سنت میں فساد پیدا ہونے کے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے کہ تمہارا
پر آئے تھے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جو تار دوسرے کے برابر ہوتا ہے جس طرح کہ کوئی
بنی اسرائیل میں اپنی ماں کے پاس ملائیہ طور پر آیا تو ایسا ہی میری امت میں
ہوگا بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بنی تھی اور میری امت تشریفوں
میں تقسیم ہوگئی جو اسامائیک کے سبب کے سبب جہنمی ہوں گے سرکار سے دریافت
کیا گیا وہ فرقہ کونسا ہے سرکار نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں

ترمذی لیکن احمد اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
کی روایت سے اس طرح منقول ہے۔ بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت
میں اور وہی راہ یافتہ جماعت ہے۔ البتہ میری امت میں بہت سی قومیں
ایسی پیدا ہوں گی جن میں نفسانی خواہشات سرایت کر جائیں گی جس طرح
کتے میں مالک کی محبت سرایت کر لہے اور اس سے کوئی رنگ اور بو نہ آتی نہیں

عَزَّوَجَلَّ وَلَا مَقْصِدَ إِلَّا دَعَاكَ -

۱۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۳۲ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَدَقَّ أُمَّةٍ
 مُحَمَّدًا عَلَى صَلَاحٍ وَبَدَّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ
 شَدَّ شِدَّتِي فِي النَّارِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 ۳۳ وَسَلَّمَ اتَّبِعُوا السُّرَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَدَّ شِدَّتِي فِي
 النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَابْنِ
 عَاصِمٍ فِي كِتَابِ السُّنَّةِ -

۱۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۳۴ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّ إِنْ كَدَرَتْ أَنْ تُصْبِعَ وَتُصْبِغَ لَيْسَ
 فِي قُلُوبِكَ عِشِّي لِأَحَدٍ فَأَعْمَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ وَذَلِكَ
 مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي
 كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۳۵ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ
 أَجْرُ مَائَةِ شَهِيدٍ -

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ لَهُ مِنْ حَدِيثِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ -

۱۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ۳۶ جِئْتُ أَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ إِنَّا لَسَمِعُ أَحَادِيثَ مِنْ يَهُودٍ نَحْنُ
 أَفْتَرَى أَنْ تَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ أَمَّهُمْ يَكُونُ اللَّهُ كَمَا تَكُونُ
 الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيِّنَاتٍ نَوَافِلَ وَلَوْ كَانَ
 مُؤْمِنٌ حَتَّى قَامَ وَبَعْدَ إِلَّا أَتَيْتَنِي - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَرَبٍ
 فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ۳۷ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَبْخًا دَعَاكَ فِي سُنَّةٍ دَعَاكَ

بچتا رہتا اس میں وہ سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمدی اللہ علیہ
 وسلم کو گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور دست قدرت جماعت پر ہرگز تلے
 اور جو جماعت سے جدا ہو گیا وہ تنہا ہی آگ میں ڈالا جائے گا -

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواد اعظم (بڑی جماعت) کی پیروی کرو -
 اور بیشک جس نے سواد اعظم کو چھوڑا وہ تنہا ہی دوزخ میں ڈالا جائے گا
 (ابن ماجہ بروایت حضرت انس کتاب السنہ بروایت ابن عامر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کچھ سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے اگر تم یہ قدرت رکھتے اور یہ چاہتے
 ہو کہ تمہارے صبح وشام ٹھیک ہوں تو قبلے دل میں کسی کی طرف گینہ نہ
 میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے
 ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا - (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میری امت کچھ کے دن پر کسی سنت کو نہ چھوڑے گا اس کے لئے سو شہیدوں کا
 برابر اجر ہے (بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت ابن عباس کے حوالے سے
 نقل کیا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک وقت جب حضرت
 عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے
 کہ ہم یہودیوں کا بتیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ ہمیں تعجب میں ڈالتی ہیں
 کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ انہیں سے بعض کو لکھ لیا کریں سرکار نے فرمایا کہ تم بھی
 اسی طرح حیرت زدہ ہونا چاہتے ہو جس طرح یہودی حیرت زدہ ہیں حالانکہ میں
 تمہارے پاس صاف سادہ اور آسان شریعت لیکر آیا ہوں اگر کوئی علیہ السلام پر
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جسے ملال روزی کھائی اور سنت پر عمل کیا اور لوگ اس کی زیادتیاں نہ

ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص میری سنت کو چھوڑے گا میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا

أَمِنَ النَّاسُ بِوَرَائِقِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
لَئِنْ هَذَا النَّبِيُّ لَكُنْ شَرُّ النَّاسِ قَالَ وَتَسْكُونُ فِي قُودُونِ
تَعْبِدُنِي -

(رداء الترمذی)

۱۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرًا أَوْ
يَبْ هَلْكَ لَكُمْ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أَوْ
يَبْ حَتَّى -

(رداء الترمذی)

۱۵۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّيْتُ قَوْمًا يُحَدِّثُونِي كَأَنِّي أَعْلَمُ إِلَّا أَدُّوا
الْحَدِيثَ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ
الْآيَةَ مَا صَبْرُ بَوَّةَ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خُفْيُونَ -

(رداء أحمد والترمذی وابن ماجه)

۱۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ لَا تَشْتَدُّ دُؤَا عَلَى الْفُجِسِّ فَيُشَدَّ دُؤَا اللَّهِ عَلَيْهِمْ
فَإِنْ قَوْمًا شَدَّ دُؤَا عَلَى الْفُجِسِّ فَشَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
فَتِلْكَ بَقَايَا هُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالْبُيُوتِ وَرَهْبَانِيَّةٍ
أَبَدَتْ عَنْهَا مَا كَتَبَهَا عَلَيْهِمْ -

(رداء ابو داؤد)

۱۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجِيحٍ حَلَالٍ
وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَأَمْثَالٍ فَأَجَلُوا الْحَلَالَ
وَحَرَمُوا الْحَرَامَ وَأَعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ وَأَمَّا يَا مُتَشَابِهٍ
وَأَعْتَبُوا يَا أَمْثَالِ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَنَقَطَهُ فَأَعْمَلُوا بِالْمَعْلُولِ وَاجْتَنَبُوا
الْحَرَامَ وَاتَّبَعُوا الْمُحْكَمَ -

۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ كَذَلِكَ أَمْرًا مِنْ رُسُلِهِ فَاتَّبِعُوهُ

رہے تو وہ داخل جنت ہوگا ایک شخص نے اس موقع پر عرض کیا یا رسول
اللہ! بھل ایسے لوگ بہت ہیں تو سرکار نے فرمایا میری حیات ظاہری
کے بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے دوڑیں جو جس نے ان میں باتوں میں
سے جن کا حکم کیا گیا ہے ایک کو بھی چھوڑا تو وہ ہلاک ہو گیا لیکن وہ وقت
بھی آئے گا جس نے حکم دی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کر لیا تو
نجات کا حقدار ہو گا۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد گمراہ
نہیں کی گئی مگر وہ بھگڑنے اور فساد پر آمادہ ہوئے اس کے بعد سرکار
نے یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ بحث جو انہوں نے تم سے کی ہے وہ صرف
جھگڑا کرنے کیلئے تھی کیونکہ یہ قوم ہی بھگڑا ہو ہے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ)
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر سختی نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر سختی نہ کرے
گا کیونکہ جن قوموں نے خود پر سختی کی وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہونے
اور یہ قوم نصاریٰ کے عبادت خانوں اور عیسائیوں کی بقیہ ہے اور جو
رہبانیت انہوں نے خود پر مسلط کی تھی اس کو تم نے ان پر لازم نہیں
کیا تھا (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پانچ چیزوں پر مشتمل ہو کر اترا ہے۔
اس میں حلال۔ حرام۔ حکم متشابہ کے احکام اور مثالیں بیان کی گئی ہیں
پس حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام سمجھو۔ حکم پر عمل کرو اور متشابہ
پر یقین کرو۔ اور مثالوں سے عبرت لے لو۔ مذکورہ الفاظ مصابیح کے ہیں
اور یہی نے شعب الایمان میں اس اصنافہ کے ساتھ نقل کیا حلال پر
عمل کرو حرام سے بچو اور حکم کی اتباع کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شریعت میں امور کا تین قسم ہے جن میں ایک

کام کی ہدایت بیان کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرو اور جس کام کی برائی ظاہر ہے اس کو ترک کرو اور جس کام میں اشتباہ پیدا ہو اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ (احمد)

وَأَمْرَيْنِ غَيْبَةٍ فَاجْتَنِبَهُمَا وَمَا وَجَّهْتَ فِيهِ فَمَكَّهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -
(رواه أحمد)

تیسری فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان انسانوں کے لئے اس بکرے کے بیڑے کی طرح ہے جو گلے سے پھڑ جانے والے۔ گلے سے دور ہونے والی ہو کیونکہ بیڑے یا گلے کے کنارہ والی بکرے کو (آسانی سے) پکڑ لیتے ہیں لہذا تم گھاٹیوں سے بچو جماعت اور مجمع کے ساتھ رہو۔ (احمد)

۱۴۴ م عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذُو شَبِّ الْإِنْسَانِ كَذِبِ النَّعَمِ يَأْخُذُ الشَّاذِلَةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالشَّاجِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ -
(رواه أحمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت (اسلام) سے ایک بالشت بھی ہٹا اس نے اسلام کا پیر اپنی گردن سے اتار دیا۔ (احمد۔ ابو داؤد)

۱۴۵ م وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ -
(رواه أحمد وأبو داؤد)

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑ دی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عامل رہو گے گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں (موطا)

۱۴۶ م وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْتُ فِيكُمْ أُمُورَيْنِ لَنْ تَوُفَّقَا مَا تَسْكُمُ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ -
(رواه في الموطأ)

حضرت غصیف ابن عارف ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری کسی قوم نے کوئی نئی بات (دین میں) مگر اسی کے مطابق اس قوم سے سنت اٹھائی ہوتی ہے لہذا سنت پر عمل کرنا نئی بات کو شروع کرنے سے بہتر ہے (احمد)

۱۴۷ م وَعَنْ غُصَيْفِ بْنِ عَارِفٍ الثَّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَقَ قَوْمٌ بِكَذِبَةٍ إِلَّا دُفِعَ وَشَلُّهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرٍ مِنْ أَحَدٍ بِدَعْوَةٍ -
(رواه أحمد)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے شروع کی کسی قوم نے اپنے دین میں کوئی نئی بات مگر اس کے مطابق اس قوم سے اللہ تعالیٰ سنت کو اٹھا لیتا ہے اور اس (سنت کو) قیامت تک واپس نہیں کرتا (طبری)

۱۴۸ م وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا أَبْدَعَ قَوْمٌ بِكَذِبَةٍ فِي دِينِهِمْ إِلَّا نَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُؤَيِّدُهَا إِلَّا بِمِثْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -
(رواه الدارقطني)

حضرت ابراہیم بن میسرور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین میں نئی بات نکالنے والے

۱۴۹ م وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَعَ صَاحِبٌ بِدْعَةٍ قَعَدَ

أَعَانَ عَلَى هَذِهِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا۔

۱۸۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللَّهِ تَعَبَّ مَا فِيهِ هَذَاهُ اللَّهُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ سُوءَ الْحِسَابِ فِي رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ افْتَتَبَا بِكِتَابِ اللَّهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْغَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمَنْ اتَّبَعَ هَذَا آيَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْغَى۔

(رداءہ رزین)

۱۸۱۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَرَّبَ اللَّهُ مَثَلًا مِثْلًا وَرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَنِ جَنْبَقِي الْقَوَاطِطِ سُورَانَ فِيهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُورٌ مُرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الْقَوَاطِطِ دَائِعٌ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الْقَوَاطِطِ وَلَا تَعْرَجُوا وَفَوْقَ ذَلِكَ دَائِعٌ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَجْهَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَسْلُجْهُ شَحْوَةً فَسَرَّهُ فَلَا تَخْبِرَنَّ الْقَوَاطِطُ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمُفْتَحَةَ مَحَارِمُ اللَّهِ وَأَنَّ السُّورَ الْمُرْخَاةَ حُدُودُ اللَّهِ وَأَنَّ الدَّائِعِي عَلَى رَأْسِ الْقَوَاطِطِ هُوَ الْفَرَانُ وَأَنَّ الدَّائِعِي مِنْ فَوْقِهِ هُوَ دَائِعُ اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ رِزِينَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا الذَّرَمَدِيُّ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَحْصَرِيَّةً۔

۱۸۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَقِيمًا فَلَيْسَتْ بَيْنَهُ قَدَمَاتٌ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تَزُولُ عَنْهُ الْفِتْنَةُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبْرَهًا قُلُوبًا وَأَعَمَّهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا ابْتَغَا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهِمْ وَلَا قَامَتْ دِينُهُمْ فَأَعْرَضُوا عَنْهُمْ فَصَلَّوْهُمْ وَاتَّبَعُوهُمْ عَلَى أَسْرِهِمْ وَتَسَكُّوهُمْ مَا اسْتَطَعُوا

کی عزت کی بے شک اس نے اسلام (کی غارت) کو گرانے میں مدد کی دہشتی نے اس روایت کو شعب الایمان کے حوالے سے مرسل نقل کیا،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس میں جو احکام ہیں انکی پیروی کی اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچائے گا اور قیامت کے دن حساب کی سختی سے محفوظ فرمائے گا ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جسے کتاب الہی کی پیروی کی وہ نہ تو دنیا میں گمراہ ہوگا اور نہ آخرت میں شقاوت میں مبتلا ہوگا اسکے بعد یہ آیت تلاوت کی جس نے میری ہدایت پر عمل کیا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ مبتلا شقاوت ہوگا (زرین)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک سیدھی راہ ہے اور اس راہ کے دونوں جانب ایسی دیواریں ہیں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے ہیں اس راستے کے شروع میں ایک منادی ندا کرتا ہے سیدھے راستے چلتے رہو آگے طے نہ پلوسو آگے آگے ایک اور پکارنے والا کہ جب کوئی ان دروازوں کو کھولنے کی کوشش کرے گا تو اس وقت ندا کرے گا کہ یہ گمراہی ہو سکو کہ کھول کیونکہ اسکے بعد تو اس میں داخلے کی کوشش کرے گا۔ راوی کہتے ہیں اسکے بعد اپنے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزیں ہیں اور نکلنے پر دوں سے مراد سودا گری ہیں اور پہلا منادی قرآن کی تمہید ہے جبکہ دوسرے منادی سے مراد مومن کے قلب کو نصیحت سے ہمکنار ہونے میں معاون ہونے والا اللہ کا فرشتہ ہے (روایت زرین) احمد بیہقی نے شعب الایمان میں نواس بن سمعان سے روایت کی ہے لیکن قزوینی نے اس سے مختصر بیان کیا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص کسی کے طریقہ پر عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ ان لوگوں کے طریقے کو اپناتے جو اس دنیا سے گزریں گے ہیں کیونکہ زندوں پر فتنوں کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس امت کے افضل ترین فرد۔ نرم دل۔ گہرے علم والے اور کم سے کم تکلف کرنے والے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مصاحبت کیلئے مقرر فرمایا تھا اور دین کو مضبوط بنانے پر قائم

مِنْ أَخْلَافِهِمْ وَسَيَرِهِمْ فَأَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى
الْمُسْتَقِيمِ۔

(رَوَاهُ رَزِينُ)

۱۸۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَةِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ
يَقْرَأُ وَجَهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَيَّرُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَبَيَّنَتْكَ الشَّوَائِلُ مَا تَوَلَّى بِوَجْهِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ
اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ نَهْنَيْتُمَا يَا اللَّهُ رَبَّنَا دِيَارَ إِسْلَامٍ
وَدِيَارَ قَبِيحٍ مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَأْتُ لَكُمْ مَوْسَى
فَاتَّبَعْتُمُوهُ دَنَوْتُكُمْ مَوْسَى لَصَلَّيْتُكُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ
وَلَوْ كَانَ مُوسَى حَيًّا وَادْرَكَ نُبُوَّتِي لَا تَتَّبَعْنِي۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ كَلَامِي
كَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

۱۸۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَادِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ
الْقُرْآنِ۔

۱۸۶۔ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا
تُصَيِّرُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَحَدَّثَ حَدِيثًا
فَلَا تَتَّبِعُوهُ وَهَذَا سَكَتٌ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نَسْيَانٍ فَلَا
تَبْهَتُوا عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ الدَّارِ قُطَيْبٌ۔

کرنے کے لیے جناب لہذا انکی فضیلت کو پہچاننا انکے نقش قدم پر چلنا
اور مکمل حد تک ان کی سیرت اور ان کے اخلاق سے استفادہ کرنا و کیونکہ وہ
سیدھے راستہ پر تھے (زرین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تورات کا ایک نسخہ
لیکر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ تورات کا نسخہ ہے مگر خاموش
رہے حضرت عمر نے چہرہ مبارک کو پر مٹھا کہ چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا ہے
اسوقت جناب ابوبکر نے حضرت عمر سے فرمایا تم کہتے ہو یہ تمہیں
گم کر دیں تم سرکار کے چہرہ مبارک پر کیا دیکھ رہے ہو؟ حضرت عمر نے پھر
ایک نذر چہرہ نبوی پر ڈال کر کہا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین (کامل)
ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر راضی ہیں۔ اسوقت
سرکار نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
جان ہے اگر اس وقت جناب موسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں اور تم مجھے
چھو کر ان کا اہلبالہ کرو تو تم راہ راست سے ہٹک جاؤ گے اگر موسیٰ علیہ السلام
حیات ظاہری کے ساتھ موجود ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پلٹے تو وہ بھی میری
حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میرا کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا البتہ کلام
اللہ میرے کہے ہوئے کو منسوخ کر دیتا ہے اس طرح بعض کلام الہی بعض کلام
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہماری حدیثیں ایک دوسرے کو منسوخ کر دیتی ہیں جس
طرح کلام الہی قرآن کی بعض آیات بعض کو منسوخ کرتی ہیں۔

حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض فرائض مقرر کر دیے ہیں
لہذا انہیں ضائع نہ کرو اور جتنی چیزیں حرام فرمائی ہیں انکے قریب نہ
جاؤ اور بہت سی حدود متعین فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور سچ
سی باتیں ایسی ہیں جن پر تمہاری بھول کے بغیر سکوت فرمایا ہے لہذا ان پر
بحث نہ کرو۔ (مذکورہ بالا تینوں احادیث دارقطنی سے مروی ہیں)

کِتَابُ الْعِلْمِ

پہلی فصل

علم کے فضائل

۱۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوا عَنِّي ذِكْرًا يَكُونُ ثَوًّا عَنِّي يَجُودُ إِسْدَاشِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَىَّ مُتَعِدًّا أَفْلَيْتَ بَدَأُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۸۸۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُعِيزَةِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّ كَذِبًا فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۹۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ فَأَلِّهِ يُعْطَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَا دُونَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خَيْرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فُتِحُوا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۱۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَكَلَّطَهُ عَلَىٰ مِلْكِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ أَوْ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری باتیں دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اسی طرح بنی اسرائیل کی احادیث نقل کرو یا میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر کسی نے میری جانب سے جھوٹی بات نقل کی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے (بخاری)

حضرت سمروہ بن جندب اور معیزہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے میری جانب سے کوئی حدیث نقل کی اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ ز نفل کرنے والا (جھوٹوں میں سے ایک فرد ہے) متفق علیہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ معدن (کان) کی طرح سے ہیں جس طرح سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں اور جو درجہ باہلیت میں بستر افراختہ وہ اسلام پر بھی بہترین جیکہ ان میں دین کی سمجھ بوجھ (فہم) ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد دو افراد کے سوا کسی سے بھی مناسب نہیں ایک تو وہ جسے اللہ نے دولت سے نوازا اور اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت (سمجھ بوجھ) عطا فرمائی اور وہ اس سے نیصلے کرتا اور تعلیم دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے دوسرے مستفیض ہوتے ہوں یا نیک اولاد جو اللہ والین کے لیے دعائیں کرتی ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم کو جب واپس لینا چاہے گا تو ان سے چھینے گا نہیں بلکہ علم کو اس طرح واپس لینے کہ اہل علم کو اپنے یہاں بلا لے گا اور جب دنیا میں عالم باقی نہ رہیں گے تو لوگ اپنا سردار جہلا کو بتالیں گے اور جب ان سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت شعیب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر جمعرات کو مجلس وعظ منعقد کر کے دین کی باتیں بتاتے تھے ایک مرتبہ ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبداللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ سنائیں آپ نے فرمایا مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں تمہیں روزانہ نصیحتیں کر کے تنگ کر دوں اور میرے لیے نہیں اللہ میں نا صحتہ انرازمیں تمہاری خبر گیری فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار کہتے تاکہ حاضرین میں سے ہر شخص سمجھ لے اور جب کہیں کسی جمع میں جاتے تو تین بار سلام کرتے۔

(بخاری)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میری سواری خشک لگی اب چلنے کے قابل نہیں مجھے سواری دلوائے سرکار نے فرمایا میرے پاس تو کوئی سواری نہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں سکوایا شخص بتا سکتا ہوں جو سواری تمہارا رکنا ہے۔ اس موقع پر سرکار نے فرمایا جو بھلائی کی جانب رہنمائی کرتا ہے اسکو بھی نیک کام کرنا سیکھے کہ برابر جڑے گا۔ (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ کے پاس کچھ لوگ ننگے بدن کھلے یا قبائیں لپیٹے تلواریں لٹکتے حاضر ہوئے ان میں اکثریت قبیلہ مضر کی تھی یا سب کے سب قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے تھے (شک راوی) جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے

۱۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنَ الْوَعْبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ وَحَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهْدًا فَاسْتَأْذَنُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَفُضِّلُوا وَاصْلُوا۔

(متفق علیہ)

۱۹۶ وَعَنْ شُعْبَةَ بْنِ قَالٍ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوْ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَرْتَنِي فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمْلِكَ قُلُوبًا أَتَخَوُّكُمْ يَا لَمَوْعِظَةٍ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا۔

(متفق علیہ)

۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تَلْقَاهُمْ عَنْهُ فَلَا أُنْفِي عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَهُ عَلَيْهِمْ سَلَامَهُ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا۔

(رواہ البخاری)

۱۹۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ نَصَرَنِي قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَبُو عَرَبٍ فَخَلَعْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذُلُّ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ قَائِلِهِ۔

(رواہ مسلم)

۱۹۹ وَعَنْ جَزِيرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عَرَاةٌ مُجْتَمِعِينَ فِي النَّهَارِ أَوْ اللَّيْلِ مُتَقَلِّدِي الشُّبُوفِ عَامَةً مِنْهُمْ مِنْ مَضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مَضَرَ فَتَمَعَّدَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَقَاءِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ

فاتحہ زدہ چہرہوں کو دیکھنا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اسوقت آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ اذان اور اقامت کہیں جناب بلال نے تعمیل ارشادیں اذان کہی اور اقامت کے بعد سرکار نے نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے خطبہ دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ تک تلاوت فرمائی اسکے بعد سورہ مشرک آیت (ترجمہ) اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تمہارے نفس نے قیامت کے دن کیلئے کیا بھیج دیا ہے یعنی کونسا نیک کام کیلئے) چاہیے کہ صدقہ کرے اپنے درامد دنیاویں سے پاکیزہوں کیسوں اور کھجور روئیں سے کچھ چلبے وہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو راولی کہتے ہیں اس وقت انصاریوں سے ایک صاحب ایک بھاری ہیمانی لیکر آئے جو ان سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اور ہاتھ کیکیا رہے تھے وہ ہیمانی حضور کی تدرک اسکے بعد عطیات کے ڈھیر لگ گئے اور میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے میں نے دیکھا کہ سرکار کا چہرہ مبارک خوشی و مسرت سے چمک رہا تھا اسوقت سرکار نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی بہتر طریقہ رائج کیا تو اس کے لئے بھی اور اس پر بعد میں عمل کرنے والے کے لئے بھی اجر ہے اسی طرح اگر کسی نے ملام میں کوئی بُری رسم رائج کی تو اس کا گناہ اس کو بھی ملے گا اور عمل کرنے والوں کو بھی اور ان میں سے کسی کے گناہ میں کمی نہ کی جائے گی۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جان بھی ظلماً قتل کی جاتی ہے اسکا عجز آدم کے بیٹے کو بھی ملتا ہے جس نے جسے پہلے قتل کی رسم جاری کی۔ (امتن علیہم السلام) مشکوٰۃ فرماتے ہیں ہم جناب معاویہ کی وہ حدیث جو لایزال مناسبتی سے شروع ہوتی ہے اسکو انشاء اللہ باب "ثواب ہذہ الامۃ" میں ذکر کریں گے۔

فَاَمَرِبِلَا لَا قَاذَنَ وَاَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ رَّاحِلٍ إِلَىٰ آخِرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ عَلَيْكُمْ مِنْ قَبْلِهِ آيَاتُ الْآخِرِ فِي الْحَيَاةِ اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدْ ضَلَّتْ رِجْلُهَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دُونِهَا مِنْ دَرَاهِمٍ مِنْ تَوْبَةٍ مِنْ صَاعٍ مِنْ مِزَّةٍ مِنْ صَاعٍ تَكْسِرُ حَتَّىٰ قَالَ وَلَوْ يَشِيقُ تَكْسِرُ قَالَ نَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَنْصَارٍ بِصَدَقَةٍ كَادَتْ تَكْفِي تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ كَجِدَتْ ثُمَّ تَنَابَعَ النَّاسُ حَتَّىٰ رَأَيْتُ حُومَاتٍ مِنْ طَعَامٍ ذَوِيَابٍ حَتَّىٰ رَأَيْتُ رَجَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْكُلُ كَأَنَّهُ مَذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

(رداءہ مسلیم)

۲۰۰/۱۳ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَنْ لَوْ حُدِثَتْ مُعَاوِيَةُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

دوسری فصل

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابوالدرداء کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسوقت ایک شخص آیا اور اس نے جناب ابوالدرداء سے کہا کہ میں مدینہ سے صرف اس حدیث کو سننے کے لیے آیا ہوں جسکے متعلق مجھے یہ معلوم ہوا کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف آپ ہی روایت کرتے ہیں اور یہی شخص مجھے یہاں لائی ہے یہ سنکر جناب ابوالدرداء

۲۰۱/۱۳ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِي مَسْجِدٍ وَمَشَى نَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَارْتَجَعْتُ

نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے طلب علم کے لئے کسی راہ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راہ پر گامزن کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رہنمائی کے حصول کیلئے اپنے بازو بکھادیتے ہیں۔ بیشک آسمان و زمین کی تمام چیزیں حسی کہ پانی کی پھلیاں بھی عالم کے لئے مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح جو دعویٰ رات کے چاند کو ستاروں پر۔ بلا شک ملار انبیاء و کے وارث ہیں درحقیقت انبیاء نے سونا چاندی ترکہ میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کا ترکہ علم ہے جس نے اس علم سے حصہ حاصل کیا اس نے پورا فائدہ اٹھایا راہمندی ابو داؤد ابن ماجہ دارمی لیکن ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لیا ہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بارگاہ میں دو شخصوں کے بارے میں تذکرہ ہوا ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے اس موقع پر سرکار نے فرمایا عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ فرد پر اس کے بعد کارنے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے زمین و آسمان کے بسے والے یہاں تک کہ لمبوں میں رہنے والی چیزیں نمایاں دریا میں رہنے والی پھلیاں بھی اس شخص کے لئے دماغیر کرتی ہیں جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہے ترمذی اور دارمی نے اس مضمون کو جناب کمون سے سنا روایت کیا ہے جس میں مذکور حدیث سے تصور اس فرقہ ہے اہمیں عالم و عابد کا تذکرہ نہیں مرن سرکار کا یہ قول نقل کیلئے کہ عالم کو عابد پر ایسی فوقیت حاصل ہے جس طرح میری فضیلت ایک عام شخص پر اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تھی تحقیق راہ و ڈرتے ہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں اور لوگ تمہارے پاس اطراف زمین سے آئیں گے دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان کے حق میں میری بھلائی والی نصیحت قبول کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت کے کلمات حکیم کی کھوئی ہوئی دولت ہے۔ لہذا جہاں بھی تم اس کو پایا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (ابن ماجہ و

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَنْفَعُ أَجْبَعَتَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَ أَنَّ الْعَالِمَ لَيْسَ يَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَ الْحَيَاتَانِ فِي جَوْنِ الْمَاءِ وَ أَنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْأَكْوَابِ وَ أَنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِينًا إِلَّا دَلًا وَرَهْمًا وَ إِنَّمَا دَرَرُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ وَ سَمَاءُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ

۲۰۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَ الْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ قَمَرٍ عَلَى أَذْنٍ قَمَرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَائِكَتَهُ قَاهِلُ السَّمَوَاتِ وَ الْأَرْضِ حَتَّى النَّمَكَةِ فِي جُحُودِهَا وَ حَتَّى الْحَوْتَ لِيَصْلُحُوا عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ دَرَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ مُرْسَلًا وَ لَمْ يَذْكُرْ رَجُلَانِ وَ قَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ قَمَرٍ عَلَى أَذْنٍ قَمَرٌ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَ سَرَدَ الْحَدِيثَ إِلَى الْخَيْرِ

۲۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ نِعَمٌ وَ أَنْ رَجُلًا لَا يَأْتِيكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا

(رواه الترمذی)

۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ مِثْلُ الْحَكِيمِ فَحَيْثُ كَبِدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ

ترمذی لیکن امام ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن فضل راوی ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ شیطانی ہزار ماہر دولت بھی بھاری ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عاقل و بالغ پر فرض ہے اور نااہل کو پر جانے والا ایسا ہے جیسا کہ وہ خنزیر کو زرد جو اہر کے ہار پہنا دے (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان ان کی روایت میں صرف لفظ مسلم تک منقول ہے انہوں نے مزید کہہ دیا کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے لیکن اس کی سند متعدد طرق سے منقول ہے جو سب ضعیف ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں حسن خلق اور دین کی سمجھ بوجھ۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول علم کے لئے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے (ترمذی و دارمی)

حضرت سہروردی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طلب علم کرتا ہے تو یہ عمل اس کی ماضی و مستقبل کا کفارہ بن جاتا ہے۔ (ترمذی۔ دارمی لیکن امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث بافتار سند ضعیف ہے کیونکہ اس کا راوی ابو داؤد ضعیف ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بھلائی کی باتیں سننے سے شکم پر نہیں ہوتا اور اس کی انتہائی منزل جنت ہوتی ہے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص سے علمی بات معلوم کی گئی اور اسے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی (احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت انس سے روایت کیا ہے)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ہذا احادیث غریبہ و لا یزادہما بن الفضل السراوی یضعف فی الحدیث۔

۲۰۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلِي وَلِحَدِّثْنَا عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْغَيْبِ عَابِدٍ - (رواه الترمذی و ابن ماجہ)

۲۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَضَعَ الْعِلْمَ عِنْدَ عَوْنِ أَهْلِهِ كَمَقْلِدِ الْخَنَازِيرِ الْجُحُومِ وَاللُّؤْلُؤِ وَالذَّهَبِ رَوَاهُ ابْنُ مَكْبُوحٍ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمٌ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ قَسَمْتُ مَثَافِيرَ اسْتَأْذَنَ صَاحِبُهَا فَقَدْ رَوَى مِنْ أَدَجِيَّةٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ۔

۲۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا تَجْمَعَانِ فِي مَنَافِقٍ حَسَنُ تَمَتٍّ وَلَا فِعْءٌ فِي الدِّينِ - (رواه الترمذی)

۲۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَرَّجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ (رواه الترمذی و الدارمی)

۲۰۹ وَعَنْ سَهْبَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَارَةٍ لَنَا مَعْنَى رَوَاهُ الترمذی و الدارمی وَقَالَ الترمذی هَذَا أَحَدِيثٌ ضَعِيفٌ الرَّسَّادُ وَابْرَدُ وَالدَّارَوِيُّ يَضَعُفُ۔

۲۱۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهَا هَاهُ الْجَنَّةُ - (رواه الترمذی)

۲۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سِيلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ كُتِبَتْهُ الْجَهَنَّمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَلْجَأُ مِنْ تَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْرَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَكْبُوحٍ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۱۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے کہ اس کو جنت سے علما پر فخر کرے یا ان پر حسد سے جھگڑا کرے یا یہ سوچے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالے گا۔ در ترمذی لیکن ابن ماجہ نے اس حدیث کو جناب ابن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا مندی کے حصول کی بجائے دنیا فائدہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے تو اس کو قیامت کے دن جنت کی ہوا کی ننگی گدا احمد ابو داؤد ابن ماجہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جسے میرے کلام کو سنا سکود صرف اتنی طرح یاد رکھا بلکہ اس کو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بعض فقہ سیکھنے والے غیر فقیہ ہوتے ہیں بعض بہت زیادہ فقیہ ہوتے ہیں اور کمال مسلمان ایسے ہیں کہ ان کا دل خیانت نہیں کرتا وہ غالباً رشتہ رکھ حصول کیلئے عمل کرتے ہیں مسلمانوں کو خیر خواہی کرتے ہیں اور ان کی مسلمانوں جماعت میں شامل رہتے ہیں لوگوں کی دعا عقب سے بھی ان کی معاونت پر ہوتی ہے روایت شافعی و بیہقی بحوالہ مغل لیکن احمد ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ اور دارم کے جناب زید بن ثابت کی روایت سے نقل کیا لیکن امام ترمذی اور

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو خوش و خرم رکھے جسے میرے حدیث کو سنا سکود میں نے نقل کیا۔ اور بعض سننے والے سنانے والے سے زیادہ یادداشت رکھتے ہیں۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی بروایت حضرت ابو داؤد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حدیث کو بیان کرنے میں امتیاز کرو اور وہی بیان کرو جس کا تمہیں یقینی علم ہو کیونکہ جان بوجہ کر کس حدیث کو مجھ سے غلط منسوب کرنا اور اپنا ٹھکانا جہنم میں بنانے در ترمذی وابن ماجہ نے اس حدیث کو یقینی علم کے الفاظ تک حضرت ابن مسعود و جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جسے قرآن میں اپنی رائے چلائی وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے ایک اور روایت میں اس طرح ہے جس نے قرآن کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا

اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اذ لیماری بہ اشقیاء اذ یصوف بہ وجہ الناس الیہ اذ خلد اللہ النار۔ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن عمر۔

۲۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مَتَانًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْرِفُ رِيحَهَا۔ رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه۔

۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُ نَفَرًا اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتَيْنِ فَحَقَّقَهَا وَعَاَهَا وَادَّبَهَا قَرَّبَ حَامِلٍ فِيهِ غَيْرُ فِقْهٍ قَرَّبَ حَامِلٍ فِيهِ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ تِلْكَ لَا يَجِدُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ مُسْلِمٍ لِخُلَاصِ الْعَمَلِ فِيهِ وَالنَّصِيحَةِ لِلْمُسْلِمِينَ دَلَّوْهُمَا عَمَهُمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ دَرَاهِمِهِمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ أَبِي فِي الْمَدَنِيِّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَابْنُ دَاوُدَ لَمْ يَنْكِرُوا تِلْكَ لَا يَجِدُ عَلَيْهِمْ إِلَى آخِرِهِ۔

۲۱۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَفَرًا اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَتَانًا فَبَدَّلَ كَمَا سَمِعَهُ قَرَّبَ مُهْلِكَةٍ أَوْ كَذِبٍ مِنْ سَمِعِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي الدَّارِ عَاءِ۔

۲۱۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْلَمُوا الْحَدِيثَ عَقِي إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ قَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَدِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مُتَعَدِّدًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَنْكِرُوا أَتَعْلَمُوا الْحَدِيثَ عَقِي إِلَّا مَا عَلَيْهِمْ۔

۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ يَذْأِبُ فَلْيَتَّبِعُوا مُتَعَدِّدًا مِنَ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ يَغِيْرُ عَلَيْهِ فَلْيَتَّبِعُوا مُتَعَدِّدًا مِنَ

مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۸ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَانَ فِي الْقُرْآنِ بِآيَةٍ ذَاكَ سَبَّ فَقَدْ خَطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ دَخَلَ الْقُرْآنُ كَفَرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَدَارَعُونَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ إِنَّمَا هَٰذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَٰذَا أَحَرُّوْا كِتَابَ اللَّهِ بِعَصَةِ بَعْضٍ وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللَّهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَلَا تُكَلِّمُوا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ كَمَا عَلِمْتُمْ مِنْ قَوْلُوا وَمَا جِئْتُمْ قَوْلُهُ إِلَى عَالِمِهِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ لِكُلِّ آيَةٍ فِيهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَرِكْلٌ حَتَّى تَقْلُظَ رَوَاهُ فِي تَرْجُمَةِ السُّنَنِ.

۲۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ تِلْكَ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْسَنُ قَائِمَةٍ أَوْ قِيَمَةٍ عَادِلَةٍ وَمَا كَانَ يُولَى ذَٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۳ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَا مَوْءُودٌ مُحْتَالٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي رِوَايَتِهِ أَوْ مَرَّءٍ بَدَلٍ أَوْ مُحْتَالٍ.

۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بِخَيْرٍ عَلَيْهِ كَانَ إِشْمًا عَلَى مَنْ أَتَاهُ وَنَ إِشْمًا عَلَى آيَةٍ بِأَمْرِ يَعْلَمُونَ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۔ (ترمذی)

حضرت ہند بن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کے مفہیم میں اپنی رائے کو دخل دیا اور مفہیم تک رسائی حاصل کی کر لی جب بھی غلطی کا ارتکاب کیا۔ (ترمذی البیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر کے برابر ہے۔ (احمد داؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ایک جماعت (مفہیم) قرآن میں جھگڑا کرتی ہے تو اپنے فرمایا ام سابعہ اس وجہ سے کہ میں پڑھتا ہوں کہ انہوں نے کتاب اللہ کے بعض کو بعض سے ٹکرایا فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت کو نازل فرمایا جسکا بعض بعض کی تصدیق کرتا ہے اب تم اس کے بعض کی بعض سے تکذیب نہ کرو اگر اس سے کچھ سمجھ لو تو اس کو دوسروں کو بتاؤ اور جو علوم زموتو اسکو ماننے والے سے معلوم کرو۔ (احمد ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم سات حروف پر نازل فرمایا ہیں: ہا، ا، یں، ک، ہ، و، باء۔ اور اس کے بعد میں ظاہر ہو چکے مواقع ہیں (شرح اسم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصل علم تین ہیں آیت مکر (قرآن کریم) سنت قائمہ (جو ضرور ذرائع سے منقول ہوں) فریضہ عادلہ (اجماع و قیاس) اور جو کچھ ان کے علاوہ ہے وہ لایعنی ہے (احمد داؤد ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک اشجعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نصیحت کریں گے مگر والداریا اہلکاران حکومت یا منکر (شیخ عبد الحق دہلوی نے فرمایا ان کلمات میں غیر اہل کو وعظ و نصیحت نہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے) ابو داؤد۔ دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اہل روایت میں منکر کی بجائے ریاکار کے الفاظ ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ طلب کرنے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو کسی کام کا مشورہ دیا اور حقیقت میں وہ کام اس کے لئے مناسب نہ تھا تو اسے خیانت کا ارتکاب کیا (ابو داؤد)

۲۲۵ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَمَّحَ عَيْنَ الْأَعْلُوْطَاتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَاقَ وَعَلِمُوا النَّاسَ قَرَأَتِي مَقْبُوضٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَصَّصَ بِصَوْرَةٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آدَانُ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَبْقَى رِزْقًا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ أَبُو يُونُسَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّاسِ أَكْبَادَ الْأَيْدِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَكَانَ يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي جَامِعِهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ مَا لَكَ بَنُ الْأَسَى وَوَمَثَلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ لَرَأْسُ ابْنِ مُوسَى وَصَحْبَتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعَبْرِيُّ الرَّاهِدُ اسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قِيَمًا أَعْلَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ رِجَالَهُ الْأُمَمِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِلَّةٍ سَنَةً مِنْ يَحْيَدٍ دَلَّهَا دِينُهَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَمٌ هَذَا الْعِلْمُ مَرْكَبٌ خَلِيفٌ عَدُوٌّ يَنْفَعُونَ عَنْهُ تَحْرِيفُ الْغَالِبِينَ وَأَنْتَ الْفَيْلُوكِ وَتَأْوِيلُ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمَدْخَلُ مِنْ حَيْثُ نَفِثَ بَيْنَ الْوَلِيدِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ وَسَنَدٌ كَرِهُتُ حَبَابَ قَائِمًا شَفَاءُ الْبُحِيِّ الشُّوَالِ فِي بَابِ التَّيْمُونِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظرِ علم سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن و فرائض و دنیا و علوم وراثت اور علوم قرآنی کو حاصل کرو کیونکہ میں بھی وصال کرنے والا ہوں (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس دوران آپ نے نظر مبارک آسمان کی جانب اٹھا کر فرمایا یہ وقت ہے جبکہ علم لوگوں سے انٹالیا جائے گا اور وہ اپنے علم سے کسی کام یا تمیز پر قادر نہ ہو سکیں گے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں لا غلط حدیث میں رافعی کو شک ہے کہ قریب ہے کہ لوگ اتنی جلدی سفر کریں کہ اونٹوں کے جگر پھٹ جائیں لیکن مدینہ کے عالم سے بڑا کوئی فرد انہیں نہیں ملے گا (ترمذی) ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عالم مدینہ سے مراد امام مالک بن انس ہیں یہی عبدالرزاق نے بھی کہا ہے لیکن اسحق بن موسیٰ کہتے ہیں میں نے ابن عیینہ سے سنا ہے اس سے مراد عمری زاہد عبد العزیز بن عبد اللہ کی ذات ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایسے شخص کو پیدا فرمائے جو ان کے پے ان کے دین کو تازہ کر دے

حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن عذری روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس علم کے وارث مستقبل کے نیک افراد ہوں گے وہ باطل پرستوں کے ابطال اور تحریف کرنے والوں کی تحریف اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے اعمال کی نفی کریں گے دینی میں نے مدخل میں اس حدیث کو بقیہ بن ولید معان بن رفاعہ انہوں نے ابراہیم بن عبد الرحمن عذری ہی کے حوالے سے نقل کیا ہے البتہ حضرت جابر سے منقول حدیث فاما شفاء البقی النقی السؤال کو ہم باب التیمم میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

تیسری فصل

۲۳۱ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُخَيَّرَ بِهِ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احیاء اسلام کے لئے جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور

حصول علم کے دوران اس کی موت آگئی تو اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے دربارت میں جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (دارمی)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ ہی سے مسند روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی اسرائیل کے دو افراد کے بارے میں دریافت کیا گیا ان میں سے ایک عالم تھے جو فرض نماز ادا کر کے بیٹھے اور لوگوں کو دینی تعلیم دیتے اور دوسرے کا حال یہ تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ عالم کو اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھ کر رات کو عبادت کرتا ہے اتنی ہی فضیلت ماں ہے جتنی کہ مجھے تہا سے اذی آدمی پر حاصل ہے۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا شخص وہ ہے جو دین کا علم رکھتا ہو اگر اس سے معلومات کی باتیں توفیق پہنچا لے اور اگر اس سے بد پرواہی برتی جائے تو وہ بھی غیرت نفس کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت مکر مد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ حفظ کہو اگر اس پر راضی نہ ہوں تو وہ باغضاب کرو اور اگر بہت ہی زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں سو دن مرتبہ کہنے فرمایا تو ان کا نام لیکر لوگوں کو تنگ نہ کرو میں یہ نہیں چاہتا کہ تم کسی جگہ جاؤ اور وہاں لوگ باتوں میں مشغول ہوں اور تم وہاں قصہ خوانی کر کے انکی گفتگو میں دخل و مقورات کر کے انہیں پریشان کر دیا یہ وقت خاموش رہو اور جب وہ خواہش کریں تو انکو نصیحت کی باتیں بتاؤ اور دعائیہ کلمات میں عبارت آرائی سے پرہیز کرو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ رسول خدا اور صحابہ کا یہ عمل نہ تھا (بخاری)

حضرت داؤد بن اسحق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اسکو مکمل کر لیا اس کو دو ہزار ثواب ہے اور ارادہ کر کے حاصل نہ کر سکا تب بھی اس کو ثواب سے حصہ ملے گا۔ (دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال غیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اولاد چھوڑی یا قرآن کریم کسی کو دیا۔ مسجد یا سرائے بنائی یا نہر کھدوائی یا اپنی صحت ک

الْإِسْلَامَ قَبِيْلَةً وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۲ وَعَنْ مُرْسَلًا قَالَ سُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتِي إِسْمَاعِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُعَلِّمُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَعُومُ اللَّيْلَ أَيْهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْتُ هَذَا الْعَالِمَ الَّذِي يُعَلِّمُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَالِمِ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَعُومُ اللَّيْلَ لَعَنَ عَلَى آدَمَ كُلِّهِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۳ وَعَنْ عَنِّي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الرَّجُلَ الْفَقِيْرَ فِي الْبَيْتَيْنِ إِنْ أَحْبَبَ جَرَّ النَّفْعَ وَإِنْ اسْتَعْنَى عَنْهُ أَغْنَى النَّفْعَ (رَوَاهُ دَرِيْنٌ)

۲۳۴ وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنَّ التَّوْبَتَ فَتِلْكَ مَرَاتٍ وَلَا تُؤْمَلُ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْفَيْتَنَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَيُتَمُّهُمْ وَلَكِنْ أَتَيْتُ فَوَازَ الْأَوَّلُ فَحَدَّثَهُمْ وَهُمْ لَيْسَ هُوَ وَأَنْظِرَ السَّجْعَ مِنَ الدَّعَاوِ فَجَنَّبَهُ فَإِنِّي عَرَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵ وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْآخِرِ فَإِنْ لَمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْآخِرِ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۶ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مَتَّيْتُ أَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِلْمٍ وَحَسَنَاتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ عَلِمًا وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ أَصْلَحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْعَفًا وَرَثَةً أَوْ مُسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا جَرَّاهُ أَوْ

حالت میں اپنے مال سے صدقہ دینا تو اس کو مرنے کے بعد اس سے فائدہ ہو گا (ابن ماجہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر دو چیزیں رکھی ہیں کہ جس نے حصول علم کیلئے کوئی راستہ اختیار کیا تو میں اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دوں گا اور اگر کسی کی آنکھیں ٹوٹ گئیں تو جنت اس کیلئے ستر کر دوں گا اور علم کو عبادت پر فضیلت حاصل ہے اور دین کی بنیاد پر سیرگاری ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم سکھانے کیلئے تھوڑی رات جاگ پورے دن نہ جاگنے سے بہتر ہے (دامی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا یہ دو گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔

ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے ٹوٹ گئے ہوئے ہیں انکو اللہ چاہے تو دیکھ اور چلے تو نہ دے لیکن جو لوگ فقیر یا کوئی دوسرا علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ درحقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے اسکے بعد سرکاری تعلیم کی جماعت میں جا بیٹھے۔ (دامی)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے جسکو حاصل کر کے انسان فقیر بن سکے سرکار نے فرمایا میری امت کے جس شخص نے دین کے معاملات میں چالیس حدیثیں یاد کر لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیر اٹھائے گا اور دین قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے ہو سکیں زیادہ سنی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں فرمایا سب بڑا سنی اللہ رب العالمین اور سنی آدمی سب سے بڑا سنی میں ہوں اور میرے علاوہ وہ بھی سنی ہے جو علم حاصل کر کے اسکی اشاعت کرے وہ قیامت کے دن اکیلا امیر یا اکیلا مشن کرے گا۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دو حصوں کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا ایک علم حاصل کرنے والے کا کہ اس سے اس کا پیٹ کبھی

صدقہ اخراجھا من ماله فی معیتہ وعبودتہ تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان۔

۲۳۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَبَّحْتُ كَرِيمَتَهُ أَتَيْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةُ وَفَضَّلْتُ فِي عِلْمِهِ خَيْرًا مِمَّنْ فَضَّلْتُ فِي عِبَادَتِهِ وَقِيلَ لِمَ لَيْتَ بَيْنَ الْوَرَعِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

۲۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارَسُ الْعِلْمُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ رَحِيَابِهَا۔ (رواه الداريمی)

۲۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَاحِدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ صَاحِبِهِ أَفَاهُ وَلَا فَيَنْتَوُونَ اللَّهُ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَطْعَمَهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَفَاهُ وَلَا فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ أَوْ الْعِلْمَ وَيَعْلَمُونَ الْمُبَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ فَلَمَّا بَعَثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ۔ (رواه الداريمی)

۲۴۰ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَحًا الْعِلْمَ الَّذِي إِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ كَانَ فِقْهًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أَمْرِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِي بَعَثْتُ اللَّهُ فِقْهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا۔

۲۴۱ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ أَجْوَدُ جُودًا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِي آدَمَ وَأَجْوَدُ هُمْ مِنْ بَعْدِي سَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمَّا فَتَرَهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمِيرًا وَاحِدًا أَوْ قَالَ أُمَّةً وَاحِدَةً۔

۲۴۲ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ هَوِيَ لَا يَشْبَعَانِ مَنْ هَوِيَ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْ هَوِيَ فِي

الدُّنْيَا لَا يَتَّبِعُ مِنْهَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِسْنَادُ فِي الثَّلَاثَةِ فِي
شُعْبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي
الدَّرْدَاءِ هَذَا أَهْلٌ مَشْهُورٌ فِي مَا بَيْنَ الثَّلَاثِ وَلَيْسَ لَهُ
إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

۲۳۳ وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا
صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزِدُّهُ رِضًا لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا
فَيَقْتَادِي فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَدْ عَدَّ عَبْدُ اللَّهِ كَلَامَ الْإِنْسَانِ
لِيُطْفِئَ أَنْ رَأَاهُ اسْتَعْنَى قَالَ وَقَالَ الْإِسْنَادُ لَمْ يَخْشَى اللَّهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۳۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَنْفَعُهُمْ فِي الدِّينِ
وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَعْلَمُونَ نَاقِي الْأُمُورِ فَتُصِيبُ مِنْ
دُنْيَاهُمْ دَعْوَةٌ تُهْمِرُ بَيْنَنَا وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا لَا يُجِبُنِي
مِنَ الْقِتَادِ إِلَّا الشُّكُّ كَذَلِكَ لَا يُجِبُنِي مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسْبَاءِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْغَطَايَا - رَوَاهُ أَبُو مَالٍجَةَ
۲۳۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَوَاتَّ أَهْلُ
الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِ السَّادَاتِ أَهْلُ
زَمَانِهِمْ وَلَكِنْ هُمْ يَدُلُّونَ لَأَهْلِ الدُّنْيَا لَيْسَ أَلْوَيْهِمْ مِنْ قِيَامِهِمْ
فَمَا تَوَاتَّ عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
جَعَلَ اللَّهُ مَوْرَةً أَوْ لِحْدًا هَمًّا أَخْرَجَهُ كَفَاءً اللَّهُ هَمُّ دُنْيَاهُ
وَمَنْ تَشَقَّقَتْ بِهِ الْهَوْمُورُ أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي
أَيِّ أَوْدِيَّتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ أَبُو مَالٍجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهَوْمُورَ
إِلَى الْخَيْرِ -

۲۳۶ وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَلْعِلْمِ الْإِنْسَانُ دَاخِلًا أَنْ تُحْيَا بِهِ
غَيْرَ أَهْلِهِ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُوسَلًّا)

نہیں بھرتا دوسرا دنیا کے حریں کا پیٹ کہیں نہیں بھرتا۔
(مذکورہ بالا تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے اہام)
احمد نے حضرت ابوالدرداء کی حدیث کے بارے میں یہ فرمایا کہ اس کا متن درست نہیں
ہے لیکن اس کی سند درست نہیں)

مومن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
دو چیزیں کبھی شکم میں نہیں ہوتے۔ ایک علم حاصل کرنا والا اور دوسرا
دنیا کو حاصل کرنا والا اور یہ دونوں برابر نہیں۔ صاحب علم تو فضائل خداوندی کھیلے
کو شاں ہوتا ہے اور دنیا کو حاصل کرنا والا سرکشی میں غرق رہتا ہے اس کے بعد
ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی بیشک انسان اسلئے سرکشی کرتا ہے تاکہ خود کو
بے پرواہ دیکھے پھر اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی بے شک بندوں میں سے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ دین کی سمجھ اور قرآن کے
علوم حاصل کر کے یہ کہیں گے کہ ہم امراء کی صحبت حاصل کر کے ان کے ذریعہ دنیا
تک رسائی حاصل کرینگے اور اپنے دین کو محفوظ رکھیں گے لیکن ایسا ممکن نہ ہوگا کیونکہ
خار دار وقت سے کاشا ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح ان کے قریب کاٹنے ہی چپے
جائیں گے۔ اس موقع پر محمد بن مسلم نے کہا کہ وہ اس گناہوں کو ملامت دیتے تھے (ابن ماجہ)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر اہل علم اپنے
علم کی حفاظت کرتے ہوئے اسکو صرف اہل لوگوں کو سکھائیں تو اپنے زمانہ کے
سر دار بن جائیں گے لیکن علم اگر دنیا داروں کو سکھایا جائے گا کہ دنیا حاصل
کر لیں نیز انہیں ذلت ہوگی ابن مسعود فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا کہ جسے صرف آخرت کو اپنا مقصود بنایا تو دنیا کے مقصد کیلئے اللہ تعالیٰ اسکو
کافی ہے اور جس کے مقاصد دنیا کی طرح پراگندہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کو یہ پرواہ
نہیں کہ وہ کس جنگل میں مرتا ہے۔ (ابن ماجہ) بیہقی نے شعب الایمان
میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا من جعل الہوم سے آخر تک

جناب اعمش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا علم کے لئے آفت (فسیان) بھولنا ہے اور اس کو مٹانے کو نہ
ہے کہ نا اہلوں کے سامنے علم رکھ جائے۔ اسے داری سے مراد روایت کیا
ہے۔

۲۴۷/۱۶ وَعَنْ سَعْيَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِكُلِّبِ مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ قَالَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْبَرَهُ الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّعْمُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۸/۱۸ وَعَنِ الْأَنْصَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَأَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِثْرَ لِلشَّرِّ يَتَوَارَأُ الْعُلَمَاءُ وَلَا خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۴۹/۱۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشْرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۰/۲۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ فِي عَمْرِؤُكَ لَعَرِفْتُ مَا يَهْدِيهِمُ الْإِسْلَامَ فَلَوْلَا قَالَ يَقْدِرُ مَنْزِلَةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُتَنَافِينَ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَيْمَةِ الْمُؤْمِنِينَ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۱/۲۱ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۵۲/۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاتَيْنِ قَامَا أَحَدُهُمَا فَمَنَنْتُ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ شِئْتُ قَطَعْتُ هَذَا الْبَلْعُومَ يَعْنِي مَجْرَى الْعُكَاوِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳/۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَمْلِكْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَعْلَمْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ بِمَا لَا تَعْلَمُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَتَّبِعْ قُلُوبُ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴/۲۴ وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَيْتَ هَذَا الْعِلْمَ دِينَ

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے دریافت کیا کہ صاحبانِ علم کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں پھر معلوم کیا کون سی چیز علم کو علماء کے دل سے نکالتی ہے تو جناب کعب نے کہا لا یرجی (داری)

حضرت احمس بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرک کے بارے میں معلوم کیا تو براہِ کار نے فرمایا مجھ سے شرک کے بارے میں نہیں بلکہ غیر کے بارے میں معلوم کرو یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ فرماتے اس کے بعد فرمایا بروں میں سب سے بڑے بھی علماء ہیں اور اچھروں میں سب سے بہتر بھی علماء ہی ہیں - (داری)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ عالم سب سے بڑا ہے جس نے اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچایا (داری)

حضرت زیاد بن حذیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز سنبھلے گا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عالم کی غرض اور منافق کا کتاب اللہ کے بارے میں جھگڑا کرنا اور گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا (داری) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں قلبی اور لسانی علم نافع کا تعلق تو قلب سے ہے اور زبانی علم ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت ہے - (داری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو قسم کا علم حاصل کیا سب ان میں سے ایک تو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے - لیکن اگر دوسرا بھی پیش کر دوں تو میرا گلا کاٹ دیا جائے - یعنی کیا ناکھانے کی رگیں - (بخاری)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا کہ جو علم رکھتا ہے تو کچھ کہے اور جو شخص علم نہ رکھنے کے بعد یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے والا ہے تو یہ بات بھی علم ہی کی وجہ سے ہے اور اسکو صاف طور پر یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا - تم فرمادو میں اس پر قسم ہے (جہنم میں پائنا اور زمین میں تکلف کرنے والوں سے ہوں) (متفق علیہ) حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ علم دین ہی نہیں بلکہ

فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ وَبَيْنَكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۵
۲۵ وَعَنْ حَدِيثِهِ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَعِيْمُوا
فَقَدْ سَبَقَتْكُمْ سَبَقًا بَعِيدًا اَذَلَّ اَنْ اَخَذَ تَمْرِيْنِيْنَا ذَرِيًّا لَا لَقَدْ
صَلَّيْتُ صَلَاتًا كَبِيْرًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۶
۲۶ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَعَوَّدُوا يَا اللّٰهُ مِنْ حُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللّٰهِ وَمَا حُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَاِدْفِيْ جَهَنَّمَ تَعَوَّدُ مِنْ جَهَنَّمَ
كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعًا مَرَّةً قِيْلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا
قَالَ الْقُرَّاءُ وَنَ الْمُرَاوُنَ بِأَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ كَذَا
ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ دَرَادِمِي وَابْنُ أَبِي نَجِيْمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
الَّذِيْنَ يَذُرُّوْنَ الْأَمْزَالَ قَالَ التُّمَّارِيُّ يَعْنِي الْجَوْدَةَ -
۲۵۷
۲۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَتَّبِعِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْ
الرِّسَالَةِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَحْمَتُ صَلَاتِهِ
عَاصِرُهُ ذَهَبَ خَرَابُ تَمَنِ الْهَدْيِ عَلَيْهِمْ شَرٌّ مِنْ نَحْسٍ
أَدْبَرِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ فَخَرَجُ الْوَسْطَةِ وَفِيهِمْ تَعَوَّدُ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۵۸
۲۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي لَيْسَى قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّي اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ آوَانٍ ذَهَابَ لِعِلْمِهِ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَتَحْتَنُّ الْقُرْآنُ وَ
تُقْرِئُهُ أَتَبْنَاءُ نَا وَيَقْرِئُهُ أَتَبْنَاءُ نَا أَتَبْنَاءُ هُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
فَقَالَ تَكَلَّمَكَ أَمْلُكَ زَيْدًا كُنْتُ لَكَ مِنْ أَفْقَرِ رَجُلٍ
يَا لَمَيِّزَةٍ أَدْلَسَ هَذَا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
وَالْإِنْجِيلَ لَا يَحْمِلُونَ يَسْمَعُونَ وَمَتَى فِيهِمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوُهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ -

۲۵۹
۲۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا
الْقُرْآنَ وَاعْلَمُوا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ

کہ تم اس کو کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے قارئین کے گرد
حاصل کرو کیونکہ تمہیں پیش قدمی کی کافی صلاحیت دی گئی ہے اگر تم
دائیں بائیں ہو گے تو ذور کی گمراہی میں جا پڑو گے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت حزن سے پناہ مانگو صحابہ نے
دریافت کیا کہ حزن کیا ہے سرکار نے فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے
جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا اس میں کون جاتا
تو اپنے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے اعمال میں رہا کاری کرنے والے بڑھن
البتہ ابن ماجہ نے اس میں اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان قارئین کو ناپست فرماتا
ہے جو اہل لو کی محبت اختیار کرتے ہیں لیکن بخاری نے کتبہ کلاس عالم امیر اویس
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں اسلام نام کے لیے باقی
رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم بانی رہ جائے گی مسجدیں آباد و مہوں کی لیکن
ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء آسمان کے نیچے بدترین
مخلوق ہوں گے ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انہیں پر لٹھیں گے۔
سے بیعتی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت زید ابن ابی لیسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علم کے چلے
جانے کا وقت ہے میں نے عرض کیا کہ علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم قرآن کی تلاوت
کرتے ہیں اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں اور وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے۔ اور یہ
سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ میری بات پر سرکار نے فرمایا تیری ماں تجھ
کو گم کرے میں تجھ کو میرے علمندوں میں سے سمجھتا تھا۔ کیا یہ یہودی اور نصرانی
تورات و انجیل نہیں پڑھتے لیکن وہ اس کے احکام میں سے کسی پر عمل نہیں
کرتے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن طبرانی نے اس حدیث کو ابوالامامہ
سے روایت کیا ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ و قرآن
(تقسیم کر کے) علم حاصل کرو اور دوسروں کو بتاؤ۔ قرآن پڑھو اور دوسروں

النَّاسِ قَاتِي أَمْرٍ مَقْبُوضٍ وَالْعَالَمِينَ نَقْصٍ يَعْظُمُ الْإِقْدَانُ فِيهِ
يَخْتَلِفُ اثْنَانِ فِي قَرِيْنَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْأَعْمَدِيُّ)

۲۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عَلِيٍّ لَا يَنْتَفَعُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يَنْفَقُ مِنْهُ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْأَعْمَدِيُّ)

کتاب الطہارۃ

پہلی فصل

۲۶۱ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْأَعْلَاءَ
مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ
وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَصْغُرُ
فَبَايَعْتُ نَفْسِي مُعَاقِبَتَهَا أَوْ مَوْبِقَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
كَمَا أَحَدُ هَذِهِ الزَّوَايَةِ فِي الصَّخَرِ صَعْبٍ وَلَا فِي كِتَابٍ خَفِيِّ
وَلَا فِي مَجَامِعٍ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بِدَلِّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ -

۲۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِيكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا دَرَكَةً
بِهِ الدَّرَجَاتُ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِبْرَاءِيمُ الْوُضُوءُ
عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْغُضَلِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الْوَبِطُ وَفِي حَدِيثٍ مَالِكٍ أَيْ أَنْتِ
فَذَلِكَ الْوَبِطُ فَذَلِكَ الْوَبِطُ رَدَّ دَرَكَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
فِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ ثَلَاثًا -

۲۶۳ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ

کو پر طہاؤ کیونکہ یہ اراد مال ہونے والا ہے۔
..... علم کم ہوتا جائے گا اسکے بعد فقے ظاہر ہوں گے
یہاں تک کہ دو شخص فرض کے بارے میں اختلاف کریں اور کوئی ان کے درمیان فیصلہ کرنے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو اسی ہے جیسا کہ
کوئی خزانہ جس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا (احمد و دارمی)

طہارت رپاکی کا بیان

حضرت ابومالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کناسمیران
کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھرتے ہیں یا بھر دیتے ہیں۔ (شک
راوی) آسمان و زمین کی درمیانی فضا کو نماز نور ہے اور صدقہ دلیل۔
میرزا رفیع اللہ اور قرآن مجید کے لئے تھوڑی بھرت (دلیل ہے) ہر شخص جو صبح
کرتے ہیں وہ اپنی جان کو فروخت کر دیتے ہیں یا اس کا زاد کر لیتے ہیں یا ملکات میں مال
دیتے ہیں (مسلم) اور ایک روایت کے مطابق اس امتانہ کے ساتھ لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کناسمیران و آسمان کے درمیانی حصہ کو بھرتے ہیں۔

میں نے اس روایت کو صحیحین میں نہیں دیکھا۔ نہ حمیدی کی
کتاب میں لی نہ جامع الاصول میں لیکن فارسی نے اس حدیث کو سبحان اللہ و
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ
تمہاری خطاؤں کو معاف کرے تمہارے درجات کو بلند فرمائے صحابہ نے عرض کیا
کیا یہ شک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا
زیادہ قدم رکھتے ہوئے نماز کے لئے مسجد میں حاضر کر دینا۔ نماز کے بعد دوسری
نماز کا انتظار یہ حقیقت میں رابطہ ہے۔ حضرت مالک بن انس کی روایت کے
کے مطابق رابطہ کے لفظ کا رکنا دوسرے بار اعادہ فرمایا اور ترمذی میں تین بار آیا ہے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اچھی طرح سے کیا اسے جہنم تمام گناہ

جَبَدَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ تَحْتِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقِ طَوَّافًا فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ تَحْتِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَتْ بَكُمُشَّتِهَا يَدَا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقِ طَوَّافًا فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقِ طَوَّافًا حَتَّى يَخْرُجَ نَوَاقِيًا مِنَ الذُّنُوبِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ يَحْسِنُ وَضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُنْ لِكَبِيرَةٍ ذَلِكَ الدَّاهِرُ كُلُّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَذْرَعَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمْ وَأَسْتَنْشَرْتُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيُمْنَى إِلَى الْبُرْقِيِّ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَ الْيُسْرَى إِلَى الْبُرْقِيِّ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَتَوَضَّوْتُ لِهَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا أَحْبَبْتُ رُكْعَتَيْنِ لَا يُحْدِثُ لِنَفْسِهِ فِيهِمَا شَيْءٌ غَيْرَ لَهُ مَا نَقَعَا مَرٍ مِنْ ذُنُوبِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

۲۶۷ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَيَحْسِنُ قُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ قِيصَلِي رُكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بہہ جلتے ہیں یہاں تک کرنا خنوں کے نیچے سے بھی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ بندہ مومن و مسلم وضو کرے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب آنکھوں سے کیا تھا اور جب کہنیوں کو پانی سے دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب ہاتھوں سے کیا تھا اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو اس پانی یا اس کے آخری قطرہ تک سے وہ تمام گناہ دھل جاتے ہیں جن کا ارتکاب کرنے میں پاؤں سے چلا تھا اب وضو فارغ ہو کر وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو نماز فرض کا وقت نصیب ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے شروع و ختم کے ساتھ نماز ادا کرے تو یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو یا تبے جب تک کہ وہ کسی گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس طرح وضو کیا کہ تین مرتبہ ہاتھ دھوئے کلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا پھر داہنے ہاتھ کو کئی تک تین مرتبہ دھویا اسی طرح بائیں ہاتھ کو کئی تک تین مرتبہ دھویا پھر مسح کیا اس کے بعد داہنے پیر کو تین مرتبہ دھویا اسکے بعد بائیں پیر کو تین مرتبہ دھویا حضرت عثمان فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا تھا پھر فرمایا کہ جو شخص میری طرح وضو کرے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کا مولکے درمیان اس کے ذہن میں کوئی دنیاوی خیال نہ آئے تو اسکے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے (متفق علیہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان دونوں کا مولکے درمیان حضور قلب کے ساتھ رجوع ہو تو اسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے -

(مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ
الْوُضُوءُ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا تُفْعَلُ
لَهُ أَجْرًا بِجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ هَكَذَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي مَوْصِيحِهِ وَالْحَمِيدُ فِي أَفْرَادٍ مُسْلِمٍ وَ
كَذَا ابْنُ الْأَثَرِ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ
النُّوَيْثِيِّ فِي الْخُرُوجِ حَدِيثَ مُسْلِمٍ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ وَرَوَاهُ
الْإِسْمَاعِيلِيُّ فِي جَامِعِهِ مِنَ التَّوَارِيخِ وَاجْعَلْنِي مِنَ
الْمُتَّقِينَ وَالْحَدِيثُ الَّذِي رَوَاهُ هُوَ أَشَدُّ رِجَاحًا
اللَّهُ فِي الصَّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ إِلَى الْخَيْرِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي جَامِعِهِ يَعْنِيهِ إِلَّا كَلِمَةً أَشْهَدُ قَبْلَ
أَنَّ مُحَمَّدًا -

۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَى يَدْعُو يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُثًّا
مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ
يُطِيلَ عُدَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَبَلُّغُ الْحِلْيَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۲۷۱ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَوْضِئُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ
الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ - رَوَاهُ
مَالِكٌ وَأَبُو أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۲۷۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جو مکمل طور پر وضو کرے
یا اسکو کمال درجہ تک پہنچا کر یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں
ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے اور رسول ہیں اس کے لئے جنت کے آسمانوں دروازے
کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ جس سے بھی چاہے داخل ہوا امام مسلم کی یہ روایت
حمیدی کے مطابق ہے اس کی تائید ابن اثیر نے جات الاصول میں کی ہے
اور شیخ عی الدین نورانی نے مسلم کے اخیر میں ہماری روایت کے مطابق اس
حدیث کو بیان کی ہے لیکن امام ترمذی نے اس میں یہ اضافہ کیا خداوند مجھے
توبہ کرنے والوں اور پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا - لیکن جو حدیث علی السنہ
رحمۃ اللہ علیہ نے صحاح میں روایت کی اس میں فرمایا ہے جسے وضو کیا اور اچھی طرح
سے کیا آخر حدیث تک لیکن امام ترمذی نے مذکورہ بالا حدیث کے بعد یہ نقل کیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت قیامت میں اس حال میں بلانی جائے
گی کہ ان کے چہرے وضو کے اثر سے چمکے دیکھتے ہوں گے پس تم میں سے جو یہ
چاہے کہ اس کی پٹیاں چمکتی ہوئی ہوں اسکو چاہیے کہ ایسا ہی عمل کرے تحقیق اللہ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہا ہاں تک مومن کے وضو کا پانی پہنچنا ہے۔۔۔۔۔
وہاں تک وہ زیور سے آراستہ ہوتا ہے - (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اعمال میں استقامت حاصل کرو نا کہ تم میں سے کسی سلاحت
نہ جوگی اور جان لو کہ تمہارے بہترین اعمال یہ ہے نماز ہے مومن کے سوا کوئی
وضو کی حفاظت نہیں کرتا - (مالک - احمد - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو پر وضو کیا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی
جاتی ہیں - (ترمذی)

تیسری فصل

۲۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْرُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کی کنجی خانہ ہے نماز کی کنجی طہارت (وضو) ہے (احمد)

۲۴۴ وَعَنْ شَيْبَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرَّؤُوفَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فُلَانٌ صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحِبُّونَ الطَّهْرَ وَ إِنَّمَا يُلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أَوْ لَيْتَكَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت شعیب ابن ریح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی لیکن دوران نماز متشابہ لگا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے فرمایا کیسے لوگ ہیں کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں لیکن چھ وضو نہیں کرتے جس کی وجہ سے مجھے قرأت میں اشتباہ ہوتا ہے۔ (نسائی) بنی سلیم کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں پر شمار فرمایا مجھ سے شمار کرایا (شک راوی) اپنے فرمایا سبحان اللہ کتنا ترازو کے نصف پلہ کو بھر دیتا ہے اور الحمد للہ پلے کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے۔ اسے توفی نے روایت کیا اللہ کا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۴۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ أَوْ فِي يَدِي الشَّبِيرُ نِصْفُ الْوَيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ نِصْلَةُ وَالْكَثِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّومُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔

حضرت عبد اللہ صناجی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اس میں کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی دیتا ہے تو ناک کے گناہ دھلتے ہیں اور جب چہرہ کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دھلتے ہیں یہاں تک کہ پلوں کے نیچے کے بھی اور جب ہاتھ (کمبلیوں تک) دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں اور مسح کرنے سے سر کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں اور جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ منہ ناخنوں کے نیچے تک کے دھل جاتے ہیں پھر اس میں کعبہ کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے (ماکمل نسائی)

۲۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُكُمْ وَمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا انْشَاءَ اللَّهُ يَوْمَكُمْ لَكُمُ الْجُحُودُ وَوَدَّ أَنْ أَقْدَرَ لَكُمْ أَنْ تَخْلُفُوا قَالُوا أَدْنَسْنَا أَخْرَأْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ أَصْحَابِي لَأَخْلُفُنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان نشرین گئے وہاں جا کر آپ نے مومنین کو مخاطب کر کے فرمایا اے مسلمانوں کی سرلے میں رہنے والو تم پر سلام ہو اللہ نے چاہا تو تمہیں ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو ہمیں

۲۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارُكُمْ وَمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا انْشَاءَ اللَّهُ يَوْمَكُمْ لَكُمُ الْجُحُودُ وَوَدَّ أَنْ أَقْدَرَ لَكُمْ أَنْ تَخْلُفُوا قَالُوا أَدْنَسْنَا أَخْرَأْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّكُمْ أَصْحَابِي لَأَخْلُفُنَا

وہاں ہر دمہا بے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں سرکار نے فرمایا تم میرے صحابہ ہو۔ میرے بھائی تو وہ ہیں جو مستقبل میں آئیں گے صحابہ نے عرض کیا آپ اپنی امت کے آنے والوں کو کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اگر کسی کے پاس پنج صحابیان گھوڑے ہوں جن کی پیشانیوں اور سم سفید ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو سیاہ گھوڑوں میں نہ پہچان لے گا۔ صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ جب سرکار نے فرمایا جیسا وہ مسلمان قیامت کے دن آئیں گے اور میں عرض کہ فرہر ہونگا تو میں انکو اعفاء و منور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلا فرد ہوں گا جسکو قیامت کے دن سجدہ کی اجازت دی جائیگی۔ اور مجھے ہی سب سے پہلے سجدہ سے سزا ملنے کو کہا جائیگا۔ رب میں اپنی امت کے ان افراد کو پہچان لوں گا جو میرے سامنے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے پیچھے ہوں گے اس وقت ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ لوگوں کے ابو و ماں میں جو جناب نور سے آپ کی امت تک کے لوگوں کا ہوگا کس طرح پہچانیں گے سرکار نے فرمایا انکے اعفاء و منور کی چمک دیکھ کر کیونکہ کوئی بھی ان جیسا نہ ہوگا۔ اسکے علاوہ ایک پہچان یہ بھی ہوگی کہ میری امتوں کے نامہ اعمال دائیں ہاتھوں میں ہوں گے اور انکی ذریت انکے آگے دوڑتی ہوئی آئے گی۔ (احمد)

ابن کثیر رحمہ اللہ

الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَدْعًا وَلَكِنْ كَانُوا عَلَىٰ سَبِيلِ الدِّينِ تَعْرِفُ مَنْ كَلَّمَ يَأْتِ بَعْدَ مِنْ أَمْرِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَأَرَاكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَمْ يَخْلُفْ عَنْهُ مُحَاجَّةً بَيْنَ ظَهْرَيْنِ خَلِيلٍ دُهِمَ لَهُمْ أَلَا يَعْرِفُ خَلِيلًا قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَوَلَّوهُمْ يَأْتُونَ عَنْهُمْ مَحْجَلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَكَانُوا قَدْ طَهُمَ عَلَى الْحَوْضِ

(رداءہ مسلم)

۲۴۸ وَعَنْ أَبِي الدُّدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لِي بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَآتَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَكَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَانْظُرْ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَاعْرِفْ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَبَيْنَ خَلْقِي مِثْلَ ذَلِكَ وَبَيْنَ تَبَوُّعِي مِثْلَ ذَلِكَ وَبَيْنَ شِمَالِي مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نَحْوِي إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ عُرْمٌ مُحْتَمِلُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِضْهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِضْهُمْ تَسْمِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (رداءہ احمد)

بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

پہلی فصل

جو چیزیں وضو کو واجب کرتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو کر کے نماز نہ ادا کرے (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی اسی طرح مال حرام سے صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی کثرت سے آتی تھی اور داما ہونے کی وجہ سے سرکار سے ملنے دریافت کرتے شرم معلوم ہوتی تھی لہذا میں جناب مقداد کے ذریعہ مسئلہ معلوم کر لیا تو سرکار نے فرمایا کہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر

۲۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ (متفق علیہ)

۲۵۰ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوٍّ (رداءہ مسلم)

۲۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ ابْنُ مَرْثَدَةَ قَامَرْتُ الْيَقْدَادَ فَسَأَلَ فَقَالَ يَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ (متفق علیہ)

ابن کثیر رحمہ اللہ

۲۸۲- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلِيُّ السُّنَّةُ بِحَمْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ هَذَا
مُسَوِّغٌ لِحَدِيثِ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ جَلَسًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوَضُّعَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ فَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ اسْتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ أَصَحُّ فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَصَحُّ فِي مَرَايِضِ الْإِبِلِ قَالَ لَا.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَاسْتَكَلْ عَلَيْهِ لَحْدَهُ مِنْ شَيْءٍ أَمْزَلًا فَلَا يَجُوزُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۲۸۵- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبْ لَبَنًا فَمَضْمَضْ وَقَالَ إِنْ لَكَ دَسَمًا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۶- وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثَّمَنِ أَنَّ خَدِجَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْقَهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصَا ثُمَّ دَعَا بِالنَّارِ وَادَّخَلَهُ بُؤْتُ الْأَرِيالِ تَوْبِيخًا مَرَّتَيْنِ فَتَوَضَّأَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۷- وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ الثَّمَنِ أَنَّ خَدِجَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْقَهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصَا ثُمَّ دَعَا بِالنَّارِ وَادَّخَلَهُ بُؤْتُ الْأَرِيالِ تَوْبِيخًا مَرَّتَيْنِ فَتَوَضَّأَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر پرہیزگار کو کھانے کے بعد وضو کرنا ہو تو وضو کرے لیکن شیخ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاة کھایا اس کے بعد وضو نہ فرمایا۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم بکری کا گوشت کھائے کے بعد وضو کریں تو سرکار نے فرمایا چاہو تو وضو کرو وچاہو تو وضو نہ کرو میں نے پھر سوال کیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں تو سرکار نے فرمایا ہاں اور گوشت کھا کر وضو کرنا بطل ہے دریافت کیا کہ بکریوں کے بارہ میں غازیہ میں لیں سرکار نے فرمایا ہاں۔ سائل نے پوچھا کہ اونٹوں کے بارہ میں غازیہ میں سرکار نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں گڑ بگڑ محسوس کرے اور وہ شک میں پڑے کہ اس کے پیٹ سے کچھ نکلتا ہے یا نہیں تو وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ وہ بیک کی آواز نہ سنے یا بدبو محسوس نہ کرے (مسلم)
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اس کے بعد کھل کر فرمایا اس میں چکنا چٹ ہوتی ہے (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی غازیہ ادا فرمائی اور موزوں پر مسح فرمایا اس موقع پر حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آج اپنے وہ عمل کیا جو ہم نے اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا آپ نے فرمایا اے عمر میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت سہید بن ثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جنگ خیبر کے سال ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا جب آپ مقام سبلا پر تھے تو خیبر کے قریب تھے وہاں آپ نے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا لیکن سق کے علاوہ کچھ سامنے نہ آیا یہ سنا آپ کے حکم کے مطابق گھوڑے کے بھگو سرکار نے اور دوسرے صحابہ نے کھایا پھر

وَمَقْصِدُنَا اللَّهُ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

مازمنوب شروع کرنے سے پہلے کھانک اور بچنے بھی کیا کیا کہیں پھر نماز پر عالیٰ اور وضو نہیں کیا (بخاری)

دوسری فصل

۲۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہیں کیا جائے اگر سانس کی آواز یا بدبو سے۔

(احمد و ترمذی)

۲۸۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَدْنِيِّ فَقَالَ مِنَ الْمَدْنِيِّ الْوُضُوءُ وَمِنْ الْمَدْنِيِّ الْعُضْلُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذہبی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مذہبی نکلے پرو وضو اور مذہبی نکلے پر غسل کرنا چاہیے۔ (ترمذی)

۲۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْتَازُ الصَّلَاةِ اللَّهُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کجی وضو ہے اور تکبیر تحریمہ اس کی حرمت اور امام اس کی حلت ہے (ابوداؤد، ترمذی، دارمی، ابن ماجہ، بخاری، مسند کوفی اور ابوسعید سے روایت کیا ہے)

۲۹۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْيَانِهِنَّ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بے آواز ریگ آئے وضو کرے اور عورتوں کے پاس نہ جاؤ یعنی انکے ساتھ مقعدوں میں جماعت نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعَيْنَتَانِ وَكَأَمَّ السَّهْمُ فَإِذَا نَامَتَا الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوُكُوءُ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں کا ڈھکن آنکھیں سر میں کا ڈھکن ہیں جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو یہ ڈھکن اٹھ جاتا ہے۔ (دارمی)

۲۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَمَّ السَّهْمُ الْيَمَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُجِيبُ الشُّكِّ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا رَأَى عَنِ النَّبِيِّ عِدْلَهُ مَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَغْفِقَ رُءُوسُهُمْ ثُمَّ يَتَوَضَّأُونَ وَلَا يَتَوَضَّأُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَتَأَمَّرُونَ بَدَلًا يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى تَخْلُقَ رُءُوسُهُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں کا ڈھکن آنکھیں ہیں لہذا جب کوئی سو جائے تو اسکو چاہیے کہ وضو کرے (ابوداؤد) شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حکم مجھے والے کے لئے نہیں جس کی تائید حضرت انس کی روایت سے ہوتی ہے کہ اسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے منتظر رہتے تھے یہاں تک کہ زمین کا رومب سے انکی گردنیں جھک جاتی تھیں پھر وہ بغیر وضو کے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد) لیکن امام ترمذی کی روایت میں انتظار نماز کی بجائے یہ کہا کہ انتظار کرتے کرتے ان کے سر جھک جاتے۔

۲۹۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُصْطَلِحًا فَوَأَسَّهْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس شخص پر ہے جو لیٹے اور سو جاتے اسلئے

إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَغَاسِلُهُ۔

کہ سونے کی وجہ سے اس کے ہڈیوں میں ہلچل ہوتی ہے۔

(بَعَاۃُ التَّوْمِیْنِیِّ دَاوُدُ)

(ترمذی - ابو داؤد)

حضرت بسرو روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وہ وضو کرے۔

(مالک - احمد - ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ - دلمی)

حضرت طلحہ بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اگر کوئی شخص وضو کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو کیا دوبارہ وضو کرے سرکار نے فرمایا کیا وہ تمہارے جسم کا حصہ نہیں ہے۔ ابو داؤد - ترمذی - نسائی لیکن ابن ماجہ نے شیخ عیسیٰ السنہ کے حوالے سے کہا ہے کہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ جناب ابو ہریرہ جناب طلحہ کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے اور ابو ہریرہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کوئی اپنا ہاتھ شرمگاہ کی طرف لے جائے چاہے کہ وہ وضو کرے روایت شافعی و ارقطی لیکن نسائی نے جناب بسرو سے جو روایت کی اس میں مائل کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ازواج کی تقبیل فرماتے اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا فرماتے تھے ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ ہمارے نزدیک جناب عروہ کی سند حضرت عائشہ کے ساتھ کسی حال میں بھی درست نہیں اسی طرح ابراہیم بنی کی سند بھی درست نہیں لیکن امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث اسل چکیونکہ ابراہیم بنی نے براہ راست حضرت عائشہ سے سنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا اس کے بعد نیچے بچھے ہوئے فرش سے ہاتھ پونچھ کر نماز ادا کی اور وضو نہ فرمایا (ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں نے حضور علیہ السلام کو جب نماز ادا کرنا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا اس کے بعد بغیر وضو کیے نماز ادا کی (احمد)

۲۹۵ وَعَنْ بُرَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ دَعَاهُ مَا لَكَ وَاحِدًا

دَاوُدُ وَالتَّوْمِیْنِیِّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ۔

۲۹۶ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْرِ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَقَدْ هُمَلَا لِيَضَعَهُ يَمَنَهُ دَعَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّوْمِیْنِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ

رَدِیُّ ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُعْجِی التَّنْزِیْهِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْخُورٌ لِأَنَّهُ هُوَ ذَكَرَهُ بَعْدَ قَدْ وَضَّأَ طَلْحَةُ وَ

قَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بَيْتَهُ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ دَعَاهُ الشَّافِعِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ

عَنْ بُسْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْوِزْ بَيْنَ بَيْتِهِ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ۔

۲۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يَصْبِي وَلَا يَتَوَضَّأُ دَعَاهُ أَبُو

دَاوُدَ وَالتَّوْمِیْنِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّوْمِیْنِیُّ لَا يَصْبِي عَنْهُمَا أَصْحَابُنَا بِحَالٍ إِسْنَادُهُ عَرُودٌ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ

إِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مَوْسَلٌ قَدْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ لَمْ يَصْعَقْ عَنْ عَائِشَةَ۔

۲۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشًا ثُمَّ مَسَّ يَدَهُ بِوَسْجٍ كَانَ تَحْتَ

دُمِّ قَامٍ فَصَلَّى رَدَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۲۹۹ وَعَنْ أَوْسَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَابًا مَشْهُوًّا فَكَأَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۰۰ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ أَشْرَعُ

۳۱

تیسری فصل

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اس بات

۳۱

يُرْسِلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلَّى وَتَمَّ
يَتَوَضَّأُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۱- وَعَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتَ لَهْ شَاةً فَجَعَلَهَا فِي الْوَدْعِ
فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا
أَبَا نَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ أَهْدَيْتَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخَبَخْتَهَا فِي
الْوَدْعِ وَقَالَ مَا وَلِيَّيَ الذِّدَاعُ يَا أَبَا نَافِعٍ فَنَا وَلَتْهُ الذِّدَاعُ
ثُمَّ قَالَ مَا وَلِيَّيَ الذِّدَاعُ الْآخَرُ فَنَا وَلَتْهُ الذِّدَاعُ الْآخَرُ ثُمَّ
قَالَ مَا وَلِيَّيَ الذِّدَاعُ الْآخَرُ فَقَالَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ إِنَّمَا الشَّاةُ
ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّكَ
لَوْ سَكَّتَ لَنَا وَلَتَمَّيْ ذِرَاعًا فَنَا وَاعَا مَا سَكَّتَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فَتَمَضَّمْ فَاهُ وَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى
ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا يَارِدًا فَكَلَّ ثُمَّ دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَسَّ مَاءَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ إِلَّا أَنَّهُ تَعَبَّدَ لَكُمْ دَعَا بِمَاءٍ إِلَى الْخَيْرِ -

۳۰۲- وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَتَادِبُ دَابُوَ
طَلَعَتْ جُلُوسًا فَكَلَّمْنَا لَحْمًا وَخَبَزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَ
لَمْ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ أَتَوَضَّأُ
مِنَ الْكَلْبِيَّةِ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ مَنْ هُوَ حَيٌّ يَوْمَئِذٍ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۰۳- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ قُبَلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتُهُ
وَجَسَدُهَا مِنَ الْمَلَاسَةِ وَمَنْ قَبَلَ امْرَأَتَهُ أَدْبَجَتْهَا سِدَّةً
فَعَلِبَرِ الْوَضُوءِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَشَافِعِي)
۳۰۴- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مِنْ قُبَلَةِ الرَّجُلِ
امْرَأَتُهُ الْوَضُوءُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)
۳۰۵- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ
الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّحْمِ فَتَوَضَّأُوا مِنْهَا -

۳۰۶- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَيْمِيمِ بْنِ دَاوُدَ

کا شاہد ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت بھونٹا تھا
آپ اس کو کھاتے اور بغیر وضو کے نماز ادا کر لیتے تھے (مسلم)

حضرت ابو رافع ہی روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس روکری کا گوشت
تھے میں آیا میں نے اس کو ہانڈی میں رکھ دیا اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو رافع یہ کیا ہے میں
نے عرض کیا کہ روکری کا گوشت ہے جو تھوڑے میں آیا ہے میں نے اس کو پکانے کے لیے کھکا
بعد جب گوشت پک گیا، تو سر کاٹنے فرمایا دوستی ہمیں دو میں نے دستی پیش
کر دی تو آپ نے دوسری دستی طلب فرمائی اس کے بعد تیسری دستی طلب کی
تو میں نے عرض کیا کہ روکری میں صرف دو دستی ہوتی ہیں اس موقع پر سر کاٹنے فرمایا
اگر تم خاموشی کے ساتھ مجھے دستی پیش کرتے رہتے تو قطعی یہ میں ہر حضور علیہ السلام
نے پانی منگوا کر کھلی اور ساتھ کی انگلیوں کو دھویا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی نماز سے
فان ہو کر جناب ابو رافع کے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ سر گوشت
کھا رہے ہیں تو آپ ان کے ساتھ گوشت کھایا اس کے بعد میں نے اگر نماز ادا کی لیکن میں
دوران پانی استعمال نہیں کیا راہم لیکن وادی نے اس حدیث کو ابو عبد اللہ سے روایت کیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابی اہود
ابو طلحہ کے پاس بیٹھا تھا وہیں ہم نے کھانا کھایا اس کے بعد میں نے وضو کے لیے پانی
طلب کیا تو ان حضرات نے کہا کہ تم وضو کیوں کر رہے ہو میں نے کہا کہ کھانا کھا رہا ہوں
کھانا ہے یہ حضرات کہنے لگے کہ پاک چیزیں کھانے کے بعد وضو کی کیا ضرورت ان کھانا
کے بعد تو غسل نے بھی وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھے۔ (راہم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اپنی بیوی کی تقبیل اور اس کی ملاست
کے بعد میں فرمایا کہ تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کی تقبیل کرے یا اس سے ملاست
کے اس کو وضو کرنا لازم ہے۔

(امام مالک، شافعی)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنی بیوی کی
تقبیل کرنے سے وضو لازم آتا ہے۔

(امام مالک)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرمایا کرتے تھے کہ تقبیل بھی ملاست ہے اس کے بعد وضو کیا کرو۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ حضرت یحییٰ دارمی رضی اللہ عنہ

قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَخْفَعَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَغَا -

(متفق علیہ)

۳۱۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّمَّا اللَّاحِظِينَ قَالُوا وَمَا اللَّاحِظَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّوْزِيُّ يَخْتَلِي فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ -

(رواہ مسلم)

۳۱۲- وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَلَا إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمْسُ ذِكْرَهُ بِحِلْيَةٍ وَلَا يَتَمَتَّعُ بِمِيزَةٍ -

(متفق علیہ)

۳۱۳- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْبِذْ مِنْ اسْتِجَارَةٍ قَلِيلًا -

(متفق علیہ)

۳۱۴- وَعَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَكَادِعُ مِلْدَادَهُ مِنْ مَاءٍ وَعِزَّةٌ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ -

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۳۱۵- عَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُتَّفَقٌ فِي رِوَايَتِهِ وَهَمَّ بِدَلِّ نَزَعَ

۳۱۶- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ الْبَرَازَ انْطَلَعَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۳۱۷- وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَدَا أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دَوْمَانِي أَصْبَلٌ جَدِيدٌ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا ارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَتَدَبَّرْهُ -

(رواہ ابو داؤد)

۳۱۸- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا بسرکار نے فرمایا امید یہ ہے کہ شاید جب تک خشک نہ ہوں گی ان کے مذاہب میں تخفیف نہ ہوگی (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت و نفرت کی دو باتوں سے بچو لوگوں نے معلوم کیا یا رسول اللہ وہ دو باتیں کونسی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ راستہ اور سایہ دار و رخت کے نیچے پیشاب اور پامانہ کرنا (مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اسی طرح جب بیت الخلاء جائے تو شرمگاہ کو دہانے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ استنجی کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اس کو چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو کوئی بیت الخلاء جائے اس کو چاہیے کہ طاق ڈھیلوں سے استنجا کرے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضاء حاجت کو جاتے تو میں اور ایک بچہ ساتھ میں پانی کا چھڑاؤں اور ایک کدال جیسے برتن ہوتے تھے فرغت کے بعد آپ پانی سے استنجا کرتے تھے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے (ابوداؤد و نسائی) لیکن امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریبہ اور صاحب ابوداؤد نے کہا ہے کہ مشکوٰۃ ہے اور انہوں نے اسے اپنے بچے کے ہاتھ میں دیا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنی دود تشریف لے جاتے جہاں ان کو کوئی

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس وقت آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو آپ نے دیوار کی آڑ میں نرم جگہ تلاش کر کے فراغت حاصل کی اس کے بعد فرمایا جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو اس کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا آتَاكَ الْحَاجَّةُ لَمْ يَرْفَعْ تَوْبَةً حَتَّى يَدُورَ مِنَ الْأَذَى -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۱۹ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَثَلِ الْوَالِدِ لَوْلَاكُمْ أَعْرَضْتُكُمْ إِذَا

أَتَيْتُمُ الْغَارِثَ فَلَا تَسْتَقِيلُوا الْغَيْبَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَ

أَمْرٌ ثَلَاثَةٌ أَحْبَابِي وَلَمْ يَلْحَقْ مِنَ الرَّدْوَةِ وَالْبِقْعَةِ وَهِيَ أَنْ

يَسْتَطِيبَ الرَّجُلُ بِمَيْتَةٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۲۰ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لِيُطَهِّرَهُمْ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُ الْيُسْرَى

لِيُخَلِّصَهُمْ وَمَا كَانَ مِنْ أَذَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۱ - وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَارِثِ فَلْيَدِّهْ هَبْ مَعَ بِلَاثَةِ أَحْبَابٍ

يَسْتَطِيبُ بِهِمْ قَرْنَهَا تُجْزَى عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالنَّارِغِيُّ)

۳۲۲ - وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَجْمِعُوا بِالرَّدْوَةِ وَلَا بِالْعِظَامِ قَرْنَهَا زَادَ

إِحْوَاؤُكُمْ مِنَ الْحَيِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ

لَمْ يَذْكُرْ زَادَ إِحْوَاؤُكُمْ مِنَ الْحَيِّ -

۳۲۳ - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زَيْدُ لَعَلَّ الْخَيْرَ سَقَطَ بِكَ

بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مِنْ عَقْدٍ يَغِيثُ أَوْ تَقْلَدُ فَرَا

أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجْمٍ دَأْبُهُ أَوْ عَظْمٍ فَإِنْ مُحْتَمِلًا فَمَنْ يَرَى

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۴ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ حُلَّ فَلْيُؤْمِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ

لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اسْتَجْمَعَ فَلْيُؤْمِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَ

مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ كَمَا تَخْلُكُ فَلْيَلْفِظْ مَا لَكَ

بِلِسَانِهِ فَلْيَسْتَلِمِ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ

کی مادت کر رہی تھی کہ جب آپ قصار حاجت کا اظہار فرماتے تو اس وقت تک کھڑا

دھکاتے جب تک کہ زمین کے قریب نہ پہنچتے (ترمذی - ابوداؤد دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں جیسا کہ والد اپنی اولاد کو تعلیم

دیتے ہیں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم بیت الخلا کو جاؤ تو نہ قبلہ کو منہ کرو اور نہ

پشت نہ پھر چہیں حکم دیا کہ مستنجی کے لیے رکم نہ کم، مین ڈھیلے استعمال کرو اپنے

بہن بڑی اور لید سے استنجی اگر نہ منع فرمایا اسی طرح دوا میں ہاتھ سے استنجی

کرنے بھی منع فرمایا (ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کھانا اور پاک کاموں کو داہنے ہاتھ سے کرتے۔ البتہ طہارت اور گھٹیا

کام بائیں ہاتھ سے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی بیت الخلا بجائے تو اپنے ساتھ مین ڈھیلے لے

جائے اور ان سے استنجی کرے کیونکہ وہ اس کے لیے کافی ہوں گے۔

(احمد ابوداؤد نسائی دارمی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجی کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے

فرمایا کہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ (ترمذی لیکن صاحب نسائی نے

جن بھائیوں کی غذا کا ذکر نہیں کیا۔)

حضرت رافع بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے رافع امید ہے میری حیات ظاہری کے

بعد نہیں طویل عمر ملے گی لہذا تم لوگوں کو بتانا کہ جس نے دائرہ کو باندھا اگر وہ

لگائی، تو منہ کے طور پر یا گردن میں مہرہ ڈالا یا جانوروں کے چارے یا ہڈی سے

استنجی کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مرد لگائے اس کو چاہیے کہ طاق سلاخیں لگائے

اور جو ایسا کرے تو بہتر ہے اگر نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو استنجے کے لیے

جائے اس کو چاہیے کہ طاق تبدیل کرے استعمال کرے اگر ایسا کیا تو بہتر ہے

ورد کوئی مضائقہ نہیں اور جس نے کھانا کھانے کے بعد خال سے کچھ دانتوں

سے نکالا تو اس کو چھینک دے لیکن اگر اس نے زبان سے کچھ ملحدہ کہی ہے تو اس کو نکلے اور جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور اگر ایسا نہ کیا تو کوئی معاف نہ کریں اور جو شخص قعدے حاجت کے لیے بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ جگہ پر دھ دار ہو اور ایسی جگہ نہ تو اس کو چاہیے کہ دریت کا ایک چھوٹا ٹیبل بنا کر اس کی طرف پشت کرے کیونکہ شیطان انسانوں کی شرمگاہوں سے کھینک رہا ہے اور جس نے ایسا حضرت محمد اللہ بن مفضل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی منسل خانہ میں پیشاب کر کے وضو یا منسل نہ کرے کیونکہ دوسرے اکثر اسی وجہ سے ہوتے ہیں راہرواؤد مگر امام ترمذی نسائی نے پیشاب کے بعد وضو یا غسل کا تذکرہ نہیں کیا ہے

(راہرواؤد ابن ماجہ و ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النور کی نعت فرمائی ہے

(۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بری باتوں سے بچو کیونکہ لعنت کا سبب ہیں دریا کے گھاٹ، راستہ میں اور سایہ دار جگہ جہاں لوگ بیٹھے ہوں، پر پاناؤ کرنا راہرواؤد ابن ماجہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اس حالت میں قبضہ حاجت کے لیے نہ نکلیں کہ ان کے سر کھلے ہوں اور باتیں کرتے ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ اس عمل سے ناواظ ہو رہا ہے۔

(راہرواؤد ابن ماجہ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجی خانے اور کوٹے خانے جو شیطانوں کے آسپک جگہیں ہیں۔ لہذا تم میں سے جو کوئی بیت الخلا کو جائے اس کو چاہیے کہ وہ اللہ و یا اللہ من الخبث والنجاست پڑھے (راہرواؤد ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیان پردہ ہے کہ جب کوئی پاناؤ میں جائے تو بسم اللہ پڑھے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

وَمَنْ آتَى الْخَلَاءَ فَلَيْسَتْ رِقَابٌ لَهُ يَحْدُ إِلَّا أَنْ يَجِبَهُ
كَتِبَتْ لَهُ رَمْلٌ فَلَيْسَتْ رِقَابٌ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ
بِمَقَامِهِ بَنِي آدَمَ مَنْ قَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا
حَدَّ -

(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی)

۳۲۵
۱۹
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُكُنْ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحْبَةٍ ثُمَّ
يَقْعِلُ فِيهَا أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنَّ عَاقِبَةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ
رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ
يَذْكُرَا لَهُ يَقْعِلُ فِيهَا أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهَا -

۳۲۶
۲۰
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِينَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرُكُنْ أَحَدُكُمْ فِي مُجْدٍ -

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

۳۲۷
۲۱
وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِينَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَّازِي الْمَوَارِدَ وَفَكَارِعَةَ
الْقَرْيَةِ وَالْظِّلِّ - (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

۳۲۸
۲۲
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ الرَّجُلُ يَصْرِيحُ بِالْعَاقِطِ كَأَنَّ شَقِيقَ عَن
عَدُوِّهِمَا يَتَعَدَّ تَانِ فَإِنَّ اللَّهَ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۳۲۹
۲۳
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشُ مُحْتَضَرَةٌ فَكَادَ أَنْ
أَحْدَثَ اللَّهُ الْخَلَاءَ فَلَمَّا قَعَلَ أَعْرَضَ بِأَشْوَمٍ مِنَ الْخُبْثِ وَالْغَبَابَةِ
رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۳۳۰
۲۴
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُبْحَانَ مَا بَيْنَ أَهْوِيَةِ الْوَجْوِ وَعَوْدَانِ بَنِي آدَمَ لَدَا
حَقْلٍ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءُ أَنْ يَقْعِلَ بِسِرِّهِ اللَّهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي
فَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ هَبْرِيٍّ قَدْ سَأَلْتُ عَنْهُ لَيْسَ يَقْبُوعِي
۳۳۱
۲۵
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذْ أَخْرَجَهُ مِنَ الْخَلَاةِ قَالَ عَقْرَاكَ - وَدَاهُ الرَّفِيقُ
وَابْنُ مَلَجَةَ وَالنَّارِيُّ -

۳۳۲ ۲۶
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذْ آتَى الْخَلَاةَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي ثَوْبٍ أَوْ زُكُوءٍ فَأَسْتَبْنَى
ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ أَخْرَقْتُهَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَرَدَى النَّارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ -

۳۳۳ ۲۷
وَعَنِ الْمُحْكَمِيِّينَ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَبَالَ ثَوْبًا وَنَفَعَهُ قَرْبَةً -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۴ ۲۸
وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ مِنْ عِيْدَانِ تَحْتَ سِرِّيهِ يَبُولُ فِيهِ
يَا لَلْبَيْلِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۵ ۲۹
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِنَّا أَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبْلُ قَائِمًا فَابْكُلْ قَائِمًا
مَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَلَجَةَ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْمَاعِيلُ
مُحَمَّدُ بْنُ الشَّعْرَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَدْ مَنَعَهُ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ آتَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِلَةً قَدِمَ فَبَالَ قَائِمًا
ثُمَّ نَفَقَ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذَلِكَ لِعَذَابِهِ -

علیہ السلام کی عادت یہ تھی کہ آپ بیت الخلاۃ سے نکلنے وقت غُفْرَانُکَ کہتے
تھے۔ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاۃ تشریف لے جاتے تو میں آپ کے استنباح کے لیے برتن
یا چھال میں پانی دیتا جس سے آپ استنباح فرماتے جب بیت الخلاۃ سے باہر
تشریف لاتے تو آپ زمین سے ہاتھ دگرکتے اور میں پانی کا دوسرا برتن لاتا تو آپ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم پیشاب سے فارغ ہو کر وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹا مار
تھے (ابوداؤد نسائی)

امیرِ مہنت رقیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے بستر کے نیچے میدان کی گھڑی کا مال کا ایکس برتن تھا۔ رات کے
وقت آپ اس میں پیشاب فرماتے تھے

(ابوداؤد نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کھڑے ہو کر
پیشاب کر رہا تھا۔ رسول اللہ نے مجھے کھڑے پیشاب کرنے سے منع فرمایا اس کے
بعد میں نے کبھی ایسا نہ کیا (ترمذی لیکن ابن ماجہ نے کہا ہے کہ شیخ امام علی
سے ایک روایت حضرت مدنی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
قوم کی گھڑی پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ متفق علیہ) کہا گیا ہے کہ
یہ عمل کسی مجبوری کی وجہ سے تھا۔

تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اگر تم سے کوئی
یہ کہے کہ سرکار کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اس کو سپاہِ جانور۔ ہمیشہ آپ
بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے۔

(احمد ترمذی نسائی)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ وحی لے کر
آئے تو انہوں نے سرکار کو وضو کر کے اور نماز پڑھ کر بتائی جب وضو سے
فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ پر چھینٹے مارے (احمد دارقطنی)

۳۳۶ ۳۰
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنَعَهُ أَنْ يَخْبُرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ
يَبُولُ إِلَّا قَائِمًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۳۷ ۳۱
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَاهُ فِي آوَلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ
فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا قَدِمَ مِنَ الْوُضُوءِ
أَخَذَ عُرْقَةً مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّحَ بِهَا قَرْبَةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَاللَّاحُظِيُّ)

۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي جَبْرِئِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ سَمِعْتُ مُعَمَّدًا ابْنَ أَبِي الْخَارِثِيِّ يَقُولُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَارِثِيُّ الرَّادِيُّ مُتَكَرِّرُ الْحَدِيثِ -

۳۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَامُ عُمْرُكُمْ لَكُمْ بِكُورٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَا لَا تَوْضَأُ بِهِ قَالَ مَا أَمَرْتُ كَلَّمَا بَلَّغْتَ أَنْ تَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتَ لَكُنَّ سُنَّةً -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَنَسٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةُ لَمَّا نَزَلَتْ فَبَدَّلَ رِجَالٌ يُجَبُّونَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَاتٌ مَعَشَرُ الْأَنْصَارِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طَهَّرْتُمْ قَالُوا تَتَوَضَّعُونَ لِلصَّلَاةِ وَتَتَغَسَّلُونَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتَسْتَنْجِي بِالنَّعَاءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ كَعَلَيْكُمْ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۴۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَهْزِي أَيْ لَا رَى صَلَاحَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخُرُوءَ قُلْتُ أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا نَسْتَقِيلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِي بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَنِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْبَابٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَطْفٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ)

۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ اللَّذَرَفُ فَوَضَّعَهَا ثُمَّ جَلَسَ قَبَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انْظُرُوا إِلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمَا يَبُولُ الْمَرْأَةُ فَمِيعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ وضو کریں تو بانی چھڑک لیا کریں (امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے میں نے محمد بن بخاری سے سنا ہے حسن بن علی راوی منکر حدیث ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فارغ ہوئے تو جنابِ سر پر کپے پیچھے لٹکائے ہوئے کھڑے تھے سرکار نے دریافت کیا اسے ثریہ کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ وضو کے لیے پانی ہے سرکار نے فرمایا مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ جب بھی پیشاب کروں فوراً اس کے بعد وضو کروں اگر میں ایسا کروں تو میری سنت بن جائیگا۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ابوالیوب، جابر و انس رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت (ترجمہ) اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پاکیزگی کو محبوب رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے نازل ہوئی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قبیلہ انصار کے لوگو اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔ کوئی پاکیزگی کا عمل جب برقم کرتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نماز کے لیے وضو کرتے ہیں غسل جنابت کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں سرکار نے فرمایا یہی بات ہے اس کو اپنے لیے لازم کر لو راہن ماہج

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک مشرک نے طنزاً کہا کہ تمہارا صاحب (نبی) تو تمہیں ہر بات سکھاتے ہیں یہاں تک کہ پاننانہ کرنے کو بھی میں نے کہا کہ بیشک آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کریں۔ وہاں میں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین دھیلوں سے کم استنجا نہ کریں۔ ہڈی اور لید کو استنجا میں استعمال نہ کریں رسول لیکن الفاظ حدیث جناب احمد کے روایت کردہ ہیں،

حضرت عبدالرحمن بن حسن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ڈھال تھی آپ نے اس کو رکھ کر اس کی اڑ میں پیشاب کیا اس وقت ایک مشرک نے کہا ان کو کچھ عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا تجھے افسوس کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کو کیسا سخت واسطہ پڑا

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ فَمَضَوْهُ بِأَلْيَمَتِهِمْ رِيضًا فَمَنَعُوا عَنْهَا هُمْ قَعْدَتٌ
فِي قَعْبِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ
عَنْ أَبِي مُوسَى -

۳۳۳ وَعَنْ مُرْوَانَ الْأَصْبَغِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ
أَنَّهُ رَجَلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يُبَوِّئُ إِلَيْهَا
فَقُلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلْ
إِنَّمَا نَهَى عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَلَاةِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي
الْأَذَى دَعَا قَاتِي - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۳۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفَدُ الْجَعْفَرِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَمَّتَكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعُلُقُومِ أَوْ رَدِيَّةٍ أَوْ حُمَمَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ
جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جب ان کے جسم پر لباس کو پیشاب لگ جاتا تھا تو لباس یا ہلکے کو قہنجی سے کاٹ
دیا جاتا تھا جب انہوں نے اس سے اٹھ کر کیا تو انہیں قبر میں عذاب ہوا۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن نسائی نے عبد الرحمن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کیا)
حضرت مروان اصغر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ
عنہما کو دیکھا کہ دوران سفر اپنے اپنی اونٹنی کو سمت قبلہ کی جانب بٹھایا اور اس
کی اڑھیں بیٹھ کر پیشاب کیا میں نے کہا اے ابوجہر! رحمٰن کیا ہم کو سمت قبلہ
کی جانب پیشاب کرنے سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا ایسا نہیں جبکہ
جنگل میں تیرے اور سمت قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی مضائقہ
نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب بیت المقدس سے تشریف لاتے تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) اے
رب کریم کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر کے عافیت عطا فرمائی (ابن ماجہ)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جڑوں کو کاٹتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو انہوں نے ہر کار
سے کہا کہ آپ اپنے امتیروں کو منع فرمادیں کہ وہ ہڈی، لید یا کوئلے سے استنجاء
نہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمارا رزق بنایا ہے لہذا اس کو مارنے نہیں
اس سے روک دیا ہے۔ (ابوداؤد)

مسواک کا بیان

بَابُ السَّوَاكِ

پہلی فصل

۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَلْحِيظِ
الْوُضْءِ وَبِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۳۳۷ وَعَنْ شُرَيْبِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ
شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ
بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسَّوَاكِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۸ وَعَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلْمَجْهُدِ مِنَ اللَّيْلِ يَتَرَفَّضُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشکل کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو نماز
عشا و تہجد سے ادا کرنے کا حکم دیتا اور ہر نماز میں مسواک کرنے کو حکم دیتا (متفق علیہ)
حضرت شریح بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں
داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے
جناب مذہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے اپنے منہ کو مسواک سے صاف

قَالَ أَدْرَا فِي الْمَسَامِ وَأَتَوَكُّ بِسَوَالِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ
أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَادَتْ السَّيْرَانِ الْأَصْغَرُ مِنْهُمَا
فَقِيلَ لِي كَيْفَ قَدْ قَعْنَتْ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي
بِاتِّكَائِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَخْفِيَ مَقْدَمَ رِوَاةِ أَحْمَدَ -
۳۵۶ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّيْرَانِ - (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)
۳۵۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْ دَعْوَةَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ
فَأَوْجَحِي الْمَيْرَ فِي فَضْلِ السَّيْرَانِ أَنْ كَبَّرَ أَعْطَى السَّيْرَانِ الْآخَرُهَا
(رِوَاةُ أَبُو دَاوُدَ)
۳۵۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَقْضِي الصَّلَاةَ الَّتِي يُسْتَأْنُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَأْنُ
لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا -

(رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)
۳۵۹ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْحَقْفِيِّ قَالَ
مِيعَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ
عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّيْرَانِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَشِيتُ
صَلَاةَ الْبُشَاوِ إِلَى ثَلَاثِينَ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ
يَتَّبِعُهُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَيَسْأَلُهُ عَلَى أَدْنَى مَوْضِعٍ
الْعَلَمِ مِنْ أَدْنَى الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنْ
تَعَرَّاهُ إِلَى مَوْضِعِهِ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ حِبَّانَ وَكَرَّاهُ
لَمْ يَكُنْ وَلَا خَشِيتُ صَلَاةَ الْبُشَاوِ إِلَى ثَلَاثِينَ اللَّيْلِ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ حَبِيبَةٍ -

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا کہ میں مسواک کروں میرے
پاس دو اشخاص آئے ان میں ایک بڑا تھا دوسرا چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو
مسواک دینا چاہی تو اس وقت مجھ سے کہا گیا کہ میں بڑے کو مسواک دوں لہذا
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بھی جبریل میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے
کو کہا اور مجھے پی پیالہ ہونے لگا کہ کثرت مسواک سے منہ کا ظاہر ہری حصہ چھین جائے
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے مسواک کبارے میں تمہیں بہت کچھ بتایا ہے (بخاری)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اس وقت آپ کے پاس دو اشخاص ہوئے
تھے ان میں سے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا تھا اس دوران آپ کے پاس مسواک
کی نفیست میں وحی آئی اور یہ کہا گیا کہ بڑے کو مقدم کرتے ہوئے اس کو مسواک
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نماز کے لیے مسواک کی جاتی ہے وہ اس نماز سے ستر
درجہ زیادہ افضل ہوتی ہے جس کے لیے مسواک نہ کی گئی ہو۔ بسے بیہقی
نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

جناب ابوسلمہ حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا اگر مجھ کو اپنی امت کی
مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم کرتا اور عشا
کی نماز تہائی رات تک مقرر کرنے کا حکم دیتا۔ زید بن خالد جب بھی مسجد میں
آتے تو مسواک ان کے کان پر بول جس طرح لکھنے والے کا قلم ہوتا ہے اور اس
وقت تک ان کے لیے کھڑے نہ ہوتے جب تک کہ مسواک نہ کر لیتے اور پھر اس
کو کان پر رکھ لیتے (ترمذی۔ ابوداؤد) جبکہ ابوداؤد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ
میں نماز عشا کرنا ہی رات کی مقرر کردہ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔

وضو کی سنتیں

پہلی فصل

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ

حضرت ابوبریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۳۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں فطرت میں داخل ہیں (۱) لمبوں کو کم کرنا (۲) اڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی دینا (۵) ناخن ترشوانا (۶) جوڑوں کی جگہ جو نازہ، بقلوں کے بال صاف کرنا (۷) زیر ناف بال مونڈنا (۸) پانی احتیاط سے استعمال کرنا۔ استنباط کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ دسویں بات مجھے یاد نہیں رہی غالباً وہ کئی کرنا تھا۔ (مسلم۔ البتہ ایک روایت میں دسویں بڑھانے کے بجائے غنڈہ کرنا ہے۔)

صحیحین میں اور کتاب عبیدی میں نہیں دیکھی۔ لیکن صاحب جامع الاصول اور خطابی نے معالم السنن میں ابوداؤد سے بروایت ہمام بن یاسر نقل کی ہے۔

دوسری فصل

۳۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفَطَوَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَدَعْفُ الْلَحْيَةِ وَالسِّوَاكِ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَيْفُ الْأَبْطِ وَحَلُّ الْعَانَةِ وَانْتِفَاقُ الْمَاءِ يَعْنِي الرِّسْتِجَاءَ قَالَ الرَّادِيُّ وَلَيْسَتْ الْعَانَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُعَصَّمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةِ الْخُتَنِ بَدَلًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ فِي رِوَايَةِ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَلَكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ السَّنَنِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

۳۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكِ مَطْهُرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّيِّ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدُرُويْلُ بْنُ الْخَازَرِ فِي مَرْجِعِهِ بِإِسْنَادٍ

۳۵۱ عَنْ أَبِي الْيُزُبَاقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَيُرْوَى الْخُتَنَانُ وَالنَّعْطُ وَالسِّوَاكِ وَالنِّكَاحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ يَسْتَقِظُ إِلَّا يَسْتَوِزُ قَبْلَ أَنْ يَبُوءَ مَاءً (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۵۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا سبب ہے (۱) شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں بغیر سند کے نقل کیا ہے۔

حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنت میں حیا کرنا اور روایت کیا گیا کہ غنڈہ کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مسواک کرنا۔ نکاح کرنا (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن اور رات کو اس بوقت تک نہ سوتے کہ جب تک مسواک نہ کر لیتے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کے بعد مجھے دھونے کیلئے دیتے تو میں دھو کر اسی مسواک کو استعمال کرتی اور دھو کر سرکار کو واپس کر دیتی (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

کانوں میں ایک چلو پانی استعمال کیا۔

ثُمَّ عَسَلَ يَجْلِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَقَصَّةٌ
وَأَسْتَنْثَرْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ عُرْفَةِ قَاحِدَةٍ -

۳۶۳ ۱۸
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۴ ۱۹
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۵ ۲۰
وَعَنْ عُمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ يَأْتُمُّ مَقَاعِدَ فَقَالَ أَلَا
أُرِيكُمْ مَضْرُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ
ثَلَاثَ ثَلَاثَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۶ ۲۱
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَجَعْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ يَأْتُرُ بَيْنَ قَوْمٍ عِنْدَ لُحْمَةٍ فَتَوَضَّأُوا
وَهُمْ عَجَالٌ فَأَتَيْنَاهُمَا إِلَى هِمَّةٍ وَأَعْقَابَهُمْ تَلَوَّحَ لَمْ يَسْتَهْمَا
الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَسِيلُ
لِلْأَعْقَابِ مِنَ الشَّوَارِ سِغَرُ الْوُضُوءِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۷ ۲۲
وَعَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَسَمِعَ بِتَأْصِيَّتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَ
عَلَى الْحَقِّينِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۸ ۲۳
وَعَنْ قَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طَهْرِهِ
وَتَوَحُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لباس پہننا وضو کرو تو ابتدا اپنی طرف سے کرو۔ (احمد ابو داؤد)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وضو نہیں جس سے اس سے پہلے اللہ کا نام

۳۶۹ ۲۴
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسْتُمْ قُلُودًا تَوَضَّأُوا ثُمَّ قَابِدُوا بِأَيْمَانِكُمْ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ)

۳۷۰ ۲۵
وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ كَرَأَسَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نڈا لے یہاں تک کہ اس کو دھو لے کیونکہ اس کو علم نہیں کہ اس کے ہاتھ کتنے کھانٹ گزاری (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو پہلے وضو کرے اور اس وضو میں ناک کو چھارے کیونکہ شیطان اس کے نچھے پر رات گزارتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اپنے پانی کا برتن منگا کر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دھویا تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ چہرہ کو دھوا پھر ہاتھوں کو کمینوں تک دو دو مرتبہ دھویا اور سر کے مسح میں پہلے ہاتھوں کو ابتدا سے آخر تک لے گئے اور آخر سے شروع تک واپس لائے پھر دونوں ہاتھوں کو گردی تک لے گئے اور ایسے ہی واپس لائے جہاں سے گردن کا مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا رانک۔ ابوداؤد۔ نسائی اور اسی طرح صاحب جامع نے نقل کیا لیکن متفق علیہ روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم سے یہ کہنا گیا کہ آپ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھائیں تو انہوں نے پانی کا برتن منگا لیا اور میسر حاکر کے پے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر ایک ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا پھر برتن میں دونوں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور اس سے تین مرتبہ چہرے کو دھویا۔ اسی طرح اس برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو کمینوں تک دو مرتبہ دھویا پھر برتن سے پانی لے کر ہاتھوں کو تر کر کے سر کا مسح کیا پہلے تو ہاتھ ابتدا سے آخر تک لے گئے اور پھر ان کو واپس لائے پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھو کر فرمایا کہ سر کا رکاؤ ضرور ایسا تھا۔ لیکن ایک روایت اس طرح ہے کہ ابتدائی سر سے گردن تک ہاتھ لے گئے پھر ہاتھ دھیں واپس لائے جہاں سے مسح شروع کیا تھا پھر پیروں کو دھویا۔ ایک اور روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک سکنے میں تین تین چلو پانی استعمال کیا اور ایک روایت کے مطابق کلی اور ناک میں پانی دینے میں صرف ایک چلو پانی استعمال کیا مگر ایسا عمل تین مرتبہ کیا لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق مسح صرف ایک مرتبہ کیا پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا بخاری کی ایک اور روایت میں کلی کی اور ناک سکنے کے عمل میں تین مرتبہ کیا اور دونوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْسِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔ (متفق علیہ)

۳۶۱۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْسُتُ عَلَى خَبْثَتِهِ۔ (متفق علیہ)

۳۶۲۔ وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ عَاصِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَوْضُوهُ فَأَذْرَعُ عَلَى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْبِرْقَعَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَرِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَعَاهُ ثَلَاثًا هُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَهَكَوْهُ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ وَفِي الْمُسْتَقْبَلِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ مِنْ عَاصِمٍ تَوَضَّأَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَايَرْنَا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَأَكْفَأْنَاهُ عَلَى يَدَيْهِ فَنَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مَضْمَضَ اسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّهِ وَاجِدَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مَضْمَضَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مَضْمَضَ يَدَيْهِ إِلَى الْبِرْقَعَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مَضْمَضَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهُمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَرِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَعَاهُ ثَلَاثًا هُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِي أَخْرَجِي مَضْمَضَ اسْتَشَقَّ ثَلَاثًا ثَلَاثًا عَرَفَاتٍ مِنْ مَنَاءٍ وَفِي أَخْرَجِي مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّهِ وَاجِدَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ مَرَّةً وَاجِدَ

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
الدَّارِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ زَادُوا فِي
أَقْوَامِهِ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَا دُضُوءَ لَهُ -

۳۴۱- وَبَعَثَ لَقِيطُ بْنُ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبَغُ الْوُضُوءَ وَخَلَّلْتُ بَيْنَ
الْأَصَابِعِ وَبَالَغْتُ فِي التَّرْمِيمِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَاحِبًا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ -

۳۴۲- وَبَعَثَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَ
يَجْلِبِيكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۳۴۳- وَبَعَثَ الْمُشَوَّرُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ يَدُكَ أَصَابِعَ يَجْلِبِي
يُنْصَرِّمُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

۳۴۴- وَبَعَثَ أَنَسٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفَّيْنِ مَاءٍ فَأَخَذَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ
فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَسُولِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۵- وَبَعَثَ عُثْمَانُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَجْلِبِلُ لِحْيَتَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۴۶- وَبَعَثَ أَبِي حَنِيَّةٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ
كَفَّيْهِ حَتَّى أَتَقَا هُمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ
عَمَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَزَاغِيَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً
ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَصْلَ طَهْرِهِ
فَتَرَبَّصَهُ وَهَرَقَ أَيْدِيَهُ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَتْ
طُهُورُ رَسُولِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَائِيُّ)

۳۴۷- وَبَعَثَ عَبْدُ خَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ جُلُوسَ نَظَرُ إِلَى

علیہ السلام ترمذی ابن ماجہ احمد ابو داؤد و ابن ہریرہ سے روایت کی گئی
انہوں نے اپنے والد سے لیکن احمد نے اس اضافہ کے ساتھ
کہا کہ اس کا وضو نہیں اس کی نائز بھی نہیں لیکن احمد و ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ
حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے وضو کی تعلیم دیں تو آپ نے فرمایا پورے
وضو کرو۔ انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں پانی پہنچاؤ جبکہ روزہ دار نہ ہو۔
اسے ابو داؤد ترمذی ابو ہریرہ نسائی نے روایت کیا جبکہ ابن ماجہ اور
دارمی نے جن اصحاب تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں میں خلال
کیا کرو ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا لیکن ترمذی نے اس
حدیث کو ضرب کما ہے۔

حضرت مسعود بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ اپنی چھنگلیاں سے
پیروں کی انگلیاں ملاتے تھے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم وضو کرتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی ٹھوڑی کو تھپتھپاتے تھے کہ
اور اپنی دائر مٹی میں خلال کر کے فرمایا کرتے میرے رب نے مجھے یہی حکم فرمایا
ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت دائر مٹی میں خلال کیا کرتے تھے (ترمذی و ابوداؤد)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر ان کو صاف
کیا پھر تین مرتبہ ہاتھ کی اور ناک میں پانی دیا۔ چہرے اور ہاتھوں کو کھینچ کر
تین مرتبہ دھویا ایک مرتبہ سر کا مسح کیا۔ پھر پیروں کو ٹخنوں تک دھویا پھر کھڑے
ہوئے اور وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پایا اور یہ کہا میں چاہتا ہوں کہ میں آپ
کو وہ وضو دکھاؤں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے
دیکھا تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے

عَلَيْهِ جِئْتُمْ تَوْضِئًا فَادْخُلْ يَدَهُ الَّتِي مَعَكَ فَخَضَمَ
وَاسْتَشَقَّ وَتَرْتَبِيدِهِ الَّتِي سَوَى فَعَلَهُ هَذَا أَفَلَاكَ مَرَاتٍ
ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهْوَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا أَطْهَرُهُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّ وَاجِدٍ
فَعَلَّ ذَلِكَ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۷۹ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بِأُظْفَارِهَا يَلْتَبِخُحْنِ وَظَاهِرِهِمَا
بِأَنْبَهِامَيْهِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۸۰ وَعَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ خَمْسَ رَأْسَةٍ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ
وَمَا أَدْبَرَ وَصَدَّغِي وَأَذْنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي رِوَايَةٍ
أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَادْخَلَ إصْبَعِي فِي خُجْرِي أَذْنَيْهِ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ
دَاوُدُ وَدَوْدُ التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةُ الْأُولَى وَاحْمَدُ وَابْنُ
مَلْجَةَ الثَّانِيَّةُ -

۳۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاؤِ عَيْرِ فَضْلٍ
يَنْبِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ -

۳۸۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِلَيْنِ وَقَالَ
الْأُذُنَانِ مِنَ الزَّائِرِ رَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ وَابْنُ دَاوُدَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَا قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأُذُنَانِ
مِنَ الزَّائِرِ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۳۸۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ جَاءَ أَهْلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَلَّهُ
عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَلْ كُنَّا

حضرت علی کو وضو کرتے دیکھ رہے تھے پہلے اپنے سر سے دھوئے ہاتھ سے پانی
لے کر منہ بھر کر کلی کی ناک میں پانی ڈھلا اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑی یہ عمل تین
مرتبہ کیا پھر فرمایا جو یہ پابستا ہو کہ وہ حضور علیہ السلام کے وضو کے طریقہ کو دیکھے
تو یہ وضو حضور کی طرح سے تھا۔ (دارمی)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت دیکھا آپ نے ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک
میں پانی دیا اور یہ عمل تین مرتبہ کیا (البرداء و الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دوران وضو اپنے سر کا مسح کیا اللہ
کانوں کے اندر دنی حصہ کا مسح کلہ کی انگلیوں سے اور بیرونی حصہ کانگوٹھوں
سے کیا (نسائی)

حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا تو آپ سر کا مسح آگے اور پیچھے
سے کیا پھر کہنیوں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔ ایک روایت کے مطابق آپ
دوران وضو اپنی دو قوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈالیں۔
والبرداء و ترمذی حدیث کے پہلے حصہ کو روایت کیا (لیکن ابن ماجہ و ترمذی
روایت کو ترجیح دی ہے)۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے مسح کرتے ہوئے ہاتھ
میں لگا ہوا پانی استعمال نہیں کیا ترمذی و مسلم البیہام مسلم نے اس حدیث
حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنکھ کے کویوں کا مسح کرتے تھے یا کہا کہ
کانوں کا مسح سر کے حصہ سے کیا کرتے تھے (البرداء و ابن ماجہ لیکن جناب
حماد نے کہا ہے کہ کانوں کے مسح کا سر سے شروع کرنے کے ہاں سے میں مجھے
معلوم نہیں کہ یہ ابو امامہ کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے وہ اپنے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوا اور وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کو تین مرتبہ

وضو کرنا بتا کر فرمایا اسی طرح وضو ہے لیکن اگر کسی نے اس میں کچھ زیادہ کیا اس نے زیادتی، ظلم اور غلط کام کیا۔ رنسائی، ابن ماجہ لیکن ابو داؤد نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا غداوند میں تجھ سے وہ مفید عمل جو جنت میں دائمی جانا ہے طلب کرتا ہوں میں نے اس سے کہا اے بیٹے صرف جنت طلب کرو اور دوزخ سے پناہ مانگ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیشک اس امت میں ایسی ایک جماعت ہو گی جو پاکیزگی اور دعائیں زیادتی کریں گے (راحمہ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا وضو پر ایک شیطان مسلط رہتا ہے جس کا نام ولسان ہے لہذا پانی کے وسوسوں سے اپنی حفاظت کرو اور ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور محدثین کے نزدیک اس کا سند قوی نہیں ہے اور ہم غارہ کے سوا کسی کو نہیں جانتے جس نے اس کو بیان کیا ہو اور وہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ وضو کر کے چہرہ مبارک کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے تھے (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد آپ اپنے اعضاء کو خشک کیا کرتے تھے (ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث قوی نہیں اور ابو معاذ لاری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

تیسری فصل

حضرت ثابت بن ابی صغیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر یحییٰ بن محمد باقر سے معلوم کیا کہ کیا آپ نے جناب جابر سے یہ حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار یا دو دو بار یا تین تین بار وضو کر کے چہرہ مبارک کو دھویا آپ نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک

الْوُضُوءُ قَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ آسَأَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ۔

۳۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغْفَلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَتَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَعْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ تَيْمِينِ الْجَنَّةِ قَالَ أَيْ بَنِي سَلِ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِمِنَ النَّارِ حَيْثُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الظُّلُمِ وَالْإِعْوَءِ۔ (رَدَّاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۸۵ وَعَنْ أَبِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَسَانُ فَإِذَا تَعَوَّذَ وَسَوَّاسَ الْمَاءِ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ عَرِيْبٍ وَلَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا إِسْنَادَهُ غَيْرَ خَارِجَةٍ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا۔

۳۸۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ۔ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْفَةً يَنْشِفُ بِهَا أَغْصَانَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَابْنُ مُعَاذٍ إِذَا رَوَى ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

۳۸۸ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَغِيَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْبَاءِ قَدْ حَدَّثَكَ جَابِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلَاثِينَ مَرَّةً ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

۳۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِئًا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نَوْرٌ عَلَى نَوْرٍ -

۳۹۰ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَوَضُوءُ إِبْرَاهِيمَ رَدَاهُمَا رِزْقَيْنِ وَالنَّوْءُ ضَعْفُ الثَّانِي فِي شَرْحِهِ مُسْلِيحٌ -

۳۹۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ وَكَانَ أَحَدُ مَا يَكُونُ فِيهِ الْوَضُوءُ مَا لَوْ يُحْدِثُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۹۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَنْهُ أَخَذَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ ابْنَةُ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ ابْنَ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِي حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمْرًا بِالْوَضُوءِ لِكُلِّ صَلَوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَأْنِي ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْرًا بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ وَوَضُوءٍ عَنِ الْوَضُوءِ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدْزِي أَنَّ بِهِ خُذَّةً عَلَى ذَلِكَ فَفَعَلَهُ حَتَّى مَاتَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هَذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ آفَى الْوَضُوءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ فَكَانَتْ كُنْتُ عَلَى نَهْدٍ جَارٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنَاجِيهٍ)

۳۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ دَابِّ بْنِ مَسْعُودٍ دَابِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَطْفِئُ جَهَنَّمَ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَطْفِئْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوَضُوءِ -

۳۹۵ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ وَضُوءَ الصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي أَصْبَعِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو دو دو مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا کہ یہ نور علی نور ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلا شکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور یہ فرمایا میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا بھی وضو ہے اور میں جناب ابراہیم کا بھی وضو ہے (روزی لیکن نووی نے مسلم کی شرح میں اس حدیث کو ضعیف حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرتے تھے لیکن ہم میں ایسے بھی تھے جو اس وقت تک وضو نہ کرتے جب تک وہ ٹوٹ نہ جاتا (اداری)

حضرت محمد بن یحییٰ ابن حبان روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب بلید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ آپ نے اپنے والد جناب عبد اللہ بن عمر کو کیسا تہنیت کر دیا تھا کہ اس لیے وضو کرتے تھے خزاہ وضو کی ضرورت ہو یا نہ ہو اور یہ روایت کہاں سے اور کس سے ملی ہے اس پر جناب محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں نے جناب اسامہ بن زید بن خطاب سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے غسیل ملا کہ جناب حنظلہ بن ابی عامر کے بیٹے جناب عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدا میں ہر نماز کے لیے خزاہ آپ با وضو ہوں یا یہ وضو تازہ وضو کا حکم دیا گیا تھا لیکن جب یہ کام آپ کے لیے دشوار ہوا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دے دیا گیا اور وضو کے لیے حکم ہوا کہ جب وضو کی ضرورت ہو اس وقت کر لیں۔ جناب بلید اللہ فرماتے ہیں

حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس تشریف لائے تو وہ وضو کر رہے تھے سرکار نے فرمایا اے سعد وضو میں اسراف۔ سعد نے عرض کیا کہ وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہ ماری سے وضو کرتے ہو (احمد ابن حنبل) حضرت ابو ہریرہؓ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام لیا اس نے اپنا پورا جسم پاک کر لیا اور جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا اس کے جسم کے صرف وضو کے حصے ہی پاک ہوں گے۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے وضو کرتے تو اپنی انگلیوں کو انگلی میں حرکت دیتے تھے۔

رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيَرُ-

دور قطنی مذکورہ بالا دونوں محدثوں کو روایت کیا اور ابن ماجہ نے آخری حدیث کو

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

پہلی فصل

۳۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ شَعْرَ جَهْدٍ هَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۳۹۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُعْنَى التَّنْزِيهِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَسْجُودٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْاِخْتِلَافِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص عورت کے ساتھ قربت میں محنت کرے تو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگر چہ منی نہ نکلی ہو (متفق علیہ)۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی سے پانی ہے (مسلم) لیکن شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے فرمایا حدیث منسوخ ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا درحقیقت پانی سے پانی کا مفہوم اختلاص ہے اس سے نزدیکی نے روایت کیا لیکن میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

۳۹۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَالَتْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ تَحَلُّدًا رَأَيْتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَجُوهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فِيمَا يُشَبِّهُهَا وَلَكِنَّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَأَى مُسْلِمٌ كَرَاهِيَةً أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ عَلِيظٌ أَيْبُضُ وَ مَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ أَفْهَمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ -

۳۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغسل يديه ثم يدهن الماء على جلدِهِ ثم يدهن الماء في المَاءِ فَيَحْتَلِمُ بِهَا أَمْرًا شَعْرًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ يَسْتَدِيرُ ثُمَّ يَبْغِضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يُقَدِّمُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرَجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ - ۴۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَصَّعْتُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ حق بات کو دریافت کرنے پر حیا کا حکم نہیں فرماتا کیا اس عورت پر غسل ہے جس کو اختلام ہو کر مارنے فرمایا ہاں جبکہ وہ پانی رتھی، دیکھو اس موقع پر جناب ام سلمہ نے شرم سے منہ حیا کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی اختلام ہو تا ہے سرکار نے فرمایا تمہارا واسنابا تھا حال آلود ہو پھر کس طرح ہاں کے مشابہہ ہوتا ہے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم نے جناب ام سلمہ کی روایت کے مطابق کہا ہے کہ مرد کی منی کا ذمی اور سفید ہوتی ہے جبکہ عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے پس ان دونوں میں جو نسبت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر پانی میں انگلیاں ڈال کر پانی کے کراپنے سر کے بالوں کا غسل کرتے پھر سر پر پانی چھڑاتی ڈال کر پورے بدن پر پانی بہا کر دیتے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شنگھ دھوتے تھے اس کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین

جناب میوہ زعفرانی میں کس نے سرکہ کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ نہا پیسے اپنے اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس سے سر کو دھویا پھر زمین سے ہاتھ کو ملا پھر اس کو دھو کر گلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اس کے بعد چہرہ اور کھنیاں دھوئیں پھر سر پر پانی ڈالا اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہا یا پھر ایک طرف ہو کر سر دھوئے جب میں نے آپ کو لباس دیا تو آپ نے نہ لیا اور اپنے دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے چلے گئے۔
(متفق علیہ الفاظ بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیف بک ہوئے کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا تو آپ نے اس کو غسل کا حکم دے کر فرمایا کہ مشک کا ایک ٹکڑے کر اس سے طہارت حاصل کرے اس سے دریافت کیا کس طرح پاکیزگی حاصل کروں سر کا رنے وہی جملہ ارشاد فرمایا تو اس انصاری نے بھی اپنے جھٹکے کی ٹکڑا کر تو سر کا رنے فرمایا سبحان اللہ تو پاکیزگی حاصل کر عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس موقع پر میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ کر کہا کہ اس مشک کو خون کی جگہ رکھ دے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں عورت ہونے کے سبب اپنے سر کی بال اچھی طرح گوندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے وقت ان کو گھوڑوں سر کا رنے فرمایا نہیں تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر تین لپ پانی ڈال لو اور اپنے جسم پر پانی بہا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد پر سنانہ سے وضو اور ایک صانع یا پانچ ہند پانی سے غسل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میں ایک برتن کو رکھ کر غسل کیا کرتے حضور علیہ السلام غسل میں جلدی کرتے تو میں یہ کہتی کہ میرے لیے پانی چھوڑ دیں میرے لیے پانی چھوڑ دیں اور یہ کہتی یہ اس

دوسری فصل

رَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَا فَسَرَّهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ نَعْلَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِمِثْنَيْهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ قَرَجًا فَضَرَبَ بِبِيدِهِ الْأَرْضَ فَغَسَّهَا ثُمَّ غَسَّهَا مَقْصَصًا وَاسْتَنْشَقَ دَعَلَ وَجْهَهُ وَذَرَعَ عَيْنَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَقَاصَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَخَفَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ قَدَمًا وَكَلَّمَ ثَوْبًا فَلَمْ يَخْذُلْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ مَقْصَصٌ يَدَيْهِ مُشَقَّ عَلَيْهِ وَنَظَرُ بَنِي بَنِي
۴۰۱- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَسْلِهَا مِنَ الْخَبَثِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُنِي فِرْصَةً مِنْ وَثْقِكَ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا فَاجْتَنِبِي بَنِيهَا إِلَى فَقُلْتُ تَبْتَغِي بِهَا أَثَرًا لَدَى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۲- وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْرًا أَشَدَّ مَنَاسِكًا رَأَيْتُ أَقَامَ نَقْصَةً لِيُغْسِلَ الْجَسَدَ بِنِجَاسٍ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ أَنْ تَحْتَفِيَ عَلَى رَأْسِكَ تِلْكَ حَتَايَاتُ ثُمَّ تَوَضَّئِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَطَهَّرِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۴۰۳- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۴- وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْرِي دَعْرِي قَالَتْ وَهُمَا جُنْبَانِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وقت وہ دونوں حالت جنابت میں ہوتے تھے (متفق علیہ)

۴۰۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّ وَلَا يَدْرِي كَرَأْسِهِ أَمْ لَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کو احتلام تو یاد نہ ہو

فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَرْدِّدْهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ
 وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَيِّئٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ
 يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَّيْشِيْ

پردہ پوشی کرنے والا ہے وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند فرماتا ہے جب تم میں سے
 کوئی غسل کرے تو پردہ کا اہتمام کرے (ابوداؤد۔ نسائی۔ ایک روایت میں ان
 طرح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرماتے والا ہے۔ جب تم میں سے

کوئی غسل کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ کسی چیز کی
 آڑ لے۔

تیسری فصل

۴۱۲ عَنْ أَبِي إِبْنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ
 الْمَاءِ رُخَصَةً فِي أَذَلِّ الرِّسَالَةِ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا

(رداءہ الترمذی و ابو داؤد والدارقطنی)

۴۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْغُزْرَ
 فَدَرَأْتُ قَدْ رَمَوْضِعَ الظُّفْرِ لَمْ يَصِبْ الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ أَجْزَأَكَ

(رداءہ ابن ماجہ)

۴۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ الصَّلَاةِ خَمْسِينَ وَ
 الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ الْبَوْلَ مِنَ الثَّوْبِ
 سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنْ
 حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ
 الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً (رداءہ ابو داؤد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابتدا اسلام
 میں اس بات کی اجازت تھی کہ اگر جماعت میں انزال نہ ہو تو غسل واجب
 نہیں ہوتا تھا پھر اس کی ممانعت کر دی گئی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد و دارقطنی)
 حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے غسل جنابت کیا تھا
 اور ٹھیک کی ناز بھی پڑھی بعد میں دیکھا کہ میرے جسم پر ناخن کی برابر جگہ دھونے
 سے رہ گئی اور وہاں پانی نہ گیا سرکار نے فرمایا اگر تو اس جگہ پانی لگا دیتا تو
 تیرے لیے کافی تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نماز میں تعداد میں پچاس
 اور جنابت سے غسل سات مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی سات مرتبہ تھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر کتے بے میان تک نمازیں پانچ
 ہو گئیں تو غسل جنابت بھی ایک مرتبہ اور نجاست کا دھونا بھی ایک مرتبہ کر دیا گیا
 (ابوداؤد)

بَابُ مُخَالَطَةِ الْجَنْبِ وَمَا يَبَاحُ لَهُ

جنسی کے لیے میل جول اور اس کے لیے جائز کام

پہلی فصل

۴۱۵ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَجَنَّبُ فَلَقَدْ بَدَى قَمِيَّتِي مَعَهُ حَتَّى
 قَعَدَ فَأَسَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَأَعْلَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ
 قَائِمٌ فَقَالَ آيْنُ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ
 اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَجْعَلُ هَذَا الْغَطَّ الْبُعَارِيَّ وَلَمْ يَسْلُكْ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت میں حالت جنابت میں تھا سرکار
 نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے پھر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے تو میں خاموشی سے وہاں
 سے اٹھا اور غسل کر کے واپس حاضر خدمت ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا ابو ہریرہ
 کہاں گئے تھے تو میں نے ساری بات بتا دی اس وقت آپ نے فرمایا

الشَّيْءَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ -

۲۲۳- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا الْلَحْمَ وَلَا يَكُونُ يَحْجِبُهُ أَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ كَيْفَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ وَدُرِّي ابْنُ مَاجَةَ تَحْوَةً -

۲۲۴- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَلَا الْحَبِيبَ خِيَانَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا لِلرَّيْبِ ۲۲۵- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الْبَيْتِ لَا أَحَدٌ إِلَّا جُلُوسًا وَلَا جُلُوسًا وَلَا جُلُوسًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۲۲۶- وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَسْجِدَ بِيَتَابَةٍ صَوْرَةٍ وَلَا كَلْبٍ وَلَا حَبِيبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ)

۲۲۷- وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تَقْرَأُهُنَّ الْمَلَائِكَةُ جَمِيعَةً الْكَافِرَةُ الْمُتَوَكِّلَةُ بِالْخُلُقِ وَالْجَنَابَةُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ - ۲۲۸- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزِيمٍ أَنَّ فِي كِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزِيمٍ أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِ قُطَيْبٌ)

۲۲۹- وَعَنْ ثَوَابِغٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَعَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَةً وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِي سَكَنَةٍ مِنَ السَّكَنِ فَلَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عَائِلَةٍ أَوْ بَوَّلَ فَسَكَوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السَّكَنِ قَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ قَرَّبَ صُورَةَ أُخْرَى فَسَمِعَ ذَرَاعِيَهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَنْتَعِزْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَوْ لَزِمْتُكَ لَهَيَّوْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے تشریف لا کر ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دیتے تھے اور ہمارے ساتھ گوستہ بھی کھا لیتے اور قرآن کریم کی تعلیم میں حوائج جنابت اور کوئی بات مزاحم نہ ہوتی راہود اور نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ اور جنس قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھیں (ترمذی)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھر لو میں کسی ہنسی اور عائشہ کے لیے مسجد کے داخلہ کو حلال نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا۔ قصور یا جنبی ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد کے قریب ملائکہ نہیں آتے کافر کا لاشر۔ خلوق (ایک خوشبو کا نام) لگانے والا اور جنبی مگر یہ کہ وہ وضو کرے (ابوداؤد) حضرت عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط جناب عمرو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔ (مالک و دارقطنی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قضا حاجت کے لیے نکلا تو پہلے جناب ابن عمر نے فراموشی حاصل کی اور اسی دن یہ حدیث بھی سنائی کہ ایک دن ایک شخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اس وقت سرکارِ پیشاب یا قضا حاجت سے فارغ ہوئے تھے (شک داوی) پس اس شخص نے سرکارِ کلام کیا لیکن سرکار نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ شخص گلی میں نظروں سے اوجھل ہوا تب سرکار نے دیوار پر دونوں ہاتھ ماسے اور چہرہ کا مسح کیا اس کے بعد دوبارہ ہاتھ مار کر کہیں گلی کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دے کر فرمایا میں نے تمہارے سلام کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ میں پاک نہ تھا اور

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط جناب عمرو بن حزم کو تحریر فرمایا تھا اس میں لکھا تھا کہ قرآن پاک کو صرف پاک لوگ ہی چھوئیں۔

۴۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُ فَوَجَدَ عَلَيْهِ حَقِي تَوْضًا ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ قَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكَرَ اللَّهَ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ زَادَهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ حَتَّى تَوَضَّأَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

تک کا ذکر کر کے یہ کہا کہ وضو کر کے سلام کا جواب دیا

تیسری فصل

۴۳۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِي ثَمَرًا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتْبَعُهُ ثُمَّ يَتْبَعُهُ زَوْجَةُ أَحْمَدَ ۴۳۲ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَتْ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُغْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الشَّامِي سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ فَرَجًا فَكَيْسِي مَرَّةً كَمَا أَقْرَعُ فَسَأَلْتُهُ قُلْتُ لَا أَذْهَبُ فَقَالَ لَا أَفْرَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَذْهَبَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَصُورُهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى جِلْدِهَا الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ زَوْجَةُ أَبُو دَاوُدَ.

۴۳۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى رَأْسِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَيْدِهِ وَعِنْدَ هَيْدِهِ قَالَ قُلْتُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِسْبَاطُ غَسَلًا وَاحِدًا أَخْبَرًا قَالَ مَلَأَ الْأَرْكَى وَالْأُظْمَى وَأَطَهَرَ زَوْجَةُ أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ.

۴۳۴ وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ تَهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ يَقْبِضُ طَهْرًا الْمَرْأَةُ زَوْجَةُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَقَالَ يَسُورُهَا وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۵ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحَابِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَعِينَ كَمَا صَحَّحَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ تَهَيَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ يَقْبِضُ الرَّجُلُ أَوْ يَقْبِضُ الرَّجُلُ يَقْبِضُ الْمَرْأَةُ زَادَ مُسَدَّدٌ وَ

حضرت مساجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وضو فرمایا اس کے بعد عذر خواہی کرتے ہوئے فرمایا مجھے بھی اچھا معلوم ہوا کہ میں اللہ کا ذکر کروں تو پاکی کی حالت میں (ابو داؤد لیکن امام نسائی نے صرف ذکر

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے اور سو جاتے پھر جاتے اور دوبارہ سو جاتے تھے حضرت شعبہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے۔ ایک مرتبہ وہ یہ بھول گئے کہ کتنی مرتبہ ہاتھوں پر پانی ڈالا تو بھول سے دریافت کیا میں نے کہا مجھے یاد نہیں تو مجھ سے فرمایا تیری ماں شہیہ تجھے گھنے سے کس بات نے روکا شرمگاہ دھونے کے بعد اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے کرتے تھے پھر جسم پر پانی بہاتے اور یہ کہتے کہ سرگاہ بھی اسی طرح طہارت حاصل کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اندام مطہرات سے قربت فرمائی اور ہر جگہ غسل فرمایا جب اس موقع پر میں نے دریافت کیا کہ یہ کافی نہ تھا کاب آپ آخریں ایک مرتبہ غسل فرمائیے سرگاہ نے فرمایا یہ طریقہ ثواب کی زیادتی۔ نفس کی زیادہ پاکی اور زیادہ طہارت والا ہے۔ (احمد و ابو داؤد)

حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کے بچے بھرنے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا (ابو داؤد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے یہ بھی کہا کہ بتی کے جھوٹے سے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت حمید مجیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جنہوں نے چار سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی دی جس طرح کہ جناب ابو ہریرہ ماضی دیتے تھے اس شخص نے کہا کہ سرگاہ نے منع فرمایا ہے کہ مرد عورت کی طہارت سے بچ کر پانی

لِيَغْتَرِفَ جَمِيعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي
أَوَّلِهِ تَهْنِئَةً أَنْ يَمْسُحَ بِأَحَدِنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَتَوَلَّى فِي مَغْتَسِلٍ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ -

سے طہارت کرے یا عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے لیکن جناب مسند میں
ہیں یا اضافہ کیا کہ ہر تیرہ روزوں میں ساتھ پانی لیں را ابو داؤد و ترمذی لیکن احمد
نے اس کے شریعت میں کہا کہ تیرہ روزہ گنگھی کر کے غسل خانے میں پیشاب کرنے
سے منع فرمایا ہے ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن مسرج سے روایت کیا۔

بَابُ أَحْكَامِ الْمِيَاهِ

پانی کے احکام

پہلے فصل

۲۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا
يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّعٍ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ تَمْسِيهِ قَالَ
لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ حَبْبٌ قَالُوا كَيْفَ
يَقْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَادَوْنَ تَنَادُلًا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ تم میں کوئی نہ کہے ہوئے پانی میں پیشاب
کرے پھر اسی میں غسل کرے متفق علیہ لیکن امام مسلم نے جناب ابو ہریرہ
سے روایت کی کہ کوئی جنبی شخص نہ کہے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے لوگوں نے
پوچھا پھر کیا کرے تو آپ نے فرمایا ملینہ پانی لے لے۔

۲۳۷- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تَهْنِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ التَّرَاكِيدِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہ کہے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

۲۳۸- وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ ذَهَبَتْ فِي خَالَتِي
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ
أُمِّئِي وَجْهَ قَمَرٍ رَأْسِي وَدَعَا بِي بِالْبِرِّ كَرَّةً ثُمَّ تَوَضَّأَ فَنُزِبَتْ
بِهِ قَهْقَرَةٌ ثُمَّ دُمْتُ سَاعَةً كَأَنِّي بِمِثْلِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
بَيْنَ كَفْتَيْهِ مِثْلُ رِزِّ الْحَجَلَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت شائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری خالہ
مجھے سرکار کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ میرا بھانجا بیمار ہے تو حضور نے
میرے سر پر ہاتھ رکھا۔ میرے لیے برکت کی۔ "خیر" پھر نے وضو فرمایا
تو آپ کے وضو کا پانی ہمارا آبِ حیات بن گیا۔ کچھ عرصہ تک رہا۔ کچھ عرصہ تک رہا
میرے ہاتھ کے دو دونوں کانڈھوں کے درمیان دو کھمادہ مسہری کا گندھی کا طرح

دوسری فصل

۲۳۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاحِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَتَوَبُّ
مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّيَاحِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ فَلَاحَتَيْنِ لَمْ
يَجْعَلِ الْغَبَّتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيمِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي أُخْرَى لِابْنِ دَاوُدَ قَالَتْ لَا يَجْعَلُ
۲۴۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَنْتُمْ صَائِمُونَ بِرِضَاعَةٍ وَهِيَ يَتَوَلَّى فِيهِ الْخَيْضُ وَالْحُمُومُ
الْيَكْلَابُ وَالنَّجَسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے جنگل کے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے چرندے
اور درندے اگر پانی پیتے ہیں اور وہ مینگیاں کرتے ہیں تو سرکار نے
فرمایا اگر وہ پانی دو قلعے کے برابر ہو تو وہ نجاست کو قبول نہیں کرتا احمد ابو داؤد
ترمذی نسائی دارمی ابن ماجہ لیکن ابو داؤد کی دوسری حدیث میں اس طرح
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہم رضاعہ کے کنوئیں سے طہارت کر لیں
مالاہ اس میں حیض کے کپڑے اور کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟

إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُتَجَسَّسُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

۴۲۱- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ذُكِبَ الْبَحْرُ وَغُيِلَ مَعَنَا الْقَدِيلُ مِنَ الْمَاءِ قَرَأْتُ نَوْصًا قَابِمْ عَطِشًا أَفْتَنَ نَوْصًا بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَاطِنُ مَاءَةٍ وَالْحِجْلُ مِثْقَلُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۲- وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ الْوَحْيُ مَا فِي إِيَادَتِكَ قَالَتْ قُبَيْدًا قَالَتْ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْوَحْيِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۲۳- وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ قَعَتْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهَا وَصُوءَ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهَا صَنَعِي لَهَا إِلَّا نَوَاحِي شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ قَوَالِي أَنْظِرِي لِي فَقَالَ التَّحِيْبِيْنَ يَا ابْنَةَ أَبِي قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحَيْضٍ إِنَّهَا مِنْ الطَّوَارِقِ عَلَيْهِ كُمْ وَأَطْلُوا أَقَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ.

۴۲۴- وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَوْلَاهَا أَرْسَلَهَا بِهَرِيرَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصْنِي فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ صُوبَهَا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَكَانَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا أَكَلْتُ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتْ الْهَرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِحَيْضٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَارِقِ عَلَيْكُمْ قَوَالِي رَأَيْتُ رَسُولَ

سرکار نے فرمایا پانی پاک ہے اور اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی را احمد و ترمذی ابوداؤد۔ نسائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سکر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ مٹھور پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو یہاں سے نہیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کریں تو سرکار نے فرمایا اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردار مٹا ہے۔

روایک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ دارمی۔
ابو زید بخیرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات والی رات مجھ سے دریافت فرمایا کہ تیری چھال میں کیا ہے میں نے کہا میڈ۔ آپ نے فرمایا کہ پانی پاک اور پانی پاک کرنے والا ہے ابوداؤد لیکن احمد و ترمذی نے اس میں اضافہ فرمایا پھر آپ نے اس سے وضو کیا لیکن ترمذی نے کہا کہ ابو زید مہول راوی ہے لیکن اسی حدیث کو دوسری روایت سے جو علقمہ سے عبد اللہ بن مسعود کے حوالے سے منقول ہے جس میں ابن مسعود نے کہا کہ میں جنوں والی رات سرکارؐ کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ ابن ابو قتادہ کی بیوی ہیں کہ میرے پاس ابو قتادہ آئے کبشہ نے ان کے وضو کرتے وقت پانی ڈالا اس دوران ایک بی بی آئی اور پانی پینے لگی ابو قتادہ نے اس کے لیے برتن کو جھکادیا یہاں تک کہ اس نے پانی پر کبشہ تعجب سے دیکھتی رہی ابو قتادہ نے کہا جتنی تمہیں تعجب ہو رہے ہیں میں نے کہا بیشک تب ابو قتادہ نے بتایا کہ بی بی نجس نہیں کیونکہ وہ گھروں میں گھومنے والی ہے یا گھومنے والا ہاں وہ ہے (مشک راوی)

(احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

داؤد بن صالح بن دینار اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کی مالک نے حضرت عائشہ کی خدمت میں میرے ہاتھ ہریرہ رکھا کہا بی بی وہ اس وقت نماز پڑھ رہی تھیں انہوں نے اشارہ سے مجھے کہنے کے لیے کہا کہ بی بی ایک بی بی آئی اور اس نے ہریرہ کھا لیا جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو انہوں نے دیں سے ہریرہ کھا لیا جمال سے بی بی نے کھایا تھا اور فرمایا کہ سرکارؐ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بی بی نجس نہیں کیونکہ وہ گھروں میں گھومنے والا

(والد اول)

جانور ہے اور میں نے سر کا روک دیکھا ہے کہ آپ نے پانی کے جھوٹے پانی سے وضو فرمایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تم گدھوں کے جھوٹے پانی وضو کر لیں، سر کاٹنے

فرمایا ہاں اور درندوں کے جھوٹے پانی سے بھی (شرح السنہ)

حضرت ام بانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیوبہؓ نے ایک برتن سے غسل فرمایا مالا محاسا پانی میں

۱۰۰ آٹے کا اثر تھا۔ (نسائی، ابن ماجہ)

جناب یحییٰ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب

عمر رضی اللہ عنہ ایک قافلہ کے ساتھ سفر میں چلے آپ کے ساتھ جناب عمرو بن

العاص بھی تھے ایک بگڑی کا خوش ملا قرحاب عمرو بن العاص نے اس خوش

کے مالک سے دریافت کیا کہ تیرے خوش پر درندے آتے ہیں اس وقت حضرت عمرؓ

آج کل ملک تمہیں گریبات نہتاؤ گویا جو ہم درندوں پر آتے ہیں اور درندے ہم پر

رواں در زمین نے حضرت عمرؓ کے الفاظ میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے سرکار

دو عالم سے سنا ہے کہ درندوں کے پانی پینے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ ہمارے

لیجے پاک اور پینے کے قابل ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان

خوشوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ

کے درمیان واقع ہیں ان سے درندے کتے اور گدھے بھی پانی پیتے ہیں اس

بارے میں آپؐ فرمایا کہ ان کے پیٹ میں جانے کے بعد جو پانی باقی بچے وہ

ہمارے پاک ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو پانی کے

پانی سے وضو کرو گویا کہ اس سے برص کا منہ نہ ہوتا ہے۔

(دارقطنی)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ بِفَضْلِهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْتَوَضَّأَ بِهَا أَفْضَلَتِ الْخُمُرُ قَالَ لَعَنُوا مِمَّا أَفْضَلَتِ

السَّيَاطُ كُلُّهَا۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّتِ)

۲۲۶ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَمِمْوْنَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَتْرُ الْعَجِينِ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) تیسری فصل

۲۲۷ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ إِنْ عَمَرَ خَوْصٌ

فِي كَيْفٍ فَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتَّى وَرَدُوا الْخَوْصَ فَقَالَ

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَا صَاحِبَ الْخَوْصِ هَلْ تَرُدُّ خَوْصَكَ السَّيَاطُ فَقَالَ

عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْخَوْصِ لَا تُخَيِّدُنَا فَإِنَّا نَرُدُّ

عَلَى السَّيَاطِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَزَادَ زَيْدٌ قَالَ زَادَ

بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي قَوْلِ عَمْرُو بْنِ مِمَّوْنَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَمَا بَقِيَ

فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ۔

۲۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنِ الْخِثْيَاضِ الْكَلْبِيِّ بَيْنَ مَكَّةَ وَ

الْمَدِينَةِ تَرُدُّهَا السَّيَاطُ وَالْخِلَابُ وَالْحَمْرُ عَنِ الطَّهْوَرِ

مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ

طَهُورٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْسِلُوا بِالْمَاءِ

الْمَشْتَسِ فَإِنَّهُ يُدْرِتُ الْبَرَصَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ)

نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا بیان

بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے کسی برتن سے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ

۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي لَنَا أَحَدًا كُمْ فَلْيَغْسِلْهُ

دھوڑا اور متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں فرمایا اگر تمہارے پاک برتن میں کتا نہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھوڑا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اس پر ناراض ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور پیشاب پر ایک ڈول پانی بھاؤ اس موقع پر بھلائی مارا اور ڈول بائیں ماں فرمایا (شک وادی) اس کے بعد فرمایا اللہ نے تمہیں آسانی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک اعرابی مسجد میں آیا اور اس نے پیشاب کرنا شروع کر دیا صحابہ نے اس کو روکنا چاہا لیکن ہرکار نے فرمایا اس کو دوران پیشاب نہ روکو اور اس کے حال پر چھوڑ دو۔ اس کے بعد ہرکار نے اس کو مار کر فرمایا کہ یہ مسجد پیشاب اور بھانڈے کے لیے نہیں ہیں یہ اللہ کے ذکر اور قرآن قرآن کے لیے ہیں یا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو کسی کو ملکہ کیا وہ ایک ڈول پانی لائے اور اس میں پیشاب پر ڈال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بنت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے ہرکار نے فرمایا اگر تم سے کسی کے کپڑے میں خون لگ جائے تو وہ کپڑے کو چکیوں سے مل کر اس کپڑے کو دھوئے اور اس سے نماز پڑھے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ اگر کپڑے پر مٹی لگ جائے تو کیا کیا جائے اپنے فرمایا اگر ہرکار کے کپڑے کو مٹی لگ جاتی تو میں اس کو دھویا کرتی اور آپ مسجد میں جاتے تو کپڑے پر دھتے ہوئے لانا ہوتا (متفق علیہ) اسود اور بہام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے مٹی کو ہٹا کر لیتی تھی۔ (مسلم لیکن ملکہ اور اسود حضرت عائشہ سے اس

سبعہ مراتب متفق علیہ) دینی روایت یہ ہے کہ قال فقہور انا و احدی کھڑا اذ لعل فیہ الکلب ان یغسل سبعہ مراتب اذ لعل یالتراب۔

۲۵۱ وَعَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَمَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَدَّ لَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِّقُوا عَلَى بَوْبِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ اَوْ دَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِمَنْ تَابَ مِنْكُمْ (رواه البخاري) ۲۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يُؤَلِّفُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِرُ وَرَاءَ عُنُقِهِ فَعَرَّكَوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ لَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَقَالَ لَهْ اِنَّ هَذَا السَّجْدَ لَا تَصْلَحُ لَشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَالْعَنْدَرِ إِنَّمَا هِيَ لِيَنْكِرَ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَدَرَاةُ الْقُرْآنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَامَ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ فَجَاءَ بِدَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَسَدَّ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۲۵۳ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِذَا سَأَلَ اَصَابَ ثَوْبُهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ اِحْدَاكُمُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لَتْنِصْحَهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لَتْصَلِّ فِيهِ۔ (متفق علیہ)

۲۵۴ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُعْيِبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْرِجُهُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنْزِلُ الْعَسَلِ فِي ثَوْبِهِ۔ (متفق علیہ)

۲۵۵ وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَبِرِوَايَةٍ عُلْفَمَةَ وَالْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَمْرُو

وَفِيهِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ۔

۲۵۷۔ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصِنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِأَبْنِهَا صَغِيرًا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ لَمَّا لِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاؤٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۸۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ قَدْ ظَهَرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۹۔ وَعَنْهُ قَالَ تُصَدِّقُ عَلَى مَوْلَاةٍ لَمْ يَخُورَتْ بِشَاةٍ كَمَا أَتَتْ فَمَتَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا أَخَذْتُ لَهَا بِهَا قَدْ بَخُمُوهُ فَانْتَفَعْتُ بِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا مَيْمَنَةٌ فَقَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ مَا كَلَّهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۔ وَعَنْ سُوْدَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا نَتَّ كُنَّا شَاةً قَدْ بَخُمْنَا مَسْكَاةً ثُمَّ مَا دَلَّنَا نَبِيْنَا فِيهِ حَتَّى صَارَ شَتَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

۲۶۱۔ عَنْ ثُبَّانَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَلَى ثَوْبِهِ فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا دَاخِلِي لَأَزَارِكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأَنْثَى وَيُغْتَسَمُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُدُّوْهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِإِبْنِ دَاوُدَ وَالتَّشَاتِي عَنْ أَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْحَارِثِيَّةِ وَيُدْرَسُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَاوَةِ۔

۲۶۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخِلَ أَحَدُكُمْ تَعْلِيْدًا أَلَا ذِي قَوَانِ الدَّرَابِ لَهُ ظُهُورٌ۔ (رَوَاهُ ابُدُّوْهُ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ)

۲۶۳۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْرَأَةً إِيَّيْهِ أَطْلَعُ

روایت کو اس اضافہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کو روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے لیے چھوٹے بچے کو لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی جو کچھ کھا تا پیتا تھا اس بچے کو سرکار نے اپنی گود میں بٹھالیا لیکن اس نے سرکار کے لباس پر پیشانی کر دیا تو آپ نے پانی منگا کر اس پر پانی بہا دیا اور کپڑوں کو درمل کر دھویا نہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچا چمڑہ پکالنے سے پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت سیمون کی آزاد کردہ نوٹھی ایک بکری بطور صدقہ دی گئی جو سرگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ اس کی کھال کیوں نہ تھاری کہ دباغت کے بعد اسے کھانا حاصل کر لیتے ہیں گزرا ہر شے کو یہ تو کدو سے بڑا کدو کھانا ہی تو کدو (متفق علیہ) ام المومنین حضرت سودة رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مرنے کو ہم اس کی کھال اٹا کر اسے رنگ لیا اور ہم اس کو نمیز کے لیے استعمال کرتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہو گئی۔ (بخاری)

جناب لبابہ بنت ماریث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جناب حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی چادر مجھ کو دے دیں تاکہ میں اس کو دھو دوں سرکار نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا مانتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ لیکن ابوداؤد اور نسائی میں ایک اور روایت ابواسم سے منقول ہے جس کے مطابق اس طرح ہے کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا مانتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی بچہ ہو تو کھال پر پیلے تو مٹی اس کے لیے پاک کرنے والی ہے (ابوداؤد ابن ماجہ) اس کے مفہوم کو روایت کیا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے مجھ سے

ذَیْلٍ وَآمِشٍ فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُهُ مَا بَعْدَهُ رَدَاهُ مَا لَكَ
وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْمَرْأَةُ
أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ -

۳۹۳ وَعَنْ الْيَمْنَةِ امْرَأَتِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَ
الْكُؤُوبِ عَلَيْهَا رَدَاهُ ابُودَاؤُدُ وَالتَّنَائِي -

۳۹۴ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ رَدَاهُ
أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ وَالتَّنَائِي وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ أَنَّ
تُفْعَلَةَ -

۳۹۵ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّهُ ذَكَرَهُ ثَمَنَ جُلُودِ السَّبَاعِ
(رَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَانَا كُتُبُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا تَنْتَضِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَفْئَةٍ
وَلَا عَصَبٍ رَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَالتَّنَائِي وَابْنُ مَلْجَةَ
۳۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أَنْ يُسَقَّتْ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُمِغَتْ -

(رَدَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاؤُدُ)

۳۹۸ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ خُرَاشٍ يَحْمِلُ شَاةً لَهُمْ قِشْلٌ لِحْيَارٍ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ لِحْيَابَهَا
قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْطُ رَدَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ -

۳۹۹ وَعَنْ سَكَنَةَ ابْنَةِ الْمُحَبَّبِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ
قُرَآءٍ وَرَبِئَةَ مُعَلِّقَةً فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّهَا
مَيْتَةٌ فَقَالَ وَبَاعَهَا طَهَرَهَا -

(رَدَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ)

کہا کہ میں طویل دامن کے ساتھ ناپاک جگہ میں جلتی ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ اس کو اس کا مابعد پاک کر دے گا
یعنی بعد میں لگنے والی مٹی، رمالک، احمد، ترمذی لیکن ابوداؤد و دارمی نے
فرمایا کہ عورت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد تھیں۔

حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال کو پھینے اور ان پر سوار ہونے
سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد، نسائی)۔

حضرت ابوالملیح بن اسماء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں کو پھیننے سے منع فرمایا ہے
راحمہ۔ ابوداؤد۔ نسائی لیکن ترمذی اور دارمی نے ان کو بچھالنے کی بھی
ممانعت کے مناسفے نقل کیا ہے

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ درندوں کے چمڑے کی قیمت کو بھی
مکروہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مکیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب کا جس میں تحریر تھا کہ مرد اس کے چمڑے اور چوڑی
سے استفادہ نہ کرو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد درندوں کی کھالوں سے پکائے کے بعد
استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (مالک و ابوداؤد)

حضرت مہمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
وسلم ایسی جگہ سے گزرے جہاں قریش کے کچھ لوگ ایک مردہ بکری کو گدھے
کی طرح گھسیٹ کر لے جا رہے تھے ان سے سرکاسہ فرمایا کاش تم اس کی
کھال اٹار لیتے لوگوں نے کہا کہ یہ مردار ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو پانی
اور کیر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔ (راحمہ، ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن ممبوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مکان میں تشریف لے گئے
وہاں ایک مشک کو لٹکا دیکھ کر پانی طلب فرمایا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
یہ مشک مردہ ہاؤر کی ہے سرکاسہ فرمایا کھال پکانے لگئے، سے پاک ہو
جاتی ہے۔ (راحمہ، ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۴۰ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتَنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ طَائِبٌ مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهَذِهِ بِهَا بِهَذِهِ -

(رواہ ابو داؤد)

۴۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَبِّحُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْبِئِ -

(رواہ الترمذی)

۴۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ الْكِلَابُ تَقْبِلُ وَتَنْبِذُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرْتَوُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ - (رواہ البخاری)

۴۴۳ وَعَنِ الْأَنْبَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِي مَا يَكُونُ لِحِمَّتِهِ فِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أَكُلَ لِحِمَّتَهُ وَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ -

(رواہ احمد والدارقطنی)

بنی عبد الاشہل کی ایک خاتون روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے گھر سے مسجد کا راستہ بہت خراب ہے اور خصوصاً بارش کے موسم میں سرکار سے دریافت کیا کہ اس سے بہتر کوئی اور راستہ نہیں ہیں کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا تو وہ اس کے بدلے میں ہے۔ (البداء)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے لیکن زمین پر چلنے کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ دور رسالت میں کتے مسجد میں آتے اور جاتے تھے لیکن صحابہ اس وجہ سے مسجد کو نہیں دھوتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی نقصان نہیں اور جناب جابر کی روایت کے مطابق جن جانوروں کا گوشت کھایا گیا ہے ان کے پیشاب کوئی حرج نہیں۔ (احمد و دارقطنی)

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

پہلی فصل

۴۴۴ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالٍ مِنْ الْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمَقْبُورِ - (رواہ مسلم)

۴۴۵ وَعَنِ الْمُؤَيَّدِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ عَزَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ بُؤُكَ قَالَ الْمُؤَيَّدُ فَتَبَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْغَائِطِ لِحِمَّتِ مَعَهُ إِذَا وَدَّ تَبَلَّ الْفَجْرِ فَلَمْ تَارْجِعْ أَخَذْتُ أَهْرَبِينَ عَلَى يَدَايِهِ

حضرت شریح بن ہارث بنی ہاشمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن و رات مسح کرنے کی مدت مقرر کی ہے۔ (مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بُؤک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے ایک مرتبہ سرکارِ نبوی سے پہلے رفع حاجت کے لیے نکلے تو میں نے جھاکل اٹھائی جب فراغت کے بعد تشریف لائے تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا اور آپ نے

مِنَ الْإِدَادِ فَفَلَ يَدِيهِ وَوَجْهَهُ وَعَلِيَّ جَبْهَتِهِ وَمِنْ مَوْنٍ
ذَهَبَ بِحَمِيرٍ عَنْ ذِرَاعِيهِ قَضَاكَ كَمَا الْجَبَّةُ كَأَخْرَجَ يَدِيهِ
مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ وَالْقَى الْجَبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَطَلَّ ذِرَاعِيهِ
ثُمَّ مَسَحَ بِمَا صَبَّغَهُ وَعَلَى الْيَمَامَةِ ثَمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ حَقِيصَهُ
فَقَالَ دَعْنِيهَا فَإِنِّي أَخَذْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا
ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَأَتَيْتُهُمَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ
وَيُصَلِّي بِهِنَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكِعَ بِهِمَا رَكْعَةً
فَلَمَّا أَحَسَّ بِاللَّيْلِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَلَفَّظُ فَاذْمَى
إِلَيْهِ فَأَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي الرُّكْعَتَيْنِ
مَعَهُ فَلَمَّا سَأَلَهُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ
مَعَهُ فَكَرَعْنَا الرُّكْعَةَ الَّتِي سَبَقْنَا - رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ہاتھ اور منہ حوٹے اس وقت آپ اولیٰ جبر پہنے ہوئے تھے لہذا آپ نے آستین
اور پٹھانی شروع کیں اور آستین تنگ ہونے لگیں تو آپ نے جہانگاہ کرکند
پر ڈال لیا پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھو کر مٹھائی اور مٹھائی پر مسح کیا اس
وقت میں آپ نے نوزہ اتارنے کے لیے بڑھا تو آپ نے فرمایا ان کو کہہ دو میں
نے ان کو طہارت کی حالت میں پہنا تھا اس کے بعد آپ نے موزوں پر مسح
فرمایا پھر سوار ہو کر ہم مجمع میں پہنچے تو وہاں لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور عبد الرحمن
بن عوف نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے جب انہیں ہرکار
کی آمد کا احساس ہوا تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن سرکار نے اشارہ
منع کر دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی اہمیت میں ایک رکعت پڑھی اور امام
کے سلام پھر کے بعد اپنے اپنی ایک رکعت مکمل فرمائی میں نے بھی حضور کے
ساتھ رکعت مکمل کی۔ (مسلم)

دوسری فصل

۴۴۱ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْلَاتٍ وَلِلْمُعْتَمِرِ يَوْمًا
وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا رَوَاهُ الْأَوْثَمُ
فِي سُنَنِهِ وَابْنُ حُزَيْمَةَ وَالِدَارِ قَطِيْبِي وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ مَحْبُوبُ
الرُّسُلِ وَهَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى -

حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ اپنے موزوں پر مسح کرنے کے لیے مسافر کو تین دن اور
تین راتیں اور معتمرم کو ایک دن اور ایک رات کی مسحت دی راثرم نے
اپنی سنن میں نیز ابن حزمہ اور دارقطنی نے اسے روایت کیا ہے۔ خطابی
نے کہا کہ اس کا سند صحیح ہے اور اسی طرح منتقی ایما ہے۔

۴۴۲ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَشَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَذْرَعُ خُفَّائِنَا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْلَاتٍ لَيْسَ عَلَيْنَا مِنْ جَنَابَةٍ وَتَكُنْ مِنْ غَايَةِ دُبُرِي
وَلَوْعِمَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَاتُفِيُّ) -

حضرت صفوان بن عسال روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو سوائے جنابت کے
تین شب و روز نوزہ نہ اتاریں اور مٹھیاں۔ پاخانہ اور سونے کی وجہ سے
بھی ضرورت نہیں۔ (ترمذی۔ نسائی)

۴۴۳ وَعَنِ الْمُؤَدَّبِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَعْتُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْدَةِ بَنِي كَثَرَةَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَاسْتَفْلَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَعْلُولٌ وَسَأَلْتُ أَبَا ذُرَّةَ وَمُحَمَّدًا ابْنَيْ
الْبَخَارِيِّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَكَذَا
صَلَفَةُ أَبُو دَاوُدَ -

حضرت مؤدب بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا تو آپ نے نوزہ کے اوپر اور نیچے مسح
کیا ابن داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ حدیث معطل ہے لیکن جب
میں نے ابو ذر کو حکم معنی بخاری سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا یہ
صحیح نہیں اور ابو داؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

۴۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

يَسِّرْ عَلَى الْخُلُقَيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۲۸۰ - وَعَنْهُ قَالَ تَوْضَأُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

مَسَحَ عَلَى الْأَجْرَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَلْجَةَ)

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ موزوں کے اوپر ہی حصّہ پر مسح کیا کرتے

تھے۔ (ترمذی - ابو داؤد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد جرابوں اور نعلین مبارک پر مسح فرمایا۔

(احمد - ابو داؤد - ترمذی - ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۸۱ - عَنْ الْمُؤَيَّزِ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى الْخُلُقَيْنِ فَعَلَّتْ بِأَرْسُولِ اللَّهِ لَيْسَتْ قَالَ بَلْ أَنْتَ

لَيْسَتْ بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ)

۲۸۲ - وَعَنْ عَظِيمٍ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالتَّرَائِي لَكَانَ

أَسْفَلُ الْخُلُقِ أَوَّلِي بِالسَّجَةِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرْ عَلَى ظَاهِرِ خُلُقَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَعِينٍ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ کچھ

بھول گئے تو آپ نے فرمایا میں نہیں بلکہ تم بھولے ہو کیونکہ مجھے رب تعالیٰ نے

ایسا ہی حکم فرمایا۔ (احمد - ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دین کے معاملات میں اگر

دائے کا دخل ہو تو موزوں کے اوپر مسح کرنے کی بجائے ان کی نیچے حصّہ مسح

کیا جاتا۔ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر ہی

حصّہ پر مسح کرتے دیکھا ہے (ابو داؤد لیکن دارمی نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے)

تیمم کا بیان

بَابُ التَّيْمُمِ

پہلی فصل

۲۸۳ - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَوْلُنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثِ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ

الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مِنْ كُلِّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ

تُرْبَتُهَا لَنَا طَهْرًا إِذَا نَحْنُ نَحْيَا الْمَلَائِكَةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۴ - وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَضَى مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ

يَرْجُلُ مُعْتَزِلًا لَمْ يَصِلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا ذُلَّانَ

أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ

بِالتَّيْمُمِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں لوگوں پر تین وجوہ کی بنا پر فضیلت دی گئی (۱)

ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کی طرح بنایا گیا (۲) تمام روئے زمین کو

ہماری سجدہ گاہ بنادیا گیا (۳) اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی کو طہارت

کے لیے پانی کا نعم البدل کیا گیا۔ (مسلم)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے قوم کو نماز پڑھانی نماز سے فارغ

ہو کر دیکھا کہ ایک صاحب علیحدہ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جماعت کے

ساتھ نماز نہیں پڑھی سرکار نے ان سے فرمایا تمہیں نماز باجماعت سے کس

نے روکا تو ان صحابی نے کہا مجھے غسل جنابت کرنا ہے لیکن پانی موجود نہیں ہے

٢٨٥
١٢
وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُجِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارُ لَعَنَ مَا
تَذْكُرُ إِنَّمَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تَصِلْ وَأَمَّا
أَنَا فَتَمَعْتُكَ فَصَلَيْتَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا أَضْرِبِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّيهِ الْأَرْضَ وَتَغْفِرْ لَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ
بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفِّيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ
قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِسَيْدِكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَمْسَحَ
بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفِّيَكَ -

٣٨٤ وَعَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ قَالَ
مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَدَلُ قَسَدَتُ
عَلَيْهِ فَلَمْ يُرِدْ عَلَيَّ حَتَّى قَامَ إِلَى حِدَارٍ فُحِّتَ بِعَصَا كَانَتْ
مَعَهُ ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْحِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذَوْرَانِيهِ
ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ وَلَمْ أُحِدْ هَذَا وَهَذَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا
فِي كِتَابِ الْمُحْمَدِيِّ وَكَانَ ذِكْرُهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ وَقَالَ
هَذَا أَحَدُكَ حَسَنٌ -

کو حسن کہہ کر شرح السنہ میں نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

٢٨٤ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّغِيدَ الطَّيِّبَ وَصُورَ الْمُسْلِمِ وَلَكَ تَعْبِيدُ
الْمَاءِ عَشْرِينَ نَفْثًا وَادَّجَبَ الْمَاءَ فَلْيُمْسِمْ بِرُوحَةٍ فَإِنَّ
ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَهْلُ الْأَحْمَدِ وَالْإِيمَانِ رُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَرَوَى السَّاقِي
نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرِينَ -

٢٨٨
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا
مِنْكُمُ جَرَشَجَةٌ فِي رَأْسِهِ فَأَحْسَنَ مَا لَمْ يَصِبْهُ هَلْ يَحْدُثُ
لِي رُخْصَةٍ فِي التَّيْمِيمِ قَالُوا مَا يَحْدُثُ لَكَ رُخْصَةٌ وَأَنْتَ تَقْدِرُ
عَلَى الْمَاءِ فَأَغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ بِذَلِكَ قَالَ قَتَلْتُمْ قَتَلَهُمُ اللَّهُ أَلَا سَأَلُوا
إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا قَاتِلَهُمَا شَقَاءَ النَّاسِ السَّوَالُ إِنَّمَا كَانَتْ

حضرت علامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ میں جہنی ہوں لیکن مجھے پانی نہ ملا اس وقت جناب عمر نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ کو یاد نہیں کیا ایک مرتبہ میں اور آپ سفر میں تھے اس دوران آپ کا ذرا پردہ بھی لیکن میں خاک میں لوٹا اور غار پر چلی رستم کر لیا جب ہم نے اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپؐ فرمایا اتنا لیے کہ جس کا کافی تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک زمین پر ملا سے پھر ان کو چھو نکالا اس کے بعد ان سے اپنے چہرہ مبارک اور ہاتھ پر رکھ لیا دیکھا ہی اور امام مسلم نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سر کا منہ فرمایا اتنا لیے یہی کافی تھا کہ دو دونوں ہاتھوں کو زمین پر ملا کر ان پر چھو نکلتے پھر اپنے چہرہ اور

حضرت ابوہریرہؓ بن عمارؓ بن صمد روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا فرغت کے بعد آپ ایک دیوار کے قریب تشریف لے گئے اور اس کو اپنے عصا کے مبارک کھراچہ اور میراپنے دستہ مبارک دیوار کو لٹکائے اور اپنے چہرہ سے اور ہاتھوں کا مسح کیا اس کے بعد میرے سلام کا جواب دیا۔ صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث صحیحین اور عیدی کی کتاب میں نہیں پائی لیکن محی السنن نے اس حدیث

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لیے ذریعہ طہارت ہے اگرچہ اس کو دس سال تک پانی نصیب نہ ہو لیکن جس وقت بھی پانی میسر آجائے اس کو اپنے جسم کو لگائے اور دس سال کے لیے بہتر ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، لیکن نسائی نے اس روایت کو دس سال کے الفاظ تک نقل کیا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر پر روانہ ہوئے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو پتھر لگا کر خون نکلا اسی دوران اس کو غسل کی حاجت ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے تمہیں کالہز ہے تو ساتھیوں نے کہا نہیں کیونکہ تمہیں پانی پر قدرت حاصل ہے لہذا اس نے غسل کیا اور اس شخص کا انتقال ہو گیا جب ہم واپسی پر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس قہر کی سرکار کو خبر دی تو آپ نے فرمایا جن لوگوں نے

يَكْفِيهِ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَيُعْقِبَ عَلَى جُزْءٍ خَوْفَهُ ثُمَّ يَنْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقِيلُ سَائِرَ جَسَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

۴۸۹
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَخَصَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَوْبًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ دَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوئِهِ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَحَبَبْتُ الشُّنَّةَ وَأَخَذْتُكَ صَلَاتُكَ فَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ ذَلِكَ الْآخَرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْهُ وَكَهْدَنُوهُ هُوَ أَبُو دَاوُدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا -

تیسری فصل

۴۹۰
عَنْ أَبِي الْجَعْفَرِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْقَيْمَةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَوِيٍّ بِرَحْلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِدْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحِجْدِ ارْتَمَسَ بِوَجْهِهِ وَبَدَّيْرُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۱
وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّكَ كَانَ يَحْدِثُ أَنَّهُو تَمَسَّحُوا دَهْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ بِصَلَاةِ النَّعْجِ فَخَرَّبُوا بِأَيْدِيهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَخَرَّبُوا بِأَيْدِيهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى فَسَحَرُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلَّهَا إِلَى الْمَتَاكِبِ وَالْأَبْطِ مِنْ بَطْنِ أَبِي يَهُومَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اس کو مار دیا اللہ تعالیٰ انہیں مارے جب انہیں معلوم نہ تھا تو بلندہ الہی سے سوال کیوں نہ کیا کیونکہ بیماری سے شفا کا سبب معلومات کا حصول ہے اس شخص کو یہ لازم تھا کہ وہ تم کرتا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مس کر لیتا اور تھپس کرتا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی سفر پر روانہ ہوئے ان کے پاس پانی نہ تھا کہ نماز کا وقت آگیا تو انہوں نے تھپس کر کے نماز پڑھ لی لیکن نماز کے وقت ہی میں انہیں پانی مل گیا ان میں سے ایک نے وضو کر کے نماز کو دہرایا دوسرے نے ایسا نہ کیا وہ ایسی پر دونوں مس کرنا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اس شخص سے جس نے نماز نہیں دہرائی تھی فرمایا تو نے سنت پڑھ لی اور تیری ادا کردہ نماز کا کافی ہے اور اس شخص سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تیرے لیے دہرا اجر ہے روایت لیکن ابو داؤد نسائی نے عطابن یسار سے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت ابی الجہم بن ماریہ بن محمد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہل کے کنویں کے پاس تھے تو ایک آدمی آپ کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ ارکے پاس آئے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر کے سلام کا جواب دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور فجر کی نماز کے لیے ہم نے اپنے ہاتھ مٹی پر مارے اور اپنے چہروں کا مسح کیا دوبارہ ہاتھ مٹی پر مار کر اپنے ہاتھوں پر کندھوں اور نفلوں تک مسح ہاتھ کے اندر دینی حصہ سے کیا۔

(ابوداؤد)

بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُونِ

پہلی فصل

مسنون غسل کا بیان

۴۹۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو چاہیے کہ (مسلمان) غسل کرے۔ (متفق علیہ)

۴۹۳ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر اس شخص پر واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو۔ (متفق علیہ)

۴۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ آتَا بِرَأْسِهِ مَا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ سات دن کے بعد اپنے سر اور جسم کو دھوئے و غسل کرے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۹۵ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَكَعَمَتَ دَرَجَاتٍ مِمَّنْ اغْتَسَلَ فَأَفْضَلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے فرض کو پورا کیا اور اچھا کیا لیکن جس نے غسل کیا تو اس نے فضیلت والا کام کیا (راحمہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی و دارمی)

۴۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَلَ مِثْنًا فَلْيَغْتَسِلْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردے کو نہلایا اس کو چاہیے کہ غسل کرے (ابن ماجہ و ترمذی و احمد نے یہ اضافہ کیا کہ جس نے مردے کو اٹھایا اس کو چاہیے کہ وضو کرے)۔

۴۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنْ الْحَبَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ النِّمَيتِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار کاموں کے بعد غسل کرتے تھے جنابت کے بعد جمعہ کے دن۔ سینگل لگوانے کے بعد اور مردے کو غسل دینے کے بعد۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابو داؤد)

۴۹۸ وَعَنْ قَبِيصِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ اسْتَسْقَى مَرَّةً

حضرت قیس ابن ماسم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں

اسلام لایا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری کے پتوں کے پانی سے
غسل کا حکم دیا۔ (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ قَدِيدٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

تیسری فصل

حضرت مکرمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عراق کے لوگ بتا
ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے معلوم کیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا
واجب ہے تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ زیادہ صفائی کا سبب ہے
جو غسل کرے تو اس کے لیے بہتر دھوا جب نہیں آویں تھیں بتاؤں کہ یہ
غسل کا حکم کیونکر شروع ہوا ایک وقت تھا کہ لوگ غریب تھے سینے کو لباس
میں نہ تھا اون کے کپڑے سینے اور پیٹ پر بوجھ لادتے تھے اس وقت مسجد
(نبوی) تنگ تھی اور چھت بھی نیچی اور خشن پوش تھی گرمی کے موسم میں جمعہ کے
دن جب سرکار مسجد میں آئے تو لوگ سینے سے شرابور تھے۔ پسینہ کی بو
لوگوں کو تکلیف ہوئی جب نبی علیہ السلام نے لوگوں کو مسح فرمایا تو حکم دیا لوگو
جب جمعہ آئے تو غسل کرو تیل ملو اور خوشبو لگاؤ کتاب ابن عباس نے لکھا
پھر اللہ نے مال دیا۔ اون کی بہائے لوگ سوئی کپڑے پہننے لگے سخت محنت
کی ضرورت نہ رہی مسجد وسیع ہو گئی اور وہ سبب (پسینہ وغیرہ) ختم ہو گیا
جس کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔

(ابوداؤد)

۴۹۹- عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنْ تَابَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
حَدَّثُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أُنْزِيَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
وَاجِبًا قَالَ لَا ذَلِكَ أَطَهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ
يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ
كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ يَلْبَسُونَ الصُّوْنُ وَيَعْمَلُونَ عَلَى
ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ صِيقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اسْمَا
هُوَ عَرِيشٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الصُّوْنِ حَتَّى شَارَتْ
وَهُمْ يَرِيئُهُمْ أَذَى يَذَلِكُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الزَّيْلَةَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلَيْسَ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ
مَّا يَجِدُ مِنْ دُهْنٍ وَطِينَةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ
بِالْعَمَلِ وَلَيْسُوا غَيْرَ الصُّوْنِ وَكُنُوا الْعَمَلِ وَذُتِمَ مَسْجِدُهُمْ
وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِينَ كَانُوا يُؤْذِي بَعْضَهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ
رَوَاهُ ابُودَاوُدَ -

بَابُ الْحَيْضِ حَيْضُ كَا بَيَان

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہودیوں کا طریقہ یہ
تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو نہ اس کے ساتھ کھاتے اور نہ اس کے
ساتھ گھر میں رہتے۔ جب اصحاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو یہ
آیت نازل ہوئی تم سے جائز ہے کہ بارے میں سوال کرتے ہیں نازل ہوئی تو
نبی علیہ السلام نے فرمایا دور ان حیض سرائے مجامعت کے تم سب کچھ
کر سکتے ہو۔ جب یہودیوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو کہنے لگے کہ یہ تو ہماری ہر

۵۰۰- عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ أَلِهُمُّدَ كَانُوا إِذَا أَحَاطَتْ الْمَنَازَةُ
فِيهِمْ لَمْ يُبَيِّدُوا وَلَمْ يُجَامِعُوهُمْ فِي الْبُيُوتِ قَالَ أَهْلُ الْبُيُوتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى دَلِيلًا لَكَ
عَنِ الْمَحِيضِ الْأَذَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اصْطَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا اللَّحْمَ فَهَلَفَ ذَلِكَ الْيَهُودُ فَقَالُوا مَا
يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَكْذِبَ مِنْ أَمْرٍ نَاشِئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ

بات میں مخالفت کرتے ہیں اور ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتے۔ لہذا جناب اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ یہودی اس طرح کہہ رہے ہیں کیا ہم اس دوران عورتوں کے ساتھ جماعت کر سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور انہوں نے یہ بھیجا کہ سرکار ان سے ناراض ہو گئے تو یہ دونوں وہاں سے آگئے اس وقت نبی علیہ السلام کی خدمت میں دودھ کا ہدیہ آیا تو نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو بلا کر دودھ پلا دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ایک برتن سے غسل کرتے حالانکہ ہم دونوں جنبی ہوتے اس کے علاوہ کبھی آپ مجھے مکہ فرماتے تو میں پا جاہم کو کس لبتی تو آپ مجھے لبتا لیتے حالانکہ میں مائتہ ہوتی اور مکان میں ہوتے ہرگز سیراب نہ ہوتا تھا دیتے تو حیض کی حالت میں آپ کا سر دھو دیتی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ دوران حیض میں جس برتن سے پانی پیتی وہی برتن میں نبی علیہ السلام کو دے دیتی تو آپ اسی جگہ نہ رکھ کر پانی جسے جس جگہ میں نہ پیا ہوتا تھا اور میں دانتوں سے اور ہڈی سے گوشت چھڑا کر کھاتی پھر وہی ہڈی سرکار کو دیتی تو آپ بھی وہیں سے دانتوں سے گوشت چھڑاتے جہاں سے میں نے چھڑایا ہوتا تھا اور وہیں آپ اپنا منہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ سرکار میری گود میں لیٹ کر تلاوت قرآن فرماتے حالانکہ اس وقت میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہاتھ بڑھا کر مصیٹے اٹھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں حالت حیض میں ہوں تو سرکار نے فرمایا کہ حیض نہ بہا کہتے ہیں تو نہیں (مسلم) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پاؤں کو اوڑھ کر نماز پڑھتے کہ آدمی آپ اوڑھے ہوئے اور آدمی میرے ہم پر ہوتی اور میں اس دوران حالت حیض میں ہوتی (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے ساتھ دوران حیض یا پشت میں جماعت

فَعَجَا أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَهَذَا ابْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ لَيَقُولُونَ كَذَا أَفَلَا تُجَاوِزُهُمْ فَتَغَيِّرَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا قَحْرًا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هِدَايَةُ قَوْثَانَ بْنِ أَبِي النَّبِيَّةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَقَارِبِهِمَا فَتَقَاها فَعَرَفَا أَنَّ لَمْ يَجِدَا عَلَيْهِمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۱. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالْكَبِشِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَا تَجُتَنَّبُ كَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتِيهِ رَقِيبًا شَرَفِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ فَأَطِيلُهُ وَأَتَلَعَايَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۲. وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاةً عَلَى مَوْضِعِ فِئْتِ فَيَشْرَبُ وَاتَّعَذُّ الْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاةً عَلَى مَوْضِعِ فِئْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۳. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَبَّرُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۴. وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاؤُ بَنِي الْخَمْرَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۵. وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَى وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۶. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا

فَقَدْ كَفَرْنَا بِمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ مُعْتَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَاوِيُّ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَصَصًا قَدْ يُعْتَمَدُ فَقَدْ كَفَرُوا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا تَعْرِتُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مَنْ حَكِيمٌ إِلَّا تَرَمَّ عَنْ أَبِي نَعِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۵۰۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ أَمْوَالِي وَهِيَ خَائِنَةٌ قَالَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ رِزِينَ وَقَالَ مُعِي الشَّيْخُ اسْتَاذُهُ لَيْسَ بِقَوِي -

۵۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَمَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ خَائِنَةٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِبَعْضِ دِينَارٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّسَاتِي فِي الدَّكْرِ وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۰۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَعَا أَحَدُكُمْ دِينَارًا فَلْيَاكَ أَكَانَ دَعَا أَصْفَرًا يَصْفُغُ دِينَارًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

۵۱۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ أَمْوَالِي وَهِيَ خَائِنَةٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشُدُّ عَلَيْهَا إِذَا رَهَا ثُمَّ شَأْنُكَ بِأَعْلَاهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا -

۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا بَحِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَكُلُّهُ يَقْدَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدَأْ مِنْهُ حَتَّى تَطْهَرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کرتے یا کاهن کے پاس جاسے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ترمذی - ابن ماجہ - دارمی اور ان دونوں نے کہا ہے کہ اگر کاهن کے کہنے کی تعمیل کرے تو وہ کافر ہے - امام ترمذی نے کہا کہ ہمیں یہ حدیث حکیم اثرم سے ابو نعیمہ اور ابوداؤد ہریرہ کے حوالہ سے ملتی ہے -

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جب میری بیوی حیض کی حالت میں ہو تو میرے لیے کیا حلال ہے آپ فرمایا جو چاہا میرے اوپر ہوا اور اس سے بچنا افضل ہے (روزین لیکن محی السند نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران حیض اگر کوئی مجامعت کرے تو اس کو چاہیے کہ نصف دینار صدقہ کرے -

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں اگر حیض کا خون سرخ ہو تو ایک دینار صدقہ اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے (ترمذی)

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری بیوی حیض میں ہو تو میرے لیے کیا کام حلال ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس پر مضبوطی کے ساتھ ڈار نہ باندھ لے پھر تیرا کام اس کے اوپر سے ہے -

(مالک و دارمی مرسلہ)

معنیت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی تو بستر سے چٹائی پر جاتی اور اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتی جب تک پاک نہ ہو جاتی -

(ابوداؤد)

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

پہلی فصل

۵۱۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ قَاطِمَةُ بَنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا لَكَ ذَلِكَ عِدَّتِي وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكَ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْبُدِي عَنَّا الدَّامِثَةَ ثُمَّ صَلِّي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قاطمہ بنت حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے کیا میں نماز ترک کر دوں آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ یہ رنگ کا خون ہے اور حیض نہیں۔ جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو خون کو دھو کر نماز پڑھو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۱۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ قَاطِمَةَ بَنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدٌ يُعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَامْسِكِي مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَمَوْصِفِي وَصِفِي فَإِنَّمَا هُوَ عِدَّتِي. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عروہ بن زبیر قاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت تھی ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک کالا خون آئے تو وہ حیض ہے جو پہچانا جاتا ہے جب تک وہ آئے تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے تو تازہ دھو کر نماز ادا کرو کیونکہ وہ رنگ کا خون ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

۵۱۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنْ أَمْرَأَةٌ كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيَنْظُرَنَّ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الْوَالْتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ مِنْ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُمَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْيَتْرِكِ الصَّلَاةَ قَدَارَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ فَلْيَتَّخِذْ ثُمَّ لْيَسْتَفِضْ بِشَرْبِ ثَوْبٍ ثُمَّ لْيَتَّخِذْ رِوَاهُ مَا لَكَ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدِدَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کو کثرت سے خون آتا تھا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اپنی مادت کے دنوں کو شمار کرے جن میں اس کو حیض کا خون آتا تھا اس بیماری سے قبل اور ان دنوں میں نماز کو ترک کر دے اور جب یہ دن گزر جائیں تو معمول کے مطابق غسل کر کے لنگوٹ کس لے۔ رخصت گدی لگائے اور نماز شروع کر دے (مالک ابوداؤد۔ دارمی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم روایت کیا ہے۔)

۵۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ دِينَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَأَهَا إِلَيْكَ كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

حضرت عبد اللہ بن ثابت اپنے والد دینار رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ عبدی کے ادا کا نام دینار تھا وہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مستحاضہ عورت کے بارے میں فرمایا کہ جس کے مقررہ دنوں کو چھوڑ کر وہ ہر نماز کے لیے دھو کر روزے رکھے اور نماز ادا کرے (ترمذی۔ ابوداؤد)

۵۱۲۔ وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحِشٍ قَالَتْ كُنْتُ اسْتَحْضًا
 حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اسْتَفْتِيهِ وَأَخْبَرْتُهُ فَوَجَدْتُ فِي بَيْتِي أُخْتِي رَبِيبَ بِنْتِ
 جَحِشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحْضًا حَيْضَةً كَثِيرَةً
 شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالْوَصِيَامَ
 قَالَ أَعْمَتْ لَكَ الْكُرْسِيُّ فَإِنَّ دِينَ هَبِ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ
 أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلَجَّجْنِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ لَأَتَّبِعَ تَحِيَّتًا
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَمُرُكَ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا
 صَنَعْتَ أَجَزَّ عَنْكَ مِنَ الْآخِرِ وَإِنْ قَوَيْتَ عَلَيْهِمَا قَانَتْ
 أَعْلَمُ قَالَ لَهَا لَأَتَّبِعَ هَذِهِ رُكُضَةً مِنْ رُكُضَاتِ الشَّيْطَانِ
 فَكَتَبْتُ بِنْتُ آيَا أَدْبَعَةً آيَا فِي عِلْوِ اللَّهِ شَهْرًا
 اغْتَسَبِي حَتَّى إِذَا نَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهَرْتِ وَاسْتَقْبَلَتْ
 قَسَمِي ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً
 وَأَيَّامَهَا وَصَوْمِي حَرَامٌ ذَلِكَ يُجْزِيكَ وَكَذَا لَكَ
 فَأَعْبَى كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرُونَ
 وَمِيقَاتِ حَيْضَتِهِمْ وَطَهَرُونَ قَدْ قَوَيْتِ عَلَى آثِ
 تَوَجَّهِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعْجِلِيْنَ الْعَصَرَ وَتُعْجِلِيْنَ
 تَجَمُّعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرَ وَالْعَصَرَ وَتُعْجِلِيْنَ
 الْمُعْرِبَ وَتُعْجِلِيْنَ الْوُضْءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجَمُّعِيْنَ
 بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَأَعْبَى وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْعَجَبِ فَأَعْبَى
 وَصَوْمِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ -

(رواه أحمد وأبو داود والترمذي)

تیسری فصل

۵۱۳۔ عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبَشٍ اسْتَحْضَتْ مُدًّا كَذَا
 وَكَذَا فَكَلَّمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حمزہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھے استحاضہ کا
 خون کثرت سے آتا تھا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حکم
 پوچھنے اور حالت بتانے کی عرض سے حاضر ہوئی۔ آپ کو اپنی بہن حضرت
 زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے
 حیض کا خون کثرت سے آتا ہے، میرے لیے کیا حکم ہے کیونکہ اس نے مجھے نماز
 اور روزے سے روک دیا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے روزی ضروری ہے جو خون کو چھٹی
 یعنی ہے۔ عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو ٹھوٹا باندھ لو۔
 عرض گزار ہوئی کہ وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو کپڑا بھی رکھ لو۔ عرض کی کہ
 وہ اس سے زیادہ ہے۔ فرمایا تو میں تیس دو باتوں کا حکم دیتا ہوں کہ میں
 ایک پر عمل کروں گی وہ کافی ہوگا۔ اگر دونوں پر عمل کر سکو تو تم جانو۔ آپ نے
 ان سے فرمایا کہ یہ شیطان کی تھرکروں میں سے ایک تھرکری ہے نہ علم خداوندی
 کے مطابق حیض کے چھ یا سات دن شمار کر کے غسل کر لینا اور پاک ہونے
 پر نیست یا چوبیس دن نازیں پڑھنا اور روزے رکھنا۔ یہ تمہارے
 لیے کافی ہے اور ہر مہینے اسی طرح کرنا جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں
 اور جیسے وہ آیام حیض اور طہر سے پاک ہوتی ہیں۔ بصورت دیگر اگر تم
 اس بات پر قادر ہو کہ ہر کی نماز میں تاخیر اور عصر میں جلدی کرو کہ دونوں کے
 لیے غسل کر کے نماز ظہر و عصر کو جمع کر لو۔ اسی طرح مغرب میں تاخیر اور شام
 میں جلدی کر کے غسل کرو اور دونوں نمازوں کو جمع کر لو تو ایسا کر لینا
 اور فجر کے لیے غسل کر لینا اور روزہ رکھ لینا جبکہ تم اس پر قادر ہو۔ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں میں سے یہ بات مجھے
 زیادہ پسند ہے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! فاطمہ بنت ابی
 حاشیہ کو استحاضہ کی شکایت ہے اور اس نے اتنے دن سے نماز ادا نہیں

کی ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماں اپنے بچہ کو شیطانی کارکردگی ہے وہ پانی کی لگن میں بیٹھے اور جب پانی میں زردی پائے تو ظہر معر کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب و عشاء کیلئے دوسرا۔ اور تیسری مرتبہ فجر کے لیے غسل کرے اور ہر نماز کے درمیان وضو کرے دہرہ اور لیکن ہمارے نے حضرت ابن عباس کے حوالے سے نقل کیا کہ جب اس پر غسل دشوار ہو تو دو نمازوں کو جمع کرے۔

مُبَحَّثَاتُ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لَيَجْلِسُ فِي مَرْكَبٍ فَإِذَا آتَتْ صُفَارَةٌ فَوَقَى الْمَاءَ فَلْيَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا قَاجِبًا وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا قَاجِبًا وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا قَاجِبًا وَتَوَضَّأُ فَمَا بَيْنَ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُلُّ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ -

نماز کا بیان

کتاب الصلوٰۃ

پہل فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پنجگانہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک بار رمضان سے دوسرے رمضان مبارک تک ہر صبح کیے جانے والے گناہوں کا کفار میں جبکہ گناہ کبیرہ اگر کتاب سے استراذ کیا جائے۔ (مسلم)

۵۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مَكْفِرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتْ الْكَبَائِرُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ہے یا کسی شخص کے دروازے کے سامنے خر بہتی ہو اور دروازہ نہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے کیا اس کے جسم پر میل کا ذرہ باقی رہ جائے گا صحابہ نے عرض کیا نہیں اس کے جسم پر میل کا ذرہ بھی نہ رہے گا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہی پنج وقتہ نماز کی مثال ہے

۵۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ مَسْتَا هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالَ فَكَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص ابو ہریرہ انصاری نے ایک عورت کا ہوسلے لیا اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری کھفیت عرض کی اس موقع پر آیت نازل ہوئی ہر قائم کر نمازوں کی ابتدا انتہا اور رات کی کچھ ساتوں میں بیشک نیکیاں برائوں کو مٹا دیتی ہیں اس سائل نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمہ خصوصیت کے ساتھ میرے لیے ہے یا سب کے لیے

۵۲۰ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ سَجْدًا أَصَابَ مِنْ أَمْرٍ أَوْ مَكْرَةٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْعَصَايَ يَنْهَكُنَّ الشَّيَاطِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ هَذَا قَالَ لِيَجْعَلَ أَمْرِي كَلِمَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَحْمِلْ بِهَا مِنْ أَمْرِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جب اسے یہ مسئلہ پیش آیا تو فرمایا میری تمام امت کے لیے ایک اور جناب اس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام مجھ سے ایسا جرم سر نہ بھرا ہے جو بد کا مستوجب ہے آپ مجھ پر مدد قائم فرمائیں جناب اس فرماتے ہیں کہ اگر نے

۵۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ عَنْهُ وَحَصَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اس سے کچھ بھی استفسار نہ فرمایا اور فوراً جماعت کا وقت ہو گیا اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی، نماز سے فاسخ ہونے کے بعد اس شخص نے پھر حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ سے ایسی غلطی سرزد ہوئی ہے جو مدجاری ہونے کا سبب بنتی ہے لہذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر مدجاری فرمائیے اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا کیا تم نے پھر ساتھ نماز ادا کی؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا وقت مقررہ پر نماز ادا کرنا میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس کے بعد تو اپنے فرمایا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں نے ایک اور سوال کیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا جماد فی سبیل اللہ راوی مدیث فرماتے ہیں کہ میں نے یہی معلوم کیا کہ اگر میں کچھ اور بھی معلوم کرتا تو آپ کچھ اور بھی فرماتے۔ ہر متفق علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر کے درمیان مدفاصل ترک نماز کا عمل ہے۔ (مسلم شریف)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ فَقَالَ لَا تَزَالُ تَزُولُ إِلَيَّ أَصْبَحْتُ حَيًّا فَأَقْبَرْتُ فِي كُتُبِ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قَرَأْتَ اللَّهَ قَدْ عَفَرَ لَكَ ذُنُوبَكَ أَوْحَدَكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قَدْ قُلْتُ تُعْمَأُيُّ قَالَ يَزُورُ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ تُعْمَأُيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَهُودِيٌّ رَوِيَ اسْتَرْزَدَنِي كَرَادِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۳ وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری تفصیل

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ترک کر کے انہیں وقت پر ادا کیا شروع کے ساتھ رکعت کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کی بخشش فرمائے لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا بخشش کا وعدہ نہیں اگرچہ اسے تو اس شخص کی مغفرت فرمائے اور چاہے تو عذاب میں مبتلا فرمائے۔

(روایت ابی احمد مالک ابو داؤد و نسائی نے اس طرح روایت کیا) ابو امامہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ادا کرو اور ایک ماہ کے روزے رکھو اپنے اموال کی ذکوہ ادا کرو اور صاحبان امر کے احکام کی تعمیل کر کے اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (روایت ابی احمد و ترمذی)

عمر بن شعبہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو جبکہ وہ سات سال

۵۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسُصْ صَلَاتَكَ أَتَرْضَاهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ دُفُوعَهُمْ وَصَلَّتُهُمْ لَوْ قَدْ قُرِعَتْ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُمْ وَخُشُوعَهُمْ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۲۵ وَعَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا أَحْسَنَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَدُّ أَوْلَادِكُمْ

کی عمر کو پچیس نماز کا حکم کرو اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو تو انہیں نماز پڑھنے پر بارہ اور جب ان کی عمر بارہ سال ہو جائے تو ان کے بستر ملینہ کر دو۔
روایت از ابو داؤد و شرح السنۃ و مصابیح از سرہ بن معبد
رضی اللہ عنہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے درمیان جو عہد و پیمان ہے وہ نماز ہے جس نے اس نماز کو ترک کیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

(روایت از احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)

بِالصَّلَاةِ وَهُمَا ابْنَا سَبْعَ سِنِينَ دَامُوا بِهِمْ عَلَيْهِمَا وَهُمْ ابْنَا عَشْرَ سِنِينَ وَقَرَأُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَصَابِيحِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِي تَرْجِمِ الشَّعْرَةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ سَجْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ -

۵۲۷. وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے مذکورہ ابوالیسرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نوامی مدینہ میں مجھے ایک خاتون ملی تو میں نے انہیں لپٹا لیا اور میں نے صرف اس کو چھوئے کا عمل کیا ہے اب آپ میرے بارے میں حکم فرمادیں۔
سن کر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اپنی پردہ پوشی کرتا تو بہتر تھا کہ کچھ اللہ تعالیٰ نے بھی پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن اس موقع پر رسول اللہ نے کچھ نہ فرمایا تو یہ شخص اسٹھے اور چلے گئے۔ رسول اللہ نے ایک شخص کو بھیج کر انہیں بلوایا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی (در جمعائیت) دن کی ابتدا اودانتہا پر اور رات کے متحرکے حصہ میں نماز کو قائم کرو بیشک نیکیاں برائیاں کو مٹا دیتی ہیں اور یہ ہدایت نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہدایت و نصیحت ہے۔ حاضرین میں کسی صاحب نے دریافت کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے لیے مخصوص ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہیں یہ حکم عمومی اور

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خزانہ کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے گئے اور ایک درخت کی دو شاخوں کو کڑکڑا دیا تو اس سے پتے جھڑنے لگے اس موقع پر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ تو اپنے فرمایا بندہ مسلم اگر رخصتے خداوندی کے لیے نانا داکر تہا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے گر رہے ہیں۔

(روایت از احمد)

۵۲۸. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَتْ وَجَلَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَصْحَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَسْتَبَا فَكَانَ هَذَا فَاقْبِضْ فِي مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ قَالَ وَلَوْ يَرُدُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَيُبَا وَفَامَا الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ عَاهَدَ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّهُ الصَّلَاةُ طَرَفِي النَّهَارِ وَذِكْرًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُهَيِّئُ الشَّيْئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِي لَا يُكْرِمُنَّ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَكَ خَاصَّةٌ فَقَالَ بَلْ لَيْسَ بِكَ كَافَّةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۹. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَهْمَا فَتُ فَخَذَ يَغْصَنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَهْمَا فَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَنَبِيِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَهْدَ الْمُسْلِمَ لِيَصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَهَاتَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَاتَتْ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۲۰. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا عَفَرًا اللَّهُ لَهُ مَا نَعَدَ مَرَمِينَ ذَنبِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۲۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمَ مَا قَالَتْ مَنْ حَافِظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبَرَّهَا نَا وَكِبَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ مَنْ لَمْ يَحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بَرَّهَا نَا وَلَا كِبَاءَ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَابْنِ حُلَيْفٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ)

۵۲۲. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ سَوَّاهُ كَعَمَلِ الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۳. وَعَنْ أَبِي الدَّارَدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خُبْرِي أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللهِ شَيْئًا قَدْ قُطِعَتْ وَخِرْقَتْ وَلَا تَتْرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَيِّدًا قَدْ تَرَكَهَا مُتَعَيِّدًا أَفْعَدَ بَرِيَّةً مِنْهُ الدِّمَاءَ وَلَا تُشْرِبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مَقْتَنَاهُ كُلَّ شَيْءٍ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے دو رکعت نماز ادا کی اور اس میں بالکل سہو بھول نہ کیا، اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ (احمد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک روز نماز کی تاکید فرمائی کہ فرمایا کہ جس شخص نے نماز کی محافظت کی تو یہ نماز قیامت کے دن اس کے لئے نورانیت اور نجات اور نجات کا باعث ہوگی۔ جو نماز کی محافظت نہ کرنے اس کے لئے نور و نہانی اور نجات کا سبب نہ ہوگی اس کا حشر قیامت کے دن فرعون، ہامان اور ابی بن حلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد، دارمی، بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔)

عبداللہ بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرات صحابہ کرام نماز کے سوا اعمال میں کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابو الدرداء سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اللہ کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اگر تیرا سے ٹھیکے ٹھیکے کر دیتے جائیں اور جلادے باز، فرض نماز کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جس فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس کو شراب اسلامیری ہوا شراب کو مت پینا اس لئے کہ وہ تمہارا لڑائیوں کی کچی بنیاد ہے۔ (ابن ماجہ)

اوقات نماز کا بیان

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

پہلی فصل

۵۲۴. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَقَّتِ الظُّلُومُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَقَدْحِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَدَقَّتِ الْعَصْرُ مَا لَمْ تَصْفُرِ الشَّمْسُ وَدَقَّتِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِيبِ الشَّمْسُ وَدَقَّتِ صَلَاةُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَدَقَّتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا أَطْلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسَكَ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصی سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کا وقت سورج کے ڈھلنے اور انسان کے سایہ کے برابر ہونے سے نماز عصر کے وقت تک ہے اور عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے اور مغرب کی نماز کا وقت شفق کی موجودگی تک اور عشاء کا وقت نصف یعنی درمیان شب تک اور فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت انتظار کرو جب تک کہ پوری طرح آفتاب طلوع نہ ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطا

الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَدْرِي الشَّيْطَانِ -

(رداءہ مسلم)

۵۳۵۔ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ إِنْ رَجَلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَوَاتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَذَلِكَ مَعَ تَهْدِيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا نَالَتِ الشَّمْسُ أَمْرَ يَلَا لَهَا ذَنْ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْعَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْعَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمْرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً أَخْرَجَهَا فَوْقَ الْكَيْفِ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ شُعُوبُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْعَجْرَ فَاسْتَعْرَبَهَا ثُمَّ قَالَ آيُنَ السَّائِلِ عَنْ ذَوَاتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَوَاتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ -

(رداءہ مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نمازوں کے وہی اوقات ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ (روایت از مسلم)

دوسری فصل

۵۳۶۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنِيْ جِبْرِئِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى فِي الظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشَّرَاكِ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلَّى فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَقْطَرَ الصَّائِغُ وَصَلَّى فِي الْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ وَصَلَّى فِي الْعَجْرِ حِينَ حَرُمَ طَعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِغِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلَّيْتُ فِي الظُّهْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ وَمِثْلُهُ وَصَلَّيْتُ فِي الْعَصْرِ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ وَمِثْلُهُ وَصَلَّيْتُ فِي الْمَغْرِبِ حِينَ أَقْطَرَ الصَّائِغُ وَصَلَّيْتُ فِي الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلَّيْتُ فِي الْعَجْرِ فَاسْتَعْرَبْتُهُ فَتَفَتَّ إِلَى

کے دونوں سیدنگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ دو دن ہمارے ساتھ نماز ادا کرو پس جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ نے جناب بلال کو حکم دیا کہ ظہر کی اذان کہیں اذان کے بعد اقامت دیکھ کر کعبہ کا حکم دیا۔ پھر عصر کی اذان اقامت کا حکم دے کر نماز عصر ایسے وقت ادا فرمائی جبکہ سورج بلند ہی پر تھا اور اس کی روشنی سفید اور صاف تھی پھر مغرب آفتاب کے بعد اذان و اقامت نماز مغرب ادا فرمائی اور شفق کے غائب ہونے کے بعد اذان اقامت کہلو اگر نماز عشاء ادا فرمائی اور طلوع فجر کے بعد نماز فجر ادا فرمائی مجبب دوسرا دن ہوا تو آپ حکم فرمایا کہ ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اور ٹھنڈے وقت میں نماز ادا فرمائی اور نماز عصر کو اس وقت تک مؤخر فرمایا جبکہ سورج بلند ہی تھا البتہ وقت مقررہ سے مؤخر فرمادیا اور شفق کے ختم ہونے سے قبل نماز مغرب کو ادا فرمایا اور ایک تہائی رات گزرنے پر نماز عشاء ادا فرمائی اور روشنی میں رہیں طلوع آفتاب سے قبل جو روشنی ہوتی ہے نماز فجر ادا فرمائی۔ نماز فجر کے بعد آپ نے فرمایا نماز کے اوقات کے بارے میں کون سوال کر رہا تھا تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ میں نے دریافت کیا تھا اس موقع پر رسول اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجھے دو مرتبہ نماز پڑھائی پہلے دن نماز ظہر سورج کے ڈھلنے پر جبکہ اس کا سایہ کسی چیز کے برابر تھا اور نماز عصر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں ہر کسی چیز کا سایہ اس کے برابر تھا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور شفق کے غائب ہونے کے بعد نماز عشاء پڑھائی اور نماز فجر اس وقت پڑھائی جبکہ روزہ دار پر کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے دوسرے دن نماز ظہر اس وقت پڑھائی جبکہ دھوپ میں کسی چیز کا سایہ اس کے برابر ہوتا ہے اور جب چیزوں کا سایہ دوگنا ہو گیا تو نماز عصر ادا کرائی اسی طرح نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب لوگ روزہ افطار کرتے ہیں اور تہائی رات گزرنے

فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ أَوْقَاتُ الْإِبْتِكَارِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

میں (روایت از ابو داؤد و ترمذی)

تیسری فصل

۵۳۷ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَّا لَنْ جَبْرِئِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلِّ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جَبْرِئِيلُ فَآمَمَنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحُوبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَّاتٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَمَّالِهِ أَنْ أَهْمَا مَوْرُثُ عِنْدِي الصَّلَاةُ مِنْ خِفَافِهَا وَحَافِظُهَا عَلَيْهِمَا حَفِظَ دِينَهُ وَمَنْ ضَيَعَهَا فَهُوَ لَيْسَ بِسَوَاحَا أَهْنِيغُ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ أَنْ كَانَ الْخَبْرُ ذَرَاغًا إِلَى أَنْ يَكُونَ ظِلُّ أَحَدِكُمْ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرَكَّبَةً بَيْنَ نَوَاقِثِ قَدَارٍ مَا يَسِيرُ الزَّكَاةُ فَتَرْتَحِينِ أَوْ ثَلَاثَةَ قَبْلِ مَغِيبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْوُشَاةُ إِذَا غَابَ الشَّقُّ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ تَأَمَّرَ فَلَا تَأَمَّتْ عَيْنُهُ فَمَنْ تَأَمَّرَ فَلَا تَأَمَّتْ عَيْنُهُ فَمَنْ تَأَمَّرَ فَلَا تَأَمَّتْ عَيْنُهُ وَالصُّبْحَ وَالْجُمُوعَ بِأَدْيِهِ مُشْتَبِكَةً -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۵۳۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدَرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ

کے بعد نماز عشا کی امامت کی اور صبح کو اچھی طرح روشنی پھیلنے پر نماز فجر پڑھائی پھر جبرئیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہی اوقات نماز آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے تھے اوقات نماز انہیں دونوں وقتوں کے درمیان

ابن شہاب زہری روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب عمر بن عبد العزیز نے نماز عصر تاخیر سے پڑھی تو جناب عروہ نے ان سے کہا کہ خبر دار ہو کہ جناب جبرئیل آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھی اس پر جناب عمر بن عبد العزیز نے فرمایا اسے عروہ! غور تو فرمائیے کہ آپ کیا فرماتے ہیں تب جناب عروہ نے کہا کہ میں نے جبرئیل بنی مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو مسعود سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جبرئیل امین آئے اور انہوں نے امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی اس طرح رسول اللہ نے اپنی انگلیوں سے پانچوں نمازوں کا اشارہ فرمایا اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ اپنے ہمال کو ہدایات جاری فرمائی میرے نزدیک تمہارے اہم فرائض میں نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا تو وہ نماز کے سوا تمام چیزیں بیکار ہیں زیادہ ضائع کرنے والا ہے آپ نے ہمال کو اسی مکتوب میں لکھا کہ تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جبکہ کسی چیز کا سایہ اس کے سایہ میل سے ایک مثل ہو اور نماز عصر اس وقت ادا کی جائے جبکہ سورج کی روشنی حفاف شفاف اور بلند ہو اور سورج دو تین فرسخ غروب سے قبل سفر کرے نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد اور عشا شفق کے غروب کے بعد تہائی رات تک ادا کی جائے۔ پس جو شخص سو یا اس کی انگلیوں نہ سوسے اس فقرہ کو اپنے تین مرتبہ کہہ کر فرمایا تحریر فرمایا نماز فجر کے لیے لکھا کہ نماز فجر اس وقت پڑھی جائے جبکہ ستارے چمکے ہوئے نظر آئیں۔

(روایت از امام مالک)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ظہر کے وقت کا اندازہ اس طرح ہے کہ گرمیوں میں جبکہ سایہ تین سے

ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشَّأْنِ خَمْسَةُ أَقْدَامٍ
إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

پانچ تھانگہ اور سو روپوں میں پانچ سے سات قدم تک ہوتا تھا۔
الہود اور دونساؤ

بَابُ تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ

اوقات نماز اور نفل کا بیان

پہلی فصل

٥٢٠ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَرَأِي
عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهْ إِنِّي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ
يُصَلِّيُ الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُوهَا الْأُولَى حِينَ تَدْخُلُ
الشَّمْسُ وَيُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى سَجْدَةٍ فِي
أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَيَسْبِقُ مَا قَالَ فِي
الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُرْمِيَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُوهَا
الْعَمَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ
يَنْفَعِلُ مِنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَةً
وَيَقْدِرُ بِالشَّيْءَيْنِ إِلَى الْمَانَةِ فَرَقِي رِوَايَةً وَلَا يَسْأَلُ وَلَا يُلْغِي
الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ
بَعْدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٣١ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمِيٍّ قَالَ
سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الطُّهْرَ بِالنَّاهِيَةِ وَالْعَصْرَ
الشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا أَكْثَرُ
الْقَمَرُ عَجَلٌ فَلَاذَا أَقْبَلُوا الْخُرُوفَ وَالْمُجَبَّرَ يَكُونُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا أَصَلَيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَهْلَاءِ سَجْدًا عَلَى ثِيَابِنَا أَرْقَأَ الْحَرَّ مُشْفًى عَلَيْهِ وَلَفَظُ اللَّيْبِ عَارِي -

۵۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شِئْنَا الْحَدَّ فَأَبْرِدُوا بِالْمُضَلَّوْدِ

سیار ابن سلامہ روایت فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میرے والد نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمنے والوں کے ادا فرمانے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کون سا نماز کو جو دن دھلے پڑھی جاتی ہے جس کو تم پہلی نمازِ ظہر کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج ڈھل جاتا اور عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ ایک شخص مدینہ کے اطراف میں اپنے گھر والیں آجاتا اور سورج افق پر موجود ہوتا راوی کہتے ہیں کہ جناب ابو ہریرہ نے مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ مجھے یاد رہا البتہ نمازِ عشاء کے بارے میں فرمایا کہ آپ نمازِ عشاء میں حتمہ (تہائی رات) تک تاخیر پسند فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں سرکارِ عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے اور نمازِ فجر سے اس وقت فارغ ہوتے جس وقت ایک شخص اپنے برابر والے کو پہچان لینے کے قابل ہو تا۔ نمازِ فجر میں ساتھ سے سو آیات تک تلاوت فرماتے۔ ایک روایت کہ مطابق نمازِ عشاء میں

محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے
جابر بن عبد اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کبارے میں دریافت کیا تو
انہوں نے بتایا کہ نماز ظہران دو حصے اور عصر جبکہ سورج زندہ (روشن) ہو تا نماز
مغرب جبکہ اس کو وقت ہو جا تا اور غروب آفتاب، اور نماز عشاء اس وقت
ہمدا اور فراتے جبکہ نماز کی جمع ہو جاتے اور اگر نماز کی جمع نہ ہو تے تو تاخیر فرمائیے
اور نماز فجر اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم سرکارِ امامت میں غلہ کی نماز ادا کرتے تو گرمی سے بچاؤ کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے تھے (متفق علیہ)۔
 الفاظِ حدیث منقول امام بخاریؒ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر لو (یعنی تاخیر سے پڑھو)

فِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ
الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاسْتَنْكَتِ النَّارُ إِلَى رِجْلِهَا فَقَالَتْ
رَبِّ أَكُلْ بَعُونِي بَعْضًا فَإِذَا نَ كَهَا يَنْتَقِسِينَ لَكَ فِي
الْيَسَاءِ وَلَكَ فِي الصَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الْحَرِّ
وَأَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِ يُرْتَفَقُ عَلَيْهِ فِي رَوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ فَأَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الْحَرِّ فِيمَنْ سَمِعَهَا
وَأَشَدُّ مَا تَعْبُدُونَ مِنَ الْبَرِّ فِيمَنْ زَمَّهَ رِيحًا -

۵۲۳. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ قَسِدَ هَبُّ
الذَّائِبِ إِلَى الْعَرَاءِ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَوِعَةٌ وَبَعْضُ
الْعَرَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْثَالٍ أَوْ خَيْرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۵۲۴. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا ضَمُرَتْ
وَكَانَتْ بَيْنَ قَدْرِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَدُكُورُ
اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۵. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِنِّي تَفَرُّتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَكَانَتْ مَاءً وَرَبْرَ
أَهْلِكَ وَمَالَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۶. وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خِطَّ عَمَلُهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۲۷. وَعَنْ زَائِدِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ الْمَغْرِبَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا
قَالَ لِيُجِيبُوا مَوَاقِعَ نَبِيِّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۸. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَمَّةَ
فَيُتَابَعُونَ أَنْ يَغِيَّبَ الشَّفَقُ إِلَى تِلْكَ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۹. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور امام بخاری کی روایت کے مطابق نبی حضرت ابو سعید سے مروی ہے اپنے
نماز ظہر کے بارے میں فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی عذاب کی وجہ سے ایک
متر آگ نے رب تعالیٰ سے شکایت کی میرے بعض حصوں نے دوسرے حصوں
کو کھا لیا ہے تو رب تعالیٰ نے دوزخ کو دوسرے سانس لینے کی اجازت دی
ایک سردی میں دوسرا گرمی میں۔ اب تمہوں کی شدت جو گرمی سردی میں موسیٰ
کرتے ہو دوزخ کلمہ نہ پڑھو جس کو جو ہے (متفق علیہ) بخاری کی ایک اور روایت
میں ہے کہ جو گرمی کی شدت پاتے ہو وہ دوزخ کی گرمی کی وجہ سے ہے اور سردی

حضرت انس بن مالک روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
عصر اس وقت ادا فرماتے جبکہ سورج روشن اور صاف ہوتا اور جاتے والا
مضافات بدر تک جا کر واپس آجاتا اور سورج بلند ہوتا۔ محدثین بعض
اطراف میں چار میل یا اس کے قریب فاصلہ پڑھتے (متفق علیہ)

حضرت انس ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا منافق کی نماز کی مثال یہ ہے کہ وہ سورج کے ڈھلنے کا منتظر رہے یہاں
تک دھوپ پلٹی پڑ جائے اور سورج شیطان کے دونوں سینوں کے
درمیان آجاتا ہے اور کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارتا ہے اور اس دوران
مخوڑا سا ذکر الہی کرتا ہے۔ (روایت از امام مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس کی نماز عصر فوت ہو گئی گو یا اس کے اہل و عیال اور اس کا مال
لٹ گئے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے نماز عصر کو ترک کر دیا اس کے اعمال حیطہ میں ختم ہو گئے۔
(روایت از بخاری)

جناب رافع بن خدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مغرب کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت میں ادا کرتے کہ نماز سے فارغ
ہو جانے کے بعد ہم میں واپس ہونے والا اپنے تیرے کرنے کی جگہ تلاش کر لیتا (متفق
ام المؤمنین حضرت عائشہ روایت فرماتی ہیں کہ نماز عشاء اشفاق کے
ختم ہونے کے بعد سے ابتدائی تہائی رات تک ادا کی جاتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

وَسَلَّمَ لِمُصَلِّي الصُّبْحِ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُسْتَكْفِعَاتٍ يُحْمَرْنَ مِنْهُنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْفَلَسِ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۵۵۱ ^{۱۲} وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَيْبُ بْنُ ثَابِتٍ تَحَرَّاهُ فَلَمَّا قَرَعَا مِثْرَ سُحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَلَمَّا بَلَغَ كَهْ كَانَتْ بَيْنَ قَرَعِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا دُخُولُهُمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدَرُ مَا يَعْدِلُ الرَّجُلُ حَمِيْنًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۲ ^{۱۳} وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمُورٌ يُؤْتُونَ الصَّلَاةَ أَذْيُكَ عَنْ دَفْعِهَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ بِوَقْعِهَا فَإِنْ أَذْرَكَهَا مَعَهُ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳ ^{۱۴} وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصْرَ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۵۵۴ ^{۱۵} وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاةً وَلَا إِذَا أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۵ ^{۱۶} وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا أَذْكُرَهَا فِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ - (مُسْتَقْنٌ عَلَيْهِ)

۵۵۶ ^{۱۷} وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي التَّوْبَةِ تَقْرِيبٌ إِلَّا مَا التَّقْرِيبُ فِي

معمول تھا کہ آپ ایسے وقت میں نماز فرما دے کہ خواتین چادر میں لپیٹی ہوئی جب نماز سے واپس ہوں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جائیں (متفق علیہ) جناب قتادہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے سحری کھائی، جب سحری سے فارغ ہوئے تو سرکارِ زمانہ کے لیے کھڑے ہو گئے راوی کہتے ہیں ہم نے جناب انس سے دریافت کیا کہ سحری سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ فرمایا تھا تو آپ نے بتایا کہ دونوں کے درمیان اتنا وقفہ تھا کہ ایک شخص بیچاس آیتوں کی تلاوت کر لے۔

جناب ابو ذر روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جبکہ تجھ پر ایسے ماحول مسلط ہو گئے جو نماز کو یا تو تاخیر سے پڑھیں گے یا وقت گزار کر میں نے عرض کیا آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا تو نماز کو وقت کے مطابق پڑھ لے اور اگر ان کے ساتھ پڑھنے کا موقع ملے تو ان کے ساتھ بھی شرکت کر لے وہ تیرے لیے نفل ہوگی۔ (روایت از مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت فجر پڑھ لی گویا اس نے نماز فجر وقت کے اندر ادا کر لی اور جس نے غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت عصر ادا کر لی گویا اس کو نماز عصر بروقت مل گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو غروب آفتاب سے قبل عصر کا ایک سجدہ بھی مل گیا اس کو چاہیے کہ نماز عصر مکمل کر لے اور جس کو طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر کا ایک سجدہ بھی ملا اس کو بھی چاہیے کہ نماز فجر مکمل کر لے اس کی نماز بروقت مکمل ہو گئی۔ (روایت از بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز کو بھول گیا یا سو گیا اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا نیند سے جاگے فوراً ادا کر لے ایک اور روایت کے مطابق اس کے لیے اس مثل الوقتادہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند کی وجہ سے کوئی کسی شے میں بیداری میں ہے کہ کوئی شخص نماز کو بھول

اگر نماز کو بھول جائے تو فوراً ادا کر لے

فِي الْيَقِظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةَ أَوْ نَامَ عَنْهَا
فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَافْرِجْ
الصَّلَاةَ لِيذَكِّرُنِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جائے یا سو جائے توجہ بھی یاد آئے یا بیدار ہو تو اس کو ادا کرے کیونکہ ارشاد
ربانی یہ ہے میری یاد کے وقت میری نماز کجا داکر وہ
(روایت مسلم)

دوسری فصل

۵۵۷ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَتَتْ وَالْحِجَارَةُ إِذَا
حَضَرَتْ وَالزَّيْعُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفْرًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ يَضُرُّهُ اللَّهُ وَ
الْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللَّهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۹ وَعَنْ أَبِي قُرَّةٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ قَالَ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُدَّادُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يَرُدُّ عَلَى الْخَبَرِ
إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْغَدَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالتَّقْوِيِّ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ -

۵۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ تَوَقُّفٍهَا الْخَيْرُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ
تَعَالَى - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۶۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمِّي يَخْبِرُ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ
يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ رَوَاهُ ابُدَّادُ
وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْقَبَائِسِ -

۵۶۲ وَعَنْ أَبِي هُدَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرُوا
الْمَغْرِبَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ يَصِفُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ -

۵۶۳ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے علی تین کاموں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جب اس کا وقت شروع ہو۔ نماز
جنازہ میں جب وہ تیار ہو اور کسی بالغ عورت کے نکاح کے لیے تجھے کہو بل جائے
(توفیر) اس کا نکاح کر دے۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نماز کو ابتدا وقت میں ادا کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اور تاخیر
میں معافی کی امید۔ (روایت از مسلم)

ام فروہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا گیا کہ ناسا مل افضل (مقبول) ہے تو آپ نے فرمایا اول وقت
میں نماز کو ادا کرنا اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا البتہ ترمذی نے
اس میں یہ اضافہ کیا کہ یہ حدیث سوائے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
اور کسی ذریعہ سے نہیں ملتی جو ناقدین حدیث کے نزدیک ذمہ دار نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کی حیات ظاہری میں عرصہ بہتر سے زیادہ ایسا نہ ہوا کہ آپ نے نماز کو تاخیر
سے ادا فرمایا ہو۔ (روایت از ترمذی)

حضرت ابو یوب العساری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور خیر پر رہے گی یا فطرت کے
مطابق عامل ہوگی (شک و شبہ) جب تک کہ نماز مغرب کو اس وقت تک
مؤخر نہ کریں یہاں تک کہ بہت سے سانسے ظاہر ہو جائیں (روایت از ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر یہ بات میری امت پر شاق نہ ہو تو میں انہیں یہ حکم دیتا کہ نماز
مغرب کو تھائی یا نصف رات تک مؤخر کریں۔

(روایت از احمد ترمذی و ابن ماجہ)
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ قَضَيْتُمْ
بِهَا عَلَى بَنِي الْأُمَيَّةِ وَلَوْ نَصَلَهَا أُمَّةً مَبْكُومَةً
(رواہ ابو داؤد)

۵۴۲ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ
الصَّلَاةِ صَلَاةَ الْوُضَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا لِسُجُوطِ الْقَمَرِ لِثَلَاثَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالدَّارِمِيُّ.

۵۴۵ وَعَنْ زَافِعِ بْنِ حَدِيجهٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْفَرُ بَابِ الْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ رَوَاهُ
الترمذی وَاِبْنُ دَاوُدَ وَالْدارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَإِنَّهُ
أَكْثَرُ لِلْأَجْرِ.

نے فرمایا اس نماز و عشا میں تاخیر کر دو کیونکہ اسی نماز کی وجہ سے تمہیں دوسری
امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے قبل کسی امت کے لوگوں نے یہ نماز
نہیں ادا کی۔ (روایت ابو داؤد)

حضرت نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ میں اس آخری نماز و عشا
کے وقت سے زیادہ واقف ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس کو اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ پاند رات کے تہائی حصہ کی جانب
ڑھلنا تھا۔ (روایت ابو داؤد و دارمی)

حضرت زافع بن حدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرو عظیم اجر کا سبب ہے۔
ترمذی ابو داؤد و دارمی البتہ نسائی میں عظیم اجر کے الفاظ منقول نہیں
ہیں۔

تیسری فصل

۵۴۶ عَنْ زَافِعِ بْنِ حَدِيجهٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْعَصَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْخُزُومُ وَنَقُصُّ
عَشْرَتِهِ ثُمَّ نَطْبَعُهُمْ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَصِيبًا قَبْلَ مَغِيبِ
الشَّمْسِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ
نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةَ فَخَرَجَ الْيَتَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ
فَلَا نَدْرِي أَتَمَّى شَعْنَكَ فِي أَهْلِهِ أَوْ عَيَّرَ ذَلِكَ فَقَالَ
حِينَ خَرَجْنَا كُنَّا نَنْتَظِرُ صَلَاةَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ
دِينٍ عَذْرًا لَمْ دَنُوا أَنْ يَتَعَلَّ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ
السَّاعَةَ ثُمَّ آمَرُوا الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى.

(رواہ مسلم)

۵۴۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ الْخَامَةَ وَكَانَ يُخْرِجُ الْخُزُومَ بَعْدَ
صَلَاتِهِ شَيْئًا وَكَانَ يَحْتَقِفُ الصَّلَاةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

حضرت زافع بن حدیج روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے تھے اس کے بعد تا وقت ہوتا کہ اوٹ
کو ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اس کے بعد اس کو پکایا
جاتا تھا اور ہم غروب آفتاب قبل اس کو کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شب
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کے لئے انتظار کرتے رہے اور آپ
تہائی رات کے وقت یا اس کے گزرنے کے بعد حجرہ شریفہ سے باہر آئے اس
تاخیر کا سبب دولت سرا میں کوئی مشغولیت تھی یا کوئی اور بات ہمیں
اس کا علم نہیں جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا تم ایسی ٹانگے انتظار میں
ہو جس کا کسی اور امت کا فرد منتظر نہیں ہوگا۔ اگر مجھے اپنے ساتھیوں پر گربانی
کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کو اسی وقت ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ مؤذن
کو اقامت پڑھنے کا حکم دیا اور نماز پڑھائی۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرة روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسی طرح (یعنی انہیں اوقات میں) نماز ادا فرماتے جس طرح ہم ادا کرتے ہیں
البتہ نماز عشا ہمارے بعد تاخیر سے ادا فرماتے البتہ تمام نمازیں سبکی پڑھتے تھے (مسلم)
حضرت ابو سعید روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى مَضَى نَحْوُ
مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَخُذُوا مَقَاعِدَنَا
فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَخُذُوا مَصَاجِعَهُمْ كَمَا كُنْتُمْ
لَنْ تَرَوْا فِي صَلَوةٍ مَا أَنْظَرْتُمْ الصَّلَوةَ وَلَوْ لَا ضَعُفُ
الصَّغِيرِينَ وَسَعَمُ السَّقِيمِ لَأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلَوةَ إِلَى شَطْرِ
اللَّيْلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۴۰. وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا
لِلْعَصْرِ مِنْهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۴۱. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَوةِ فَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ حَمَلَ
بِرَوَاةِ النَّسَائِيِّ

۵۴۲. وَكَانَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا سَكُونٌ عَلَيْكُمْ بَعْدَ عَمَلِكُمْ
يَسْخَرُ لَهُمْ أَشْيَاوَعِينَ الصَّلَوةَ لَوْ قَدْ خَشِيَ يَذْهَبَ دَعْمُهَا فَصَلُّوا
الْمُتَوَلِّينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۴۳. وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتِ دَقَّانٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمْرًا مِنْ بَعْدِي
يُؤَخِّرُونَ الصَّلَوةَ فِيهِ كُفْرٌ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا
صَلُّوا الْقَبِيلَةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۴۴. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَيْثَرِ أَنَّهُ دَخَلَ
عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامٌ عَامَّةٌ وَتَسْأَلُ
بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فَمَنْتَنِي وَتَتَحَرَّجُ فَقَالَ
الصَّلَوةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ
فَلَحِزْنٌ مَعَهُمْ فَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ لِسَاءَتَهُمْ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کے ساتھ نماز و شاد پر مٹی اس شب آپ نصف رات سے قبل باہر تشریف لائے
اس کے بعد اپنے فرمایا اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو لہذا ہم اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے
رہے اس موقع پر آپ فرمایا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے بستر سنبھال لیتے
یہ بلا شک تم اس وقت تک حالت نماز میں رہو گے جو جب تک ادا ہے نماز
واجب جماعت کا انتظار کرتے رہتے ہو اگر گزروں کی کمزوری اور بیماری کی ملا
کا خوف نہ ہو تو میں اس نماز (عشا) کو نصف شب تک بخیر کرے گا۔

۴۱۰ مومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ تم لوگوں سے پہلے نماز ادا فرماتے تھے جبکہ تم
لوگ نماز عصر کے لیے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیلہ جملت کرتے ہو۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا معمول یہ تھا کہ آپ گرمی کے موسم میں نماز عصر تاخیر سے ادا فرماتے جبکہ موسم
سرا میں ادا کرتے نماز میں جملت فرماتے تھے (روایت نسائی)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امر کا دور ہو گا۔
جبیر کہتے ہیں کہ نماز ادا کرنے میں بہت سی چیزیں مزام ہوں گی یہاں تک کہ نہ کا وقت
ختم ہو جائے گا لہذا تم نماز کو بروقت ادا کرنا اس موقع پر ہر ایک شخص نے سوال کیا
یا رسول اللہ کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں (روایت ابو داؤد)

حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری حیات ظاہری کے بعد ایسے امر ہوں گے
جو نماز کو تاخیر سے پڑھیں گے یہ عمل ان کے لیے بالمش و بال اور تمہارے
لیے بالمش منفعہ ہے تم ان کے ساتھ اس وقت تک نماز پڑھتے رہو جب
عبید اللہ بن عدی بن خیاس روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی کی
خدمت میں دورانِ محاصرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ عوام کے امام ہیں
اور آپ پر وہ مصیبت پڑی ہے جس کو آپ برداشت کر رہے ہیں اس وقت
ہمیں فتنہ پردازوں کا امام نماز پڑھا رہا ہے جس کو ہم اچھا نہیں سمجھتے اس
موقع پر جناب عثمان نے فرمایا نماز وہ اچھا عمل ہے جو وہ کر رہے ہیں جبکہ
لوگ نیکی کریں تو تم بھی ان کا ساتھ دو لیکن جب دوسرے برائی کا ارتکاب کریں
تو ان کی برائی سے بچو۔ (روایت بخاری)

بَابُ فِي فَضَائِلِ الصَّلَاةِ

نماز کے فضائل

پہلی فصل

۵۴۵ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِيَهُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعُ مَبُورٍ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ يَأْتِيهِمْ مَلَائِكَةُ الْمَلَائِكَةِ يَأْتِيهِمْ رَجُلٌ يَتَمَسَّكُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ يُعَدُّهُ الْإِنْسَانُ بِأَنْفُسِهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ دَهْرًا عَلَيْهِمْ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكَتُهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ دَأْيَتُهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۸ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ الْقُسَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَطْلُبُكَ اللَّهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَإِنْ مَنَ يَطْلُبُكَ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكُكَ ثُمَّ يَكْبِتُ عَلَى وَجْهِهِ فِي تَارِيحَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ الْقُسَيْرِيِّ بِإِسْنَادٍ قَصِيرٍ

۵۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ النَّاسُ مَا فِي الْبَيْتِ إِلَّا وَدَا الصَّغِيرِ الْأَوَّلِ ثُمَّ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِمْ لَا يَسْتَهْمُوا وَلَا يَكُونُونَ مَا فِي التَّهَجُّبِ لَا يَسْتَهْمُوا إِلَّا يَسْتَهْمُوا وَلَا يَكُونُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهُمُوا وَلَا تَوَحُّبُوا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمارہ بن زریب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص آگ میں نہ ڈالا جائے گا جس نے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کر لی یعنی نماز فجر و عصر پڑھ لی ہو۔ (روایت مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے دو صندھ نمازی پڑھ لی ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں فرشتوں کی جماعتیں صبح و شام آتی ہیں اور نماز فجر و عصر میں مجتمع ہوتی ہیں صبح کی جماعت شام کو اور شام کی صبح کو واپس جاتی ہے جب پہلی صبح والی جماعت واپس جاتی ہے تو رب تعالیٰ عالم الغیب پر اس کے باوجود دریافت فرماتا ہے تم میرے بندے کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم پہنچے تھے تو وہ مصروف نماز تھے اور اب جب ہم

حضرت جندب بن قسری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز فجر ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے پس ہر نایہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے عذر اور تمہارے اعمال کے بارے میں کوئی بات دریافت نہ کرے کیونکہ جو کچھ وہ دریافت فرمائے یا طلب کرے گا وہ اس کو اس کی شان کے مطابق حاصل ہوگی اور بندے کو اس سے مغر ہوگا اور اس عمل کی پاداش میں بندے کو نہ کہ بل جہنم میں ڈالے گا روایت مسلم البیہ بمعانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صفا اول میں کتنا اوجہ اور انہیں اس کا موقع نہ ملے تو اس کا اجر حاصل کرنے کے لیے قرواندازی کریں اور اگر ان کو نماز ظہر کی سانسری کا اجر معلوم ہو جائے تو اس کی طرف سبقت کریں اسی طرح انہیں نماز فجر اور عشاء کا اجر معلوم ہو جائے تو چاہے سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے لیکن مزور حاضر ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر کوئی نماز فجر و عشاء سے زیادہ بھاری نہیں اگر انہیں اس کا اجر معلوم ہو جائے تو ضرور حاضر ہوں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عشاء جماعت سے ادا کی گویا اس نے نصف شب عبادت کی اور جس نے نماز فجر بھی جماعت سے ادا کر لی گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ (روایت مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیہاتی تمہاری نماز مغرب کا نام بدلتے ہیں تم پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ اس کو مغرب کو، عشاء کہتے ہیں اسی طرح دیہاتی نماز عشاء کا نام تبدیل کرنے میں تم پر ظہر ماحصل نہ کر لیں کیونکہ کتاب الہی میں اس کا نام عشاء ہے کیونکہ وہ اونٹنوں کا دودھ نکالنے کی وجہ سے اس (نماز) میں تاخیر کرتے ہیں۔ (روایت مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب تک خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (یہودیوں کو) ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھروسے کیونکہ انہوں نے ہمیں دن کی درمیانی نماز عصر سے روک رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے۔ (روایت ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جبے شک قرآن فجر مشہور ہے "سرکارِ عالم نے فرمایا لفظ مشہور سے یہاں مراد یہ ہے کہ اس وقت دن اور

۵۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثَقَلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْعَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهَّيَا وَلَوْ حَبْرًا۔ (متفق علیہ)

۵۸۱ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الضُّحَىٰ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ۔ (رواہ مسلم)

۵۸۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبُكُمْ الْأَعْدَابُ عَلَى أَحَدٍ صَلَاةٍ كُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَقَوْلِ الْأَعْدَابِ هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبُكُمْ الْأَعْدَابُ عَلَى أَحَدٍ صَلَاةٍ كُمُ الْعِشَاءِ فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ الْعِشَاءُ فَإِنَّهَا تُعْطَرُ بِعِلَابِ الْإِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۸۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْحَنْدِ تَجَسَّوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ دُجُومًا تَارًا۔ (متفق علیہ)

۵۸۴ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ۔ (رواہ الترمذی)

۵۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ دُرَّانَ الْعَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا قَالَ تَشْهُدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ۔ (رواہ الترمذی)

رات کے فرشتے موجود ہوتے ہیں۔ (روایت ترمذی)

تیسری فصل

حضرت زید بن ثابت اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۵۸۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلَاةُ

کو تو روانی کے ساتھ اور بن دونوں کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانا کھانے والا کھا کر فارغ ہو جائے یا پانی پینے والا پیکر فارغ ہو لے اور قضاء حاجت کو جانے والا اس محل سے فارغ ہو لے اور اقامت اس وقت تک نہ کہو جب تک کہ مجھے مسجد میں آنا نہ دیکھ لو اس حدیث کو ترمذی نے نقل کیا لیکن یہ فرمایا زیاد بن ماریہ حدیثی روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان پڑھوں لہذا میں نے اذان پڑھی۔ پھر میں جہاں بلال نے چاہا کہ وہ اقامت پڑھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان پڑھی ہے اور جس نے اذان پڑھی ہے اقامت پڑھنے کا مستحق ہے۔ (روایت ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ)

تیسری تفصیل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مینا کے تو نازکے وقت کا اندازہ کر کے نازکے لیے جمع ہوتے تھے اور نازکے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی ایک دن آپس میں اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو بعض نے رائے دی کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سنگھ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو کہیں نہ مقرر کیا جائے جو نازکے کے لئے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا اٹھو اور عبداللہ بن زید بن عبد رب فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کی تیاری کا حکم فرمایا تاکہ اس کو ذوالغیاظ کے لیے جمع ہونے کی اطلاع کی جائے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ میں ناقوس ہے میں نے اس سے دریافت کیا کہ اللہ کے بندے کیا تم اس کو فروخت کرنا چاہتے ہو تو اس نے دریافت کیا تم اس کا کیا کرو گے میں نے کہا کہ لوگوں کو نازکے کے لیے بجانے کے لیے بجائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ میں اس کام کے لیے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں میں نے کہا بیشک تب اس نے بتایا کہ تم کلمات اذان اللہ اکبر سے آکر تک پڑھو اسی طرح اقامت کے کلمات بھی بتائے۔ صبح کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا تو آپ نے فرمایا اللہ چاہے تو خواب درست ہے اٹھو اور طال کو وہ کلمات سکھاؤ تو تم نے خواب میں دیکھے ہیں بلال کی آواز تم سے بلند ہے میں حضرت بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو وہ کلمات بتائے لگا اور وہ اذان پڑھتے رہے راوی کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما

إِنَّكَ قَدْ قَامَتِكَ قَدْ رَمَا يَغْدُرُ الْإِلَاحُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرِبِهِ وَالْمُعْتَمِرُ إِذَا دَخَلَ لِقْصَادَ حَاجَتِهِ وَلَا تَعْمُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَبِيٍّ الْمُنِيِّ وَلَا سَادَةٍ مَجْهُولَةٍ۔

۵۹۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَدْنَى فِي صَلَاةِ الْغُجْرِ قَاذَنْتُ قَارَادِيلًا أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صَدٍّ أَيْ قَدْ أَذَنَ وَمَنْ أَذَنَ فَهُوَ يُعِينُهُ۔ (رواه التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۹۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَامُوا الْمَدِينَةَ يَجْعَلُونَ قِيَمَتَهُنَّ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا بِهَذَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ آخِذًا وَبَعْضُهُمْ تَأْفُوسًا النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنَا بِمِثْلِ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوْلَا مَبْعُوثُونَ وَجَلَّ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ كُنَّا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَنَا قُورَسُ يَجْعَلُ لِقِصْبِهِمْ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ فِي دَانَا تَأْتِيَهُ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ كَمَا نَصَبْتُمْ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَا بَلَى قَالَ فَقَالَ تَعُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ إِلَى الْخَيْرِ وَكَذَا إِلَّا قَامَةً فَلَمَّا أَصْبَحَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَكُرْ يَا حَقِيقًا شَأْنًا اللَّهُ فَعَمَّوْا مَعِ بِلَالٍ قَالَتِي عَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ كَلْبُودُونَ بِهِ فَإِنَّهُ أَدْنَى صَوْتًا مِنْكَ فَصَعْتُ مَعِ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أَلْقِيَهُ عَلَيْهِ وَبُودُونَ بِهِ قَالَ فَصَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجْرِي دَاهِمَةً يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَالِدِي

بَشَكَ يَالْحَقِّ لَعَدَايْتُ وَمَثَلُ مَا أَرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوهُ الْحَمْدُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ فِي قَابِئِ مَاجَةٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْكِرُ إِلَّا قَامَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ يَتِّهِمُ بِهِ لَكِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ فِيهِ قِصَّةَ النَّافِثِينَ -

۴۰۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُصَلَّةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِجُلٍّ إِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ أَوْ حَرَكَةً بِرَجُلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤَذِّنُ لِمُصَلَّةِ الصُّبْحِ فَوَجَّهَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فَأَمَرَهُ عُمَرَانُ يَجْعَلُهَا فِي نِيْدَاءِ الصُّبْحِ - (رَوَاهُ فِي الْمُؤَكَّاتِ)

۴۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ عَمَّارٍ بَنِي سَعْدٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لَوْلَا أَنْ يَجْعَلَ صُغْبَعِي فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ إِنَّهُ أَرْقَعُ لِمُصَلَّتِكَ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةٍ)

نے اپنے گھر میں یہ کلمات اذان سے تو پورا گھسیٹے ہوئے بارگاہ رسالہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! اس وقت کہ قسم میں نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے بیشک میں نے رات کو اسی طرح دیکھا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے روایت ابو داؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ مگر اس میں اقامت حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ نماز فجر کے لیے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں آپ کا گرج جس شخص پر ہوتا تو آپ اس کو نماز کے لیے فرماتے یا اس کا پیر ہلاتے۔ (ابو داؤد)

امام مالک کہہ بات پہنچی... کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں نماز فجر کے لیے حاضر ہوا تو دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں تو اس نے کہا الصلوٰۃ خیر من النوم نماز نیند سے بہتر ہے حضرت عمر نے ہی حضرت عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موزن سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بلال کو حکم دیا کہ اذان کے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالیں کیونکہ یہ عمل آواز کی بلندی کا سبب بنتا ہے۔ (روایت ابن ماجہ)

بَابُ فَضْلِ الْآذَانِ وَاجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

اذان اور جواب اذان کی فضیلت

پہلی فصل

۴۰۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ أَهْلُ النَّاسِ أَعْنَا قَايَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْوَى لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ كَهَ صُرَاطٍ حَتَّى لَا يَمَرَّ الشَّاذِلُ مِنْ قَادِ أَهْضَى الْبَيْتِ آءِ أَقْبَلَ حَتَّى لَا ذَا تُؤَيِّبُ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى لَا أَهْضَى التَّوْبِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا إِلَى مَا تَحَرَّ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن مؤذن اپنی طویل گردنوں کا بوجھ سے ممتاز ہوں گے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کی بات ہے تو شیطان پیچھے ہٹ کر رخ چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز اس کے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آتا ہے اور جب نماز کے لیے توبہ کی بات ہے تو پھر بھاگتا ہے اور جب توبہ ختم ہوتی ہے تو واپس آتا ہے اور انسان کے دل میں دوسرے

يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَنْفَلَ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى -

(مُسْقَى عَلَيَّ)

٤٠٥ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُتَوَكِّفِينَ مِنْكُمْ وَلَا أَسْ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

(رواه البخاري)

٤٠٤ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَبَيْنَ الْعَامَيْنِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ
فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ
صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ صَلُّوا اللَّهُ إِلَى الْوَسِيَّةِ
فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ
وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ مَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيَّةَ فَكَانَتْ
عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٤٠٤ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَامٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُتَوَكِّلُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى السَّكَاوَةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَانَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِمْ وَخَلَّ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٤٠٨ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِبْرِيلُ يَسْمَعُ النَّبِيَّ أَمَّا اللَّهُمَّ رَبِّ
هَذِهِ الدُّعُورُ الثَّمَنَةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ أَيُّ مُحَمَّدًا
يَا وَاسِيَّةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَعَ مُحَمَّدٍ يَا لِيَنِي
دَعْدَتُهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ڈالتا ہے کہ فلاں بات کو یاد کر فلاں بات کو یاد کر جو اس کو پہلے سے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کو یہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے و متفق علیہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں سنتے جن و انس اور کوئی دوسرے مؤذن کی آواز کو مگر وہ گواہی دیں گے اس کے یہ قیامت کے دن ۔

روایت بخاری

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو ان کلمات کو ادا کرو جو مؤذن
نے کہے ہیں اذان کے بعد چھ پروردگار کو بخیر و برکت جو شخص میری بارگاہ میں ایک
مرتبہ دیدہ و شنید کرے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے
پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو کہ میرے وسیلہ سے جنت میں ایک درجہ
جو کسی کو نہیں ملے گا۔ مگر اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کو
اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر کہے اور سننے والا اس کے تمام میں اللہ اکبر کہے اور
جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے
جب مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشہد ان محمد رسول اللہ
کہے جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تو سننے والا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے
جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو یہ بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر مؤذن
اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن لا الہ الا اللہ کہے
تو یہ بھی حسود قلب کے ساتھ ان کلمات کو ادا کرے تو وہ داخل جنت ہو

(روایت مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان کن کر دی وہ پڑھ بھی (درجہ دہا) اسے اللہ دس دعوت تو حید اور نماز قارئین کے واسطے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا کہنے وعدہ فرمایا ہے تو قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

ریستخاری،

۴۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ لَذَا طَلَمَةَ الْفَجْرِ وَكَانَ يَسْمَعُ الْإِذَانَ قَبْلَ سَمْعِ أَهْلَانَا أَهْلِكَ قَالُوا عَاذَ رَبِّي بِكَ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَتَقَرَّرُوا إِلَى يَوْمِ قَادِ أَهْوَرَ عَمْرِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْقَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَآتَى مُحْتَدًا عَبْدَهُ دَرَسُولُهُ تَضَيُّتَ يَا اللَّهُ رَبِّمَا دَرِيْمًا حَسَنًا رُسُولًا دَرِيْمًا سَلَامًا دَرِيْمًا غُفْرًا ذَنْبِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آدَانِ صَلَوةٌ بَيْنَ كُلِّ آدَانِ صَلَوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت حمله آورہ ہوتے لیکن کان اذان کی جانب لگے رہتے جب اذان سننے اور کہ جاتے تھے اور حمله آورہ نہ ہوتے بصورت دیگر عمل جاری رکھتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص کو کہتے سنا اللہ اکبر اللہ اکبر تب آپ نے فرمایا یہ دین فطرت اسلام پر ہے جب اس نے اشد ان لا الہ الا اللہ کہا تو آپ نے فرمایا یہ شخص نادر و نخب سے آزاد ہو گیا جب صحابہ نے اس کو دیکھا تو وہ کبر یوں کا چرواہا تھا۔ (روایت مسلم)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سن کر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ کی ربوبیت نبی علیہ السلام کی رسالت اور اسلام کے دین برحق ہونے پر راضی ہوں اس حضرت عبد اللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اذانوں کے درمیان ایک نماز ہے دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری مرتبہ ہر کار نے فرمایا یا اس کے لیے ہے جو چاہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ مُصَافِرٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤَمِّنٌ اللَّهُمَّ اكْبِدْ الْأَنْبِيَاءَ وَاعْقِرِ الْمُؤَذِّنِينَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّحَاوِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ يَلْفُظُ الْمُصَافِرِينَ -

۴۱۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آذَنَ سَبْعَ مِائَتِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بِرَّةٌ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۴۱۴ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ رَبُّكَ مِنْ رَأْيِي عَلَيْكَ فِي رَأْسِ شَظِيئَةٍ لَتَجِبَكَ يُعْزُونَ بِالصَّلَاةِ وَيُصْبِحُ فَيَعْمَلُ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام مُصَافِرٌ ہے اور مؤذن اِیْمِنٌ ہے خداوند عالموں کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنوں کی بخشش فرما روایت ابو داؤد و ترمذی شافعی اور ان کی دوسری روایت معانی کے لفظوں میں ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی نیت سے سات سال اذان کی اس کے لیے آگ سے نجات کی ضمانت دے دی جاتی ہے۔

(روایت ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رب کبر یوں کے چرواہوں پر تعجب فرماتا ہے جو یہاں کی چوٹی پر نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے اس موقع پر اللہ

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

۴۲۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُسْتَانِ لَا تُرْدَانِ أَوْ قَلَمًا تُرْدَانِ النَّعَامُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ النَّبَاسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِي رَوَايَةٍ دَحْتُ الْمَطَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ دَحْتُ الْمَطَرِ.

۴۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُسُ نَفْسًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ (رواہ ابو داؤد)

(ابو داؤد و ترمذی)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دماغیں کبھی رو نہیں ہوتیں یا یہ فرمایا یا رشک راوی، کم ہی رو ہوتی ہیں پہلی اذان کے وقت دوسری حالت جنگ میں جبکہ بعض بعض کے ساتھ ملتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق بارش کے وقت روایت ابو داؤد و داسی مگر انہوں نے بارش کے وقت کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ موزن حضرت ہم پر فطرت حاصل کر لیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتے ہیں (یعنی اذان کا جواب دو) اور اس کے بعد ذکر کرتے ہیں مقصود

تیسری فصل

حضرت بابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا شیطاں جب ناز کے لیے اذان سنتا ہے مچاٹا ہوا اور دعا پڑھتا ہے راوی فرماتے ہیں دو ساندیہ مزرہ سے چستیں میل و درہے۔

۴۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَعْرَبَ بِالنُّفُورِ فَجَبَّ حَتَّى يَكُونَ مَكَانَ الرَّجُلِ قَالَ الرَّادِيُّ وَالتَّوْحَاؤُ مِنْ الْمَدِينَةِ عَلَى رِجْلَيْهِ وَتَلْثَيْنِ مِيلًا.

(رواہ مسلم)

(مسلم)

حضرت علقمہ بن وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابیر معاویہ کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت موزن نے اذان پڑھی تو آپ بھی موزن کے کلمات کی تکرار فرماتے رہے لیکن جب موزن نے علی السلاۃ کہا تو آپ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا اور جب موزن نے علی علی الفلاح کہا تو بھی آپ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا لیکن آپ نے اس کے بعد موزن کے کلمات کا اعادہ کیا اذان ختم ہونے پر کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی ایسا ہی کہتے سنا ہے۔

۴۲۴ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِنْ لِيَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذَا أَدَانَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ.

(رواہ احمد)

(احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اس موقع پر جناب بلال اذان کے لیے گھڑے ہوئے باب بلال خاموش ہوئے تو سرکار نے فرمایا جس نے یقین کے ساتھ ایسا کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

۴۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِيلًا وَبَيْنَا وَدِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا ابْتِغَاءَ دَخْلِ الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی)

۴۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ الْمُؤْمِنُونَ يَتَقَرَّبُ قَالَ وَأَنَا وَأَنَا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكَوُفَتْ لَهُ يَتَادُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۸ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْوِي بِالْعَدَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُعَرِّبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَعَوَاتِ الْكَبِيرِ -

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان کو سنتے اور مؤذن شہادت کے کلمات کہتا تو آپ ذماتے اور نیں بھی۔ (المجاور)

حضرت عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب جس نے بارہ سال اذان پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کے اذان پڑھنے کی وجہ سے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی سے روایت کئے انہوں نے فرمایا ہیں کہ تم تھا کہ ہم اذان مغرب کے وقت دعا کریں۔ (بیہقی بحوالہ دعوات کبیر)

بَابُ فِيهِ فَضْلَانِ

پہلی فصل

بعض احکام اذان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات میں (تہجد کے لیے) اذان پڑھتے ہیں لہذا تم اس کو تک کہ کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان پڑھیں راوی فرماتے ہیں ابن ام مکتوم نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ ان سے یہ نہ کہا جائے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔ (متفق علیہ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کی اذان اور فجر مستطیل نہیں سحری کھانے سے نہ روکیں البتہ فجر مستطیل رکنا روں میں پہلی روشنی دیکھ کر کھانے سے ہاتھ روک لو۔ (مسلم والفاظ ترمذی)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نے فرمایا جب تم سفر میں ہو تو نماز کے وقت اذان و اقامت کو اور تم میں سے مہر فرد اقامت کرے۔ بخاری

حضرت مالک بن حویرث اسی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے دیکھتے ہو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان پڑھے اور تم میں

۴۲۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلَا يَتَادُ فِي لَيْلٍ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَادُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ كَجَلَا أَعْمَى لَا يَتَادُ حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَمْسَحَتْ أَمْسَحَتْ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۴۳۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سَحْرِكُمْ أَذَانُ يَلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيلَ فِي الْأَثْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَفْظُهُ لِلْأَثْنِ -

۴۳۱ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَفْرٍ فَقَالَ إِذَا سَافَرْنَا كَانَا وَاقِبَيْنَا وَكُنَّا كُنَّا كُنَّا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُنِي أَمْسِكُ فَإِذَا أَحْبَبْتُمُ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ كَمَا أَحَدُكُمْ يُؤْذِيكُمْ كَمَا أَكْبَرُكُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ قَعْلَ مِنْ غَزْوَةٍ خَيْرَ سَارِلِيلَةٍ حَتَّى إِذَا أَذْرَكْتُ الْكَرَى عَرَسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ أَكَلْنَا اللَّيْلَ فَصَلَّى بِلَالٌ مَا خَدِرَ لَهْ وَتَأَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا تَغَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ مَوْجِبَةَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْتَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَكَمْ يَسْتَقِظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا بِلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْلَهُمْ اسْتِيقَظَا فَغَزَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آيُ بِلَالٌ فَقَالَ بِلَالٌ أَخَذَ بِنَفْسِي الْيَوْمَ أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ أَتَادُوا فَأَتَادُوا رَدَّاجِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَعَسَى بِهِمُ الصُّبْحُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ لِي الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا أَذْكُرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ دَاقُوا الصَّلَاةَ لِيَذْكُرُوا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْمَنَ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْرَءُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَيْمَنَ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُواهَا تَسْعُونَ وَتَأْتُواهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ التَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكَكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وَقِي رَوَايَةٌ تَمْسِيهِ قَرَأَ أَحَدُ كُتُبِهِ إِذَا كَانَ يَعْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ وَهَذَا الْبَابُ كَالِ عَيْنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

کامعہ شخص امامت کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لارہے تھے تو رات بھر سفر فرمایا تب تککان کی وجہ سے اونگھ اٹے لگی تو سواری سے اتر کر بناب بلال سے فرمایا ابھی رات تم جاگو اور ہماری پہرہ داری کرو۔ تمام صحابہ اور حضور علیہ السلام کو خواب ہوئے استطاعت کے مطابق حضرت بلال نے نماز نفل، ادا کی جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت بلال مطلع کی طرف منظر کے اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اس وقت حضرت بلال کی آنکھیں جھپٹنے لگیں اور سو گئے فجر کے وقت نہ تو سرکار بیدار ہوئے اور بشمول بلال کسی صحابی کی بھی آنکھ دکھلی جب دھوپ پھیلی تو سب سے پہلے سرکار بیدار ہوئے اور نماز قضا ہوئے کی وجہ سے سرکار پریشان ہوئے بلال سے فرمایا بلال تمہیں کیا ہوا عرض کرتے لگے سرکار میری بھی وہی کیفیت نہ ہوئی جس سے آپ ہکنا رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا سواریاں کس کو صحابہ نے سفر کی تیاری کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا اور نماز ادا کی گئی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سرکار نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اگر نماز ادا کرنا بھول جائے تو جس وقت بھی یاد آئے ادا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کی جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک کہ مجھے نہ کچھ لکھیں (حجرت سے) نکل آیا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اقامت کی جائے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ اور جماعت کے ساتھ جتنی نماز ملے اس کو پورا پورے کونعد میں مکمل کرو (متفق علیہ)

امام مسلم کی ایک روایت میں اس طرح منقول ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز کا ارادہ کرتا ہے وہ اسی وقت سے نماز میں ہے۔ (اس باب میں دوسری تفصیل نہیں ہے)

تیسری فصل

۴۳۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَهُ يَطِيرُ فِي مَكَّةَ دَوَّكُلٌ بِلَالًا أَنْ تَقَطَّعَهُ بِالصَّلَاةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدَ دَاخِلِي اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فُتِحُوا قَامَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هَذَا وَاوِيكُمْ شَيْطَانٌ فَزَكُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّأُوا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُتَادَى لِلصَّلَاةِ أَوْ يُعْبَهَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ قَوْمِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَنُوشًا لَرَدِّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هَذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ لَيْسَ بِهَا ثُمَّ قَرِظَ عَمَلُهَا فَلْيَصْرِفْهَا كَمَا كَانَ يُصْرِفُهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ انْتَفَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الْوَيْدِي فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ نَزَلَ يُهَيِّئُهُ كَمَا يَهَيِّئُ النَّبِيَّ حَتَّى تَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا بَكَرَ فَقَالَ الْوَيْدِيُّ اخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا شَهِدَ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۴۳۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِي أَعْنَاقِ الْمُؤْمِنِينَ لِلْمُسْلِمِينَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ

پہلی فصل

۴۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی منیٰ میں قیام فرمایا اور جناب بلال کو حکم دیا کہ وہ جاگتے رہیں اور سب کو نماز فجر کے لیے اٹھا دیں سرکارِ اہل صحابہ سو گئے اور حضرت بلال کو بھی نیند آگئی جب دھوپ پھیلی تو بلال کی گھڑی سے آنکھ کھلی تو سب کو جگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا بلال! سواریوں تاکہ اس وادی سے نکل جائیں چھوڑ دوئی تاکہ سرک اسے اترنے اور وضو کرنے کا حکم دیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ وہ اذان یا اقامت کہیں رشک ساوی ہر گز کی امامت میں تمام صحابہ نے نماز ادا کی جب سرکارِ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے تو ملاحظہ کیا کہ سب پر گھبراہٹ طاری ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے صحابہ اللہ نے ہماری اذان کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ بھی وہ واپس فرما دیتا۔ اگر تم میں کوئی شخص سو جائے یا نماز ادا کرنا بھول جائے اور سب اس کو یاد آئے اور گھبراہٹ طاری ہو تو جس وقت بھی اس کو یاد آئے اسی طرح بڑھ کر اس طرح ہر وقت پڑھتا ہے اس کے بعد جناب صدیق اکبر کی طرف دیکھ کر فرمایا بلال نماز پڑھ رہے تھے شیطان ان کے پاس آیا ان کو ٹپا دیا اور اس طرح تھپکیاں دیتا رہا۔ جیسے بچوں کو سناٹے کے لیے تھپکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بلال سو گئے پھر حضرت بلال کو بلایا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جس طرح منجھ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق سے فرمایا تھا اس وقت جناب ابو بکر نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں آپ اللہ کے پکے رسول ہیں۔

(روایت مالک مرسل)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی دو چیزیں موزنوں کی گردنوں میں ٹکی ہوئی ہیں نمازیں اور روزے۔ (روایت ابن ماجہ)

مساجد اور اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي تَوَاجِيهِ جُوهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى
خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَ
قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ -

۴۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ
عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَضْرِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَأَعْلَفَهَا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَسَأَلَتْ بِلَالُ لَاحِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَزَازَةً
وَعُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينَيْهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ ذَرَامَةُ وَكَانَ
الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى رِسْتَةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ مَتَّقَ عَلَيْهِ -
۴۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَحَدُ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ
فِيهَا يَوَاقُفُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الْإِطَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ
مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِثْرَتِي نَدْمَةٌ وَمِنْ رِجَالِ الْغَنَةِ
وَمِثْرَتِي عَلَى حَوْضِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ مَكَّةَ كُلَّ سَبْتٍ مَا شَاءَ قَدْ كُنَّا نَقْبُضُ
فِيهِ رَكَعَتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسْجِدُ هَذَا بَعْضُ
الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَشْرَافُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۵ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ جَبَى لِلَّهِ مَسْجِدًا ابْنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تشریف لے جا کر
دعا فرمائی لیکن وہاں نماز نہ پڑھی جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کی طرف متوجہ
ہو کر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔ اسے بخاری و مسلم
نے اس امر پر زبردست روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ جناب
اسامہ بن زید عثمان ابن طلحہ حبشی بلال بن رباح تھے آپ خانہ کعبہ کا دروازہ
بند کر دیا اور تھوڑی دیر اندر قیام فرمایا جو سب باہر آئے تو میں نے بلال
سے دریافت کیا کہ سرکار اندر کیا کر رہے تھے کہنے لگے آپ ایک ستون دائیں
جانب دو ستون بائیں جانب تیس ستون مقب میں کیے اس زمانہ میں
خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے اس کے بعد حضور علیہ السلام نے نماز ادا فرمائی (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار گنا
ثواب کی حامل ہے سوائے مسجد حرام کے (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی جانب
سفر کا ارادہ نہ کرو۔ مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (مسجد نبوی)
مدینہ منورہ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میرے حجرہ اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں
ایک ٹکڑا ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سواری پر قبا تشریف لائے
اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مقامات میں مساجد
میں اور سب سے زیادہ مبغوض مقامات میں بازار ہیں۔ (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۶- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۷- وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظُمُ النَّاسُ أَحْجَارًا فِي الصَّلَاةِ أَبَعْدَهُمْ فَأَبَعَدُ هُمْ مَشْيِي وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يَصِلُهَا مَعَ الْإِمَامِ اعْظُمُ أَحْجَارًا مِنَ الَّذِينَ يَصِلُهَا ثُمَّ يَتَأَمَّرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَلَادَ بَنُو سُلَيْمَةَ أَنْ يَنْتَوِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلَّغْنِي أَنَّكُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَنْتَوِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَا بَنِي سُلَيْمَةَ دِيَارُكُمْ تَكْتَبُ أُنَاؤُكُمْ دِيَارُكُمْ تَكْتَبُ أُنَاؤُكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُبْتَغِيهِمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاقِبٌ لَشَقَاقِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مَعَهُ نِيَّتُهُ الْمَسْجِدَ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعْرِضَ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ تَعَابَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَقَاصَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَانْخَفَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَسِيرٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَاعَفُ عَلَى صَلَاةِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیس کو اول دن میں یا آخر دن میں مسجد میں گیا اللہ تعالیٰ اس کی ہمائی جنت میں کرے گا بیس کے وقت یا آخر دن میں رہیں جس وقت بھی وہ مسجد میں گیا ہو - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں آنے والے لوگوں میں سے اگر وہ اب کا زیادہ مستحق رہے جو در سے آیا ہو - اور جو شخص کو انتظار نماز کرنا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرنا ہے اس کے لیے اس شخص کی بہ نسبت زیادہ ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سوجائے - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے قریب کچھ مکان خالی ہوئے تو بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں منتقل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ مسجد کا قریب حاصل ہو جائے یہ اطلاع جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ اطلاع مل ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا بیشک - یا رسول اللہ ہمارا یہی ارادہ ہے تو آپ نے فرمایا اللہ جو اس کے اپنے گہروں میں رکھے وہ مسجد تک آئے میں اس ثواب کی غرض سے تمہارے قدم گئے بائیں گے - (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سات لوگوں پر اس دن سایہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا - (۱) امام عادل (۲) وہ فربان جو پچھن سے عبادت میں مشغول رہا ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے اور مسجد والہوں کے بعد پھر مسجد والہوں کی تمنا اور آواز نہ کرے (۴) ایسے دو شخص جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں اللہ کے لیے ہیں اور اس کے لیے مبدائی امتیاز کر لیا (۵) ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس پر رنت طاری ہو جائے (۶) ایسا شخص جسے کوئی حسین و جمیل عورت اپنے طرف ہلے تو یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۷) جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اور اس کو اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا -

جانب

فِي بَيْتِهِ وَفِي سُورِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضَعْفًا ذَٰلِكَ
أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ
لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ
لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ
تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَصَلِّي عَلَيْهِ مَا خَامَرَ فِي مُصَلَّاهُ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ
مَّا اسْتَظَرَ الصَّلَاةَ وَفِي رِوَايَةٍ تَالِيًا إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتْ
الصَّلَاةُ عَيْسَةً وَزَادَ فِي دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ اللَّهُمَّ اغْنِ
لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِفْهُ مَا لَمْ يُجِدْ فِيهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۱ وَعَنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُتْ
رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَى
فَإِذَا أَقْبَلَ مَبْدَأَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ
فِيهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَتَشَدُّ مَنَآلَةً فِي الْمَسْجِدِ
فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ مَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ
لِهَذَا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۵ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُمْتَنَةِ

میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ اجر و ثواب کا سبب ہے اور اس کی وجہ یہ
ہے کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے صرف اداۓ نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے اور
ہر قدم پر اس کے درجات بلند کیے جاتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ
محو کیے جاتے ہیں جب وہ نماز پڑھ کر اس بکریٹھارہ تہا ہے تو فرشتے اس کے لیے
دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ اس پر رحمت کر یا اللہ اس پر رحمت کر اور
ہر شخص جتنی دیر نماز کا انتظار کرتا ہے وہ نماز کا اجر پاتا ہے۔ ایک اور روایت
کے مطابق جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کو روک لیتی ہے اور
فرشتوں کی دعائیں یہ ادا کر دیا کہ وہ کہتے ہیں خداوند اس کو بخش دے اسے
اللہ اس پر رحمت فرما اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک
کہ وہ مسجد میں اپنے عمل یا زبان سے کسی کو ایذا نہ دے یا بے مروت ہو (متفق علیہ)
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ کہے اللہ مجھ
پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر جائے تو کہے
اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے
سے پہلے دو رکعت (تہیۃ المسجد) ادا کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے چاشت کے وقت واپس آتے اور مسجد میں اگر
دو رکعت نماز ادا کر کے اُس میں بیٹھتے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو مسجد میں کچھ تلاش کرتا ہوا پاؤ تو یہ کہو کہ تیری
وہ چیز واپس نہ لے کیونکہ مساجد اس لیے نہیں بنائی گئی ہیں۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بدبودار درخت سے کچھ کھائے تو اس کو چاہیے

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا قَرْنَ الْمَسْجِدِ تَتَأَذَى مِنْهَا أَذَى
مِنْهُ إِلَّا نَسْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۷ ۱۹
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبُزَانُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارُهَا دَفْنُهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۷ ۲۰
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَزِمْتُ عَلَى أَعْمَالٍ أَمَرَنِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَجَعَلْتُ
فِي مَعَايِنِ أَعْمَالِهَا الْآذَى يُنَاطُ عَنِ الظُّلْمِ نِي وَوَجَدْتُ
فِي مَسَارِدِي أَعْمَالِهَا الشَّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَدْعُنُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۸
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ
أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يَبْأِيحِي اللَّهُ مَا دَامَ فِي مَضَلَّاهُ وَلَا عَنْ عَيْنِهِ
فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَدْرَحَتْ قَدَمِي
فِيهَا قَرْنِي رَوَايَةُ أَبِي سَوِيْدٍ تَحْتَ قَدَمِيهِ الْيُسْرَى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۹ ۲۲
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورًا كُنِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۰ ۲۳
وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا دَانَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ
قُبُورَ الْكُنِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَلَا تَتَّخِذُوا
الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنُحِلُّكُمْ عَنْ ذَلِكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۱ ۲۴
وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوا
قُبُورًا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے
جس سے انسانوں کو رمتفق علیہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکن گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے۔
اچھے اعمال میں سے یہ ہے کہ راستہ سے اذیت دینے والی چیز کو ہٹا دیا جائے
اور برے اعمال میں مسجد میں وہ تھوک ہے جس کو دفن نہیں کیا جاتا۔

(مسلم)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ دوران نماز
اپنے آگے نہ تھوکرے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے اور نہ دائیں یا
تھوکرے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے یا تو وہ اپنے پیروں میں تھوکرے
یا بائیں جانب اور بعد میں اس کو دفن کر دے اور ابو سعید کی روایت کے
مطابق اپنے بائیں جانب تھوکرے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری کے دوران فرمایا اللہ تعالیٰ ان یہود
النصارى پر لعنت فرمائے انہوں نے اپنے پیروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا
ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جندب روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور
نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتے تھے لہذا تم قبور کو سجدہ گاہ نہ
بناؤ۔ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

(مسلم)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ بناؤ اور انہیں قبرستان
کی حیثیت نہ دو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

٤٤٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ٢٥
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَبْلَةٌ -
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٤٤٣ وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عَیْطٍ قَالَ حَرَّبَنَا وَقَدَّ إِلَى
 ٢٦ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَا وَصَلَيْنَا
 مَعَهُ وَاخْبَرَنَا أَنَّهُ بَارِئُ مِنَّا بِبَيْعِهِ لَنَا فَاسْتَوْجَبْنَا لَهُ مِنْ
 فَضْلِ الْهُدُودِ قَدَا عَائِيَةً فَتَرَمَّيْنَا وَتَمَضَّضْنَا ثُمَّ صَبَّ
 لَنَا فِي إِدَارِهِ وَأَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمُ أَهْلَكُمْ
 فَكَبِّرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَانْضَحُوا مَكَائِهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا
 مَسْجِدًا قُلْتُمْ إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ
 يَنْسَفُ فَقَالَ مَدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا
 يَلْبَسًا -

(رَوَاهُ الْإِسْنَانِيُّ)

٢٤
٤٤٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ يُتْلَفَ وَ
يُطَيَّبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

٢٨
٤٤٥ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمُوتَ بِشَيْءٍ إِلَّا مَسَّحِدُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَتَرْخِزَ فِيهَا أَكْمَارُ خُزْفٍ يَهُودَ وَالنَّصَارَى -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أَوَاقِيعِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَّبِعَ هَذِهِ النَّاسُ
فِي الْمَسْجِدِ نَقَاهُ الْبُرْدُ أَوْ دَدَ النِّسَاءِ وَالْعَارِي وَالْأَبْنُ
مُاجِمًا -

٤٤٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُرِفْتُ عَلَى أَجْدَادِي حَتَّى الْقَدَاهُ يُعْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ
الْمَسْجِدِ وَعُرِفْتُ عَلَى ذُنُوبِي أَمَيِّ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَعْظَمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے (حدیث بخاری میں سمت قبلہ جانب جنوب ہے) (ترمذی)

جناب طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد لے کر حاضر ہوئے اور آپ بیعت اسلام کی اور آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہم نے آپ کے کہا کہ ہمارے یہاں ایک کلیئہ تب مسکراتے ایک برتن میں پانی منگا کر اس میں گل کی اور اس پانی کو ایک چھال میں ڈال کر ہمیں دے کر فرمایا کہ جب تم اپنے ملازمین پہنچو تو اپنے کلیئہ کو توڑ کر پانی وہاں ڈال دینا اور اس بیکہ مسجد تعمیر کرنا ہم نے عرض کیا کہ تکفل گرمی کا موسم ہے ہمارا علاقہ بہت دور ہے یہ پانی تو سفر میں خشک ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اس میں اور پانی ڈالتے رہنا وہ اس میں سوائے برکت کے اور کچھ نہیں بڑھائے گا۔

رہنمائی،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کرنے کے بعد مکہ میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھا جائے۔ (البدو اور ترمذی ابن ماجہ)

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما راویا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مسابہ کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ اس کا ترجمہ کیا ہے کہ تم مسابہ کو اسی طرتِ زیب و زینت دو گئے جس طرح یہود و نصاریٰ نے کیا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریاست کی علامتوں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں گے۔

والجودازد-نسائی-دارمی-ابن ماحہ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال غریبوں کی گئے یہاں تک کہ یہ کام بھی جو کہ کوڑا یا مٹی مسجد سے کوئی نکالتا ہے اور میرے سامنے

إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْبَلَدِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ
ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خُطْبَتَيْهِ
كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ
وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ فَإِذَا ارْتَدَّتْ بِعِبَادِكَ فِتْنَةٌ فَأَقْبِصْ
إِلَيْكَ غَيْرَ مَقْتُولٍ قَالَ وَاللَّحَاحَاتُ إِنْ شَاءَ السَّلَامُ وَ
إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَلَقَدْ
هَذَا الْعَدِيدُ كَمَا فِي الْمَصَابِيحِ لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ إِلَّا فِي شَرْحِ السُّنَنِ -

٤٤٢ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ وَرَجُلٌ خَرَجَ
غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ وَحَتَّى يَتَوَقَّاهُ
فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَزِدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ كِبَرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ
وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ وَرَجُلٌ
دَخَلَ بَيْتَهُ يَسْلُمُ فَهُوَ صَائِمٌ عَلَى اللَّهِ -

(رواه أبو داود)

٤٤٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُنْتَظِرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ
فَتَجَدَّهَ كَأَجْرِ الْعَاثِمِ الْمَخْرُومِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحٍ
الصُّحُفِ لَا يُنْصَبُ إِلَّا رِأْيَاهُ فَتَجَدَّهَ كَأَجْرِ الْمُعَمَّرِ وَ
لَمَوْءَةٍ عَلَى آتِ صَلَاةٍ لَا تَغُوبُ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلَّتَيْنِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

٤٤٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ٣٤ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَوَوْا قِيلَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ عِزُّهَا وَمَا
 الرَّثْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

٤٤٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
٣٤ سَلَامٌ مَنْ آتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهَرَحَظَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

سے اصفاف کے ساتھ اس طرح مروی ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم جانتے ہو کہ ستر بن فرشتے کس بارے میں گفتگو کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ کفارات کے لیے ہیں گفتگو کرتے ہیں اور کفارات کا مطلب نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا رہنا ہے اور جماعت کے لیے پیادہ آنا ہے اور ناگواری کے باوجود مکمل وضو کرنا ہے جلد جس نے ایسا کیا تو وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت ملے گی اور گناہوں سے ایسا پاک و عاف ہو جائے گا جیسا کہ پیدائش کے وقت تھا رب کریم نے فرمایا ہے نبی جب تم نہانت فاسخ ہو تو یہ دعا پڑھو۔ خداوند امیں تجھ سے نیکی کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے ترک کی توفیق طلب کرتا ہوں اور مسکینوں سے دوستی طلب کرتا ہوں خداوند احب تو اپنے بندوں

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔
۱۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے یا تو وہ اس کو شہادت کے بعد داخل جنت کر دے یا غازی یا کراجر و ثواب سے مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس لوٹا دے گا (۲) وہ شخص جو مسجد کے لئے گھر سے نکلا وہ اللہ کی ذمہ داری میں ہے (۳) وہ شخص جو گھر میں اسلام کر کے

و داخل ہوا (ابو داؤد)
 حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے دھو کر کے نماز یا جماعت ادا کرنے کے لیے نکلا
 گا اگر اس شخص کے برابر ہے جو گھر سے حالت احرام میں حج کے لیے روانہ ہوا
 اور جو شخص نماز پاشت کے لیے نکلا اور نہانے کے لیے کوشش کیا اس کو جہرہ کہنے
 کے برابر اجر ملے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار نہیں ہے۔

در میان کوئی لغو کام نہ ہو اس کا اجر طراذ اعلیٰ میں لکھا جاتا ہے (راحمہ اللہ البیہودہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو پھل کھاؤ لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا اور اس کے پھل سے کیا مراد ہے صحابہ نے
فرمایا جنت کے باغ مساجد ہیں اور پھل سبحان اللہ والحمد للہ اللہ اکبر کی
تسبیح ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کا ہاتھ یا لپٹ کر اس کا ہتھکڑیاں نہ لگا دے اور نہ اس کے

۱۰: مصباح سے منقول ہے اور عبد الرحمن بن مالک کے الفاظ اس واسطے شرح السنہ کے اور کہیں منقول نہیں،

مِنْ سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ أَدَابِيَّةً أَوْ زِيَارَةً رَجُلٌ ثُمَّ
لَيْسَ بِهَا نَوَافِلُ التَّوْبَةِ وَابْنُ دَاوُدَ -

۴۶۸
۳۱ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِيرُ الْمَشَاقِينَ فِي الظُّلُمَةِ إِلَى الْمَسَاجِدِ
بِالنُّشُورِ الشَّامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَيْسَ -

۴۶۹
۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ
الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِإِيْمَانٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِنَّمَا
يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۷۰
۳۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنْتَ لَنَا فِي الْإِحْتِسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصَى وَلَا اخْتَصَى إِنْ خَصَّاهُ أُمَّتِي
الْقِيَامُ فَقَالَ أَنْتَ لَنَا فِي السِّيَاحَةِ قَالَ إِنْ سِيَاحَتُهُ أُمَّتِي
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ لَنَا فِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ
إِنْ تَرَهَّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ أَنْتَظَرُ الصَّلَاةَ
رَوَاهُ فِي تَعْمِيمِ الشَّيْخِ -

۴۷۱
۳۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوَّاشٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي
أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيهِ يَخْتَصِمُ الْمَلَكُ الْأَعْلَى قُلْتُ
أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَوْجَدَتِ بَرْدَهَا
بَيْنَ كَتِفَيْ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَتَلَا وَ
كَذَلِكَ تُرَى إِبْرَاهِيمَ مَكْنُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَيَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُسْتَسْلَخًا وَ
لِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ عَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ ابْنِ
جَبَلٍ وَرَأْدِ بْنِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ
الْمَلَكُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفِّ رَأَيْتُ وَالْكَفَّ رَأَيْتُ
الْمَكْنُوتَ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ

میرے امتیوں کے گناہ بھی پیش کیے گئے لیکن اس بڑا گناہ میں نے نہیں دیکھا
کہ کسی شخص نے کسی سورۃ یا آیت کو یاد کر کے اس کو بھلا دیا ہو ترمذی ابو داؤد
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں میں مسجد میں آنے والوں کو قیامت کے دن کی رونق
کی بشارت دے دو۔ ترمذی۔ ابو داؤد لیکن ابن ماجہ نے یہ حدیث سہل
بن سعد اور حضرت انس سے روایت کی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد کی قبر گری کرے
تو اس کے ایمان کی شہادت دو کیونکہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے درحقیقت
اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا
ہو۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے غصے بوسے کی اجازت
دے دیں آپ نے فرمایا کہ غصے بوسے یا کرنے والا ہم سے نہیں اور ہمارا غصے
ہونا یہ ہے کہ ہم روزے رکھیں میں نے کہا کہ پھر بے سیاستی اجازت نہ
دیں تو آپ نے فرمایا کہ ہماری سیاست اللہ سے راستیں جہاد ہے میں نے کہا
کہ پھر تو مجھے رہبانہ زندگی بسر کرنے کی اجازت دے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میری امت
کی رہبانیت یہ کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر غار کا انتظار کریں (شرح السنہ)
حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رب تعالیٰ کو ایسی اچھی صورت میں دیکھا
جو اس کی شان کے لائق ہے۔ رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ کلام اعلیٰ کے
فرشتے کن ائمال کے فضائل میں جھگڑا کرتے ہیں میں نے کہا میرا رب
تو خوب جانتا ہے تب رب تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے کاندھوں
کے درمیان رکھا اور اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی پھر میں
نے آسمانوں اور زمینوں کے تمام علوم کو معلوم کر لیا (یعنی تمام جزوی و کلی علوم
مجھے حاصل ہو گئے اشعۃ اللمعات) اس کے بعد

نہایت تلاوت فہرستی (ترجمہ) اور اسی طرح ہم نے جناب ابوبکر
کو آسمانوں اور زمینوں کی مملکت دکھائی تاکہ وہ پختہ یقین کرنے والوں
میں سے ہو جائیں ترمذی و دارمی مرسل لیکن ابن عباس اور حضرت معاذ

۶۴۷- وَعَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّ رِثْمَا
قَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا اخْتَرَجَ
صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ
افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ وَابْنُ
مَاجَةَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لِإِذَا
خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بَدَلِ صَلَّيْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ بِسَنَدُهُ بِمُتَّصِلٍ
وَقَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ كَتَبَتْ لَكَ قَاطِمَةُ الْكُبْرَى -

۶۴۸- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُلِ
الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِإِشْرَافِ فِيهِ وَأَنْ
يَتَحَلَّى النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

۶۴۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ مِنْ بَيْعٍ أَوْ بَيْتَانِ فِي الْمَسْجِدِ
فَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَارَتْكَ فَإِذَا دَخَلْتُمْ مِنْ بَيْتٍ فِيهِ
مَنَاقِبُهُ فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّارِخِيُّ)

۶۵۰- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَقَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ
يُسْتَدْفِرَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ رَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ فِي مُسْنَدِهِ وَصَالِحُ بْنُ جَابِرٍ الْأَصُولِيُّ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ
فِي الْمَصَابِيحِ عَنْ حَابِرٍ -

۶۵۱- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ بَعْثِي
الْبِمَسَلِ وَالْثُومَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْدِرَنَّ مَسْجِدَنَا
وَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْهُمَا فَامِشُوا هُمَا طَبْعًا -

حضرت قاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما اپنی دادی جناب سیدہ فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل
ہوتے تو فرماتے صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کہتے ہیں خداوند میرے لیے
گناہوں کو معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے
باہر آتے تو بھی دروازہ سلام پڑھتے اور دعا کے بعد فرماتے خداوند اپنے
فضل کے دروازے کھول دے (ترمذی لیکن احمد اور ابن ماجہ نے فرمایا کہ جب
مسجد میں جاتے اور واپس آنے تو صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے بسم اللہ والسلام
صلی اللہ علیہ وسلم کہتے - امام ترمذی نے فرمایا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما
کی سند متصل نہیں کیوں کہ انہوں نے اپنی دادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ
عنها کو نہیں دیکھا تھا۔

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ ان کے والد سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدوں میں شعر خوانی -
غریب و فروخت اور نماز جمعہ سے پہلے مسجد میں ملکہ بنا کر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی
ہے۔

(ابوداؤد و ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں کھینچ رہا ہے اکٹھا
نہیں رہا ہے تو یہ کہو کہ اللہ تیری تجارت میں برکت نہ کرے اور اگر کسی کو مسجد
میں کچھ تلاش کرنا پڑے تو اس سے کہو اللہ کرے کہ تیری گم شدہ چیز نہ ملے۔

(ترمذی - دارمی)

حضرت مکیم بن قزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا ہے اسی طرح شعر خوانی اور
مسجد میں حدیں (زنا چوری وغیرہ) قائم کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے
ابوداؤد صاحب جامع الاسول نے جناب مکیم کی روایت سے اور مصابیح
حضرت ہارث سے روایت کی ہے۔

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں پودوں (لمسن اور پیاز) سے منع فرمایا ہے۔
آپ نے فرمایا ان کو کھا کر ہماری مسجدیں نہ آؤ اور اگر تمہیں انہیں کھانا ہی ہے
تو ان کی بدبو کو پکا کر ختم کر دو۔ (ابوداؤد)

(رَدَّاهُ أَبُودَاؤُدَ)

۶۸۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُحَى كُلِّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَامَةُ -

(رَدَّاهُ أَبُودَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَاهِي)

۶۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُسْتَلَى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَذْبَلَةِ وَالْمَجْدَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الظُّلُمِ وَفِي الْحَمَامَةِ وَفِي مَوَاطِنَ الْإِدِيلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُلَّانٍ)

۶۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِدِيلِ - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۶۸۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْيَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُسَخَّيْنِ عَلَيْهَا النَّاسُ وَالشُّجْرَةَ رَدَّاهُ أَبُودَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَاهِي

۶۸۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَاقَى جِبْرِائِلَ مِنَ السَّمَاءِ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْبَقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ أَتَسْأَلُنِي حَتَّى يَجِبَنِي جِبْرِائِيلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرِائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ أَسْأَلُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى ثُمَّ قَالَ جِبْرِائِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي دَنُوتُ مِنَ اللَّهِ دُنُوتًا مَا دَنُوتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرِائِيلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُورٍ فَقَالَ سُرَّ الْبَقَاعُ أَسْرَافَهَا وَخَيْرُ الْبَقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَدَّاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ -

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری دنیا مسجد کا ہے مگر مقبرے اور خسلانیانہ کے۔ (رد داؤد - ترمذی - دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا مسجد، کوڑا گھر (۲) قبرستان (۳) مقبرہ (۴) چوراس (۵) خسلانیانہ (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) اور غار کعبہ کی چھت پر۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیلوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھ سکے ہو لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ ادا کرو۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر جو قبرستان باقی میں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر سجدہ کرتے ہیں اور قبروں پر چراغ جلاتے ہیں لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسی جگہ سب سے بہتر ہے جہاں سوال پڑھوں؟ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس وقت تک خاموش نہ ہوں گا جب تک جبریل وحی ملائیں (شک راوی) چنانچہ جبریل آئے تو سرکار نے ان سے یہ بات کہی تو جبریل نے کہا مسئلہ اس بات کو سائل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں یہ بات رب تعالیٰ سے دریافت کرتا ہوں اس کے بعد جبریل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آج اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب نصیب ہوا ہے کہ اس سے پہلے میں جو اتنا سرکار نے دریافت فرمایا وہ کس طرح تو جبریل نے بتایا آج میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان فود کے سرف سرف اور پردے تھے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدترین مقامات بادار ہیں اور بہترین جگہیں مساجد ہیں م

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو شخص میری اس مسجد میں آتا ہے وہ نہیں آتا مگر

۶۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَبَا مَسْجِدِي هَذَا أَلَمِيَّاتٍ

إِلَّا لَخَيْرٌ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ يَمُزِّكُهُ الْمُجَاهِدُ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِعَمَلٍ ذَلِكَ فَهُوَ يَمُزِّكُهُ الرَّجُلُ
يَنْظُرُ إِلَى مَتَارِعِ غَيْرِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي
شُعَيْبٍ الْإِيمَانِ)

۴۸۷- وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَيْثُ يَهْمُ
فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَابِلُهُمْ قُلُوبُ
وَلَهُ فِيهِمْ حَاجَةٌ -

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْإِيمَانِ)

۴۸۸- وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي
الْمَسْجِدِ فَصَبَّ بِي نَجْلٌ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ أَذْهَبَ قَائِمِي بِهَذَا بَيْنَ فَجِئْتُ بِهِمَا
فَقَالَ وَمَنْ أَنْتُمْ أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَ مِنْ أَهْلِ
النَّجَافِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَدَجَعْتُمَا
تَرْفَعَانِ أَمْوَالَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۸۹- وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنِي عُمَرَ رَجَبَةً فِي تَاجِيَةِ
الْمَسْجِدِ ثُمَّ ابْتَدَأَ بِطَبْعِهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَلْقَى
أَوْ يُشَدَّ شِعْرًا أَوْ يَدْرِعَ صَوْرَةً فَلْيَخْرُجْ إِلَى هَذِهِ
الرَّجَبَةِ - (رَوَاهُ فِي الْمُؤَطَّلِ)

۴۹۰- وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَحَامَةً فِي الْقُبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى فِي
وَجْهِهِ قَعَامَ فَحَاكَهُ بِسُومٍ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ
فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ كُلَّ رَبِّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْوَعْدَةِ فَلَا يَزِدُّكَ أَحَدٌ قَبْلَ قَبْلَتِهِ وَكَيِّنَ عَزَّ وَجَلَّ
أَدْنَتْ قَدَمِهِ ثُمَّ اخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ
رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَشْعَلُ هَكَذَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۹۱- وَعَنِ الشَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

مصلیٰ کی خاطر تاکہ علم سکھے اور سکھائے تو وہ اللہ کی راہ کے مجاہد کی طرح
سے ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور ادارے سے آتا ہے تو وہ بمنزلہ شخص
کے ہے جو دوسرے کے مال پر نظر رکھتا ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مسند روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایسا دوا ہے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں
کرے گا اگر ایسا پاؤ تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔

(بیہقی بحوالہ شعب الایمان)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی
میں سویا ہوا تھا میرے کسی نے ننگر ملا جب میں جاگا تو دیکھا کہ وہ جناب عمرؓ
انہوں نے مجھے علم دیا کہ میں ان دو شخصوں کو بلا کر لاؤں۔ میں گیا اودان دونوں
کو لا کر جناب عمرؓ کے سامنے کھڑا کر دیا تو آپ نے ان سے معلوم کیا تم کون ہو کیا کہاں
سے آئے ہو (شک دواؤں) انہوں نے جواب دیا کہ ہم طائف سے آئے ہیں تب
آپ نے فرمایا اگر تمہارا تعلق مدینہ سے ہو تو میں تمہیں مسز دیا کہ جو عزم مسجد نبوی
میں اپنی آواز کو بلند کر رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت مالک روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی
کے ایک کنارہ پر ایک چوڑے بڑا جاس کو بٹیلو لکھا با تھا آپ نے حکم دیا تھا
جو شخص یہاں کی باتیں کرنا چاہے یا شعر خوانی کرنا چاہے یا بلند آواز سے
بولے تو وہ مسجد سے اس چوڑے کی جانب آجائے۔ (موطأ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار قبلہ پر بیٹھ دیجی تو یہ بات آپ کو ناگوار معلوم ہوئی
جس کا اثر چہرہ مبارک سے ظاہر ہوا آپ اٹھے اور اس کو اپنے دست مبارک
سے صاف کر کے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی نانا کے لیے کھڑا ہوا تو وہ
اس حال سے غالی نہیں کیا اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور بلا شک اس کا رب
اس کے اور سمت قبلہ کے درمیان ہوتا ہے لہذا تم میں سے کوئی سمت قبلہ
کو نہ تھو کے اور یہ عمل صرف بائیں جانب یا پیروں کے نیچے کرے اس کے بعد
آپ نے اپنی پاد میں تھوکا اور اس کو مل کر فرمایا اس طرح کرے۔ (بخاری)

حضرت سائب بن خالد رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور دیوار قبلہ کی جانب متفوک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس محل کو ملاحظہ کر رہے تھے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ شخص اب تمہارا امام نہ بنے ایک مرتبہ اس شخص نے امامت کرنی چاہی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ سرکار نے تمہاری امامت کی ممانعت کی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تصدیق چاہی گئی تو اپنے فرمایاں میں نے منع کیا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ سرکار نے اس موقع پر فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر سے تشریف لائے کہ ہمیں یہ ڈر ہونے لگا کہ اب سورج طلوع ہو گئے گا آپ بجلت سے تشریف لائے اُنات کسی گئی اور حضور نے اقتصار کے ساتھ قرات کر کے نماز پڑھائی نماز کے بعد اپنے فرمایا کہ تم لوگ ایسے ہی بیٹھے رہو جس طرح نماز میں بیٹھے تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں آج کی تاخیر سے اند کی وجہ بتاتا ہوں میں رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوا وضو کیا اور نماز پڑھی جتنی کہ مقدور ہو سکی تھی پھر مجھے نماز میں اونٹ لگ آئی اور جسم بھاری ہو گیا تو میں نے رب تعالیٰ کو اس کی شان کے مطابق ابھی صورت میں دیکھا رب کریم نے فرمایا یا محمد میں نے عرض کیا میرے رب میں حاضر ہوں۔ رب کریم نے فرمایا کہ ملا علی کے فرشتے کس بات میں مصروف بحث ہیں میں نے عرض کیا مجھے علم نہیں کہ میں نے اس جملہ کا تین بار امداد فرمایا اور میں نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا تو میں نے دیکھا کہ رب کریم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کانڈھوں کے درمیان رکھا اور دست قدرت کی انگلیوں کی ٹخنہ دیکھیں میں نے اپنے سینے میں مصویٰ کی اس کے بعد ہر مرتبہ پھر پر عیاں ہو گئی اور تمام علوم حاصل ہو گئے اور میں نے سب کو پہچان لیا اس کے بعد پھر رب تعالیٰ نے فرمایا یا محمد میں نے کہا میں نے رب میں حاضر ہوں پھر رب تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ ملا علی کے فرشتے کس بارے میں مصروف گفتگو ہیں میں نے عرض کیا کہ کفار ان کے بارے میں رب کریم نے دریافت فرمایا وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کہ پیدل نماز باجماعت کے لیے مسجد جانا۔ نماز کے بعد مسجدوں میں انتظار نماز کرنا اور ناگواری کے وقت کھل دھونکر نا۔ اس کے بعد رب تعالیٰ نے فرمایا اس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا آمَرَ قَوْمًا بِصَلَاةٍ فِي الْغَيْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهِ جِئْتُمْ قَدَرًا لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَإِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَكُمْ فَامْنَعُوهُ فَخَبَرُوهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ إِنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

(رواه أبو داود)

۴۹۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اخْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنِ صَلَواتِ الصَّيْرِ حَتَّى كُنَّا نَدْعُو إِلَى عَيْنِ الشَّامِ فَخَرَجَ سَوِيْعًا فَنُوبَ بِالصَّلَوةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَرَّرَ فِي صَلَواتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ كُنَّا عَلَى مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ كَمَا نَفَعْنَا الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا رَأَيْتُمْ سَاحِدَ نَفْسِكُمْ مَا حَسَبْتُمْ عَنْكُمْ لَعْنَةُ رَأَيْتُمْ فَمَنْ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَتْ وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرْتُ لِي فَتَنَعَسْتُ فِي صَلَواتِي حَتَّى اسْتَشْعَلْتُ فَوَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيهِمْ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَتْهَا شَلَا قَالَ قَدَرْتُ وَأَضَمَّ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ يَدَ أَنَا مِلْهُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَدَعَرْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيهِمْ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَكْنِي الْأَقْدَامَ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَواتِ فَسَبَّحُ الْوُضُوءِ حِينَ الْكُرْبَاهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيهِمْ قُلْتُ فِي الدَّارِ لَيْتَ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ إِيْلَهُمُ الْعُلَمَاءُ وَلَيْتُ الْعُلَمَاءُ وَالصَّلَوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلِّ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَعَدَ الْخَيْرَاتِ وَتَرَكِي الْمُسْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْجِعْ لِي

قَلَاذًا أَرَدْتُ رِسْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَقَّفَنِي غَيْرُ مَعْتُونٍ وَ
 أَسْأَلُكَ حُبْلَكَ وَحَبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحَبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي
 إِلَى حُبْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا
 حَقٌّ فَأَذْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَدُّوْهَا رَدَاهُ أَحْمَدُ وَالْزَّيْمِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُعَمَّدَ بْنَ
 إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 ۴۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ
 ۵۵ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
 أَعُوذُ بِاللَّهِ الْوَطِيِّ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ قَلَاذًا قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ
 الشَّيْطَانِ حُفْظَ مَتْنِي سَائِرُ الْبُحُورِ -

(رداء أبو داود)

۴۹۴ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۵۶ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَشَأْنِي مَعْدَأً
 عَصَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ أَعْدَاءُ قَبْرِ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ
 رَدَاهُ مَالِكٌ مُوسَلًّا -

۴۹۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 ۵۷ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِجِبُ الصَّلَاةَ فِي الْوُحُيَّانِ قَالَ بَعْضُ
 رَوَاتِهِ يَعْنِي الْبَسَاتِينَ رَدَاهُ أَحْمَدُ وَالْزَّيْمِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ
 أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ -

۴۹۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ۵۸ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَ
 صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِ الْقِبْلَةِ بِخَمْسِينَ وَخَمْسِينَ صَلَاةً
 صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسِينَ وَمِائَةٍ
 صَلَاةً وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ
 صَلَاةً وَصَلَاةً فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةً
 وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ رَدَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۹۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِثُّ
 ۵۹

علاوہ کس چیز میں معروف بحث میں میں نے کہا درجہ بات کے بارے میں۔ رب کریم
 نے فرمایا وہ کیا ہیں میں نے جواب دیا کہ غریبوں کو کھانا کھانا ہرگز گفتگو کرنا۔
 جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھنا پھر رب تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا انگوٹھ
 کچھ مانگنا ہے میں نے کہا خداوندی تم سے اچھے کالوں کے گرائیوں سے بچنے
 اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں تو میرے لیے مغفرت اور رحم فرما
 اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرے تو مجھے اس میں مبتلا فرمائے بغیر
 حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے میں پناہ
 طلب کرتا ہوں اللہ کی عظمت اس کی بڑائی اور اس کی قدیم سلطنت کے
 ساتھ شیطان مردود سے سرکار نے فرمایا جو یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کٹا
 ہے کہ تمام دن کے لیے مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا خداوند امیری آرام گاہ کو بت نماز دینا تا جس کی پوجا کی جائے اس
 قوم پر اللہ کا سخت غضب ہو جس نے اپنے پیروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا
 (انما مالک مرسل)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم حیطان میں نماز ادا کرنا پسند فرماتے بعض راوی فرماتے
 ہیں کہ حیطان سے مراد باغات ہیں راہمہ لیکن امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
 غریب ہے کہ یہ حدیث حسن بن ابی جعفر سے منقول ہے جس کو یحییٰ بن سعید
 وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک
 نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پانچ سو
 نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد
 میں (مسجد نبوی) پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے
 کا ایک لاکھ کا ثواب ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

مَسْجِدٍ قُضِيَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
قَالَ قُلْتُ لَوْ أَنِّي قَالُ الْمَسْجِدُ الْأَقْمَى قُلْتُ كَرِهَ
بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ
فَحَبِطَ مَا أَذْرَكَكَ الْمَلُوءُ فَصَلِّ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! نماز میں پرست پینے کوئی مسجد
تعمیر جوئی سرکار نے فرمایا مسجد حرام میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا مسجد اقصیٰ
میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کی تعمیر کے دوران کتنا وقفہ تھا آپ نے فرمایا
چالیس سال پھر سرکار نے فرمایا اچھے لیے تو ساری زمین مسجد ہے جہاں نماز
کا وقت ہو وہیں پڑھ دیا کرو۔ (متفق علیہ)

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا بیان

پہلی فصل

۴۹۸ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَبِلًا
بَيْنَهُمَا قَالَ أَمَرَ سَلَمَةَ وَاحِدًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب ام سلمہ کے گھر میں اس طرح نماز ادا کرتے دیکھا کہ
چادر کا دواہنا چلے بائیں کندھے پر اور بایاں دابہ کے کندھے پر پھار دیکھا تھا
کہا کہ آپ، یعنی چادر کے دونوں کنارے کندھوں پر تھے (متفق علیہ)

۴۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی شخص اس طرح ایک کپڑے میں نماز
پڑھے جبکہ اس کے کندھوں پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو
(متفق علیہ)

۵۰۰ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَيْعًا لَيْفَ بَيْنَ
طَرَفَيْهِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس
کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے یعنی دائیں کنارہ کو بائیں کندھے پر
بائیں کنارہ کو بائیں کندھے پر ڈالے۔ (متفق علیہ)

۵۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي خِيَمَةٍ لَهَا أَهْلًا فَنَظَرُوا إِلَى أَهْلِهَا
فَنَظَرُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ انْهَبُوا بِحِمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى
أَيِّ جِهَةٍ قَادُونِي بِأَيْمَانِي أَيْ جِهَةٍ قَادُونِي بِأَيْمَانِي
أَيْ جِهَةٍ قَادُونِي بِأَيْمَانِي وَدَائِي لِلْبُخَارِيِّ قَالَ
كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَالِمٍ دَاخِلًا فِي الْمَلُوءِ فَخَافَ أَنْ
يَقْتُلَنِي -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دھاری دار چادر میں نماز پڑھی اور آپ اس کی دھاریوں کو دیکھا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری اس چادر کو ابوجہم کو دے کہ اس کی
انہمازیہ میرے لیے آویہ ابھی میری نماز میں داخل ہوئی ہے (متفق علیہ)
اور بخاری کی ایک روایت میں ہے میں نے حالت نماز میں اس کی دھاری
دیکھی میں مجھے اس سے فتنہ کا رو ہے۔

۵۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِدَامًا لِعَائِشَةَ سَكَرَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے

پاس ایک بار یک رنگین منقش پردہ تھا جس سے مکان کی ایک جانب کو دھانپ رکھا تھا سرکار نے ان سے فرمایا کہ اس پردہ کو یہاں سے ہٹا دو کیونکہ اس کے نقوش نازیں میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا پیش کی گئی آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو ناپسند کرتے ہوئے منی سے اتار دے ہوئے فرمایا کہ اس کا پہننا پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں۔

(متفق علیہ)

بِحَايِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمِيطِي عَنَّا قَدَامَكَ هَذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَارِيحُهُ تَعْرِضُ
لِي فِي صَلَاتِي۔ (رداء البعاري)

۴۳۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرَ مِرْخَرٍ خَيْرٍ قَدِيسَةٍ تُحَرِّسُ
فِيهِ ثَمَرُ النَّصْرَةِ فَتَرْعَى نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِثَةِ لَهُ ثُمَّ
قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں شکاری آدمی ہوں کیا میں ایک قمیض کے ساتھ نماز ادا کر لوں سرکار نے فرمایا ہاں لیکن اس میں گھنڈی لگا ہو دھوا سے بند کر لو اگرچہ کٹا ہی کیوں نہ ہو راہِ اودا اور نسا نے بھی اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص اپنا تہبند کٹکے نماز پڑھ رہا تھا اس سے سرکار نے فرمایا باؤ اور ہا کر دو کرو وہ گیا اور ہا کر وضو کر آیا اس موقع پر ایک شخص نے دریافت کیا سرکار کیا بات ہے آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ یہ تہبند کو کٹکے ہوئے نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند کو کٹکا کر نماز ادا کرنے والے کی ناز کو قبول نہیں فرماتا۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر مایہ کے قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا عورت کرتے اودا اور منی سے نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ وہ تہبند یا پامانہ پہنے ہو۔ آپ نے فرمایا جبکہ کرتا لبا ہوا اور اس کے قدموں کی پشت کو دھانپ لے (ابوداؤد - اور محمد بن ایک جماعت نے اس کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر موقوف کیا ہے)۔

۴۴۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ
رَأَيْتُ رَجُلًا أَمْسَدًا قَامَ صَلَاتِي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَانَ تَعَمُّ
فَأَذَرَهُ دَلْعًا بِشَوْكَةٍ۔ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَدَّى النَّسَائِيُّ
تَحْوَةً۔

۴۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلٌ
إِذَا رَأَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ
فَتَوَضَّأَ فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُولَ
اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَ
هُوَ مُسْبِلٌ إِذَا رَأَى فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ
إِذَا رَأَى۔

(رداء ابو داؤد)

۴۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔
(رداء ابو داؤد والترمذی)

۴۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ الصَّبِيِّ الْمَرْأَةِ فِي ذَرْعٍ وَخِمَارٍ كَثِيرٍ
عَلَيْهَا إِذَا قَالَ إِذَا كَانَ الذَّارِعُ سَابِغًا يُغْفَى ظُهُورُ
كَدَمَيْهَا رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ وَذَكَرَهُ عَلَى
أُمِّ سَلَمَةَ۔

408
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَعَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ يُعْطِيَ الرَّجُلُ قَاهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّيْلَمِيُّ)

٤٠٩ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَافُوا إِلَهُهُمُ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ
فِي بَيْتِهِمْ وَلَا خِيفَتِهِمْ -

(رواه أبو حازم)

٤١٠
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ خَلَعَهُ نَعْلَيْهِ
فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْقَوْمُ الْغَوَايَا لَمْ
فَلَمَّا تَفَضَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ
مَا حَمَلَكُمْ عَلَى الْقَائِيكُمْ يَكَلِّمُكُمْ قَالُوا رَأَيْنَاكَ الْفَقِيتَ
نَعْلَيْكَ قَالَ فَبَيْنَا نَعْلُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَنْ جَبْرِئِيلَ أَتَانِي فَخَبَّرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَدْ رَأَى إِذَا
حَاجَّ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَدْ رَأَى
فَلْيَسَّحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا -

(رواه أبو داود والترمذي)

٤١١
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْتَهَ نَعْلَيْهِ عَنْ
تَمِيمِهِ دَلَا عَنْ يَسَارِهِ فَتَكُونَ عَنْ يَمِينٍ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ
لَا يَكُونَ عَلَى يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي
رِدَائِهِ أَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا نَوَاحٍ أَوْ دَرَوِي أَبْتُ
مَاجَةَ مَعْنَاهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا شکافے اور منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

(الحوادث - ترمذی)

شہادین اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی مخالفت کرو ۱۰۰۰ اپنے موزوں اور جوتوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

والجوداؤد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ نماز کی امامت فرما رہے تھے دوران نماز آپ نے
 فعلین مبارک اتار دیں اور بائیں طرف رکھ دیں صحابہ نے دوران نماز عجیب یہ
 انداز دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیے جب سرکارِ نماز سے فارغ
 ہوئے تو صحابہ سے دریافت فرمایا تمہیں اس عمل پر کس نے آمادہ کیا تو صحابہ نے
 کہا کہ ہم نے آپ کو عیسا کرتے دیکھا تو خود بھی ایسا ہی کیا یعنی جوتے اتار لیے
 اس وقت سرکار نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ ان میں گھنڈوں
 چھینر لگی ہے اس لیے میں نے جوتیاں اتار دیں اب اگر تم سے کوئی مسند
 میں آئے تو جو قول کو دیکھ لے اگر اس میں نجاست لگی ہے تو اس کو
 حجاز کر نماز پڑھے۔
 (البدایہ والنہایہ)

(الجداد - واری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جو قوتوں کو دائیں بائیں بند رکھے کیونکہ وہ کسی کے دائیں جانب ہو جائیں گی جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو لہذا ان کو اپنے قدموں میں رکھ لے اور ایک روایت کے مطابق ان کو پیٹے نماز پڑھے (ابوداؤد اور ابن ماجہ سے اس کا مفہوم مروی ہے)۔

تیسری فصل

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حَصْبَةٍ يُسَبِّحُ عَلَيْهِمْ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ قَدْ جَدَّ مَتْنُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ چٹائی پر غماز پڑھ رہے ہیں اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت آپ مجاہد اور بے ہوش تھے جس کو بغل سے نکال کر کندھے پر ڈالا ہوا تھا (مسلم)

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور اپنے چچا اور ان کے کھڑے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوا اور کھڑے ہوتے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (ابوداؤد)

جناب محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہین کو گردن میں باندھ کر ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور ان کے کپڑے کھوٹی پرٹکے ہوئے تھے۔ اس وقت ایک شخص نے کہا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے جناب ہمارے فرمایا کہ میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم بیسا احقر بھی دیکھ لے اور نبی علیہ السلام کی حیات ظاہری میں ہم میں کس کے پاس دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے اور ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایسا کرتے تھے اور ہم پر کوئی اعتراض نہ کرتا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات اس وقت تھی جبکہ کپڑوں کی قلت تھی اب جبکہ ہمیں اللہ نے وسعت دی ہے لہذا دو کپڑے پہن کر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (احمد)

سترہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے تو آپ کے ساتھ برہمی (چھوٹا نیزہ) ہوتی جس کو آگے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (بخاری)

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو کمر میں مقام الطبع میں سرخ چمڑے کے ٹپے میں مقیم تھے اس وقت میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ انہوں نے سرکار کے وضو کا بچا ہوا پانی پیاس کے علاوہ میں نے دیکھا کہ لوگ حضور علیہ السلام کے وضو کے نثار کو لینے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے جس کو وہ پانی ملتا وہ بدل سے ملتا اور جس کو نہ ملتا وہ ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ جناب بلال نے چھوٹے نیزہ کو اٹھا کر میدان میں گاڑ

۱۳- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَيْثُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ خَائِفًا وَ مُتَعَبًا۔ (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلَّى بِنَا حَبَابُ فِي إِذَا رَأَيْتَ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةً عَلَى الْوُشَجِبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيُ فِي إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِئَلَّا يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِثْلَكَ وَ إِنِّي كَانَتْ تَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵- وَعَنْ أَبِي بِنِ تَعِيبٍ قَالَ قَالَ الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كَمَا نَفَعْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْكَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَكَلَّمَ قَائِلًا إِذَا دَسَّعَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى۔ (رواهُ أَحْمَدُ)

بَابُ السُّتْرَةِ

۱۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُ إِلَى الْمُصَلِّي وَالْعَتَرَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ يَأْتِي الْمُصَلِّي بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔ (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۷- وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَلَا يَطْفَحُ فِي قُبَّةِ حِمَارٍ مِنْ أَدِيمٍ رَأَيْتُ يَلَا لَا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَمِنْ أَصَابٍ مِنْ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَمِنْ لَوْ يُصِيبُ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ بَكْلِ يَدِي صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ يَلَا لَا أَخَذَ عَتَرَةً فَكَرَّزَهَا وَخَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَيَّرًا صَلَّى إِلَى الْعَزَّةِ بِالنَّاسِ
وَرَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْعَزَّةَ يَمْشُونَ بَيْنَ
يَدَيِ الْعَزَّةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۸ - وَعَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ سَعْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ رَاجِلًا فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَكَأَنَّ النَّبِيَّ قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ
قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدُّهُ فَيُصَلِّيُ إِلَى
الْحِجْرَةِ -

۴۱۹ - وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَلَهُ أَحَدُكُمْ مَبْنً
يَدِيرُ مِثْلَ مَوْجِدَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يَبْأَلِ مَنْ
مَرَّ وَرَأَى ذَلِكَ -

۴۲۰ - وَعَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَيْعُكُمْ أَلَمَّا زُبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَاذَا
عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يَوْفَى أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْمُرَ
بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا
أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۱ - وَعَنْ أَبِي سَوَّيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ
النَّاسِ قَاذَا أَحَدًا أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَكِيدَ فَعَهُ
فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ هَذَا لَفْظُ
الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يَسْلَمْ مَعْنَاهُ -

۴۲۲ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَطَّعُ الصَّلَاةُ الْمَرْءَ وَالْحِجَارُ وَالْكَتَبُ
وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلَ مَوْجِدَةِ الرَّحْلِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۳ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ دَاثًا مُعَرِّضَةً لِهَيْبَتِهِ وَدَبِيتَ

دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ لباس پہنے ہوئے دامن کو اٹھا
خیرت باہر تشریف لائے تاکہ نماز کی امامت فرمائیں آپ نے نیزہ کی جانب سے
کمر کے دو رکعت نماز پڑھائی میں نے لوگوں اور چوپایوں کو دیکھا کہ وہ حضور
علیہ السلام کے سامنے سترہ کے پرے سے گزر رہے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب ثابٹ بن سعید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سوار کی کوٹھا کر اس کی جانب سے
کمر کے یعنی اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے
اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ راوی نے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
معلوم کیا۔ جب اونٹ چرنے یا پانی پینے کے لیے جاتے تو

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی پالان کی کھلی لکڑی کی طرح
سترہ سامنے رکھے پھر وہ اس کے آگے سے گزرنے والے کی پروا نہ کرے
(مسلم)

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو اپنے گناہ کا علم ہو جائے
تو وہ پالیس سال اپنی بگڑ گھڑت رہنے کو نماز کی آگے سے گزرنے پر ترجیح
دے۔ ابو نصر فرماتے ہیں مجھے خیال نہیں کہ آپ نے پالیس سال یا پانچ
مہینے یاد فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز ادا کرے اور
کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہے تو اس کو روکا جائے
اور اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ وہ نہیں ہے مگر شیطان
ربخاری اور مسلم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کتے اور گدھے کا نماز کی آگے سے
گزرنا نماز کو ساقط کر دیتا ہے مگر کجاوے کی کھلی لکڑی کی مانند سترہ اس
کو معفو کر دیتا ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام
نماز ادا کرتے اور میں آپ کے اور سمت قبلہ کے درمیان عامل ہوتی تھی

الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَأَيْتُ عَلَى أَتَانِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَرْتُ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَى عَيْتِ حِجَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَزَلْتُ وَارْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعَمُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يَنْكُرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جنازہ (سیدھا) کی مانند لیٹی ہوئی - (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں جب قریب البلوغ تھا تو میں گدھی پر سوار ہو کر منیٰ کی جانب آیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور آپ کے سامنے سترہ نہ تھا میں بعض صفوں کے آگے سے گزرا اور انہر گدھی کو چمکنے کے لیے چھو کر سرف میں شامل ہو گیا اور میرے اس عمل پر کئی اعتراض نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۵- عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ يَلْفَ آءٍ وَجْهَهُ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصَا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا لَمْ يَضُرَّهُ مَا مَرَّ أَمَامَهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۶- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَكْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى مُسْتَقَرٍّ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَواتَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے سامنے کچھ رکھ لے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنی لاشعی کو کھرا کرے اور لاشعی بھی نہ ہو تو اپنے سامنے ایک خط ہی کھینچ لے پھر اس کے سامنے گزرنے والے کو کوئی ضرر نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

سہل بن ابی حاتمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔ (ابوداؤد)

۲۳۷- وَعَنِ ابْنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُوْمٍ وَلَا عُمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى خَالِصَةِ الْإِيمَانِ أَوْ الْأَيُّوبِ وَلَا يَصُدُّ لَهُ صَدًّا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸- وَعَنِ ابْنِ الْقُسَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنُّنٌ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسُ فَصَلَّى فِي مَعْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سِتْرَةٌ وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالِي بِذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَنَحْوُهُ)

۲۳۹- وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ قَدْ رَوَدَا مَسَا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی لکڑی ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ ان چیزوں (سترہ) کو آپ داہنی یا بائیں بھروسے کے متوازی رکھتے تھے اور سامنے کبھی نہیں رکھتے تھے۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس جنگل میں تشریف لائے اس وقت آپ کے ساتھ راہبان، جناب عباس بھی تھے۔ یہاں جنگل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اس وقت آپ کے سامنے کوئی سترہ نہ تھا۔ ہماری گدھی اور کتیا آپ کے سامنے کھیل رہی تھیں لیکن آپ نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی لیکن نمازی

اَسْتَطَعْتُمْ قِيَامَنَا هُوَ شَيْطَانٌ -

کے سامنے گزرنے والے کو دور کرو۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَبْنِيَّ يَدَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا يَفِي قِبْلَتِهِ فَرَأَا سَجْدَ عَمْرٍو فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَلَمَّا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی رہتی تھی اور میرے پرست قبلہ کی جانب ہوتے تھے جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے تو میں ہر تہمت لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے میں پیر پھیلا دیتی۔ جناب عائشہ نے فرمایا اس زمانہ میں مکافول میں چراغ نہیں ہوتے تھے (متفق علیہ)

۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَيَعَلَّمُ أَحَدُكُمْ قَالَهُ فِي أَنْ يَمْرُؤَيْنِ يَدَيَّ أَخِيرَ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّ لَانَ يُعَيِّمُهُمَا نَافَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْخَطْوَةِ الَّتِي خَطَا - (رَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ نماز میں بھائی کے آگے گزرنے میں کس قدر گناہ ہے اور نماز پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے تو وہ ایک قدم اٹھانے سے سو سال کھرا رہنے کو بہتر شمار کرے۔

۴۳۲ وَعَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ تَوَيَعَلَّمُ الْمَارِئِينَ يَدَيَّ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَ أَنْ يُسَفِّ بِهَ خَيْرٌ أَلَهُ مِنْ أَنْ يَمْرُؤَيْنِ يَدَيَّ وَفِي رِوَايَةٍ أَهْوَنَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

جناب کعب احبار روایت کرتے ہیں اگر نمازی کے آگے گزرنے والے کو گناہ کی مقدار کا علم ہو جائے تو وہ دھنسا دیا جائے گا اور نماز کے آگے نہ گزرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کے لیے آسان ہے۔ (مالک)

۴۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ إِلَى غَيْرِ الشَّرْقَةِ قِيَامَهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْعِمَارُ وَالْخَزِيرُ وَالْهُيُودِيُّ وَالْجَوْشِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزَى عَنْهُمَا إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَدْفَةٍ لِيُخْبِرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کے بغیر نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا، خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت منقطع کر دیتے ہیں اور اس کی نماز کی تکمیل کے لیے یہ کافی ہے کہ یہ بانور وغیرہ اتنی دور سے گزریں جہاں تک پتھر مارا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

صفات نماز

پہلی فصل

۴۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد

الْمَسْجِدِ فَصَلَّى تَحِيَّاتُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ
 فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلَّى تَحِيَّاتُ فَسَلَّمَ
 فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ
 فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَرِنِي الْبَعْدَ مَا عَلِمْتَنِي يَا رَسُولَ
 اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَاسْبِغْ الوُضُوءَ ثُمَّ
 اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ
 مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ لِلرَّكَعَةِ ثُمَّ ارْكَعْ
 حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا
 ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى
 تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا
 وَفِي رِقَابَتِكَ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ
 ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵- وَعَنْ عَرَّاشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ الصَّلَاةُ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ
 بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا ارْكَعَ لَمْ يَتَحَوَّضْ
 رَأْسَهُ وَلَمْ يَتَوَبَّهْ وَلَكِنْ كُنَّ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ
 رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا
 وَكَانَ إِذَا رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى
 يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ الْحَيَّةُ
 وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَتَوَسَّبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى
 وَكَانَ يَمْنَى عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَمْنَى أَنْ يَفْتَرِشَ
 الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ أَفْزَأَ السَّبْعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ
 بِالتَّسْلِيمِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶- وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِي تَقْرِيرِ
 أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا اخْفُظْكُمْ
 بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسًا إِذَا
 كَبَّرْتُمْ يَدَيْكُمْ جَدًّا أَوْ مَتَكَبِّرَةً فَلَا إِذَا ارْكَعْتُمْ
 يَدَيْكُمْ مِنْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَمَّوْا طَهَّرَهُ فَإِذَا ارْكَعَ

کے ایک گوشہ میں روٹی افروز تھے اس آنے والے نے پہلے نماز پڑھی پھر حضور
 علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو رسول اللہ نے اس کو سلام
 کا جواب دے کر فرمایا ہاؤ نماز پڑھو۔ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ گیا نماز ادا
 کی اور پھر آکر سلام کیا۔ نبی علیہ السلام نے جواب سلام کے بعد فرمایا ہاؤ نماز
 پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ شخص گیا اور نماز پڑھ کر واپس آیا پھر سلام
 کیا رسول اللہ نے جواب سلام کے بعد فرمایا ہاؤ نماز پڑھو تمہاری نماز
 نہیں ہوئی۔ ایسا تین یا چار مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ مجھے نماز سکھایں تو سرکار نے فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو ابھی طرح
 وضو کرو پھر قبیلہ کی طرف کھڑے ہو کر تکبیر تحریر کہہ کر آیات قرآنی میں سے جو کچھ
 یاد ہو اس کو پڑھو پھر اطمینان سے رکوع کرو اس کے بعد سیدھے کھڑے ہو
 جاؤ اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے
 بیٹھو اور دوبارہ اطمینان سے سجدہ کرو اور ایک روایت کے مطابق پھر بیٹھو
 اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز ادا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نماز کو تکبیر تحریر اور قرأت الحمد للہ رب العالمین کے ساتھ شروع
 کرتے اور جب رکوع کرتے تو سر نہ پست ہوتا اور نہ بلند بلکہ درمیانی حالت
 میں ہوتا اور رکوع سے جب اٹھتے تو اس وقت سجدہ میں نہ جاتے جب تک
 سیدھے نہ کھڑے نہ جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرے سجدے میں
 جاتے پہلے سیدھے بیٹھتے اور ہر دور رکعت کے بعد التَّحِيَّات پڑھتے اور
 بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا رکھتے اور شیطان کی
 نشست پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور نماز میں کہنیوں کو زمین پر اس طرح
 پھیلانے سے منع فرماتے جس طرح درندے زمین پر اگلے پیچھے پھیلاتے ہیں اور
 نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔

(مسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے صحابہ
 کی ایک جماعت سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز رب
 زیادہ یاد ہے۔ میں دیکھا ہے کہ جب آپ تکبیر تحریر کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں تک
 لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑتے اور کمر سیدھی
 کرتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہوتے کہ کمر نہ ہڈی

رَأْسُهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا اسْجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُدْرِشٍ وَلَا قَائِضٍ لَهَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا اجْبَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَبَسَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا اجْبَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُخْرَى قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَيْهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذَّ وَمَنْكِبَيْهِ إِذَا أَلَمَّتْهُ لَقَطَاتُ قَدَاةٍ نَبِيْرُكَوْمِهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذِيْنَا قَالَ يَمْعَ اللَّهُ لِيَمْنَحَ حِمْدَهُ لَيْتَنَّا لَكَ أَحْمَدُ دَكَانَ لَا يَعْمَلُ ذَلِكَ فِي التَّجَرُّدِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۸ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الْعَشْرَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَإِذَا اكْتَمَرَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَإِذَا كَانَ يَمْعَ اللَّهُ لِيَمْنَحَ حِمْدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَإِذَا أَقَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۹ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ الْخُوَزَنِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ يَمْعَ اللَّهُ لِيَمْنَحَ حِمْدَهُ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ حَتَّى يُخَادِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وَتِيرَةٍ صَلَوَةٍ كَوْنَهُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۴۱ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

کے تمام ہرے اپنی جگہ آجاتے اور جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو زمین پر رکھتے زبان کو سکیتے اور نہ کمینوں کو زمین پر پچھاتے اور پیروں کی انگلیوں کاغہ قبلہ کی طرف رکھتے اور دو رکعت کے بعد بائیں پاؤں پر بیٹھ کر سیدھا پیر کر کے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے بڑھا کر دائیں پیر کو کھرا رکھ کر سرین کے بل بیٹھتے۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کاٹوں تک اٹھاتے جبکہ نماز کو شروع کرنے والے ہوتے اسی حرکت میں رکوع کی تکبیر کرتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو صبح اللہ میں مدد دربالک الحمد کہتے لیکن سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے یعنی تکبیر کے وقت کندھوں تک ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(متفق علیہ)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھ اٹھاتے پھر صبح اللہ میں حمد کہتے تو ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

(بخاری)

حضرت مالک بن عویرث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر کرتے تو اپنے ہاتھ کاٹوں تک اٹھاتے اور جب آپ رکعت سے اٹھتے تو صبح اللہ میں حمد کہہ کر اسی طرح کہتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ ہاتھوں کو آٹا اٹھاتے کہ کاٹوں کے اوپر کی جانب لگ جاتے۔

(متفق علیہ)

حضرت مالک بن عویرث رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب نماز کی طاق رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے سیدھے بیٹھتے پھر اٹھتے تھے (بخاری)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثُمَّ
التَّحَفَ بِشَوْبِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى
فَلَمَّا آدَا أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الشَّوْبِ ثُمَّ
رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَذَكَرَهُ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَيْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ
يُؤْمَرُونَ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلُ الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى
الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يَكْبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ
يَكْبُرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْكَعُ
صَلْبَةً مِنَ الرُّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ يَكْبُرُ حِينَ يَهْجُرُ ثُمَّ يَكْبُرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ
يَكْبُرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكْبُرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ
يَقْعُدُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيَكْبُرُ
حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّانِيَةِ بَعْدَ الْجُلُوسِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۴ وَعَنْ حَبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوَّلُ الْقُتُوبِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۴۲۵ عَنْ أَبِي حَتْمَةَ الشَّاعِدِيِّ قَالَ فِي عَشْرَةِ مَنَاقِبِ
أَبِي عَابٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قَا عَرَضَ قَالَ كَانَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ
يَدَيْهِ حَتَّى يَخْلُفَ بِهَا مِصْبَاحَهُ ثُمَّ يَكْبُرُ ثُمَّ يَقُولُ
وَبَدَأَ يَدَيْهِ حَتَّى يَخْلُفَ بِهَا مِصْبَاحَهُ ثُمَّ يَكْبُرُ ثُمَّ يَقُولُ
رَاحَتِي عَلَى رُكْبَتِي ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَوِّتُ رَأْسَهُ وَلَا
يُقْنِعُهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کرتے
کئے پھر اپنے ہاتھ پاؤں کے اندر کر لیتے اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے
جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کپڑے سے ہاتھ باہر کھینچتے ان کو اٹھا کر تکبیر کرتے
پھر رکوع کرتے اور صبح اللہ من حمد کہتے وقت پھر اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے
اور جب سجدہ کرتے لیکن سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کے درمیان
سجدہ کرتے تھے (مسلم)

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا
تھا کہ حالت نماز میں نمازی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے
(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا ارادہ فرماتے تو قیام فرما کر پہلے تکبیر تحریمہ کہتے
جب رکوع کہتے تو تکبیر کہتے جب رکوع سے اٹھتے تو صبح اللہ من حمد کہتے جب
رکوع سے پورے کھڑے ہوتے پھر تکبیر کہتے اور ربنا لک الحمد کہتے جب جھکے
تو تکبیر کہتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے
اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ایسا پوری نماز میں ہر رکعت میں کرتے
یہاں تک کہ نماز مکمل فرماتے اور دوسری رکعت کے قدموں کے بند
جب اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔

(مسلم)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ سے کہا کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ادا کردہ نماز بارے میں بتاؤں تو انہوں نے کہا بتائیے میں نے
کہا کہ سر کا جب نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا
کر تکبیر تحریمہ کہتے پھر تکبیر کہتے ہیں پھر قنات کرتے پھر تکبیر کہتے اور اپنے دونوں
ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں پر رکھتے
اور رکوع میں کہہ کر سیدھا رکھتے اور سر کو نہ جھکاتے اور زیادہ بلند
کرتے پھر سر کو اٹھا کر صبح اللہ من حمد کہتے پھر ہاتھوں کو کندھوں تک۔

سَمِعَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَتْنِيبَيْهِ
 مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ
 سَاجِدًا فَيُجِئُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ أَصَابِعَهُ
 رَجُلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَتَنَبَّهُ رَجُلَهُ الْيُسْرَى
 فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ
 إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَتَنَبَّهُ رَجُلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا
 ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ
 ثُمَّ يَهْمُضُ ثُمَّ يَقَعُّ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ
 ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
 يُحَازِيَ بِهِمَا مَتْنِيبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ الْفَتْحِ وَالصَّلَاةِ
 ثُمَّ يَقَعُّ فِي ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ
 السَّجْدَةُ الْآخِرَى فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخَّرَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى
 وَقَعَدَ مُتَوَكِّفًا عَلَى شِقْوَةِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ سَكَتًا لَوْ أَمْدَقَتْ
 هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى
 الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
 هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَوِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ
 مِنْ حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَهُ قَوْمُهُ يَدَيْهِ عَلَى
 رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَائِمٌ عَلَيْهِمَا وَتَرِيدُ يَدَيْهِ تَحَاكُمَا
 عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَمَكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ
 الْأَرْضَ وَنَحَى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ
 حَذْوِ مَتْنِيبَيْهِ وَفَرَجَ بَيْنَ فَخْذَيْهِ عَنِ حَاوِلِي
 الْبُطْنَةِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ قَوَاعِدِهِ حَتَّى قَدَّمَ ثُمَّ جَلَسَ
 قَا فَرَضَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِعَدْرِ الْيُمْنَى
 عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى
 وَكَفَّ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ
 يَعْصِي السَّابِقَةَ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلَإِنْ بَعْدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
 قَعَدَ عَلَى بَطْنٍ كَدَمِ الْيُسْرَى وَكَسَبَ الْيُمْنَى
 وَلَإِنْ كَانَتْ فِي الرَّابِعَةِ أَقْضَى بِوَرِيهِ الْيُسْرَى

جہاں اقدال تک اٹھا کر کبیر کہتے اور سجدہ میں پہلے جاتے اور سجدہ میں ہاتھوں
 کو بغلوں سے جدا رکھتے اور پیروں کی انگلیاں کھولے پھر سر اٹھاتے پھر بائیں
 پیر کو کچھا کر اس طرح سیدھے بیٹھتے کہ روبرو کی ہڈی کے تمام مہرے اپنی اصل
 حالت میں آجائے پھر دوسرا سجدہ کرتے اور کبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھاتے اور سیدھے
 بیٹھتے یہاں تک کہ کمر کی ہڈیاں اپنی جگہ پر آجائیں پھر زمین سے اٹھتے اور دوسری
 رکعت اس طرح ادا فرماتے۔ لیکن جب دوسری رکعت سے اٹھتے تو دست برد
 کندھوں تک اٹھا کر کبیر کہتے جس طرح کہ پہلی رکعت میں کبیر تحریر کی تھی اس طرح
 بقیہ نماز ادا کرتے لیکن جب آخری رکعت کے سجدہ سے اٹھتے یعنی جس کے
 بعد سلام پھیرا جاوے تو بائیں پاؤں نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر
 بیٹھتے پھر سلام پھیرتے اس طریقہ نماز کو سن کر حاضرین صحابہ نے فرمایا آپ نے
 درست کیا۔ راہبورد اور داری لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کا
 مفہوم نقل کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن صاحب
 ابوداؤد نے ابو حمید سے اس طرح نقل کیا کہ رکوع کے وقت اپنی ہتھیلیوں
 کو گھٹنوں پر رکھتے گویا کمان کو پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو پیچے کی مانند
 کمان سے جدا کرتے۔ یہ بفقوں سے جدا کرتے رازن کہیں پھر سجدہ کرتے
 نواہی ناک اور پیشانی کو زمین پر لگاتے اور ہاتھوں و بقلوں سے جدا رکھتے
 اور دونوں ہاتھ کندھوں کے محاذی ہوتے اور پیٹ کو رانوں پر لگاتے بغیر
 دونوں گھٹنوں کے درمیان فصل رکھتے یہاں تک کہ سجدہ سے فراغت حاصل
 کرتے تو سیدھے اس طرح بیٹھتے کہ دائیں گھٹنے پر دایاں ہاتھ اور بائیں گھٹنے پر
 بائیں ہاتھ ہوتا تھا دائیں پیر کا اور پری حصہ قبلہ رخ اور دایاں پیر کچھا ہوا ہوتا
 تھا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرماتے رہتے تھے ایک اور روایت
 کے مطابق جب دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے تو یہ نشست بائیں پیر کے
 تلوے پر ہوتی اور دایاں پیر کھڑا ہوتا اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو بائیں
 سرین زمین پر لگاتے اور دونوں قدم ایک جانب نکالتے۔

إِلَى الْأَرْضِ وَآخِرُهَا قَدْ مَيَّزَ مِنْ تَاجِيئَةٍ وَاحِدَةٍ -
 ۴۲۶ وَعَنْ ذَاتِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ قَامِلًا عَلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى
 كَانَتْ تَاجِيئَاتُ مَنَابِقِهِ وَحَاذَى لِبَهِامِيَّةٍ أَدْنَى
 شَعْرَتَيْ رِجْلَيْهِ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ يَرْفَعُ رِجْلَيْهِمَا
 إِلَى شَحْمَةِ أَدْنَى -

۴۲۷ وَعَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ هَلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمِنُ تَاجِيئًا شِمَالَةً
 يَمِينًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۸ ۱۵ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ صَلَّى
 فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آعِدْ صَلَاتَكَ فَإِنَّكَ
 لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصَبْتُ قَالَ
 إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ
 وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ فَإِذَا أَنْكَلْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ
 عَلَى رُكْبَتَيْكَ وَمَتْنِ رُكُوعِكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ حَتَّى إِذَا
 رَفَعْتَ فَأَرَفَ صَلَاتَكَ وَأَرَفَ رَأْسَكَ حَتَّى تَرْجِعَ
 الْوُضْأَ إِلَى مَقَامِهَا فَإِذَا اسْجَدْتَ فَمَتْنِ السُّجُودِ
 فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلَى فَحْدِكَ الْيُسْرَى ثُمَّ اصْنَعْ
 ذَلِكَ فِي كُلِّ رُكُوعٍ وَسُجُودٍ حَتَّى تَطْمِئِنَّ هَذِهِ الْفُطْرُ
 الْمَصَارِيحُ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَعْنَى تَغْيِيرِ قَبِيصَةَ وَ
 رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ
 قَالَ إِذَا خُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ
 ثُمَّ كَسِّرْهُ فَإِذَا قَرَأَ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَإِذَا قَرَأَ
 فَاحْمِدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ -

۴۲۹ ۱۶ وَعَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَتْنٌ مَتْنٌ فَتَوَضَّأْ
 فِي كُلِّ رُكُوعَيْنِ وَتَخَشَعْ وَتَضَرَّعْ وَتَسْكُنْ ثُمَّ تَقْنِ
 بَيْنَ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفَعُ هُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلَيْنِ بَطْنَيْنِ

حضرت داؤد بن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب تک میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے وقت دیکھا ہے جب آپ نماز
 کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو آٹا اونچا اٹھاتے کہ وہ دونوں کندھوں
 کے مقابل ہوتے اور ہاتھ کے انگوٹھے کانوں سے لگ جاتے پھر ٹکیر تحریر کئے والدوں
 ایک روایت کے مطابق اپنے انگوٹھے کو کان کی لوت سے لگاتے تھے۔

حضرت قبیسہ بن حبیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کی امامت فرماتے تو بائیں
 ہاتھ کو دائیں سے پکڑتے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
 مسجد نبوی میں حاضر ہو کر پہلے نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ فرمایا اپنی نماز کا امدادہ کرو تمہاری نماز
 نہیں ہوئی تو ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتائیں میں کس طرح
 نماز ادا کروں تو رسول اللہ نے فرمایا جب تم قبلہ کی جانب منہ کر کے کھڑے ہو
 تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھو اس کے بعد قرآن سے جو اللہ کی مشیت ہو وہ پڑھو۔
 جب رکوع میں جاؤ تو اپنے گھٹنوں کو پھیلایں اور انگلیوں سے پکڑ لو رکوع میں
 ٹکیر کر اپنی ٹکڑ سیدھا کر لو اور جب رکوع مکمل کرو تو پہلے اپنا سر اٹھاؤ اور اس
 طرح سیدھے کھڑے ہو کر پڑھو اپنی ٹکڑ پر آجائیں اسی طرح اطمینان
 سے سجدہ کرو اور جب سجدہ سے اٹھو تو اپنے بائیں گھٹنے کے بل بیٹھو اور اسی طرح
 ہر رکعت اور اس کے سجدہ میں کرو یہاں تک کہ نماز اطمینان سے پوری ہو جائے
 (مساجد لیکن ابو داؤد نے فقوڑی تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جبکہ ترمذی و
 نسائی نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا اور امام ترمذی نے اس اضافہ کے ساتھ
 نقل کیا جب تو نماز کا امدادہ کرے تو اللہ کے حکم کے مطابق ... وضو کرو بعد
 میں ٹکیر نہایت پچھرا چھی طرح نماز ادا کر اگر قرآن کریم یاد ہو تو اس میں سے
 تلاوت کرو رد الحمد للہ - اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھ لے پھر رکوع کر۔)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں ہے اور ہر دو رکعت کے بعد اللہ
 ہے جس میں شوق و حضور اور مسکن کا اظہار ہے پھر اس کے بعد اپنے
 ہاتھ (دعا کے لیے) اٹھائے راوی کہتے ہیں پھر یہ فرمایا اٹھو لو کہ پروردگار کی

وَجَهَكَ وَتَعُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
فَهُوَ كَذَّابٌ وَكَذَّابٌ قَرِيبٌ يَدَايِيهِ فُجُورٌ خَدَايَا
(رواہ الترمذی)

جانب بلند کر اور تیری پھیل کا رخ تیرے چہرہ کی جانب جو پھر اس طرح کر لے
میرے رب اور جس نے ایسا نہ کیا تو وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت کے
الفاظ میں وہ نماز ناقص ہے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۴۵۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ
صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنْ
الرُّكُوعَتَيْنِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (رواہ البخاری)

حضرت سعید بن حارث بن معلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے سجدہ سے
اٹھتے وقت بلند آواز کے ساتھ تکبیر کی اس طرح سجدہ کرتے وقت اور دو
رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر کی اور یہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری)

۴۵۱ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ
فَتَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَعَلَّتْ لِابْنِ عَبَّاسٍ
إِنَّهُ أَحَقُّ فَقَالَ يَكُنْ لَكَ أَمْرُكَ سَنَةِ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ البخاری)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مکہ کے ایک بزرگ
شخص کی امامت میں نماز ادا کی تو انہوں نے دوران نماز بائیس مرتبہ تکبیر کی تو
میں نے بعد میں جناب ابن عباس سے کہا کہ یہ شخص بیوقوف ہے تو انہوں نے
فرمایا تیری ماں تجھے گم کرے یہ تو ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (بخاری)
حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ امر مسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں جھکے اور اٹھتے تو تکبیر پڑھتے اور آپ کا یہ معمول
اس وقت تک رہا یہاں تک آپ نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات فرمائی۔

۴۵۲ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُوسَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا
خَفَضَ رَفَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَلِكْ صَلَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ (رواہ مالک)

(مالک)

۴۵۳ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ آلَا
أَصْبَحْتَ بِكُمُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
وَلَوْ بِرَفْعِ يَدَيْهِ أَلَمْرَةَ وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ الْإِفْتِتَاحِ رَوَاهُ
الترمذی وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ
بِصَوِّحٍ عَلَى هَذَا الْمَعْنَى

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ
عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاۃ کے بارے میں پوچھاؤں جب
آپ نماز پڑھتے تو دوران نماز سوائے تکبیر تحریر کے ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (ترمذی
ابو داؤد نسائی لیکن جامع ابوداؤد نے فرمایا کہ اس معنی میں یہ حدیث درست
نہیں ہے۔)

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي حَسِبٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ
(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرتے اور
دونوں ہاتھ اٹھا کر (اللہ اکبر) تکبیر تحریر کہتے تھے۔
(ابن ماجہ)

۴۵۵ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي مَرَجٍ الصُّغُوفِ رَجُلٌ

حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ظہر کی امامت فرمائی صُغُوف کے آخر میں ایک شخص نے غلط طریقہ

پہ نماز ادا کی سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس مخاطب کو فرمایا اس شخص تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں تم نہیں دیکھتے کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو تم مجھے یہ کہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ مجھ سے پوشیدہ رہتا ہے۔ خدا کی قسم میں تجھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح کسانے دیکھتا ہوں۔

(احمد)

فَاسَاءَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَكَتَ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذُلَّانُ أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ أَلَا تَرَى كَيْفَ تُصَلِّي إِنْ كُنْتُمْ تُرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفَى عَلَى شَيْءٍ مِمَّا تَصْنَعُونَ وَاللَّهِ إِنْ لَأَكْرَاهِي مِنْ خَلْقِي كَمَا أَلَى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

تکبیر کے بعد کیا پڑھا جائے

بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریر اور قرأت کے درمیان خاموش رہتے میں نے آپ سے معلوم کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ تکبیر تحریر اور قرأت کے دریا کیا پڑھتے ہیں۔ سرکالہ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں خداوند امیر سے اور گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری پیدا کر جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ خداوند اچھے گناہوں سے اسی طرح پاک رکھنا جس طرح سفیہ کرم اہل سے صاف کیا جاتا ہے خداوند امیر سے گناہوں کو پانی ابرف اور اردوں سے دھو دے (متفق علیہ)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فنانے کے لیے کھڑے ہوتے دوسری روایت کے مطابق جب نماز شروع کرتے تو تحریر کرتے اور اس کے بعد فرماتے میں نے اپنے چہرے کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا میں ملت متیف پر ہوں مشرکوں میں سے نہیں میری نماز ارکان عبادت میری حیات موت سب اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا لب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں خداوند اقبال شاہ تیرے سوا اور کوئی دوسرا نہیں تو میرا پروردگار ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا مجھے اپنی کوتاہیوں کا اعتراف ہے میرے تمام گناہوں کی مغفرت فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت کرنے والا نہیں مجھے حسن اخلاق کی ہدایت فرما اور تیرے سوا اور کوئی اچھا کیوں کی جانب متوجہ کرنے والا نہیں۔ میرے اخلاق سے جہیں پھیر دے اور ایسا کرنے والا تیرے

۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ أَوْ سَكَتًا فَقُلْتُ يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَكَتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَعْمَلُ قَالَ أَخُو الْأَنْصَارِ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدَتْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ لَقِيْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُمِيتُنِي التُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ النَّاسِ اللَّهُمَّ اغْشِلْ خَطَايَايَ يَا لَمَّا وَدَّ الشَّيْخَ وَالْبَرَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۷۷ وَعَنْ عِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا أَذِنَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي قَاغِيْرِي ذُنُوبِي سِيَمَاعِلَاتِهِ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي لَا يَقْوَمُ عَقْبِي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَايْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَلَا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ

وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَاتُوبُ إِلَيْكَ فَلَمَّا ارْتَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكْعَتٌ وَبِكَ أَمْنٌ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَنْجِي وَعَظْمِي فَإِذَا ارْتَفَعُ رَأْسُهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ قَبْدًا فَلَمَّا اسْجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ أَمْنٌ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدًا وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوْرُهُ وَشَوْقِي سَمْعَهُ وَبَصَرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ مِنَ الْإِشْرَافِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالْتَسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَعْلَمْتُ بِدِينِي أَنْتَ الْمَقْدِمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ وَالشَّعْرَكِيِّ إِلَيْكَ وَالْمُهَذَّبِيُّ مِنْ هَدْيَاتِ أَتَابِكَ وَإِلَيْكَ لَا مَنَاجَا وَمِنْكَ وَلَا مَنَاجَا إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكَتْ -

۵۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّلَاةَ وَقَدْ حَقَرَهُ النَّفْسُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا أَكْبَرُ عَلَيْنَا مَبَارَكًا هَمِيرٌ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمْ أَلْمَسَكُمْ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَلْمَسَكُمْ بِالْكَلِمَاتِ فَأَرَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَلْمَسَكُمْ بِهَا فَإِذَا لَهُمْ يَقُولُ بَاسًا فَقَالَ رَجُلٌ جِدْتُ وَقَدْ حَقَرْتُ فِي النَّفْسِ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ عَشْرَ مَلَكًا يَتَدَارَوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا -

(رواه مسلم)

سوا کوئی نہیں جس تیری خدمت میں تیرے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں تمام مہلایاں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ برائی کا تصور بھی تیرے لیے نہیں میں تیرا ہوں اور تیرے لیے ہوں تو برکت عطا کرنے والا اور بلند درجے میں توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جب رکوع میں جاتے تو یہ کہتے خداوند میں سے تیرے لیے رکوع کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میری تمام بصارت۔ گوہر۔ ہڈی اور پتھروں نے فتوح و خضوع کیا جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے خداوند تیرے لیے حمد و ثناء ہے آسمانوں اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان میں جو کچھ تو چاہے اور جب سجدہ کرتے تو کہتے خداوند میں سے تیرے لیے سجدہ کیا تجھ پر ایمان لایا تیرے لیے اسلام قبول کیا میں نے پھر کو جھکا یا اس ذات کے لیے جس نے اس کو بنایا اور صورت دی کان اور آنکھیں چہرے پر سجائیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت ہے اور ہرگز نہ خلتی فرمائے والا ہے پھر تشہد اور سلام کے درمیان کہتے خداوند امیری و ہرست اٹھا اور پچھلے گناہوں کی مغفرت فرما جو پوشیدہ طور ہوں یا ظاہر یا جو زیادتی ہوئی ہوا اور ان سب باتوں سے درگزر فرما میں کو تو زیادہ جانتا ہے تو ہی اول الذاکر حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نماز کے لیے آئے اور جب صنف میں شامل ہوئے تو ان کا سانس چڑھا ہوا تھا انہوں نے اللہ اکبر کہہ کر کہا تمام تعریفیں اللہ کی ہیں پھر عموماً شائستگی پاکیزہ اور برکت والی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا کون صاحب میں میں نے یحیات کہے ہیں حاضرین خاموش رہے تو سرکار نے دوبارہ استغفار فرمایا کہ میں اب بھی سب خاموش رہے تو تیسری بار سرکار نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کی تب ان صحابی نے عرض کیا میں جب جماعت میں حاضر ہوا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا میں نے یحیات کہے ہیں اس موقع پر سرکار نے فرمایا اس وقت میں نے دیکھا کہ بارہ فرشتے آئے اور ان کلمات کو لے جانے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے (مسلم)

دوسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو یہ کہتے خداوند تیری ذات پاک ہے تو ان الحمد ہے تیرا نام بابرکت اور تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی مہمورد نہیں درمزدی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ، لیکن ابن ماجہ نے اس روایت کو الحاشیہ

۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤْدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي

۴۴۴۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ إِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَثَلُ حَدِيثِ جَابِرٍ أَلَا أَنَّهُ قَالَ قَامَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ (رَدَّاهُ النَّسَائِيُّ)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تو کبیر تحریر کے بعد کہتے میں نے اپنے چہرہ کو اللہ کی جانب متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی میں توحید کا اقرار کرتا ہوں اور میں شرکوں میں سے نہیں ہوں اور یہ حدیث حضرت جابر کی حدیث کی طرح منقول ہے مگر اس میں شرکوں میں سے نہیں ہوں کی بجائے میں مسلمانوں میں سے ہوں مروی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے یہ کہنے غلط ہے تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سبحان ہے اور تیری تعریف کے لائق

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

پہلی فصل

نماز میں قرأت کا بیان

۴۴۵۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِمَا رُفِعَ إِلَيْهِ أَلِكِتَابِ مُتَعَنٍّ عَلَيْهِ رَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَصَابُوا ۱۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اور متفق علیہ لیکن مسلم کی روایت کے مطابق جو سورہ فاتحہ اور اس کے بعد قرآن مجید سے نہیں پڑھتا۔

۴۴۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ بِهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهُوَ جِدَارٌ لَدُنَّا غَيْرُ نَسَامٍ قَبِيلٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَكُونُ رِوَاةُ الرِّمَالِ قَالَ أَقْرَأَ بِهَا فِي نَفْسِكَ قِرَاءَتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدِي فِي عَبْدِي فَإِذَا قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَشْخِي عَلَى عَبْدِي وَ إِذَا قَالَ مَا لِكَ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ مَجْدِي فِي عَبْدِي فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ لَقَدْ تَأْتَى الْعِصَاةَ الْمُسْتَفِيمَةَ عِصَاةَ الَّذِينَ أَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل ہے یہ کلمات تین مرتبہ فرما کر کہا کہ پوری نہیں ہوتی جب حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ ہم امام کی اقتداء میں ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسے وقت دل میں آہستہ پڑھ کر کوئی نکتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے خداوند کریم کا ارشاد ہے میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی ہے اور بندے کے لیے وہ ہے جو وہ سوال کرتا ہے جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب تبارک الرحمن الرحیم کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ بندے نے میری شاکر اور جب ملک یوم الدین کہتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے میری عظمت بیان کی اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے جو بھی وہ طلب کرے اور جب ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم فی المغضوب علیہم و الضالین کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے جو بھی وہ طلب کرے۔ (مسلم)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۱۱۰- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْذَرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحُذِّرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْ رَأَوْهُ النَّبِيُّ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَرَفِي رِوَايَةٍ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ قَدْ رَأَيْنَاهُ آيَةً وَحُذِّرْنَا قِيَامَهُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَدْ رَأَيْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ وَحُذِّرْنَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدَرِ قِيَامِهِ فِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى الْتَصْفِ مِنْ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا بَغِيَ فِي رِوَايَةٍ كَيْسِجِ اسْمِهِ رَيْكَ الْأَعْلَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَكْوَلَ مِنْ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲- وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۳- وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْقًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَبْرَهُ قَوْمَهُ فَصَلِّيَ لَيْلَهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آفَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَأَتَتْهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ كَانَتْ حَذَبَتْ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى حَذَاهُ وَانصرفت فَعَاثُوا لَهُ أَنَا فَقَتَّ يَا فَلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ وَلَا تَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا حَيْبَ لَكَ فَإِنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ قِرَانَ مُعَاذًا مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ آفَى قَوْمَهُ فَأَخَذَهُمْ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی طوالت سے مقدار قرأت کا اندازہ لگا کرتے تھے اس طرح آپ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ الم نشرہ کی اسجدہ کے برابر رکعات کرتے اور ایک روایت کے مطابق تیس آیتیں تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں کے باقی میں اندازہ یہ ہے کہ مذکورہ مقدار نصف پڑھتے تھے اور نماز عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنا پڑھتے جتنا ظہر کی آخری رکعت میں پڑھتے تھے اور عصر کی آخری دو رکعت میں پہلی دو رکعتوں کی مقدار کا نصف پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں وائیل اذ ابغی تلاوت فرماتے اور ایک روایت کے مطابق سورہ اسم ربک الاعلیٰ اور نماز عصر میں بھی اتنی ہی تلاوت فرماتے البتہ نماز فجر میں اس سے زیادہ طویل قرأت فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ طور کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

جناب ام الفضل بنت عمارت روایت کرتی ہیں کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں والمرسلات عرفا کی تلاوت فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر آئے تو اپنی قوم کی امامت کرتے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء پڑھ کر آئے اور جب امامت کے لیے کھڑے ہوئے سورہ البقرہ شروع کر دی دوران نماز ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور نماز پڑھنے اور مسجد سے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق ہو گیا ہے ان صاحب نے کہا نہیں بلکہ خدا کی قسم میں اس واقعہ کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور کروں گا اور اگر سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اونٹوں والے ہیں تاہم ہمارے محنت کرتے ہیں اور معاذ نے نماز عشاء آپ کے ساتھ پڑھی اور جب اپنی قوم

هَذَا الْعَبْدِيُّ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْتَعُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۷۷۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ قَامُوا قَوَّةً مَزَقَاتٍ
تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَكَ مَا تَقْدَمُونَ ذُنُوبَكُمْ
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ عَمِيرُ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا أَمِينَ فَتَرَاهُ
مَنْ ذَاتُ قَوْلِهِ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَكَ مَا تَقْدَمُونَ
ذُنُوبَكُمْ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلَيْسَ بِتَحْوَةٍ وَفِي الْاُخْرَى
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ قَامُوا قَوَّةً تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ
تَوْفِيقٌ مِمَّنْ ذَاتُ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَكَ
مَا تَقْدَمُونَ ذُنُوبَكُمْ -

۷۷۹ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ قَامُوا صُفُوفَكُمْ
ثُمَّ لِيَوْمُكُمْ أَحَدُكُمْ فَرَادَا الْكَبْرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ عَمِيرُ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا أَمِينَ يُحِبُّبُكُمْ
اللَّهُ فَرَادَا الْكَبْرَ فَكَبِّرُوا فَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ
قَبْلَكُمْ وَيَرْكَعُ مَعَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِتْلِكَ يِتْلِكَ قَالَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِسَنَ
حَمِيدِهِ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَمْعُ اللَّهُ كُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَفَادَةٌ
وَإِذَا قَرَأَ قَامُوا -

۷۸۰ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُولَيَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ
ثُمَّ يَتْلُو فِي الْاُخْرَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَيُتْلِي الْاُولَى
أَحْيَا تَا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكَعَةِ الْاُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي
الرَّكَعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر و عمر نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہوگی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (متفق علیہ بالود) ایک روایت کے مطابق جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگی تو اس کے ماضی کے گناہ بخشے جاتے ہیں یہی الفاظ بخاری و مسلم کے ہیں لیکن امام بخاری نے ایک روایت میں فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ اس وقت تک بھی آمین کہتے ہیں اور جس کی آمین ملائکہ کے ساتھ ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرے جب وہ تکبیر تحریر کرے تو تم بھی کہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم والا ضالین کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کہے تو تم بھی تکبیر کہو رکوع کرو اور بیشک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے ہی رکوع سے اٹھتا ہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا جس یا اس کے بدلے ہے اس کے بعد فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کو اسے ہمارے رب تو ہی لائق تعریف ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری حمد کو مستجاب کرے لیکن انہوں نے ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ اور قتادہ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی آواز کو بلند فرماتے پہلی رکعت میں قرأت طویل کرتے اور دوسری میں طویل قرأت نہ کرتے اور اس طرح عصر میں کرتے اور ایسا ہی نماز فجر میں کرتے۔

بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَمَّا بَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ وَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتَانِ أَنْتَ إِقْرَأَ وَالْقُرْآنَ وَمُخْجَهَا وَدَاغُصْنِي وَوَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَبَسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۶ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالْبُحْرَيْنِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنَّهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۷ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعَجْرِ وَالْقُدْرَانِ الْمَجِيدِ وَنَحْوَهَا وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ تَخْفِيفَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُدَيْثٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعَجْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا اسْتَمَعَتْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَمَّا نَفَخَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَذْذَ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةً فَزَكَمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاللَّحْلِ يُزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى فِي الثَّلَاثِيَّةِ هَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۱ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْدَانَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ فِي السُّجُودِ الْأُولَى فِي الْآخِرَةِ إِذَا اجْتَمَعَتِ الْمَنَافِقُونَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں آئے تو سورہ بقرہ شروع کر دی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب معاذ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم لوگوں کو فقہ میں ڈانا چاہتے ہو۔ تم وا شمس وضمہا۔ والغشی۔ واللیل اذا یغشی اور بسم اسم ربک الافلح کی تلاوت کیا کرو (متفق علیہ)

حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں والتین والرحمتون پڑھتے سنا ہے اور میں نے نہیں سنا کہ کوئی آپ سے بہتر پڑھنے والا ہو (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ق والقرآن المجید اور اس کی مثل سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے اور آپ کی نماز زیادہ طویل نہ ہوتی تھی۔

(مسلم)
حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر میں واللیل اذا عصص کی تلاوت کرتے سنا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں نماز فجر کی امامت فرمائی تو آپ سورہ مؤمنون کی تلاوت شروع کی جب حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ پر رقت طاری ہوئی اور آپ نے اسی وقت رکوع کر لیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں اتم منزل کی تلاوت فرماتے اور دوسری رکعت میں ہل آتی ملی الانسان پڑھتے۔

(متفق علیہ)
جناب عبید اللہ بن ابی رافع روایت کرتے ہیں کہ جب مروان بن ابی ہریرہ کو مدینہ کا حاکم مقرر کیا اور خود مکہ چلا گیا جناب ابو ہریرہ نے جمعہ کے روز نماز فجر پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون پڑھی اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن انہیں سورہوں کو پڑھتے سنا ہے۔

(مسلم)

۴۸۲- وَعَنِ التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ يَسْتَبِيحُ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاشِيَةِ قَالَ فَلَذَا الْجُمُعَةِ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ قَدْ آمَنَ بِنَا فِي الْقُلُوبَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۳- وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَوْ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْرَأَتْ السَّاعَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۴- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُرُ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قَوْلُوا آمَنَّا يَا اللَّهُ وَمَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا وَالَّذِي فِي آلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ تَعَالَوْا إِلَى طَوْلَةٍ سَوَاءٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۴۸۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتْلُو اسْتِثْنَاءُ بِذَلِكَ -

۴۸۷- وَعَنْ ذَاتِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَابَ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ أَمِينٌ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ)

۴۸۸- وَعَنْ أَبِي نُصَيْرٍ الْأَمْرِي قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں بسم اللہ ربک الاعلیٰ اور اعلیٰ ایک حدیث الفاشیہ پڑھتے تھے اور اگر جمعہ و عید ایک ہی دن جمع ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عبید اللہ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید الفطر کی نمازوں میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا ان والقرآن المجید اور سورہ القدریت السامیہ پڑھتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دونوں رکعتوں میں قولا آنا بآنا اللہ وما انزل الینا اور سورہ آل عمران کی آیت قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواہ بیننا۔

بینکم تلاوت فرماتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرتے تھے امام ترمذی نے حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیہم والفعالین کی تلاوت کی اور بلند آواز کے ساتھ آمین کہی (ترمذی - ابو داؤد - دارمی - ابن ماجہ)۔

حضرت زہیر قمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

مات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک شخص کے پاس

آئے جو سوال و جواب میں بہت محبت کرتے تھے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے گفتگو ختم کرتے وقت یہ کہہ دیا تو ہنس لے واجب کر لیا اس شاعر کو سن کر ایک صحابی نے معلوم کیا کس چیز کے ساتھ ختم کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی اور اس کو دو رکعتوں میں پڑھا۔ (نسائی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا ہمارے پر سے چل رہا تھا اس وقت آپ نے فرمایا عقبہ بن عامر جیسے ہمارے والی دو اچھی سورتوں کی تعلیم دو دوں اس کے بعد آپ مجھے سورہ فلق اور ناس کی تعلیم دی لیکن آپ میرے چہرے پر شگفتگی نہ دیکھی اس کے بعد آپ نماز فجر کے لیے سواری سے اترے اور میں نے دوسروں کے ساتھ آپ کی امامت میں نماز فجر ادا کی آپ نے نماز میں یہ دونوں سورتیں پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر آپ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا عقبہ تو نے کیا دیکھا حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ جمعہ کی رات کو مغرب کی نماز میں سورہ کافرون اور سورہ افلاس کی تلاوت فرماتے تھے و شرح السنہ لیکن ابن ماجہ میں یہ حدیث جناب ابن عمر سے بھی مروی ہے لیکن اس میں شب جمعہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ یاد نہیں کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اور فجر سے پہلے دو رکعتوں میں سورہ کافرون اور سورہ افلاس پڑھے سنا ہے (ترمذی) ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں مغرب کے بعد کا تذکرہ نہیں ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کے ملاو کسی شخص کی امامت میں نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہو جناب سلیمان کہتے ہیں میں نے بھی ان کی امامت میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو طویل کرتے اور آخری دو رکعتوں کو مختصر کر کے

آلَمْ فِي الْمَسْكِةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَجِبَ إِنْ خَتَمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ قَالَ بِأَمِينٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

۴۸۹/۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ قَرَأَهَا فِي التَّرَكُّعَيْنِ۔ (رواہ النسائي)

۴۹۰/۲۶ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَهْدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتًا فِي الشَّطْرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلِمْتَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرِنِي سُورَتَ يَهْمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ يَصَلُّوهُ الضُّبُجَ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الضُّبُجِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا كَرَّمَ التَّنْتَ إِلَى فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔ (رواہ أحمد و ابوداؤد و النسائي)

۴۹۱/۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ كَلِمَةً أَسْمَعُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشَّعْرَةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لِكَلِمَةِ الْجُمُعَةِ۔

۴۹۲/۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَسْمَعُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي التَّرَكُّعَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي التَّرَكُّعَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ رَوَاهُ الْبَرْمُذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

۴۹۳/۲۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ التَّرَكُّعَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّضُ الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّضُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُصَلِّ

وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ
بِطَوَالِ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ
إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ -

۹۴۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَقُلْتُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا كَرَّمَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْرِفُونَ خَلْفَ
إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعُو يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَعْلَمُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَإِنَّ لِكُلِّ صَلَاةٍ يَمْنَعُ يَمْنَعُ يَمْنَعُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالترمذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ فِي رِوَايَةِ لَابِي دَاوُدَ قَالَ
وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي يَتَارَعُنِي الْقُرْآنُ فَلَا تَعْرِفُونَ دَائِمِي
مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَعَلْتُمُ الْآيَاتِ الْقُرْآنَ -

۹۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا بِهَا يَا قُرْآنُ فَقَالَ هَلْ
قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَقُولُ رَجُلٌ نَعُو يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْ زِعَ الْقُرْآنُ قَالَ كَانَتْهُمُ النَّاسُ
عَنِ الْقُرْآنِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
جَهْرًا بِهَا الْقُرْآنُ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ يَمْعُرُونَ ذَلِكَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ
أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ
مَاجَةَ نَحْوَهُ -

۹۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْبَيْتَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَّ يَتَجَبَّرُ رُبَّهَ
فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَجَبَّرُ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بِعَصْنَتِهِ عَلَى بَعْضِ
يَا الْقُرْآنَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُتَوَكَّمُ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا
فَلَا أَقْرَأَ فَاتَّصَتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۹۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَرْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَتَسْتَطِيعُ أَنْ

عصر کی نماز طویل نہ ہوتی۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سے پڑھتے نماز مشاڈیں
اور اساط مفصل سے قرأت فرماتے نماز فجر میں طوال مفصل کی قرأت فرماتے
رسالی لیکن ابن ماجہ نے تخفیف عصر تک روایت کیا ہے۔

حضرت عمارہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز فجر اور اکی جب آپ نے
قرأت شروع کی تو یہ قرأت آپ پر دشوار ہوئی۔ نماز سے فاسخ ہو
کر آپ نے نمازیوں سے فرمایا شاید تم لوگ جماعت کے ساتھ نماز
ادا کرتے ہوئے بھی تلاوت کرتے ہو حاقیرین نے عرض کیا بیشک
یا رسول اللہ تب آپ نے فرمایا کہ مقتدی سوائے سورہ فاتحہ اور کچھ نہ
پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس
حدیث کے معنی کو نقل کیا صاحب ابوداؤد نے اس کو اس طرح نقل کیا کہ سرکار
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے فاسخ ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے
میرے ساتھ قرأت کی ہے ایک نمازی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام میں نے
کیا ہے تب سرکار نے فرمایا مجھے بھی خیال ہو رہا تھا کہ آواز تلاوت کیوں ٹھکرا
رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ قرأت سے گم گئے جس نماز میں کہ جہر سے قرأت ہو سکتا ہے
نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔

(احمد ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر اور یاسنی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے۔ لہذا اس
کو چاہیے کہ وہ یہ خیال رکھے کہ وہ کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ پس تم میں سے
کوئی شخص نماز میں تلاوت کے دوران آواز بلند نہ کرے (احمد)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نمازیں امام کو اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے
لہذا جب وہ کہے کہ قوم بھی تکیہ کرنا اور وجوب و تلاوت کرے تو تم خاموش رہو
حضرت عبد اللہ بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارشاد کیا کہ تم میں سے

یہ استطاعت نہیں کہیں تلاوت قرآن کر سوں لہذا آپ مجھ سے تعلیم دے دیں جو میرے لیے کافی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم سب اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرما کر وہ صاحبِ عمرؓ کو لایا رسول اللہؐ کو اللہ کے لیے سب میرے لیے کیا ہے سرکار نے فرمایا اللہم ارزنی دعا فی وادہنی وادہنی بھی پڑھ لیا کرو اس وقت ان صحابی نے ہاتھوں کو اشارہ کرتے ہوئے بند کیا اس وقت سرکار نے فرمایا اگر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں میں نیکیاں بھری ہیں (ابوداؤد لیکن صاحبِ شام نے الہا اللہ تک روایت کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بسمِ اسم ربک الا علی کی تلاوت فرماتے تو سب اللہ ربی الا علی بھی پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سورہ الباقیہ کی تلاوت کرے تو اللہ اس کا حکم لے گا کہیں تک پڑھے اور اس کے بعد یہ کہے ہاں اور میں اس سلسلہ میں گواہوں میں سے ہوں اور جو لا اقسیم یوم القیمہ کی تلاوت کرے تو اللہ اس کا حکم لے گا کہیں تک پڑھے اور اس کے بعد یہ کہے اور جو والمرسلات عرفان کی تلاوت کرے اور فبای مدین بعدہ یومنون پر پہنچے تو یہ کہے کہ ہم اللہ رب العالمین پر ایمان لائے (ابوداؤد لیکن صاحبِ ترمذی نے علیٰ ذلک من الشہدین تک روایت کیا ہے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے تو سورہ الرحمن کی مکمل تلاوت فرمائی اور سب خاموش رہے اس موقع پر سرکار نے فرمایا میں نے یہ سورت جنوں کو سنائی تھی تو انہوں نے اس کی سماعت کے دوران بہتر سے مہذبات کا اظہار کیا تھا میں جب بھی فبای الہ ربکم انکذبان پڑھتا تو جن یہ کہتے ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تعریف تو تیری ہی ذات کے لیے ہے (ترمذی نے اس کو روایت کر کے کہا کہ یہ غریب ہے)۔

قیسری فصل

حضرت معاذ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک

اخذ من القرآن شیئاً فَعَلِمْنِی مَا یُجِزْنِی قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا مِنْهُ فَمَاذَا اِنِی قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ فَقَالَ هَكَذَا اِیَّدَیْہِ وَبَضَّہُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا هَذَا فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَاۃُ الشَّامِیِّ عَنْہُ قَوْلُہِ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۴۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَأَ سِیِّعَ اسْمِ رَبِّکَ اَلَا عَلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیْ اَلَا عَلٰی۔ (رواہ ابوداؤد)

۴۰۰ وَعَنْ ابْنِ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالْبَقِیَّیْنِ وَالزُّمُّوْرِ قَاتَنَیْ اِلٰی اَلْبَیْسِ اللّٰهُ بِالْحَکِیْمِ الْخَکِیْمِیْنِ فَلَیْقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَاتَنَیْ اِلٰی اَلْبَیْسِ ذٰلِکَ یَقَادِرُ عَلٰی اَنْ یُّجِیْعَ الْمَوْتِیَ فَلَیْقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ قَبْلَہُ قَاتَنَیْ حَیٰثِ بَعْدَہُ یُؤْمِنُوْنَ فَلَیْقُلْ اَمَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَذَوَالْکَیْفِ اِلٰی قَوْلِہُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ۔

۴۰۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اصْحَابِہِ فَقَرَأَ عَلَیْہُمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِہَا اِلٰی اٰخِرِہَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُہَا عَلٰی الْجِنِّ لَیْلَۃً لِّیْجَن فَمَا تَرَوْا احْسَنَ مَرَدٍ وَاَمِنْکُمْ کُنْتُ کَلَمًا اَتَتْ عَلٰی قَوْلِہِ قَاتَنَیْ اِلَّا وَرِیْکُمْ اَنْتُمْ بَاۡنٍ قَالُوْا لَا یَشِیْءُ مِنْ نَّعْمَتِکَ رَبَّنَا تُنْکِیْہُ فَلَکَ الْحَمْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَذَالَہِجَہٍ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔

۴۰۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُعْفِیِّ قَالَ اِنْ جَبَلًا

شخص جس کا تعلق بھی میرے ہی قبیلہ سے تھا اس نے نقل کیا کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ زلزال کی تلاوت کرتے سنا لیکن میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے یہ جان بوجھ کر کیا یا بھول کر (ابوداؤد) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ (مالک)

حضرت فرائض بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبینا کی میں نے سورہ یوسف کو جناب عثمان بن عفان سے سن کر جو اس سورت کو اکثر نماز فجر میں پڑھا کرتے تھے۔

(مالک)

حضرت ماسر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں ادا کی تو انہوں نے اطمینان کے ساتھ نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورہ یوسف اور سورہ حج کی تلاوت کی جب جناح مارے پوچھا گیا کہ جناب عمر طلوع فجر کے بعد ہی نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہوں گے راوی نے کہا ہاں (مالک)

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ طویل مفصل میں کوئی سورہ چھوٹی اور بڑی سورہ ایسی نہیں جن کو میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرض نمازوں میں نہ سنا ہو (مالک)

حضرت عبد اللہ بن عمر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں حم الدخان کی تلاوت فرمائی (نسائی مرسل)۔

رکوع کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رکوع و سجود کو مکمل طریقہ پر ادا کیا کرو خدا کی قسم میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (متفق علیہ)

مِنْ جُھَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ إِذَا ارْتُلُوْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كُلَّتَيْهِمَا فَلَا أَدْرِي أَمَّ تَرَاكَ عَمَدًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) ۸۰۳ ۳۹ وَعَنْ عُرْدَةَ قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كُلَّتَيْهِمَا (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۴ ۴۰ وَعَنْ الْقَدَافِصَةِ: بَنِي عُمَيْرٍ الْخَنَفِيُّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ إِنَّمَا مَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثَرَةٍ مَا كَانَ يُرْوَدُهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۵ ۴۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَيْعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا دَرَجَةً عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهِمَا سُورَةَ يُوسُفَ وَ سُورَةَ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً قِيلَ لَهُ إِذَا الْعَدَا كَانَ يُعْرَمُ حِينَ يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلٌ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۶ ۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنْ الْمُتَّصِلِ سُورَةٍ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمَرُ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۸۰۷ ۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَعْمُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مِنْهُ الدُّخَانُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلًا -

بَابُ الرُّكُوعِ

۸۰۸ ۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَتَرَاهُمَا فِي لَدَائِكُمْ مِنْ أَعْيَادِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۰۹ وَعَنِ النَّبَاؤِ قَالَ كَانَ زَكْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ كَلَاذًا رَفَعَهُ مِنَ الزَّكْوَةِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ہر ابن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع - سجدہ دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام اور قعود کے سوا باقی قریباً برابر ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

۸۱۰ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْفَى ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَوْفَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں حمد کہتے تو اتنا قیام کرتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہرگز اٹھیں گے ہیں... اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا وقفہ فرماتے کہ ہمیں یہ خیال ہوتا کہ ہمیں پھر وہم ہو گیا ہے (مسلم)

۸۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ فِي زَكْوَتِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا ذَا الْعَرْشِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع و سجدہ میں سبحانک اللہم وبحمدک اللہم غفر لی پڑھ کر قرآنی تعلیمات کے مطابق عمل کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

۸۱۲ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي زَكْوَتِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ يَا رَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبحانک قدوس رب الملائکۃ والروح پڑھتے تھے۔ (مسلم)

۸۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَعَدَّى مِنْ ذَنْبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو جاؤ میں نے تمہیں رکوع اور سجدہ میں تلاوت قرآن کی ممانعت کی تھی اب رکوع میں رب کریم کی عظمت کا ذکر کرو اور دوران سجدہ دعائیں گوشتش کرو اور یقین ہے کہ سجدہ کی دعا قبول ہو جائے۔ (مسلم)

۸۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَعَدَّى مِنْ ذَنْبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمیع اللہ لمن حمدہ کہے تو ہم اللہم ربنا الحمد کہیں کسی کی بات قرشنتوں کی دعا کے مطابق ہو جاتی ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۸۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْنَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الزَّكْوَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَلَا السَّمَاوَاتِ وَلَا الْأَرْضِ وَلَا مَا فِيهِنَّ وَلَا مَا بَاشَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

حضرت عبد اللہ بن ابی ادنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے کمر اٹھاتے تو سمیع اللہ لمن حمدہ - اللہم ربنا الحمد ملا السموات وملا الارض وملا ما باشت من شئی بعد پڑھتے تھے۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلُ السَّمَوَاتِ وَمِثْلُ الْأَرْضِ وَمِثْلُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ وَتَعَدُّ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدًا اللَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيَْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبْتِ مِنْكَ الْجَبْتُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۵ وَعَنْ رِقَاعَةَ بِنْتِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ وَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ تَحْمَدُ اللَّهُ لِمَنْ تَحْمَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَأَى رَجُلًا وَكَانَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَكْثَرَ أَطْيَبًا مَبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنْ أَتَى الْكَلِمَةَ أَيْقَانًا قَالَ آتَا قَالَ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ وَفَلَيْتُ بَيْنَ مَلَائِكَةٍ يَتَنَبَّأُونَ بِذُنُوبِهِمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

۱۱۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْإِنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ مَسَلَّةُ الرَّجُلِ حَتَّى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۱۱۹ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ قَسِيمٌ بِأَسْمِ رَيْكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحْ اسْمَ رَيْكَ الْأَعْلَى قَالَ اجْعَلُوا فِي سُجُودِكُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۲۰ وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے خداوند اتیری حمد شہ آسمانوں - زمینوں کے برابر یا جس کجاہر تو چاہے اور تو تعریف اور حمد کا زیادہ سزاوار ہے اس تعریف سے جو بندے نے کی ہے خداوند اہم ہے ہی بندے ہیں خداوند اتیری عطا کر کوئی روکنے والا نہیں تیری نظر رحمت جس پر نہ ہو اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے مذاہب کسی بالدار کو اس کی دولت نفع نہیں پہنچاتی - (مسلم)

حضرت رفاعہ بنت رافع روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سب اللہ من حمد کہا اور ایک شخص نے صف میں سے رنہاؤ لگا الحمد حمد اکثر اظہار مبارک و کثیر کہا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابھی ابھی وہ کلمات کس نے کہے تھے ایک صاحب نے کہا میں نے تب سنا کہ فرمایا میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو اس عمل کو کہتے ہیں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے بجا رہی

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز قبول نہیں جو رکوع اور سجدہ میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا را ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ دارمی امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن اور صحیح ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیت فبسم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تسبیح کو رکوع میں پڑھو اور جب سب اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اس تسبیح کو سجدہ میں پڑھو -

(ابو داؤد ابن ماجہ دارمی)

حضرت عون بن عبد اللہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع

کرتے تو اس میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھے اور رکعت سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کیے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہ کم سے کم تعداد ہے۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ لیکن ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب عون کی ملاقات نہ جناب ابن مسعود نہیں ہوئی۔

أَحَدُهُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَعَدَّ رُكُوعَهُ وَذَلِكَ أَذَانُهُ مَاذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَعَدَّ سُجُودَهُ وَذَلِكَ أَذَانُهُ - (رواه الترمذی و أبو داؤد و ابن ماجہ و قال الترمذی لیس إسناده یتموّل لأنّ عوناً لم یکن ابن مسعود)

حضرت مذلیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی آپ رکعت میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں رحمت کا ذکر ہو تو اس کے بعد دعا فرماتے اور اگر مذہب پر مشتمل آیت تلاوت کرتے تو مذہب سے پناہ مانگتے ترمذی۔ ابو داؤد دارمی لیکن نسائی و ابن ماجہ نے سبحان ربی الاعلیٰ تک روایت کیا۔ صاحب ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۱ ^{۱۳} وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا آتَى عَلَى آيَةٍ رَجَعَهُ إِلَّا دَقَقَ وَسَالَ عَلَى آيَةٍ عَذَابٍ إِلَّا دَقَقَ وَتَعَرَّ وَرَأَاهُ التَّرمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَالْدارِمِيُّ وَدَعَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ إِلَى قَوْلِهِ الْأَعْلَى وَقَالَ التَّرمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

تیسری فصل

حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوا جب آپ رکعت فرمایا تو اتنا طویل رکوع تھا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی اور رکعت میں آپ یہ دعا پڑھی پاک ہے تیری ذات بادشاہت اور جبروت والی حضرت ابن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے بعد سرکار کی نماز سے مشابہ کسی کی اقتدا میں نماز ادا نہیں کی سوائے اس جوان کے یعنی جناب عمر بن عبد العزیز کے۔ جناب انس نے فرمایا ہم نے ان کی رکوع و تسبیحات کا اندازہ اس تسبیح کے مطابق لگایا ہے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

حقیق سے روایت ہے کہ حضرت مذلیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو نہ مکمل رکوع کرتا تھا نہ سجدہ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو جناب مذلیف نے اس کو بلا کر فرمایا تمہاری نماز نہیں ہوئی راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ جناب مذلیف نے اس سے فرمایا تھا یہ

۸۲۲ ^{۱۵} عَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَكَعَ مَكَتَ قَدْرَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَّاتِ وَالْعِظَمَةِ - (رواه النسائي)

۸۲۳ ^{۱۶} وَعَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبَّ صَلَوةَ بِصَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا لَفِي يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ فَخَرَرْنَا رُكُوعًا عَشْرًا تَبِعَاتٍ وَسُجُودًا عَشْرًا تَبِعَاتٍ وَرَأَاهُ ابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ -

۸۲۴ ^{۱۷} وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ إِنْ حُذِيفَةُ رَأَى رَجُلًا لَا يُسَبِّحُ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَوةَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ حُذِيفَةُ مَا صَلَّيْتَ قَالَ دَحَسَبُ قَالَ وَكُومَتِ مَتَّ عَلَى غَيْرِ الْفَطْرَةِ الَّتِي فَطَرَهَا اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى

اللہ علیہ وسلم۔

(رداء البخاری)

۸۲۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ النَّاسِ سِرْقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يُمِيزُ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا۔

(رداء احمد)

۸۲۶ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّائِفِ وَالسَّارِقِ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيهِمُ الْحُدُودُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ وَأَسْوَرُ السَّرِقَةِ الَّذِي يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يُمِيزُ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا رَدَاةً مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَى النَّاسُ فِيهِ تَحْرُكًا۔

بَابُ السُّجُودِ وَفَضْلِهِ

پہلی فصل

۸۲۷ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أُسْجِدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُفَّ الْقِيَابَ وَلَا الشَّعْرَ۔

(متفق علیہ)

۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَدُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيَهُ إِنْ لَسَا طُ الْكَلْبِ۔

(متفق علیہ)

۸۲۹ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ دَارِئًا

خیال یہ ہے کہ اگر تیس موت آئے تو اس فطرت پر نہ ہوگی جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق فرمایا تھا (بخاری) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ممکن ہے تو سرکار نے فرمایا نماز کی چوری یہ ہے کہ نامکمل رکوع اور سجدہ کرے۔ (احمد)

حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے دریافت فرمایا شرابی، زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے یہ واقعہ مدود کے احکام سے قبل کا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یہ بہت بری بات ہے اور اس پر سزا دی جائے گی اور سب سے بری چوری یہ ہے کہ کوئی نماز میں چوری کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز میں چوری کس طرح ہوتی ہے سرکار نے فرمایا کہ رکوع اور سجدہ کو مکمل ادا نہ کرنا۔ (مسند احمد و دارمی)

سجدہ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں پیشانی، دونوں ہاتھوں گھٹنوں اور پیروں کے پتھوں پر اور دوران نماز بائیں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال رکھو اور تم سے کوئی سجدہ میں کہنیوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا اگلی ٹانگوں کو بچھا کر بیٹھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو

أَوْعِيَرِ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ فَأَعِيَنِي عَلَى تَعْيِيدِكَ
بِكُمْرَةِ السُّجُودِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۳۶. وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَالْحَةَ قَالَ لَقِيتُ تَوْبَانَ
مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَّتْ أَخِيرَ فُلَيْحِي
أَعْمَلَهُ يَدُ خَلِيٍّ بِاللَّحْنَةِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَتَلَاثَةً فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكُمْرَةِ السُّجُودِ وَلَوْ أَنَّكَ لَا
تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَقَّعَتْكَ
بِهَا حَبِيبَتُهُ قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّردَاءِ فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَ لِي تَوْبَانُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۸۳۸. عَنْ قَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا ذَا
نَهَضَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۸۳۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَدِيكَ كَمَا يَدُكَ كَمَا يَدُكَ كَمَا يَدُكَ
يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
قَالَ أَبُو سَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنِي
مِنْ هَذَا أَقْبَلَ هَذَا مَسْرُومٌ -

۸۴۰. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ
ارْحَمْنِي وَاعْفُ عَنِّي وَاعْفُ عَنِّي قَدْ رَوَيْتُهُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۸۴۱. وَعَنْ حُذَافَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

ہم انگنا ہو میں نے عرض کیا جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا
اس کے علاوہ اور بھی کچھ طلب کرنا ہے میں نے عرض کیا یہی کافی ہے جو طلب
حضرت معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
جناب توبان رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کردہ غلام تھے کی
خدمت میں مامور ہو کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتادیں جس پر عمل کر کے
میں جنت میں داخل ہوں میری بات سن کر جناب توبان غلام تھے نے
دوبارہ عرض کیا تو کوئی جواب نہ دیا تو میں نے قیسری بار عرض کیا تو انہوں نے
فرمایا میں نے یہی سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ
فرمایا کہ اللہ کے لیے بہت سے سجدے کیا کرو گے تو اگر تم اللہ کے لیے سجدے
کرو گے تو وہ تمہارے درجے کو بلند فرمائے گا اور تمہارا انگنا ہوں کو عمر
فرمائے گا جناب معدان فرماتے ہیں میں نے بھی بات جناب ابوالدرداء سے
معلوم کی تو آپ نے بھی وہی جواب دیا جو جناب توبان

نے دیا تھا۔ (مسلم)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے
بعد ازاں رکتے اور جب سجدہ سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ
کھینچتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کا ارادہ کرے تو اس طرح بیٹھے
جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے (ابوداؤد
نسائی۔ دارمی۔ ابوسلمان خطابی فرماتے ہیں کہ جناب وائل بن حجر کی حدیث
تقریراویں سے ثابت ہے اور کہا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث منسوخ ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اے میرے لیے
مغفرت فرما مجھ پر رحم کر مجھے یہ ہدایت فرما اور عافیت سے رکھا اور مجھے رزق
حضرت مذہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان کہتے: خداوند اے میری
مغفرت فرما (نسائی۔ دارمی)

تیسری فصل

عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوسے کی طرح ٹھونکیں مارنے پر یا یوں کی طرح ہاتھ پچھانے اور مسجد میں اونٹ کی طرح جگہ کے تعین کرنے سے منع فرمایا ہے (راہو اور۔ نسائی۔ دارمی)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں تمہارے لیے بھی وہی کچھ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تمہارے لیے بھی اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جو خود اپنے لیے کرتا ہوں۔ حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نمازی رکوع اور مسجدوں میں اپنی کمر سیدی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی جانب نظر نہیں فرماتا۔

(احمد)

جناب نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ جو شخص سجدہ میں اپنی پیشانی کو رکھے تو اس کو پانچ رکعتیں کہ اپنے ہاتھوں کو قریب ہی رکھے اور جب سجدہ سے اٹھے تو پہلے زمین سے پیشانی اٹھائے اس کے بعد ہاتھ کیونکہ چہرہ کی طرح ہاتھ بھی سجدہ میں مشغول ہوتے ہیں (مسلم)

تشہد کا بیان

بَابُ التَّشْهَدِ

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لیے بیٹھتے تھے تو دو ہاتھ کھٹے پر دایاں ہاتھ اور بائیں کھٹے پر دایاں ہاتھ رکھتے تھے اور اس دوران ترپن کا ہتھکڑا کر انگشت تشہد کو اٹھاتے۔ ایک اور روایت کے مطابق جب آپ نماز میں بیٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر والی انگلی کو بیٹھتے تشہد اٹھاتے اور دعا فرماتے لیکن دایاں ہاتھ بائیں زانوں پر کھڑا رہتا۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۱۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَعْرَةَ الْخَضَابِ وَافْرِدَاشِ السُّبَيْرِ وَأَنْ يُرَكِّبَ الرَّجُلَ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُرَكِّبُ الْبَعِيرُ - (رواه أبو داود والنسائي والدارمي)

۱۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي لَا تَقْعُرْ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ - (رواه الترمذي)

۱۲۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَذْرَ وَجَلَّ إِلَى صَلَاةٍ عَبْدٍ لَا يَقِيمُ فِيهَا صَلَاتَهُ بَيْنَ خُشُوعِهَا وَسُجُودِهَا -

(رواه أحمد)

۱۲۵ وَعَنْ تَارِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِأَرْضٍ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الذِّقْنِ وَضَعَهُ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ - (رواه ترمذي)

۱۲۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعَدَّ فِي التَّشْهَدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ لُكْمَهُ وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابِ فِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا اجْلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ لُصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الرِّبْعَ مَرَّةً مَرَّةً وَتَحْوِيهِ أَوْدِيَةُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطًا عَلَيْهَا - (رواه مسلم)

۱۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعَادَ يَدْعُو وَنَعَمَ يَدُ الْيَمْنَى
عَلَى فَحْيِهِ الْيَمْنَى وَيَدُ الْيُسْرَى عَلَى فَحْيِهِ الْيُسْرَى وَ
أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الشَّامَةِ وَوَضَعَهَا عَلَى أَصْبَعِهِ الْوُسْطَى
وَيَلْفِظُ كَقَوْلِهِ الْيُسْرَى رُكْبَتًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۴۸. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ
عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِئِيلَ السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامَ
عَلَى فَلَكَانِ قُلْنَا الصَّلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ
عَلَيْنَا بِجَنَاحِهِ قَالَ لَا تَقْرَءُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قُلْنَا اللَّهُ هُوَ
السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا
إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ ثُمَّ لَيْتَ خَيْرَ مِنَ الدَّعَاءِ أَعْجَبُ النَّبِيِّ فَيَدْعُوهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۴۹. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا الشَّهَادَةَ كَمَا يَعْلَمُنَا الشُّرُوءَ
مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَاةُ
الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ
أَحَدٌ فِي الصَّحَابَةِ قَالَ لَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ
سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِخَيْرِ الْفَيْنِ وَلَا يَمُرُّ وَلَكِنْ رَوَاهُ
صَاحِبُ الْمَجَامِيعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ -

صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب قعدہ میں جاتے تو دایرے پر
اوردوا ہوتا تھا تو اٹھائیں گھٹنے پر اور بایاں بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا اس وقت
انگشت شہادت سے اس طرح اشارہ فرماتے کہ انگوٹھا ہاتھ کی درمیانی انگلی
کے سر پر ہوتا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر ہوتا تھا (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کو کرتے تو تشہد میں اس طرح
کہتے سلام ہے اللہ پر اس کے بندوں نے پیٹے سلام ہو جبریل پر سلام ہو
میکائیل پر سلام ہو فلاں پر اور فلاں پر۔ ایک مرتبہ نماز سے قیام ہوئے پر
رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اللہ رب العالمین کو سلام نہ کہو
کیونکہ وہ تو خود سلام ہے۔ اب جب کوئی تم میں سے تشہد میں بیٹھے تو اس طرح
پڑھے درجہ تمام زبان۔ بدنی اور مالی عبادتیں اللہ رب العالمین کے لیے
ہیں۔ سلام ہو اسے اللہ کے نبی آپ کی ذات پر اللہ کی جانب سے رحمتیں
اور برکتیں آپ پر ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر نمازی حبیب
یہ کتاب ہے تو اس دعا کے کلمات سے تمام آسمانوں اور زمینوں کے بندوں کو
فائدہ ہوتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا
ہوں کہ محمد مصطفیٰ آپ ہی کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر جو دعا مانگنا پسند کرنا چاہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم فرماتے تھے جس طرح آیا
قرآن کی التحیات المبارکات الصلوات الطبیات لله السلام علیہ
ایہا النبی ورحمة الله وبرکاته۔ السلام علیہ وعلی عباد الله الصالحین
اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان محمداً رسول الله
اور فرمایا کہ میں نے بخاری و مسلم میں اس حدیث کو سلام ملیک اور سلام
علینا بخیر الف دلام کے نہیں پایا صرف صاحب جامع الاصول نے ہمام
ترمذی سے اس طرح نقل کیا ہے۔

دوسری فصل

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے تشہد کی کیفیت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ پیٹے سر کا رنگ تشہد

۱۵۰. عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجْلِسُ قَائِدُ رَشٍّ رَجُلٌ الْيُسْرَى وَدَعَمَ

يَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَوْقِ يَدِهِ الْيُسْرَى مَرَّقَةً الْيُمْنَى عَلَى فَوْقِ يَدِهِ الْيُمْنَى وَفِي يَدَيْهِ ثَلَاثِينَ وَحَلَقَ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ أَصْبَعَهُ قَرَأَ بِهَا بِحُرُوفِهَا - (رداء ابو داؤد والدارقطني)

۱۵۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرَهُ إِشَارَتَهُ -

۱۵۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبَعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى -

۱۵۳. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ نَهَى أَنْ يَتَّكِمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ -

۱۵۴. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضِي حَتَّى يَقُومَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

تیسری فصل

۱۵۵. عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الشُّهُدَا كَمَا يَعْلَمُنَا الشُّرُوعَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ الْغَنِيِّاتِ وَالصَّلَاةِ الْعَلِيَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَأَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ -

(رداء النسائي)

۱۵۶. وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ نَاجِسًا فِي الصَّلَاةِ فَصَنَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ وَاتَّبَعَهَا بَصَرُهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهَيِّئْ أَشَدَّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَيِّ يَدِي يَعْنِي السَّابِقَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ -

کے لیے اپنے بائیں پیر کو کھپایا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہاتھ کی دونوں چوٹی انگلیاں بند رکھیں اس کے انگوٹھے اور درمیان انگلی کا حلقہ بنایا پھر میں نے دیکھا کہ انگوٹھے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میرا مشاہدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد صرف انگلی سے اشارہ کرتے اور اس کو حرکت نہ دیتے تھے (ابو داؤد و نسائی) لیکن صاحب ابوداؤد و ترمذی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص دوران تشہد دو انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر دے ورنہ ترمذی و نسائی اور حنفی نے اس ۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تشہد ہاتھ پر ٹیک لگانے سے منع فرمایا (احمد و ابوداؤد) لیکن صاحب ابوداؤد نے ایک اور جگہ اس طرح نقل کیا کہ سرکار نے تشہد سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دور رکھتوں کے بعد تشہد میں تعمیل فرماتے گویا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں اور جلد تشہد ختم فرماتے (ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کریم کی آیات کی طرح تشہد کی تعلیم دیتے تھے اللہ کے نام اور اس کی توفیق کے ساتھ تمام زبانوں، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اللہ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں آپ پر نازل ہو سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ سے جنت کا طلب گار ہوں اور اللہ سے دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں (نسائی)

جناب ثابٹ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب تشہد کیلئے کھڑے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگوٹھے شہادت سے اشارہ کرتے اور اشارہ کرتے وقت نظر انگلی پر ہوتی تھی ابن عمر فرمایا ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد یہ ہے ہر عمل یعنی انگلی کا اشارہ شیطان

۸۵۷. وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشُّكَّةِ
إِحْقَاقَ الشُّكَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت عید اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شکتہ ہے
کہ تشمہ کا ہستہ پڑھا جائے اور ابو داؤد ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے
اس کو حسن اور غریب بتایا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بَارَكَاهُ فِي رُودِ رُفْصَةٍ فِي فَضِيلَتِ كَابِيَانِ پہلی فصل

۸۵۸. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتُهُ كَيْتِي كَبِيرِي جَوَابُ
ابْنِ عَبَّادَةَ فَقَالَ لَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً مِمَّنْهَا مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ
الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّبِيِّ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ
عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ
مُسْلِمًا أَوْ يَدَّ كَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ -

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیسٰی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری جواب
کعب بن ابی جبر سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی نعمت
کی جانب متوجہ کروں جس کی بابت مجھ سے سرکارِ دو عالم علیہ السلام نے فرمایا
میں نے کہا بیشک آپ ہیں اس بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم نے
میدانِ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے نبیؐ گھر آنے والے اللہ کے رسول
ہم کس طرح آپ کی خدمت میں یہ درود پیش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر
سلاخیں بھیجیں تو بارگاہِ فرما دیا۔ یہ ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس طرح درود
بھیجو درودِ محمد اور خداوندِ رحمت نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
ان کی اولاد پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر
رحمت نازل کی بیشک تیری ذات قابلِ تعریف اور بزرگ ہے۔ خداوندِ رحمتیں
حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ ہم آپ کی بارگاہ میں کس طرح درود پیش کر سکیں
تو آپ نے فرمایا اس طرح خداوندِ رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
وہم آپ کی اندوہ مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر
پر کرتوں کو نازل فرمایا اور رحمتیں نازل فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی
اندوہ مطہرات اور ذریت پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر رحمتیں نازل
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو میری بارگاہ میں ایک مرتبہ درود پڑھا تب اسے اللہ تعالیٰ
اس پورے مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۸۵۹. وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۶۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ عَشْرًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

دوسری فصل

۸۶۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَواتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۶۲ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَوةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا مَلَكَتْهُ سَيَّاحِينٌ فِي الْأَرْضِ يَسْتَعِينُونِي مِنْ أَمَّتِي السَّلَامَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۸۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رَدِّي حَتَّىٰ أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الْمَوْعِزَةِ الْكُبْرَى -

۸۶۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قُبُورَ عِبَادِ اللَّهِ عَلَى قَبْرٍ صَلَواتُكُمْ تَهْلِكُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۸۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ مَقَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُعْقَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عَنْدهُ آبَاؤُهُ الْكِبَرُ وَأَدْرَكَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۸۶۷ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْإِسْرَافِيُّ رَجُومٌ فَقَالَ لَنْتَجَاوَنِي حَبْرُؤِيلَ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْفِعُكَ يَا مُحَمَّدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔ (نسائی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری بارگاہ میں کثرت سے درود پڑھنے والوں کو میرا زیادہ قرب میرے جوار (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ خط زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے امتیاز کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں (نسائی - حاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد بیہقی و عوات کبیری)

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان بننا اور میری آرامگاہ (قبر مبارک) کو ٹائٹس کا گھر بنانا اور میرے لیے درود پڑھو کہ جو تم جہاں بھی ہو وہ درود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (نسائی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کو رمضان کی سعادت ملی اور رمضان گزر گیا اور اس شخص نے بخشش کا سامان فراہم کر دیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کے بڑھاپے کو پایا اور ان کی خدمت سے غفلت کا مستحق نہ بنا۔ (ترمذی)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجمع صحابہ میں ہاں انداز میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ مبارک سے کسرت کے آثار نمایاں تھے آپ نے فرمایا جبریل میرے پاس

أَنْ لَا يَمْسُقَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ
عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمْ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ عَشْرًا - (رواه النسائي قال الداريمی)

۸۴۸ وَعَنْ أَبِي نَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمَا أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَواتِي فَقَالَ
مَا شِئْتَ قُلْتُ الرَّيْعُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرُ
لَكَ قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرُ
لَكَ قُلْتُ الْفُلْفُلِيُّونَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ
خَيْرُكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَواتِي كُلَّهَا قَالَ لَئِنْ كُنْتُ
هَمَّكَ وَكَفَّرْتُكَ ذَلِكَ - (رواه الترمذی)

۸۴۹ وَعَنْ قُضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعُ عِلَادٍ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَجَلْتَ إِلَيْهَا الْمُصَلِّي لَا ذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاتَّخَذَ
اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّى عَلَى ثَمَرٍ أَدْعَى قَالَ ثُمَّ صَلَّى بِجُلْ
فَعَرَّعَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْأَيُّهَا الْمُصَلِّي
أَدْعَى ثَجِبَ رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ حَمْدَهُ
۸۵۰ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أُمِيقِي وَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْوَيْكُ وَغَيْرُ مَعَةٍ فَلَمَّا
جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالنِّسَاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِتَغْفِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ نَعْطَهُ سَلْ نَعْطَهُ -

(رواه الترمذی)

آئے اور کہنا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات سے
مسرور نہیں ہوں گے کہ اگر آپ کا کوئی امتی ایک بار درود شریف پڑھے تو میں اس
پر دس رحمتیں نازل کروں اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں آپ
فرمایا میں کہیں درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کروں آپ فرمایا بتنا چاہو
میں نے عرض کیا جو تعالیٰ وقت آپ فرمایا بتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کوئی
تو تیار تھی میں بہتر ہے میں نے عرض کیا نصف عبادت کا وقت۔ سرکار نے فرمایا
بتنا چاہو اگر اس میں زیادہ کوئی تھما ہے تو میں بہتر ہو گا میں نے عرض کیا کہ
میں عبادت کے اوقات میں صرف آپ پر درود شریف پڑھوں گا تب آپ نے فرمایا تم

حضرت فضال بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت ایک شخص آیا اس
نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی خداوند امیری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کرے گا
نے اس شخص سے فرمایا اسے نمازی تو نے مانگنے میں جلدی کی مگر تعذیب سے گذار
سے تاریخ ہونے کے بعد دعا کرتے وقت پہلے اللہ کی اس کی شان سکائی
حمد و ثنا کر اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتے پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہتے مانگتے۔ راوی
کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے
اللہ کی حمد و ثنا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود کا ہدیہ پیش کیا تو آپ نے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھا
تھا وہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے پاس حضرت
ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے میں نے ان سے فادع ہو کر دعا میں پہلے اللہ
کی حمد و ثنا کی پھر رسول اللہ کی خدمت میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کیا
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب مانگ لو تو میں دیا جائے گا اس جملہ کو سرکار
خداوند پر فرمایا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ اس کو درود شریف
پڑھنے کی وجہ سے پیامت سے ناپ کر لیا انہو دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ

۸۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَلَ بِالنِّسَاءِ الْإِدْفِ إِذَا
صَلَّى عَلَيْهَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اس طرح کے خداوند رحمتیں نازل فرمایا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں ان کی ازواج مطہرات پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں حضور علیہ السلام کی خدمت پر ان کے بل بیت پر جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اپنی حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیل وہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف پڑھے (ترمذی - احمد برایت بن علی بن ابی اسد)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنا ہوں اور جو درود دے گا مجھے پڑھا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس درود خواں پر ستر مرتبیں بھیجتے ہیں (راحمہ)

حضرت روایع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کر یا خداوند انہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔ اس درود پڑھنے والے کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی (راحمہ)

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دولت سرائے اقدس سے باہر آئے اور مدینہ سے باہر ایک ملکستان میں تشریف لے گئے اور معروف نماز ہوئے اور طویل عرصہ فرمایا یہاں تک کہ موجود صبح کو یہ گمان ہوا کہ آپ واصل بحق ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس وقت سر کا رستہ قریب گیا تو آپ سر مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کیا بات ہے تو میں نے اپنے گمان کے باوجود عرض کیا راوی کہتے ہیں اس وقت آپ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کیا میں آپ کو یہ بشارت دوں کہ فراق و مالک نے فرمایا ہے کہ جو تم پر (نبی علیہ السلام) پر درود پڑھے گا وہ جنت میں رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان پر زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش نہ کیا جائے (ترمذی)

إِنِّي الْأَتَى وَأَرْدَا حِيَامَ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ
وَأَهْلِي بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ جَمِيدٌ قَجِيدٌ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۸۴۲ وَعَنْ عِيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
عَرِيبٌ.

۸۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي يَجْعَلُهُ وَمَنْ
صَلَّى عَلَيَّ تَارَةً أُبَلِّغُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ
۸۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
مَلَائِكَتُ سَبْعِينَ مَلَكَةً (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۴۵ وَعَنْ زُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ لِمَقْعَدِ
الْمُقَدَّبِ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَعَلْتُ لَهُ شَفَاعَةً
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۴۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ تَخْلَافُ سَجْدًا فَكَانَ
السُّجُودُ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ سَوَّاهُ
قَالَ فَجِئْتُ أَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا لَكَ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
لِي أَلَا أَبَشِّرُكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ مَنْ صَلَّى
عَلَيْكَ صَلَوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۸۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ
مَوْفُوقَ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْ شَيْءٍ
حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

شہد کے دوران دعا کا بیان

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

پہلے فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے تھے خداوند ایش تجھ سے عذاب قبر اور قعر (نام نہاد مسیح) دجال سے پناہ طلب کرتا ہوں اے خالق میں زندگی اور موت کے بعد میں اپنے والے فتنوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگا ہوں اے اللہ غیر پناہ طلب کرتا ہوں گناہوں اور قرض کی مصیبت سے ایک سبالی نے سرکار سے دریافت کیا کہ قرض سے پناہ مانگنے کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا انسان جب قمر مند ہو تا ہے تو جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ اخیرہ میں تشہد (التحیات) سے فارغ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کہ عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے اور (نام نہاد مسیح) دجال کے شر سے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعاں عرج سکھاتے تھے جس طرح آیات قرآنی کی تعلیم دیتے تھے آپ فرماتے اس طرح پڑھو (ترجمہ) خداوند ایش عذاب جہنم۔ عذاب قبر۔ (نام نہاد مسیح) دجال زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ اس دعا کی تعلیم فرمائیں جو میں نماز کے دوران کروں تو سرکار نے فرمایا کہ تم اس طرح دعا کرو (ترجمہ) خداوند ایش اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کی مغفرت فرمائے والا اور کوئی نہیں تو اپنی خاص بخشش سے میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما بیشک تیری ذات مغفرت فرمانے والی اور مہربان ہے (متفق علیہ)

۸۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثُورِ مِنَ الْمَعْدِمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرُ مَا تَسْتَعِينُ مِنَ الْمَعْدِمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ آثَرِ مِمَّنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذِهِ الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ تَوَلَّوْا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۵۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهَيْثَمِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۸۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ

يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى بَيَاضَ حَتَاةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۳ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَابٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۸۸۴ وَعَنْ الزُّبَيْنِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُتَصَرَّفُ عَنْ يَمِينِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَجْعَلُ

أَحَدٌ كَهْلَ الشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاةٍ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ

أَنْ لَا يَتَصَرَّفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَعَدَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا يَتَصَرَّفُ عَنْ يَسَارِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۸۸۶ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا إِذَا صَلَّيْتَ خَلَّفَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ

يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ قَالَ فَمَعْنَاهُ يَقُولُ رَبِّ قَبْلِي عَذَابُكَ

يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۸۸۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّسَاءَ فِي عَهْدِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ

الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَبَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَرَادَا قَامَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَسَنَدُ كَرِخَاتِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الصَّلَاةِ إِنَّ

شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ داہنی اور بائیں جانب سلام

پھیرتے تو مجھے آپ کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کرتے اور

ہماری طرف متوجہ ہوتے تھے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بعد از نماز پہلے داہنی جانب متوجہ ہوتے تھے (یعنی داہنی جانب نماز)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تم میں کوئی

اپنی تلا میں شیطان کا حصہ مقرر کرے اور یہی نہ سمجھے بیٹھے کہ نماز

کے بعد ہر طرف داہنی جانب ہی پھرنا ہے بیشک میں نے بہت سی مرتبہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب رخ کرتے دیکھا ہے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ہما بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم سرکار

دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرتے تو ہماری خواہش یہ ہوتی

کہ ہم صف میں نہیں مقرر ہوں کیونکہ بعد نماز میں نے رسول اللہ سے سنا کہ نماز

کے بعد یہ دعا پڑھنے سے خداوند مجھے اس دن کے مذائب محفوظ فرما جس دن

تو اپنے بندوں کو اکٹھے یا جمع کیسے راوی کو مشک کا ٹھکانہ کا نظارہ ملایا جمع

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں خواتین نماز باجماعت کے بعد کھڑی

ہو جاتیں مالا نماز اس وقت سرکار اود دوسرے مرد نمازی جتنی دیر مشیت الہی

ہوتی بیٹھے رہتے اور جب سرکار اٹھتے تو ہماری بھی کھڑے ہو جاتے تھے (بخاری و

مسلم) مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جابر بن سمرة کی حدیث کتاب الفیہ میں اشتداد تھا

نقل کریں گے

دوسری فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ میں تمہیں محبوب رکھتا ہوں

۸۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ

فَعَلَّتْ وَأَنَا أُحْيِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَدْعُ أَنْ تَقُولَ
فِي دُبُرِكِ صَلَوةٍ رَبِّ أَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ
عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ آتَا
دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذُ دَنَا أُحْيِيكَ -

۱۸۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ رَأَى
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَحَسْبِيَ يُرَى بَيَاضُ حَيْدٍ الْأَيْمَنِ وَ
عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَحَسْبِيَ يُرَى
بَيَاضُ حَيْدٍ الْأَيْسَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالسَّائِقِيُّ ذَكَرَ يَنْكُرُ التِّرْمِذِيُّ حَسْبِيَ يُرَى
بَيَاضُ حَيْدٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ
يَاسِرٍ -

۱۹۰۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ
النُّبَرَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَوةٍ إِلَى شِقْوَةٍ
الْأَيْسَرِ إِلَى حُجْبَةٍ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۱۹۱۱ وَعَنْ عَطَاءٍ بْنِ الْخُصَّافِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ الْإِمَامُ
فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ الْخُصَّافِ لَوْ يَذْكُرُكَ الْمُغِيرَةُ -

۱۹۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ
النُّصْرَةِ مِنَ الصَّلَوةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۱۹۱۳ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَوةِ اللَّهِ هَلْ أَتَى
أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةِ عَلَى الرَّشَدِ أَسْأَلُكَ
شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَطَوَاسُتًا

معاذ کے تیس میں نے بھی عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں
اس پر سرکار نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کو کہنا نہ چھوڑنا ترجمہ خداوند
اپنے ذکر شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما راہمدا لسانی لیکن صاحب ابوداؤد
نے معاذ کے الفاظ کو میں بھی آپ کو محبوب رکھتا ہوں نقل نہیں کیے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دہائیں
جانب سلام پھرتے وقت اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت آپ
کے داہنے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی اور جب بائیں جانب سلام پھرتے
تو اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور اس وقت بھی آپ کے بائیں رخسار کی
سفیدی نظر آتی تھی ابوداؤد لسانی لیکن صاحب ترمذی نے اپنی کتاب
میں گالوں کی سفیدی کا تذکرہ نہیں کیا ہے صاحب ابن ماجہ نے اس
کو حضرت عمار کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف سے حجرہ کی
جانب جاتے۔

(شرح السنہ)

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام نماز سے فراغت کے
بعد اس جگہ سنتیں ہو دوسری نماز پڑھے جہاں پہلے پڑھ چکا ہے بلکہ وہاں
سے تھوڑا سر کر جائے صاحب ابوداؤد نے حدیث کو نقل کہتے ہوئے لکھا ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں کو نماز کی رغبت دلاتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ لوگ حضور
علیہ السلام سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

حضرت شہادین اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) خداوند اے میں نے تیری حمد اور شکر
ارادوں میں استقامت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے شکر نعمت اور ادب
بندگی اور کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے قلب سلیم اور زبان

صادق کا طلب گزار ہوں۔ خداوند اسی تجھ سے اس بھلائی کو طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور اس سے پناہ مانگتا ہوں جس کا تجھ کو علم ہے اور تجھ سے ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں (نسائی - احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) کلاموں میں بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔

(نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد پہلا سلام اپنے منہ کی طرف کہتے اور دوسرا چھوڑ دیا دائیں جانب رخ کر کے۔

(ترمذی)

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ مقتدی امام کے سلام کے جواب کی نیت کی جائے آپس میں سلام اور جواب سلام کی نیت کر کے محبتوں میں اضافہ کریں (ابوداؤد)

صَادِقًا مَا لَكَ مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

(رواہ النسائی ودری احمد بخروہ)

۸۹۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّحْمِيدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رواہ النسائی)

۸۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّمَالِ الْيَمِينِ شَيْئًا۔

(رواہ الترمذی)

۸۹۶ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ دَسَحَاتٍ وَأَنْ نُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

بَابُ الَّذِي كَرِبَعَدَ الصَّلَاةَ

نماز کے بعد ذکر

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کا حکم تکبیر سے ہوتا تھا۔

(مسئق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد صرف اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ سَلَامٌ وَنِعْمَ السَّلَامُ تَبَارَكَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اس کے بعد

۸۹۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِصَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيرِ۔ (مسئق علیہ)

۸۹۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقْعُدُ الْاَوْقَدَارَ مَا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَنِعْمَ السَّلَامُ تَبَارَكَتْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ (رواہ مسلم)

۸۹۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَ

یومنا ہمتی اللہ انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذی الجلال و الاکرام

(مسلم)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے خداوند ہے تو عطا فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کے لیے تو منع فرمائے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور نہیں نفع دیتی دولت مند کو اس کی دولت تیرے ملائیے بچنے میں مدد ملے

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنات سے غانغ ہو کر بلند آواز کے ساتھ یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لیے

ملک ہے اور وہی سزاوار حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہے لہذا ہوں سے بازگشت اور قوت عبادت مگر اللہ کی طرف سے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہیں عبادت کرتے تم مگر اسی کی اسی کے واسطے نعمتیں ہیں اور اس کے لیے ملک ہے وہی صاحب فضل اور وہی بہترین تعریف کے قابل ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم غلوں کے ساتھ اس کی عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ کافر

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات سکھاتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ نماز کے بعد اللہ سے پناہ طلب کرتے تھے خداوند بیشک میں پناہ طلب کرتا ہوں یاں کے خوف (کم ہستی) ہے اے اللہ میں بخل اور مکر کی اس زیادتی سے جو سبب اذیت پہناؤ طلب کرتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں دنیا کے فتنوں اور عذاب

قبر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صابر اور غریب صحابہ نے بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ لوگوں نے بلند دعائیں اور ہمیشگی کی نعمت (بہشت) کو حاصل کر لیا سزاوار نے دریافت فرمایا کیسے؟ تو ان لوگوں نے کہا کہ مالدار ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور مزید برآں ہم کرتے ہیں جس کی ہمیں استطاعت نہیں وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھا دوں جس کی وجہ سے تم ان کی برابری

قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - (رواه مسلم)

۹۰۰ وَعَنِ الْمُخَبَّرِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُومَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعِيلٍ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبْدِ مِنْكَ الْجَدُّ (متفق عليه)

۹۰۱ وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَمَرَ مِنْ صَلَاةٍ يَقُولُ بِصَوْتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الْيَوْمَ ذِكْرَهُ الْكَافِرُونَ - (رواه مسلم)

۹۰۲ وَعَنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ - (رواه البخاري)

۹۰۳ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِالنَّجَاتِ الْعَمَلِ وَالنَّجِيِّ الْمُعْيِي فَقَالَ قَدْ ذَاكَ قَالُوا يَسْأَلُونَ كَمَا نَسِيتُ وَيَصْرَحُونَ كَمَا نَسُوا وَيَصْدَقُونَ وَلَا تَصْدَقُ وَيَعْمَلُونَ وَلَا تَعْمَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أَعَلَيْكُمْ شَيْئًا تَذَرُونَ بِهِمْ مِنْ سَبَقِكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِمْ مِنْ بَعْدِكُمْ

وَلَا يَكُونُ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَهُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَسْبِحُونَ وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً قَالَ أَبُو صَالِحٍ كَرَّجَهُ فَقَرَأَ اللَّهُمَّ جَارِيَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا سَمِعَهُ إِخْوَانُنَا أَهْلَ الْأَمْوَالِ بِمَا فَحَلْنَا فَعَمَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ مُمْتَقًا عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلَى الْخِيَرَةِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ فِي رِوَايَةِ اللَّيْثِ بَخَارِي تَسْبِحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَتَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ.

۹۰۳۔ وَعَنْ كَتَبَ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْقِبَاتٌ لَا يَجِبُ قَائِلُهَاَنَّ أَوْ قَائِلُهَاَنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٌ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً وَارْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۰۵۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ قَاتَلَكَ سَعَةُ وَتَسْعُونَ وَقَالَ تَمَامُ الرَّمَاةِ يَوْمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَلَئِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۹۰۶۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتِ الدُّعَاءَ الَّتِي أَسْمَعُ قَالَ بَوَّافُ اللَّيْلِ الْآخِرُ وَدُبُرُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۰۷۔ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَ فِي رَسُولُ

ماصل کر لو اور اس مرتبہ پڑھیں جاؤ جہاں وہ پہنچے ہیں اور اپنے بعد والوں پر سبقت حاصل کر لو اور تم سے زیادہ کوئی فضیلت رکھنے والا نہ ہو مگر صرف وہ جو تمہاری طرح عمل کرتا ہو سب سے کم بیشک یا رسول اللہ تب سرکار نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار تسبیح و تحمید اور تکبیر کا کہو۔ راوی حدیث جناب ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء و صابریں اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ تمہارے مالدار بھائیوں اس کو سن کر اس پر عمل کر دیا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ عطا فرمائے (متفق علیہ اور ابوصالح کی مکمل حدیث صرف امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لیکن امام بخاری کی روایت کے مطابق تحمید و تسبیح کی مقدار پینتیس کی بجائے دس دس مرتبہ منقول ہے۔)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد چند الفاظ کہنے یا کرنے والا کوئی شخص اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا۔ پینتیس بار سبحان اللہ پینتیس بار الحمد للہ اور پینتیس بار اللہ اکبر۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز فرض کے بعد پینتیس بار اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے اور پینتیس بار اللہ کی حمد و ثنا کرے اور پینتیس بار تکبیر یا اللہ کی بڑائی بیان کرے اس طرح یہ عدد ناسوت بنتے ہیں اور تو کا معدودہ پورا کرنے کے لیے یکایک کہے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے حمد اور ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کو پڑھنے والے کے گناہ اگرچہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہوں بخشے جاتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسے وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو اپنے فرمایا نصف شب اور نماز فریق کے بعد کی (ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق و اس) پڑھا کروں (احمد ابو داؤد نسائی بیہقی دعوات کبیر)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْدَرًا يَأْتِيهِمْ عَذَابُ فِي
ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرَةِ

۹۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَآنَ أَقْدَمَ مَعَ قَوْمٍ تَيَّنَ كُرُونِ اللَّهِ مِنْ صَلَاةِ
الْعَدَاوَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَ
أَرْبَعَةَ مَنَ وَكَذَا لِمُطْلِعِ الدَّلَآنِ أَقْدَمَ مَعَ قَوْمٍ تَيَّنَ كُرُونِ
اللَّهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِنْ أَنْ تَعْدَبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ
إِلَيَّ أَنْ أُعْطِيَ أَرْبَعَةَ

(رواه أبو داؤد)

۹۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ بَيْنَ كُرُونِ اللَّهِ حَتَّى
تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حِجَّةٍ وَ
عُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيهِ
تَأْتِيهِ تَأْتِيهِ (رواه الترمذی)

(ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہے اور طلوع کے بعد دو رکعت (اشراق) ادا کرے تو اس کو حج و عمرہ کی طرح ثواب ملے گا راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو کچھ دس جگہ عمرہ کی طرح ثواب ملے گا تین مرتبہ فرمایا (ترمذی)

تیسری فصل

جناب ابو ذر بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک امام نے جن کی کنیت ابو مرثد تھی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد کہا کہ میں نے یہ نماز اس کی طرح پڑھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کی جاتا ہو پھر عمر صف میں سرکار کے داہنی جانب تھا اور ایک شخص جو بائیں جانب تھے کچھ تحریریں شریک ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو داہنی اور بائیں جانب سلام بھیجا تو میں نے آپ کے رخساروں کی سیرت دیکھی نماز سے فارغ ہو کر اپنے اس طرح رخ بدلا جس کا انداز ابو ذر نے منی طور پر دکھایا نماز کے بعد وہ شخص جو بائیں طرف کھڑے تھے فوراً اٹھے اور نہایت ابا نہی اس موقع پر جناب عمرؓ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا یا ابا اور یہ کہ بائیں جانب تو میں کی ہلاکت کا سبب بنی تھا کہ ان کی نمازوں میں مفصل تھا اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر فرمایا اسے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تیرے سیدھی راہ دکھائی ہے (ابو داؤد)

۹۱۰ عَنْ الْأَمْزَدِيِّ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامًا رَفِئًا
يَكُنِي أَبَا رُمَّةَ قَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَقْمِلْتُ هَذِهِ
الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّلَاةِ الْمُقَدَّمَةِ عَنْ يَمِينِي وَكَانَ
رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى بِحِجِّي
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ
يَسَارِهِ حَتَّى لَا يَبْقَا مِنْ صَلَاتِهِ شَيْءٌ ثُمَّ انْتَحَلَ كَأَنَّهُ قَاتِلٌ
أَوْ رُمَّةٌ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ
مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوْقَ
عُمَرَ فَخَذَّ بِمَنْكِبِي فَهَزَّاهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّ
كُنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ
صَلَاتِهِمْ فَصَلَّى فَدَرَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَصْرَةَ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ -

(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

۹۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ
فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَنُكَبِّرُ ثَلَاثًا
وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَنُكَبِّرُ خَمْسًا فِي الْمَسَامِيرِ مِنَ الْأَكْصَادِ
فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ
فِي مَسَامِيرِهِمْ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعَشِيرَيْنِ خَمْسًا
وَعَشِيرَيْنِ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْمِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۹۱۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَعْوَادِ هَذَا الْيَمِينِ يَقُولُ مِنْ قَدَأِ آيَةٍ
الْكُرْعِيُّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ
إِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ أَمَنَهُ اللَّهُ
عَلَى دَارِهِ وَدَارِجَتِهِ وَاهْلٍ دُونِ آيَةِ حَوْلِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -

۹۱۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَيْتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَصَوَّفَ دَيْشِي
وَجَلَسَ مِنْ صَلَاةٍ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ وَحْدًا
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ بَيْنِي وَالْحَبِيرُ بَيْنِي
وَيُؤَيِّتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهُ
بِكُلِّ وَلَعْدٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُجِيبَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ
وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِزْنًا مِنْ كُلِّ
مَكْرُومٍ وَحِزْنًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَلَمْ يَكُنْ لِدَنْبٍ
أَنْ يُبَادِرَ بِهِ إِلَّا الشُّرْكَ وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا
إِلَّا رَجُلًا يُفَضِّلُهُ يَقُولُ أَفْضَلُ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَرَدَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَوْلُهُ إِلَّا الشُّرْكَ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حکم کیا
گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ کہیں اور تینتیس بار اللہ اکبر کہیں
بیان کریں اور چونتیس بار اس کی تکبیر کہیں یعنی اللہ اکبر چھ مرتبہ۔ ایک
انصاری نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے تم کو ہر نماز کے بعد اس طرح پڑھنے کا حکم دیا ہے انصاری صحابی نے
کہا ہاں تو بتایا گیا کہ تینتیس کی بجائے چھتیس مرتبہ پڑھا کرو اور اس میں
تیس لالہ اللہ محمد رسول اللہ کو شامل کرو اور نو کا عدد پورا کرو اور ذکر
دن سح کو ان صحابی نے اگر سارا وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عزم کیا تو آپ نے فرمایا ایسا ہی کرو۔

(راحمہ - نسائی - دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ گھڑی کے اس منبر پر خطبہ دے رہے تھے
اس وقت فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت
کے داخل ہونے میں اب صرف موت حائل ہے اور جو شخص رات کو سوتے
وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے تو اس کے گھر پر دیوئوں کے گھروں اور ملے
والوں کے گھروں کو اللہ امن مطا فرماتا ہے یہی ہے اس روایت کو شعب اللایا

محمد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص فجر اور مغرب کی نمازوں سے فارغ ہو کر
قبل اس کے کہ اپنی جگہ سے اٹھے یا پھر نشست بدلے بغیر دس مرتبہ یہ کلمات
کے تو ہر مرتبہ پڑھنے والے کے ناما اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی وہی
گناہ جو ہو گئے دس درجات تک بھندی نصیب ہوگی اور یہ کلمات اس کے لیے
ہرزائی سے امان اور شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوں گے اور سوائے شرک
کے اور کوئی گناہ اس کی ہلاکت کا مستوجب نہ ہوگا اور اس کے اعمال کے لواحق
سے اس کو دوسروں پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہوگی اور وہی شخص از روئے
اعمال اس شخص سے افضل ہوگا جو ان کلمات کو زیادہ پڑھتا ہو وہ کلمات یہ ہیں
وہ جو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
صاحب اقتدار و حکم اور سزاوارہ ممدوحی ہے بھلائی اس کے دست قدرت

وَكَمْ يَنْدُرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا يَبِيدُ الْخَيْرُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

۹۱۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بُعْثًا قَبْلَ بُعْثٍ فَعَفَوْا عَنْهُمَا كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّا لَهُمْ يَخْرُجُ مَا رَأَيْنَا بُعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبُعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَذُكُمُ عَلَى تَوَمُّ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَرِيفًا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَدُورُونَ اللَّهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَرِيبٌ قَدِمًا دَائِمًا إِلَى حَسَنٍ يَدُورُ هُوَ مَوْجُوعٌ فِي الْحَدِيثِ -

یہ ہے وہی جہان اور مارتا ہے احمد لکین امام ترمذی نے اس کی طرح حضرت ابو ذر کے حوالے سے لفظ شرک لکھ لیا ہے اور نماز مغرب کا تذکرہ نہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ نجد کی جانب روانہ فرمایا یہ دستہ بہت سالانہ فہمیت کے بہت جلد واپس آگیا اس وقت کسی نے کہا گویا لشکر گیا ہی تھا اور ہم نے کسی فوجی دستہ کو اتنی جلد فتح حاصل کے اتنا مال فہمیت لاسے نہیں دیکھا ہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کیا تمہیں ایسی قوم کی بابت زیبا دل جو جلد اپنا کام بھی مکمل کر لے اور مال فہمیت بھی بہت حاصل کر لے وہ جماعت ایسے افراد کی ہے جو نماز فجر میں حاضر ہو نماز سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب تک ذکر الہی میں مشغول رہے۔ یہی لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے والے اور مقصد حاصل کر کے جلد لوٹنے والوں میں ہیں امام ترمذی نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث میں ایک راوی

بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَبَاحُ مِنْهُ

دوران نماز جائز و ناجائز امور پہلی فصل

۹۱۵ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَصَلُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ قَوْمًا فِي الْقَوْمِ بِأَبْصَارِهِمْ قَعَلْتُ وَأَفْكَلَ أُمِّيَاءَ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَصْرِيحُونَ يَا أَبَا نُجُومٍ عَلَى أَخَذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْنَهُمْ يَفْعَلُونَ بَنِي لَيْكِي سَكْتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَانِي هُوَ دَائِمِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ قَوْلًا اللَّهُ مَا كَهْدَفِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَمَمَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْبِلُ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا قَرَأَ تَكَوَّلُوا النَّاسِ إِنَّهَا هِيَ الشَّيْخُ وَالْكَتْمُ وَفَرَاةُ الْقَدَانِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا اس دوران ایک صاحب کو چھینک آئی تو میں نے یہ حاکم اللہ کہا مجھے احساس ہوا کہ ساتھ کے نمازی مجھے گھور رہے ہیں میں نے کہا کہ تمہاری ماٹیں تمہیں روئیں تم مجھے کیوں گھور رہے ہو اس پر نمازیوں نے اپنی رائوں پر ہاتھ مار کر مجھے خاموش رہنے پر متوجہ کیا تو میں چپ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ بہتر تعلیم دینے والا نہ تو دیکھا اور نہ دیکھوں گا خدا کی قسم نہ تو آپ مجھے زندہ کو بکیا نہ زہر تو قہر کی البتہ قہر پالہ دوران نماز دنیاوی امور میں سے کوئی کام انجام نہ دیا جائے سوائے تکبیر و تسبیح اور تلاوت قرآن کے۔ راوی کہتے ہیں یا اسی کی مثل الفاظ فرمائے اس وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَمِيدٌ يُجَاهِلِيَّةٌ وَقَدْ
حَبَّأَنِي اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَلَنْ مَتَارِعًا لَا يَأْتُونَ الْكُفْرَانَ
قَالَ فَلَا تَأْتِيهِمْ قُلْتُ وَمَتَارِعًا يَنْتَظِرُونَ قَالَ ذَاكَ
شَيْءٌ يُعِيدُ دَنَّهُ فِي صَدْرِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ قَالْتُ قُلْتُ
وَمَتَارِعًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ يَتِي مِنْ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ
كَمَنْ دَاقَتْ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَكُنِّي سَكَنُ
هَكَذَا وَحَدَّثَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْمُحْسِنِينَ
وَصَحِيحِ فِي جَامِعِ الْأَمْثَلِ بِلَفْظِهِ كَذَا قَوَتْ
لَكُنِّي -

۹۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَبُرِدُ
عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ
يَبْرُدْ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ
فَبُرِدْ عَلَيْنَا فَغَالَ إِنَّا فِي الصَّلَاةِ لَنُشْغَلُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۷ وَعَنْ مُعَيْقِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ
كُنْتَ قَائِمًا فَوَاحِدَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُصْرِ فِي الصَّلَاةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِنْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ
أَخْرَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنَتَهُمَيْنِ أَهْوَأُ مِنْ رَفْعِهِمَا أَبْصَارُهُمْ
عِنْدَ الدُّعَا فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لَمْ تَخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

یارسول اللہ اور میں نے زندگی دور جاہلیت میں گزاری ہے اودا سلام کی مدت
تو بھی مل ہے ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاجانوں کے پاس جاتے ہیں تو آپ فرمایا
کاجانوں کے پاس نہ جاؤ گے کاجانوں کے پاس سے لوگ جاناؤں کو اڑا کر کھون لیتے
ہیں آپ فرمایا یہ تو وہ بات ہے جس کی وجہ سے اپنے وہم و شلوک اپنے سینوں
میں پاتے ہیں لہذا ان کے لیے ایسی کوئی بات نہیں کہ وہ اب وہی کریں چاہے
سے کرتے چلے آئے ہیں میں نے پھر معلوم کیا کہ ہم میں کچھ لوگ خط کھینچتے ہیں
درمل کرتے ہیں آپ فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی بھی خط کھینچتے تھے جس نے
جس کا خط ان نبی کے خط کے مطابق ہوا تو وہ جیسا کہ ہے (مسلم جامع مشکوٰۃ فرمایا
ہیں کہ کئی سکت ہیں نے صحیح مسلم اور حیدری کی کتاب میں دیکھا ہے لیکن صاحب
حضرت سید احمد بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم دو تہا اسلام
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا وقت سلام کرتے تھے آپ نماز میں
مشغول ہوتے تو آپ سلام کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم ہجرت حبشہ
واپس ہوئے تو آپ کو سلام کیا لیکن سر کاٹنے جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول
پہلے جب ہم دوران نماز آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے تو آپ جواب دیتے
تھے تو آپ فرمایا نماز میں محویت ہے (متفق علیہ)

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں ہم نے سر کاٹنے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو مسجد کے وقت بیٹھ
کھان کرتا تھا آپ نے فرمایا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار کر دو (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اربعہ اربعہ دہننے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ
نے فرمایا کہ یہ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے شیطان بندے کی ناک سے کچھ اچک
لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب
اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بے صارت سلب کر لی جائے گی۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ نماز میں دعا پڑھتے وقت اپنی نظریں آسمان کی جانب
اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی بے صارت سلب کر لی جائے گی۔
(مسلم)

۹۲۱۔ وَعَنْ أَبِي تَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمُّ النَّاسَ وَأَمَامَهُ بَنَتْ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاقِبَتِهِمْ قِيَادًا أَرْكَمَ وَضَعَهَا وَلَا أَرْفَعُ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۲۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى آدَبَ أَحَدِكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا أَتَى آدَبَ أَحَدِكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ مَا خَرَجَ مِنْهُ ذِكْرُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ۔

۹۲۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ غَضِبْتَ مِنَ الْجَنِّ تَغَلَّتْ أَنْبَارُهَا لِيَقْطَعَ عَلَى صَلَاتِي فَاذْكُرْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَاحْذَرْنِي فَارْتَدُّ أَنْ أَرْبِطَهُ عَلَى سَاقِيهِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَبِي سُلَيْمَانَ رُبَّ هَبْ بِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَذَكَرْتُ خَارِشًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۲۴۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَتْهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْتَجِرْ فَإِنَّمَا النَّصْفَيْنِ لِلنَّاسِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّيْخُ لِلْمُتَحَلِّلِ وَالنَّصْفَيْنِ لِلنَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا امر بنات العاص آپ کے کندھے پر تھی جب آپ رکوع کرتے تو اس کو (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اس کو کندھے پر بٹھا لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں نماز میں جہاں سے تو اس کو روکنے کی کوشش کرو کیونکہ اس کا ذریعہ شیطان داخل ہوتا ہے (مسلم لیکن امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس طرح نقل کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جہاں سے آئے تو مسکانی طور پر اس کو روکنے کی کوشش کہہ اور اس کے منہ سے "ہا" کی آواز نہ نکالے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے جس پر وہ خوش ہوتا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ گزشتہ رات ایک مضریت جن آیا مگر میری نماز میں انتشار ڈالے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قوت عطا فرمائی اور میں نے اس کو پکڑ کر سوچا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کو دیکھ لو اس وقت مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یاد آئی (ترجمہ) خداوند! مجھے ایسا ملک عطا فرما جو میرے غلاموں میں کسی اور کو نہ ملے (الایس) پس میں نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں جماعت میں کوئی واقعہ پیراے تو اس کو چاہیے کہ سبھان اللہ کہے کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا خواتین کے لیے مخصوص ہے ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ سبھان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا

دوسری فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہجرتِ حبشہ سے قبل ہم دوران نماز حضور علیہ السلام کو سلام کرتے تو حضور اس کا جواب دیتے تھے لیکن جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے سرکار کو معروف ناپایا اور حسب معمول سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور نماز مکمل کر کے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے مطابق بندوں پر نئے احکام نازل کرتا ہے اب حکم یہ ہے کہ نماز میں باتیں نہ کی جائیں اس کے بعد آپ نے سلام کا جواب دے

۹۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَ آرَضَ الْجَبْشَةَ فَيُؤَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ أَرْضِ الْجَبْشَةِ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى إِذَا أَقْبَضَ صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِ مَا يَشَاءُ وَلَنْ يَمُنَّا أَحَدًا أَنْ لَا تَمُتْكُمْ لَمَّا

فِي الصَّلَاةِ فَرَدَّ عَنْهُ السَّلَامَ وَقَدْ نَدَانَا الصَّلَاةُ بِقِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ وَذَكَرَ اللَّهُ قِرَاءَةَ أَكُنْتُ فِيهَا قَلِيلَيْنِ ذَاكَ شَأْنُكَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۹۲۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ جَنِينَ كَانُوا يُسَكِّتُونَ
عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُثْبِتُ يَمِينَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ دَعَوْهُ بِلَالٌ مُرْتَبِعًا -

۹۲۷ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَكَّيْتُ حَلْفَتَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَّسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ
لِلَّهِ حَمْدًا أَتَيْتُهَا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْكَ كَمَا
يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَعَلِمَ
يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ قَالَتْهَا الشَّامِيَّةُ فَعَلِمَ يَتَكَلَّمُ أَحَدُهُمْ
قَالَتْهَا الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رِفَاعَةُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ لَعَنَ
أَبَدًا لَهَا يَضَعُ وَتَلْذُنْ مَنَّا أَيُّهُمْ يَضَعُ يَهَا -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّاذِبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ
قِرَاءَةً أَوْ تَقَاوُبَ أَحَدُهُمْ فَلْيُكْظَمْ مَا اسْتَطَاعَ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ دَلَالٌ بَيْنُ مَا حَبَّ قَلِيلُ صَحَّ
يَدَاهُ عَلَى فَيْهِ -

۹۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ
وَهُوَ مَكْرَهٌ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُسَبِّحُ بَيْنَ
أَصَابِعِهِ قِرَاءَةً فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو
دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ -

۹۳۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ يَهْوُو

کہ فرمایا کہ نماز صرف تلاوت قرآن اور ذکر الہی کے لیے ہے میں جب تم نماز
نمازیں جو تو صرف اسی حال میں رہو۔

(ابو داؤد)

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب
بلال سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز صحابہ کے
سلام کا جواب کس طرح دیتے تھے تو انہوں نے بایا کہ سرکار اپنے دست مبارک
سے اشارہ فرماتے تھے ترمذی اور صاحب نسائی اس روایت کو جواب صیب

حضرت دفاہ بن رافع روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی جس کے بعد میں نے
یہ دعا پڑھی (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو نہایت پاکیزہ
میر جن میں برکت کی گئی ہے اور جن پر برکت کی گئی ہے جس طرح کہ رب کریم
محبوب رکھتا ہے اور اظہارِ رضا مندی فرماتا ہے جب رسول اللہ نماز سے
فادع ہوتے تو مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون باتیں کر رہا تھا لیکن کسی
نے جواب نہ دیا تو اپنے اس جملہ کو مزید دہرایا اور ای کہتے ہیں میری عمر
میں نے کہا کہ میں تھا یا رسول اللہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کلمہ کو سہاٹنے کے لیے جس کو
اوپر فرشتے معروف سبقت تھے کہ اس کو اس ملک کے جانے یا شرف ملے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازیں جا ہی شیطان
اٹھتا ہوتا ہے اگر کسی کو تم میں سے نماز میں جہانی آئے تو اس کو اسکا نیکی طور پر
رد کرنے کی کوشش کرے ترمذی لیکن ایک اور روایت میں ابوبکر ماجہ
میں اسی طرح منقول ہے کہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اچھی طرح
وضو کرے پھر مسجد کا ارادہ کرے تو راستہ میں اپنی انگلیوں کو نہ چٹکائے کیونکہ
راستہ میں بھی وہ حالت نماز میں ہے (احمد ترمذی ابو داؤد نسائی
دارمی)۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر اپنے بندے پر اس وقت تک

فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَمِثْ قُلَاذِ التَّمَتُّ انْصَرَفَ عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْإِسْنَاءِيُّ)

۹۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَعْرَكَ حَيْثُ تَجِدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

فِي سُنَنِ الْكَبِيرِ مِنْ طَرِيقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ

بَرَقَةً -

۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِنَّاكَ وَالْإِلْتِمَاتُ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ

الْإِلْتِمَاتُ فِي الصَّلَاةِ هَكَذَا فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَبِ

الْتِمَاطِ لَا فِي الْقَدِيمَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَطُ فِي الصَّلَاةِ بَيْنَ دُخْلِهِ

وَلَا يَكُونُ عَنْقُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۳۴ وَعَنْ عَبْدِ بَنِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

رَفَعَهُ قَالَ الْعَطَاسُ وَالنَّعَاسُ وَالشَّكَاوِبُ فِي الصَّلَاةِ

وَالْحَبِصُ وَالنَّمْيُ وَالرُّعَاتُ مِنَ الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۹۳۵ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخْرِ عَنْ

أُمِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

فَرَجَعَنِي أَرَيْتُكَ كَارِزَ الْبَرِّ بَعْنِي يَبْنِي رَفِي رَوَاهُ

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَلَاتِهِ

أَرَيْتُكَ كَارِزَ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى النَّسَائِيُّ

الرَّوَايَةُ الْأُولَى وَأَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ -

۹۳۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَسْبِغْ

الْقَدْحَ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَهَتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ -

۹۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

ہمیشہ توجہ رہتا ہے جبکہ نماز میں ہوتا ہے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتا

جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس سے ہٹ جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اس (نماز میں) اپنی نظر اس جگہ نہ جہاں نہاں ہو

ہو (یعنی درگاہ کبریا) جناب حسن سے بروایت جناب انس

مرفوعاً -

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی ہدایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیٹے تو نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے احتراز کر

کیونکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا سبب ہلاکت ہے اور اگر مجھو ری لائق ہو تو

نوافل میں کر سکتا ہے غرض میں نہیں - (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں کان کھول سے دیکھتے لیکن عقب میں

دیکھنے کے لیے گردن نہ پھیرتے تھے -

(ترمذی - نسائی)

حضرت مدنی بن ثابت اپنے والدہ سے روایت کرتے ہیں

جنہوں سے روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا یا سرکار نے اُتار

فرمایا کہ نماز میں چھینکنا - اونگھنا - جھانی لینا - حیض جاری ہونا - قے آنا اور

نکسیر کا پھوٹنا شیطانی اثرات کی وجہ سے ہے - (ترمذی)

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن تغیر وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ معروف

نماز تھے اور آپ مجھ سے ایسی آواز آ رہی تھی جس طرح دیکھیں کوئی چیز خوشی

جاری ہو یعنی آپ معروف گری تھے اور ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں مشغول ہیں اور معروف گریہ آپ کے

سینہ مبارک سے ایسی آواز آ رہی ہے جس طرح حکمی سے آواز آتی ہے راہدین

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو گنگروں کو بھی ہاتھ دلا

کیونکہ اس وقت رحمت (الہی) توجہ ہوتی ہے - (احمد - ترمذی - ابو داؤد

نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ

وَسَلَّمَ عَلَیْهَا لَمَّا بَلَغَ قَالَ لَهَا أَقْلَمُ إِذَا سَجَدَ تَفَعَّخَ فَقَالَ
يَا أَقْلَمُ تَرَبَّ وَجْهَكَ - (رواہ الترمذی)

۹۳۸- وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْتِمَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ -
(رواہ فی شرح السنہ)

۹۳۹- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلُوا الْأَسْوَدِينَ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ
وَالْعَرَبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَنَسَائِيُّ
مَعْنَاهُ -

۹۴۰- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُعَلَّقٌ
فَجِئْتُ قَامَتِ فَتَفَتَحْتُ فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى
مُصَلَّاهُ وَذَكَرْتُ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدَرَوِيُّ النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ -

۹۴۱- وَعَنْ طَلْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْسَأَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ
فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِّ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَدَرَوِيُّ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانٍ -

۹۴۲- وَعَنْ عَائِشَةَ أَلْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُخَفِّضْ
بِأَنفِهِ ثُمَّ لْيَنْصَرِفْ - (رواہ أبو داؤد)

۹۴۳- وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ
جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَارَتْ صَلَاتُهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ اسْتِثْنَاءَاتٍ لِكُلِّ الْفَرْقِ
وَقَدْ اضْطَرَّ بَعْضُ أَهْلِ اسْتِثْنَاءِهِ -

علیہ وسلم نے ہمارے غلام الفح کو دیکھا کہ وہ جب سجدہ کرتے تو زمین پر چھو تک
مارتے ان کو کچھ کر سکا رہنے فرمایا اسے الفح اپنے منہ کو خاک آلودہ کر (ترمذی)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں کولے پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کی راحت کا
سبب ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں تم دونوں کا لول سانپ اور بچھو کو مار دو راحہ
الہوداؤد ترمذی لیکن نسائی نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا
ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز نفل پڑھتے آدھ دروازہ بند ہوتا میں آتی اور دروازہ کھلوانی سرکاد
مصلے سے آگے بڑھتے دروازہ کھولتے اور مصلے پر تشریف لے آتے تھے حضرت
صدیقہ فرماتی ہیں کہ حجرہ کا دروازہ سمت قبلہ پر تھا۔

(احمد سلیمان داؤد۔ ترمذی۔ نسائی)
حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوران نماز اگر کسی کی (دعا آواز) سوجھ جائے تو اس
کو چاہیے کہ وہ آگے بڑھے وضو کرے اور نماز کو مکمل کرے (ابو داؤد ترمذی)
نے زیادتی اور نقصان کے اضافہ کے ساتھ نفل کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ دوران نماز راجعاً کسی کی بچھو ہو تو وہ
اپنی ناک پر کھڑکے سے باہر آجائے۔ (ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تم میں کسی کو نماز میں مدت واقع ہو اور
وہ قعدہ اخیر میں ہو اور اب تک سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز بیشک جائز
ہو گئی (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی سند
قوی نہیں اور اس کی سند میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔)

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

۹۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَدَجَ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَلَمَّا كُنُوا نَصْرَتَ دَاوُدَ إِلَى يَهُوَنَاقَ
كُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَأَغْرَسَ شَجَرًا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ
قَصَصِي يَوْمَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَتَنِيَتْ
أَنْ أَغْتَسِلَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَافٍ مُرْسَلًا.

۹۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي الْقَهْزَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى
لِتَبَرُّدِي كَقِيٍّ أَصْنَعُهَا لِبَهْمَتِي أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ
الْحَرِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۹۳۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَمِيعَنَاهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ
ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ تَلَا وَبَسْطِيدهُ كَانَ ثِيَابًا
شَيْخًا فَلَمَّا قَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْخًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ
قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللَّهِ
إِبْلِيسَ جَاءَ بَيْنَهُمَا مِنْ تَأْيِيدٍ لِيَجْعَلَنِي فِي دَجِيمٍ
فَعَلْتُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ تَلَا مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ
أَلْعَنُكَ يَلْعَنُكَ اللَّهُ الْآمَنَةُ فَلَمْ يَسْتَخِرْ لَكَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخْذَهُ وَاللَّهُ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا
سُيْكَانَ لَأَصْبَحَ مَوْثِقًا يَلْعَبُ بِهِ وَتِلْكَ أَهْلِي
الْمَدِينَةِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۳۷ وَعَنْ تَائِفٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ
مَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا
فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لِمَاذَا سَلَّمْتَ عَلَى
أَخِي كَمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَيْسَ بِسَيِّدٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے لیکن جب تکبیر تحریر کرکے چاہی
تو صومالی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کسی طرح انتظار کرو پھر تشریف لے
گئے غسل کیا اور مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سر مبارک سے پانی کے
قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے غسل کی حاجت
تھی لیکن یاد نہ رہا کہ مجھے غسل کرنا ہے امام احمدیہ سے امام مالک سے حضرت عطاء
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ظہر کی نماز پڑھا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا اور گرمی کی شدت کی وجہ سے
لنگریوں کو ہاتھ میں لے کر ان کو ٹھنڈا کرتا تاکہ ان پر سجدہ کروں۔

(ابوداؤد و نسائی)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے سنا کہ آپ یہ پڑھ رہے تھے
درجہ میں اللہ تعالیٰ کی تمجید پناہ مانگتا ہوں اس کے بعد فرمایا میں
خدا کی لعنت تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں یہ تین مرتبہ فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو اس
طرح کھولا جیسے کہ کسی چیز کو پکڑے ہوں پھر نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض
کیا یا رسول اللہ بیشک ہم نے آپ نماز میں ایسی چیز کو سنا جو آج تک نہ سنی تھی
اور نماز میں ہاتھوں کو کھولتے دیکھا اس وقت آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ
کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ میرے سامنے لایا تاکہ میرے چہرہ پر ڈالے تب
میں نے کہا کہ میں اللہ کی تمجید سے پناہ مانگتا ہوں اور یہ تین مرتبہ کہا پھر میں
نے اس پر لعنت کا جملہ بھی تین بار کہا لیکن پھر بھی وہ نہ ہٹا تو میں نے اس کو پکڑنے
کا ارادہ کیا اگر میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو
شیطان بندھا ہوا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔

(مسلم)

حضرت تافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ ایک نمازی شخص پر گزرے تو اس کو سلام کیا تو اس نے
دورانِ نماز سلام کا جواب دیا۔ تو جناب عبداللہ بن عمر لوٹے اور اس شخص
سے فرمایا کہ جب کسی نمازی شخص کو سلام کیا جائے تو اس کا جواب زبان
نہ سے بلکہ ہاتھ سے اشارہ کر دے (مالک)

بَابُ السَّهْوِ

نماز میں مجہول جانے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر اس کو تیرہ یا پانچ رکعتیں دیکھتا ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے جب ایسا واقعہ پیش آئے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے (مسوئے) کر لے (مستفق علیہ)

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو شک کو دور کر کے جس تعداد پر یقین ہو اس پر نماز کو مکمل کر کے سلام سے پہلے دو سجدے کرے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو یہ سجدے اس کی نماز کو محض چھ رکعت رکعتیں کہیں گے اگر چار رکعت اسی پڑھی ہوں تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب بنیں گے مسلمین امام مالک نے حضرت عطاء سے مرسل روایت کیا لیکن امام مالک کی ایک روایت میں اس طرح کہا ہے کہ یہ سجدے نمازوں کی پانچ رکعتوں کو چھ رکعتوں میں

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی تو پانچ رکعتیں ادا فرمائی۔ آپؐ کو کیا کیا نماز کی رکعات کی تعداد یاد ہو گئی ہے تو سر کاٹنے فرمایا ایسا تو نہیں ہے بات کیا ہے تو لوگوں نے کہا کہ آپؐ پانچ رکعات پڑھی ہیں تو آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے لیکن ایک روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں میں بھی ایسے ہی مجہول جاتا ہوں جس طرح تم مجہولے ہو اگر مجھے ذہول ہو تو مجھے یاد دلا دو اور اگر تمہیں نماز میں شک واقع ہو تو وہ صحیح تعداد کی بابت کو شکش کرے اور اسی کی بنا پر نماز مکمل کر لے پھر سلام پھیر کر دو

حضرت ابن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی جس کی تصریح جناب ابو ہریرہؓ نے کی تھی لیکن میں مجہول گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت

۹۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي سَجَّاهُ الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ حَتَّى لَا يَذَرِيَهُ كَوْصِي قَرَأَ وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلَيْسَ جَدَّ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَارِلٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۴۹ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِهَا فَلْيُطَهِّرْ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنْ كَانَ مَثَلِي خَشَا شَفَعَنَ لَهُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ مَثَلِي رَأَمًا مَا لَا رُبْعَ كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ رَدَاهُ مُسَلِّمٌ رَدَاهُ مَا لَكَ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَفِي رَوَايَةٍ شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ التَّجْدَتَيْنِ -

۹۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَوَقِفَ لَدَارِئًا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَجَدَّ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَسْنَى كَمَا تَسْنُونَ قَرَأَ أَسْمِئْتُ فَنَذَرُ فِي وَ إِذَا أَهَلَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَذَّ الصَّوَابَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا يَصَلِّي الْعَشِيَّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ لَيْسَتْ أَنَا قَالَ فَصَلِّي بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

سَلَّمَ فَقَامَ عَلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ
عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضَبَانٌ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ
كَفِّ الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ سُرْعَانُ الْقَوْمِ مِنَ الْبُيُوتِ الْمَسْجِدِ
فَقَالُوا قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقَوْمِ ابُوتِكُمْ وَعُمَرُ كُنَّا
أَنْ يُكَلِّمَنَا فِي الْقَوْمِ دَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ
يُفَالُ لَهُ ذُو الْاَيْدِيْنَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَيْسَتْ
أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَمْ أَتَسَّ وَلَمْ تُقْصَرْ
فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْاَيْدِيْنَ فَقَالُوا نَعَمْ
فَقَعَدَ مَقْصُورٌ مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ
مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ
كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
وَكَبَّرَ فَرَمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ يَنْتَبِهُ أَرْبَ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَمْ سَلِّمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَ
لَفْظُهُ يَلْبَعَارِي فِي أُخْرَى لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلْ لَمْ أَتَسَّ وَلَمْ تُقْصَرْ كُلُّ
ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ -

۹۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْبَنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ الثَّالثُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا
قَضَى الصَّلَاةَ دَانَتْظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمًا كَبَّرَ وَهُوَ
جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۹۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا

ناز پر حالی پھر ایک لکڑی سے جو مسجد کی چوڑائی میں لگی ہوئی تھی اس پر ٹکی لگا کر
کھڑے ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ ہفتہ میں ہیں آپ نے دایاں ہاتھ
بائیں پر رکھ رکھا تھا انکیاں ایک دوسری میں ڈالیں اور رخسار مبارک
بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا لیکن جلد باز مسجد سے جلدی میں نکلے اور کہنے لگے کہ
ناز میں تخفیف ہو گئی ہے ان صحابہ میں جو مسجد میں موجود تھے ان میں حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے وہ لوگوں کی باتیں سن کر سم گئے مسجد میں موجود
ایک صاحب بن کے ہاتھ لیے تھے ان کو ذوالیدین کہا جاتا تھا انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ناز میں کی ہو گئی یا آپ بھول گئے ہیں؟
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میں بھولا اور نہ ناز میں کی ہوئی ہے یہ سن کر سرکار
نے موجود صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم بھی وہی کہتے ہو جو ذوالیدین نے کہا؟
صحابہ نے کہا بیشک یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور ناز ادا کی جو باقی وہی تھی
پھر سلام پھیر کر سجدہ کیا جو ناز کے مطابق تھا یا اس سے کچھ زیادہ طویل۔ پھر
سجدہ سے سر اٹھا کر بکیر لگی۔ اس موقع پر اکثر لوگوں نے امن سیرین سے سوال
کیا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا یا نہیں تو ابن سیرین نے کہا کہ مجھے عمران
بن حصین نے بتایا کہ اس کے بعد سرکار نے سلام پھیرا متفق علیہ لیکن الفاظ
حدیث امام بخاری کے ہیں ایک اور حدیث کے متفقہ الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو میں بھولا اور نہ ناز میں کی ہوئی ہے کہ الفاظ نہیں فرمائے
تھے بلکہ فرمایا تھا ایسا نہیں ہوا تو ذوالیدین نے کہا تھا اس وقت کچھ ایسا ہی
حضرت عبد اللہ بن حکیمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ظہر کی ناز پر حالی تو دور کہتوں کے بعد کھڑے
ہوئے (تشہد دیکھا) صحابہ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب ناز ختم ہوئی
اور صحابہ سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بکیر لگی اور سلام سے پہلے
بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا -
(متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناز کی امامت فرمائی اور ناز میں سہو ہوا تو
آپ نے دو سجدے کیے پھر تشہد کے بعد سلام پھیرا ترمذی نے کہا ہے یہ

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۹۵۳ وَعَنِ الْمُؤَيَّدَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الرَّامِلُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَامِمًا فَلْيَجْلِسْ قَلِيلًا اسْتَوِيَ قَامِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدْ سَجْدَةً فِي الشَّهْرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حدیث حسن اور غریب ہے۔

حضرت مؤید بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے اور سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد دلادیا جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو دلایس نہ بیٹھے اور دو سجدے سہو کے کرتے۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۹۵۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رُكْعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ لِلنَّبِيِّ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ الْخُذْ بَاقِي وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَكَرَ كَهَيْبَةَ فَغَضِبَ غَضَبًا يَجِدُ رِجَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الثَّانِي فَقَالَ أَصَدَقَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رُكْعَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ سَجَدًا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق تم کو یاد دلاؤ کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتوں کے بعد سلام پھر کر گھر میں تشریف لے گئے اس وقت ایک لہجے والا صحابی جن کا نام خرباق تھا کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اور آپ کو اس عمل کی طرف توجہ دلائی (یعنی تین رکعتوں کی طرف) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں پاد کھینچے ہوئے حجرہ اقدس سے باہر آئے اور لوگوں کے قریب پہنچ کر دریافت کیا کہ تم شخص ٹھیک کتابے لوگوں نے کہا بیشک جس پر آپ نے بقیہ ایک رکعت پڑھی اور سلام پھر کر دو سجدے کیے اور سلام پھر لیا۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ جس کو نماز میں شک ہو جائے اور کسی کا خیال ہو تو پوچھ لے کہ اس کو پورا کہے یہاں تک کہ اس کو زیادہ لاگاہ ہونے لگے۔ (احمد)

۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى مَنْ صَلَّى صَلَاةً يَشْكُ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَشْكُ فِي الزِّيَادَةِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت

بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

پہلی فصل

۹۵۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّجُودِ وَسَجَدَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ لِلشُّرُوكِ وَالْحَيْثُ وَالْإِسْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کیا اور آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا (بخاری)

۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ نَامَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ اذہما انشقت اور سورہ اقرار باسم ربک

اَقْدَا بِاسْمِ رَبِّكَ - (رواہ مسلم)

۹۵۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَأُ السَّجْدَةَ دَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ فَتَرَاهُمْ حَتَّى مَا يَجِدُوا أَحَدًا تَالِجًا بَهْتًا مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْوَى فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۶۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ مَنْ كَثُرَ مِنْ عَذَابِهِمُ السُّجُودَ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ مُعَا هَذَا قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا سَجَدَ فِي مَنْ قَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ ذَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى آتَى فِيهِمَا لَهُمُ اقْتِدَاءُ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَمْرًا أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمَا -

(رواہ البخاری)

دوسری فصل

۹۶۲ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُقْصَلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ -

(رواہ ابو داؤد وابن ماجہ)

۹۶۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلِّتْ سُورَةَ الْحَجِّ يَأْنٍ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلَا يَقْدَأُ هُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ آثَرٌ لِإِسْنَادِهِ يَأْتِيكَ فِي الْمَصَابِيحِ فَلَا يَقْدَأُ هُمَا كَمَا فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ -

۹۶۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں سجدہ کیا (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے اس وقت سرکار بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے اس وقت آنا از دعام ہوتا تھا کہ میں زمین پر پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن آپ نے اس کی تلاوت کے دوران سجدہ نہ کیا (بخاری مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورہ ص کی تلاوت کے دوران سجدہ کو اہم قرار نہیں دیا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت کی تلاوت کے دوران سجدہ کرتے دیکھا لیکن مجاہد کی ایک روایت کے مطابق میں نے جناب ابن عباس سے معلوم کیا کہ میں سورہ ص کی تلاوت پر سجدہ کر دیا تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ ذَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ سے فہم دم اُتدہ اس موقع پر جناب ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ انبیاء اسما بقیین کی پیروی کریں۔ (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں ہیں اور سورہ حج میں دو سجدے ہیں۔

(ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سورہ حج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی آپ نے فرمایا بیشک اور جو دو سجدے ذکر سے تو وہ ان دو نول آیاتوں کو نہ پڑھے (ابو داؤد - ترمذی) لیکن صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور صاحب مصابیح نے فرمایا کہ وہ اس سورہ کا ذکر نہ پڑھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق

سَجَدَ فِي صَلَوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَدَرَّكَهُ قَرَادٌ اِنَّهُ قَرَادٌ
تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۹۴۵ وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ قَرَادًا امْرًا بِالسَّجْدَةِ كَثْرَةً
وَسَجْدًا وَسَجْدًا مَعَهُ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۹۴۶ وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ أَعَامَ النَّعْمِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ
كُلُّهُمْ فَهَؤُلَاءِ التَّرَاكِبُ وَالتَّاسِجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى أَنْ
التَّرَاكِبُ لَيَسْجُدَ عَلَى يَدَيْهِ -

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۹۴۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمَقْصَلِ مِنْهُ تَحَوَّلَ إِلَى
الْمَدِينَةِ - (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۹۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكُونُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَةً
وَجُوهِي لِلذِّقْنِ خَلْفَهُ وَشِقِّ سَمْعِهِ وَبَصَرُهُ يَحُولُ وَفُتُوهُ
رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَنُّوِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صُورِهِ -

۹۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَهُ جُبُلٌ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَنِي اللَّيْلَةَ
وَإِنِّي تَأْتِيهِ كَأَنِّي أَمْسِي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ
الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَمِيعَتُهُمَا تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا
عِنْدَكَ أَجْرًا وَمَنْ عَرَفِي بِهَا وَدُرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ
دُخْدَانًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتُمَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً
ثُمَّ سَجَدَ فَمِيعَتُهُمَا تَقُولُ يَسْمَعُ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ
عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْتُمَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتُمَا
مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے تو نمازیوں نے گمان کیا
کہ آپ نے اتم تنزلِ سجدہ کی تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

حضرت عقبہ ابن ماسر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب چارے ساتھی قرآن کریم کی تلاوت فرماتے آیت سجدہ پڑھتے
تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

حضرت عقبہ ابن ماسر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کیا تو سب لوگوں
نے سجدہ کیا ان میں بعض سواری پر تھے بعض پیادل اور سواری پر لوگوں
نے اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد طوالِ مفصل کی قرأت کی
دورانِ سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو جب سجدہ تلاوت پڑھتے تو اس سجدہ میں اس طرح کہتے تھے
میں نے اس کے لیے سجدہ کیا جس نے انسان کو پیدا فرمایا اس کے سینے کے کان ہوتا
دیکھنے کے لیے اکھلیں بنائیں اپنی قدرت و طاقت کے ساتھ (ابوداؤد)

نسائی اور صاحبِ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں میں
نے جب سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا میں نے درخت کو سجدہ
کے وقت سنا کہ اے خداوند! اپنے یہاں میرے لیے اس سجدہ کی وجہ سے
اجر مرتب فرما اور درود فرما اس سجدہ کے سبب سے میرے گناہ اور اس کو اپنے
یہاں میرے لیے ذخیرہ فرما اور میرے اس سجدہ کو اسی طرح قبولیت عطا فرما
جس طرح حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی حضرت ابن عباس
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ فرمایا
اس کے بعد میں نے وہی کلمہ سنا جو اس شخص نے اپنے خواب کے بارے میں کہا
تھا ترمذی لیکن ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے قبولیت عطا فرما جس طرح

عزیمت۔

حضرت داؤد کے سجدہ کو قبولیت عطا فرمائی اور صاحبِ مہدی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو سجدہ کیا اور صماہ بنہ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا سو اسے قریش کے ایک بوڑھے شخص کے اس نے مٹھی میں مٹی اٹھائی اور اپنی پیشانی کو لگا کر کہا کہ میرے لیے یہی کافی ہے جناب عبد اللہ فرماتے ہیں بعد میں یہ نے دیکھا کہ یہ بوڑھا مالک کفر میں مارا گیا و متفق علیہ امام بخاری نے ایک روایت میں بیان کیا کہ وہ بوڑھا امیر بن خلف تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ ص کی تلاوت فرما کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ جناب داؤد نے قبولیت تو بہ کے لیے سجدہ کیا اور ہم سجدہ شکر ادا کرتے ہیں۔

۹۴۰ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شَيْخًا مِّنْ قُرَيْشٍ أَخَذَهُ فَكَفَّ عَنْ هَيْئَةٍ أَوْ تَرَابٍ فَدَرَّجَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَقَدَّرَ رَأْيُهُ بَعْدَ قُرَيْشٍ كَأَفْئِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَتَرَادَّ الْبَحَارُ فِي رِوَايَةِ وَهُوَ أَمِيَّةُ ابْنِ خَلَفٍ۔

۹۴۱ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَ وَ قَالَ سَجَدَ هَذَا دَاؤُدُ تَوْبَةً وَنَسَجَدُهَا شُكْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ۔

ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آفتاب نکلنے اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے ایک اور روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا کنارہ نظر آئے تو نماز کو روک دو یہاں تک کہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز کو ترک کر دو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو کیونکہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تین اوقات میں نماز پڑھنے اور قبر میں مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ ظاہر ہو زوال آفتاب کے وقت یہاں تک کہ دن ڈھلنے لگے اور اس وقت کہ

۹۴۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْزِي أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُكَ طَازِغَابٌ يَلْبَبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيَّبَ وَلَا تَحْزُوا بِصَلَاةِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ۔

(متفق علیہ)

۹۴۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانِ أَنْ تُصَلَّى فِيهِنَّ أَوْ تَقْبَرُ فِيهِنَّ مَوْتَانِ أَحَدُهُمَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَسْتَرِفَ وَحِينَ تَغُورُ قَائِمًا لَهَا مِيزَةٌ۔

حَتَّى يَمِيلَ الشَّمْسُ وَجَيْنَ تَضَيُّعُ الشَّمْسُ لِلْعَرَبِ
حَتَّى تَعْرُبَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى
تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ
الشَّمْسُ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ قَعْدَةٌ مَتَّ الْمَدِينَةُ فَجَلَّتْ
عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ صَلَاةَ
الصُّبْحِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ
حَتَّى تَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْفِ
الشَّيْطَانِ وَحِينَ يَنْسُجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ
الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ الْفَلَّاحُ
بِالرُّمُومِ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَ يَنْسُجُدُ
جَهَنَّمَ فَإِذَا أَتَمَلَ النَّفْيُ تَصَلَّى فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ
مَحْضُورَةٌ حَتَّى تَصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اقْصُرْ عَنِ الصَّلَاةِ
حَتَّى تَعْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَعْرُبُ بَيْنَ قَرْفِ
الشَّيْطَانِ وَحِينَ يَنْسُجُدُ لَهَا الْكَفَّارُ قَالَ قُلْتُ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِذَا لَوْ صُورَ حَدَّثَنِي عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ
رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ قِيَمَ مَوْضِعٍ وَيَسْتَنْشِقُ قِيَمَ شَيْءٍ
إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَلَّيَا شَيْبِهِ ثُمَّ إِذَا
عَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ لَا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ
مِنْ أَطْرَافٍ رِيحِيَةٍ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَقِيلُ يَدَيْهِ إِلَى
السَّمَاءِ فَقَيْنَ لَا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنْ مِلِمَ مَعَ
الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمُرُ رَأْسَهُ لَا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ
أَطْرَافٍ شَعِيرَةٍ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَقِيلُ قَدَمَيْهِ إِلَى
الْكَعْبَيْنِ لَا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنْ مِلِمَ مَعَ
الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللَّهَ وَآثَنَى
عَلَيْهِ وَمَجَّاهُ بِالْيَدَيْنِ هُوَلَهُ أَهْلٌ وَقَرَعَ قَلْبُهُ وَتَلَوَ لَا

سورج غروب ہونے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک غروب ہو جائے۔

(مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کے بعد سورج کے بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں اسی طرح عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھی جائے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ آئے تو میں بھی مدینہ چلا آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے نماز کے بارے میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کہ فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک بیٹھ یہاں تک وہ بلند ہو کہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع کرتا ہے اور اس وقت کفار سجدہ کرتے ہیں پھر نماز پڑھ لو اس وقت تک جب سورج نصف النہار تک آئے کیونکہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور اس وقت آتے ہیں۔ نصف النہار کے وقت نماز سے رک ٹاؤ کیونکہ اس وقت جہنم جھونکا جاتا ہے جب سورج ڈھل جائے تو نماز ظہر ادا کرو کیونکہ یہ بھی نماز فرض ہے اور اس وقت بھی فرشتے آتے ہیں اسی طرح نماز عصر پڑھ کر نماز سے رک ٹاؤ یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو کہ سورج غروب ہو شیطان کے سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور کافراں اس وقت سجدہ کرتے ہیں اس کے بعد راوی حدیث عمر بن عبد العزیز نے عرض کیا یا نبی اللہ کچھ وضو کے بارے میں ارشاد فرمائیں تو سرکار نے فرمایا نہیں ہے تم میں سے کوئی شخص کہ وضو کے پانی کو قرقر کر کے پہلے گلی کرے پھر ناک میں پانی پڑھائے پھر ناک کو جھارے اس سے اس کے منہ ناک اور چہرے کے گناہ دھلتے ہیں اور چہرے کو اس طرح دھوئے جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ دارمی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں پھر ہاتھوں کو کنیوں تک دھوئے تو اس کے پوروں سے گناہ پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ جب ہر کامس کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں سے پانی کے ساتھ گرتے ہیں۔ پھر جب پیروں کو ٹخنوں تک دھوئے تو پیروں کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں۔ پھر جب کھڑے ہو کر نماز میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ کی شایان شان بزرگی کا تذکرہ

النَّصْرَ مِنْ خَطِيئَتِهِمْ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَكَذَلِكَ أُمُّهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۴۶ عَنْ كُرَيْبِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبَّاسِ بْنِ الْيَسُودِ بْنِ مَعْمُومَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلِّمْ عَلَيْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَبَلَغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ سَلِّ أَمْرُ سَلَّمَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ قَرَدَنِي إِلَى أَمْرُ سَلَّمَ فَقَالَتْ أَمْرُ سَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلِي عَنْهُمَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يَهْلِي عَنْهُمَا ثُمَّ دَخَلَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْعَبَّاسِيَّةَ فَقُلْتُ قَوْلِي لَكَ تَعْلَمُ أَمْرُ سَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَسْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَذَلِكَ تُصَلِّيَهُمَا قَالَ يَا ابْنَةَ آدَمَ أُمِّيَّةٌ سَأَلَتْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَانَا أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عِبْدِ الْقَيْسِ فَشَذَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کرتا ہے اور اس وقت دل کو ماسوی اللہ سے فارغ کر لیتا ہے تو وہ گنہگار ہوئے اسطرچ پاک ہو جاتا ہے جس طرح پیدائش کے دن پاک تھا۔ (مسلم)
جناب کریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب ابن عباس مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہرنے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ام المؤمنین سے ہمارے سلام کے بعد عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ کے طرز عمل کے بارے میں دریافت کرنا۔ میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سوال ام سلمہ سے معلوم کرو واپس اگر میں نے ان عینوں ماحمان کو بتایا تو انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر کر کے حکم دیا تو میں حضرت ام سلمہ سے جا کر پہلے ان حضرات کا سلام کیا اور پھر ان کے پاس یہ عرض کر لیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے ان رکعات کو رکھنا سیکھا ہے۔
۱۰ لیکن جب میں نے خود سرکار کو پڑھتے دیکھا یہ غلطی کو کر کے پاس بھیجا اور یہ کہلا دیا کہ آپ عصر کے وقت دو رکعات کو منع فرماتے ہیں لیکن خود پڑھتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ کی ایک بیٹی تھیں کہ رسول اللہ سے اس بارے میں فرمایا ہے تو سن لو کہ عبد قیس کے چند آدمی میری پاس آئے اور انکی وجہ میں ظہر کی آخری دو رکعت نہ پڑھ سکا یہ دونوں رکعتیں تھیں جو تمنا ہو گئی تھیں۔ (بخاری)

دوسری فصل

۹۴۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الصَّلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ إِبْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو دَرَفِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْمٍ نَحْوَهُ -

حضرت محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ قیس بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں (یعنی دو سنتیں اور دو فرض) تو اس شخص نے عرض کیا کہ بیشک لیکن میں غرضوں سے پہلے دو سنتیں ادا کر سکا تھا جن کو اب پڑھ رہا ہوں یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد) لیکن ترمذی نے اس طرح حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن ابراہیم نے قیس ابن عمرو سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے البتہ شرح السنہ اور مسابیح میں قیس بن عمرو سے اس طرح حدیث کو روایت کیا گیا ہے۔

۹۴۸ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِطَنَةِ
الْبَيْتِ وَصَلَّى إِلَيْهِ سَاعَةً شَاءَ مِنْ تَبِيلٍ أَوْ نَهَارٍ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ يَصِفُ النَّهَارَ حَتَّى تَزُولَ
الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۹۵۰ وَعَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلَاةَ يَصِفُ الشَّهَارَ
حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ
تُجْرَلُ لَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَقَالَ أَبُو الْخَلِيلِ
لَمْ يَنْ أَتَا قَتَادَةَ -

تیسری فصل

۹۸۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا فَرَسُ
الشَّيْطَانِ كَرَادَا أَرْفَعَتْ فَأَرْفَعَهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ فَأَرْفَعَهَا
فَرَادَا أَرَلَتْ فَأَرْفَعَهَا فَرَادَا ادْنَتْ لِلْعَرُوبِ فَأَرْفَعَهَا فَرَادَا
عَرَبَتْ فَأَرْفَعَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۹۸۲ وَعَنْ أَبِي بَصِيرَةَ الْخِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخَعِيِّينَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَالَ
إِنَّ هَذِهِ صَلَاةٌ عَزِيزَةٌ عَلَى مَنْ كَانَ مِنْكُمْ كَفَّيْعُوهَا
فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ
بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْوُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۸۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ تَصَلُّونَ صَلَاةَ
لَقَدْ صَحَّبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ

حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے نبی عبد مناف اس غار کعبہ کے لحاف سے اور نماز پڑھنے سے کسی کو مت روکنا اور جو شخص جس وقت شب و روز میں چاہے نماز پڑھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف النہار کے وقت سورج ڈھلنے تک سوائے جمعہ کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (شافعی)

حضرت ابو خلیل حضرت ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جمعہ کے علاوہ اور دنوں میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ سوائے جمعہ کے اور دنوں میں دوپہر کے وقت جہنم اگل بجھ کر کالی جاتی ہے (ابوداؤد نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ابویس کی ابوقتادہ سے احادیث ثابت نہیں ہے۔)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینک ہوتا ہے اور جب سورج بلند ہوتا ہے تو طیلحہ ہوجاتا ہے اور جب دوپہر ہوتی ہے تو پھر نزدیک ہوجاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے والا ہوتا ہے تو پھر شیطان اس کے قریب ہوجاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد جدا ہوجاتا ہے۔ (اسی لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مالک احمد نسائی)

حضرت ابو بصیرہ عفاروی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے محض میں عصر کی نماز کی امامت فرمائی اور نماز کے بعد فرمایا اگر یہ نماز تم سے پہلے (قوموں پر) بھی فرض تھی لیکن انہوں نے اس کی محافظت نہ کی اور ضائع کر دیا۔ اب جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اور عصر کے بعد شاہد کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور شاہد تارہ کو کہتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت معاویہ نے لوگوں سے کہا کہ بیشک تم نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھو لیکن ہمیں بھی سرکارِ دو عالم کی صحبت نصیب ہوئی مگر ہم نے نہیں بچھا

يُسَلِّتُهُمَا وَلَقَدْ تَسَلَّى عَنْهُمَا لَيْلَتِي الْوَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ
(رواه البخاري)

۹۸۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَدْ صَحَّ عَلَى دَرَجَةِ
الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفَنِي كَانَ
جُنْدًا بِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ
الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا
بِمَكَّةَ - (رواه أحمد و زرير)

کہ اپنے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہوں البتہ اپنے عصر کے بعد دو رکعت نماز
پڑھنے کی جماعت فرمائی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے زمین پر
پر ہوا جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچان لیا اور جس نے نہیں پہچانا اس نے
نہیں پہچانا اب وہ جان لے کہ میں جب (ابو ذر کا نام) ہوں میں نے سرکار
دو عالم سے سنا ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے
اور نہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔ مگر مکہ میں اس فقرہ کو تین بار فرمایا
(احمد و زریر)

جماعت کی فضیلت کا بیان

بَابُ لَجْمَاعَةٍ وَفَضْلِهَا

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نماز باجماعت انفرادی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت
رکھتی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک میں نے یہ تصدیق کر لی کہ میں
جمع کرنے کا حکم کروں پھر میں آگ لگائی جائے پھر میں نماز کا حکم کروں اور
اذان دی جائے پھر میں کسی کو نماز کی امامت کا حکم کروں پھر میں لوگوں کی طرف
متوجہ ہوں ایک روایت کے مطابق میں ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوں
جو نماز میں حاضر نہیں تھے کہ میں ان کے گھر جلا دوں اور قسم ہے اکی جس ذات
کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کسی کو علم ہو جائے کہ اسکو گوشت سے بڑی سی
بڑی ملے گی یا دو گھر گائے یا بکری کے تو وہ نماز عشاء کے لیے بھی حاضر ہو جائے
(بخاری مسلم)

۹۸۵ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ سَبْعًا وَ
عِشْرِينَ دَرَجَةً - (متفق علیہ)

۹۸۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَفِيَّ سَيْدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ
بِعَطَبٍ فَيُحَطَّبَ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ
رَجُلًا فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رِجَالٍ ذُرِفَ رِدَائِهِ
لَا يَتَمَهُدُونَ الصَّلَاةَ فَأَحْبَرَنِي عَلَيْهِمْ بَيْرُتُهُمْ وَ
الَّذِي لَفِيَّ سَيْدِهِ لَوْ تَعْلَمُوا أَحَدَهُمْ أَنَّهُ يَحِيدُ
عَرَفًا سَبِيحًا أَوْ مَرَمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَا
الْعِشَاءَ -

(رواه البخاري و مسلم و غيره)

۹۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلٌ أَهْلَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لِي قَائِمًا
يَقُودُنِي إِلَى السَّجْدَةِ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَرُخِّصَ لَهُ فَلَمَّا
ذَلَّ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ الْيَتِيمَ آتِيًا بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابو ہریرہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت
میں ایک نابینا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی رہنما نہیں جو
مجھے مسجد تک لائے اور حضور علیہ السلام سے مسجد کی حاضری سے رخصت
طلب کی تاکہ وہ گھر میں نماز ادا کر سکیں سرکار نے اس نابینا کو اجازت دیدی
لیکن جب وہ چلنے لگے تو انہیں بلایا اور فرمایا کیا تم اذان کو سنتے ہو

قَالَ فَاجِبٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۸۸۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ أَدْنَى بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بُرْدٍ وَرَوَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَا صَلَاةَ فِي الرِّجَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَدِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ ذَاتِ بُرْدٍ وَمَطَرٌ يَقُولُ لَا صَلَاةَ فِي الرِّجَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۸۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخِيَ عَشْرُكُمْ وَأَقِمْتِ الصَّلَاةَ فَأَبْدَأْتِ بِالنَّسْلِ وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَمِّنُهُ لِمَا لَطَعَهُمْ وَنَقَامَ الصَّلَاةَ فَلَا يَأْتِيَنَّهَا حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ وَوَائِلٌ لَيْسَ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ يَحْضَرُهَا الطَّعَامُ وَلَا هُوَ يُدْأِئُهُ الْأَخْبَتَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۱۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقِمْتِ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَسْتَعْمَرَنَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۹۹۳۔ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِهَدَتْ أَحَدًا لَكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمْسُقْ طَبِيئًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۹۹۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخْوَةً فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْبَيْتَ الْخِدْرَةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تو ایسا نہ جواب دیا بیشک سنتا ہوں سرکار فرمایا تو حاضر ہوا کر۔ (مسلم)
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب جب کہ سردی شدید اور ہوا تیز تھی نماز کے لیے اذان دی اور اس کے بعد لوگوں سے کہہ دیا کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ کا یہ معمول تھا کہ آپ بھی شدید سردی اور بارش کے موقع پر مؤذن سے فرماتے تھے کہ وہ اذان کے بعد لوگوں کو گھر میں نماز ادا کرنے کو کہہ دے (متفق علیہ)
حضرت ابن عمر ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا ہو اور عشاء کی نماز ہونے لگے تو کھانا شروع کر دو اور نماز میں عجلت نہ کرو یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جاؤ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول یہ تھا کہ جب ان کے سامنے کھانا ہوتا اور عشاء شروع ہوتی تو وہ کھانے میں مشغول رہتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہوتے اور کھانے کے دوران آپ نماز کی قرأت سنتے رہتے تھے (متفق علیہ)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کھانے کے موجود ہونے اور دو خبیثوں (پیشاب اور پاخانہ کے دباؤ) کی مداخلت کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے ان فرضوں کے اور کوئی نماز نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

جناب زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم میں سے کوئی جب مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کے لیے حاضر نہ ہو۔ (مسلم)

دوسری فصل

۹۹۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْتَعُوا نِسَاءَكُمْ كَمَا تَمْسُحُونَ بِبُيُوتِهِمْ خَيْرٌ لَكُنَّ - (رواه أبو داود)

۹۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا صَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا - (رواه أبو داود)

۹۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ سَمِعْتُ حَيْثُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَأَةٍ تَلْبَسُ الثَّيْبَ حَتَّى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ -

۹۹۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا سَتَعَطَّرَتْ فَمَرَّتْ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ فِيهَا كَذٌّ وَكَذَّاءٌ يَقْبَلُ زَانِيَةً - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ -

۹۹۹ عَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانًا قَالُوا لَا قَالَ أَشَاهِدُ فُلَانًا قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَفْضَلُ الصَّلَواتِ عَلَى الْمُتَارِفَتَيْنِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَيَسَّمُوهُمَا وَلَوْ حَبَوَا عَلَى الزَّكَاةِ وَإِنَّ الصَّغْتَ الْأُولَى عَلَى مِثْلِ صَغْفِ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا قَوَّيْتُ لَمْ لَا بُدَّ رُتْبَتُهُ وَلَئِنْ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَرْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحَدَاةً وَ صَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَرْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ دَعَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ - (رواه أبو داود والنسائي)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی خواتین کو مسجد کی ماضی سے منع نہ کرو۔ لیکن گھر - ہی ان کے لیے بہتر ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی نماز اس کے برآمدہ میں زیادہ بہتر ہے صحن میں پڑھنے سے اور کوٹھڑی میں زیادہ بہتر ہے کھلی جگہ میں پڑھنے سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنی محبوب شغفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد میں جانے کیلئے خوشبو لگائے یا ٹانگ کہ وہ اس طرح غسل کرے جس طرح جنابت سے پاک ہونے کیلئے غسل کرتی ہے۔ (احمد نسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ میں پرکاری موجود ہے جس کو آنکھ کا زنا کہہ سکتے ہیں اور عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس میں جاتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے (ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت کے بعد لوگوں سے فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں پھر دوسرے شخص کے متعلق فرمایا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (فجر اور عشاء) منافقین پرست گواہیں ہیں اگر تمہیں ان دونوں کے ثواب کا علم ہو تو تم گھسٹے ہوئے نماز میں حاضر ہوتے۔ صف اول فرشتوں کی صف کی مانند ہے اگر تمہیں صفا دل کا ثواب معلوم ہو تو تم جلدی کر کے اس میں شامل ہوتے۔ بیشک ایک شخص کی نماز دوسرے شخص کے ساتھ اس کی تنہا نماز سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخصوں کے ساتھ نماز ایک شخص کے ساتھ نماز سے زیادہ بہتر ہے اور نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو تو وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ (ابوداؤد - نسائی)

۱۰۰۱ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ وَلَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الدِّينَ قَبْ الْقَامِيَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۰۱ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ الْمَسَاءَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اتِّبَاعِهِ عَذْرَاةً أَوْ مَا الْعَذْرَاءُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِ قُطَنِيُّ)

۱۰۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَتَهَيَّأُوا بِالْخَلَاءِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَا لَكُمْ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ -

۱۰۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يُوَظَّفُ رَجُلٌ قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِالْإِعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظَرُ فِي تَعْدِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّي دُونَهُمْ حَتَّى يَتَخَفَّفَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ -)

۱۰۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْعِدُوا الصَّلَاةَ لِيَطْعَمَ وَلَا لِيَعْتَبِرَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ التَّنْزِيلِ)

تیسری فصل

۱۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُتَأَنِّفٌ قَدْ عَلِمَهُ نِفَاقُهُ أَوْ مَرِيضٌ إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ كَيْفَ شِئِيَ بَيْتَ جَدِّكَ حَتَّى

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین شخص آبادی میں یا جنگل میں گران کے درمیان نماز باجماعت قائم کی جائے (ورنہ) ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے لہذا خود پر جماعت کو لازم کر لو کیونکہ بیٹریا اس بکری کو کھالیتا ہے جو روڑ سے بچھڑ گئی ہو۔ (احمد۔ ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے موزن کی اذان کو سنا تو اس کو موزن کا اتباع کرنے سے کوئی عذر مانع نہ ہو صحابہ نے عرض کیا مذکر کیسے؟ تو مکرار نے فرمایا خوف یا مرض۔ اور نہیں قبول کی جائے گی اس کی نماز۔ (جو تنہا پڑھی ہے)

(ابو داؤد۔ دارقطنی)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب جماعت شروع ہو جائے اور کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو وہ پہلے تقاضا حاجت سے فارغ ہو۔ (ترمذی مالک۔ ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے ایسا کرنا روا نہیں (۱) ایسا شخص ہمارے نہ کرے جو نماز کے بعد دعا صرف اپنی ذات کے لیے کرے اور نمازیوں کو شمال نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو نمازیوں کے ساتھ خیانت کی (۲) اور کسی کے گھوڑے بغیر اجازت نہ جھانکے اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے گھوڑوں کے ساتھ خیانت کی (۳) اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ اس پر پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو یہاں تک کہ وہ فراغت حاصل کرے (ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کھانے یا کسی اور کام کی وجہ سے مؤخر نہ کرو۔ (شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں بیشک ہم یہ جان لیا کہ نماز باجماعت سے سوائے منافق کے اور کوئی روگردانی نہیں کرتا جس کا نفاق ظاہر ہو گیا ہے یا مرض کی وجہ سے حالانکہ ہم میں سے بیمار بھی دو آدمیوں کے سہارے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ قَالَ رَبُّكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَّمَكُمْ سُنَنَ الْهُدَى فَلَنْ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةُ
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَدُّنُ فِيهِ رُفْقِي رَوَايَةٌ قَالَ مَنْ
سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَدَا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَذِهِ
الصَّلَاةِ الْخَمْسِ حَيْثُ يَتَأَذَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِعَ
لِيَبْتَغِيَكُمْ سُنَنَ الْهُدَى فَلْتَمَنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى
وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ
فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ يَدِيكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ يَدِيكُمْ
لَهَلَبْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ
ثُمَّ يَخْدُمُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ
اللَّهُ لَهُ يَجْلُ خَطْوُهُ يَخْطُوها حَسَنَةً وَرَفَعَهَا بِهَا
دَرَجَةً وَحَقَّ عَنْهُ بِهَا سِتَّةٌ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا
يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُتَارِفٌ مَعْلُومٌ النِّقَافِ وَلَقَدْ كَانَ
الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يَهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ
فِي النَّصَبِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَوَلَّوْا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْذَّرِيَّةِ أَقْبَتْ
صَلَاةَ الْإِسَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِي يَحْذَرُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ
بِالنَّارِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۰۰۷ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاسْلُؤُوا إِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَتُؤَدُّ بِالصَّلَاةِ فَلَا
يُخْرِجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۰۰۸ وَعَنْ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ
بَعْدَ مَا أَقْبَتْ فِيهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَتَاهُ هَذَا فَقَدْ عَصَى
أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۰۹ وَعَنْ عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِذَاْنَ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرَّجْعَةَ

نماز کے لیے آتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں رسول خدا نے ہمیں ہدایت کے
طریقے تعلیم فرمائے اور ان میں سے ایک طریقہ ان مساجد میں نماز باجماعت
ہے جہاں اذان پڑھی جاتی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق جناب
عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے اس طرح
ملاقات کرے کہ اس کا ایمان کامل ہو تو وہ بیٹھی وقت نمازوں کی پابندی کرے
جب کہ اس کو اس کے (نماز) کیلئے بلایا جائے۔ کیونکہ اللہ نے نبی کریم کو ہدایت
کرنے کے لیے راستہ متعین فرمادیا ہے اور یہ باجماعت نمازیں تمہارے
لیے ہدایت کا راستہ ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں اس پیچھے رہتے والے کی
کی طرح نماز پڑھو گے تو اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور نبی کی سنت کے
ترک سے گمراہی اختیار کر دو گے۔ اور نہیں کوئی شخص جو اچھی طرح ہدایت
حاصل کر کے مساجد میں سے کسی مسجد کا قصد کرے تو اس کے ہر قدم پر اللہ
ایک نیکی لکھوا تا ہے ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ اس کے نام پر محال
سے مٹایا جاتا ہے اور بیشک ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ نماز باجماعت سے
سوائے منافق کے اور کوئی پیچھے نہیں رہتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہو تا ہے اور ایسا
شخص بھی نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتا ہے جو درود کیوں سہارا مسجد میں آتا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نماز عشاء کا حکم دے کر
(نماز عشاء شروع کر کے) خادموں کو حکم دیتا کہ وہ ان کے گھروں کو الگ
سے بلا دیں۔ (جو نماز عشاء کی جماعت میں شریک نہیں ہوتے) (احمد)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم مسجد میں ہوں اور اذان ہو جائے تو نماز
(باجماعت) پڑھیں بغیر ہم مسجد سے نہ نکلیں (احمد)
حضرت ابو شُعْبَہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد
سے اذان ہونے کے بعد نکلا تو جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

(مسلم)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے او
وہ مسجد سے نکلا مگر کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں اور اس کا والد ہی کا ارادہ

فَهُوَ مُتَأَنٍّ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۰۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَّعَ التَّيْدَ آوَقَلَهُ يُجِبُهُ فَلَكَ صَلَاةٌ لَيْلًا مِنْ عَذَابٍ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

۱۰۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّيَدَيْتَ كَثِيرَةً أَمْوَالٍ وَتَسْبَعُ وَأَنَا ضَرِيرٌ أَلْبَصِرُ فَهَلْ تَجِدُنِي مِنْ رُحْمَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَبَّعْ قَالَ فَحَتَّى هَلَا ذَلَمَ يَبْقَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ)

۱۰۱۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَغْضَبَنِي أَمْرٌ أَمَرَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَا أَتَمُّ بِصَلَاتِهِمْ جَمِيعًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَعَدَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّ عُمَرُوهُ إِلَى السُّوِّيِّ وَمَسَّكَ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوِّيِّ فَمَرَّ عَلَى الشَّهَادَةِ أَوْ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ أَرَسُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُوهُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَمُّ لَيْلَةً - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۱۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي فَمَا قَوْفَهُمَا جَمَاعَةٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۰۱۵ وَعَنْ كِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوظَهُنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ فَقَالَ يَلَالُ وَاللَّهِ لَنَمْنَعَهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَهْوَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ أَنْتَ لَمْ تَمْنَعَهُنَّ

نہیں تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے اذان سنی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس کی نماز قبول نہیں مگر جبکہ مذکور۔ (دار قطنی)

حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! بیشک مدینہ میں بہت زیادہ موزی جاؤر ہیں اور میں نابینا شخص ہوں کیا مجھے یہ اجازت ہے کہ میں مسجد میں حاضر نہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا کیا تم ہی علی الصلوۃ اور ہی علی الفلاح کہتے ہو میں نے کہا بیشک سنا ہوں تب سرکار نے فرمایا مسجد میں حاضر ہوا اور مجھے ترک جماعت کی اجازت نہ دی ۲ حضرت آدم و داود روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداءؓ اگر میں اُسے تو وہ نہایت ہی غیظ و غضب کے عالم میں تھے میں نے اُس سے معلوم کیا کہ غصہ غضب کی وجہ کیا ہے تو کہنے لگے خدا کی قسم میں محمد کی امت کے برابر ہوں اسکے سوا اور کچھ نہیں جانتا گروہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حاتمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے سلیمان بن ابی حاتمہ کو نماز فجر میں نہ دیکھا۔ صبح کے وقت جب حضرت عمرؓ بازار کی جانب چلے تو سلیمان کے مکان کی طرف گئے جو مسجد اور بازار کے درمیان تھا آپ نے سلیمان کی والدہ جناب شفاء سے کہا کہ میں نے سلیمان کو فجر کی نماز میں نہیں دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ سلیمان نے رات حالت نماز میں گزاری اور صبح کے وقت ان کی آنکھ لگ گئی تھی یہ سن کر جناب عمرؓ نے کہا کہ میرے لیے رات بھر نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ میں فجر کی نماز باجماعت پڑھوں (مالک)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو سے زیادہ افراد کے لیے نماز باجماعت ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت بلال بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے رفا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خواتین تم سے مسجد کی حاضری کی اجازت طلب کریں تو تم ان کو انکے حق سے محروم نہ کرو لیکن جناب بلال نے کہا ہم انکو منع کریں گے تو حضرت بلال سے جناب عبداللہ نے فرمایا میں کتنا ہوں یہ رسول اللہ کا فرمان ہے آپ کہنے ہیں کہ ہم

دَفِي رَوَايَةٍ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ قَبْلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ
كُتِبَ سَبَاقًا تَوَعَّدَتْهُ سَبَّهَ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللَّهِ
لَنَمْنَعَنَّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۶ وَعَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ
النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ
أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّا
نَمْنَعُهُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَتَى ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا قَالَ فَمَا كَلِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ
حَتَّى مَاتَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

انہیں منع کریں گے اور حضرت سالم کی روایت میں جو انکے والد کے حوالہ
سے ہے پھر جناب عبداللہ حضرت بلال کی جانب متوجہ ہو کر انہیں
خوب برا بھلا کہا اور میں نے ان سے کبھی ایسی باتیں نہیں سنی ہیں پھر فرمایا کہ
میں آپ کو سرکار کا ارشاد سنار ہا ہوں اور آپ کہتے ہیں کہ ہم انہیں منع کریں گے (مسلم)
حضرت مجاہد حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں تحقیق سرکار
دو عالم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجد میں آنے سے منع
نہ کرے اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے نے کہا کہ
ہم تو منع کریں گے تو جناب عبداللہ بن عمر نے فرمایا میں تو نہیں رکھتا بلکہ اللہ
دلم کا فرمان تیار ہا ہوں اور تم ایسا کہتے ہو مدادی کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ
بن عمر نے تو آخر وقت تک اپنے بیٹے سے بات نہ کی۔ (احمد)

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

پہلی فصل

صف سیدھی کرنے کا بیان

۱۰۱۷ عَنِ الثُّمَالِيِّ بْنِ كَيْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَوِي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا لَيْسَ بَيْنِي
وَبَيْنَ الْوَعْدِ أَحَدٌ حَتَّى رَأَى أَنَا كَدَّ عَدَلْتُ عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ
يَوْمًا فَعَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكْبُرَ فَرَأَى رَجُلًا جَابِوِيًّا
صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتَشَوْنَ صُفُوفَكُمْ
أَوْ لَيَعَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ دُجُوهِكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَيَّمَتِ الصَّلَاةُ قَامَ قَبْلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّمَتُوا
صُفُوفَكُمْ وَتَرَأَوْا قَائِي أَرْبَعَكُمْ مِنْ دَرَاءِ ظَهْرِي رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَفِي التَّمْثِينِ عَلَيْهِ قَالَ أَيُّمَتُوا الصُّفُوفَ قَائِي
أَرْبَعَكُمْ مِنْ دَرَاءِ ظَهْرِي -

۱۰۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ قَامَةِ
الصَّلَاةِ مَبْنِيٌّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْتَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ

حضرت ثمال بن کیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہماری صفوں کو تیروں کی طرح سیدھا کرتے تھے پھر آپ نے یہ سجدہ کیا کہ
ہم نے اس بات کو جان لیا ہے۔ لیکن ایک دن سید عالم نماز کے یہ کھڑے ہوئے
اللہ تعالیٰ تحریر ہوئے والی غنی تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص کا سینہ صف سے
باہر نکلا ہوا ہے اس وقت آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو
سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

(مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نماز کے لیے صفیں مرتب کی گئیں
تو رسول اللہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا
کردو اور قریب قریب مل کر کھڑے ہو۔ تحقیق میں تم کو عقب سے بھی
دیکھتا ہوں (بخاری اور بخاری و مسلم میں ہے کہ صفوں کو
مکمل کرو میں تم کو پس پشت بھی دیکھتا ہوں)

حضرت انس ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے
صفوں کو سیدھا رکھو کہ صفوں کو سیدھا رکھنا اہم ہے
میں سے ہے (متفق علیہ لیکن امام مسلم نے فرمایا ہے

تَمَامُ الصَّلَاةِ -

۱۰۲۰ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ مَتَا كُنَّا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَحْتَلِفُوا فَتَحْتَلِفُ قُلُوبُكُمْ وَيَسْتَلِئُ مِنْكُمْ أَدُلُّوا الْأَعْلَامَ وَاللَّهُمَّ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْلُبْنِي مِنْكُمْ أَدُلُّوا الْأَعْلَامَ وَاللَّهُمَّ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا قَلْبًا كَلِمَةً وَهَيْئَةً الْأَسْوَأِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْصَابِهِ تَلَفُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقْدَرُوا أَنْتُمْ وَأَتَمُّوا بِي وَلَمَّا تَقَرَّبْتُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَخَفُونَ حَتَّى يُتَخَفَهُمُ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۳ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَانَا حَلْفًا فَقَالَ مَا بِي أَرَأَيْتُمْ عَزِيزٌ تَخْرُجُ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَصْغُرُونَ كَمَا تَصْغُرُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصْغُرُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يَمُوتُونَ الصُّغُوفُ الْأَدْنَى وَتَبْرَأُ مَوْنُ فِي الصَّغِي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُغُوفٍ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُغُوفٍ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کہ یہ تکمیل نماز ہے (۱)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرماتے سیدھے ہو جاؤ اور میڑھے نہ ہو ورنہ تمہارے دل میڑھے ہو جائیں گے۔ چاہئے تو یہ کہ میرے قریب یعنی صف اول میں بالغ اور صاحبان عقل دشعوبہ کھڑے ہوں مانجے بعد با اعتبار عقل بدو سر کھڑے ہوں پھر ان کے بعد دوسرے حضرت ابن مسعود نے فرمایا آج کے دن تم اختلاف کے اعتبار سے بہت زیادہ ہو۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب صف میں وہ لوگ کھڑے ہوں جو صاحبان علم اور بزرگوں سے پرہیز کر نیوالے ہوں ان کے بعد ان کی سی جگہ پر رسول خدا نے تین مرتبہ فرمایا اے عبادہ رسول خدا نے فرمایا قریب از اول میں شور کرنے سے احتراز کرو۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو صف میں آگے بڑھنے سے تائید کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا اگے بڑھو اور میری اقتدا کرو اور جو تمہارے پیچھے ہوں وہ تمہاری طرح کریں اور ایک جماعت ایسی بھی ہوگی جو اعمال خیر کرنے میں پیچھے رہے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو فضل و کرم کے حصول میں پیچھے کر دے گا۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ میں تشریف لائے تو ان کو ٹھکریاں بناتے ہوئے دیکھے دیکھ کر فرمایا کیا بات ہے میں تم کو علیحدہ علیحدہ ٹھکریوں میں بٹا ہوا دیکھتا ہوں ایک مرتبہ اور ہمیں اس طرح دیکھ کر سرگاسنے فرمایا تم قبیل کی بارگاہ میں ملائکہ کی طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمائیے کس طرح رب کے حضور صف بندی کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں پہلی صف بہتر ہے اور آخری صف بدتر اور عورتوں میں پہلی صف بہتر ہے اور پہلی صف بدتر۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

۱۰۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رُفُوعًا صُغُوفًا وَفَارِغًا بَيْنَهُمَا وَحَادِثًا بِالْأَعْيَانِ
قَالَ الَّذِي نَفْسِي بَيْنَهُ إِنْ لَمْ يَرَى الشَّيْطَانُ يَدَّ خُلِّ مِثْ
حُكْلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَدَفُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَمُّ الصَّفِّ الْمَقْدَامُ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ لَقِيصٍ
فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمَوْخِرَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۷ وَعَنْ الْبَزَّازِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ
عَلَى الَّذِينَ يَكُونُونَ الصُّفُوفَ الْأُولَى وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبَّ
إِلَى اللَّهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَشْتَبِيهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهَ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ الصُّفُوفِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۲۹ وَعَنِ الثُّمَامِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا أَتَيْنَا الْ-
الصَّلَاةَ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ اعْتَدُوا سَوْدًا صُغُوفًا
وَعَنْ يَسَارِهِ اعْتَدُوا سَوْدًا صُغُوفًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَلَيْسَ كُمْ مَنَازِلَ فِي الصَّلَاةِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اپنی صفوں کو اس طرح متصل رکھو جس طرح دیوار کی انہیں اور کندھے
سے کندھا ملاؤ اس حد کی قسم جسکے قبضے میں میری جان ہے شیطان
صفوں کے علاوہ اس طرح داخل ہوتا ہے جس طرح بکری کا پچھلے
گھس جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ابتدائی صف کو مکمل کرو اس کے بعد دوسری صف
کو بھی اسی طرح۔ اور صرف اخیر صف میں کمی روا رکھو۔ (ابوداؤد)

حضرت براؤ بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر خوشی
پس جو پہلی صفوں میں شامل ہوتے ہیں
اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کو اور کوئی قدم نہیں
جو نمازی کو صف میں شامل کر دے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفوں کے داہنے حصے کی جانب
(مخصوصاً) زمینیں نازل فرماتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے
ہماری صفوں کو درست فرماتے جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تو تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب امامت فرماتے تو تکبیر تحریمہ سے پہلے داہنے طرف منہ کر کے
فرماتے سیدھے ہو کر صفیں درست کرو اسی طرح بائیں جانب رخ
کر کے صفوں کی درستی کا حکم فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جسکے کندھے نماز کی حالت
میں نرم ہوں (یعنی سیدھے کھڑے ہو گندھے اگلے نہ ہوں) (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۳۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا قَوْلَ الَّذِي تَقْبَلُ بِسَيِّدِهِ
إِلَى لَا رَكْعَةٍ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَكُهُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ -

(رواہ ابو داؤد)

۱۰۳۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّغِيرِ
الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الشَّافِي قَالَ إِنْ اللَّهُ وَ
مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّغِيرِ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ
عَلَى الشَّافِي قَالَ إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّغِيرِ
الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الشَّافِي قَالَ وَعَلَى الشَّافِي قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوِّدُوا صُفْرَكُمْ وَحَادُّوا
بَيْنَ مَنَازِلِكُمْ وَلِيَنُورَ فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذِيذِ يَجْعَلُ أَدْلَادَ
الصَّغِيرِ الْقَوَاعِدَ - (رواہ أحمد)

۱۰۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتُهُمُ الصُّفُوفُ وَحَادُّوا بَيْنَ الْمَنَازِلِ وَ
سُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيَنُورَ يَا يَدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَنْزَعُوا حُلُوتَ
الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهُ
قَطَعَهُ اللَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهُ
وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا إِلَى إِخْوَانِهِ -

۱۰۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْهُمْ إِلَّا مَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ -
(رواہ ابو داؤد)

۱۰۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّغِيرِ الْأَوَّلِ
حَتَّى يَكْثُرَ هُمُّهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ (رواہ ابو داؤد)

۱۰۳۷ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ مَهْبُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّغِيرِ وَحْدَهُ
فَأَمَرَهُ أَنْ يُبَيِّدَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو
دَاوُدَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ -

کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز شروع کرنے سے قبل مقتدیوں کو فرماتے سید اور برابر
ہو جاؤ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک میں تم کو عقب سے
بھی اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح سامنے سے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمتیں بھیجتے ہیں صف
اول پر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار
نے فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے صف اول پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ صحابہ
نے پھر عرض کیا کہ دوسری صف کے لیے بھی فرمادیں لیکن سرکار نے پھر صف
اول ہی کے لیے ارشاد فرمایا صحابہ نے عرض کیا کہ دوسری صف پر بھی تو
سرکار نے فرمایا دوسری صف پر بھی۔ اسکے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا رکھو: رکندہ سے کندھا ملاؤ اور اپنے
بھائیوں کے ساتھ آرام سے کھڑے ہو اور درمیانی جگہ کو ترک کر دو کیونکہ
خالی جگہوں میں شیطان اس طرح داخل ہو جاتا ہے جس طرح (خندق) بکری کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو اس طرح سیدھا رکھو کہ کندہ سے کندھا مقابل
ہو۔ درمیانی جگہوں کو بھیرو اور آسانی کے ساتھ کھڑے ہو۔ صف میں شیطان
کے لیے فراخی نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اس کو اللہ ملائے گا اور
جس نے صف کو قطع کیا اس کو اللہ تعالیٰ علیحدہ کر دے۔ (مسند ابوداؤد) لیکن
صاحب نسائی نے صف کو ملانے تک نقل کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جماعت میں) امام کو درمیان میں رکھو اور صف کے
خلاف کو ترک کرو۔ (ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم صف اول سے پیچھے رہے گی تو اس کو اللہ تعالیٰ بھی
دوزخ کے پچھلے حصہ میں ٹھکانے گا۔ (ابو داؤد)

حضرت وابید بن معبد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
کو سرکارِ دعوٰ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صف کے پیچھے علیحدہ نماز پڑھتے
دیکھ کر فرمایا کہ تم نماز کا احادہ کرو (احمد، ترمذی، ابوداؤد) اسلام ترمذی نے
فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ الْمَوْقِفِ

نماز (یا جماعت) میں کھڑے ہونے کا بیان

پہلی فصل

۱۰۳۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَجْمُوعَةً فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَقَعْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ يَبْدِي مِنْ دَرَاءِ ظَهْرِهِ كَمَا كُنْتُ كَذَلِكَ مِنْ دَرَاءِ ظَهْرِهِ إِلَى الْيَتِي الْأَيْمَنِ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۰۳۹ وَعَنْ سَمَاءٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَكَلَعْتُ يَبْدِي فَأَدَارَنِي حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارَانِ مِنْ صَحْبِهِ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ يَبْدِيْنَا جَمِيعًا فَدَعَانَا حَتَّى أَقَامَنَا خَلْفًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَبَيْنِي وَبَيْنَنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرُكُمُ خَلْفَنَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمِثْلِهَا وَأَخَالَتِهِ قَالَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْرًا كَرِهَ فَرَكَمَ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ إِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْمًا وَلَا تَعُدَّ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر تھا جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت کی جانب ہاتھ کر کے مجھے بائیں طرف سے اپنی داہنی جانب کھڑا کر دیا۔ (مسند علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آکر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے پیچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اس دوران جابر بن عمر بھی آئے اور وہ سرکار کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو ہاتھ پکڑ کر ہمیں وہاں سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور یہ صحابہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ اور سرکھڑے نماز ادا کر کے اللہ شام میں ہمارے پیچھے تھیں۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی تو مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا ہمارے ساتھ میری ماں یا خالہ بھی تھیں ان کو پیچھے کھڑا کیا۔ (مسلم)

حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ کو کوع میں تھے میں صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی کوع میں چلا گیا بعد میں چلتا ہوا صف میں شامل ہو گیا جب اس واقعہ کا ذکر سرکار کے سامنے ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شوق میں اسافر فرمائے لیکن اس طرز عمل کا اعادہ نہ کیا جائے۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت سمروہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمیں حکم فرمایا

۱۰۴۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ

کہ جب نماز ادا کرنے والوں کی تعداد تین ہو تو ان میں سے ایک شخص کو بڑھ جائے۔ (ترمذی)

حضرت عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدائن میں نماز کی امامت کی میں ایک دوکان میں اوپر کھڑا تھا جبکہ مقتدی نیچے تھے اس موقع پر جناب حذیفہ شریف لے آئے اور انہوں نے ہاتھ پکڑ کر مجھ سے نیچے اتار دیا تو میں نیچے آگیا نماز کے بعد جناب حذیفہ نے مجھ سے سوال کیا کیا آپ نے یہ نہیں سنا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص امام بنے تو اس کو مقتدیوں سے بلند مقام پر نہ کھڑا ہونا چاہیے یا اس کی مانند ارشاد فرمایا جناب ہمارے کہتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ سے کہا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تو میں نیچے اترا کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن سعدی روایت کرتے ہیں مجھ سے معلوم کیا گیا کہ سرکارِ دو عالم کا منبر کس کھڑکی کا بنا ہوا تھا۔ تو میں نے بتایا کہ وہ بھاؤ کی کھڑکی کا بنا ہوا تھا جس کو فلان خاتون کے آزاد کو غلام نے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا تو رسول اللہ اس پر کھڑے ہوئے جب اس کو رکھا گیا تو منبر سے اتر کر رسول اللہ نے قبلہ کی طرف منبر کے کبیر تحریر کی کہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ رسول خدا نے قرأت کی کہ اللہ رکھ کر اس کو رکھ کر اس کے ساتھ اب نمازیوں نے رکوع کیا پھر سرکار نے رکوع سے سر اٹھایا پھر پیچھے ہیر پیچھے بیٹھے اور سجدہ کیا پھر منبر پر تشریف لائے تلاوت فرمائی اسکے بعد رکوع کیا رکوع سے سر اٹھا کر پیچھے بیٹھے زمین پر سجدہ کیا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور امام مسلم نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے لیکن اس کے آخر میں اس طرح کہا ہے جب سرکار نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے توجہ ہو کر فرمایا نہیں کیا میں نے یہ عمل کر سہا ہے کہ تمہیں میری نماز کا علم ہو اور تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حجرہ کے باہر آپ کی آواز کی۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ابو امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ کہ میں تمہیں رسول اللہ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں۔ راوی نے بتایا کہ جب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتا تھا اَنَا ثَلَاثَةٌ اَنْ يَتَقَدَّمَ مَتَا اَحَدًا۔ (رواہ الترمذی)

۱۰۲۲۔ وَعَنْ عَمَارٍ اَنَّهُ اَمَرَ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلَى دُكَّانٍ يُصَلِّي وَالنَّاسُ اسْتَفَلَّ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حَذِيفَةُ فَاحْتَدَّ عَلَى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَارٌ حَتَّى اَنْزَلَهُ حَذِيفَةُ فَلَمَّا قَرَعَ عَمَارٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا اَمَرَ الرَّجُلُ الْعَوْمَ فَلَا يَتَقَدَّمُ فِي مَقَامٍ اَرْقَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ يَحُودِ الْاِثْمَ فَقَامَ عَمَارٌ لَدَى الْاِثْمِ حَتَّى اخَذَتْ عَلَى يَدَيْهِ۔

(رواہ ابوداؤد)

۱۰۲۵۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَبِي كَثْبٍ اَلَيْسَ بِرَقْعٍ اَوْ مِنْ اَثْلِ الْعَابَةِ عَمِلَهُ فَلَاكَ مَوْتِي فَلَا تَكْرِسُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ اَوْ رَكَعَ رَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْاَكْرَجِينَ ثُمَّ عَاذَ لَى الْاِثْمِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ رَكَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْاَكْرَجِينَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُسْنَدِ عَلَيْهِ وَحْدَهُ وَقَالَ فِي اُخْرَى فَلَمَّا قَرَعَ اَتَمَّكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ائْتِا صَنَعْتُ هَذَا لِيَا تَعْلَمُوْا وَلِيَتَعْلَمُوْا صَلَاتِي۔

۱۰۲۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَةٍ وَالنَّاسُ يَأْتُونَ بِمِنْ قَرَأَ الْحُجْرَةَ۔ (رواہ ابوداؤد)

۱۰۲۷۔ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقَامَ الصَّلَاةَ

وَصَفَّ الرِّجَالِ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْعِلْمَانِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ
فَكَذَرَ صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا صَلَاةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا أَهْلِي
لَا أَحِبُّ إِلَّا قَالَ أَمِيئِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۴۸ - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ
فِي الصُّلَاةِ الْمُقَدَّمَةِ فَجَبَدَ فِي رَجُلٍ مِنْ خَلْفِي جَبْدَةً
فَنَحَا فِي دَعَاءٍ مَعَارِيءٍ قَوْلًا لَوْ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا
انْصَرَفَ لَدَا مُرَأَتِي بَنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا قَتِي لَا يَسُوءُكَ
إِنَّ هَذَا أَعْمَدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي أَنَا نَلِيهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلْكَ أَهْلُ
الْعَقْبِ وَرَبِّ الْعَقْبَةِ ثَلَاثٌ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيَّ جُحْدٌ
إِلَّا وَلَيْسَ إِلَيَّ عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ
مَا نَعَيْتَ يَا أَهْلَ الْعَقْبِ قَالَ الْأُمَرَاءُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سرکار نے امامت فرمائی تو پہلے مردوں کی صف بنائی گئی اسکے بعد بچوں کی
صف بنی اسکے بعد راوی نے بقیہ نماز کا طریقہ بھی بتایا اور کہا کہ سرکار ایسے
ہی نماز پڑھتے تھے۔ عبد اللہ اعلیٰ نے کہا یہ کہ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ راوی
نے میری اُمت کف کو استعمال کیا ہو۔ (ابوداؤد)

جناب قیس بن عباد روایت کرتے ہیں کہ ایک مسجد میں پہلی صف میں نماز ادا
کر رہا تھا ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچا اور کھینچ کر میری جگہ کھڑے ہو گئے
اس دوران مجھے اپنی نماز کا کوئی خیال نہ رہا (یعنی بیکسوئی ختم ہو گئی) جب نماز
سے فارغ ہوا تو دیکھا کہ جناب ابی بن کعب تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا
صاحبزادے! اللہ تعالیٰ تمہیں پریشانیوں سے محفوظ رکھے یہ رسول خدا کا
ہم سے معاہدہ ہے کہ ہم صف اول میں مل کر کھڑے ہوں اسکے بعد جناب ابی
نے قبلہ کی طرف منہ کر کے فرمایا رب کعبہ کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے یہ جو
جناب ابی نے تین مرتبہ فرمایا اسکے بعد کہنے لگے خدا کی قسم میں مالداروں پر فخر
ان پر ہے جو مالداروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابو یعقوب
راوی (کنیت جناب ابی بن کعب) سے معلوم کیا کہ اہل عقد سے کیا مراد ہے تو انہوں

امامت کا بیان

بَابُ الْإِمَامَةِ

پہلی فصل

۱۰۴۹ - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمَرُ الْقَوْمُ أَنْ يَكْتُبُوا كِتَابَ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا
فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالشَّرِّ فَإِنْ كَانُوا فِي الشَّرِّ سَوَاءً
فَأَدَّاهُمْ وَجْهَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْوَجْهِ سَوَاءً فَأَدَّاهُمْ
وَسَاءً وَلَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي
بَيْتِهِ عَلَى تَكْرُمِهِ إِلَّا يَأْذَنُ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ
لَا يُؤْمَرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ -

۱۰۵۰ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤْمَرُوا أَحَدُهُمْ
أَحَقُّهُمُ بِالْإِمَامَةِ أَثَرَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ
مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ فِي بَابِ بَعْدِ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ -

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا
کہ قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن کریم کا زیادہ عالم ہو اور اگر سب لوگ ایک
جیسے ہی ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرے اور اگر اس
معاملہ میں سب برابر ہوں تو ہجرت میں سبقت کرنے والا قابل ترجیح ہے
اور اگر ہجرت کے معاملہ میں بھی سب ایک جیسے ہوں تو عمر آدمی امامت
کا زیادہ مستحق ہے۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی دوسرے کی حکومت کے زعم
میں اور نہ بیٹھے کسی کے گھر میں عز کی جگہ بغیر اس کی اجازت کے نہ بیٹھیں
حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب نماز
پڑھنے والے تین فرد ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرے

اور امامت کا اقتدار ان میں بہتر قرآن پڑھنے والا فرد ہے (مسلم اور
مالک بن حویرث کی حدیث باب الاذان کے بعد کسی باب میں ذکر کی گئی ہے۔

دوسری فصل

۱۰۵۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُونَ لَكُمْ خِيَارَكُمْ وَلَيْسَ بَكُمْ قَرَأَ لَكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۵۲ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ الْعُمَيْيِّ قَالَ كَانَ مَا لَكَ ابْنُ الْحَارِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّاتِنَا حَدَّثْتُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا قَالَ أَبُو عَطِيَّةٍ فَقُلْنَا لَهُ نَقْدَمُ فَصَلِّ قَالَ لَنَا قَدْ مَوَّاجِلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ وَنَسَلَحُوا نَكْمُ لَوْلَا سَلَّيْكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَوْمُهُمْ وَلَيْسَ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ اقتصَرَ عَلَى لَفْظِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۵۳ وَعَنْ أَبِي قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ أَعْمَى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۵۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَواتُهُمْ إِذَا نَهَمَ الْعَبْدُ الرَّبَّ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَرَدَّجَهَا عَلَيْهِمَا سَلْخَطٌ فَلَمَّا مَرُّوا بِهِمْ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ غَرِيبٌ -

۱۰۵۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَواتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُوَ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ آتَى الصَّلَاةَ وَبَارَأَ الدِّبَارَ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَقُوتَ وَرَجُلٌ اِغْتَبَبَ مُحَدَّرَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَكْجَه)

۱۰۵۶ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ مِنْ أَشْبَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَّاهِمَ أَهْلَ الْمَسْجِدِ لَا يَحِيدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر فرد اذان پڑھے اور قرآن کریم بہتر پڑھنے والا امامت کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو عطیہ عقیلی روایت کرتے ہیں کہ جناب مالک بن حویرث ہماری مسجد (بنو عقیل) میں آتے اور حدیث نبوی سناتے ایک حدیث سناتے ہوئے نماز کا وقت ہو گیا۔ تو ابو عطیہ فرماتے ہیں ہم نے جناب مالک سے کہا آگے بڑھیں اور امامت کریں تو انہوں نے فرمایا تم میں سے ہی کوئی امامت کرے اور میں تمہیں امامت نہ کرنے کی وجہ بیان کروں گا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے جو شخص کسی قوم میں ملاقات کے لیے جائے تو اس کی امامت نہ کرے بلکہ اس قوم میں ہی سے کوئی امامت کرے (ابوداؤد۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے صرف وجہ امامت تک اختصار کیا ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو امامت کے لیے نامزد فرمایا حالانکہ وہ نابینا تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین فرد ایسے ہیں جن کی نمازیں کانوں سے بلند نہیں ہوتیں (۱) مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس آئے (۲) وہ عورت جس نے اپنے شوہر کی ناراضگی کی حالت میں رات بسر کی (۳) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (اما ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ان تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (۲) وہ شخص جو نماز کے لیے تاخیر کر کے آئے اور تاخیر سے راویہ ہے کہ وقت گزار کر (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد فرد کو غلام بنا رکھا ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سلامہ بنت حار روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ نمازی امامت کے لیے ایک دوسرے پر ٹھالیں گے۔ اور مسجد میں امامت کرنے والا نہ ملے گا۔ (احمد)

یہ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۱۰۵۷. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَكُمْ كُلِّ امِيٍّ يَدْرَأُكَانَ اَوْ قَاجِرًا اَوْ اَنْ عَمِلَ الْكِبَايْرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ يَدْرَأُكَانَ اَوْ قَاجِرًا اَوْ اَنْ عَمِلَ الْكِبَايْرَ وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَدْرَأُكَانَ اَوْ قَاجِرًا اَوْ اَنْ عَمِلَ الْكِبَايْرَ (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میرے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو اور نماز باجماعت واجب ہے ہر امام کے پیچھے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو اور نماز بخلاف ہر مسلمان کیلئے واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۰۵۸. عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِنَاءِ مَسِيرِ النَّاسِ يَمُرُّنَا الرُّكْبَانُ لَنَا لَهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هَذَا الرَّحْمَنُ فَيَقُولُونَ يَرْعَمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ أَدْعِي إِلَيْهِ أَدْعِي إِلَيْهِ كَذَا أَكُنْتُ أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يَعْزِي فِي صَدْرِي وَكَأَنَّمَا الْعَدَبُ تَلْمُزٌ بِإِسْلَامِهِمْ الْفَتْحُ فَيَقُولُونَ اَتَرْكُوهُ وَكَوْمَهُ فَرَأَيْتُمْ إِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهَوُ بَيْنِي صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ دَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادِرَ كُلِّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَأَ ابْنُ قُرَيْشٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي جَنِينَ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي جَنِينَ كَذَا فَإِذَا احْضَرَتِ الصَّلَاةُ فَيَقُولُونَ أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ كَمَا أَرَادَ قُرْآنًا فَتَنْظُرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدًا كَرَّ قُرْآنًا مَرَّتَيْنِ لِمَا كُنْتُ أَتْلُو مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدْ مَرَفِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَيْتٍ أَوْ سَبْعٍ يَنْبَغِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بَرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النَّبِيِّ أَلَا تَنْظُرُونَ عَنَّا إِنْ سَأَلْتُمْ قَارِئَكُمْ فَاسْتَرَوْا فَقَطَعُوا بَيْنِي قَوْمِي صَافِيًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ قَدَحِي بِنَا إِلَيْكَ الْعَقِيصِينَ۔

(رواہ البخاری)

۱۰۵۹. وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ

حضرت عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایسی جگہ مقیم تھے جو دیہات کے کنارے تھی اور قافلوں کی گندگاہ بھی۔ جب قافلے وہاں آتے تو ہم قافلے والوں کے ساتھ سامنے کے بارے میں معلوم کرتے تھے اور سرکارہ المہر۔ شمس بعد اہم میں مرتبہ قافلہ والوں سے معلوم کیا کہ جنہوں نے اعلان نبوت کیا ہے وہ کون ہیں اور ان کا کیا تعارف ہے؟ تو قافلہ والوں نے بتایا کہ ان کا (نبی علیہ السلام) خیال یہ ہے کہ ان کو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے اور وہی بھیجی ہے راوی کہتے ہیں کہ اس طرح میں سن سن کر کلام الہی کو یاد کرتا رہتا اور وہ میرے سینے میں چپک جاتا۔ عرب نے اپنے اسلام کے افکار کے سلسلہ میں فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے اور کہتے تھے ان (نبی علیہ السلام) کو انکی قوم قریش کیلئے چھوڑ دو ورنہ اگر وہ اپنی قوم قریش پر غالب آجائیں اور مکہ فتح ہو جائے تو وہ نبی صادق ہیں جب مکہ فتح ہوا تو لوگوں نے اسلام لانے میں جلدی کی مگر اللہ نے بھی قوم کے بقیہ افراد پر سبقت کی اور اسلام لانے کے بعد اگر اہل قوم سے کہا خدا کی قسم میں نبی برحق کے پاس سے آیا ہوں۔ مجھے نبی برحق نے فلاں فلاں وقت اس طرح نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو اذان کہو اور ایک ایسا شخص امامت کرے جسکو قرآن زیادہ یاد ہو جو مکہ اپنے قبیلہ والوں میں مجھے سب سے زیادہ قرآن یاد تھا کیونکہ میں ہر ایک کو قافلوں کے قرآن سکھایا کرتا تھا چنانچہ مجھے امام بنایا گیا سو میری عمر چھ سال تھی جب میں لٹا کیلئے کھڑا ہوا تو ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب میں سجدے میں جاتا تو چادر سمٹ جاتی تھی چنانچہ ایک عورت نے لوگوں سے کہا کہ تم ہمارے نظروں سے امام کی سرگاہ کی پردہ داری کا انتظام نہیں کر سکتے تب لوگوں نے حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی ہجرت کے ابتدائی دور میں

ہدیز منورہ میں جناب سلم جو حضرت ابو حنیفہ کے آزاد کردہ غلام تھے لاکر تے تھے حالانکہ اس دوران جناب عمر اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی موجود تھے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں تک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی (۱) ایسا امام جس سے مقتدی ناخوش ہوں (۲) ایسی عورت جو خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے (۳) ایسے دو بھائی جن کی آپس میں ناچاقی ہو۔ (ابن ماجہ)

الْأَوَّلُونَ الْمَيِّتِينَ كَانَ يُؤْتِيهِمْ سَائِلُهُمْ مَوْلَى أَبِي حَنِيفَةَ
فَرَفَعَهُمْ عُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۰. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرَفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ
رُءُوسِهِمْ شَبْرًا رَجُلٌ أَمَرَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةٌ
بَاتَتْ وَرَدَّجَهَا عَلَيْهَا سَافِرٌ وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

امام پر مقتدیوں کے حقوق

بَاب مَا عَلَى الْإِمَامِ

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی امام کی اقتداء میں ایسی مکمل اور مختصر نماز ادا نہیں کی جیسی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ادا کی۔ اگر آپ دوران نماز کسی بچے کے رونے کی آواز سنے تو اس خیا سے کہ اسکی ماں نعت میں نہ پڑ جائے نماز کو مختصر فرما دیتے تھے (متفق علیہ) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ طویل نماز پڑھوں لیکن جب کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس بچے کی ماں کی شدت فکر کی بنا پر نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو اسکو چاہیے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ مقتدیوں میں سیوا کمزور اور لڑ سے بھی ہوتے ہیں اور جب تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے طویل کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت عیسیٰ بن ابی حازم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت ابوسعود نے بیان کیا کہ ایک شخص نے میرا کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میں فلاں شخص کی دیر سے فخر کی جماعت سے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ نماز میں بہت طویل دیتا ہے

۱۰۶۱. عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَأَوُا إِمَامًا مَرَّ قَطُّ
أَخَفَ صَلَوةً وَلَا أَمَّ صَلَوةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَنْ كَانَ لِيَسْمَعَ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفَ مَخَافَةَ
أَنْ تُفَنَّنَ أُمُّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۲. وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ لَادَّخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أَرِيْدُ
لَهَا لَهَا فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي وَمَا
أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةٍ وَجِدَ أَيْمٍ مِنْ بُكَائِهِمْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۰۶۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ
فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالصَّبِيَّ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّيْتُ أَحَدَكُمْ
لِنَفْسِي فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۶۴. وَعَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَئِنْ لَأَتَخَذُ
عَنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَا يَمَّا يُطْوِلُ بِنَا
فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْجِلَةٍ

ادا کرتے تھے۔ جب سرکارِ سمیع اللہ من حمدہ فرماتے تو ہم میں سے کوئی اپنی کمر کو سیدھا نہ کرتا یہاں تک کہ سرکارِ سجدہ کے لیے پیشانی زمین پر رکھتے (مستفق ملیے)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نماز مکمل ہوئی تو سرکار نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع۔ سجود قیام و سلام میں مجھ پر سبقت نہ کرو بلا شک میں تم کو سامنے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پر سبقت نہ کرو جب وہ تکبیر کے تو تم بھی تکبیر کرو اور جب امام طالعنا لین کے تو تم آمین کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمیع اللہ من حمدہ کے تو تم ربنا لک الحمد کو۔ (مستفق ملیے لیکن امام بخاری نے طالعنا لین کے بعد آمین کے الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا ہے)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور گھوڑے سے گر گئے جس سے آپ کی داہنی کمرٹ چھل گئی اسکے بعد آپ نے کوئی نماز بیٹھ کر پڑھی۔ ہم نے بیٹھ کر آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی نماز سے فارغ ہو کر سرکار نے فرمایا امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اسکی اقتدا کی جائے۔ جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ رکوع سے اٹھے تو تم بھی اٹھو اور جب وہ سمیع اللہ من حمدہ کے تو تم ربنا لک الحمد کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو لیکن حیدری نے کہا ہے کہ اگر آپ قیام بخاری کی دہر سے تھا اسکے بعد سرکار نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی لیکن مقتدی صحابہ نے کھڑے ہو کر اور آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور علی عرف رسول اللہ کے آخری فعل پر کیا جاتا ہے یہ الفاظ امام بخاری میں بھی ملتا ہے امام مسلم نے بھی کی ہے اور صرف سب بیٹھ کر نماز پڑھو تک حدیث کو بیان کیا ہے اور امام مسلم نے ایک روایت میں اس طرح نقل کیا ہے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ زیادہ طویل ہوئے یعنی علامت کی دہر سے نقابت زیادہ ہوئی تو جنابِ بادل نماز کے بارگاہ میں

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنُ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَنْصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ - (مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي يَا لِرُكُوعٍ وَلَا يَأْتِجُرُّوهُ وَلَا يَأْتِجِيَامِرُهُ وَلَا يَأْتِجِيَصْرَافُ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَارِحِي وَمِنْ خَلْفِي - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَأْنُ دُرُوا الْإِمَامَ مَذَاكِبَ فَكِدْرُوا قُلُوبًا قَالُوا وَلَا الضَّالِّينَ فَكُفُّوا أَمِينَ فَلَمَّا أَرَكُمُ فَارْتَعَوْا فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ إِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ -

۱۰۴۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصَارَ عَنْهُ فَجْجٌ شَقِيءٌ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَائِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَوْهُ ثُمَّ قُلْنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَعَ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قَائِمًا فَإِذَا أَرَكُمُ فَارْتَعَوْا فَإِذَا أَرَكُمُ فَارْتَعَوْا فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَلَمَّا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جَالِسًا أَجْمَعُونَ قَالَ الْحَمِيدِيُّ قَوْلُهُ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرْصُوعِ الْقَدِيرِ ثُمَّ نَعَى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا ثُمَّ يَأْمُرُهُمْ بِالْعَمْرِ وَلِنَّمَا يُؤَخَّرُ يَا لِرُخْوَةٍ الْخَيْرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَتَفَقَّ مُسْلِمٌ إِلَى أَجْمَعُونَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ فَلَا تَحْتَلِعُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا سَجَدَ فَاسْجُدُوا -

۱۰۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا تَفَعَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَدُّهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ

مُرَدًّا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ الْيَوْمَ
لَحْمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَةً
فَقَامَ رُفْعًا ذِي بَيْنٍ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا تَخَطَّانِ فِي
الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَقَا مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى
ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَدْمَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَعَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ
فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَنَا
يُسَمُّهُ أَبُو بَكْرٍ النَّاسُ التَّكْبِيرَ.

۱۰۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَحْشَى الْوَيْلُ بِيَدِهِمْ رَأْسَ قَبْلِ الْإِمَامِ
أَنْ يُحْزَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ جَمَاعَةٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۰۴۴ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَ
الْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ عَلَيْهِ.

۱۰۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودًا مُبْعَدًا
وَلَا تَعْدَاوَةَ شَيْئًا دَمَنْ أَحْرَكَ رُكْعَةً فَقَدْ أَحْرَكَ الصَّلَاةَ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى وَلَهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يَدْرِكُ التَّكْبِيرَ
الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ
الْقَتَارِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اطلاع دینے آئے تو آپ نے فرمایا کہ جناب ابو بکر کو امامت کے لیے کہا جائے
تو ان دنوں جناب ابو بکر نے امامت فرمائی جب سرکار کی طبیعت بہتر ہوئی تو
دوا دیوں کے درمیان ان کے سہارے اس انداز میں مسجد میں تشریف
لائے کہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح مسجد میں
داخل ہوئے جب جناب ابو بکر کو آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے
پچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے روک دیا اور ان کے ہاتھ پر
ہاتھ کر نماز پڑھی اس وقت جناب ابو بکر کھڑے ہوئے اور سرکار کی اقتدا
کر رہے تھے اور دوسرے نمازی جناب ابو بکر کی اقتدا میں نماز لہا کر رہے
تھے۔ (متفق علیہ لیکن امام بخاری و مسلم کی دوسری روایت کے مطابق جناب
ابو بکر مگر کے فرائض ادا کر رہے تھے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو (ام) سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے اس کو اس بات
کا خوف یاد نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل
کر دے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت علی و معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور
امام حالت نماز میں ہو تو جیسا کہ امام کرتا ہے ویسا ہی متقدمی بھی
کرے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ تو ہم حالت سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ
کو لیکن اسکو مطلقاً شمار میں نہ لاؤ اور جب کو رکعت مل گئی اسکو جماعت مل گئی۔
(اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب کو رکوع مل گیا اسکی رکعت مکمل ہوگئی) (ابوداؤد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمنہ اللہ کے لیے چالیس دن نماز باجماعت
اس طرح ادا کی کہ اسکی تکبیر تحریر ہو تھانہ ہوئی تو اسکے لیے دوا آزادیاں لکھی
جاتی ہیں ایک آزادی نار و زرخ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

صَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِدَا إِلِكَ صَلَّيْ
أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْيَا مَرُ تُصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَدَنِي نَفْسِي خَفَقَةً وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا
الْعَبَّاسُ يَصَلُّوهُ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ
فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لَيْتَ أَخْرَجَهُمَا وَمَا إِلَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ لِبَكْرٍ
إِلَى جَنْبِكَ فَاجْلِسْ لَهُ إِلَى جَنْبِكَ إِيَّيْكَ بِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ خَدَخْتُ
عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ
مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْضَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهُمَا فَمَا
أَتَكْرِهْتُهُ شَيْئًا عِدَاةً قَالَ أَسَمْتُ لَكَ الرَّجُلَ
الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِنْ
أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ السُّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَهُ
قِرَاءَةُ أَمْرِ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيرٌ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۱ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُخَفِّضُهُ
قَبْلَ الْإِمَامِ قَاتِلٌ تَأْوِيلُهُ يَبِيدُ الشَّيْطَانُ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

بَابُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَرَّتَيْنِ

پہلی نفل

۱۰۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي
بِهِمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کہا اس منصب کے آپ زیادہ اہل ہیں لہذا ان ایام (ملات) میں حضرت
ابوبکر نے امامت فرمائی۔ پھر جب رسول اللہ کو مرض سے افادہ ہوا تو
نماز ظہر کے لیے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے ان میں
سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت جناب صدیق نماز پڑھا رہے تھے
جب حضرت ابوبکر کو آپ کی آمد کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو
آپ نے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں حضرات
سے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھا دو۔ لہذا ان حضرات نے
سرکار علیہ السلام کو جناب صدیق کے پہلو میں بیٹھا دیا اور حضور علیہ السلام
بیٹھ گئے۔ راوی حدیث عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس
کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں آپ سے وہ حدیث جو حضور علیہ السلام
کی ملالت کے بارے میں ہے اور میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے بیان
ذکر کروں تو ابن عباس نے فرمایا بیان کرو چنانچہ میں نے حدیث نقل کی تو ابن عباس
نے اس کے بارے میں کچھ نہ فرمایا البتہ یہ کہا کہ میں اس دور شخص کا نام بتاؤں جو
حضرت عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا فرمائیے تو انہوں نے کہا کیا حضرت عائشہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع
پا لیا اس نے رکعت کو پایا اور جس کی قرأت میں سورہ فاتحہ رہ گئی
اس کا بہت سا ثواب چھوٹ گیا۔

(مالک)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص (امام سے)
اپنے سر کو پہلے اٹھاتا اور اس کو رکھتا ہے درحقیقت
اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (مالک)

دوبارہ نماز پڑھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ بن جبل
پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم کی جاکر امامت
کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ
الْحِشَاءَ وَيُحْيِي لَهُ نَافِلَةً رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ خَرَّازٍ

نماز عشا ادا کرتے تھے پھر اپنی قوم میں آکر دوبارہ عشا کی امامت کرتے
تھے اور وہ انکے لیے نفل ہوئی تھی (یعنی پہلی نماز جو سرکار کی امامت میں ادا
کی تھی) (بیہقی و بخاری)

دوسری فصل

۱۰۸۳ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ
فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ قَدْ أَهْوَى
بِرَجُلَيْنِ فِي أَحَدِ الْعُورِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَى بَيْهَمَا
فِيهِمَا شُرْعٌ قَدْ أَثْمَرَهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ
تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا
فِي رِيَالِنَا قَالَ فَلَا تَعْلَمَانِ إِذَا صَلَّيْنَا فِي رِيَالِنَا كُنَّا
أَتَيْنَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلَّيْنَا مَعَهُمْ فِيهَا لَكُمَا
كَافِلَةٌ - (رواه الترمذي و ابن خرداد و الشافعي)

تیسری فصل

۱۰۸۵ عَنْ بُسْرِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي
مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَنَ
بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
وَرَجَعَ وَمَجَّجٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ كُنْتَ
بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ
صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا حُجَّتِ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَأَقْبَلْتَ
الصَّلَاةَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَلَوْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ -

(رواه مالك و الشافعي)

۱۰۸۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ
أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ
ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُعَامُ الصَّلَاةُ فَاصْطَلَى مَعَهُمْ
فَأَجِدُنِي نَفْسِي شَيْئًا مِمَّنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ

حضرت زید بن اسود روایت کرتے ہیں کہ میں حج کے موقع پر رسول خدا
کے ساتھ تھا میں نے رسول خدا کے ساتھ مسجد خیف میں نماز فجر ادا کی نماز
سے فارغ ہو کر جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو دو شخصوں کو
بالکل آغوش میں لے کر فرمایا کہ ان دونوں کو بلا جاؤ جب وہ حضرت آدم
میں سفر میں حاضر ہوئے کہ ان کا خوف سے بدن تھر تھرا رہا تھا تو سرکار نے ان سے
دریافت کیا کہ تمہیں ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی چیز مانع رہی ہے ان دونوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اپنے ہمراہ گھروں میں نماز ادا کر لی تھی سرکار
نے فرمایا آئندہ ایسا نہ کرنا جب تم گھر میں نماز ادا کر چکے ہو اور مسجد میں اگر نماز
تیار پاؤ تو جماعت میں شامل ہو جاؤ تحقیق یہ نماز دوسری (تیسری) تمہارے لیے نفل

حضرت بسر بن معبود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ
کے ساتھ مجلس میں تھے اس وقت نماز کے لیے اذان گئی سرکار
دو عالم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ
مجموع بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے رسول خدا نے دریافت فرمایا تمہیں ہمارے
ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی بات مزاحم ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو مجھ نے
عرض کیا بیشک میں مسلمان ہوں لیکن میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی
اس موقع پر رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور
جماعت شروع ہونے والی ہو تو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو جب بھی جماعت
کے ساتھ نماز ادا کرو۔

(مالک و شافعی)

اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک شخص نے حضرت ابویوب انصاری سے
معلوم کیا کہ ایک شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا ہے اور وہاں
نماز با جماعت تیار ہوتی ہے اور میں نماز با جماعت ادا کرتا ہوں لیکن
دل میں شش محسوس ہوتی ہے اس پر جناب ابویوب نے فرمایا

سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ لَكَ لَهُمْ جَمِيعُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ -

۱۰۸۷ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ حَالِيسًا فَقَالَ أَلَمْ تُسَلِّمْ يَا يَزِيدُ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ اسَلَّمْتُ قَالَ دَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ رَأَيْتُ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي أَحْسِبُ أَنْ قَدْ صَلَّيْتُ فَقَالَ إِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجِدْتَ النَّاسَ قَصَلِ مَعَهُمْ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةٌ وَهَذِهِ مَكْتُوبَةٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۰۸۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَصَلْتُ فِي بَيْتِي ثُمَّ أَذْرِكُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْأَمَامِ أَفَأَصِلُ مَعَهُ قَالَ لَهُ تَعْمَقَانِ الرَّجُلُ آيَتُهُمَا أَجْعَلْ صَلَاتِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذَلِكَ إِلَيْكَ إِنَّمَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ آيَتَهُمَا شَاءَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۰۸۹ وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مِمُونَةَ قَالَ أَتَيْتَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَكُنْتُ لَا أَصِلُ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۰۹۰ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَوْ الصُّبْحَ ثُمَّ أَدْرَكَهُمَا مَعَ الْأَمَامِ فَلَا يَعِدُ لَهُمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

کہ میں نے یہی بات رسول اللہ سے معلوم کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس (نمازی) کے لیے جماعت کا حق ہے (مالک والیادود)

حضرت یزید بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے یزید کیا تم اسلام نہیں لائے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ میں مسلمان ہوں تو سرکار نے فرمایا نہیں نماز باجماعت میں شرکت سے کس چیز نے روکا میں نے عرض کیا کہ میں نے گھر میں نماز ادا کر لی تھی اور میرا خیال یہ تھا کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہوگی تب سرکار نے فرمایا جب تم نماز کے لیے نکلو اور لوگوں کو نماز میں مشغول پاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھو بلکہ جو تکبیر تم نماز ادا کر چکے ہو یہ (دوسری) نماز تمہارے لیے نفل اور پہلی فرض ہو جائے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں گھر سے نماز پڑھ کر چلوں اور جماعت کو تیار پاؤں تو کیا میں نماز باجماعت میں شامل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا ہاں اس شخص نے پھر معلوم کیا کہ ب میری (اصل) نماز کون سی ہوگی ابن عمر نے فرمایا کہ یہ نہاری طرف ہے اور اللہ تعالیٰ کی مقبولیت پر ہے کہ وہ ان دونوں میں کس کو قبول فرمائے۔

(مالک)

حضرت سلیمان مولى حضرت میمونہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بلاط شہر میں حضرت ابن عمر کے پاس آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں اور وہ بیٹھے ہیں میں نے ان سے دریافت کیا آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں پڑھتے ہیں ابن عمر نے فرمایا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک دن میں دوبارہ نماز پڑھو (احمد والیادود نسائی)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے مغرب یا فجر کی نماز پڑھی پھر اس کو جماعت تیار ملی تو وہ امام کے ساتھ دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔

(مالک)

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

سنتیں و ان کے فضائل

پہلی فصل

۱۰۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُشَاةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُشَاةِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْعَجْرِ رَأَى الرَّسُولُ فِي رِوَايَةٍ مُسْلِمًا أَنَّهُمَا قَالَتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيَ لِلَّهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

۱۰۹۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُشَاةِ فِي بَيْتِهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ جِئْنَ يَطْلُمُ الْعَجْرُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْوُشَاةَ وَيَدْخُلُ بَيْتَهُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب و روز میں بارہ رکعت پڑھے تو اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے ان میں چار ظہر کے فرضوں سے پہلے دو بعد میں دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے (ترمذی لیکن امام مسلم کی روایت کے مطابق راویہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہیں ہے کوئی مسلمان جو شب و روز میں بارہ رکعت نفل نماز ادا کرے جو فرض کے علاوہ ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتا ہے یا اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں قبل ظہر اور دو رکعتیں بعد ظہر اور دو رکعتیں مغرب کے بعد آپ کے گھر میں ادا کیں اسی طرح دو رکعتیں بعد عشاء دولت سرا میں ادا کیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے وقت دو رکعتیں مختصر کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کچھ نہ پڑھتے لیکن جب گھر تشریف لگتے تو دو رکعت نماز (نفل) ادا فرماتے تھے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کے بارے میں جو فرض کے علاوہ تھیں حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکارِ ظہر سے قبل چار رکعتیں میرے گھر میں ادا فرماتے تھے پھر مسجد میں جا کر ظہر کی امامت فرماتے اور بعد میں گھر میں اگر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھا کر دو رکعتیں گھر میں اگر پڑھتے پھر عشاء کی امامت فرماتے اور میرے گھر میں اگر دو رکعتیں پڑھتے

وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَّةَ رَكَعَاتٍ فَمِنْهُنَّ الْوُسْطَى
كَانَ يُصَلِّي نِيْلًا طَوِيْلًا قَاسِمًا دَلِيْلًا طَوِيْلًا قَاسِمًا
كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ
إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا أَرَكَعًا وَسَجْدًا وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا أَكَلَهُ
الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ ثُمَّ
يُخْرِجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَوةَ الْفَجْرِ -

۱۰۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُؤِ إِلَّا أَشَدَّ تَعَاهُدًا وَهُوَ
عَلَى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۶ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكَعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۰۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَفِّقٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً أَمْلَأَ الْمَرْبِ رَكَعَتَيْنِ قَالَ
فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۰۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعَثَ الْجُمُعَةَ
فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الْخُرَى لَهُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ
أَحَدَ كَرَّ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا -

۱۰۹۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ لَظْهُرٍ
وَأَرْبَعٍ بَعْدَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبُيْهَقِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ -

۱۱۰۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ لَظْهِرٍ لَيْسَ فِيهِنَّ

اور شب میں نو رکعتیں پڑھتے جس میں در شمال ہوتے۔ اور کبھی کھڑے ہو کر
رات میں طویل نماز ادا کرتے اور کبھی بیٹھ کر جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو
رکوع و سجود بھی اسی انداز میں کرتے لیکن جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو سجدہ بھی
اسی انداز سے فرماتے۔ اور طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھتے تھے
مسلم لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ پھر نکلتے مکان سے باہر اگر فجر کی
امامت فرماتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نوافل میں فجر کی دو سنتوں
رکعتوں سے زیادہ کسی اور نماز (نفل) کا اتنا اہتمام نہیں فرماتے تھے۔
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں (رکعتیں) دنیا و دینا سے بہتر ہیں
(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
نماز مغرب سے پہلے دو رکعت (نفل) پڑھو یہ فقرو تین مرتبہ فرمایا اس کے
بعد فرمایا یہ اس کے لیے ہے جو چاہے ورنہ اس کو سنت ہو کہ وہ جانا مناسب
نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں
سے جمعہ کے بعد نماز ادا کرے اس کو چاہیے کہ وہ چار رکعت پڑھے (مسلم لیکن
اسی میں ایک اور روایت کے مطابق فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ سے فارغ
ہو جائے تو اس کے بعد چار رکعت نماز (نفل) ادا کرے۔

دوسری فصل

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو نماز ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی اور
ظہر کے بعد چار رکعتوں کی محافظت کرے۔ ابو
اللہ تعالیٰ اس پر نار دوزخ حرام فرمادے گا۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی
نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلی چار رکعتیں ہیں کہ جن کے درمیان

سَلِيمٌ تَغْتَمُّ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۰۱ ۱۱
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ التَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَغْتَمُّ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاجِبٌ أَنْ يَصْعَدَ فِيهَا عَمَلُ صَالِحٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۲ ۱۲
وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَا اللَّهُ أَهْرَأُ صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۱۱۰۳ ۱۳
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ يَتَّبِعْهُمْ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۴ ۱۴
وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۰۵ ۱۵
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكَعَاتٍ كُفِّرَتْ لَهُنَّ مِائَتُ بَيْنَتَيْنِ يَسْتَوِي عَمَلُهُنَّ لَهُ بِعِبَادَةِ ثَلَاثِي عَشْرَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَصَحَّفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هُوَ مِنْ كَرَاهِدِثٍ وَضَعَفَهُ جَدًّا -

۱۱۰۶ ۱۶
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكَعَةً رُبِّيَ اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۱۰۷ ۱۷
وَعَنْهَا قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام نہیں ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے

ہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسائب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد چار رکعت (سنتیں) قبل ظہر ادا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس میں یہ محبوب رکھتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرے نیک عمل اپور چڑھیں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو نماز عصر سے پہلے چار (رکعتیں) سنت ادا کرے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ ادا فرماتے اور ان دونوں رکعتوں کے درمیان مقرب فرشتے ادا جو ان کے مسلمانوں اور مومنوں سے متبعین ہیں ان پر سلام بھیجتے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے پہلے دو (رکعتیں) نفل پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہی تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہہ کر یہ اضافہ کیا کہ حدیث عمر ابن ابی شعثم کے علاوہ اور کسی سے منقول نہیں اور صاحب بخاری نے فرمایا ہے کہ ابن ابی شعثم نہ صرف ضعیف بلکہ منکر حدیث بھی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بیس رکعت نماز (نفل) پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے کبھی مشاکی نماز اس

طرح نہیں پڑھی کہ آپ نے میرے پاس کثیف لاکہ چار یا چھ رکعتیں نہ پڑھی ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ادبار الخوم سے مراد دو رکعتیں قبل نماز اور دو رکعتیں ادبار سجود بعد مغرب ہیں۔

(ترمذی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّغَاءُ قَطُّ فَدَحَلَ عَلَى الْأَمَلِ أَكْثَرَ رَكَعَاتٍ
أَدْوَيْتَ رَكَعَاتٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْبَارُ النُّجُومِ الرَّكَعَتَانِ قَبْلَ الْعَجْرِ
وَادْبَارُ السُّجُودِ الرَّكَعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ دوپہر کے بعد ظہر سے پہلے کی چار سنتیں ابرو ثواب ہیں ان چار رکعتوں کے برابر شمار ہوتی ہیں جو تہجد میں پڑھی جاتی ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس وقت اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو اس کے بعد سرکارِ دو عالم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) ہر چیز کے سائے دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں حالانکہ وہ حواریں (ترمذی) دہشتی و شعب لا یمان!

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی قضا نہیں کیں (مستحق عید لیکن ایام بخاری اس طرح بھی نقل کیا کہ جناب صدیقہ نے فرمایا اس ذاتِ اقدس کی قسم جس نے سرکار کو اس عالم سے بویا سرکار نے اللہ سے ملاقات تک ان رکعتوں کو ترک نہ فرمایا)

حضرت مختار بن فضل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد کی سنتوں کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عمر اس شخص کے ہاتھوں پر ضرب لگاتے جو عصر کے بعد نماز کی نیت کرتا اور تکبیر تحریر کیا کرتا حالانکہ ہم مغرب کے بعد مغرب سے پہلے یہ سنتیں سرکارِ دو عالم کی حیات ظاہری میں پڑھتے تھے اس موقع پر میں نے ان سے (حضرت انس سے) سوال کیا کہ سرکار بھی یہ سنتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سرکار کو پڑھتے دیکھا تھا لیکن آپ نے نہ تو ہمیں حکم دیا اور نہ منع فرمایا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں مقیم تھے جب مودن مغرب کی اذان آتا تو ہم سب عید سے آگے بڑھتے اور مسجد کے ستونوں کی آڑ میں دو رکعتیں پڑھتے اگر کوئی مسافر مسجد میں آتا یا تودہ نمازیوں کی

۱۱۰۹ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَجَمَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَلِّقُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ لِحُسْبِ بِبُشْلُوهٍ فِي صَلَاةِ السَّجْدِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ يَكُ السَّاعَةَ تُعَرِّدُهُ بِنَفْسِهِ يَظْلُمُ بَعْدَ الْيَمِينِ وَالشَّمَالِ سَجْدًا اللَّهُ وَهُمْ دَاخِرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۱۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ مَتَّقَنَّ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لِبُخَارِي قَالَتْ وَالَّذِي ذُكِبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ -

۱۱۱۱ وَعَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ فُضْلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَرُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ الْآيَةَ عَلَى صَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَفْعَلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نَصَلِّيُهُمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَأَ السَّوَارِي فَزَكَّعُوا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى لَانَ الرَّجُلُ الْغَرِيبُ لَيْدًا خَلَّ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ أَنَّ

الصلوة قد صليت من كثرة من يصليهما -

(رواه مسلم)

۱۱۱۳ وَعَنْ مُرْقِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ آتَتْ عُمَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ لَا أُعِيْبُكَ مِنْ أَيْ تَسْمِيَةِ نَزْلِكَ وَكَعْتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُمَةُ إِنَّا كُنَّا نَعْمَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ حَمَايِمُ مَعَكُمْ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ -

(رواه البخاری)

۱۱۱۴ وَعَنْ كَتَبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ لَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى مَسَّحَ بِي عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْهَلِيَّ فَصَلَّى فِيهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا أَقْبَضَ صَلَاتَهُمْ رَأَاهُ يُسَبِّحُونَ بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُمْ صَلَاةُ الْبَيُوتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَفِي رَوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالسَّائِي قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ -

۱۱۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَقْرَأَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - (رواه أبو داود)

۱۱۱۶ وَعَنْ مَكْحُولٍ يُبَلِّغُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَكَعْتَيْنِ وَرَفِي رَوَايَةِ أَبِي رَزِيمٍ رَكَعَاتٍ رَفَعَتْ صَلَاتُهُ فِي عِلَّتَيْنِ مُرْسَلًا -

۱۱۱۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ثَخَوَةَ زَادَ كَانَ يَقُولُ يَحْتَلُوا الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا تَرْفَعَانِ مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ رَوَاهُ دَرِزِينَ وَرَوَى ابْنُ أَبِي الزِّيَادَةِ عَنْ ثَخَوَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ -

۱۱۱۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطِيٍّ قَالَ لَرَأَى نَافَةَ بَرَّحَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى السَّائِي يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَاهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَعْرُورَةِ

کثرت کے سبب یہ گماں کرتا تھا کہ جماعت ختم ہوگئی کیونکہ لوگ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ (مسلم)

جناب مرشد بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ جہنی کے پاس آیا اور اس نے کہا میں آپ کو اپنی قسم کے اس عمل سے تعجب میں ڈالوں کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے تو جناب عقبہ نے کہا کہ ہم بھی سرکارِ دو عالم کے عہد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے میں نے کہا کہ اب نہ پڑھنے کی کیا بات ہے تو انہوں نے کہا (دنیا کی مشغولیت)۔

(بخاری)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنی عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی سرکارِ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد نماز (نوافل یا سنتیں) پڑھ رہے ہیں تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز گھر میں پڑھنے کی ہے ابو داؤد لیکن صاحب ترمذی و سائی کی روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ لوگ نوافل یا سنتیں پڑھنے کھڑے ہوئے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ نماز (رکعتیں) گھر میں پڑھنا لازم کر لو۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ نماز مغرب کے بعد دو رکعتوں میں اتنی طویل قرات فرماتے تھے کہ مسجد کے سارے نمازی چلے جاتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت مکحول اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک منقطع راویوں کے ذریعہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد بغیر کلمہ کئے دیا چار رکعت نماز سنت یا نفل واک تو اس کی نماز عین میں بلند کی جاتی ہے۔ (مکحول کی روایت مرسل ہے)

حضرت حذیفہ بھی مذکورہ بالا احادیث سے روایت کرتے ہیں اس افہام کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا مغرب کے بعد دو رکعتیں فوراً پڑھو کیونکہ یہ بھی فرضوں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں (دریں آں دونوں حدیثوں کو روایت کیا لیکن صاحب بیہقی نے کچھ اضافہ کے ساتھ جناب حذیفہ کے حوالہ سے م

حضرت عرو بن مطار روایت کرتے ہیں کہ جناب ابی بن جبر نے انہیں جناب سائب کے پاس یہ معلوم کرنے کیلئے بھیجا کہ انہوں نے جناب امیر معاویہ کو جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسکے بارے میں کیا کریں تو انہوں نے فرمایا ہائیں نے حضرت امیر معاویہ کی جہد نماز

قَدْ تَسَلَّمَ إِلَيْنَا مَا رُفِعَتْ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تُعَدُّ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ
فَلَا تَصَلِّهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَ أَوْ تَخْرُجَ فَإِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ أَنْ لَا نُؤْمِلَ
بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلِّمَ أَوْ تَخْرُجَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۱۹ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّيَ
الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَعَدَّمُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ
فِي صَلَاتِهِ أَرْبَعًا وَلَا أَكَانَ بِالنَّيْزِ صَلَّيَ الْجُمُعَةَ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ
فَوَيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ
رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيَ
بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا -

مقصود وہ جگہ (جہاں کبر بکیر کرتا ہے) میں ادا کی ہے جب نام نے سلام پھیرا
تو میں نے اپنی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں اور نوافل پڑھے۔ جب حضرت امیر مبراہ اپنے
گھر پہنچے تو بچے ہر فرمایا کہ چوں نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنے کا تم نے کیا ہے
اب اسکا اعلان نہ کرنا یہاں تاکہ تم باتیں نہ کرو یا مسجد سے باہر کجاؤ کیونکہ
رسول اللہ نے میں یہ حکم دیا کہ ہم نمازوں کو نہ ملائیں یا نہ گفتگو کر کے اس
میں فصل کریں یا مسجد سے باہر آجائیں۔ (مسلم)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما
جب جمعہ کی نماز مکہ میں (خانہ کعبہ) پڑھتے تو اپنی جگہ سے اُگے بڑھ کر دو
رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد اگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے لیکن
جب مدینہ طیبہ میں جمعہ پڑھتے تو فرض پڑھ کر گھر جاتے اور نقیہ نماز گھر میں
ادا کرتے تھے مسجد میں نہیں جب ان سے یہ کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ
یہی عمل رسول اللہ کا بھی تھا (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی کہتے ہیں کہ
راوی نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے بعد آپ نے پہلے دو
رکعتیں پڑھیں اس کے بعد چار رکعتیں)

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کے وقت نماز کا بیان

یہاں فصل

۱۱۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّيُ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ صَلَاةِ الْغُضَا
إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ
وَيُؤَيِّدُ بِأُحَدٍ فَيَسْجُدُ السُّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدَرِ
مَا يَقْدِرُ أَحَدُ كَوْمِ حَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ
فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ
الْفَجْرُ قَامَ فَدَكَرَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ
عَلَى شِقْوَةِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَعُودُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى رَكْعَتِي الْفَجْرِ بَانَ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عید و نماز عشاء سے فارغ ہو کر فجر سے پہلے گیارہ رکعت نماز ادا کرتے
تھے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور درتلی ایک رکعت پڑھتے
اور اس کے بعد کو اتنا طویل کرتے کہ جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں تلاوت
کرے اور جب مؤذن اذان فجر کہہ کر خاموش ہوتا اور فجر ظاہر ہوتی تو آپ
سجدہ سے سر اٹھاتے تھے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز (سنت) مختصراً
فرماتے تھے اور پھر داہنی کوٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور جب فجر کے
لئے اقامت کہتا تو اُٹھتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعت پڑھنے
کے بعد اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے در نہ خود

فَلَا اضْطَجَعَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۲ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْغَبَرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۲۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً مِنْهَا الْوُتْرُ دَرَكَتَا الْغَبَرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۴ وَعَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعَةٌ دُيُومًا وَثَلَاثُ عَشْرَةَ رَكَعَةً سُبُوِي رَكَعَتِي الْغَبَرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي اخْتَصَمَ صَلَاتُهُ بِرَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَغْتَنِمْ الصَّلَاةَ بِرَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۲۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ أَوْ بَعْضُهَا

كَعَدَّ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَآخِثَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى خَنَمَ الشَّيْءُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقُدْرَةِ فَاطْلَقَ شَيْئًا قَهْمًا

ثُمَّ سَبَّ فِي الْجَهَنَّمَ ثُمَّ كَوَّضًا وَصَوَّرَ حَتَّى بَيَّنَّ الْوُجُوهَ ثُمَّ كَثَّرُ وَقَدْ أَبْلَغَهُ فَقَامَ فَصَلَّى قَعْمَتٌ وَوُضُوءَاتٌ

فَقَعْمَتٌ عَنْ كِتَابِهِ فَأَخَذَ يَأْذُنِي فَأَذَانِي عَنْ تَبَعِيْنِي فَقَتَا مَثَّ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَعَمَ وَكَانَ إِذَا نَامَ كَفَخَ

بھی آرام فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد دہسہی کر دیتے تھے (مستفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ رات میں ستر رکعات نماز ادا فرماتے جس میں وتر کی تین اور فجر کی دو سنتیں شامل ہوتیں۔ (مسلم)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ سات سوایا رکعتیں فجر کی سنتوں کے علاوہ پڑھتے تھے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (تہجد) کے لیے اٹھتے تو پہلے دو رکعتیں مختصر ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں سے کوئی رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت مینو کے گھر قیام کیا اور اس رات رسول اللہ کا قیام بھی انہیں کے یہاں تھا شب میں سرکار نے تھوڑی دیر اپن ہانہ سے گفتگو فرمائی اور اس کے بعد آرام فرمایا۔ جب تھائی رات یا کم اس سے کچھ کم باقی رہی تو سرکار اٹھے اور اس کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) بیشک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق اور اختلاف نیل و نہار میں صاحبان عقل و شعور نے نشانیاں ہیں

اس آیت کی تلاوت کے بعد ختم سورۃ تک تلاوت فرمائی۔ پھر بیشک سے برتن میں پانی لیکر اچھی طرح وضو فرمایا اور اس وضو میں نہ تو خدا عزوجل سے زیادہ پانی خرچ کیا نہ کم۔ اس کے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے

میں بھی وضو کر کے سرکار کے بائیں جانب آکر غائبانہ کھڑے ہوا تو سرکار نے میرا کان پکڑا اور مجھے بائیں سے دہسہی جانب لاکر کھڑا کیا۔ اس طرح اس نماز کو سرکار نے تیرہ رکعات میں مکمل کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آرام کرنے لگے

قَالَ تَذِيلًا بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ دَكَانَ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا
وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا
وَفِي قُوَّتِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا
وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ فِي لِسَانِي نُورًا وَزَادَ
وَعَصِي وَفِي قُوَّتِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا
وَفِي رِزْقِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا
وَفِي رِزْقِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا
وَفِي رِزْقِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَفِي قُوَّتِي نُورًا

۱۱۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَى اللَّهُ عَنْهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقِظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ
قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالزُّكُوفَ وَالتَّجَوُّدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَت
رَكْعَاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْدَأُ هُوَ لَا يَدْرِي
كَمَا أَذْكَرَ ثَلَاثَ - (رواه مسلم)

۱۱۲۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْيُحَنِّي أَنَّهُ قَالَ
لَا رَمَقَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَدَ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ
طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ
الَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَذْكَرَ
فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ الَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعُ مَرَّاتٍ
هَكَذَا فِي صَرِيحِ مُسْلِمٍ وَأَقْرَبُهُ مِنْ كِتَابِ الْحَمِيرِيِّ
وَمَوْطَأِ مَالِكٍ وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْأَصُولِ -

۱۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَلَّ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ بِجَالِسًا -
(متفق عليه)

ہجرت میں نورانیات اور سیرت کے نور میں عطا فرما اور اس کی ایک روایت میں اس طرح ہے علاؤ اللہ علیہ نور عطا فرما

اور سو گئے اور انکے سونے کا احساس مطرح ہوا کہ خزانوں کی آواز کسے لگی کیونکہ
جب سرکار گہری نیند سوتے تو خزانوں کی آواز آتی تھی۔ لیکن جب جناب بادل کی
اذان کی آواز آئی تو اٹھے اور بغیر تجدید وضو کے نماز ادا فرمائی۔ آپ دعا میں یہ
الفاظ استعمال کرتے تھے۔ علاؤ اللہ علیہ قلب کو نور فرما میری آنکھوں کو روشنی
میری سماعت کو نور میرے دماغ میں بائیں اور نیچے آگے پیچھے ہر طرف نور آیت
عطا فرما اور بعض مفسرین نے یہ منافق بھی کیا ہے کہ میری زبان میں نور عطا فرما
اور بعض روایت کے مطابق کہ میرے پٹھوں کو شہت خون بالوں اور کھال میں نور آیت
عطا فرما متفق علیہ ہیں بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح آیا ہے کہ میری
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شب سب سب نماز کے وقت

سرا اقدس میں گزاری۔ جب سرکار نیند سے بیدار ہوئے تو سواک کی اور وضو
کیا اور اس دوران آپ نے آیت ان فی خلق السموات سے آخر سورہ تک
تعداد فرمائی اس کے بعد دو رکعت کی نیت باندھی اور طویل رکعت و سجود
کے ساتھ نماز مکمل کی اور نماز سے فارغ ہو کر ایسی گہری نیند سوتے کہ سوتے
میں خزانے کھٹکتے لگے پھر اٹھے سواک اور وضو کیا آیت پڑھی اور طویل نماز پڑھی
کہ سو گئے پھر اٹھے اس طرح تین مرتبہ عمل کر کے آپ نے پھر رکعت پڑھیں۔ پھر

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں
نے سوچا کہ میں سرکار کی رات کے وقت کی نماز کو دیکھوں گا راوی کہتے ہیں
کہ سرکار جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلے دو رکعتوں کی نیت باندھی
جو مختصر اکیس اسکے بعد پھر دو رکعتیں ادا کیں بہت زیادہ طویل عتیں راوی نے
نماز کے لمبا ہونے یعنی طویل کا لفظ تین مرتبہ استعمال کیا ہے پھر دو رکعتیں پڑھیں
جو طویل عتیں کم عتیں "اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں جو ان دونوں سے مختصر عتیں
اس کے بعد پھر دو رکعتیں آخری دونوں سے مختصر ادا کیں۔ ان رکعات سے
فارغ ہو کر تڑپڑھ اس طرح کل تیرہ رکعات پڑھیں (لیکن امام نے اس
اضافہ کے ساتھ نقل کیا کہ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دو رکعتیں ان پر
مرتبہ کے علاوہ تھیں۔ افراد حمیدی۔ موطا امام مالک۔ سنن ابو داؤد۔

جامع الاصول)
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ کی عمر شریف
زیادہ ہوئی اور بدن بھی بھاری ہو گیا تو اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے
(متفق علیہ)

۱۱۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ
النَّبِيَّ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
بَيْنَهُمْ قَدْ كَرَّ عَشْرِينَ سُورَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلَى
تَالِيَيْنِ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ الْآخِرَتَيْنِ لِحَمِّ
الدُّخَانِ وَعَقْرُ يَتَاءَ لَوْنٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے قدرد
منزلت میں ملتی جتنی سورہیں معلوم ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ جمع فرماتے اور
تلاوت کرتے تھے۔ راوی نے ایسی بیس سورہوں کا ذکر کیا جو ابتدا مفصلات
سے ہیں جن کی ترتیب (عبداللہ بن مسعود) راوی نے کی ہے۔ وہ دو سویتیں
ایک رکعت میں تلاوت فرماتے جن میں آخری سویتیں تم دخان اور سورہ نبا
میں قیاموں ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۳۲ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا دُونَ
الْمَكْرُوبِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبِيرِ يَا وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَقَمَ
فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رُكْعَةً فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ
فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ
يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ
قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فَيَتَابِعُ
السُّجُودَ ثِنْتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ
لِي فَصَلَّى أَرْبَعًا رُكْعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَالْإِنشِرَافَ
وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوْ الْآلْعَامَ شَكَّ شُعْبَةً -

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ رات میں نماز پڑھتے تو بکثرت تحریر میں ترتیب
کھینے کے بعد اللہ کی بزرگی بڑائی، ملک اور علیہ کا ذکر کرتے اس کے بعد
سبحانک اللہ پڑھنے کے بعد سورہ بقرہ کی تلاوت کرتے پھر رکوع کرتے
اور آپ کا رکوع قیام کی طرح سے ہوتا پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے
کے بعد سر مبارک اٹھاتے اور رکوع سے اٹھ کر قیام کرتے اور یہ قیام بھی
رکوع کی طرح ہوتا اور دوران قیام کرب کریم کی حمد بیان کرتے۔ پھر سجدہ
کرتے اور سجدہ بھی قیام کی طرح طویل ہوتا۔ آپ سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ
پڑھتے۔ سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں سجدوں کے درمیان اتنا ہی وقفہ کرتے
اور اس دوران مغفرت کی دعا فرماتے۔ اس طرح چار رکعتیں پڑھتے جن
میں سورہ بقرہ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انفصام کی تلاوت کرتے۔
(ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ
لَمْ يَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُنْ مِنَ
الْقَائِمِينَ وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُنْ مِنَ
الْمُقْتَدِرِينَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دس آیات پڑھنے کے مطابق قیام کیا
اس کا نام غافلین کی فرست میں نہیں لکھا جائے گا اور جو سو آیات کی
قرأت کے مطابق قیام کرے اس کا نام قائمین طاعت کی نواہوں میں لکھا جائیگا اور
جس نے ہزار آیات کی تلاوت کے مطابق قیام کیا اس کا نام مقتدرین سے ثواب حاصل
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رات کی نمازوں میں قرأت کا انداز مختلف تھا کبھی اسیستہ قرأت
کرتے کبھی بلند آواز سے۔ (ابوداؤد)

۱۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِرُكْعَةٍ طَوْرًا وَخَفِيفُ
طَوْرًا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَدَرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْمَجْدَلَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۱۳۶ وَعَنْ ابْنِ قَتَادَةَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّهِ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَيِّ بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ خَفِضُ مِنْ صَوْتِهِ وَمَرَّ بِهِمْ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اسْمَعْتُ مَنْ تَأْتِيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ لِمَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْرُكُ الْوَسْطَانِ وَالْأَكْبَرُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا - (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي نَحْوِهِ)

۱۱۳۷ وَعَنْ ابْنِ دُرَيْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِيَ أَصْبَحَ يَا لَيْلَةَ وَالْآيَةُ إِنْ تَعْنَى بِهِمْ كَانَتْ عِبَادَتُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَكَانَتْ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۳۸ وَعَنْ ابْنِ مُزَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّي أَحَدُكُمْ وَكَتَبَ الْفَجْرَ فَلْيَسْطِجِعْ عَلَى سَمْعَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں آٹمی آواز سے قرأت کرتے کہ آپ حجرہ میں ہوتے اور صحن میں بیٹھنے والا آپ کی آواز سنا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوقنادہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک ایک رات رسول اللہ حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر کو پست آواز کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے پایا لیکن حضرت عمر نماز میں بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ جب یہ دونوں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو سرکار نے ان سے معلوم کیا کہ اسے ابوبکر میں نے تمہیں نماز میں آہستہ تلاوت کرتے ہوئے پایا تو جناب صدیق نے کہا کہ میں جس سے مناجات کر رہا تھا اس کو سنا تھا۔ جب حضرت عمر سے فرمایا میں جب تمہاری طرف سے گزرا تو تمہیں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرتے سنا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو مسکوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو جگا رہا تھا۔ اس موقع پر سید عالم نے فرمایا اسے ابوبکر تم آواز دھڑی بلند کرو اور اے عمر تم آواز کو دھڑا لیت کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابودر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک شب عبادت میں صبح تک قیام فرمایا اور مسکن اسی آیت کی تلاوت کرتے رہے (ترجمہ خلافتِ اربعہ) انہیں عذاب دے تو نیرے بندے ہیں اور اگر تو انکی مغفرت فرمائے تو تیری ذاتِ عزت و حکمت وال ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سے جب کوئی فجر کی دو سنتوں سے فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ دھڑی دیر ادا نہیں کروں لیٹ جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوبِ عمل کونسا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر کام پر بلاومت کرنا میں نے کہا کس وقت آپ مسجد کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے جب صبح کو مرغِ بانگ دیتا۔ (متفق علیہ)

۱۱۳۹ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمِّي الْخَلِیْ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتَ السَّاءُ كُنْتُ فَأَتَى حَبِيبٌ كَانَ يُعْمَرُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُعْمَلُ مَا سَمِعَ النَّصَارَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا دَرَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ تَائِيًا إِلَّا دَرَيْنَاهُ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۴۱ وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنْ رَجَلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَا دُفْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى أَرَى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْبُشَاةِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اخْطَجَعَهُ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَنَظَّرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبِّتَا مَا خَلَقْتَ هَذَا أَبَا طَلْحَةَ بَلَّغْنَاكَ الْخَلِيفَةَ الْمُبْعَاثَةَ أَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاشِهِ ذَا اسْتَلَّ مِنْ مَسَاكِنَا ثُمَّ أَهْرَعُ فِي قَدَحٍ مِنْ إِحَادَةِ عِنْدًا مَاءً قَاسَنَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّيْتُ قَدْ بَارَأَمُ ثُمَّ اخْطَجَعَهُ حَتَّى قُلْتُ قَدْ تَامَ قَدْ رَمَا بَسَلِي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَذَلْ مَرَّةً وَقَالَ رَسُولُ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۱۴۲ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَمْرًا سَلَّمَ رَدَّجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوْتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَتَامُ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ يَسْبِقُ قَدْ رَمَانَا ثُمَّ يَتَامُ قَدْ رَمَا صَلَّيْتُ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَعَتَّ قِرَاءَتَهُ قَدْ آذَى تَعَتَّ قِرَاءَتَهُ مُتَعَرَّةً حَرًّا حَرًّا.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ دیکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہو بلکہ ہم اس کو چاہتے تھے کہ ہم نہیں چاہتے تھے آپ کو دیکھیں سوتا ہوا لیکن ایسا ہی دیکھتے تھے۔

(نسائی)

حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں سفر میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اندھا کی قسم یہ چاہتا تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھوں تاکہ ان کے انداز سے کچھ سیکھوں۔ عتمة یعنی عشاء کی نماز پڑھ کر پہلو کے بل کر وٹ پڑے بہت دیر آرام فرمایا۔ پھر جب جاگے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر آیت ربنا ما خلقت هذا باطلا سے لاشعف الميعاد تک تلاوت فرمائی پھر بستر کی طرف آئے مسواک لی اور اس کو پانی میں ڈال کر نرم کر کے مسواک کی پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ کہا کہ سرکار نے اتنی ہی دیر نماز پڑھی جتنی دیر آرام فرمایا تھا۔ پھر سوتے اور بیدار ہوتے اور ویسا ہی کیا جیسا کہ پہلی بار کیا تھا راوی نے کہا ہے کہ اس طرح فجر تک سرکار نے ایسا عمل تین بار کیا۔

(نسائی)

حضرت یعلیٰ بن مملک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور قرات کے انداز سے مطلع فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھتے ہو جیسے ہمارے بعد انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور اتنی ہی دیر سوتے جتنے وقت میں نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی رہے انہوں نے سرکار کی قرات کے بارے میں نہایت واضح الفاظ میں فرمایا۔

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کی عبادت میں دعائیں

پہلی فصل

۱۱۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَبْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَوْلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَفِرَاغُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ الْحَقُّ وَالنَّارُ الْحَقُّ وَالنَّبِيُّونَ الْحَقُّ وَ مُحَمَّدٌ الْحَقُّ وَالسَّاعَةُ الْحَقُّ اللَّهُمَّ لَكَ اسَلَّمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِالْيَقِينِ أَتَيْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَبِالْيَقِينِ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ وَ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِمِيقَاتِي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا إِلَهَ عِوَاذُكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَقْبَنَتْهُ صَلَاتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْمَئِنِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالْشَّهَادَةِ أَنْتَ تَخَلِّمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا رَزَقْتَنِي فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَعَّازَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ خود کیا) تیرے لیے حمد ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تم رکھنے والا ہے اور آسمانوں زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کیلئے نور ہے تیرے لیے حمد ہے تو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے تو سچا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے جنت اور دوزخ حق میں سائے نبی اور محمد مصطفیٰ ابھی حق میں ملا ہے قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ تیرے لیے اس کا لایا اور تجھ پر ایمان لایا۔ تیرے اوپر رکھو اور تیری جانب رجوع کیا۔ تیرے لیے دشمنان اسلام سے جنگ کی اور اپنے سائے کا تیرے سپرد کر دیئے۔ خداوند امیر سے اگلے اور کچھ ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کی مغفرت فرما اور تو مجھ سے زیادہ میرے بارے میں جاننے والا ہے تو ہی بڑھانے والا اور تیکھے کرنے والا ہے تیرے سوا اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو پہلے یہ کلمات فرماتے خداوند! حضرات جبریل، میکائیل و اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے تو بندوں کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کرنے والا ہے جن امور کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس کے بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق عطا فرما جس کو تو چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

(مسلم)

حضرت عبادة بن الصامت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو رات میں (عبادت) کے لیے بیدار ہو اور اس نے کہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا
اسْتَجِيبْ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

خداوند اترے سوا اور کوئی معبود نہیں تو لیتا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے
ہی لئے ملک اور حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خداوند اتو پاک
ہے اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا اور کوئی معبود
نہیں اللہ بڑا ہے اور عباد کی قوت اور گناہ سے واپسی اللہ کی مدد پر منحصر ہے
راوی کہتے ہیں اس کے بعد کہتے۔۔۔ خداوند امیری مغفرت فرما راوی کہتے
ہیں یا سرکار نے یہ فرمایا پھر بارگاہ الہی میں دعا کرے جسکو قبول کیا جائیگا پھر اگر

دوسری فصل

۱۱۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ لِيذَنْبِي وَاسْتَغْفِرُكَ
رَحْمَتِكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِمْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ
هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَقَّابُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۱۳۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبْتَغِي عَلَى ذَنْبٍ
ظَاهِرًا يَتَعَارَفُ مِنَ اللَّيْلِ قِيَامًا اللَّهُ خَيْرٌ إِلَّا أَعْطَاهُ
اللَّهُ رِيَاءَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۳۸ وَعَنْ شَرِيكِ بْنِ الْهَوَرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْتَرِعُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ
شَيْءٍ وَمَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ
اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمْدًا لِلَّهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
عَشْرًا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَشْرًا وَهَكَذَا اللَّهُ عَشْرًا ثُمَّ
قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيِّقِ الدُّنْيَا وَضَيِّقِ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَقْتَرِعُ الصَّلَاةَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ
تھا کہ جب آپ بیدار ہوتے تو یوں کہا کرتے: خداوند اترے
تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تیری قات پاک ہے خداوند اترے تمہارے تاج و تاج
گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں تیری رحمت طلب کرتا ہوں خداوند امیر ہے
علم میں زیادتی فرما اور ہدایت عطا کرنے کے بعد میرے دل میں کبھی نہ ڈال، اپنی طرف
سے مجھ پر رحمتوں کو نازل فرما بیشک تو بہت عطا فرما نیوالا ہے۔ (ابوداؤد)
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا نہیں، جسکوئی مسلمان جو پاک حالت میں سوئے اور رات میں بیدار
ہو کر اللہ سے بھلائی طلب کرے مگر اس کو اس کا مقصود عطا ہوتا
ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت شریک بن ہوزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ رات کو اٹھ کر رسول اللہ سب سے
پہلے کیا عمل کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تم نے وہ سوال کیا ہے جو آج
تک کسی نے مجھ سے معلوم نہیں کیا، انہوں نے بتایا کہ سرکار شب میں بیدار ہو
کر دس مرتبہ تکبیر کہتے اور دس مرتبہ تہلیل کرتے، پھر دس مرتبہ تسبیح و تہلیل
کرتے دس مرتبہ سبحان الملک القدوس پڑھتے، دس بار استغفار پڑھتے
دس بار لا الہ الا اللہ کہتے پھر ان الفاظ میں دس مرتبہ دعا فرماتے خداوند اترے
میں دنیا کی تنگی روز قیامت کی تنگی و سختی سے حفاظت کی دعا کرتا ہوں
اس کے بعد نماز شروع کرتے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۱۱۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرْتَ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزٍ وَلَفْظِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَدَاوُدُ أَبُو حَادٍ وَبَعْدَ قَوْلِهِ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثًا فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ يَقْنَأُ -

۱۱۵۰ وَعَنْ رَسِيْدَةَ بِنْتِ كَعْبٍ الْأَسَدِيَّةِ قَالَتْ كُنْتُ أَيْتُ عِنْدَ حُجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَسْمَعُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيمِ الْهَوِيُّ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيُّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ قَالَ هَذَا أَحَدِيكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو سعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات میں نماز کے لیے اٹھتے تو پہلے تکبیر پڑھتے اس کے بعد ان کلمات میں تسبیح و تحمید کرتے اے اللہ تیری ذات پاک ہے تیرے لئے حمد ہے تیرا نام ابراہیم اور تیرا تہ بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اللہ تعالیٰ بڑا ہے پھر اللہ سمیع و علیم کے راندہ درگاہ شیطان کے شر سے اسکے دوسوں تکبر اور سحر سحر کرنے سے پناہ طلب کرتے (ترمذی نسائی لیکن صاحب بوداؤد نے فرمایا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں کے بعد لا الہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے اور حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پھر آپ حضرت ربیعہ بن کعب السدی روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریفہ کے قریب رات کو گزرتا تھا جب آپ نماز کے لیے اٹھتے تو میں آپ کے یہ کلمات سنا کرتا اللہ رب العالمین جو عالموں کا بانی والا ہے پاک ہے اس کی تکرار کرتے اس کے بعد اللہ کی یا کی اور اس کی حمد کے الفاظ کی تکرار کرتے۔ (نسائی کا دور امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

عبادت شب کی ترغیب

بَابُ التَّخْرِيطِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ

پہلی فصل

۱۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْقُودُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِهِ إِذَا هُوَ تَامَ ثَلَاثُ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ كَيْلٌ حَرِيلٌ فَإِنْ قَرَأَ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ نَوَسًا انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ كَيْسَ طَائِبٍ النَّفْسِ وَلَا أَصْبَحَ خَبِيثَتِ النَّفْسِ كَسَلَانَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۲ وَعَنِ الْمُهَاجِرَةِ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَدَّ مَتَّ قَدَمَاهُ فَوَقَّعَ لَهُ لِحَاؤُهُ كَمَنْعُهُ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر میں تین گریں لگاتا ہے اور ہر گرہ یہ ہوتی ہے کہ رات لمبی ہے سوتا رہے لیکن جب کوئی اللہ کو یاد کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھلتی ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ پاک صاف خوش و خرم صبح کو اٹھتا ہے ورنہ خبیثت النفس اور سست اٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے رات میں قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے پیروں پر دم آگیا تو آپ سے لوگوں نے کہا حضور آپ

هَذَا وَقَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ لَهُ مَا زَالَ تَتَوَضَّعُ
أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ذَلِكَ رَجُلٌ تَمَالَ الشَّيْطَانُ
فِي أُذُنِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنَيْهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لَيْتَ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَرَأَى يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَدَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ
الْفِتَنِ مَنْ يُحَافِظُ صَلَاحَ الصُّجُرَاتِ يُرِيدُ أَرْوَاحَهُ
يَكُنْ يُصَلِّيَنَّ رَبٌّ كَأَنَّ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزِيلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ يَقُولُ مَنْ
يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ مَنْ
يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
قَالَ يُسَبِّحُ يَدَيْهِ يَقُولُ مَنْ يُعْرِضْ عَنِّي عَدُوٌّ وَلَا
ظَلْمٌ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ -

۱۱۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ
مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمِيرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ
دَاوُدَ وَكَحَبُّ الرِّسْمِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَتَنَاهَى
نَفْسَهُ اللَّيْلَ وَيَقُومُ ثُلُثَ لَيْلَةٍ وَيَتَنَاهَى نَفْسَهُ وَيَصُومُ
يَوْمًا وَيَقُومُ يَوْمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ نَعْبُدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے
ہیں تو سرکار نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے
ایک شخص کے بارے میں کہا گیا اور بتایا گیا کہ وہ نماز فجر کے لیے نہیں
اُٹھا اور سوتا رہا ہے تو سرکار نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کا نام میں یاد رکھ
راہی (دونوں کانوں میں شیطان پیشاب کر رہا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پکارتے ہوئے کہا ہے وہ ذات جس نے آج کی شب کتنے
بھلائی خزانے نازل فرمائے ہیں اور کتنے فتنے اترے ہیں۔ ان خودیوں کو کہیں
جائے یعنی امنا المؤمنین کو تاکہ وہ نماز پڑھ لیں، دنیا میں کچھ سے پہننے
والیاں اکثر آخرت میں تنگی ہوں گی۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر رات
رب کریم آسمان دنیا کی جانب نزول (رحمت) فرماتا ہے اور جب تہائی
رات گزرتی ہے تو وہ فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھے پکارے اور میں اس
کی پکار کو سنوں اور قبول کروں کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا
کروں کون ہے؟ جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو بخشوں (متفق علیہ)

لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ رب تعالیٰ اپنے دست قدرت
پھیلا کر فرماتا ہے کون ہے؟ جو فرض سے اس کو جو فقیر ہے اور ظالم بیان
حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ
رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی مسلمان فرد مگر اس میں
اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا خیال کرتا ہے تو وہ اس کو مل جاتی
ہے۔ اور یہ گھڑی ہر شب میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا نمازوں
میں سب سے زیادہ محبوب حضرت داؤد کی نماز ہے اور بہترین روزوں میں
حضرت داؤد کے روزے ہیں، وہ آدمی رات سوئے تہائی رات قیام کرتے
رات کے چھٹے حصے میں پھر سوتے، ایک دن روزہ رکھتے دوسرے
دن افطار کرتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ ثُمَّ انْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَهْلِهِ قَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ الْبُتَّةِ أَوَّلَ جُنُبًا دَثَبَ فَأَقْضَى عَلَيْهِ الْمَاءَ وَلَنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا نَوْمًا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى لِمَنْ يَنْتَبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کہ آپ اول رات میں سو جاتے اور آخر رات کو زندہ کرتے یعنی بیدار رہتے اور جب اپنے اہل کے ساتھ کوئی ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے تھے پھر سو جاتے تھے اگر اذان اول تمجد کی اذان کے وقت غسل کی ضرورت ہوتی تو پہلے غسل فرماتے دن و منو کرتے اور دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۵۹ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الْمَلَائِكِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ دَرِيَّةٌ لَكُمْ فِي رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْشَّيْءِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا رات کا قیام لازمی ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے بزرگوں کا طریقہ ہے رب کریم کے تقرب اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے۔ (ترمذی)

۱۱۶۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْجَدَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُضْحِكُ اللَّهُ لِرَبِّهِمُ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفَّوْا فِي الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفَّوْا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ خوش ہوتا ہے (۱) وہ جو رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو (۲) لوگ جو نماز کیلئے صف بندی کریں (۳) وہ لوگ جو جہاد میں (اسلام) سے لڑنے کے لیے صف بندی کریں (شرح السنہ)

۱۱۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْدَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَنْ كَرَّمَ اللَّهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَقَّ هَذَا أَحَدُكُمْ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ (إِسْنَادًا)

حضرت عبد بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نصف آخر میں اللہ اپنے بندے سے بہت قریب ہوتا ہے اگر تجھ میں یہ استطاعت ہو کہ تو ان لوگوں میں شامل ہو جو اس وقت اللہ کو یاد کرتے ہیں تو ایسا کر (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتایا ہے)

۱۱۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى دَأْبَ امْرَأَةٍ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَعُ فِي دَجْجِهَا الْمَاءَ رَجَمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ دَأْبَ امْرَأَةٍ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَعُ فِي دَجْجِهَا الْمَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جس نے خود رات میں اٹھ کر نماز ادا کی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کے لیے تیار نہ ہوئی تو اس کے منہ پر پانی کے چھینے مار کر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحمت فرمائے جو خود رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو بھی نماز کے لیے اٹھایا اور اگر وہ اٹھنے کیلئے تیار نہ ہوا تو اس کے چہرہ پر پانی کے چھینے مارے (ابوداؤد، نسائی)

۱۱۶۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ أَسْمَهُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ دَرَبُ الْقَتْلِ الْمَكْتُوبَاتِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کون سی دما زیادہ سنی جاتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا رات کے آخری نصف حصہ کی اور فرما دیا کہ لکے بعد کی۔ (ترمذی)

۱۱۴۳ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرُجًا تُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ تِبَاطُظِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعْدَاهَا اللَّهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامُونَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ.

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایسی صاف کھڑکیاں ہیں جن سے اندر دینی اور بیرونی مناظر دیکھے جاتے ہیں اور یہ ان لوگوں کیلئے ہیں جو بات میں نرمی کرتے ہیں۔ (غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ مسلسل روزہ رکھتے ہیں اور جس وقت دوسرے لوگ سوتے ہیں تو وہ نماز پڑھتے ہیں) شعب الایمان لیکن امام ترمذی نے اس کو حضرت علی سے اس تبدیلی کے ساتھ روایت کیا جس میں نرم گوئی کی بجائے اچھی گفتگو کے الفاظ نقل کئے ہیں)

تیسری فصل

۱۱۴۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا اسے عبداللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو پہلے رات کو قیام کرتا تھا بعد میں اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوقِفُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُولُ يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِمَنْ سَاحَرُ أَوْ عَشَارُ.

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک وقت اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور یہ کہتے اسے داؤد کی اولاد انصوا وہ نماز پڑھو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور مشرعوں کو کرنے والے (جو زبردستی کرتے ہیں) کے علاوہ باقی سب کی دعا قبول فرماتا ہے۔ (احمد)

۱۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَصْلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ صَلَاةٌ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا نماز کے بعد افضل نماز ایمن سے نصف رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔

(رواہ احمد)

۱۱۴۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ فُلَانًا يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَا أَصْبَحَ سَرَقٌ فَقَالَ لَا تَسْتَهْأَهُ مَا تَقُولُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

(احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کیا کہ ایک شخص رات کو نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ایسا نماز اس کو چوری سے باز رکھے گی (احمد) بیہقی در شعب الایمان۔

۱۱۴۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ دُرَّاجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَيْكَ الْبَرْجُلُ أَهْلَهُ

حضرات ابوسیدہ جوہرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے۔ پھر

مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّ أَوْصَلَ رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَ فِي الذِّكْرِ
وَالذِّكْرَاتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۱۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَأُ أُمَّتِي حِمْلَةُ الْقَدَّارِ وَاصْطَبُ
اللَّيْلِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۱۴۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ
كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى إِذَا كَانَ صَوْتُ
إِخْوَانِهِ لَيَقُظُّ أَهْلَهُ لِلْمَوَةِ يَقُولُ لَهُمُ الصَّلَاةُ ثُمَّ
يَتَوَاهِدُونَ الْآيَةَ وَأَمْرًا هَلْكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبُرَ
عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَسْأَلُكَ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِينَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

دونوں نماز پڑھتے ہیں یا (شکلاوی) ہر ایک انیس سے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے
تو ان دونوں کے نام ذکر کر نیوالے مردوں اور ذکر کر نیوالی عورتوں میں کچھ دیکھئے۔ یہ جب
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت
کے بہترین لوگوں میں سے قرآن کے اٹھانے والے (حفاظ قرآن پر عمل
کر نیوالے) اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔ (بیہقی در شعب الایمان)
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن خطاب
رات کو جتنی مناسب سمجھتے نماز پڑھتے اس کے بعد کچھ رات کو اہل در
عیال کو بیدار کر کے فرماتے کہ نماز پڑھو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کرتے
ترجمہ: اپنے اہل کو نماز کا حکم کرو اور صبر کر دو ہم تم سے رزق طلب نہیں
کرتے بلکہ رزق دیتے ہیں اور آخرت صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے
ہے۔ (مالک)

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

عمل اور میانہ روی

پہلی فصل

۱۱۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى تَطْلُعَ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ
شَيْئًا وَيَصُومُ حَتَّى تَطْلُعَ أَنْ لَا يُعْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ
لَا تَسَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا
تَأْتِي إِلَّا دَائِمَةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَلَنْ قَلَّ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ دَامِنِ الْأَعْمَالِ مَا يُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا
يَسْتُرُ حَتَّى تَمُوتُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ مَشَاطِلَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ رہتا تھا کہ آپ
مہینہ بھر تک انقطاع کرتے اور میں یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ اب آپ برفہ نہیں
رکھیں گے لیکن جب بدوڑ رکھنے شروع کرتے تو یہ خیال ہونے لگتا کہ اب بدوڑ
دن کیلئے بھی انقطاع کریں گے اور اگر تم یہ چاہتے کہ رات کے وقت آپ کو نماز پڑھتا ہوا
دیکھو تو دیکھ سکتے تھے اور سوتا ہوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ سکتے تھے۔ (بخاری)
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ
کو اعمال سے زیادہ محبوب النہر ملاومت ہے۔ اگرچہ اعمال کم ہی ہوں
نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اتنے ہی عمل کرو جتنی تم میں طاقت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں
ہوتا یہاں تک کہ تم تنگ ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تک تم
ذوق و شوق کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہو پھر چاروں جانب سستی طاری ہو تو
رک جاؤ۔ (متفق علیہ)

۱۱۴۶. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَصِلُ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النُّومُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسْبَبُ نَفْسَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۴۷. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدًا إِلَّا عَلَيْهِ فَسَادٌ دُؤَابٌ وَقَارِبُؤَادٌ أَتَشِيرُونَ أَلَسْتَبِيعُوا بِأَلْعَدُوِّ وَالزَّوْجَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدَّلَاجَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۴۸. وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَ عَنْ حَرْبٍ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّمَّنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَأَنَّهَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۴۹. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَايِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۱۵۰. وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَائِمًا قَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں کھل ہونے لگے تو اسکو چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اسکی غنید پوری ہو کیونکہ حالت نماز میں جب کوئی اذگٹا ہے تو اسکو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے شاید وہ استغفار کر رہا ہو تو اپنے نفس پر بددعا کر لے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین اسلام آسان ہے اور کوئی دین میں سہی نہیں کرتا کہ دین اس پر علیہ حاصل کرتا ہے لہذا اعتدال اختیار کرو طاعت و نیت کے مطابق عمل کرو اور خوش رہو (البقرہ) صبح شام اور رات کے اخیر حقہ میں عبادت سے مدد حاصل کرو۔ (بخاری)

حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کا کل وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ شب میں نیند کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیان کھل کرے۔ تو اسکا اجر اتنا ہی لکھا جائے گا جتنا کہ اس کے بروقت پڑھنے میں ملتا۔ (مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھ لو۔ (بخاری)

حضرت عمران بن حصین ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز ادا کرے اس کے لیے نصف اجر اور جو لیٹ کر نماز ادا کرے اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے سے نصف اجر ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت ابوالامامہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص پاک و عاف حالت میں بستر پر جا کر اللہ کو یاد کرے اور اسکو غنید آجائے تو وہ رات میں کسی وقت کھڑے ہوتے ہوئے اللہ سے دنیا اور آخرت میں بھلائی کا کوئی مطالبہ نہ کرے

۱۱۵۱. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى يَذْرُوكَهُ النَّعَاسُ كَمْ يَنْقَلِبُ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تو اللہ اس کو عطا فرماتا ہے (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن مسعود کی روایت سے نقل کیا ہے۔)

حضرت عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ کے لئے دو افراد کے بارے میں تعجب کا اظہار فرمایا ہے ایک تو وہ جو سردی کے موسم میں نرم بستر اور نمادہ اپنے اہل کے پاس سے اٹھا تو اس کے بارے میں رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے فرشتہ دیکھو یہ شخص نرم بستر لعاف اور اہل کے پاس سے اس چیز کے لیے جو میرے پاس ہے اٹھا ہے اس کو اس چیز سے خوف آیا ہے جو میرے قریب ہے (۲) دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ساقیوں کے ساتھ شکست کھا کر بھاگ گیا اور جب اس کو جنگ سے بھاگنے کے گناہ کا علم ہوا تو وہ پلٹا اور جنگ میں شریک ہو کر جان دیدی تو اللہ اس کے بارے میں فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے کو دیکھو وہ میرا انعام کی رغبت یا میری طرف سے سزا کے خوف سے واپس ہوا ہے اور اس نے میری رضا کی خاطر جان دیدی (شرح السنہ)

إِلَّا أَخْطَأَهُ آيَاتُهُ ذَكَرَهُ التَّوْدِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرِوَايَةِ ابْنِ السَّيْتِ -

۱۱۸۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ رِثَاءٌ مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ تَمَارَعَنَ وَطَائِفَهُ وَلِخَافِهِ مِنْ بَيْنِ حَيْثُمْ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُ مَلَكِيَّةٌ أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي تَارَ عَنْ فِرَاشِهِ دَوَّ طَائِفَهُ مِنْ بَيْنِ حَيْثُمْ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِمْ رَغْبَةً فَيَمَّا عَبْدِي دَشَقَ قَاتِمًا عَبْدِي وَرَجُلٍ غَدَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَتَهَزَمَ مَعَ أَهْلِيهِمْ فَعَلِمُوا مَا عَلَيْهِمْ فِي الْإِثْمِ هَذَا وَمَا لَهُ فِي التَّوَجُّعِ فَجَعَلَ حَتَّى هَرَبَتْ دَمَةٌ فَيَقُولُ اللَّهُ مَلَكِيَّةٌ أَنْظِرُوا إِلَى عَبْدِي رَجِمَ رَغْبَةً فَيَمَّا عَبْدِي دَشَقَ قَاتِمًا عَبْدِي حَتَّى هَرَبَتْ دَمَةٌ رَدَاهُ فِي شَرِّهِ النَّشْرُ -

تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز اُدھی ہے راوی کہتے ہیں اور اس کی تصدیق کے لیے جب میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں میں پناہ ہاتھ سرکار کے مبارک پر رکھا تو سرکار نے فرمایا اسے عبد اللہ بن عمر کیا بات ہے؟ تو میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھی جانے والی نماز اُدھی ہے اور خود آپ بیٹھ کر نماز اُدھا فرما رہے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں! لیکن میں تمہارے کسی فرد۔ حضرت سالم بن ابی جعد روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے اس طرح کہا کاش میں نماز پڑھتا پھر آرام پاتا لوگوں کو اس شخص کی بات نگاہ معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ میں نے یہ جملہ زبان رسالت سے سنا ہے رسول اللہ نے فرمایا اے بلال نماز کے لیے اقامت کمواد پھیں آرام پہنچاؤ۔ (ابوداؤد)

۱۱۸۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا يَصِفُ الصَّلَاةَ قَالَ فَأَنْتَ فَوَجَدْتَهُ يَصِفُ حَالًا قَوْضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ كُنْتَ صَلَاةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى يَصِفُ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ تَصِفُ قَاعِدًا قَالَ أَجَلٌ وَبِكَيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۸۴ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتَهُ يَصِفُ حَالًا قَوْضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ حَدَّثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ كُنْتَ صَلَاةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلَى يَصِفُ الصَّلَاةَ وَأَنْتَ تَصِفُ قَاعِدًا قَالَ أَجَلٌ وَبِكَيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بَابُ الْوُتْرِ

پہلی فصل

وتر کا بیان

۱۱۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا أَحْبَبْتُمْ أَحَدَكُمْ الْقُبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتَرًا مَا قَدَّ صَلَّى -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ رَكْعَتَانِ أَخِيَا اللَّيْلِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۱۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُرِيدُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ وَلَا فِي آخِرِهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۱۸۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ وَشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتُحِبُّنِي عَنْ خَلْفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَعْرِفُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ قَرَأْ قُرْآنَ خَلْقِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَتُحِبُّنِي عَنْ وَتِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا نُحَدِّثُكَ بِرَاكَةِ دُكْهُرِهِ فَيَسْعُهُ اللَّهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَوَكَّرُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي بِسَعَةِ رَكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَدُكِّرُ اللَّهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يَسْلُمُ لِيُصَلِّيَ الثَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَدُكِّرُ اللَّهُ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَسْلُمُ لِيُصَلِّيَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَبَيْنَ ذَلِكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا أَسَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الدُّخَانَ دَنَدَ بِرُكْعَتَيْنِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأَوَّلِ فَبَيْنَ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کی نماز دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح کے بعد اور رات کا خوف ہو تو وہ ایک ہی رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی پڑھی ہوئی نماز طاق ہو جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے اور وتر کی پانچ رکعتیں پڑھتے اور وتر کی صرف آخری رکعت میں بیٹھتے۔

(بخاری - مسلم)

حضرت سعد بن بشام روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن کریم نہیں پڑھتے؟ تو میں نے کہا کیوں نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ قرآن ہی تو خلقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ میں نے دوسرا سوال کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا ہم (ازواج مطہرات) سرکار کے وضو کے لئے پانی اور مسواک تیار رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا تو آپ کو ایات میں (نہند سے) اٹھاتا اس وقت آپ مسواک فرماتے اور وضو کرتے اور نو رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان صرف اٹھاس رکعت میں قعدہ اخیرہ کرتے۔ اللہ کا ذکر کرتے اس کی حمد و ثنا کرتے دعا پڑھتے اور بغیر سلام پھر اٹھتے اور نویں رکعت مکمل فرماتے اور قعدہ میں بیٹھ کر ذکر کرتے کہ بے اکی حمد و ثنا اس طرح گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ لیکن جب ستر شریف زیادہ ہوئی اور جسم مبارک بھاری ہو گیا تو آپ وتر کے ساتھ سات رکعتیں پڑھتے اور بعد میں دو رکعتیں اسی طرح پڑھتے جس طرح پہلے پڑھتے تھے اس طرح نو رکعتیں ہو جاتیں۔ اے بیٹے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب نماز پڑھتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر شب میں وتر کی ایک رکعت ہے۔ (مسلم)

تَسْمَعُ يَا بَنِيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلِبَهُ نَوْمٌ أَوْ جَعَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا أَهْلَ لَيْلَةٍ إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ -

(رواہ مسلم)

۱۱۸۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْعَلُوا إِخْرَ صَلَوةِ تَكْرُمًا لِلَّيْلِ وَتَرَا -

(رواہ مسلم)

۱۱۹۰ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا دُرُودَا الصُّبْحِ يَا لَيْلِي - (رواہ مسلم)

۱۱۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَانَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْإِخْرَ اللَّيْلِ فَلْيُؤَيِّرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعُ أَنْ يَقُومَ الْإِخْرَ فَلْيُؤَيِّرْ الْآخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَوةَ الْإِخْرَ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ -

(رواہ مسلم)

۱۱۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ سَطَمَ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وَتَرَا إِلَى الشَّعْرِ -

(متفق علیہ)

۱۱۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَدْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِلِّ مَهْرٍ وَرَكْعَتَي الصُّحَى وَأَنْ أَدِيرَ قَبْلَ أَنْ تَأْمَ - (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۱۹۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ كُنْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي الْآخِرِ قَالَتْ رُبَّمَا

تو آپ چاہتے تھے اس پر ملاومت کریں اور جب آپ پر غنیمت کا طبع ہوتا یا قیام شب میں کوئی تکلیف مزاحم ہوتی تو دن میں بارہ رکعتیں پڑھتے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے پورا قرآن کریم ایک ایک رات میں ختم کیا ہو۔ اور نہ کبھی پوری رات نماز پڑھی ہو اور نہ رمضان کے علاوہ کبھی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ رات میں اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر سے پہلے نماز تراویح کر لو۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوف ہو کہ وہ آخر شب میں نہ اٹھ سکے اس کو چاہیے کہ اول رات میں وتر پڑھ لے لیکن جس کو آخر شب میں اٹھنے کا شوق ہو تو وہ وتر آخر شب میں پڑھنے کیونکہ آخر شب کی نماز کے لیے فضیلت کی گواہی دی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کئے۔ اول رات میں درمیان اور آخری حصہ میں لیکن حیات ظاہری کے آخری دور میں آخر شب میں وتر پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی نصیحت فرمائی (۱) ہر مہینے میں تین روز رکھنے کی (۲) پچاس کی دو رکعتیں (۳) اور سونے سے پہلے نماز وتر

حضرت عصفیہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت سے اول رات میں فارغ ہوتے۔ مجھے یا آخر شب میں تو انہوں نے فرمایا کبھی اول یا

میں اور کبھی آخر شب میں۔ راوی کہتے ہیں اس وقت میں نے کہا تعریف ہے اس رب کی جس نے دین کے معاملہ میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ نماز وتر اول رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں؟ تو انہوں نے بتایا کہ اول رات میں اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے اس خالق مالک کی حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمادی۔ پھر میں نے معلوم کیا کہ آپ نماز میں قرأت بلند آواز سے کرتے یا آہستہ؟ تو انہوں نے فرمایا کبھی جہر مانتے اور کبھی آہستہ پڑھتے یہ سن کر میں نے اللہ کی حمد و ثنا کی جس نے دین میں آسانی فرمائی (ابن ماجہ نے صرف قرأت کے حصہ کو روایت کیا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو جواباً اشراف نے فرمایا کہ کبھی تو آپ چار رکعتوں کے ساتھ تین وتر پڑھتے اور کبھی پھر رکعتوں کے ساتھ تین وتر اور کبھی آٹھ رکعتوں کے ساتھ تین وتر اور کبھی تین وتر اور دس رکعات پڑھتے تھے لیکن کبھی سات رکعات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوالویحیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہیں۔ لہذا جو چاہے تو پانچ رکعت پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے قرآن کے پڑھنے والو تم بھی وتر پڑھو۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت عاصم بن عذافر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی جو تمہارے لیے سترج آدمیوں سے بہتر ہے اور اس نماز کا وقت اللہ تعالیٰ نے عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک مقرر فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اَعْتَسَلْ فِي اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَعْتَسَلَ فِي اٰخِرِهِ قُلْتُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ
كَانَ يُؤَيِّرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَمْ فِي اٰخِرِهِ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْ تَرَفِّي
اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْ تَرَفِّي اٰخِرِهِ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ
بِالْقِرْءَانِ اَمْ يَخْفَفُ قَالَتْ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا
خَفَفَ قُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي
الْاَمْرِ سَعَةً۔

(رواہ ابوداؤد ودرزی ابن ماجہ الفصل لآخر)

۱۱۹۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ بِكُمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَيِّرُ قَالَتْ كَانَ يُؤَيِّرُ بَارِعًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا
وَتَلْثًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا وَتَلْثًا
مِنْ سَبْعٍ وَلَا يَكْثُرُ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ۔

(رواہ ابوداؤد)

۱۱۹۶۔ وَعَنْ أَبِي الْأَرْبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَيْتُ رَحَى عَلَى كُلِّ مَسْلُوكٍ مِمَّنْ أَحَبَّ أَنْ
يُؤَيِّرَ يَحْمِسَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤَيِّرَ يَسْلُثْ
فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤَيِّرَ يُولِجِدَةً فَلْيَفْعَلْ۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

۱۱۹۷۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَيْتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَتُوبُانِ إِلَى أَهْلِ الْغُرَّانِ
(رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی)

۱۱۹۸۔ وَعَنْ حَارِجَةَ بِنْتِ حَذَافَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خَدِجَةُ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ
بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حَبْلِ النَّعْوِ الْوَيْتُ جَعَلَهُ اللَّهُ
لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۱۱۹۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ عَنْ وَثَرِهِ فَلْيَصِلْ إِذَا
أَصْبَحَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

۱۲۰۰ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلْنَا
عَائِشَةَ يَا أُمِّي شَيْءٌ كَانَ يُؤْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَوَّلِيَّاتِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ فِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ
يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ
أَبِي عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْمُعَوَّذَتَيْنِ -

۱۲۰۱ وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي مُنَاقَبَةِ النَّبِيِّ
اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيهِمْ هَدْيَكَ وَعَافِنِي فِيهِمْ عَافِيَتَكَ وَ
تَوَلَّنِي فِيهِمْ تَوَلَّيْتَكَ وَبَارِكْ لِي فِيهِمْ مَا أَعْطَيْتَ ذِي الْقُرْبَى
شَرَّ مَا فَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَغْفِي لِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ لَاقَةٌ
لَا يَذِلُّ مِنْهَا أَلَيْتَ مَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ - رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ -

۱۲۰۲ وَعَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوُثْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَذَاكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
يُطِيلُ فِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَبَرَقَ مَسْرُوقٌ
بِالنَّسَائِيِّ -

۱۲۰۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَيْرِ تَرِيَهُ اللَّهُمَّ لِي أَعُوذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَبِرِيحَا قَاتِلِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْكَ لَا أُحْيِي نَسَاؤَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَشِيتُ عَلَى نَفْسِكَ

جو شخص وتر پڑھے بغیر سوگیا تو وہ اس کو صبح (فجر) سے پہلے پڑھ لے
(اس حدیث کو امام ترمذی نے مسلسلہ روایت کیا)

حضرت عبدالعزیز بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے
حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز
میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورہ
بسم اللہ ربک الا علی دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت
میں سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھتے تھے (ترمذی ، ابوداؤد ، لیکن صاحب
نسائی اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی ذر کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور اہل
سنہ نے حضرت ابی بن کعب کے حوالہ سے روایت کیا اور وہی نے حضرت ابن عباس
کے حوالہ سے روایت کیا لیکن انہوں نے معوذتین کا تذکرہ نہیں کیا)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وہ کلمات دے رکھے جو میں وتر میں پڑھا ہوں (ترجمہ بخاری و ابوداؤد)
مجھے بھی اسی طرح ہدایت فرما جس طرح دوسروں کو ہدایت دی اور مجھے
مانیت عطا فرما جس طرح دوسروں کو مانیت دی اور میرا بھی دوست بن جس طرح
دوسروں کو دوست رکھا ہے ، اور جو کچھ بھی مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت
عطا فرما اور جو چیز تو نے مقدر فرمائی اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما ۔
بیشک تو حکم فرماتا ہے تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا ، اور جس کو تو دوست رکھا
ہے وہ ذلیل نہیں کیا جاتا ، اے ہمارے رب تو بلند مرتبہ والا اور برکتیں عطا کرنے
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم جب وتر کا سلام پھیرتے تو یہ کلمات تین مرتبہ فرماتے اور بلند آواز
سے کہتے صاحبِ نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن ابی ابی ذر اور
ان کے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب آپ وتر
کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ
بلند آواز سے کہتے تھے ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ نماز وتر کے آخر
میں یہ کلمات کہتے (ترجمہ) خداوند میں تیری رضا کے ساتھ تیرے
مغضب سے پناہ مانگتا ہوں ۔ تیری عطا کردہ عافیت کے ساتھ تیرے
غضب سے پناہ مانگتا ہوں خداوند میں تیری دیکھائی تیری پکڑ سے پناہ مانگتا ہوں میں

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

تیسری فصل

۱۲۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا أَدْرَاكَ لَا يُوَاحِدُهُ قَالَ أَصَابَ إِيَّاهُ قُوَّةٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَكْثَرُ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ الْحِشَاءِ بِرُكْعَةٍ دَعْنَدَاهُ مَوْلَى لَبَّابِ بْنِ عَبَّاسٍ فَأَقَى ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْنَدَاهُ قَرَأَهُ قَدْ صَحِّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۰۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَامَعَ الْوُتْرَ أَوْ لَيْسَ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا إِذَا ذَكَرَهُ فَلَا اسْتِيقَظَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۲۰۷ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوُتْرِ أَدَابُ حَقٌّ هُوَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَكَ الْمُسْلِمُونَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرْوِدُ عَلَيْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَكَ الْمُسْلِمُونَ -

(رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ)

۱۲۰۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُ بِكُلِّ يَمِينٍ يَسْتَسْمِعُ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ بِكُلِّ سُورَةٍ اخْرُجَ مِنْ كُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیسری تعریف تو صیف کا حصہ نہیں کر سکتا تیری ذالیسی ہے کہ تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے

۱۲۰۴ (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ کو امیر المؤمنین حضرت معلویر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی زحمت ہے وہ تو ہمیشہ ترکی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں تو جناب ابن عباس نے فرمایا وہ درست کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیر ہیں لیکن ایک اور روایت کے مطابق ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جناب امیر معلویرؓ نے عشاء کے بعد ترکی ایک رکعت پڑھی اسوقت ان کے پاس جناب ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے تو انہوں نے جاکر حضرت ابن عباس کو یہ واقعہ سنایا تو ابن عباس نے فرمایا انکے معاملہ کو چھوڑ دو کیونکہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ (بخاری)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا ہے سرکار نے فرمایا نماز وتر حق ہے اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں اور جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم سے نہیں۔

(ابو داؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وتر پڑھنے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اس کو یاد آجائیں تو اس وقت پڑھ لے۔

(ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وتر کے بارے میں سوال کیا کیا پڑھنا واجب ہے تو جناب ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھے اور مسلمانوں نے نماز وتر ادا کی لیکن سائل اپنے سوال پر اصرار کرتا رہا لیکن جناب عبداللہ بن عمر بھی فرماتے رہے کہ وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے اور مسلمانوں نے بھی (موطأ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل میں سے نو سو تیس پڑھتے یعنی ہر رکعت میں تیس سو تیس اور ان میں سے آخر سو تیس سورۃ اخلاص مہدی۔ (ترمذی)

۱۲۰۹ وَعَنْ زَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَ
السَّمَاءُ مُعَيَّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَأَذَّنَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ
انْكَشَفَ خَدَايَ أَنَّ عَلَيْهِ لِيْلًا فَخَشَعَهُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى
رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَذَّنَ بِوَاحِدَةٍ -
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بِجَالِسٍ قَبِيضًا وَهُوَ جَالِسٌ خَائِفًا
بَقِيَ مِنْ قِرَآنِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ
آيَةً قَامَ وَقَدَّمَ وَهُوَ خَائِفٌ لَكُمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ
يَعْمَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَمِثْلَ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۱۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ خَلِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

۱۲۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدِيرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَمْدًا
فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعُ قَامَ فَرَكَعَ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۱۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ هَذَا الشَّيْءُ جَمْدٌ وَيُقَالُ قِيَاذٌ أَوْ تَرَاحُدٌ كَمْ
فَذَكَرَكُمْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا كَانَالَةَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۲۱۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ فِيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَمْدًا فِيهِمَا
إِذَا زِلْزَلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ -

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ میں جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
مکہ مکرمہ میں تھا ایک رات کو شدید بارش تھا وقت کا اندازہ نہ ہونے کی وجہ سے
جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی ایک رکعت پڑھ لی لیکن ابرصاف ہونے
سے انہیں رات کا اندازہ ہوا تو اس رکعت کے ساتھ ایک رکعت اور طلال
پھر دو رکعتیں نماز نفل ادا کی اور جب کبھی صبح ہو جائے گا خوف ہوا تو وتر کی ایک
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرماتے اور بیٹھ کر ہی قرائت کرتے اور جب قرائت
میں تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں ہیں تو کھڑے ہو کر قرائت
مکمل کرتے پھر رکوع کرتے اس کے بعد سجدہ کرتے اسی طرح دوسری رکعت
بھی مکمل کر لیتے۔

(مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وتر کی ایک رکعت کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے (ترمذی لیکن صاحب ابن ابی شیبہ
کہا کہ یہ دو رکعتیں مختصر سی ہوتیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ایک رکعت پڑھ کر دو مزید رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے لیکن جب رکوع
کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں سرکارِ دو عالم
نے فرمایا شبہ بیداری مشکل اور دشوار ہے لہذا تم میں کوئی وتر سے فارغ ہو
جائے تو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھے اگر رات میں اٹھ جائے تو بہتر ہے ورنہ
یہ دو رکعتیں اس کے لیے کافی ہوں گی۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر ان دو رکعتوں کو پڑھتے تھے اور
ان رکعتوں میں سورہ اذان لزلت اور سورہ کافرون پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ

قنوت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِحَدِيٍّ قَنَتَ بَعْدَ التَّوَكُّعِ قُرَيْمًا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَعْنًا حَمِيدَةً رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَلِيُّدُ بْنُ الْوَلِيِّدِ وَسَلَمَةُ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اسْتَدِدْ دَعَاكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِينَ كَرِيمًا يُؤَسِّفَ يَجْهَرُ بِهَا لَكَ وَكَانَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ الْعَنَ قُلَانَا وَقُلَانَا لِأَحْيَاءٍ وَمِنَ الْعَرَبِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ - الْآيَةُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱۶ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ أَسَّ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ قَبْلَ التَّوَكُّعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّوَكُّعِ شَهْرًا إِنَّهُ كَانَ يَهْتَفُ أَتَسَاءُ يَقَالُ لَكُمْ الْقُرْآنُ سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُصِيبُوا فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّوَكُّعِ شَهْرًا يَدْعُوَ عَلَيْهِمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۱۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَعْنًا حَمِيدَةً مِنَ التَّوَكُّعِ الْأَخِيرَةِ يَدْعُو عَلَى أَعْيَانِهِمْ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى رِعْلٍ وَذُكْوَانَ وَعَصِيَّةٍ وَبُيُوتٍ مَنْ خَلَفَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے لیے دعایا بددعا کا ارادہ فرماتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور سمیع اللہ من حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد کہتے خداوند! ولید بن ولید سلمہ بن بشام اور عباس بن ابی ربیعہ کو سبقت دے۔ خداوند! قبیلہ مضر پر سخت عذاب نازل کر اور ان پر ایسا ہی قحط نازل فرما جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں تھا اور یہ کلمات بلند آواز سے کہتے تھے اور بعض نمازوں میں سطرچ کہتے خداوند! عرب کے فلاں اور فلاں قبیلہ پر لعنت فرما آپ فلاں اور فلاں کے الفاظ بعض قبائل کو مراد لیتے تھے لیکن یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہا جب تک کہ آیت لیس لک من الامر شیء نازل ہوئی

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عاصم الاول روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے یا بعد میں تو حضرت انس نے فرمایا کہ وہ رکوع سے قبل پڑھتے تھے لیکن ایک مہینہ تک سرکارِ دو عالم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے ستر قاریوں کو بھیجا تھا اور انہیں شہید کر دیا گیا تھا اس لیے رسول اللہ نے ایک ماہ تک بددعا کرتے ہوئے قنوت پڑھی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل نہرِ عصر مغرب عشاء اور فجر میں قنوت پڑھی جب آخری رکعت میں رکوع سے اُٹھ کر سمیع اللہ من حمدہ کہتے تو یوسف کے قبائل رعل، ذکوان، عصیہ پر بددعا کرتے اور مقتدی امین کہتے۔ (ابوداؤد)

۱۲۱۸۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ شَهَادَةً تَوَكَّدَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) ۴
۱۲۱۹۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْإِشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِرَبِّي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ وَعَلِيٌّ هَهُنَا بِأَلْكَوْفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ سَنَةً أَكَلْنَا يَعْنُونَ قَالَ آتِ بَنِي مُجَدَّلٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مہینہ تک قنوت پڑھی پھر اس کو ترک کر دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابی مالک شجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے والد صاحب سے یہ معلوم کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور حضرت علی کے ساتھ کو فرمیں تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ حضرات نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ تو اباجان نے فرمایا میرے بیٹے یہ بدعت ہے۔

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۱۲۲۰۔ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّيُ لَهُمْ عَشْرِينَ رُكْعَةً وَكَانَ يَقْنُتُ بِيَعْمَلُ فِي الرُّكُوعِ الْبَاقِي فَإِذَا كَانَتْ الْعَشْرُ الْأَوَّلَى خَلَفْتُ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ فَكَانُوا يَعْمَلُونَ ابْنُ أَبِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَسِيسُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَنُوتِ فَقَالَ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں مجتمع فرمایا جناب ابی لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھاتے اور رمضان کے آخری نصف میں قنوت کرتے اور جب آخری عشرہ ہوتا تو جناب ابی امامت ترک کر کے تراویح گھر میں پڑھتے تو لوگ کہتے کہ ابی بھاگ گئے (ابوداؤد۔ لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب انس بن مالک سے قنوت کے بارگاہ میں معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سرکار نے رکوع کے بعد قنوت پڑھا اور ایک روایت کے مطابق رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت پڑھا)

ماہ رمضان میں قیام

بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

پہلی فصل

۱۲۲۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصْبَةٍ فَصَلَّى فِيهَا لَيْلًا حَتَّى أَجْمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ قَعَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً وَكَلَّمُوا أَنَّهُ قَدْ تَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّصُ لِيَعْرِجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ يَكُفُّ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِهِمْ حَتَّى حَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ دَرَكٌ مِنْكُمْ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بَيْتِكُمْ

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مسجد میں چٹائی کا یکا جو بر یا لایا اور کئی راتوں مسلسل اس میں نماز پڑھی بعد بہت سے صحابہ نے بھی نماز میں شرکت کی۔ لیکن ایک شب رسول اللہ کی آواز نہ سن کر صحابہ نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں۔ اس لیے بعض صحابہ نے کھانا بنا کر شریعت کیا تاکہ ہماری آواز سن کر سرکار حجرو شریف سے باہر آجائیں اس موقع پر سرکار نے حجرو سے باہر آکر صحابہ سے فرمایا مجھے تمہاری کیفیت اور حال سے واقفیت ہے مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر یہ نماز (تراویح) فرض ہو جائے تو تم اس کے

قَالَ أَفْعَلْ صَلَاةَ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفِقُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ
يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ يَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ أَيْمَانًا
وَإِحْسَانًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَتَتَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ لَعَلَّكَ كَانَ الْأَمْرُ
عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ
عَلَى ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَيْتُمْ أَحَدَكُمْ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدٍ
فَلْيَجْعَلْ لَيْتِي تَصِيَّبًا مِنْ صَلَاتِهِ قَالَتْ اللَّهُ جَابِلٌ
فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۲۲۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يَفِي
سَبْعَ فَعَلِمْنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ
لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ خَطَرُ
اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَوَقَّعْنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَخْتَصِرَ
حُسْبَ لَهْ قِيَامَ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا
حَتَّى بَعِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَهُ أَهْلُهُ
وَنِسَاءُهُ وَالنَّاسُ فَعَامَرْنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا
الْعَلَامَةُ قُلْتُ وَمَا الْعَلَامَةُ قَالَ السَّحُورُ ثُمَّ لَمْ
يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَدَرَدِيُّ ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّ
التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَكْتُبْ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ

لیے (اسانی سے) گھر سے نہ ہوتے لہذا اے صحابہ تم اس کو اپنے گھروں میں پڑھو اس کی
افضل ترین نماز قرائت کے علاوہ اسکے گھر میں ہے (یعنی گھر میں پڑھنا افضل ہے)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی طرف رغبت دلاتے لیکن تاکید کے ساتھ
حکم نہ کرتے البتہ یہ فرماتے کہ جو شخص عقیدت کے ساتھ معمول ثواب کے
لیے رمضان میں قیام کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے
ہیں۔ حضور علیہ السلام کے رفیق اعلیٰ سے ملنے کے بعد خلافت صدیقی
اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں یہ سلسلہ جاری رہا۔
(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی کسی وقت کی نماز ادا کرے تو اس کا
کچھ حصہ گھر کے لیے باقی رکھے تاکہ اس بقیہ نماز کے سبب اللہ تعالیٰ
اُس کے گھر میں خیر و برکت ڈالے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رمضان کے) روزے رکھے لیکن پورے مہینہ
آپ نے قیام میں نہیں کیا مگر جب رمضان سات دن باقی رہ گئے تو ایک
شب آپ نے تہائی رات تک ہمارے ساتھ قیام کیا اور جب چھ راتیں
باقی رہیں تو اس رات آپ نے قیام نہ فرمایا لیکن بائیس رات کو آپ نے ہمارے
ساتھ آدھی رات تک قیام فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ
اس رات زیادہ دیر تک قیام کرتے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص
رات کو امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے تو اس کی پوری رات قیام میں شمار
ہو جاتی ہے۔ جب رمضان کی چار راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے اس رات قیام نہ
کیا یہاں تک کہ انتظار میں تہائی رات باقی رہ گئی لیکن جب رمضان تین راتیں
باقی رہیں تو سرکاس نے اہل خانہ اور مسکروں کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ کھڑے
ہوئے اس موقع پر ہمیں فلاح کے ترک ہو جانے کا خطرہ ہوا۔ راوی حدیث
کہتے ہیں مجھے سوال کیا گیا کہ فلاح سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا سحری پھر بقیہ

الشہد

۱۲۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِذَا هُوَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ دَرَسُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ آتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةً الْتَصِفُ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَكُلِّ مَنْ عَدَا شَعْرَ عَصَاهُ كُلِّ رَدَاهُ التَّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ زَيْنُ عَمْرٍو اسْتَحَقَّ النَّارَ قَالَ التَّرمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ابْنَ أَبِي الْبَخَّارِيِّ يُصَوِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ

۱۲۲۶ وَعَنْ زَيْنِ بْنِ تَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي مَسْجِدِي هَذَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّرمِذِيُّ)

تیسری فصل

۱۲۲۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَارِي قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّحْمَنُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَوِ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ تَكَانَ أَمَثَلُكُمْ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَ لَيْلَةٍ أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيهِمْ قَالَ عُمَرُ يُعَمِّتُ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَعْمُونَ يُرِيدُ الْأَخْرَاجُ اللَّيْلِي وَكَانَ النَّاسُ يُعْمُونَ أَكْثَرًا

(رَوَاهُ الْبَخَّارِيُّ)

۱۲۲۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٌ وَتَبِيئَهُمَا لِذَا رَأَى أَنَّ يَوْمًا لِلنَّاسِ

راہوں میں کچھ قیام نہ فرمایا یعنی طاق راہوں میں تکلیف کیا۔ ابن جریر نے کہا لیکن صاحب ترمذی حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ ایک شب میں نے رسول اللہ کو بستر اقدس پر نہ پایا آپ اس وقت بقیع میں تھے اس وقت سرکار نے مجھ سے فرمایا کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے یہ خوف ہوا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس چلے گئے تو سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف جھکی فرماتا ہے اور قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے مالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ، لیکن زین نے یہ اضافہ کیا کہ ان لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے جو ان کے مستحق ہو چکے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں صاحب بخاری جناب محمد سے سننا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف کہتے تھے۔ حضرت زین بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا: آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

حضرت عبدالرحمان ابن عبدالقاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شب حضرت عمر بن الخطاب کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو دیکھا کہ لوگ تنہا علیحدہ علیحدہ مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ ایک امام کے ساتھ ادا کر رہے تھے اس وقت حضرت عمر نے فرمایا اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کروں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ پھر فیصلہ کر کے حضرت ابی بن کعب کو امام مقرر کر دیا۔ جب دوسری شب مسجد کی طرف آئے تو دیکھا اب لوگ ایک امام کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا اچھی بدعت ہے۔ اور جس نماز سے تم غفلت برتتے ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم قیام لیل کرو اور خود حضرت عمر آخر شب کے قیام کو ترجیح دیتے تھے اور لوگ اول لات کو قیام کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت سائب ابن یزید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابی بن کعب اور عیسیٰ کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت عشا

سے پڑھائیں اور امام ان سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جس میں تقریباً سوایا
ہوئیں۔ طول قیام کی وجہ سے ہم لایٹوں کے سہارے سے کھڑے ہوتے
تھے اور مسجد سے ہماری واپس فجر کے قریب ہوتی تھی۔

(مالک)

حضرت اعرج روایت کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ رمضان کے
مہینہ میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور امام سورہ بقرہ رکعت میں پڑھتے
اور اگر وہ اس سورہ کو بارہ رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے
نماز میں تخفیف کی ہے۔

(مالک)

حضرت عبداللہ بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب
سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جب ہم رمضان میں قیام لیل (تراویح) سے
واپس ہوتے تو نمازوں سے کہتے کہ کھانا لانے میں جلدی کرو تاکہ نہ سحری چھوٹ
جائے اور ایک روایت میں سطر ہے کہ فجر (صبح صادق) طلوع نہ کرے (مالک)
حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
تم جانتی ہو کہ یہ رات کون سی ہے یعنی نصف شعبان کی رات یہی ہے عرض
کیا یا رسول اللہ اس میں کیا خاص بات ہے تو آپ نے فرمایا اس میں سال بھر
میں پیدا ہونے والے اور مرنے والوں کی فرست مرتب کی جاتی ہے جس
بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اس رات لوگوں کے رزق آتے جاتے
ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر کوئی جنت
میں اللہ کی رحمت سے داخل ہوگا تو سرکار نے فرمایا ہاں! کوئی شخص ایسا نہیں
جو جنت میں اللہ کی رحمت کے بغیر داخل ہو اور یہ کلمات آپ نے تین مرتبہ
فرمائے۔ میں نے عرض کیا اور آپ بھی یا رسول اللہ تو آپ نے اپنا دست مبارک
اپنے سر پر رکھ کر فرمایا اور میں بھی جب تک اللہ کی رحمت میرے شامل حال
نہ ہو یہ کلمہ بھی تین مرتبہ فرمایا۔ (یعنی میں نے دعوات کبیر میں روایت

کیا)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
میں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نصف شعبان کی شب آسمان دنیا کی طرف
متوجہ ہوتی ہیں اور رب کریم اپنے تمام بندوں کی مغفرت فرماتا ہے سوائے مشرک
اور کفر پروردگار کے (ابن ماجہ لیکن اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص

فِي رَمَضَانَ بِأَحَدِي عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ
بِالْيَمِينِ حَتَّى كُنَّا نَعْتَدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ
فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي حُرُورِ الْعَجْرِ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۲۹. وَعَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا دَهْمٌ
يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ
سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي ثَمَانِي
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۰. وَعَنْ عَبْنِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
يَعْقُوبَ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَسَمِعْتُ
الْعَدَمَ بِأَفْطَاوٍ مَخَافَةَ قُرْبِ السَّحُورِ وَفِي أَحَدِي
مَخَافَةِ الْعَجْرِ.

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۱. وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ تَذَرِينَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِي لَيْلَةَ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ فِيهَا
أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُودٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ
فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ
وَفِيهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ
تَعَالَى فَقَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ
تَعَالَى ثَلَاثًا قُلْتُ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى
هَامَتِهِ فَقَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَ فِي اللَّهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ
يَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيرَةِ.

۱۲۳۲. وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَطْلِعُ فِي
لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيُغْفِرُ لِعِبَادِهِ خَلْقَهُ إِلَّا
لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاهِقٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَلْجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا أَشْتَبِيَنَّ مُتَابِعِينَ وَقَاتِلِ نَفْسِي -

۱۲۳۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقَوْمُوا لَيْلَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ فِيهَا لِقَابُ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ الْآلُ مِنْ مُسْتَغْفِرِي فَأَهْمِلْهُ إِلَّا كَذًا إِلَّا مُسْتَضْرِي فَأَرْزُقْهُ إِلَّا مُبْتَغَى فَأَعَاقِبْهُ إِلَّا كَذًا إِلَّا كَذًا أَحَى يَطْلُعُ الْعَجْرُ -

(رواه ابن ماجه)

کی روایت سے اس طرح نقل کیا کہ اس شب دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی ایک مشرک دوسرا ظلم سے لوگوں کو قتل کرنے والے کی

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا جب نصف شعبان کی رات آئے تو رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو، کیونکہ اس رات رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف توجہ فرما کر کتاب ہے کوئی مغفرت طلب کرے تو اس کی مغفرت کروں اور کوئی رزق طلب کرے تو اس کی رزق عطا کروں اور کوئی عطا کروں اور کوئی مصیبت زدہ ہے کہ اس کو عاقبت عطا کروں اور کوئی ایسا ہے اور کوئی ایسا ہے اور یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صَلَاةِ الصُّحَى

نماز چاشت کا بیان

پہلی فصل

۱۲۳۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَأَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَأَغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرِ صَلَاةَ قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّ بَيْتَهُ الرُّكُوعَ وَالشُّجُودَ وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ذَلِكَ مُتَّفَقٌ -

(متفق علیہ)

۱۲۳۵ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَهَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ صَلَاةَ الصُّحَى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللَّهُ -

(رواه مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز (نفل) ادا فرمائی اور یہ نماز مختصر پڑھی لیکن رکوع و سجود مکمل ادا کئے اور میں نے سرکار کو اس سے مختصر نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت انس کا ایک اور روایت میں ہے کہ وہ چاشت کی نماز تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت معاذہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے معلوم کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے تو انہوں نے بتایا چار اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو زیادہ بھی پڑھ لیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کے شروع ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کی ہڈیوں پر صدقہ لازم ہوتا ہے لہذا ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تمجیل صدقہ ہے۔ بھلائی کی تہنیت اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی برابری اور کفایت چاشت کی دو رکعتیں کر لیتی ہیں۔

(مسلم)

۱۲۳۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَمْجِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْنِئَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَنْبِيهِ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيَجْزِي مِنْ ذَلِكَ رَكَعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى -

(رواه مسلم)

۱۲۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحَى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْأَوَّلِينَ حَيْرٌ تَرْمِضُ الْفِصَالُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھ کر کہا کہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس وقت کے علاوہ بھی نماز کا پڑھنا افضل ہے۔ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز اولین کا وقت وہ ہے جب کہ اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرم ہوں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۱۲۳۸ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنُ اللَّهِ تَهَارِكُ اللَّهُ تَهَارِكُ دَعَا إِلَى أَنْ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ اذْكُمَا فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنَ أَوَّلِ التَّهَارُكِ كَلِمَتُكَ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ فِي عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّازٍ الْغَطَفَانِيُّ وَاحْمَدُ عَنْهُمْ

حضرت ابو الدرداء ابو ذر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنائی کائنات کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم دن کے اول حقیر میں خصوصیت کے ساتھ میرے چار رکعتیں پڑھ لے تو ان کو دن کے آخر تک تیرے لیے کافی کر دوں گا۔ (ترمذی، ابو داؤد، دارمی نے نیم بن ہماز غطفانی سے اور احمد نے بن سے روایت کیا۔)

۱۲۳۹ وَعَنْ أَبِي دُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ سِتُّونَ مَقْصُلاً فَعَلَيْكُمْ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَقْصُوفٍ مِائَةُ يَصَدَّقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِرُهَا وَالشَّيْءُ يُنَجِّدُ عَنْ الظُّلُمِ قَرَأَ ثُمَّ تَعَبَدُ فَزَكَّعْنَا الضُّحَى تُجْزِيكَ

حضرت بريدہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اور اس کے لیے لازم ہے کہ ہر جوڑ کے لیے صدقہ کرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح صدقہ ہے تو سرکار نے فرمایا مسجد میں پڑے ہوئے ٹھوک کو دفن کرنا سترے ذیت دینے والی چیز کو ہٹانا صدقہ ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں تیرے لیے کافی ہیں۔

(ابو داؤد)

۱۲۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحَى بِسَبْعَةِ عَشَرَ رَكَعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ لیکن ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس ذریعہ کے علاوہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔)

۱۲۴۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَسْرَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي صَلَاةٍ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكَعَتَيِ الضُّحَى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَلَنْ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت معاذ بن اس جہنی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نماز فجر سے نماز صبح ہونے کے بعد جو شخص صبحے پر بیٹھا رہے اس کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صبحے سے اٹھے اور ان دونوں نمازوں کے درمیان سوائے اچھی باتوں کے اور کچھ نہ کہے تو اسکے گنہ معاف کر دیے جاتے ہیں گنہ گنہ مند کے بھگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابو داؤد اس سے نماز شروق مراد ہے۔)

تیسری فصل

۱۲۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُعْبَةِ الصُّلَى غُيِّرَتْ لَهُ ذُكُوبُهُ وَلَنْ كَانَتْ مِثْلَ رَبِّدَا الْبَحْرِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الصُّلَى عِنْدَ رُكْعَاتِ شَمْعٍ تَقُولُ لَوْ نَشِئْتُ أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُمَا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۲۳۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّلَى حَتَّى تَقُولَ لَا يَدْعُهُمَا وَيَدْعُهُمَا حَتَّى تَقُولَ لَا يُصَلِّيَهُمَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۳۵ وَعَنْ مُوَرِّقِ بْنِ الْحَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الصُّلَى قَالَ لَا كُنْتُ فَعُمِرُ قَالَ لَا كُنْتُ فَأَبُو بَكْرٍ قَالَ لَا كُنْتُ فَالْتَّيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا لِخَالَةٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص چاشت کی دو رکعتوں پر پابندی کرنا ہے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے چاہے وہ سمندر کے جھاگ کی برابر ہیں (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور فرماتی تھیں اگر میرے والدین کو میرے لیے دوبارہ بھی زندہ کیا جائے تو میں ان رکعات کو نہ چھوڑوں (مالک)

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پابندی کے ساتھ نماز چاشت ادا کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ اب اسکو ترک نہ کریں گے اور کبھی اس طرح چھوڑتے کہ ہمیں یہ خیال ہونے لگتا کہ اب کبھی نہ پڑھیں گے۔ (ترمذی)

مورق بنی روایت کرتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر سے معلوم کیا آپ چاشت پڑھتے ہیں کہنے لگے نہیں میں نے پوچھا کہ حضرت عمر پڑھتے تھے کہا نہیں میں نے حضرت ابو بکر سے کہا میں نے معلوم کیا تو کہنا نہیں میں نے رسول اللہ کے بارے میں معلوم کیا تو انہوں نے کہا مجھے خیال نہیں۔ (بخاری)

نوافل کا بیان

بَابُ التَّطَوُّعِ

پہلی فصل

۱۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي مِمَّنْ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا

أَرْجَى عِنْدِي أَتَى لَوْ أَنْظَهَرْتُ هَوْرًا فِي سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلِ لَّأَنْهَأَيْدِيَ لَا مَتْنَبْتُ بِذَلِكَ الظُّهْرَ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصَلِّيَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۳۷ وَعَنْ حُجَّابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جناب بلال سے دریافت کیا اسے بلال اسلام کے بعد تم مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس کے بارے میں تم پر امید ہو کہ میں نے جنت میں اپنے آپ کے تمہارے قدموں کی پابندی سے بلال نے کہا بظاہر تو کوئی عمل ایسا نہیں جس کے بارے میں خاصا پر امید ہوں لیکن ایک بات البتہ ایسی ہے کہ میں شب و روز میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نفل (تیمم الوضو) حسب توفیق پڑھ لیتا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت حجاب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا

وَسَلَّمَ عَلَيْنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يَعْلَمُنَا
السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ
فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْغَرِيبَةِ ثُمَّ لْيَقُلْ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِذُّكَ بِقُدْرَتِكَ
وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ دُونَ مَا نَعْلَمُ
وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي
وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ
فَاغْدُرْهُ لِي ذِيئِدْرُهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَ
عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ
فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ
حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَوِّغُ لَهَا جَنَّةً
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ہمیں دعا نے استخارہ کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آیات قرآنی سکھاتے
تھے اور یہ فرماتے جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز
نفل پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ (ترجمہ) خداوند اعلیٰ تیرے علم کے ساتھ تجھ
سے طلب خیر کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کاملہ سے اس کام کے لیے قدرت
طلب کرتا ہوں اور تیری عظیم ذات سے فضل طلب کرتا ہوں۔ تو صاحب
قدرت ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو بھی
باتوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ یہ کام اگر میرے لیے میرے
دنیاوی اور معاشی معاملات میں درست ہے اور میرے مال کار میں بھی اس
جہاں میں بھی اور آخرت میں بھی شگ راوی تو اس کام کو میرے لیے مقدر اور
آسان فرما اور اس میں برکت عطا کر لیکن تیرے علم میں ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے دین
اور دنیا میں مناسب نہیں میری زندگی اور مال کار میں بہتر نہیں (یاد فرمایا) کہ یہ کام
اس دنیا میں اور آخرت میں اچھا نہیں تو مجھے اس کام سے اور اس کام کو مجھ سے
پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما جسے بھی ہو پھر مجھ کو اس سے منوس
کر دے اس دعا کے بعد اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۲۳۸ عَنْ عَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ
رَجُلٍ يُدْنِي دُنْيَا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَصُومُ ثُمَّ
يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا عَفْوَ اللَّهِ لَهُ ثُمَّ قَدَّأَ الْيَمِينَ إِذَا
فَعَلُوا فَاحْشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا وَلِنْ نُورِيَهُمْ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ
الْأَيَةَ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق نے اپنی صداقت
کے ساتھ مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا نہیں ہے کوئی آدمی جو گناہ کرنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھے
پھر اللہ سے بخشش کا طالب ہو تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے پھر اس
کی تلافی کی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو برائی کے بعد یا اپنے نفوس پر ظلم کے بعد
اللہ کا ذکر کریں اور اس سے مغفرت مانگیں۔ (ترمذی لیکن ابن ماجہ
نے آیت کا تذکرہ نہیں کیا ہے)۔

۱۲۳۹ وَعَنْ حَنْبَلَةَ قَالَ كَاتِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْزَنَهُ أَمْرٌ صَلَّى -
(رَوَاهُ أَبُو حَازِمٍ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کوئی وقت پیش آتی تھی تو آپ نماز پڑھتے تھے۔
(ابوداؤد)

۱۲۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِلَآءٍ فَقَالَ يَهَا سَبْقَتِي إِلَى

حضرت بريدہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت بلال کو بلا کر دریافت کیا کہ تم مجھ سے پہلے

کس طرح جنت میں پہنچے میں جنت میں داخل نہیں ہوا کہ میرے تہجد سے جو قول
کی آواز آتی تھی۔ جناب بلال نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ہمیشہ اذان کے
بعد دو رکعتیں پڑھیں اور میں ہمیشہ با وضو رہا اور جب بھی وضو کیا تو یہ محسوس
کیا کہ اللہ کی رضا کے لیے مجھ پر دو رکعتیں تیرا الوضو لازم ہیں۔ سرکارِ دو عالم نے فرمایا
سبقت کی یہی وجہ ہے (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ سے یا دنیا میں کسی بندے سے
کوئی ضرورت پڑ جائے تو اس کو پابینے کر ابھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں
پڑھے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

پڑھے اس کے بعد یہ دعا پڑھے: **اللہ**
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ تَوَسَّلَ لَكَ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَا تَدْعُنِي ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا
فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً إِلَيَّ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

(ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا یا عباس جان کیا آپ کو خبر نہ دوں اور محروم نہ
رکھوں اور آپ کو دس مصلحتیں تعلیم نہ کروں اور اگر آپ اس کے مطابق عمل
کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے لاعلمی اور جان بوجھ کر کئے ہوئے
پوشیدہ اور ظاہر چھوٹے اور بڑے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا۔ آپ چار رکعت
نماز اس طرح ادا کریں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت (یا آیت)
پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قرأت کے بعد کھڑے ہو کر سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الا اللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہی تسبیح رکوع میں اس مرتبہ
پھر رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو کر دس مرتبہ پڑھیں۔ دس مرتبہ پھر سجدہ

الْحَمْدُ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْفَةَ نَعْلِكَ
أَمَّا بِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ
رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ
وَرَأَيْتُ أَنَّ يَدَيْهِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۱۲۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لِحَاجَةٌ
إِلَى اللَّهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ
الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُتِمِّنْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ
مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ لَائِمٍ لَا تَدْعُنِي
ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً
إِلَيَّ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ -

صلوٰۃ التسبیح

۱۲۵۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِيَعْتَابِينَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ
إِلَّا أُعْطِيَكَ إِلَّا أَمْنُكَ إِلَّا أَمْنُكَ إِلَّا أَمْنُكَ إِلَّا أَمْنُكَ
عَشْرَ خَصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ ذَنْبَكَ
أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَاؤَهُ وَعَمْدَهُ
صَوْبَهُ وَكَيْبَرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعًا
رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً
فَإِذَا كَرَعْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ
قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ دَامَهُ الْكَرْبُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكَهُمْ
فَتَعَوَّلُهَا وَأَنْتَ رَأَيْتُمْ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ
الزُّكُوفِ فَتَعَوَّلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَعَوَّلُهَا
وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرَفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ
فَتَعَوَّلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَعَوَّلُهَا عَشْرًا ثُمَّ
تَرَفَعُ رَأْسَكَ فَتَعَوَّلُهَا عَشْرًا فَذَاكَ خَمْسُونَ
سَبْعُونَ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الْأَكْبَرِ رُكْعَاتٍ
إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ
وَلَنْ تَكُنْ تَفْعَلُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ
تَفْعَلُ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ
سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنَّ لَكَ تَفْعَلُ فِي عُمْرِكَ مَرَّةً رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْأَكْبَرِ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ تَحْرُكًا -

۱۲۵۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَوَّلَ مَا يَحْسَبُ بِهِ
الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ مَلَأَتْهُ فَإِنْ صَلَحَتْ
قَدَّ أَفْلَحَ وَإِلْجَمَ وَإِنْ فَسَدَتْ قَدَّ خَابَ وَخَسِرَ
وَإِنْ انْقَعَصَ مِنْ قِيَمَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَعَوُّلٍ فَيَكْمَلُ بِهَا
مَا انْقَعَصَ مِنَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى
ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ الزُّكُوفُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ تَوَخَّذُ
الْأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ
عَنْ رَجُلٍ -

۱۲۵۴. وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى اللَّهُ لِعَبْدِي فِي شَيْءٍ أَقْضَى
مِنْ رُكْعَتَيْنِ يُصَلِّيُهُمَا ذَاتَ الْيَدَيْنَيْنِ رُكْعَتَيْنِ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ
مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِشَيْءٍ
مَّا خَرَجَ مِنْهُ لِعَيْنِي الْقُرْآنَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

اٹھیں اور بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں پھر
دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پھر سجدہ سے
اٹھ کر دس مرتبہ پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں
اس تسبیح کی تعداد پچتر مرتبہ ہو جائے گی اسی طرح
ہر رکعت میں کریں۔ اگر آپ کے لئے ممکن ہو تو یہ نماز
روزانہ پڑھیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ہر جمعہ کو اور یہ
بھی ممکن نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور یہ بھی
ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ
ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لیں (ابوداؤد
ابن ماجہ دعوات کبیر اور صاحب ترمذی نے
اس روایت کو ابو رافع سے اسی طرح روایت
کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے کے
اعمال میں نماز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا اگر نمازیں ہوئیں تو بندہ
کامیاب ہو کر نجات حاصل کرے گا اور اگر نمازیں درست نہ ہوئیں تو ناکام
اور نقصان میں رہے گا۔ اگر فرائض میں کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا
دیکھو میرے بندے کے پاس نوافل ہیں ان سے فرض کا نقصان پورا کر دو
اس طرح اس کے دوسرے اعمال کا بھی حساب ہو گا۔ ایک اور روایت
کے مطابق نماز کے بعد زکوٰۃ اور دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب
ہو گا۔ (ابوداؤد لیکن امام احمد نے اس حدیث کو غیر معروف شخص سے
روایت کیا ہے۔)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کو اجازت نہیں دی سوائے ان
دو رکعتوں کے جو اس کے حق میں بہتر ہیں۔ جنگو وہ پڑھتا ہے اور بندہ
جب تک مصروف نماز رہتا ہے اس پر نیکیاں برستی رہتی ہیں اور کسی بندے
نے تقرب اور نیکی حاصل نہیں کی سوائے اس عمل کے جو اس سے صادر ہوا
یعنی تلاوت قرآن۔ (احمد، ترمذی)

بَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ

دورانِ سفر نماز کے احکام

پہلی فصل

۱۲۵۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى الظُّهْرَ بِأَلَمَدَيْنَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِدِيَارِ
الْعُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ - (مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَكُونُونَ أَكْثَرُ مَا كُنَّا
قَطْرًا وَمِنْكُمْ رَكْعَتَيْنِ - (مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا

خِفْتُمْ أَنْ يُفْتَنَ كُفْرُ الْيَدَيْنِ كَقَوْلِهِ فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ

فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ
فَأَقْبِلُوا صَدَقَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَمِنْ لَدُنْهُ

أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا -

(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ سَعَةً عَشْرًا يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهَنْ نَصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا

وَبَيْنَ مَكَّةَ سَعَةً عَشْرًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا

أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۶۰ وَعَنْ حَفْصِ بْنِ غَاوِسٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ

۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور دوا الحلیفہ جاگر عصر کی دو

رکعتیں پڑھیں۔ (مستفق علیہ)

حضرت عمارتہ بن وہب خزاعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے منیٰ میں امامت فرمائی تو دو رکعتیں پڑھیں حالانکہ اس وقت ہم تعداد

میں بھی زیادہ تھے اور حالت امن میں بھی تھے۔ (مستفق علیہ)

حضرت یحییٰ بن اسیر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ

سے دریافت کیا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر تمہیں کافروں کی طرف سے فتنے

میں پڑنے کا خوف ہو تو نماز قصر کرو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اب تو

امن کا دور ہے۔ اس پر جناب عمر نے فرمایا اس بات پر مجھے بھی اسی طرح

تعب ہوا تھا جس طرح تم متعجب ہو لیکن میں نے رسول اللہ سے دریافت

کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ احسان ہے جس کو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہذا

اس احسان کو مانو۔ (مسلم)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

مدینہ سے مکہ کی جانب روانہ ہوئے تو سرکارِ راستہ میں دو رکعتیں پڑھتے تھے

یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے۔ حضرت انس سے سوال کیا گیا کہ آپ مکہ میں

کتنا ٹھہرے تھے تو انہوں نے کہا دس دن۔

(مستفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک سفر میں انیس دن قیام کیا اور اس دوران آپ دو

رکعتیں پڑھتے رہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ اور مکہ کے

درمیان سفر میں اگر انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور

اگر زیادہ قیام ہوتا ہے تو چار پڑھتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت حفص بن غامد روایت کرتے ہیں کہ میں مکہ کے سفر میں جناب ابن عمر کے

طَرِيقٍ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَحَلَهُ
وَجَلَسَ قَدَايَ نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ
يَسْتَعِينُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَيِّعًا انْتَمَيْتُ صَلَاتِهِمْ فَصَبَّحْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ
عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَأَنَّهُ سَبَّحَ وَعَمَرَ وَخَمَّانَ كَذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۴۱۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ
وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْدٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۴۲۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ
تَوَجَّهَتْ بِهِ يَوْمَئِذٍ أَيْمَاءَ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ
وَيُؤَيِّدُ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۲۴۳۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَقَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

۱۲۴۴۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ قَاتَمَ
بِمَكَّةَ فَمَا فِي عَشْرٍ لَيْلَةٍ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ يَا
أَهْلَ الْبَيْتِ صَلُّوا أَرْبَعًا قَرَأَا سَعْدَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۴۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا
رَكْعَتَيْنِ فِي رِدَائِهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَ

ساتھ تھا تو راستہ میں آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے
نیچے میں آئے تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے معلوم فرمایا کہ یہ
لوگ اب کیا پڑھ رہے ہیں تو بتایا گیا کہ فوافل ادا کر رہے ہیں تو آپ نے
فرمایا اگر مجھے نفل پڑھتے ہوتے تو میں بھی نماز مکمل کر لیتا لیکن مجھے سرکارِ دوام
کی مصاحبت نصیب ہوئی ہے سرکارِ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں
پڑھتے تھے اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کا بھی یہی معمول رہا ہے۔ (متفق علیہ)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب
و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ سفر
میں سواری پر نماز پڑھتے تھے اور جس طرف آپ سواری چلتی آپ رکوع و سجود
میں ارشاد فرماتے اور فرائض کے سواری کی نماز اور وتر سواری پر
پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب کچھ کیا ہے قصر نماز بھی پڑھی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی
ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت عمران بن حصین روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے اور فتح مکہ کے دن بھی موجود تھا
سرکار نے اس موقع پر مکہ میں اٹھارہ رات قیام کیا اور اس دوران نماز
قصر ہی پڑھی اور مکہ والوں سے فرمایا کہ تم چار رکعتیں پڑھو کیونکہ ہم
مسافر ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے سفر میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ طہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اس کے بعد عصر کی
بھی دو رکعتیں۔ ایک اور روایت کے مطابق میں نے سفر و حضر میں
سرکار کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ حضر میں طہر کی چار رکعتیں

پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے سرکار کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد دو سنتیں پڑھیں لیکن عصر کے دو فرضوں کے بعد اور کچھ نہیں پڑھا۔ لیکن مغرب کی سفر و حضر میں تین ہی رکعتیں پڑھیں۔ فرض کے بعد دو سنتیں ادا کیں مغرب کے فرضوں میں سفر و حضر میں کچھ کم نہیں کیا کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کے موقع پر معمول یہ تھا کہ اگر کوہج کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع فرما لیتے تھے اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے یہاں تک کہ عصر کے لیے سفر کو روکنے اسی طرح مغرب کے لیے سفر کو روکنے سے پہلے غروب ہو جاتا تو مغرب و عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر غروب آفتاب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے جب عشاء کے لیے سفر منقطع کرتے دو دنوں کو جمع کر لیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب سفر میں ہوتے اور نماز نفل ادا کرنا چاہتے تو سواری کا منہ سمت قبلہ کر لیتے پھر نماز شروع کر دیتے پھر نماز مکمل فرماتے بعد صبح بھی سواری کا منہ ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں واپس ہوا تو دیکھا کہ سرکار سواری پر مشرق کی جانب منہ کئے ہوئے مصروف نماز میں۔ اس دوران آپ کا سجدہ رکوع سے زیادہ نیچا ہوتا تھا۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے منیٰ میں دو فرض پڑھنے سے اسی طرح حضرات ابوبکر و عمر نے بھی نماز قصر ادا کی حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت کے ابتدائی دور میں نماز قصر پڑھی لیکن بعد میں پوری چار رکعتیں ادا کیں۔ لیکن جناب ابن عمر اگرچہ امت

فِي الْعَصْرِ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الشَّامِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا قَالِ الْمَغْرِبُ فِي الْعَصْرِ وَالشَّامِ سَوَاءٌ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَقِّي وَلَا سَفَرِي قَرَّحِي وَتَوَلَّى الْهَارَ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۶ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَزُولَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ وَمِثْلَ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَزُولَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَإِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَزُولَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۲۶۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ أَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ لِقَبْلَةَ يَسَاقُ، فَكَذَّبَتْهُ صَلَاتِي حَيْثُ وَجَّهْتُ بِنَا بِيْ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۶۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِ بَيْتٍ زُحْرَ الْمَشْرِقِ فَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ التَّرْكَعِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۶۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَرَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ كَهْمَاهُ وَعُمَرُ بَعْدَ بِيْ يَزُولُ عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ كُفِّلَتْ عُثْمَانُ صَلَاتِي بَعْدَ أَرْبَعٍ فَكَانَتْ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّيْتُ مَعَ الْإِمَامِ

صَلَّىٰ اَرْبَعًا فَلَا اَمْلَهُمَا وَاحِدَةً صَلَّىٰ رُكْعَتَيْنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْنِ)

۱۲۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ صَلَاةُ رُكْعَتَيْنِ

لَكُمْ هَاجِرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَضَتْ

أَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الشَّعْرِ عَلَى الْغَرَضَةِ الْأُولَى

قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعَدْوَةَ مَا بَالَ عَائِشَةَ سُرِعَتْ قَالَ

كَأَذَلَّتْ كَمَا تَأَذَّلُ عُثْمَانُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْنِ)

۱۲۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ صَلَاةَ

عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا

وَفِي الشَّعْرِ رُكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْرِ رُكْعَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۴۲ وَعَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الشَّعْرِ رُكْعَتَيْنِ وَهُمَا سَامِعٌ

عِدَّ قَصْرَ الْوُتْرِ فِي الشَّعْرِ سِتًّا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۲۴۳ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ

يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُونُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ

وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحُسَيْنَانَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ

مَكَّةَ وَحِدْعَةَ قَالَ مَالِكٌ وَذَلِكَ أَرْبَعَةٌ بَرْدٌ -

(رَوَاهُ فِي الْمُوَكَّلَا)

۱۲۴۴ وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ صُجِّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا حَمَارًا رَأَيْتُهُ تَرْكُ

رُكْعَتَيْنِ إِذَا رَاغَبَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ - (رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۱۲۴۵ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ

يَرَى ثَبْتَ عَبْدِ اللَّهِ يُتَنَقَّلُ فِي الشَّعْرِ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

کے ساتھ نماز ادا کرتے تو پوری نماز پڑھتے اور اگر تنہا نماز پڑھتے تو قصر

کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ پہلے نماز کی دو رکعتیں فرض کی گئی

تھیں لیکن رسول اللہ کی ہجرت کے بعد چار رکعتیں کر دی گئیں۔ مگر

سفر کی نماز پہلی ہیئت پر باقی رکھی گئی۔ امام زہری نے جناب عروہ سے

دیکھا کہ پھر حضرت عائشہ قصر کیوں نہیں کرتی تھیں تو انہوں نے

جواب دیا کہ انہوں نے بھی حضرت عثمان کی طرح تاویل کر لی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت میں چار رکعتیں سفر میں

دو اور حرف کے وقت ایک رکعت فرض کرائیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں لازم فرمائیں اور یہ دونوں مکمل نماز میں ناقص

نہیں اور دو سفر میں سنت ہیں۔

(ابن ماجہ)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں یہ اطلاع

ملی ہے کہ جناب ابن عباس مکہ اور طائف کے دو مسلمان مکہ و جدہ کی

مسافتوں کے مانند مسافت میں قصر کرتے تھے۔ اور یہ مسافت سولہ

فرسخ کے مانند ہے۔

(موطا)

حضرت برادر روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بمراہ اٹھارہ سفروں میں رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو زوال آفتاب کے بعد قبل ظہر دو رکعتیں ترک کرتے ہوئے کسی نہیں دیکھا

(ابوداؤد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

اپنے صاحبزادہ عبید اللہ کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھتے لیکن انہیں

منع نہ کرتے۔ (مالک)

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

پہلی فصل

۱۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْأَخْدُونُ الشَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْنَ أَهْلِهِمْ أَوْ تَوَالِيهِمْ مِنَ الْكِتَابِ مَنْ قَبْلَنَا وَأَوْ تَبْنَتْ مِنْ بَحْدِهِمْ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِصَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَعُوا فِيهِ قَهْدًا أَنَا اللَّهُ لَهُ النَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ إِلَهُهُمُ وَغَدَاً وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدَا مُتَغَيَّرَ عَلَيْهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْأَخْدُونُ الْأَدْلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَنَحْنُ أَكْلُ مَرْتٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْلِهِمْ وَدَكْرَهُ نَحْوَهُ إِلَى إِخْرَاجِهِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْهُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِخْرَاجِ الْحَدِيثِ نَحْنُ الْأَخْدُونُ مِنَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَدْلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمُتَغَيَّرُ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ.

۱۲۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلْقُ آدَمَ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَغَيَّرَ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا تَحْمَلُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم غلقت کے اعتبار سے دنیا میں بعد میں آنے والوں میں سے ہیں لیکن قیامت میں اٹھنے والوں میں پہلے ہونگے سوائے اسکے کہ دوسروں کو کتاب پہنچے دی گئی اور ہمیں کتاب (ہدایت قرآن کریم) بعد میں ملی۔ پھر یہ دن جو ان پر فرض کیا گیا یعنی جمعہ تو انہوں (کافروں) نے اس میں اختلاف کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور یہ لوگ اس میں چارے تابن ہیں، یہود نے کل (یعنی سینچر) کو اختیار کیا جبکہ نصاریٰ نے کل کے بعد کے دن (یعنی اتوار) کو مستحق قرار دیا لیکن صحیح مسلم کی روایت کے مطابق ہم آخر میں لیکن قیامت میں اٹھنے والوں میں پہلے ہیں اور سب سے پہلے داخل جنت ہونے والوں میں سے ہیں ماسوا اس کے کہ وہ اور اس کے بعد آخر حدیث تک روایت کیا لیکن مسلم کی دوسری روایت میں جناب ابو ہریرہ اور جناب حذیفہ کی روایت کے اس طرح منقول ہے کہ سرکارِ دو عالم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا والوں میں آخر میں لیکن قیامت کے دن حساب کتاب کے معاملہ میں سب سے پہلے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اسی جمعہ کو جنت میں داخل کئے گئے اور اسی جمعہ کو جنت سے باہر کئے گئے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ مگر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو دعا قبول ہوتی ہے (مستحق علیہ) لیکن امام مسلم نے فرمایا وہ گھڑی بہت مختصر ہے اور امام بخاری نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے نہیں پاتا اس کو مسلمان بندہ جو گھڑا ہوا مصروف نماز ہو اور اللہ سے طلب خیر کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمادیتا ہے۔

۱۲۴۹ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي يُقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ تَخْلُسَ
الْإِمَامَةُ إِلَى أَنْ تَقْضَى الصَّلَاةُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے
تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے جمعہ کی مقبولیت والی
ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ گھڑی امام کے نماز کے لیے بیٹھنے
سے نماز ختم ہونے تک ہے۔
(مسلم)

دوسری فصل

۱۲۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ
فَلَقِيتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ
النَّبِيِّ وَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنِي أَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلْقٌ أَدْمَرُ وَفِيهِ أَهْيَطُ وَفِيهِ
تَيْبٌ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ
ذَاتِهَا إِلَّا دَهْرٌ مُصِيبٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ
نُصِبَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَاقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا
الْحَيَّ وَالْإِسْ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَصَادُ فِيهَا عَبْدٌ
مُسْلِمٌ وَهُوَ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ
قَالَ كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ فَعَلْتُ بَلْ فِي كُلِّ
جُمُعَةٍ فَقَالَ كَعْبٌ النَّبِيُّ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُنْتُ عِنْدَ
اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ
وَمَا حَدَّثَنِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَعَلْتُ لَهُ قَالَ
كَعْبٌ ذَلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَعَلْتُ لَهُ لَقَدْ كَذَبَ كَعْبٌ النَّبِيُّ
فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
لَقَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةِ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَعَلْتُ
أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَقِصُّ عَلَيَّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا
تو میری ملاقات جناب کعب جبار سے ہوئی میں ان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے
تورات کی آیات سنائیں میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں
سنائیں ان میں سے ایک حدیث یہ تھی کہ ہفتہ میں دو جس میں سورج طلوع کرتا
ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اسی دن
دنیا میں آئے۔ اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن فاصلہ ختم ہو گیا
اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور کوئی جاندار ایسا نہیں ہو سکتا جسے جمعہ کے دن
طلوع صبح کا منظر نہ ہو کہ کب قیامت قائم ہوگی سوائے جن داس کے اور
اسی جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس کو کوئی مسلمان بندہ نہیں پاتا کہ
وہ اس میں کھڑا ہو اور صرف نماز اور رب تعالیٰ سے خیر کا طالب ہو اگر اللہ
تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور عطا فرماتا ہے۔ اس پر کعب جبار نے مجھ سے
سوال کیا کہ یہ ساعت سال میں آتی ہے تو میں نے جواب دیا نہیں بلکہ ہر
جمعہ کو۔ تو کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے سچ فرمایا جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی گفتگو کا تذکرہ جناب
عبداللہ بن سلام سے کیا اور کعب نے جمعہ کی اس ساعت کے بارے میں
کہا کہ وہ سال میں ایک بار آتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے
غلط بیانی کی تو میں نے بتایا کہ کعب نے تورات کی آیت پڑھ کر کہا کہ وہ
گھڑی ہر جمعہ کو ہوتی ہے تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے درست
کہا۔ پھر عبداللہ بن سلام نے کہا مجھے معلوم ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے
جناب ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام سے کہا مجھے بتائیں
وہ کونسی گھڑی ہے اور اس میں نخل نہ کریں تو عبداللہ بن سلام نے کہا
کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے تو میں نے عبداللہ بن سلام سے

کہا کہ وہ جمعہ کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ سرکار نے فرمایا اس کو کوئی مسلمان نہیں پاتا مگر وہ مضروب نماز ہوتا ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا سرکار نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص نماز کے انتظار میں ہوتا ہے وہ بمنزلہ نماز کے ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھے البتہ یہ فرماتے ہیں میں نے کہا درست ہے آ عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اس سے یہی مراد ہے (مالک ابو داؤد ترمذی۔ نسائی لیکن احمد نے صرف یہاں تک روایت کیا کہ کعب نے درست کہا۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جمعہ کے دن قبولیت والی ساعت عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔
(ترمذی)

حضرت اوس بن اوس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے افضل ترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اس دن حضرت آدم پیدا کئے گئے اسی دن واصل بھی ہوئے اسی میں مسودہ پھونکا جانے لگا اور وہی ہلاکت کا دن ہوگا۔ اس دن فجر پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی اور ایک روایت کے مطابق پرانی ہو چکی ہوں گی ہر کار و عالم نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم کو حرام کر دیا ہے (یعنی انکے جسم قبروں میں نہ رہیں) کی طرح محفوظ ہیں (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی، دعوات کبیرا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم شہود عرفہ کا دن ہے جبکہ جمعہ کا دن شاہد ہے اور اس سے بزرگی میں نہ تو سورج نکلا ہے اور نہ غروب ہوا اور اسی دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ کوئی بندہ مومن نہیں پاتا کہ وہ اللہ سے خیر کی دعا کرتا ہو مگر اللہ اس کو قبول کر لیتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں پتا ناگتا مگر اللہ اس کو پتا

ابن سلام ہی الخرساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابو ہریرۃ فعلت وکفیت تكون الخرساعۃ فی یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفہا عبد مسلم و هو یصلی فیہا فقال عبد اللہ بن سلام لکم یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوۃ فهو فی صلوۃ حتی یصلی قال ابو ہریرۃ فعلت بلی قال فهو ذلک رواہ مالک و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و روی احمد الى قولہ صدق کعب۔

۱۲۸۱ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا الساعۃ الیٰی تردی فی یوم الجمعۃ بعد العصر الى غروب الشمس۔
(رداۃ القاری)

۱۲۸۲ وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ايامکم یم الجمعۃ فیدخلون ادم فیہ فیض و فیہ النفعۃ و فیہ الصعۃ فاکثروا علی من الصلوۃ فیہ فان صلوۃکم معروضۃ علی قالوا یا رسول اللہ و کفیت تعرض صلوۃنا علیک وقد اریمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواہ ابو داؤد و النسائی و ابن ماعہ و الدارمی و الترمذی فی الدعوات الکبیر۔

۱۲۸۳ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیوم الموعود یوم القیمۃ و الیوم الموعود یوم عرفۃ و الشاہد یوم الجمعۃ و ما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منہ فیہ ساعۃ لا یوافیہا عبد مؤمن یدعو اللہ یمتدحہ الا استجاب اللہ لہ و لا یتوب مؤمن شیء

إِلَّا أَعَادَهُ مِنْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْزَمِنِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يَضَعُفُ -

عطا کرتا ہے (احمد لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ نہیں ملتی جو ضعیف شمار ہوتے ہیں۔

تیسری فصل

۱۲۸۳ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنِيرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سِتَّةُ آيَاتٍ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ أَعْظَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَوْبِهِ الْأَرْضُ تَنْفَعُ ذِكْرَ الْفُطْرِ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا أَسْأَلُ حَرَامًا وَفِيهِ لَقُومُ لِسَاعَةٍ مَا مِنْ مَلَكَ مُقْتَدِبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جَبَالٍ وَلَا بَحِيرٍ إِلَّا هُوَ مُسَلِّمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَقْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَأَلْتُ الْحَرِيرَ الْحَدِيثُ -

حضرت ابولبابہ بنت عبد المنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹک جمعہ کا دن تیرا ایام ہے اور اللہ کے نزدیک عظمت والا جو عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے افضل ہے اس میں پانچ خصلتیں ہیں۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو اللہ نے پیدا کیا۔ اسی دن اللہ نے آسمان سے زمین پر اتارا، اسی دن اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی۔ اس دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں کوئی اللہ سے سوال کرتا ہے وہ اس کو عطا فرماتا ہے جب تک کہ وہ حرام کا سوال نہ کرے اسی دن قیامت ہوگی اور آسمان وزمین میں کوئی مقرب فرشتہ بحر و برادر ہو نہیں سکتا کہ وہ جمعہ کے دن سے ڈرتے ہوں (ابن ماجہ۔ لیکن اس نے سعد بن معاذ سے نقل کیا کہ ایک شخص سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرمایا اور عرض کیا کہ ہمیں جمعہ کی بابت بتائیے کہ اس میں کیا بھلائی ہے تو سرکار نے فرمایا کہ اس میں پانچ خصوصیات ہیں اور آخر حدیث تک بیان کی۔

۱۲۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمُوتُنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالُوا لَا تَمُوتُ فِيهَا طَيِّبَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَفِيهَا الصَّعْفُ وَالْبَحْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي الْخَيْرِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَن دَعَا اللَّهَ فِيهَا اسْتَجِيبَ لَهُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ اس دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا تو انہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کے باپ حضرت آدم کی مٹی خیر کی گئی اور اسی دن سور پھونکا جائے گا اس کے دو بارہ اٹھایا جائے گا اور اسی دن سمت پکڑ ہوگی اور اس دن کی آخری تین ساتوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کہ کوئی دعا اللہ سے کی جائے تو وہ مستجاب ہوتی ہے۔ (احمد)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۸۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ الْبَقُولَةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ مَشَهُ هُوَ يَشْهَدُ الْمَلَائِكَةَ طَلَّ أَحَدُ الْكَلْبِ يَصِلُ عَلَى الْإِغْرَضِ عَلَى صَلَواتٍ حَتَّى يَفْزَعَهُمْ وَمَنْهَا قَالَ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ پر جمعہ کے دن درود کثرت سے پڑھو کیونکہ یہ دن مشہور ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور تحقیق کوئی جمعہ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ مجھے بیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو، نادری

قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَتَمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ بَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ وَفَتَبَى اللَّهُ سَحَى تُرْتَرُقُ
(رواہ ابن مساجہ)

۱۲۸۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَيِّتٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةً الْقَبْرِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِمُتَّصِلٍ -

۱۲۸۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَرَأَ النَّبِيُّ الْكَلِمَاتِ لَكُمْ وَيَنْتَكُمُ الْآيَةَ وَبَعْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَسَوْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَا تَخْذُنَا هَامِئًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَرَأَتْهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمٍ عِيدٍ بَيْنِي فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمٍ عَرَفَةَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۱۲۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُولُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَعْدُو يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ أَزْهَرُوا (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

کہتے ہیں میں نے سرکار سے عرض کیا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی۔ تو سرکار نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم کو کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مگر اس کو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو موت آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فتنہ قبر سے محفوظ فرما دیتا ہے (اسلم لیکن ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں ہے۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آیت الیوم اکملت لکم دینکم کہی اس وقت میرے پاس ایک یہودی موجود تھا جس کا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے تو حضرت (ابن عباس) نے کہا کہ یہ آیت ہماری دو عیدوں کے دن نازل ہوئی ایک تو جمعہ کا دن تھا دوسرہ ذی الحجہ کی نو تاریخ تھی (یوم الحج امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب شروع ہوتا تو فرماتے خداوند! تو ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکتیں عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا راوی کہتے ہیں کہ سرکار فرمایا کرتے کہ جمعہ کی رات روشن اور دن چمکتا ہوا ہے۔ (دعوات کبیر)

وجوب جمعہ کا بیان

بَابُ وَجُوبِهَا

پہلی فصل

حضرت ابن عمر والوہیری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے تھے یا تو میں جمعہ کے ترک سے باز آجائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے قلوب پر مہر فرما دے گا۔ اور وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (مسلم)

۱۲۹۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَآبِي هُرَيْرَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْدَادٍ مِنْكُمْ لَيْتُمْ مَيِّتًا أَقْرَأَ عَنْ دَرَجَتِهِ الْجَمْعَاتِ أَوْ لَيْتُمْ مَنْ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيْتُمْ مَنْ الْغُفْلِينَ (رواہ مسلم)

دوسری فصل

۱۲۹۱ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الْقَمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنَ بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ -

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ مَعْقَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ -

۱۲۹۲ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدَّةٍ فَلَيْتَ صَدَّقِي بِدَيْنَارٍ كَانَ لَهَا يَجِدُ فِي نَصْفِ دَيْنَارٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -

۱۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ الْإِذَاءَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ أَدَاهُ الْكَيْلُ إِلَى أَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ -

۱۲۹۵ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةُ حَقٌّ ذَكِبَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةِ عِبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوْ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَفَعَهُ شَرِيحُ السُّنَنِ يُلَفِّظُ الْمَصَابِيحَ عَنْ دَجَلٍ مِّنْ ابْنِ دَاوُدَ -

حضرت ابو جعد القمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین جمعہ سستی کے ساتھ ترک کر دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ لیکن مالک نے معقوان بن سلیم سے اور احمد نے ابوقتادہ سے روایت کی۔

حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے بغیر عذر کے جمعہ کو چھوڑ دیا اسکو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو نصف دینار ہی صدقہ دے۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا کہ جو اس پر واجب ہے جو اذان سننے (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اس پر فرض ہے جو رات اپنے اہل میں گزارے (ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق اور واجب ہے سوائے چار افراد کے۔ غلام۔ عورت۔ بچے اور ربیع کے (ابوداؤد صاحب مسابیح نے شرح السنہ میں بخدا کے ایک شخص کے حوالہ سے روایت کیا ہے۔)

تیسری فصل

۱۲۹۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُومُ رَجُلٌ يَخْلُفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَعَنَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تھقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا جو جمعہ کے لیے نماز

نہیں ہوتے ہیں، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کسی شخص کو جمعہ کی نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ کے لیے حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق نبی کریم نے فرمایا جس نے بلا وجہ ایک بھی جمعہ کو چھوڑا اس کا نام منافقین کی ایسی فہرست میں لکھا جاتا ہے جو زلف کی باقی ہے اور اسکو تبدیل کیا جاتا ہے بعض روایات میں ایک کی جگہ تین جمعہ کہا گیا ہے۔ (شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن کی نماز فرض ہے ماسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام کے اور جو کھیل کود یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پردہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں بے نیاز تشریف کیا گیا ہے۔ (دارقطنی)

هَمَسْتُ أَنَّ أَمْرَ رَجُلًا، يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَخْرَقَ عَلَى رِجَالِهِ يَتَغَلَّقُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بِبُزْتِهِمْ -

(رواہ مسلم)

۱۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرِّ دَرَقٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْنُ وَلَا يُبْدَلُ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ثَلَاثًا - (رواہ الشافعی)

۱۲۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَّيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا أَوْ امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا أَوْ مَسَاكِينًا فَمَنْ اسْتَعْنَى بِكُلِّهِمْ أَوْ رَجَعُوا اسْتَعْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَمِيدٌ -

(رواہ الدارقطنی)

بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبْكِيرِ طہارت اور جمعہ کے لیے جلد جانے کا بیان

پہلی فصل

۱۲۹۹ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهَرٍ وَدَبَّحَ مِنْ دُبْحٍ أَوْ يَسُحَّرُ مِنْ طَيِّبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَقِفُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصَبُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غَيْرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى -

(رواہ البخاری)

۱۳۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ ثَمَّ أَفَى الْجُمُعَةِ فَصَلَّى مَا قَدَرَهُ ثُمَّ انْصَبَتْ حَتَّى يَكُونَهُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّي مَعَ غُفْرَتِهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى وَفَضَّلَ ثَلَاثَةَ آيَاتٍ - (رواہ مسلم)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غسل کرتا کوئی شخص جمعہ کے دن اور غسل کر کے جب مقدر پاکیزگی حاصل کرتا ہے اور اپنے پاس موجود میل میں سے میل لگاتا ہے یا اپنے پاس موجود خوشبو سے معطر ہوتا ہے پھر نماز کے لیے نکلتا ہے اور دو نمازوں کے درمیان گھسنے کی کوشش نہیں کرتا۔ پھر فرض نماز ادا کرتا ہے اور دورانِ خطبہ خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتے ہیں جو غسل کر کے نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوا اور جتنی نماز (نفل اور سنتیں) اس کے لیے مقدر ہوئی ادا کیں پھر دورانِ خطبہ خاموش رہا امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان عرصہ کے علاوہ تین مزید دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

۱۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّخَذَ الْوُضُوءَ ثَمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَغَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ قَالًا وَالثَّانِي مِثْلَ الْمُهْجَرِ كَمَثَلِ الَّذِي يَقُولُ بُدْنَةٌ ثُمَّ كَالَّذِي يَقُولُ بِقَرَّةٍ ثُمَّ كَبَشًا ثُمَّ مَحَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا اخْتَرَجَ إِلَى مَامَرٍ طَوَّأَ مُحَقِّقُهُمْ وَسَمِعُوهُنَ الذِّكْرَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۰۴ وَكَانَ جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ مَعَاذَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ قَبْلَهُ وَلَكِنْ يَقُولُ اسْكُتُوا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کے لیے اگر خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا تو اس کے گناہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان دنوں کے علاوہ مزید تین دن کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو بھی ہاتھ لگایا اس نے بیکار کام کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ملائکہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ مسجد میں پہلے سے آنے والوں کی فہرست مرتب کرتے ہیں اور مسجد میں آؤں آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی قربانی کیلئے اونٹ روانہ کرتا ہے اس کے بعد میں کہنے والے کی مثال گائے کو قربانی کیلئے بھیجتا ہے اور جو اس کے بعد آتا ہے اس کی مثال ذبح کی قربانی کہنے والے اور اس کے بعد میں کہنے والے کی مثال مرغی اور بھینٹا صدقہ کہنے والے کی ہے اور جب امام خطبہ کے لیے آتا ہے تو یہ فرشتے ایسا دفرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کے خطبہ پڑھنے کے دوران اگر تم نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے یہ بھی کہہ دیا کہ خاموش رہو تو تم نے لغو کام کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ کے لیے تم میں کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے لیکن اس سے یہ کہو مجھے بھی بیٹھنے کی جگہ دے دو۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہن کر اگر خوشبو موجود ہو تو اس کو لگا کر جمعہ کی نماز کے لیے آیا اور نمازوں کی گردنیں پہلائے بغیر نوافل اور سنتیں حسب توفیق الٹی پڑھیں پھر امام کے آنے تک خاموش بیٹھا رہا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوا تو یہ عمل کھیلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

۱۳۰۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ لَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَصَبَّ مِنْ طِبِّبٍ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ ثُمَّ آتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَخْطُ أَغْنَاهُ النَّاسَ ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامًا حَتَّى يَقْرَأَ مِنْ صَلَاتِهِ كَأَنَّهُ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۱۳۱۲ عَنْ تَائِفٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسُ فِيهِ قِيلَ لِنَائِفٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا يُلَقِّبُكَ حَظْهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا يَدْعَاؤُهُ قَهْرٌ وَرَجُلٌ دَعَا اللَّهَ أَنْ شَاءَ لَمْ يَعْطَاهُ وَلَنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِرُفْعَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَغَطَّ رَقَبَةً مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فِيهِمْ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ كَلَّمَ عَنْهُ أُمَّتَهُ لَهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَنْ شَرِبَ الْعَمَاءَ يَحْمِلُ اسْمَهُمَا الَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْتَ لَيْسَ لَهُ الْجُمُعَةُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۳۱۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ عِيدًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ آتُ يَمَسُّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَابِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا -

۱۳۱۶ وَعَنِ النَّبَّاهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ

نافخ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ بیٹھے جناب نافع سے سوال کیا گیا کہ صرف جمعہ کے لیے ہے تو انہوں نے کہا کہ نماز جمعہ میں بھی اور اس کے علاوہ بھی (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز جمعہ میں تین تم کے لوگ آتے ہیں ایک تو وہ جو میکہ کا مومن کے لیے آیا ہے تو اس کو اس کے مطابق حقہ ملے گا اور ایک وہ جو مدینہ کے لیے آیا ہے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو اسے دیکھا ورنہ نہیں اور ایک وہ شخص جو جمعہ کی نماز کے لیے آتا ہے اور خاموشی سے بیٹھتا ہے نہ تو کسی کی گردن پھلانگتا ہے اور کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا تو یہ عمل اس کے لیے متصل جمعہ تک کے لیے ہی نہیں بلکہ مزید تین دن تک کیلئے کفاره ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ایک نیک کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس وقت گفتگو کی جب کہ امام خطبہ پڑھا ہو وہ اس گدے کی طرح جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور جو اس کو خاموش رہنے کے لیے اس کے لیے جمعہ کا اجر و ثواب نہیں۔

(احمد)

حضرت عبید بن مسافر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جمعہ کے خطبہ میں فرمایا اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے اس جمعہ کے دن کو عید مقرر کیا ہے اس دن غسل کرو اور اگر کسی کے پاس خوشبو ہو تو اس کے دکانے میں کوئی ضرر نہیں لیکن تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔ (مالک لیکن ابن ماجہ ابن عباس سے اس حدیث کو متصلاً روایت کیا ہے۔)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے لیے ضروری یہ ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں

اور خوشبو لگائیں اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی عزیز سے مانگ لیں اگر نہ ہو تو اس کے لیے پانی ہی خوشبو کی طرح ہے۔ (احمد۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے)

الْجُمُعَةُ وَلَيْمَسَ أَحَدُهُمْ مِنْ طَيْبٍ أَهْلَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمَّا لَمْ يَطِيبْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثِّ حَسَنٌ۔

بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

خطبہ جمعہ اور نماز کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلنے کے بعد نماز جمعہ ادا فرماتے تھے۔ (بخاری)

۱۳۱۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے پہلے نہ تو قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۳۱۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز میں عجلت فرماتے اور شدید گرمی میں نماز قہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے (یعنی تاخیر سے) (بخاری)

۱۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ فَلَا إِشْتِدَادَ الْحَرِّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يُعْفَى الْجُمُعَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کی اذان اس وقت کی جاتی جب امام خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھتا اور یہ سلسلہ دور رسالت، دور صدیقی و فاروقی میں جاری رہا لیکن دور عثمان میں جبکہ نمازیوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان نے عسریٰ اذان متعارف کرانے پر کھلائی شروع کرادی۔ (بخاری)

۱۳۲۰ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الْبَيْتَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ آذَانَهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآفِي بَيْتِهِ وَعَمْرٌ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ الْبَيْتَاءُ الْثَالِثَ عَلَى الزَّوْلَةِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ میں) دو خطبے پڑھتے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے اور یہ خطبے وعظ و نصیحت پر مشتمل ہوتے تھے اسی طرح خطبہ و نماز متوسطا ہوتے تھے (یعنی نہ مختصر ہوتے نہ طویل) (مسلم)

۱۳۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلَوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ نے فرمایا لا امام کا بلکہ نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا اس کی قضاہت کی علامت ہے لہذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر بیشک تقریر میں سحر ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۳۲۲ وَعَنْ عَمْرِاءَ قَالَ تَجْمَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَوْلَى صَلَوةِ الرَّجُلِ وَقَصْرَ خُطْبَتِهِ مَوْتُهُ مِنْ فِتْنَةٍ فَأَطِيعُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ فَإِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سَعْدًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحْمَرَتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَانَتْ مِنْهُ رُجْعِيَّةٌ يَقُولُ صَبَحَكُمْ وَمَسَّكُمْ وَيَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا فَالسَّاعَةُ كَمَا تَبَيَّنَ وَيَقْرُنُ بَيْنَ أَمْبِغِيهِ السَّابِغَةِ وَالْوَسْطَى -

(رواہ مسلم)

۱۳۲۴ وَعَنْ يَعْنَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى النَّبِيِّ دَنَادُوا يَا مَالِكُ لِمَ تَقْعُضُ عَلَيْكَ رَبِّكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۵ وَعَنْ أُمِّ سَعَادٍ بِثَبْتِ خَالَتِهَا بِنْتِ نَعْمَانَ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قِيَّ وَالْعُقَدَانِ الْمُجِيدِ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا كُلُّ جُمُعَةٍ عَلَى الْيَوْمِ إِذَا خَطَبَ النَّاسُ - (رواہ مسلم)

۱۳۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ مَدَّ أَرْجَاهُ طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ -

(رواہ مسلم)

۱۳۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْوٌ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَهُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَكَلِمَتُكُمْ ذِكْرَتَيْنِ فَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا - (رواہ مسلم)

۱۳۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۳۲۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَوَّاهُ النَّبِيُّ حَتَّى يَفْرَغَ أَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہو جاتی اور عقہ کی کیفیت طاری ہو جاتی گویا کہ آپ لشکر کو ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے کہ وہ لشکر تمہیں صبح یا شام کو لوٹ لیگا۔ دوران خطبہ آپ فرماتے کہ میں اور قیامت اسی طرح آپس میں قریب ہیں جس طرح کھڑکی کی انگلی اور انگوٹھا اور ان دونوں سے اشارہ فرماتے۔ (مسلم)

یعلیٰ بن امیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ کلمات پڑھتے سنا ہے۔ و نَادُوا يَا مَالِكُ لِيَقْضِيَ عَلَيْكَ مَالُكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام ہشام بنت عمار رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے یاد کی میں نے سورہ ق والقرآن المجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر جس کو آپ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر پڑھتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپ کے کندھوں پر لٹکے ہوتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جمعہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو آنے والے کو چاہیے کہ وہ دو رکعتیں مختصر پڑھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جماعت میں امام کے ساتھ ایک رکعت بھی پالی اسکو پوری نماز مل گئی۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دو خطبے پڑھتے تھے اور منبر پر اگر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ فارغ ہوتا یا خیال ہے۔ مؤذن (شک راوی)۔ پھر آپ کھڑے ہو کر

يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْإِمْنَةِ اسْتَقْبَلَنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَلِيلٌ الْحَدِيثُ -

خطبہ پڑھتے پھر بیٹھتے اسکے دوران کلام نہ کرتے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لاتے تو ہم قبلہ رخ ہو کر آپ کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کو یہ روایت صرف محمد بن فضل مکی ہے جو ضعیف اور حدیث کو بھولنے والے ہیں۔

تیسری فصل

۱۳۳۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا كَمَنْ نَبَأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ دَاخَلَكَ مَكِيدُ مَعَا أَكْثَرُ مِنَ الْتَمَتِ صَلَوةٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۳۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْوَلَدِ يَخْطُبُ قَائِمًا فَقَالَ انْظُرْ ذَا إِلَى هَذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذًا إِذَا دُخِرَ أَوْ لَهَوْا لِقُصُولِ الْيَهُودِ تَزُكُّوكَ قَائِمًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۳۳ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَعَايَدَهُ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ هَكَذَا إِذَا شَرَعَ بِصُورِ الْمُسْتَعِدِّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۳۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ أَجْلِسُوا فَسَمِعَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعَالَى يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر بیٹھ کر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور جو شخص یہ کہے کہ سرکارِ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹا کہا۔ خدا کی قسم میں نے دو ہزار سے زیادہ غازی سرکار کے ساتھ پڑھی ہیں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن ام مکتوم بیٹھ کر خطبہ دے رہا تھا تو میں نے کہا کہ اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ تجھے ہیں تجارت یا کھیل کو تو اس کی جانب دوڑ جاتے ہیں اور نہیں کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت عمارہ بن رومیہ روایت کرتے ہیں انہوں نے بشیر بن رواحہ کو منبر پر ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہا خداوند ان دونوں ہاتھوں کو برا کر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اس سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔ اس وقت راوی نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب جمعہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہو گئے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ حضرت ابن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود آگے آ جاؤ۔ (ابوداؤد)

۱۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ قَامَتِ الرُّكْعَتَانِ فَلْيَصِلْ أَرَبْعًا أَوْ قَالَ الظُّهْرَ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اس کو چاہیے کہ اس میں ایک رکعت اور شامل کر لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں اس کو چاہیے کہ چار رکعتیں پڑھے (یا شش رکعتیں پڑھے)۔ (دار قطنی)

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

پہلی فصل

۱۳۳۶ عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَحْرِيكِ قَوْلَانَا الْعَدُوَّ وَفَصَّافُنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَا فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مَشُوعَرًا أَنْصَرَفُوا مَكَانَ الظَّالِفَةِ الَّتِي لَوْ تَوَسَّلَ فَبَاءَ مَا كَرَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مَشُوعَرًا فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ذُرَكَهُ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَدَى نَافِعٌ نَحْوَهُ دَرَادَ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ صَلَّوْا رَجُلًا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى أَحَدِهِمْ أَوْ رَكَعًا تَابَعًا مُتَقَابِلِينَ الْفَلَاةُ أَوْ عَيْرَ مُتَقَابِلِينَ قَالَتْ نَافِعٌ لَمْ أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذَلِكَ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْجَعْفَرِيُّ)

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں جہاد میں شرکت کی جب ہم نے مقابلہ کے لیے صف بندی کی تو سرکار نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہم میں سے ایک گروہ نے سرکار کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر صف بستہ رہا۔ سرکار دو عالم نے نماز میں شرکت کرنے والوں کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا اور دوسرا گروہ نماز کے لیے آیا اور ایک رکعت مع رکوع و سجدہ کے ادا کر کے دشمن کے مقابلہ پر چلا گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو رکعت مکمل ہوئے پر) اسلام پھیرا اور ان دونوں گروہوں نے بالترتیب اپنی نمازیں انفرادی طور پر مکمل کیں۔ جناب نافع نے بھی اسی طرح روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کیا کہ شدید خوف کا عالم ہو تو نماز ادا کر لیں خواہ سواری پر چڑھ کر یا پیادہ۔ سمت قبلہ کو منہ نہ ہو۔ نافع فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت ابن عمرؓ سے! سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(بخاری)

۱۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَرَابٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَنَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَحَبَاهُ الْعَدُوَّ وَفَصَّالَتْ بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ كَبَّتْ قَائِمًا وَاسْتَمَوُا لِانْفُسِهِمْ شَعْرًا أَنْصَرَفُوا فَصَلُّوا وَحَبَاهُ الْعَدُوَّ وَحَبَّاتِ الطَّائِفَةِ الْأُخْرَى

یزید بن رومان نے حضرت صالح بن خرابؓ سے روایت کی ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف ادا کی تھی وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سرکار کے ساتھ صف بستہ ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہوئی اس پہلی جماعت کے ساتھ سرکار نے ایک رکعت پڑھی اور سرکار کھڑے رہے لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے اور دوسری جماعت

فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ سَبَّحَ
جَالِسًا ذَاتَ اَمْتٍ وَلَا تَغْيِرُهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفِقًا عَلَيْهِمْ وَ
اَخْرَجَ الْبَغَارِيَّ بِطَرِيقٍ اَخْرَجَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ
بْنِ سَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَيَاتِ الزَّكَاةِ قَالَ كُنَّا إِذَا
أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ فَلْيَلِكْ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دَ
سَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ يَشْجُرَةٌ
فَاَخَذَ سَيْفُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَطَهُ
فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِي
قَالَ لَا قَالَ قَسَمْتُ يَمِينُكَ وَمِيْنِي قَالَ اللَّهُ يَسْمَعُنِي
وَمِنْكَ قَالَ فَتَهَمَّدَا أَصْعَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَمَدَا السَّيْفَ وَعَلَفَا قَالَ فَرَوَى
يَا لَصَلَاةٍ فَصَلَّى بِطَرِيقَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَذُوا
وَصَلَّى بِطَرِيقَةٍ اُخْرَى رَكْعَتَيْنِ قَالَ
فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ
رَكْعَاتٍ دَرَلْفَرَمٍ رَكْعَتَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۳۹ وَعَنْهُ قَالَ صَلَّى بِتَارَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَقْنَا خَلْفًا صَغِيرًا
الْعَدَاةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ
رَأْسَهُ مِنَ الزُّكُوفِ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ اَنَعَدْنَا لِرَأْسِ الْبُحُورِ
وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَحَامَ الصَّفِّ الْمَوْخَرُ فِي وَحْدٍ
الْعَدَاةَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ
وَحَامَ الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ اَنَعَدْنَا الصَّفِّ الْمَوْخَرُ
يَا لَتُجُودٍ ثُمَّ قَامُوا ثُمَّ لَقَدَامَ الصَّفِّ الْمَوْخَرُ

ان کے ساتھ بھی سرکار نے اپنی بقیہ ایک رکعت ادا کی پھر آپ بیٹھے ہیں
لیکن اس جماعت نے اپنی نماز مکمل کی۔ اس کے بعد سرکار اور مقتدیوں
نے سلام پھیرا (متفق علیہ) لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو دوسری
سند سے بیان کیا ہے جسکی سند اس طرح ہے جناب امام مسلم کا نسخہ عوات سے
وہ مسل بن ابی حاتم سے اور وہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ساتھ آگے بڑھے ہم مقام ذات الرقاع پہنچے دوران سفر ہمارا معمول یہ رہا
تھا کہ ہم گھنے سایہ دار درخت کو رسول اللہ کے آرام کے لیے چھوڑ
دیتے تھے۔ سرکار ایک درخت کے نیچے آرام فرماتے تھے آپ کی تلوار درخت
میں لٹکی ہوئی تھی۔ مشرکین میں سے ایک شخص آیا اس نے آتے ہی تلوار
پر قبضہ کیا اس کو نبیام سے کہیں گے کہ سرکار بے کئے لگا۔ کیا آپ مجھ سے
خوفزدہ ہیں سرکار نے فرمایا نہیں۔ کئے لگا آپ کو مجھ سے کون بچا
گا۔ سرکار نے فرمایا اللہ مجھے تجھ سے محفوظ رکھے گا حضرت جابر کہہ رہے
نے سرکار کے پاس آکر اس مشرک کو ڈرایا۔ تو اس مشرک نے تلوار
کو نیام میں کر لیا اور اس کو لٹکا دیا۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد اذان
کئی گئی تو سرکار نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے
ہٹ گئے اور دوسری کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح سب کی دو رکعتیں
ہوئیں جب کہ سرکار نے چار رکعتیں پڑھیں۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں
خوف کی نماز پڑھائی ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں دشمن ہمارے
اور سمت قبلہ کے درمیان تھا۔ رسول اللہ نے تکبیر تحریر کی اور ہم سب
نے بھی تکبیر کی پھر سرکار نے رکوع کیا تو ہم سب بھی رکوع کیا پھر آپ نے رکوع
بھی رکوع سے سر اٹھائے پھر رکوع سجدہ کے لیے جھکے اور جو جماعت سرکار
کے ساتھ تھی اس نے بھی سجدہ کیا۔ پھر (دوسری) صف دشمن کے
مقابل کھڑی رہی۔ جب سرکار نے سجدہ مکمل کر لیا اور وہ جماعت
(صف) جو سرکار کے قریب تھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے بعد پھر
دوسری صف سجدہ کے لیے جھکی پھر سجدہ سے کھڑے ہوئے
پھر پھر (دوسری) صف آگے بڑھی اور پہلی صف پیچھے ہٹ
گئی۔ پھر سرکار دو عالم نے رکوع کیا تو ہم نے رکوع کیا۔ جب سرکار

نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہم نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ سجدہ کے لیے جھکے اور وہ جماعت جو سرکار کے ساتھ تھی اور وہ پہلی رکعت میں بیٹھے تھے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جب سجدہ سے فارغ ہوئے اور وہ صف جو آپ کی اقتدا میں تھی اس (پچھلی صف) سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیر دیا۔

(مسلم)

تَلَعَا الْمُقَدَّمُ شَعْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعَتَا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ نَحْنُ دِيَا السُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرُّكُوعِ الْأَوَّلِي دَعَا الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْوِ الْعَدْرِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الْمُؤَخَّرُ الْمُؤَخَّرُ دِيَا السُّجُودِ فَسَجَدُوا فَكُفُّوا ثُمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا۔

(رواہ مسلم)

دوسری فصل

حضرت طاہرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن نخل میں صحابہ کو ظہر کے وقت نماز خوف اس طرح پڑھا کہ ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا اور دوسرا گروہ آیا تو اس کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا۔

(شرح السنہ)

۱۳۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ يَسْتَعِينُ نَحْلٍ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ أُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

(رواہ فی شرح السنہ)

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تان اور صفان کے درمیان قیام فرمایا تو مشرکوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی جو نماز پڑھ رہے وہ انہیں آباؤ اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے لہذا اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ان پر اس وقت ہیکدم حملہ کر دو۔ اس وقت جبریل امین رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا آپ صحابہ کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیں۔ ایک گروہ کو آپ نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ نمازی مسلمانوں کی حفاظت کرے اور ہتھیار سنبھالے۔ اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔

(ترمذی - نسائی)

۱۳۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ صُجَّاتٍ وَعُصْفَانِ فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ يَهُودُ لَا صَلَاةَ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَابْنَائِهِمْ ذَهَبَ الْعَصْرُ فَاجْمَعُوا أَمْرَكُمْ فَوَيْلُوا عَلَيْهِمْ مِثْلَةَ وَاحِدَةٍ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ سَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمَا وَتَقْرَأُ طَائِفَةٌ أُخْرَى دَرَاهِمَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا بِأَحَادِهِمْ وَأَسْلِحَتِهِمْ فَتَكُونَ لَهُمْ رَكَعَةٌ وَلْيُرْسِلُوا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ۔

(رواہ الترمذی والنسائی)

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین

پہلی فصل

۱۳۴۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ النُّفَرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَذَلَّ نَبِيًّا وَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ يَتَصَرَّفُ فَيَقُومُ مَقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى مَعْرُوفِهِمْ فَيُحِطُّهُمْ وَيُؤَمِّمُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ دَلَّ كَانَ سَيِّدًا أَنْ يَقْطَعَهُ بَعْثًا قِطْعَةً أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمْرِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَعْدَ آذَانٍ وَلَا لِقَامَةٍ.

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۵ وَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَشْهَدَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ قَالَ لَعَمْرُكَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَبْدَأْ كَرَّ آذَانًا وَلَا لِقَامَةً ثُمَّ آتَى الْبَسَاءَ فَوَعظَهُمْ ذَكَرَهُمْ وَأَمَرَهُمْ بِالْقَنَدَةِ فَمَا يَتَمَتُّنَ يَهْدُونَ إِلَى آذَانِهِمْ وَحَلَّوْهُمْ يَدُ كَعْنٍ إِلَى يَلَالٍ ثُمَّ انْفَعَمَ هُوَ دِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفُطْرِ وَكَعْتَبَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۷ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا أَنْ نَخْرُجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عید گاہ تشریف لے جاتے تو جس کو سب سے پہلے ترجیح دیتے وہ نماز ہوتی تھی پھر نمازیوں کی طرف منکر کے ان کو نصیحت کرتے رشد و ہدایت کرتے اور اگر کہیں لشکر کی روانگی مقصود ہوتی تو اس کو روانہ کرتے یا کسی اور کام کا حکم دیتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے ان کاموں سے فارغ ہو کر عید گاہ سے واپس ہوتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دو مرتبہ سے زیادہ بغیر آذان اور اقامت کے میں نے عیدین کی نماز پڑھی ہے۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز میں خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے کہا بیشک ایک مرتبہ سرکار نماز کیلئے (عید گاہ) تشریف لائے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا آذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔ اسکے بعد آپ خواتین میں آئے اور نصیحت فرمائی اللہ کی یاد دلائی اور مدد کا حکم دیا اس وقت میں دیکھا کہ خواتین اپنے کانوں اور گلوں کی جانب ہاتھ بڑھا کر (زیور تار کر) بلال کو دے رہی تھیں پھر آپ اور بلال اٹھ کر گھر تشریف لے آئے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو کعتیں پڑھیں اور نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ (متفق علیہ)

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم حیض والی عورتوں اور

پر وہ فاروقین کو عید کے دن مسلمانوں کی جماعت اور انکی دعائیں سامنے کیے لیے کہیں۔ لیکن جیسا والی عورتیں مسلمانوں پر نہ جائیں۔ ایک عورت نے سوال کیا یا رسول اللہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو سرکار نے فرمایا اس کے ساتھ والی عورت اپنی چادر اڑھا دے۔
(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میکہ والدین ابوبکر ایام تشریق میں تشریف لائے تو میرے پاس دو باندیاں دف بجارہی تھیں اور ایک روایت کے مطابق جنگ بعاث میں جو اشعار انصار نے پڑھے تھے وہ گارہی تھیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے جناب ابوبکر نے ان باندیوں کو ڈانٹا تو سرکار نے چادر سے منہ کھول کر فرمایا اے ابوبکر ان سے کچھ نہ کہو کہو کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت کے مطابق سرکار نے فرمایا ہر قوم کا تموار ہوتا ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق در کھولیں نہ کھالیتے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن راستہ بدل کر عید گاہ تشریف لے جاتے تھے۔
(بخاری)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا آج سب سے پہلے جس چیز سے ہم ابتداء کریں گے وہ یہ ہے کہ پہلے ہم نماز عید الاطیٰ ادا کریں گے پھر عید گاہ سے واپس ہو کر قربانی کریں گے پس جس نے ایسا کیا بیشک اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ وہ صرف ذبیحہ ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کیلئے ذبح کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (بخاری)

حضرت جندب بن عبد اللہ بخلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اسکے بدلہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہاں تک کہ ہم نے نماز پڑھی اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (متفق علیہ)

الْحَقِيقُ يَوْمَ الْوَعْدَيْنِ ذَوَاتِ الْحُدَا ذَرَقِيَهَاتِ
جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ قَدْ دَعَوْهُمْ وَتَعَزَّلُ الْحَيْضُ
عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْدَاثًا
لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ يَتْلُوْنَهَا صَاحِبَتُهُمَا مِنْ
جِلْبَابِهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا
وَعِنْدَهَا حَاجِرَتَانِ فِي آيَاتِ مِثْقَالِ تَدْفِقَانِ وَتَقْرَبَانِ
فِي رِدَائِهِ تَغْزِيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بَعَاثَ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبٍ فَأَتَتْهُمَا
هُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا آيَاتُ عِيْدٍ وَ
فِي رِوَايَةٍ يَا أَبَا بَكْرٍ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدٌ وَهَذَا عِيْدُنَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْذُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرًا
وَيَا كُلُّهُنَّ وَتَرَا۔ (رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۱۳۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ۔
(رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۱۳۵۱ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ فَقَالَ إِنْ أَقَلَّ مَا نَبَدَأُ بِكُمْ فِي يَوْمِنَا هَذَا
أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَنَقْرَ قَمِيصَ فَعَلَّ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ
سُنَّتَنَا وَمَنْ دَبَّ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ فَرَأَيْنَا هَوَاشَةً لِحَجْوِ
عَجَلِكُمْ لَا هَدِيمَ لَيْسَ مِنَ الشُّكْرِ فِي شَيْءٍ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۲ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَبَّ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيَدْبَعْ مَكَانَهَا أَوْ مِمَّنْ لَمْ يَدْبَعْ حَتَّى صَلَّيْنَا
فَلْيَدْبَعْ عَلَى أَسْوَأِ اللَّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۳ وَعَنِ النَّبَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَاتَمًا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَوَلَّاهُ اللَّهُ وَأَصَابَ سَعَةً الْمُسْلِمِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيُحْمِلُ الْمُسْلِمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ہزار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس نے یہ ذبیحہ اپنے لیے کیا اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی مکمل ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کرتے اور خون بہاتے تھے۔ (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۵۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَكُنْهُمَا يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَاكُمْ لَكُمْ اللَّهُ يَوْمًا حَسْبًا وَهَذَا يَوْمُ الْأَضْحَى وَيَوْمُ الْبَقَرِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۵۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۳۵۷ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِدَاةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِدَاةِ وَبَدَأَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۱۳۵۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى ابْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَثُرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْإِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهْرًا أَوْ لَهْوًا - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۵۹ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحَدَّثَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يَكْبِتُ أَرْبَعًا تَكْبِيرًا عَلَى الْجَنَابِزِ فَقَالَ حَدَّثَنِي صَدَقَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن تو ہولنا تھے اور کھیل کود کرتے تھے سرکار نے یہ دیکھ کر فرمایا یہ دو دن کیسے ہیں تو لوگوں نے کہا دور جاہلیت میں ہم ان دنوں میں کھیل کود کرتے تھے تب سرکار نے فرمایا کہ ان دنوں کے عوض اللہ نے تمہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ عطا فرمائے ہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن بغیر کچھ کھانے عید گاہ میں نہیں جاتے تھے اور اور قربانی کے دن نماز پڑھنے کے بعد کھاتے تھے۔ (ترمذی - ابن ماجہ دارمی)

حضرت کثیر بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (ترمذی - ابن ماجہ دارمی)

حضرت جعفر بن محمد سمار روایت کرتے ہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم عیدین اور استسقا میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور نماز میں جہر کرتے (شافعی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اور حذیفہ سے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں کتنی تکبیریں کہتے تھے تو جناب ابوموسیٰ نے فرمایا کہ سرکار نماز جنازہ کی طرح اس میں چار تکبیریں کہتے تھے حضرت حذیفہ نے کہا کہ ابوموسیٰ نے صحیح کہا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ يَوْمَ الْعِيدِ قُورَسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۳۶۱ وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يُعَيِّدُ عَلَى عَتَقَةٍ أَعْتَقَهَا -

(رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدِهِ قَبْلَ

الْخُطْبَةِ بِذِي آذَانَ ذَلِكَ أَمْرًا فَلَمَّا خَفِيَ الصَّلَاةَ قَامَ

مُتَوَكِّفًا عَلَى يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَدَعَا

النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَحَمَّاهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ وَمَعْنَى الْإِ

لْقَسَاءِ وَمَعْنَى يَدَايَ قَامَرَهُنَّ بِتَقَرُّي اللَّهِ وَدَعَاهُنَّ

وَدَعَاهُنَّ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۱۳۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرَفِي رَجَعَهُ فِي

عَتِقَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۳۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدِهِ

فَعَلِيَ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِيدِ

فِي الْمَسْجِدِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۶۵ وَعَنْ أَبِي الْعَرَبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ وَهُوَ يَجْعَلُ

عَقْلِي الْأَضْحَى وَآخِرَ الْفِطْرِ وَذَكَرَ النَّاسَ

۱۳۶۵ وَعَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَكْبًا

جَاءَ قَائِلًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ

رَأَوْا الْهَلَالَ بِالْأَمْسِ قَامَرَهُمْ أَنْ يُفِطِرُوا فَلَمَّا أَصْبَحُوا

أَنْ يَخْدُوا إِلَى مُسَلَّاهُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ)

(ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن کمان پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا (ابو داؤد)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے تحقیق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے عصا پر تکیہ کرتے تھے۔

(شافعی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عید کے دن میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شرکت کی آپ نے خطبہ

پہلے بغیر اذان و اقامت کے نماز شروع کی۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو جناب بلال سے ٹیک لگا کر اللہ کی

حمد و ثنا کی اور لوگوں کو نصیحت کی اللہ اور اپنی اطاعت کی طرف رغبت دلائی

(خطبہ دیا پھر آپ حضرت بلال کے ساتھ خواتین میں تشریف لائے اور خود تو

کو غزوی اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں ہند و نساخ فرمائے (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم جب عید گاہ کو جاتے تو ایک راہ سے جاتے اور دوسرے سے واپس

آتے تھے۔ (ترمذی - دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے دن

بارش ہو گئی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز

عید مسجد میں پڑھی۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو جریث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب وہ بخران میں تھے لکھا کہ عید الاضحیٰ میں غفلت

کریں اور عید الفطر میں تاخیر کریں اور لوگوں کو نصیحت کریں (شافعی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے روایت کرتے ہیں کہ ایک قافلہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا اور گواہی دی کہ انہوں نے کل عید کا پابند دیکھا تھا

تب سرکار نے حکم دیا کہ اب روزہ افطار کر لیں اور کل صبح نماز کے لیے

عید گاہ جائیں گے (ابو داؤد و نسائی)

تیسری فصل

۱۳۴۵ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَدُّنَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ يَعْنِي عَطَاءٌ بَعْدَ حِينَ عَنْ ذَلِكَ فَخَبَرَنِي قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ لَا آثَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِينَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا قَامَةً وَلَا رِدَاءً وَلَا شَيْءَ لَا مَسَاءَ يَوْمَ شَيْءٍ وَلَا قَامَةً -

(رواہ مسلم)

۱۳۴۶ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ وَالثَّوْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَرَأَ مَا صَلَّيْ مَلَأَتْ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَضَلَّتِهِمْ قَرَأَ كَانَتْ لَهُ حَلَجَةٌ يَبْعَثُ ذِكْرًا لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يَكْتَبِرُ ذَلِكَ أَمْرُهُمْ بِهَا وَكَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا وَكَانَتْ أَلْكَرُمَتْ بِتَصَدَّقُوا الْقِسْمَ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتْ مَرَدَانُ ابْنِ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَافًا مَرَدَانُ حَتَّى أَتَيْتُ الْمُصَلِّيَ قَرَأَ أَكْبَرُ ابْنِ الصَّلَاتِ قَدْ بَنَى وَتَكَبَّرَ مِنْ طِينٍ وَكَالِيْنِ قَرَأَ مَرَدَانُ يَتَا زَعَمِي يَدُهُ كَانَتْ يَجْعَلُ فِي نَحْوِ الْيُسْبُرِ وَأَنَا أَحْبَرُهُ نَحْوُ الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ الْإِبْرَةِ أَوْ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَأْتُونَ بِخَيْرٍ وَمَا أَعْلَمُ ذَلِكَ مِرَارًا لَهُ الصَّرَفَ -

(رواہ مسلم)

حضرت ابن جریر رحمہ اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عطاء رضی اللہ عنہ سے خبر لی جو حضرت ابن عباس و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کے لیے اذان و اقامت نہیں کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے جناب عطاء سے پھر سوال کیا کہ اس بار میں کچھ اور بتائیں تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب جابر بن عبد اللہ نے بتایا کہ عید الفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہ تھی نہ تو امام کے نماز کے لیے آنے سے پہلے اور نہ بعد میں اس نماز کے لیے نہ اقامت ہے نہ اس دن اور کوئی ندا اور تکبیر۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے عید گاہ آتے تو نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اس وقت نمازی اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے۔ اگر سرکار کو کہیں لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم کہے یا کوئی کوام ہوتا تو اس کے لیے اسکانات جاری کرتے خطبہ کے دوران آپ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دلاتے اور تصدقوا۔ تصدقوا۔ تصدقوا فرماتے تھے اور صدقہ دینے والی اکثر خواتین ہوتی تھیں خطبہ سے فارغ ہو کر (عید گاہ سے واپس ہوتے تھے اور یہ سلسلہ عید نبوت اور عید خلقی راشدین کے دور کے بعد عرصہ تک جاری رہا، لیکن جب مروان بن حکم مدینہ کا حاکم بنا تو عید کے دن میں مروان کا ہاتھ پکڑے ہوئے عید گاہ آیا۔ وہاں کثیرین صلیت نے اینٹوں کو گارے سے جوڑ کر منبر بنایا تھا۔ مروان میرا ہاتھ کھینچتا ہوا منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اس کو مصیبت کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔ میں مروان سے کہا نماز سے ابتدا کمال ہوئی؟ تو مروان نے کہا اے ابوسعید جو آپ جانتے ہیں اس پر عمل کرنا ترک کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا خدا کی قسم جو میں جانتا ہوں تم اس سے بہتر نہیں لا سکتے میں یہ فقرہ تین مرتبہ کہہ کر واپس آ گیا۔ (مسلم)

بَابُ فِي الْأُضْحِيَّةِ

قربانی کا بیان

پہلی فصل

۱۳۶۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِتُ بَيْنَ أُمَّتَيْنِ أَقْرَبَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَ سَمِعْتُ وَكَذَلِكَ رَأَيْتُ وَأَضْعَا قَدَمَهُ عَلَى صَفْحِهِمَا وَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۶۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَتِفَيْ آثَرَيْنِ يَطَافِي سَوَادُ ذِي بَرْكٍ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَإِنِّي بِهِ لَيُصْغِي بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلْ لِي مِنَ الْبُذْيَةِ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِي بِهَا بِعَجْرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَ مَا دَاخِلَ الْكَتِفِ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ دَبَّحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَبِّتِي وَإِلَى مُحَبِّتِي ذَرْنِ أُمَّةٍ مُحَبِّتِي ثُمَّ صَغِي بِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَبَحُوا إِلَّا مُسْتَأْنِةً وَلَا أَنْ يَحْضُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذَبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الْعَنَانِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۷۱ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ عَمَّا يَفْتِسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ مِنْ حَايَا كَبَبِي عَتَرَةً فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَحِيحٌ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ صَحِيحٌ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۳۷۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَبَحُ وَيَحْضُرُ بِالْمُصَلِّي - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن دو چکبرے سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی اپنے دست مبارک سے اس طرح کی کہ پہلے بسم اللہ پڑھی اس کے بعد کھینچ لی گئیں تھیں کہ میں نے سرکار کو قربانی کے جانور کے پھلویا منہ پر پیر رکھے ہوئے سہم اللہ اللہ اللہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (مسند علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سینگوں والا دنبہ لانے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو۔ سیاہی میں دیکھتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو یعنی اس کا سینہ ناگیں اور آنکھیں سیاہ ہوں جب ایسا دنبہ آپ کے قربان کرنے کے لیے لایا گیا تو سرکار نے فرمایا اسے عائشہ چھری چھری پر تیز کر کے لاؤ میں نے چھری لاکر دی تو آپ نے دنبہ کو پکڑ کر لٹایا پھر چھری چلانے سے پہلے یہ کلمات کہے خداوند اس کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی اولاد اور امت (محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی جانب سے قبول فرما پھر اس پر چھری چلا دی۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر سے کم کے جانور کو مت ذبح کرو اور اگر تم پر دشواری ہو تو ششما ہی ذبح کر دو۔

(مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بچریوں کا ایک روڑہ صحابہ میں قربانی کے لیے تقسیم کرنے کا حکم فرمایا اس تقسیم کے بعد بچری کا ایک بچہ باقی رہ گیا تو میں نے سرکار سے اس کے بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اس کی تم قربانی کرو ایک اور روایت کے مطابق راوی کہتے ہیں میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھیڑ کا ایک بچہ ملا ہے تو سرکار نے فرمایا تم اس کی قربانی کرو۔ (مسند علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور دوسرے جانوروں کی قربانی عید گاہ میں ہی فرماتے تھے بخاری

۱۳۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقْرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَذُورُ عَنْ سَبْعَةٍ -

(رواہ مسلم و ابوداؤد واللفظ لہ)

۱۳۴۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ بِعَصْمَتِكَ أَنْ يُصْبِحَ فَلَا يَسَسْ مِنْ شَعِيرَةٍ وَتَشْرِيفٍ شَيْئًا دَفِ رِوَايَةٍ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يُقْبِلَنَّ ظَفْرًا دَفِ رِوَايَةٍ مَنْ رَأَى هَذَا ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُصْبِحَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعِيرَةٍ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ -

(رواہ مسلم)

۱۳۴۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا لَهَا عَمَلٌ الصَّائِرُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ الْعَشْرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا -

(رواہ البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور اونٹ میں قربانی کے سات حصے ہیں۔ (مسلم الفاظ حدیث بروایت ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہوا تو تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو سپاہیہ کہ وہ اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ چھوئے اور ایک روایت کے مطابق نہ بال کٹوانے اور نہ ناخن تراشے ایک اور روایت کے مطابق جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے ناخن اور بال نہ ترشوائے (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو ان دس دنوں (عشرہ ذی الحجہ) کے عمل سے زیادہ اور اعمال محبوب نہیں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خالق و مالک کی راہ میں جہاد بھی سرکار نے فرمایا ہاں اللہ کی راہ میں جہاد بھی مگر اس شخص کا عمل جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلا اور پھر کچھ ساتھ لے کر واپس نہ آیا ہو۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو چنگبر سے حق سیلنگ والے بیڑے ذبح فرمائے ان کو قربانی کے لیے قبلہ رخ لانے سے پہلے یہ دعا پڑھی۔

إِنِّي دَخِجْتُ وَدَخِجْهُ يَلْدِي فَلَكَ السُّلْمَاتُ وَالْأُذُنُ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اِنَّ صَلَوَاتِي وَتُسْلِي وَمَعْنَايَ وَمَعْنَايَ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِذَلِكَ آمَرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَاتِلِ الْكُفْرَ وَاللَّعْنَةَ عَلَى الْكُفْرِ وَكَرِّهَ الْكُفْرَ

(احمد ابوداؤد ابن ماجہ دارمی لیکن احمد ابوداؤد ترمذی کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ و اللہ اکبر پڑھ کر یہ کلمات فرمائے

۱۳۴۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاحِيَةِ كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوبَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ آبَائِهِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَوَاتِي وَتُسْلِي وَمَعْنَايَ وَمَعْنَايَ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِذَلِكَ آمَرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَاتِلِ الْكُفْرَ وَاللَّعْنَةَ عَلَى الْكُفْرِ وَكَرِّهَ الْكُفْرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُدَاؤُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ذَبَحَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هَذَا

عَنْ دَعَمْنَانَ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي قَتَيْبَةَ -

۱۳۴۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزْزَنٍ قَالَ رَأَيْتُ حَلِيَّتًا يُضَيِّقُ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْصَانِي أَنْ أَضَيِّقَ عَنْهُ فَإِنَا أَمْنِي عَنْهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

۱۳۴۸ عَنْ عِيْنٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَيِّقَ بِمَعَابِلَةٍ وَلَا مَدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خُرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ وَالْأُذُنَ -

۱۳۴۹ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَلَمْسْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضَيِّقَ بِأَعْصَبِ الْقَدَمَيْنِ وَالْأُذُنَ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۵۰ عَنْ التَّبَرَّا بْنِ عَزِيزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا ذَا يُسْتَلَمَى مِنَ الشَّعَائِرِ فَأَشَارَ بِسَاقِهَا فَقَالَ أَلَدِمَا الْعَرَجَاءُ السَّيِّئَيْنِ فَلَعْنَهُمَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنِينَ عَوْرُهُمَا وَالْمَسِيضَةَ الْبَيِّنَةَ مَرْمِطُهَا وَالْعَبْقَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۱۳۵۱ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَيِّقُ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَ فَيَجْعَلُ يَتَطَرَّفُ فِي سَوَادِهِمَا كُلُّهُ فِي سَوَادِهِ وَيَمْرُئِي فِي سَوَادِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) ۱۳۵۲ عَنْ مُجَازٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَدَّ يُؤَفِّقُ مَا يُؤَفِّقُ مِنْهُ الدَّيْنُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) ۱۳۵۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

یہ ذبیحہ میری اور میری امت کے اس فرد کی جانب سے جسے قربانی نہیں کی ہے حضرت عائشہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھ کر معلوم کیا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے بتایا کہ سرکار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ان کی جانب سے قربانی کروں لہذا میرے سرکار کی طرف سے قربانی کرتا ہوں (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھیں اور کان دیکھیں جو آگے اور پیچھے سے کئے نہ ہوں اور کان نہ گول کئے ہوں نہ پھٹے ہوئے ہوں (ترمذی - ابوداؤد - نسائی - دارمی لیکن صاحب ابن ماجہ نے صرف آنکھ اور کان دیکھنے تک روایت کیا ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کان کئے اور سینگ ٹوٹے جانوروں کی قربانی سے منع فرمایا ہے (ابن ماجہ)

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ کون سا جانور قربانی کے قابل نہیں تو ایسے چار جانوروں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پیٹ ظاہر ہو۔ کان جو صاف معلوم ہو نہ ہو۔ بیمار جانور جو طبع طوری پر بیمار نظر آتا ہو۔ اور ایسا دبلا جس کی ہڈیوں کا گودا نہ رہا ہو (احمد - مالک - ترمذی - نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سیاہ مینڈھے کی قربانی کرتے تھے جس کا سینہ ملائیں اور آنکھیں سیاہ ہوتی تھیں اور سیاہی میں کھاتا ہو اور سیاہی میں چل سکتا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی ابن ماجہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرد جناب مجاشع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں شئی کی ضرورت ہو وہاں ہڈی بھی کافی ہو جاتا ہے

(ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابوسہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعَمَتِ الْأُمْنِيَّةُ الْخَيْرُ
مِنَ الصَّائِنِ (رواه الترمذی)
۱۳۸۳ ۱۴ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعْدٍ فَخَضَرَ الْأَضْحَى فَأَمْسَكَ تَوَكُّنًا
فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً فِي الْبَعِيرِ عَشْرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ
حَسَنٍ عَرِيبٍ.

۱۳۸۵ ۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ
أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ لَهْرَاقِ الدَّيْرِ فَلَنَاسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُقَدَّرُ نَهَا فَا شَعَارُهَا وَظِلَافُهَا فَاتَّالِدَامَ لِيَتَعَرَّ
مِنَ اللَّهِ يَتَكَايَنَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَ بِالْأَرْضِ خَطِيبًا
بِهَا نَفْسًا.

(رواه الترمذی و ابن ماجه)

۱۳۸۶ ۱۹ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ آيَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ
لَهَا فِيهَا مِنْ خَيْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ
مِنْهَا بِوَصِيَامِ سَنَةٍ وَرَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةٍ
الْقَدَرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے کہ بغیر کاشتہا ہر بچہ یعنی ذیبا بھی
قربانی ہے (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہی دنوں عید الاضحی آگئی تو ہم
میں سے سات افراد نے گھٹنے کی قربانی میں شرکت کی جبکہ اونٹ میں دس
افراد شریک ہوئے (نسائی، ابن ماجہ، لیکن ترمذی نے اس حدیث کو
حسن وغریب بتایا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو خون بہانے سے زیادہ اور
کوئی عمل محبوب نہیں اور وہ قیامت کے دن سیگوں، بالوں اور کھروں
کے ساتھ پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر گرنے سے پہلے ہی قبولیت
عطا فرمادیتا ہے لہذا اس عمل کو دل کی خوشی سے کرو۔

(ترمذی ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس دن ذی الحجہ کے ایسے ہیں ان کے مقابلہ میں کسی
دن کی عبادت زیادہ مقبول نہیں کیونکہ ان دنوں میں روزہ کا ثواب ایک سال
کے روزوں کے برابر اور ایک شب کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب
ملتا ہے (ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف
بتایا ہے)

تیسری فصل

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حیدرہ
میں قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عید گاہ سے نماز و سلام سے فارغ
ہو کر تشریف لائے تو ان قربانیوں کے گوشت کو دیکھا جو نماز سے پہلے ذبح
کر دی گئی تھیں اس وقت آپ نے فرمایا جس نے نماز سے فارغ ہونے سے
پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوبارہ قربانی کرے
ایک اور روایت کے مطابق سرکار نے نماز کے بعد خطبہ دیا پھر قربانی

۱۳۸۷ ۲۰ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَرِهَدْتُ
الْأَضْحَى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدَنَّ أَنَّ صَلَّى دَفَعَهُ مِنْ صَلَاتِهِ وَسَلَّمَ
فَرَأَاهُ يَبْرِي لَحْمًا مَنَاجِي قَدْ دُبِحَتْ قَبْلَ أَنْ تَفْدَعَ
مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ
مَتَا هُمَا أُخْذِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ

مَنْ كَانَ ذِيهِمْ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ أَوْ نَصَلِيَ فَلْيَذِّبْ بِهِ أُخْرَى
مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذِّبْ بِهِ فَلْيَذِّبْ بِهِ يَأْتِيهِ اللَّهُ
مِنْ غَيْرِهِ (مسند احمد)

۱۳۸۸ وَعَنْ تَارِخِ ابْنِ عَسَمَةَ قَالَ الْأَصْحَبِيُّ يَوْمَ
بَعْدَ يَوْمِ الْأَصْحَبِيِّ - رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلْعَنِي عَنْ عِيَالِي
بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَثْلُهُ -

۱۳۸۹ وَعَنْ ابْنِ عَسَمَةَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرِينَ يَوْمًا يُصَلِّيُ -
(رواه الترمذي)

۱۳۹۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَاهُذِي
الْأَصْحَابِي قَالَ سُنَّةُ أَبِيكَمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا
فَمَا كُنَّا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ
قَالُوا فَالْعُشُوفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
مِنْ الْعُشُوفِ حَسَنَةٌ -

(رواه أحمد وابن ماجه)

کی اس کے بعد فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے یا ہمارے نماز پڑھنے سے پہلے
(شک رادی) قربانی کر لی ہے وہ اب دوبارہ قربانی کرے اور نہ ہی اب
نہیں کرے۔ اور اللہ کا نام لے کر (مسند احمد)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ یوم النحر کے بعد دو دن قربانی کے اور میں (جناب مالک نے اس روایت
کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضرت علی سے بھی اس مضمون کی حدیث مروی ہے)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور اس دوران آپ ہر
سال قربانی کرتے تھے (ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ان قربانیوں کی
وجہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے والد حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پھر سوال کیا یا رسول اللہ ہمیں اس سے
کیا فائدہ ہو تب تو سرکار نے فرمایا ہر مال کے عوض ایک نیکی ہے صحابہ نے
عرض کیا کہ اون کے باپ سے کیا ہے تو سرکار نے فرمایا اس کے ہر ریشہ کے
بدل میں بھی ایک نیکی ہے (احمد وابن ماجه)

عتیرہ کا بیان

بَابُ الْعَتِيرَةِ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا اسلام میں فرع اور عتیرہ کا کوئی تصور نہیں
داوی کہتے ہیں فرع جانور کا پہلا بچہ ہے جس کو کافرتوں کے نام پر ذبح
کرتے تھے اور عتیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کو درجہ میں بتوں کے نام پر ذبح

۱۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ
يَنْتَاجِمَ كَانَ يُنْتَجَمُ لَهُمْ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لِقَوْلِ غَيْثِهِمْ
وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ - (مسند احمد)

دوسری فصل

حضرت حنظل بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں مقیم تھے اس موقع پر سرکار
نے فرمایا۔ لوگو! ہر گھر والے پر سال بھر میں قربانی واجب ہے اور وہ عتیرہ

۱۳۹۲ عَنْ حَنْظَلِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا دُخْرًا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِفُهُ فَمَرَّ بِهِنَّ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ

ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا کہ میں معلوم ہے کہ عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو تم رجبیہ (رجب میں ذبح کرنے والا جانور) کہتے ہو (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب اور ضعیف الاسناد بتایا ہے اور صاحب ابوداؤد نے کہا کہ عتیرہ منسوب کی (ہاچل ہے)

عَامٍ أَصْحَابِيَّةٍ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ
الَّتِي تُسَمُّونَهَا الذَّحِيَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُتَوَعِّفٌ الْإِسْنَادُ وَقَالَ أَبُو
دَاوُدَ وَالْعَتِيرَةُ مَسْخُوفَةٌ -

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قربانی کے دن کو حیدرستانے کا حکم دیا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے مقرر فرمایا ہے اس وقت ایک صحابی نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر مجھے مادہ (منیہ) مہانور کے علاوہ نہ ملے تو میں اس کو قربان کر دوں سرکار نے فرمایا نہیں بلکہ تم ناخن کٹاؤ اور بال کٹاؤ اور موتے زیر ناک صاف کر لو اس حالت میں اللہ کے یہاں تمہاری قربانی مکمل ہو جائے گی (ابوداؤد۔ نسائی)

۱۳۹۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِمَوْرِ الْأَضْحَى يَوْمَئِذٍ جَعَلَهُ اللَّهُ لِيَهْدِيَهُ الْاُمَمَةَ قَالَ لَكَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثَى أَفَأَصْنَعُ بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْفَأِ رِجَكَ وَتَقَمَّ شَارِبَكَ وَتَحْلِلْ عَانَتَكَ فَبِذَلِكَ تَعَامُ أَهْضِيكَ عِنْدَ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

سورج گرہن کے وقت نماز

بَابُ صَلَاةِ الْخُسُوفِ

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کے دور میں سورج کو گہنی لگا تو آپ نے ایک نلکارنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ نلکارے کہ نماز شروع ہونے والی ہے۔ پھر سرکار مصطفیٰ پر تشریف لائے اور دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے طویل کئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس سے قبل اتنے لمبے رکوع و سجدے نہیں کئے تھے (متفق علیہ)

۱۳۹۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ الشَّمْسُ خُسِفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَمَعَتَا مَقْصَلِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَارَبْعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعَتُ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجْدَةً سَجُودًا قَطُّ كَأَنَّ أَهْلَ الْوَلَدِ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ سورج گرہن کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ (متفق علیہ)

۱۳۹۵ وَعَنْهَا قَالَتْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُسُوفِ بِعِدَاؤِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا۔

۱۳۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَمَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ
فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا تَحْرُقُونَ قَدْ آتَى سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا
وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَ
هُوَ دُونَ التَّوَكُّعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ
فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ التَّوَكُّعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ التَّوَكُّعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّى الشَّمْسُ
فَتَنَازَلَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ لَا يَخْفَيَانِ لِمَنْ آمَنَ وَلَا يَحِزُنُهُمْ فَإِذَا
رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ
تَنَادَلْتُمْ شَيْئًا فِي مَقَامِكُمْ هَذَا انْتَدَرْنَا نَكُنْكُمْ
فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَادَلْتُ مِنْهَا عَتَقُوا وَ
لَوْ أَخَذْتُمْ لَا كَلِمَتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا وَ
رَأَيْتُ النَّارَ فَكَلِمَتُمْ أَرَكُمُ مِنْكُمْ مَنْظَرًا قَطُّ أَفْطَحَ
رَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ فَقَالُوا يَهْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ قِيلَ يَكْفُرُونَ يَا اللَّهُ قَالَ يَكْفُرُونَ
الْعَشِيرَةُ يَكْفُرُونَ الْإِحْسَانُ لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى إِحْدَاهُمُ
الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ
خَيْرًا قَطُّ

(متفق علیہ)

۱۳۹۴ وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
قَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ
انْجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ دَأْتَنِي
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ لَا يَخْفَيَانِ لِمَنْ آمَنَ وَلَا يَحِزُنُهُمْ فَإِذَا
رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَ

تو سرکار نے نماز خسوت پڑھی اور سہارے آپ کی امتداد کی اس نماز میں سرکار
نے اتنا طویل قیام کیا جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر طویل رکوع کیا
پھر رکوع سے کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع
سے اٹھ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ پہلی رکعت کے قیام
سے مختصر تھا۔ طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے رکوع سے مختصر تھا پھر
رکوع سے اٹھ کر قیام کیا لیکن یہ بھی پہلی رکعت کے مقابلہ میں مختصر تھا۔ پھر
رکوع سے اٹھ کر سجدہ کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہوئے اس دوران سورہ کہن
سے نکل چکا تھا۔ اس وقت سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے دو
نشانیاں سورج اور چاند ہیں۔ ان پر کسی کی موت یا پیدائش اثر انداز نہیں
ہوتی۔ جب سورج اور چاند کو گرہن میں دیکھو تو اللہ کو یاد کرو سہارے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کسی چیز کو پکڑا تھا پھر
ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کچھ نیچے بیٹھے۔ سرکار نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھ
کر یہ چاہا کہ اس میں سے پھول کا ایک خوشہ توڑ لوں اگر میں اس خوشہ کو
لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے پھل کھاتے رہتے۔ لیکن جب میں نے
دور رخ کو دیکھا تو اس سے زیادہ ہولناک منظر مجھے نظر نہ آیا تھا۔ میں نے
دیکھا کہ دوزخ میں رہنے والی اکثر خواتین ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس
کی وجہ کیلئے۔ تو سرکار نے فرمایا ان کی نافرمانیاں۔ کہا گیا ہے کہ یہ اللہ
کی نعمتوں کا کفر کرتی ہیں فرمایا کہ شوہروں کی مہربانیاں کا کفر کرتی ہیں۔
احسان فراموشی کرتی ہیں اگر تم مدت تک ان کے ساتھ مہربانی کرتے رہو
اور اگر ایک مرتبہ بھی ان کی طرف سے خلاف کچھ کر دو تو کہیں گی کہ آپ نے
ہم سے کبھی جھگڑائی نہیں کی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس ضمن میں کو نقل کیا جو حضرت
ابن عباس کی حدیث میں ذکر ہوا لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سرکار نے طویل
سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا
اس کے بعد آپ نے خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں سے فرمایا سورج
اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کے مرنے اور میل ہونے
سے گھن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اللہ کی بڑائی بیان رہ نماز پڑھو۔

تَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ
أَعْلَمَ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِيحَ عَنْهُ أَوْ تَزِيحَ أُمَّةٌ يَأْ
أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَعَبُكُمْ
قَلِيلًا وَلَكِنَّكُمْ كَثِيرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ حَسَبَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَزَعَا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ
السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ
وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَكَانَ هُنَا وَالْآيَاتُ
الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ قَدْ رَأَيْتُكُمْ شَيْئًا مِنْ
ذَلِكَ فَافْزِعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۹۹ وَعَنْ حَاظِرٍ قَالَ أَنْكَسَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ
بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالسَّائِرِ
سِتًّا لَكَامِيًا لِأَرْبَعِ سَعْدَاتٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۰ وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانِ لَكَامِيَاتٍ
فِي أَرْبَعِ سَعْدَاتٍ وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذَلِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ
أَرْتَمِي بِأَسْهُمِي فِي بَالِئِي يَنْتَرِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْسَفَتِ الشَّمْسُ فَتَنَبَّأْتُهَا فَقُلْتُ
وَاللَّهِ لَا نَظَرْتُ إِلَى مَا حَدَّثَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ فَأَنْتِ بَرَاءَةٌ وَهَوَاقِفُ
فِي الصَّلَاةِ رَأَيْتُمْ كَيْدَ اللَّهِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ دِيهَمَكَ وَ
يُكَبِّرُ دِيهَمَكَ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا فَكُنَّا
حُسِرَ عَنْهَا قَدْ أَسْرَبَتْ دِيهَمَكَ وَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ۔ رَوَاهُ

اور صدقہ دو اسی خطبہ میں فرمایا ہے امت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کی
قسم اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا کوئی بندہ یا بندہ
زنا کرے۔ اے میری امت خدا کی قسم اگر تمہیں وہ معلوم ہو جلتے جس
کا مجھے علم ہے تو تم ہنسو گے اور گریہ و زاری زیادہ کرو (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج
گرمین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ گھبرائے جس طرح
کہ غوث قیامت ہوتا ہے اس وقت آپ مسجد میں تشریف لاتے اور
طویل قیام اور لمبے رکوع و سجدے کے ساتھ ایسی نماز پڑھی کہ اس سے
پہلے میں نے آپ کو نہیں دیکھا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں
ہیں جو وہ بندوں کو دکھاتا ہے کسی کی موت پیداؤں ان پر افزائش نہیں
ہر تیس بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ بندوں کو غوث دلاتا ہے جب تمہیں ایسا
واسطہ ملے تو اللہ سے ڈرو اس کا ذکر کرو دعائیں مانگو اور اس طلب مغفرت (مستغفیر) کے ساتھ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حیات ظاہری میں اس دن سورج گرمین ہوا جس دن آپ کے مابینا
حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی تو آپ نے چھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ
پڑھائیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب سورج گرمین
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں چار سجدوں کے ساتھ
پڑھائیں اور حضرت علی سے اس طرح منقول ہے۔

(مسلم)

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں تیرا مذاکرہ کرتا تھا کہ لاہور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری
میں کہ سورج گرمین شروع ہوا تو میں نیروں کو پھینک کر بھاگا اور سوچا
خدا کی قسم میں یہ دیکھوں گا کہ سرکار اس وقت کیا کرتے ہیں جب میں آپ
کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہیں ہاتھ اٹھے ہوئے
ہیں اور آپ کی زبان مبارک پر تسبیح تحمید تہلیل اور تکبیر الہی کے کلمات
ہیں اور اللہ سے معروف دعائیں۔ جب اندھیرا ختم ہوا تو دو رکعتوں میں
دو سو مرتبہ تلاوت کیں۔

مُسْلِمٌ فِي مَجْلِسِهِمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا
فِي تَرْجُومَةِ الشُّعْرَةِ عَنْهُ وَفِي نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرِ
بْنِ سَمُرَةَ -

۱۴۰۲. وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَعَنَ أَمْرُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی سمیع میں حضرت
عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کیا جیسا کہ مخرج السنہ میں ہے۔
لیکن صاحب معانی نے حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کیا۔
اسناد نبوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام کو آواز دینے کا
حکم دیا۔ (بخاری)

دوسری فصل

١٢٠٣ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُرْبِيِّ لَا نَسْمُهُ لَهُ صَوْرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي دَابِئِ الْبُرَادِ وَالنَّسَائِيُّ فِي دَابِئِ مَا جَاءَ)

١٢٠٢ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى قُلَانَةً بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيلَ لَهُ تَسْجُدُ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ آيَةً فَاسْجُدُوا وَآيُ آيَةٍ أَكْبَرُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سمر بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی غار پر حائل اور قرأت میں
ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)
حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ فلاں ام المؤمنین کا انتقال ہو گیا ہے تو وہ فوراً
مسجد میں گر گئے تو ان سے معلوم کیا گیا کہ آپ اس وقت مسجد کرتے ہیں تو
انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کوئی نسی
دیکھو (میرا حقول یا انکھیاں) تو مسجد کرو اور ام المؤمنین کے انتقال سے
بڑھ کر اور کون سی ایسی بات ہو سکتی ہے (ابوداؤد، ترمذی)

تیسری فصل

١٣٥٥ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِرِجْلهِ
فَقَرَأَ سُورَةَ مِنَ الطَّوَالِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَأَمَّ النَّبِيَّةَ نَقْرَاءَ سُورَةٍ مِنَ
الطَّوَالِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْفَيْلَةِ يَدْعُو
حَتَّى أَنْجَلَى كَوْنَهَا - (رواه أبو داود)

١٣٠٤ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ
رُكْعَتَيْنِ وَرُكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ
وَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے نماز خسوف پڑھائی اور ایک طویل سورت پڑھی اس میں پانچ رکوع اور دو سجدے کئے تھے نماز خسوف ہو کر قبلہ رخ بیٹھے اور مصروف دعا ہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا۔
(البرہان)

حضرت نعمان بن شبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو دو رکعتیں نماز پڑھنی شروع کی اور گرہن کی بابت معلوم کرتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہوا اور سورج صاف ہو گیا۔ ابو داؤد دیلمی نسائی کی روایت

اس طرح ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی اور وہ اسی طرح تھی جس طرح معمول کے مطابق نماز ادا کرتے تھے اور انہی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دن جب سورج کو گرہن لگا تو سرکار تیزی کیساتھ مسجد میں آئے اور معرفت نماز رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا پھر فرمایا دو رکعت میں یہ تصور تھا کہ سورج اور چاند دنیا میں کسی بڑے آدمی کی موت پر گھبراتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں گھبراتے یہ دونوں مخلوقات الہامیہ ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہے متغیر کر دے پس ان دونوں سورج یا چاند میں سے کسی کو گرہن لگے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک گرہن ختم نہ ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کچھ اور اسباب پیدا کرے (نسائی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَوتِكَ
يَوْمَكَ وَيَسْجُدُ وَلَهُ فِي اخْذِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ مَا مُسْتَعِجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ
انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى اَنْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ لَانَ
أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ لَانَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عَظَمَاءِ أَهْلِ
الْأَرْضِ لَانَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ
أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ
يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ
فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ أَمْرًا -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

سجدہ شکر کا بیان

اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے۔

بَابُ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ الثَّالِثِ

دوسری فصل

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی اچھی خبر ملتی تو سجدہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرتے (ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے۔

۱۴۰۷ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورًا أَوْ يُسْكِرُهُ خَرَّ
سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّحَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بونے کو دیکھ کر بارگاہِ ربانی میں سجدہ کیا (دارقطنی نے اس حدیث کو مرسل بتایا اور شرح السنن نے مصابیح کے الفاظ میں نقل کیا)

۱۴۰۸ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مِنَ النَّفَاسِثِينَ فَعَزَّ سَاجِدًا رَوَاهُ
الدَّارِقُطَنِيُّ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ الشُّعْرِ لَفْظُ الْمَصْرُوعِ -

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے اور جب مقامِ عروڑا پہنچے تو وہاں قیام کیا پھر سرکار نے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اور سجدہ کیا یہ سجدہ طویل تھے۔ سجدہ سے اٹھ کر دعا فرمائی پھر سجدہ میں چلے گئے سجدہ سے اٹھ کر پھر دعا فرمائی اور پھر سجدہ میں

۱۴۰۹ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نَزِيدًا الْمَدِينَةَ
فَلَمَّا كُنَّا قَرِيبًا مِنْ عَرُورَةَ نَزَلَ ثُمَّ وَقَعَ يَدَايِهِ فَمَدَّ
اللَّهُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَتْ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ
فَرَفَعَ يَدَايِهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَتْ طَوِيلًا

ثُمَّ قَامَ قَرَنَهُ يَدَايِهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَتْ
إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَاسْتَعْنَيْتُ لِرَأْمَتِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمْتِي
فَخَدَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا لِمُحَمَّدٍ رَفَعْتُ رَأْمِي فَسَأَلْتُ
رَبِّي لِرَأْمَتِي فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ أُمْتِي فَخَدَرْتُ سَاجِدًا
لِرَبِّي شُكْرًا لِمُحَمَّدٍ رَفَعْتُ رَأْمِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِرَأْمَتِي
فَأَعْطَانِي الثَّلَاثَ الْأَخْسَرَ فَخَدَرْتُ سَاجِدًا
لِرَبِّي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

(أحمد - أبو داود)

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء

پہلی فصل

۱۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي
فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهْدَ فَيْهَمَا بِالْعَدَاةِ وَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ يَدْعُو وَرَقَمَ يَدَايِهِ وَخَوَّلَ رِذَاؤَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو لِرَقْمِ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ الْأَذَى الْإِسْتِسْقَاءَ
فَرَأَى يَدْعُو حَتَّى يَرَى بَيَاضَ بَطْنِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَسْقَى فَأَشَارَ بِقَلَمِهِ كَقَبْرِ إِلَى السَّمَاءِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۱۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا
كَافِيًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۱۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَنَا دُخَانٌ مِمَّنْ مَعَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرًا قَالَ فَحَسَدَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنْ

چلے گئے۔ پھر دعا فرمائی اور طویل سجدہ کیا۔ آخری سجدہ سے اٹھ کر فرمایا
میں نے اپنے رب سے امت کی شفاعت کی تو میرے رب نے تمہاری امت
کی مغفرت کی۔ میں نے رب کریم کی بارگاہ میں سجدہ شکر کیا اور امت کے
لئے پھر دعا کی تو رب کریم نے اس کی تعداد دو تہائی کر دی میں نے پھر سجدہ
شکر کر کے دعا کی تو رب کریم نے بقیہ تمہاری امت کی بھی مغفرت فرمادی
میں نے رب کی بارگاہ میں پھر طویل سجدہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء پڑھنے کے لئے حیدر گاہ
آئے دو رکعت نماز پھر کے ساتھ پڑھائی اس کے بعد سمت قبلہ منہ کر کے
بارش کے لئے دعا فرمائی اور قبلہ کو منہ کرتے وقت اپنی چادر کو پٹ کر اڑھا۔
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی دعاؤں میں سوائے استسقاء کے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے بلکہ
اس وقت ہر ہاتھ اتنے بلند کرتے تھے کہ بغل کی خفیہ نظر آتی تھی۔
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء کی دعا کی اس وقت دونوں ہاتھوں کی
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بے شک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ابر دیکھتے تو دعا فرماتے خداوند نفع دینے والی
خوب بارش کر۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ بارش
ہوتی اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سرکار
نے جسم مبارک سے کپڑے کو تھپایا اور جسم مبارک پر بارش کے قطرے

الْمَطْلِقِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَدِيثٌ عَنِّي يُؤْتِي (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پڑھے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا تو سرکار
نے فرمایا کہ یہ رب کریم کے پاس سے ابھی ابھی آرہے ہیں۔

دوسری فصل

۱۳۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلِّيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ
رِجْلَيْهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عَطَاةً لَا يَمْنُ
عَلَى عَاتِقِهِ إِلَّا يَسِرَّ وَجَعَلَ عَطَاةً إِلَّا يَسِرَّ عَلَى
عَاتِقِهِ إِلَّا يَمْنُ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ -

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ تشریف لائے اور
نماز استسقاء پڑھی جب سمت قبلہ کھڑے ہوئے تو اپنی چادر کو پٹا اور جو
سرا ہونے لگتا اس کو بائیں کندھے پر کیا اور جو بائیں کندھے
پر تھا اس کو دائیں کندھے پر لٹایا اس کے بعد دعا فرمائی۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(احمد ابو داؤد)

۱۳۱۶ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَهُ سَوَّاهُ قَادَرًا
أَنْ يَأْخُذَ أَصْلَهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا تَفَعَّلَتْ
فَكَرَّهَا عَلَى عَاتِقِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ آئے تو سیاہ چادر اوڑھے
ہوئے تھے جب وہ بھاری معلوم ہونے لگی تو آپ نے اس کے نیچے کناروں کو
کلیا باب پٹنا یا لیکن بعد میں چادر کو اپنے دونوں کندھوں پر لٹایا (احمد ابو داؤد)
جناب ابو نعیم رضی اللہ عنہ جو ابو یوسف کے آرا کو رد غلام ہیں روایت
کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجمار لیتے کے مقام
پر جو زوردار کے قریب ہے بار بار رحمت کے لئے دعائیں مشغول دیکھا اس
وقت آپ نے دست مبارک اتنے اونچے اٹھاتے ہوئے تھے جو چہرے سے
بلند تھے اور سر ہاتھوں کے درمیان تھا اور سر گھوم نہیں سکتا تھا ابو داؤد و ترمذی

۱۳۱۷ وَعَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي النَّخَعِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَهْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا
مِنَ الزُّوْرَةِ فَأَمَّا يَدُهُ يَسْتَسْقِي رَأْفَةً يَدِيهِ قَبْلَ
دَحْوِهِمْ لَا يَجَاوِزُ بَهْمَا رَأْسَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى
الترمذی والنسائی ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سادگی کے ساتھ تواضع عاجزی اور زاری کا پیکر بن
کر نماز استسقاء کے لئے نکلے۔

۱۳۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَبَّئُ فِي الرَّسْتَقَاءِ مُتَمَهِّيًا لَا مُتَوَاضِعًا
مُتَخَشِعًا مُتَضَرِّعًا - (رَوَاهُ الترمذی وأبو داؤد وَ
النسائی وأبو ماجة)

(ترمذی - ابو داؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ لکھنے والے روایت
کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لئے عید گاہ
آئے تو یہ کلمات فرماتے خداوند! اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو پانی
عطا فرما اپنی رحمت کو وسیع فرما اور مردہ زمینوں کو حیات عطا فرما۔

۱۳۱۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَسْقَى
قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ
وَأَجِ بِلَدِّكَ الْمَيِّتِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ)

(مالک ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

۱۳۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کو جب قسط سے واسطہ پڑتا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کہتے خداوند اپنے ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے تو بارش ہوتی تھی اب ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی کے چمکے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں ہمیں سیراب فرما دی کہتے ہیں اس دعا کی قبولیت بارش سے ہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا نبیوں میں سے ایک نبی اپنے امتیوں کو کوئے کرنا مستعار کے لئے نکلے تو دیکھ کہ ایک چوٹی اپنے پر آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے ہے یہ دیکھ کر نبی وقت نے فرمایا واپس چلو اس چوٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے (دارقطنی)

مُحَمَّدًا اسْتَسْقَى بِأَبْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَوْسِلُ إِلَيْكَ نَبِيَّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَسْتَوْسِلُ إِلَيْكَ بِعَبْدِكَ نَبِيَّنَا فَاسْقِنَا قَالَ يُسْقَوْنَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَوَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَرَأَاهُ يَمْشِي لَدِفِ بَعْضِ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اتَّبِعُونَا فَقَدْ اسْتَسْقَيْتُمْ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هَذِهِ التَّمَكَّةِ (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ)

ہواؤں کا بیان

بَابُ فِي الرِّيَّاحِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: باد و صبا کے ذریعے میری مدد فرمائی گئی ہے اور نرم مایہ باد و صبا سے ہلک کی گئی تھی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنسنے نہیں دیکھا کہ آپ کا پورا منہ کھلے اور تانہ کھنڈر کی حصہ نظر آجائے آپ مرتبہ قسم فرماتے تھے لیکن طوفان باد و باران دیکھ کر آپ گھبرا جاتے جس کا اظہار آپ کے چہرے سے ہوتا تھا (متفق علیہ)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز اندھی دیکھتے تو یہ کلمات فرماتے خداوند میں اس کی بھلائی اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور میں اس کے شر اور جو اس میں پوشیدہ یا جو اس سے متعلق ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جب آسمان پر ابر چھا جائے تو کبھی آپ حجرہ میں جلتے کبھی باہر جلتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تو آپ مطمئن ہو جلتے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اس کیفیت کو محسوس کر کے ایک مرتبہ سرکار سے دریافت کیا کہ ابر کے وقت آپ کی ہر نشانی کی وجہ کیا ہے تو سرکار نے فرمایا مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ابر کہیں قوم غار کے زمانہ کے ابر کی طرح نہ ہو جب انہوں نے ابر دیکھا تو کہا تھا کہ یہ ابر ہم پر بارش

۱۲۲۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرْتُ بِالصَّبَا وَاهْدَيْتُ عَادَ بِالنَّوْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبًا حَاشَى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِمَ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عَرَفَ فِي دَجْوِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَمَتِ الرِّيحُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ فَلَمَّا تَغَيَّبَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَخَوَجَ وَخَلَّ وَأَقْبَلَ فَأَدْبَرَ فَلَمَّا مَطَرَتْ سُورِي عَنْهُ فَعَرَفْتُ ذَلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَعَلَّه يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ هَوَّاهُ لَوْ كَمَا عَارِضٌ لَمْ يَطْرُقْ فِي يَدَايِهِ وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاتِلُ الْعُيُوبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ لَنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّاعَةَ وَيُزِيلُ الْعَيْتَ الْأَيَّةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنَّ لَا تُمَطَّرُوا وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُمَطَّرُوا وَتُطَرَّدَ الْأَكْمُضُ خَيْبًا

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بَابُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیوب کی کنجیاں پانچ ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ بیشک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شدید قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ تم پر بارانِ رحمت کا نزول ہو۔ اور زمین میں کچھ نہ اُگے۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۳۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنَ رَحْمَةِ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ قَرِيبًا لَعْنَابٍ فَلَا تُسَبِّحُوهَا وَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَتُعَوِّذُ بِهَا مِنْ شَرِّهَا - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي الدَّعَاوِ الْكَبِيرِ)

۱۳۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعْنُ الرِّيحِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ فَلَنْهَ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ تَجْعَلُ اللَّهُ لَعْنَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّعَ عَرَبِيٌّ -

۱۳۳۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَبِّحُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ مَا تَكْرَهُونَ فَعُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهِمْ وَلَعَوْدُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا هَبَّتْ رِيحٌ فَطَلَّ لَا جَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی لہذا اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں خیر طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

(شافعی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ دعوت کبیر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت کی تو سرکار نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مامور ہے اور جو کوئی کسی پر لعنت کرے اور یہ بات درست نہ ہو تو یہ لعنت اسی لعنت کرنے والے پر لوٹی ہے (ترمذی نے روایت کر کے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہوا کو برا بھلا نہ کہو اور اگر تم کوئی ناگوار چیز دیکھو تو یہ دعا پڑھو (ترجمہ) خداوند اہم اس ہوا سے بھلائی کی توقع کرتے ہیں اور جو اس کے ساتھ متعلق ہو بھلائی چاہتے ہیں یا اس بھلائی کی جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور تجھ سے اس ہوا کے شر یا اس کو جو حکم کیا گیا ہو۔ پناہ مانگتے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی ہوا چلتی تھی تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو بیٹھ کر یہ دعائیہ کلمات کہتے خداوند اس ہوا کو رحمت بنا اور اس کو عذاب کی مشیت نہ دے۔

رَبَّاعًا وَلَا تَجْعَلُهَا رِبْعًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كِتَابِ
اللَّهِ كَمَا فِي إِيَّانَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِبْعًا مَرَّصَدًا أَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَةَ أَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ دَانٍ
يُرِيدُ الرِّيحَ مَبْشُرَاتٍ -

رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ دَائِبَةً فِي الدُّعَاوَاتِ الْكَبِيرَةِ -
۱۳۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَدَأَ شَيْئًا مِنَ التَّحَاوُّعِ تَعَبَى السَّحَابَ تَرَكَ
عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
مَا هُوَ قَرَنَ كَشَفَهُ حَمْدُ اللَّهِ فَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ اللَّهُمَّ
سَقِيَّا نَافِعًا - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالشَّافِعِيُّ وَاللُّغْطُ لَهُ -

۱۳۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرِّيحِ وَالصَّوَارِعِ قَالَ اللَّهُمَّ
لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا
مَبْلَ ذَلِكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

خداوند اس کو رحمت کی ہوا (ریاح) بنا غلاب کی ہوا (ریح) نہ بنا حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں تو رکن مجید میں اس طرح ارشاد ہوا
”ہم نے ان پر تیز و تند ہوا بھیجی۔ اور ہم نے ان پر ایسی ہوا بھیجی جو بے صفت
بانتھو بھی اس طرح ہم نے ایسی ہوا بھیجی جو بار آور بھی اور ہم خود بخبری
دینے والی ہوا میں بھیجے ہیں۔ (شافعی۔ دعوات کبیر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا جب آسمان پر کوئی چیز دیکھتے تھے یعنی ابر وغیرہ
تو سارے کام چھوڑ کر قبلہ رخ ہو کر یہ کلمات فرماتے خداوند میں پناہ مانگتا
ہوں اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اگر آسمان صاف ہو جاتا تو آپ
اللہ کا شکر ادا کرتے اگر بادش ہر جاتی تو آپ فرماتے خداوند انفع دینے والی
بادش برسا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی اور الفاظ حدیث بھی نہیں ہیں)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج اور کرک کی آواز سنتے تو یہ دعا پڑھتے اے
لا تقبلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك -

(احمد لیکن امام ترمذی نے اس حدیث
کو غریب کہلے)

تیسری فصل

۱۳۳۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ
الرِّيحَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرِّيحُ
وَحَمْدُهُ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب
وہ گرج کی آواز سنتے تو بات چیت ترک کر کے یہ پڑھا کرتے تھے -
سبحان الذی یسبح الریح بحمده والملائکة من خیفته -

(مالک)

کتاب الجنائز کتاب الجنائز

باب عیادة المریض و ثواب المریض

بیمار پرسی اور مریض کے ثواب

پہلی فصل

۱۳۲۶ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوا الْعَبَاثَةَ دَعَوُودَ النَّهْرِ بَيْضَ دَفَعُوا الْعَابِي - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۳۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ الْمُسْلِمَ عَلَى الْمُسْلِمِ خَسَنَ رَدِّ السَّلَامِ وَعِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةَ الدَّعْوَةِ وَكَلِمَتِ الْعَاطِسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۳۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ الْمُسْلِمَ عَلَى الْمُسْلِمِ سَبْعَ قِيَلٍ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَصْعَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدْ اللَّهَ فَكُفَّتْ لَهُ دَعْوَةُ مَرِيضٍ فَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۳۲۹ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَكَلِمَتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَإِذَا لَقِيتَ الْمُقِيمَ وَنَصْرَ الْمُظْلُومَ وَكَلِمَاتٍ عَنْ خَاكِيَا النَّهْبِ وَعَنِ الْعَوْبَةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْيَبْيَاجِ وَالْيَبْيَكْرِ وَالْحَمْرَاءِ وَالْقَبِي وَالْيَبْيَةِ وَالْوَحْشَةِ وَرَفِي رِدَائِيَّةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْوَقْتِ فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي النَّسِيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ -

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکوں کو کھلانا کھلاؤ۔ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ چھینکے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں سرکار سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں تو آپ نے فرمایا جب کسی سے ملاقات تو اس کو سلام کرو۔ جب کوئی دعوت دے تو اس کو قبول کرو اور جب کوئی نصیحت کنواریا ہو تو اس کو نصیحت کرو۔ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دو (دیر تک اللہ کو) اور جب کوئی مرد ملے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو (م)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا۔ مریض کی عیادت کریں۔ جنازوں کے ساتھ جائیں۔ چھینکے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ سلام کا جواب دیں۔ دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کریں۔ قسم کھانے والے کو سچا کر دیں اور مظلوم کی مدد کریں اور ان سات باتوں سے منع فرمایا (مرد) سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ رشہم۔ اللس اور دیباچ کے لباس نہ پہنیں سرخ رنگ کے نمونے کے فرش پر نہ بیٹھیں (خالص رشہم کے بنے ہوئے کپڑے) کسی نہ پہنیں چاندی کے برتن سے کچھ نہ پیئیں اور جس نے چاندی کے برتن

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۰. وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَإِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۲۱. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَعْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِيضَتٌ فَلَمْ تَعُدْ فِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِيضٌ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِندَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اسْتَطَعْتُكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَهُ ذَلِكَ عَبْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِمْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَهُ ذَلِكَ عَبْدِي -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۲۲. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَهْرَاقِي يُعَوِّدُهُ دَكَانًا إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يُعَوِّدُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُرَ مَرِيضٌ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ كَلَّا بَلْ حَتَّى تَعُوذَ عَلَى شَيْخٍ كَيْفَ تَزِيْرُهُ الْقُبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعْمَرُوا ذُنُوبَكُمْ -

(رَدَّاهُ الْبُصَارِيُّ)

۱۴۲۳. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ مَسَحَ بِمِخْيَاطِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبُّ النَّارِ أَشْفِي أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءُ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۴. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے وہ اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوش رہتا ہے جتنی کہ عیادت میں رہتا ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ کہے گا خداوند اتورب العالمین ہے میں تیری کس طرح عیادت کرتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ بیمار بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا مے ابن آدم میں نے تجھے کھا نا طلب کیا لیکن تو نے مجھے کھا نا دیا تو رب العالمین ہے میں تجھے کھانا طلب کیا لیکن تو نے مجھے میرے فلاں بندے نے کھا نا طلب کیا لیکن تو نے اس کو کھا نا نہ کھلایا کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا اگر تو اس کو کھا نا کھلا دیتا تو اس کا ثواب مجھ سے پاتا۔ ابن آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا بندہ کہے گا یا رب میں تجھے کیسے پانی پلانا تو رب العالمین ہے رب کریم فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا لیکن نے اس کو پانی نہ پلایا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو مجھے اس کے قریب پاتا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے سرکار کا معقول یہ تھا جب آپ کسی مریض کی عیادت کے لئے جلتے تو دیبھ سے فرماتے کوئی مضائقہ نہیں بیماری انشاء اللہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے باوجود اس کے کہ ہرگز نہیں بلکہ ایک بوڑھے پر بخار کی حوالہ کرتے رہے دے گی سرکار نے فرمایا ہاں ایسا تو ہوگا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کجب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو سرکار اس کی پیشانی پر دھنا دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا مشفاء ولا شفاء ولا شفاء (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں جب کوئی شخص سرکار

مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْصَةٌ أَوْ حُمْرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْمَاءَ بِسْمِ اللَّهِ تَوْبَةً أَرْضُنَا بِرَبِّقَةٍ بَعْضُنَا لِيَسْئَلُنِي سَفِيفَتَانِ بِأَذْنِ رَبِّنَا.

۱۲۳۵ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِأَلْمَعْوِذَاتِ دَمَسَ عَنْهُ بِبِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى دَجَعَا الَّذِي تَوَقَّى فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِأَلْمَعْوِذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَرَ بِبِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَيُّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا امْرَأَةٌ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِأَلْمَعْوِذَاتِ.

۱۲۳۶ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ اشْتَكَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجَعَا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبِّحْهُ مَرَّاتٍ أَعَدُّهُ عَزَّوَجَلَّ اللَّهُ وَقَدْ رَوَاهُ مِنْ سَكْرَةٍ مَا أَحَدٌ دَاخِرٌ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۳۷ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جَبْرَئِيلَ أَمَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ سَكْرَةٍ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ خَاسِرَةٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَنْفِقْ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَعْيُنًا كَمَا يَكَلِّمَاتُ اللَّهُ النَّاسَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ دَخَلَ دَهْلَهُ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمِيَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ أَبَا كَمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا لِأَمْرٍ فَلَمَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ يَوْمًا عَلَى لَفْظِ التَّنْذِيرَةِ.

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی جسمانی مرض مثلاً کسی زخم یا پھوڑے جیسی ک بابت کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع مرض پر انگلی سے اشارہ کر کے یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللَّهِ تَوْبَةً أَرْضُنَا بِرَبِّقَةٍ بَعْضُنَا لِيَسْئَلُنَا الشَّيْءُ سَقِيمًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر خود پر دم کرتے اور دندان علات موضع مرض پر ہاتھ پھیرتے رہتے۔ اور میں بھی رسول اللہ کی آخری بیماری میں معوذتین پڑھ کر دم کرتی تھی جس طرح خود سرکار دم فرمایا کرتے تھے اس دوران میں سرکار کا دست مبارک ہم پر پھیرتی رہتی تھی زعفران صندل اور اسلم کی روایت میں اس طرح ہے جناب صدیق فرماتے ہیں جب سرکار کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو سرکار نے فرمایا جسم کے اس حصہ پر ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین مرتبہ ہم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر یہ دعائیں مرتبہ پڑھو اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَسَافِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبریل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور معلوم کیا کہ آپ علیل ہیں سرکار نے فرمایا ہاں! تو جناب جبریل نے کہا میں اللہ کا نام لے کر دم کرتا ہوں ہر اس چیز کیلئے جو آپ کو تکلیف دیتی ہے ہر فرد کی برائی یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرماتے اللہ کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں (مسلم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور دوسرے اہل خاندان رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات پڑھ کر اللہ کی امان میں دیتے تھے اَعْيُنُكُمْ كَمَا بَلَكَمَاتُ اللَّهِ السَّامَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ دَخَلَ دَهْلَهُ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمِيَةٍ۔

سرکار فرماتے تھے تمہارے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم بھی حضرت اسمعیل و اسحاق کو انہیں کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے رخساری لکھنا صریح کے بعض نسخوں میں

۱۴۴۹. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّحْ مِنْهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے (بخاری)

۱۴۵۰. وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَيْوَةٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا آذَى وَلَا غَلَةٍ حَتَّى الشُّكْرَ يَشْكُرُهَا إِلَّا كَفَرًا اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو کوئی رنج تکلیف، فکر اور غم نہیں پہنچایا تک کہ جو کائنات اس کے گناہوں کو اس جہنم کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَخَّلَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْعُكَ فَمَسَّتْهُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتَنُوعُكَ وَتَعْمَلُ شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ لِي أَوْعَكَ كَمَا يُرِيعُكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لِي أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى مِنْ مَرَضٍ كَمَا يَرَاهُ إِلَّا حَقَّ اللَّهُ بِهِ سِتْرًا كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقُهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار شہید بخار میں آئے۔ میں نے جسم اقدس کو ہاتھ لگا کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو شدید بخار ہے سرکار نے ارشاد فرمایا مجھے آنا بخار ہو رہا ہے جتنا تم میں سے وہ شخص کو ہوتا ہے راوی کہتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ اگر مجھ کو گناہ ملتا ہے سرکار نے فرمایا ہاں! پھر سرکار نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اس کے علاوہ کوئی اللہ تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۲. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَأَبْتُ أَحَدًا الْوَجَعِ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے کسی پر مرض کا ایسا غلبہ نہیں دیکھا جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا تھا۔ (متفق علیہ)

۱۴۵۳. وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَدَاقِنَتِي فَلَا أَكْدَرُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَهَذَا أَعَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملے اس وقت آپ میرے سینے اور گردن یا ٹھوڑی سے ٹکیے لگاتے ہوتے تھے اب میں کسی کی موت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے بعد نہیں گھبراتی۔ (بخاری)

۱۴۵۴. وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّمَرِ تُقْبَلُهَا الزَّمَرُ نَهْرًا مَرَّةً وَتَعُدُّهَا أُخْرَى حَتَّى يَأْتِيَهَا أَجَلُهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرَزَقِ الْمُجْبِي يَرَى النَّبِيَّ لَا يُصِيبُهُ شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أَنْجَعًا مَرَّةً وَأَجْدَدًا -

حضرت کثیر بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی مثال نرم شاخ کی ہے جس کو ہوا ہلاتی ہے کبھی سیدھا کرتی ہے کبھی گرا دیتی ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جس پر کوئی ہوا اثر انداز نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ اکھڑ جاتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الذَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تَمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْمَلَكُ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّجَرَةِ الْأَمْرَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَا لَكَ تَذْفِيقِينَ قَالَتْ الْخُشْيُ لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسْبِي الْخُشْيَ فَإِنَّهَا تَنْوِبُ عَنْ عَطَايَا بَنِي أَدَمَ كَمَا يَنْوِبُ الْكَذِبُ عَنْ الْحَقِّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۲۵۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ مِنَ الْعَبْدِ أَدَا فَرَّقِيْبَ لَهُ يَوْمَئِذٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهُدَاءُ خَمْسَةٌ يَلْقَوْنَ الْمَلَكُوتَ وَالْمُبْطُونَ وَالْفَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْيِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۲۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَذَابَهُ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ لَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَغْتَرُّ الطَّاعُونَ فَيَسْمَكُ فِي سَكْدٍ مَائِدًا مُخْتَبِيًا يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ وَمَثَلُ أَحْبَبِ شَيْءٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا جھکا رہی ہے اور مومن جھلٹے آلام ہوتا رہتا ہے البتہ منافق کی مثال منور کے درخت کی سی ہے جس کو کوئی چیز ہلاتی نہیں بلکہ اس کو اکھاڑا جاتا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائبہ کے یہاں تشریف لے گئے تو ام سائبہ سے معلوم فرمایا کیا بات ہے تم کیا کیوں رہی ہو؟ کہنے لگیں بخار کی وجہ سے اللہ اس کو برکت نہ دے اس وقت سرکار نے فرمایا بخار کو روانہ کہو کیوں کہ بخار گناہوں کو اسی طرح صاف کر دیتا ہے جیسا کہ لوبہ کے میل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے تو اس کے اعمال میں اتنا ہی اجر لکھا جاتا ہے جتنا کہ صحت یا اقامت کی حالت میں عمل کر کے حاصل کرتا ہے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون میں ابتلا ہر مسلمان کے لئے شہادت کا سبب ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کا اجر حاصل کرنے والے شخص پانچ ہیں طاعون سے مرنے والا۔ پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا۔ دُوب کر مرنے والا۔ کسی چیز سے دُوب کر مرنے والا۔ اور اللہ کے راستہ میں جان دینے والا (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون گنے بارے میں دریافت کیا تو سرکار نے فرمایا یہ عذاب الہی ہے جس پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے لیکن مومنوں کیلئے اللہ نے اس کو رحمت بنا دیا ہے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ وہ اپنے شہر میں طاعون کی وبا کی حالت میں ممبر کے ساتھ اس امید کے ساتھ مقیم رہے کہ جو کچھ اسکے بارے میں اللہ نے مقرر فرمایا ہے وہی وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کو شہادت کا اجر ملے گا۔ (بخاری)

۱۳۶۲ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رَجُلٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَدْعَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَرَأَوْهُمْ يَمْشُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِمْ فَإِذَا دَقَّ بِأَرْضٍ دَأْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فَرَأَوْهُمْ يَمْشُونَ

(متفق علیہ)

۱۳۶۳ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ دَعَاكَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ شَعْرَ صَبْرٍ عَرَضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَلَيْهِ

(رواه البخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون عذاب الہی ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر مسلط کیا گیا تھا یا تم سے پہلی قوموں پر نازل کیا گیا تھا اگر تم میں یہ معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس جگہ تم مقیم ہو طاعون کی وبا شروع ہو جائے تو وہاں سے فرار اختیار نہ کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا رب کریم فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کروں گا راوی کہتے ہیں دو محبوب چیزوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۱۳۶۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا عِدَاوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيتَ وَإِنْ عَادَ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُبْرِئَهُ وَكَانَتْ لَهُ خَدِيعَةٌ فِي الْجَنَّةِ

(رواه الترمذی و ابوداؤد)

۱۳۶۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ عَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجْهِ كَانَ يَمِيتُ

(رواه أحمد و ابوداؤد)

۱۳۶۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بَعُدَ مِنْ جَهَنَّمَ مِثْرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا

(رواه ابوداؤد)

۱۳۶۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا فَيَعُولُ سَبَّهَ مَرَّاتٍ أَسْأَلَ اللَّهُ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو مسلمان جمع کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے۔ ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے معروف دعا دیتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت فرمائی۔

(احمد ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے ہر طرح کے دشمن کو اپنے مسلمان بھائی کی اجرو ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اس کو ساٹھ سال کے (بیدل) سفر کے برابر جہنم سے دور کر دیا جائے گا (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا کہے کہ میں اللہ رب العالمین سے جو عرض عظیم کا ہوں ربہ دعا کرتا ہوں کہ وہ

أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ كَمَا خَصَمْتَ أَحَبَّكَ
(رواہ ابو داؤد و الترمذی)

۱۳۶۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ
يُعَلِّمُهُمُ مِنَ الْحَشَى وَمِنْ الْأَذْخَانِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا
بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ
تَعَارَوْ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا يُعَدُّ إِلَّا مَوْثِقٌ حَدِيثٌ
إِسْنَانُهُ يَنْبَغِي لِسَمْعِ الْعِلِّ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي
الْحَدِيثِ -

۱۳۶۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا
أَوْ اشْتَكَاهُ أَمَّ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبِّنا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ
تَعَدَّسَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا
رَحِمْتَنِي فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ
اغْفِرْ لَنَا حُبُوبَنَا وَخَطَايَاكَ أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ
رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا
الْوَجْهِ مَبْرُورٌ -

(رواہ ابو داؤد)

۱۳۷۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الرَّجُلَ يَعُودُ مَرِيضًا
فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اشْفِ عَمْدَكَ يَكُنْ لَكَ عَمْدًا أَوْ يَشْفِ
لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ -

(رواہ ابو داؤد)

۱۳۷۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ
عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شِئْتُمْ دَامَ فِي
أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخْفَوْهُ لِحَاسِبِكُمْ بِرِ اللَّهِ وَعَنْ قَوْلِهِ
مَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِمْ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ
مَنْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
هَذِهِ مَعَانِيهَا اللَّهُ الْعَبْدُ يَمَّا يُصِيبُ مِنَ الْحَشَى

اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا کر دیتا ہے سوائے اس کے کہ اس کی موت کا وقت
ہی آگیا ہو۔ (البداء و الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں تحقیق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو بخار اور دوسرے درد اور تکالیف دور
کرنے کے لیے یہ دعا تعلیم فرماتے تھے بسم اللہ الکبیر الاولیٰ اللہ العظیم
شرک مرق لغار و من شر حر النار و ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہتے ہوئے
فرمایا کہ یہ حدیث صرف ابیہم بن اسماعیل سے مروی ہے جو ضعیف ہیں

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تم میں سے کوئی خود بیمار ہو یا کوئی دوسرا
بیماری کا ذکر کرے تو اس کو چاہیے کہ کہے پڑے ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس
اسمک امرک فی السماء والارض کارحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض
افقرن احبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمتک من رحمتک و
شفائک من شفائک علی ہذا الوجه۔ اس دعا کے پڑھنے پر اس کو شفا مل
جاتی ہے۔

(البداء و)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیمار کی عیادت کیلئے جائے تو یہ کہے
خداوند اے اپنے بندے کو شفا عطا فرما کہ یہ تیرے دشمنوں کو سزا دے یا
تیری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جنازہ کی مشابعت کرے۔

(البداء و)

حضرت علی بن زید جناب امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب
عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں
بتائیں جو کچھ تمہارے نفوس میں ہے چاہے اس کو ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ تعالیٰ
تمہیں اس کا حساب لے گا اور اللہ کے اس فرمان کے بارے میں بھی بتائیں جو
شخص بر اہل کرے گا تو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ جناب عائشہ نے فرمایا جب سے
میں نے اس بارے میں سنا کہ سوال کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے

وَالْتَّكْبِيرَ حَتَّى الْبَصَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدَيْهِ فَيَقْبِضُ بِهَا
فَيَقْدِرُ لَهَا حَقَّ لِقَاءِ الْعَبْدِ لِيَخْرِجَهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ كَمَا
يَخْرِجُ الْيَتِيمَ مِنَ الْكُفْرِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا أَكْبَرُ نَمَا قَوْفَهَا أَوْ
دُونَهَا إِلَّا بِدَيْنٍ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا تَرْدَقَرَةً وَمَا
أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبْتُمْ أَيْدِيَكُمْ وَيَعْفُوا
عَنْ كَثِيرٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى
طَرِيقَةِ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ تَعَرَّضَ فِيهِ لِلْمَلِكِ
الْمَوْكَلِ بِوَأَكْبَرُ لَهُ مِثْلُ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ ظَلَمًا حَتَّى
أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفَتْهُ إِلَى -

۱۴۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِمَلَكٍ فِي حَسَنَةٍ قِيلَ
لِلْمَلِكِ أَكْبَرُ لَهُ صَالِحٌ عَلَيْهِ الَّذِي كَانَ يَمُكُّ قَرْنَ
شَقَاءَ غَتْلِهِ وَطَهْرَةٍ فَإِنَّ قَبْضَهُ غَفَرَهُ لَهُ وَرَحْمَةُ
رَبِّهِمَا فِي سُدِّهِ الشُّكْرِ -

۱۴۶۵ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ مِائَةِ الْقَتْلِ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ الْمُطْعُونَ شَهِيدٌ وَالْعَدُوُّ شَهِيدٌ صَاحِبُ
ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْعُوثُونَ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ
الْحَرْبِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَبْهُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ
وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِحُبِّهِ شَهِيدَةٌ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيْ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ إِلَّا نَبِيًّا أَوْ نَذِيرًا أَوْ مَلَكًا
قَالَ امْشَلْ يُبَيِّنْ لِي الرَّجُلَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَيَا

مجھ سے اس سلسلہ میں سوال نہیں کیا جناب صدیق نے فرمایا سرکار نے فرمایا
تھا یہ بندے پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے کتاب جس میں کوہِ بندے کو بخاریا کسی اور
پریشانی میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ مال میں سے کچھ چیز جس کو وہ اپنی آستین
میں رکھتا ہے اور وہ گم ہو جاتی ہے تو اس پر اظہارِ افسوس کرتا ہے یہاں تک
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اس کی صلاحیت سے کم یا زیادہ جو تکلیف
پہنچتی ہے وہ گناہوں کا وبال ہے لیکن وہ گناہ جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا
ہے وہ بہت زیادہ ہیں اس کے بعد سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی تم کو جو
مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا ثمر ہے وہ اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب نیکی کے راستوں پر گامزن ہوتا ہے اور
اس مال میں بیمار ہوتا ہے تو اس کے نام لیا مال لکھنے والے فرشتے سے اللہ فرماتا
کہ اس کے اعمال اسی طرح لکھو جس طرح اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے
یہاں تک کہ میں اس کو صحت سے ہمکنار کروں یا اپنی طرف بلاؤں (شرح اسم
حضرت اس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کسی جسمانی مارتہ میں مبتلا ہوتا ہے تو اس پر متغیر
سے یکدم رہا جاتا ہے کہ اس کی صحت کی حالت کے لیے اعمال لکھتے ہو جو وہ حالت
صحت میں کرتا تھا اگر اس کو شفا ہوگی تو اس کے گناہ حل جاتے ہیں اور وہ پاک و
صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس کو موت آجائے تو اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے

حضرت ہابیر بن قتیبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا ہستی میں جان دینے کے علاوہ بھی سات افراد شہید
کا مرتبہ پاتے ہیں سلطان میں مرنے والا - ڈوب کر مرنے والا - ذاتِ الجنب
کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والا - بیعت میں مرنے والا - بھل کر مرنے والا اور کسی چیز
سے بیکر مرنے والا اور وہ عورت جو زنجی کے دوران میں فوت ہو یہ تمام کے
تمام شہادت کا مرتبہ پاتے ہیں -

(ماکس ابو داؤد و نسائی)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا کہ عالمِ انسانیت میں سب سے زیادہ سختی و غم
پر کسی کو سرکار نے فرمایا انبیاء و پرہیز جو ان کے مثل ہیں اور ہر جوان کی شہد

كَانَ فِي رَيْبٍ مِّنْهُ مُسْلِمًا أَشْتَدَّ بَلَاءَهُ كُلَّ مَا كَانَ فِي رَيْبٍ مِّنْهُ
رَقَّةٌ هَوْنٌ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى لَذَّةٍ مِّنْ
مَا لَدَى ذَنْبٍ رَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ بِكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَعْطَى أَحَدًا يَهُودِيًّا
مَوْتٌ تَعْبُدُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةٍ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّنَسُكِيُّ)

۱۳۴۸ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَوِّدًا مَوْتًا وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يَتَوَلَّى
يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَسْمُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي
عَلَى مُتَكَرِّرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ مُتَكَرِّرَاتِ الْمَوْتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۴۹ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ
الْعُمُومَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ الشَّرَّ
أَمْسَكَ عَنْهُ يَدَيْهِ حَتَّى يُوَافِقَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۳۸۰ وَعَنْ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَإِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْمَلَكُوتِ وَلَئِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا أَنْ يَبْلُغَهُمْ مِنْ رَحْمَتِي فَكُلُّهُ
الرِّمَاحُ وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ السَّخَطُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۳۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَدَوْلِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ
خَطِيئَةٍ رَّوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ بِكَ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۳۸۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَالِيٍّ الشَّيْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ

اور انسان کو اس کی صلاحیت کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین کے معاملات میں سخت اور متعلّب تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر دین میں متعلّب نہیں تو آزمائش بھی نرم ہوتی ہے اور وہ اپنے مال پر ہنسے اور دین پر ہنسے اور اس کے نامہ اعمال میں گناہ نہیں لکھا جاتا اور ابن ماجہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اعلیٰ سے ملنے والی کیفیات کو دیکھا ہے اس لیے اب یہی کسی کی آسان موت کی آرزو نہیں کرتی۔

(ترمذی - نسائی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفیق اعلیٰ سے ملنے والے تھے اس وقت آپ کے پاس ایک پشت میں پانی بھرا رکھا تھا آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اور ہاتھ اپنے چہرے پر مل کر کہتے خداوند اموت کی سختی یا (شک راوی) موت کی شدت میں میری مدد فرما۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کو دنیا میں بزدل بنا دیتا ہے اور جب کسی بندے کے گناہوں کے سبب بھلائی نہیں چاہتا تو اس سے بازر ہوتا ہے تاکہ قیامت میں اس کو اس کے اعمال کی

پوری پوری سزا دے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا ترہ بڑی آزمائش سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ابلا میں ڈال دیتا ہے تاکہ جو اس پر مبارکشا کر ہو اس کے لیے رضا الہی ہے اور جو ناشکری اور غصہ کرے اس کے لیے غضب الہی

ہے۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مرد و عورت ہمیشہ ابتلا و آزمائش کا شکار رہیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین سے ملاقات کریں لیکن ان کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے۔

حضرت محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد اور والدہ کے بعد

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا
يَعْمَلُهَا ابْتِلَاءً اللَّهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ
شَوْصَبَةً عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنَزِلَةُ الَّتِي
سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۳۸۳ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْخٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَآلِي جَنَّتِهِ
يَسْمَعُونَ وَتَسْمَعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْ الْمَنَاسِيكَ وَكَهَرَتْ فِي
النَّهْرِ حَتَّى يَمُوتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ عَرِيبٌ)

۱۳۸۴ وَ عَنْ حَبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حِينَ يُعْطَى
أَهْلُ الْبَلَاءِ الْكُورَابَ لَوْ أَنَّ حُبْلُوهُمْ كَانَتْ تُرْمَتُ
فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِئِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ عَرِيبٍ)

۱۳۸۵ وَ عَنْ عَامِرِ بْنِ الزَّيَّادِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ
السَّكْرُ ثُمَّ عَافَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ كَانَ كَعَارَةً لِمَا
مَضَى مِنْ دُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ ذَلِكَ
الْمَنَافِعَ إِذَا مَرَضَ ثُمَّ أَعْلَى كَانَ كَالْبَحْرِ عَقْلُهُ أَهْلُهُ
ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَئِنْ بَدَأَ بِعَقْلِهِ وَلَوْ أَرْسَلُوهُ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللَّهُ مَا مَرِضْتُ قَطُّ
فَقَالَ ثُمَّ عَافَا فَلَسْتُ بِمَرِيضٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۱۳۸۶ وَ عَنْ أَبِي سَرِيحٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَكَ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَقَسُوا لَهُ فِي
أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيَطْلُبُ بِسُغُومٍ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ
عَرِيبٍ -

روایت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو اللہ کی
بارگاہ سے جب ایسا شرف عزت عطا ہوتا ہے تو ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال
کی وجہ سے حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی ذات کو بدن - مال اور اولاد میں سے
کسی ایک کو مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر ہلکا
توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ (بندہ) اس منزلت کو حاصل کرتا
حضرت عبداللہ بن شخیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی تخلیق کی گئی اللہ اس کے پہلو میں منافی
ملک بلائیں رکھ دی گئی ہیں اور وہ بلائیں اس سے جو کہ گئیں تو بڑھاپے
تک پہنچ کر مرے گا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت بابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب جتنا آدمی لوگوں کو جوڑو ٹوب
سے نوازا جائے گا تو دنیا میں مافیت سے رہنے والے لوگ تنہا کریں گے کاش
ان کی کھالوں کو بھی دنیا میں قینچوں سے کاٹ دیا جاتا کہ آج انہیں بھی
اجر مل جاتا (ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)۔

حضرت عامر بن الزیاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیمار یوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مومن جب بیماری کا شکار ہو کر
شفا یاب ہوتا ہے تو یہ علامت اس کی سابقہ بیماریوں کا غفارہ بن جاتی ہے اور
مستقبل کے لیے نصیحت کا سبب بنتی ہے اور منافق جب بیمار ہو کر صحت یاب
ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو پیٹے اس کے گھروالے بانٹتے ہیں
اور بعد میں کھول دیتے ہیں اور اس کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کو کیوں باندھا اور
کھولا گیا اس موقع پر ایک شخص نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ بیماری کیا ہوتی ہے
نہ ان کی قسم میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا تو اس سے سرکار نے فرمایا یہاں سے اٹھ
جاؤ تم ہمیں سے نہیں ہو - (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس کی زندگی سے
غور کرو اور کرنے کی کوشش کرو اس سے تقدیر تو نہیں بدلے گی لیکن بیمار
کو ستر ہوگی یعنی موت تو اس کو وقت پر ہی آئے گی، ابن ماجہ لیکن باج
ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۱۲۸۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسَدِّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت سلیمان بن مسدد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اس کے پیٹ نے مار دینی پیٹ کی بیماری سے مراد اس کو قبر میں مذاب نہیں دیا جائے گا احمد ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

۱۲۸۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عَلَاءُ مَرْهُوْمِي يَعْذِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ مَنْ قَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُكَ فَتَعْدَ عَنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمُ فَظَلَمُوا لِي أَبِي وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی کے صاحبزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو سرکار ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان کے سر پر ہاتھ پڑھ کر فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو انہوں نے وہاں موجود اپنے والد کی طرف دیکھا تو والد نے کہا کہ جانا اب تم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ جو یہ کہار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے باہر آئے تو آپ نے فرمایا تمام تعویذیں اس رب کریم کے لیے ہیں جس نے اس شخص کو آگ سے بچا لیا (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا تَادَى مُنَادٍ مِنَ النَّهَارِ وَطَبَّتْ دُكَّابُ مِمَّا شَاكَ وَتَبَوَّاتُ مِنَ الْبَعَثَةِ مَنَزِلًا (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو ایک بھیبتناؤ نداء اگر تپا ہے کچھ بشارت ہو تیرا چلانا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک بڑا مقام حاصل کر لیا ہے۔ (ابن ماجہ)

۱۲۹۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ عَلِيًّا خَدِمَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِ الذَّنْدِ تَوَقَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَابَهُ بِحَمْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری بیماری کے دوران سرکار کے دو ٹکڑے سے آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اسے ابو الحسن سرکار نے کس حالت میں صبح کی ہے تو آپ نے فرمایا بحمدہ تعالیٰ اچھی طرح صبح کی ہے اور بیماری سے شفا پانے والے ہیں (بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۲۹۱ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَا أَيْدِيكَ أَمْرًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَصْرُكُمْ فَلَوْ أَنَّ اللَّهَ لِي فَقَالَ لَنْ تُصْبِرِي صَبْرِي وَلَكِنَّ الْجَنَّةَ لَنْ تُشْفِي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيكَ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ لَوْ أَنَّكَ شَفَعْتَ قَادِمُ اللَّهُ أَنْ لَا أَكْشِفَ قَدَّعًا لَهَا

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں میں نے کہا بیشک دکھائیں تو آپ نے ایک کالی عورت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ ہوتا ہے اور پردہ باقی نہیں رہتا آپ میرے لیے دعا فرمائیں تو سرکار نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس پر مہر کہ جنت حاصل کرو اور چاہو تو میں دعا کروں تاکہ اس مصیبت سے نجات حاصل ہو جائے تو اس خاتون نے کہا میں اس پر

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۱۲۹۲. وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا جَاءَهُ
الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَجُلٌ هَيْبَةً لَهُ وَلَمْ يَبْتَلِ بِمَنْ هِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُ مَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ
أَبْتَلَاهُ بِمَنْ هِيَ فَكَفَرَتْ عَنْهُ مِائَتُ سَيِّئَةٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۱۲۹۳. وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصَّنَائِعِيِّ أَنَّهُمَا
دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَمُودَانِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصَبْتَ
قَالَ أَصَبْتُ بِعَقْمَةٍ قَالَ شَدَّادُ ابْنِ شَدَّادٍ بَيْتَكَ أَرَاتِ الشَّيَاطِينَ
وَحَظَّ الْخَطَايَا فَرَأَى تَوَحُّتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ

إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَجِدْتُ فِي
عَلَى مَا ابْتَلَيْتُ فَرَأَيْتُهُ يَقْرَأُ مِنْ مَصْحَبِي ذَاكَ
كَيْفَ يَرُدُّهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى أَنَا قَدِيتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُ ذَلِكَ مَا
كُنْتُمْ تَجِدُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۹۴. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
مَا يَكْفِيهَا مِنْ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحَزَنِ لِيُكَفِّرَ مَا
عِنْدَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۲۹۵. وَعَنْ حَبَابِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ
حَتَّى يَجْلِسَ فَرَأَى أَحَبَّسَ اعْتَسَسَ فِيهَا -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ)

۱۲۹۶. وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى فَزَاتِ الْحُمَّى قُلْعَةً
مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنِّي بِالْمَاءِ فَلَيْسَ تَنْقَعُ فِي نَهْدِي

توضیح کروں گی لیکن دورہ کے دوران میرا ستر کھل جاتا ہے آپ یہ دعا فرمادیں
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اچانک موت آگئی تو اس موقع
پر ایک شخص نے کہا کیا خوش قسمت تھا کہ کسی مرض میں مبتلا نہ ہو اس وقت
سزا کرنے ارشاد فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ اگر اللہ اس کو بیمار ہی میں مبتلا کر دیتا
تو اس سے گناہوں کا کفارہ نہ ہو جاتا۔ (امام مالک نے مرسلًا
روایت کیا)

حضرت شداد بن اوس اور جناب صنایعی رضی اللہ عنہم روایت
کرتے ہیں کہ ہم دونوں ایک شخص کی حیات کے لیے گئے اور بیمار سے معلوم کیا
صبح کسی گزری تو اس نے جواب دیا اچھی طرح اس موقع پر جناب شداد نے
کہا تمہارے گناہوں کی معافی اور خطاؤں کے معاف ہونے پر خوشخبری ہو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ رب کریم کا ارشاد ہے میں جب کسی
ایماندہ بندے کو مرض میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس مصیبت پر شکر کرتا ہے
تو وہ گناہوں سے ایسا ہی پاک ہوگا جیسا کہ وقت ولادت تھا رب تعالیٰ نے
فرشتوں سے یہ بھی فرمایا ہے میں نے اپنے بندے کو مقید کیا اور مبتلا کیا تو اس
بھی لہذا تم اس کے ہمارے اعمال میں اس کے لیے وہ اعمال خیر لکھے رہو جو وہ
اپنی صحت و عافیت کے دوران کیا کرتا تھا۔

(احمد)

حضرت مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کے کفارہ
کی کوئی سبیل نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کو مبتلائے آلام کر دیتا ہے تاکہ اس
کے گناہ ختم ہو جائیں۔

(احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو وہ دنیا سے
رحمت میں مردہ گناہ ہے اور جس وقت وہ مریض کے پاس بیٹھا ہے تو وہ دنیا
رحمت میں غوطے لگا رہا ہے۔ (مالک و احمد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار آتا ہے تو جان لو کہ
بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہذا وہ اس کو پانی سے بجھائے اور بہاؤ والی خبر

حَارٍ وَلَيْسَتْ قِيلَ جَرِيئَةً فَيَقُولُ يَسُوهُ اللَّهُ اللَّهُ اشْتَبَ
عَبْدَكَ وَصَدَّقَ رُسُوكَ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ قَسَبَكَ
مَلَكُومِ الشَّمْسِ وَلَيْتَ غَيْبُ فِيهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَاعَةً
أَيَّامٍ قِيَانِ لَعْنَتُهُ فِي ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَاعَةً قِيَانِ لَعْنَتُهُ
فِي خَمْسِ سَاعَةٍ قِيَانِ لَعْنَتُهُ فِي سَبْعِ قِسْمَةٍ قِيَانِ لَعْنَتُهُ
لَا تَكَاذُ نَجَارُ وَرُسُوعًا يَذْنِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۱۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتْ الْحُمَى عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْتَنِي الذُّنُوبَ
كَمَا تَنْتَنِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَادَ مَوْتِي مَا فَقَالَ أَشَدُّ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ
يَا نَارِي أَسْلَطْتُهَا عَلَى عِبْدِي الْمُؤْمِنِينَ فِي الدُّنْيَا
يَتَكُونُ حَقْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۴۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ التَّوْبُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ وَعِزَّتِي
وَجَلَّتِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَغْفِرَ لَهُ حَتَّى
أَسْتَوْفِيَ كُلَّ حَظِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ يَسْتَقِيمُ فِي بَدَنِهِ وَفَقَارُ
فِي رِوَايَةٍ -

(رَوَاهُ دُرَيْمٌ)

۱۵۰۰ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ مَرَضَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ فَعَدَّ لَهُ
فَجَعَلَ يَجْعَلُ فَعُوبَ فَقَالَ إِنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَرْحُومُ
لَا فِي مِصْرَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْمَرْحُومُ كَفَّارَةٌ وَلَا تَسْمَأُ إِلَهِي أَنْتَ أَصَابَنِي عَلَى حَالِ
فَتَرَى وَكَمْ يُؤَسِّبُنِي فِي حَالِ الْجَهَنَّمَ لَا تَذْكُرُ لِلْعَبْدِ
مِنَ الْآخِرَةِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ

میں داخل ہو کر اس طرح کہ خداوندائے عالم سے شفا حاصل کرنا ہوں
تو اپنے بندے کو شفا عنایت کر کے اپنے رسول اکرم کی تعظیم کرادیے۔ یہ
عمل سورج نکلنے سے پہلے فجر کے بعد کرے اور تین دن تک اس نہر میں تین غوطے
لگائے اگر فائدہ نہ ہو تو پانچ دن ایسا کرے اگر پانچ دن میں بھی مقصد حاصل
نہ ہو تو سات دن کرے اور سات دن میں کام نہ بنے تو نو دن یہ عمل کرے اور
حکم خداوندی سے نو دن سے زیادہ نہ لگیں گے امام ترمذی نے اس حدیث کو
غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کی خدمت میں بیمار کا ذکر ہوا تو ایک شخص نے بیمار کو گالی دی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو برا نہ کہو کہو گناہوں کو
اس طرح دور کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور
مریض سے فرمایا بشارت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری آگ ہے جس کو میں
دنیا میں ایماندار بندے پر مسلط کر دیتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کے لیے
پہنار و رزق سے کفایت کرے۔ (راحمہ ابن ماجہ شعب الایمان)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا ربکم کارشاد یہ ہے میرے عزت و جلال کی قسم میں
دنیا سے کسی کو نہیں اٹھاتا مگر جس کی بخشش میں نے ارادہ کیا ہوتا ہے
یا تو اس کو بیماری میں مبتلا کر کے یا اس کے رزق میں تنگی کر کے اس کے تمام
گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کے لیے گئے ہمیں دیکھ
کر وہ رونے لگے تو لوگوں نے ان کے رونے پر اظہارِ ناراضگی کیا تو جناب
عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ مرض کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بیماری گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے میں
اس لیے روتا ہوں کہ یہ بیماری مجھ پر کمزوری کی حالت میں مسلط ہوئی ہے

يَمْرَضَ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ -

(رَوَاهُ تَرْغِيبُ)

۱۵۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعُوذُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۵۰۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَكُمُّهُ يَدْعُوكَ فَإِنْ دُعَاةً كَدُّ عَاوِ الْمَذْشَكَةِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْءِ تَخَوُّفُ الْجُلُوسِ وَقَوْلَةُ الصَّعْبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيضِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنَّا نُلْقِيهِمْ وَاحْتَلَا فُهِمُ قَوْمًا عَرَبًا -

(رَوَاهُ تَرْغِيبُ)

۱۵۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيَادَةُ فَوَاقٍ تَاقَةٍ ذِي رَوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُوسَلًا أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْوِقَاوِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۵۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ مَا أَشْتَهِي قَالَ أَشْتَهِي خُبْزَ بَيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ فَيُرِيهِمْ فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدًا كُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَقَّى رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ دُلِدَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهُ مَاتَ لَيْتَهُ مَوْلِي ۖ قَالَ لَوْ دَلِدَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ الرُّجُلُ إِذَا مَاتَ بِخَيْرٍ مَوْلِي ۖ قِيَسَ لَهُ مِنْ مَوْلِي ۖ إِلَى مَنْطِقِهِ أَشَدَّ فِي الْجَنَّةِ -

اور طاقت و قوت کی حالت میں نہیں آئی ہے کیونکہ دوران ملائت بند ہے کے نام اعمال میں اعمال کو دیا ہی لکھا جاتا ہے جیسا کہ وصیت کی حالت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد مریض کی عیادت کیا کرتے تھے۔

(ابن ماجہ - شعب الایمان)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کے لیے کہو کہ مریض کی دعا قبولیت میں ملے گی دعا جیسی ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے دوران جب محاسب کے اختلاف کی وجہ سے شور مچا تو سرکار نے فرمایا میرے پاس سے اللہ ہاڑ۔

(روزی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیادت کا بہتر وقت آنا ہے جتنا کہ افطنی کے دودھ دھونے کا وقفہ ہوتا ہے حضرت سعید بن مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت وہ ہے جس سے جلد واپس ہو جائے (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لیے گئے اور دوران عیادت دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کی خواہش ہے تو مریض نے کہا گیہوں کی روٹی کھانے کو دل چاہتا ہے تب سرکار نے فرمایا جس کے گھر گیہوں کی روٹی کی ہو وہ اپنے بھائی کے لیے بھیج دے اسی موقع پر سرکار نے فرمایا جب تمہارا کوئی مریض کچھ کھانے کی خواہش کرے تو کھانا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کا مدینہ طیبہ انتقال ہوا اور وہ مدینہ ہی میں پیدا بھی ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھا کر فرمایا کاش آپ کو اپنی جائے پیدائش کے علاوہ اور کہیں موت آتی نہ ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے تو سرکار نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی جائے پیدائش کے

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۷. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ عَذِيبٌ شَهَادَةٌ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۰۸. وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَدُفِنَ فِي تَابُوتِ النَّبِيِّ وَغُيِّرَ عَلَيْهِ بِرُفْقَةٍ مِنَ الْمَحَنَّةِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

۱۵۰۹. وَعَنْ عَبْدِ نَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَوِمُ الشَّهيدُ أَمْرًا مَتَوَفَّوْنَ عَلَى كُرْسِيِّهِ إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونَ قِيَمُ الشَّهيدِ أَمْرًا حَوَانًا قِيَمًا قِيَمًا قِيَمًا وَيَقُولُ الْمَتَوَفَّوْنَ لِحَوَانَتِنَا مَا تَوَفَّوْا عَلَى كُرْسِيِّهِ كَمَا مَتْنَا قِيَمُ رَبِّنَا أَنْظَرُوا إِلَى جِرَاحَتِهِمْ فَإِنَّ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ جِرَاحَ الْمُتَوَفَّيْنَ قِيَمُ قِيَمَتِهِمْ وَمَعَهُمْ قِيَمًا جِرَاحَهُمْ قِيَمًا أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۵۰۹. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونَ كَالْفَارِّ مِنَ الرَّحْفِ وَالْقَائِلُ يُوَفِّيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

علاوہ اور کسی بزرگ انتقال کرتا ہے تو اس کی جگہ پیدائش سے اس کی موت کا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافرت کی حالت میں موت شہادت کا درجہ
دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی موت حالت مرض میں ہوئی تو وہ شہادت
کا مرتبہ حاصل کرتا ہے فقہ قہر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کو جنت سے رزق
عطا کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ جہتی و شعب الایمان)

حضرت عراب بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید اور وہ لوگ جن کی موت بستر پر ہوئی ہے طاقو
سے مرنے والے سے ہارے میں بارگاہ الہی میں بھگتیں گے ماعون سے مراد
والے ان کے ہارے میں کہیں گے ان کو اسی طرح موت نہیں آئی ہے جس طرح
ہم مرنے سے لیکن بستر پر مرنے والے کہیں گے کہ ہماری طرح بستر پر موت آئی ہے
رب کریم فرمائے گا اچھا ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم مقولین
کی طرح ہو جائیں تو بیشک شہد کی طرح سے ہیں ورنہ ان میں سے نہیں ہے
ان دھاتوں سے مرنے والوں کو دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہد کی طرح ہوں
گے (احمد نسائی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی
میدان جنگ سے بھاگتا ہے اور طاعون پر مبر کرنے والے کے لیے شہید
کا سا اجر ہے۔ (احمد)

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

موت کی تمنا اور اس کی یاد

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگر وہ بیمار
ہے تو شاید اپنی ٹیکریں میں اضافہ کرے اور اگر بیمار ہے تو شاید رخصت
رب کے لیے توبہ کرے۔ (بخاری)

۱۵۱۰. عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِلَّا مَحْتَسِنًا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَزِدَّ أَخِيرًا وَإِلَّا مَا يَسِيئًا فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْيِبَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْمَعُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِلَّا إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ فَلَنْ لَا يَزِيدَ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ وَلَا خَيْرًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُتُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرْبِ أَصَابَةٍ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَإِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ أَوْ بَعِثْ أَزْوَاجَهُ إِنْ أَنْكَرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرُضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ إِذَا حَضَرَهُ بَشِيرٌ بَعْدَ أَنْ أَحَبَّ إِلَيْهِ وَغُفِرَ لَهُ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِنْهَا أَمَّا مَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَكَانَتْ عَاقِبَتُهُ إِذَا حَضَرَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَرَفِي رَوَاهُ عَائِشَةُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ -

۱۵۱۴ وَعَنْ أَبِي تَمَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَحْوِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْرِيحٌ أَدْمَسْتُمْ مِنْهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْرِيحُ أَبُو الْمَسْرُوحِ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يُسْرِيحُ مِنَ الدُّنْيَا إِذَا هَلَكَ إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَكَانَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ يُسْرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشُّعْرُ وَالْأَنْدَادُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي فَقَالَ كُنْ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی نہ موت کی تمنا کرے اور نہ موت سے پہلے اس کے لیے دعا کرے کہ جو موت کے بعد اس کے عمل و امید منقطع ہو جائے جس اور زندہ مومن اپنی عمر میں سوائے بھلائیوں کے اور کچھ جمع نہیں کرتا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی بھصیت کے پڑنے پر موت کی تمنا نہ کرے لیکن اگر گنا ضروری ہو جائے تو اس طرح اللہ سے دعا کرے خداوند اچھے اس وقت تک زندہ رکھے جب تک کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے اس وقت موت عطا فرما جبکہ مرنا میرے حق میں بہتر ہو (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات چاہتا ہے اور جو شخص لقائ الہی کو پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا اس موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مومنین میں سے کسی اور نے عرض کیا ہم تو سب ہی موت کو برا سمجھتے ہیں تو سزا دینے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے جب زندہ مومن کی موت آتی ہے اور اس کو رضائے رب اور اس کی طرف بندے کی عزت افزائی کی بشارت ملتی ہے تو زندہ کے لیے اس بشارت سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہوتی جو اس کو غمگین بنائے والی ہوتی ہے اس لیے بندہ لقائ رب کی تمنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بندہ کی ملاقات پسند کرتا ہے لیکن جب کافر کو موت آتی ہے تو عذاب الہی اور دوزخ کے عذاب کی وحید سنائی جاتی ہے تو اس پیش کرنے والی چیز سے زیادہ مکروہ چیز

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جنازہ گزرا اس وقت آپ نے فرمایا اس نے راحت پائی یا اس سے دوسروں نے راحت پائی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت پانے والا کون ہے اور جس سے لوگوں نے راحت پائی وہ کون ہے تب سزا دینے فرمایا زندہ مومن مرنے کے بعد دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں سے نجات حاصل کر کے رحمت الہی کا حقدار ہوتا ہے اور کافر و فاجر کی موت سے بندہ درخت چوپائے اور شہر پناہ حاصل کرتے ہیں (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا یا نبی! اس طرح نہ کہہ کر

الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَدْعَايُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عَمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَجَامِعَ وَلَئِنْ أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ وَسْمَتِكَ بِمِرْقَتِكَ وَ مِنْ حَيَاتِكَ بِمِرْقَتِكَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا دَهْرًا يُخَيِّرُ الظَّنَّ يَا اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گویا کہ تم مسافر یا راہ نوردد ہو سداوی حدیث جناب ابن عمر فرماتے تھے کہ تم شام کر لو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح نہ جو جائے تو شام کے منتظر نہ رہو اپنی صحت کو بیماری سے اور زندگی کو موت سے غفلت جان لو۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ماعلیٰ سے ملنے سے تین دن قبل سنا ہے آپؐ فرمایا تم میں سے کسی کو جب موت آئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہو۔

(مسلم)

دوسری فصل

۱۵۱۷ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أَنْتُمْ مَا أَذَلَّ مَا يَقُولُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَا أَذَلَّ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ اللَّهُ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِي -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْبُخَارِيِّ)

۱۵۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُخَوِّدُونَ ذِكْرَهَا وَقِرَالَتِ السَّمَوَاتِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۱۹ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لَصَاحِبِيهِ اسْتَخَيُّوْا مِنْ اللَّهِ وَحَقِّ الْحَيَاءِ قَالُوا لَئِنْ اسْتَخَيَّيْنَا مِنْ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مَحْشَرُ اسْتَخَيَّيْنَا مِنْ اللَّهِ وَحَقِّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا دَخَلَ لِيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْيَدْنِ كُرْسِيَّ الْمَوْتِ وَالْيَسْبِي وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَخَيَّيْنَا مِنْ اللَّهِ وَحَقِّ الْحَيَاءِ (رَوَاهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے دریافت فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو سب سے پہلے کس طرح مخاطب فرمائے گا اور ایماندار کیا جواب دیں گے ہم سب نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ بتائیں تو سراسر فرمایا رب کریم دریافت کرے گا کیا تم مجھ سے ملاقات چاہتے تھے لوگ کہیں گے ہاں یا اللہ! رب کریم فرمائے گا کس لیے ہاں کہیں گے خداوند اہم تیری رحمت مغفرت اور عفو کے طالب تھے تب رب کریم فرمائے گا اب تو تمہاری مغفرت مجھ پر واجب ہو گئی (شرح السنہ علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کی) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرو (ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اسی طرح حیا کرو جو اس کے شایان شان ہے صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں اس کی حمد کرتے ہیں سراسر فرمایا اس طرح نہیں جو اللہ سے اس طرح حیا کرتا ہے جس طرح اس کے شایان شان ہے اس حیا کرنے والے کو پہلیجے کہ سر کو غیر اللہ کے سامنے نہ جھکائے اور نگہ و سرکش دیکھے اور پیٹ کو حرام چیزوں سے نہ بھرے اور جو آخرت کو چاہے اس کے لیے متا سب یہ ہے کہ وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے جس نے ایسا کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے شایان شان

أَحْمَدُ وَالْثَّرَمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَرَبِيَّ
 ۱۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَفُّوا الْمُؤْمِنُ الْمَوْتُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۵۲۱ وَعَنْ بَرْبَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْحَبِيبِ -

(رَوَاهُ الْثَّرَمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ أَخَذَهُ الْأَمْرُ
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَيْتُ فِي
 كِتَابِي أَخَذَهُ أَسَفٌ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ -

۱۵۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى نَجَّاتٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُنِي
 قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ دُنُوءِي فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ عَيْنٌ فِي قَلْبِ
 عَبْدِي فِي مِثْلِ هَذَا الْمَرْطَبِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو
 وَآمَنَهُ وَمَقَامَاتُ - (رَوَاهُ الْثَّرَمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
 قَالَ الْثَّرَمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ عَرَبِيَّ -

طریقہ پر حیا کی۔ (احمد لکین) امام ترمذی نے اس حدیث کو مغرب بتایا ہے،
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کے لیے موت تجھ ہے۔

(شعب الایمان)

حضرت بربدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو موت اس طرح آجاتی ہے جس طرح پیشانی پر
 پسینہ آجاتا ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت بیدائش بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہانی موت غصیب میں مبتلا ہونے کی
 طرح ہے ابوداؤد، صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں اور زین نے اپنی
 کتاب میں یہ اضافہ کیا کہ غصیب میں مبتلا ہونا کافر کے لیے اور مومن کے لیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک مرتب کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے وہ اس وقت نزع
 کے عالم میں تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا خود کو کیسا پستہ ہو تو عرض
 نے کیا یا رسول اللہ میں اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھتا ہوں اور گناہوں سے
 ڈرتا ہوں۔ سرکار نے فرمایا اس وقت اگر کسی بندے کے دل میں یہ باتیں جمع
 ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی خواہش کے مطابق عطا فرمادیتا ہے
 جس بات سے وہ خوفزدہ ہو تا ہے اس سے محفوظ فرمادیتا ہے (ابن ماجہ لکین

تیسری فصل

۱۵۲۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوَلَ الْمُطْلَعِ شَدِيدٌ ذَلِكَ مِنْ السَّعَادَةِ أَنْ يَطْلُوكَ عَمَّا الْعَبْدُ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا تَابَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۲۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَقَعْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَلَيْسَنِي مِثْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعْبَدِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مرنے کی تمنا نہ کرو کیونکہ جاگنی کا موقع سخت ہے تحقیق
 سعادت کی علامت یہ ہے کہ بندے کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو
 اپنی اطاعت کی طرف راغب فرماوے۔

(احمد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی تو
 ہم پر رقت طاری ہو گئی اور جناب سعد بن ابی وقاص روئے اور کہنے لگے
 کاش مجھے موت آجاتی اس وقت سرکار نے فرمایا اے سعد کیا میرے پاس

تَتَمَتَّى الْمَوْتَ فَدَدَ ذَلِكَ تِلْكَ مَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا
سَعْدُ إِنَّ كُنْتَ خَلِيفَتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَ
حَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ -

(رواہ احمد)

۱۵۲۶ وَعَنْ عَارِثِ بْنِ مُصَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
خَتَّابٍ ذَقِيقًا اُتِيَ سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُنُّ أَحَدٌ لَّهُ الْمَوْتُ
لَمْ تَمَيِّتْهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا قَدَانِ فِي جَانِبِ بَيْتِي إِلَّا أَن
لَا تَبْعِيهِ الْاَلْفُ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اَنِّي يَكْفِينِي فَلَمَّا رَأَاهُ
بَكِيٌّ وَقَالَ وَفَكِنْ حَمْرَةً لَمْ يُوجِدْ لَهَا كَفْنَ إِلَّا بَرْدَةً
مَلَحًا لَمَّا دَاخِلًا دَخَلْتُ عَلَى رَأْسِهِ فَلَمَسْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ
فَإِذَا أُجِيعَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ فَلَمَسْتُ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مَدَدْتُ عَلَى
رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخَرُ - رَوَاهُ أَحْمَدُ
الْإِسْمَاعِيلِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْكِرْهُ اَنِّي يَكْفِينِي الْاَلْفُ
الْخَيْرُ -

کر بھی تم موت کی تمنا کرتے ہو یہ کلمات سرکار نے تین مرتبہ فرمائے پھر فرمایا اسے
سعد اگر تمہاری خلعت جنت کیلئے ہے تو تمہاری عمر جتنی طویل ہوگی اور اعمال
اچھے ہوں گے اتنا ہی تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

(احمد)

حضرت عمار بن مضر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب
کی عیادت کے لیے گیارہ گان کے جسم پر سات داغ زخم لگے تھے مجھے کچھ کر خباب
فرمایا میں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دنا ہوتا تو کوئی موت
کی آرزو نہ کرتے تو میں یہ تمنا ضرور کرتا۔ بیشک جب میں سرکار کے ساتھ تھا تو
اس وقت میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا اب میرے گھر کے کونے میں پانچ
درہم بچے ہو نہیں جب خباب نے اس کو لایا گیا اور انہوں نے
اس کو دیکھا تو رو کر کہنے لگے کہ خباب حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے پورا کنز رہا
صرف ایک دعاری دار چادر ہی جب پیر ڈھکے جاتے تو سر کھل جاتا اور سر کو
ڈھکا جاتا تو پیر کھتے تھے لہذا اپادہ سر پہ اور کھاکہ پیروں پر اذخر (گھاس)
ڈال لی تھی۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے لیکن ترمذی نے
کنز لایا گیا سے آخر تک کا ذکر نہیں کیا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

مرنے والے کے قریب تلقین کے کلمات

پہلی فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ
پر پڑھ کر تلقین کرو (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بیمار اور قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو
کلمات غیر کہو جو کلمات تم کہتے ہو اس پر فرستے آمین کہتے ہیں۔

(مسلم)

۱۵۲۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ دَاوُدَ بْنِ مُرْبِیَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَمَرْنَاكُمْ لَكُمْ لَكَ إِلَّا اللّٰهَ
(رواہ مسلم)

۱۵۲۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ نَفْسُ الْمَرِيضِ أَوِ الْيَتِيمِ قَوْلُ
خَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُصَوِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ -
(رواہ مسلم)

۱۵۲۹. وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مُصِيبٍ مُصِيبَةٍ قِيَعُونَ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِمْ إِلَّا يَتَوَلَّوْا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي مُصِيبَتِي وَآخِلَتِي فِي خَيْرِ أَمْنَةٍ إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ أَمْنَةٍ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنِّي أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَقِيْتُ قُلْتُمَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواه مسلم)

۱۵۳۰. وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَقْبَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا أَقْبَضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَطَسَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُونِي عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِرَأْسِ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي النَّهْمِ يَوْمَ يَخْلَفُ فِي حَقِيمٍ فِي الْغَايِبِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاسْجُدْ لَهُ فِي كَثِيرٍ وَتَوَكَّلْ فِيهِ.

(رواه مسلم)

۱۵۳۱. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُبْحِي بِبُرْجٍ خَبْرَةٍ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

دوسری فصل

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ اتنا لشکر و انالیہ راجعون کے جسمہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کم دیا ہے اور اس کے خداوند مصیبت پر مجھے ابر عطا فرما اور مجھے بہتر بدلہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر بدلہ عطا کر تا ہے جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے خیال کیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون مسلمان ہو سکتا ہے ان کا تعلق اس گھرانے تھا جو پہلے ہجرت کر کے سرکار کی طرف مدینہ آئے لیکن میں نے یہ کلمات مذکورہ کے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف عطا کر دیا۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کی آنکھیں پتھر کی تھیں سرکار نے ان کو بند کسے یہ ارشاد فرمایا بیشک تجھے روح قبض ہوتی ہے تو نظروں کے پیچھے جاتی ہے یہ کلمات سن کر گھر والے دھڑکیں مار کر روئے گئے تو سرکار نے فرمایا اپنی جانوں کے لیے بھلائی کے سوا اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تمہارے کلمات فرشتے آئین کہتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا خداوند! ابو سلمہ کی مغفرت فرما ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجات بلند فرما اور یہاں تک ان میں ان کا بھائی بنوے سارے جہانوں کے رب ان کی اور چھاری مغفرت فرما ان کی قبر میں وسعت عطا فرما اور ان کی قبر کو منور فرما۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو دھاری والی یعنی چادر آپ کو لٹا دیا (متفق علیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ داخل جنت ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت معقل بن ایسا رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ لوگوں کے پاس سورہ یسین پڑھو (راحمہ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

۱۵۳۲. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ الْخِرَافَةَ كَلَامًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواه أبو داؤد)

۱۵۳۳. وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ إِسَاءَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا سُورَةَ يَسٍ عَلَى مَوْتَاكُمْ. (رواه أحمد وأبو داؤد وابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشکبار مالیت میں حضرت عثمان بن مظعون کی میت کو بوسیدیاں وقت سرکار کی آنکھوں سے اٹھو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد ان کے جسم مبارک کو بوسیدیا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت حصین بن ورج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب طلحہ بن برادر رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو وہاں فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ طلحہ زندہ ہیں ان کی موت واقع ہو چکی ہے اس کی اطلاع کر دو اور بھلت کر یہ مسلمان مردے کو گھر والوں کے درمیان زیادہ روکنا مناسب نہیں ہے۔

(ابو داؤد)

۱۵۳۲. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَابُّو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ -)

۱۵۳۵. وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ قَبَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَابُّو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۳۶. وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَرْجٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضٌ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَرَى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَّثَ بِرَأْسِ الْمَوْتِ فَأَذِّنُونِي بِهِمْ وَقَعْلًا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغُنِي لِجِيفَةِ رَسُولٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَهْلِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ العظیم سبحان اللہ والحمد للہ رب العالمین سناؤ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کلمات زندوں کے لیے کیسے ہیں مگر اسے فرمایا مناسب اور بہتر ہے (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب المرگ شخص کے پاس ملائے آتے ہیں مگر وہ شخص نیکو کا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی اب اس حالت میں بالآخر نام مسرت اور رزق کی خوشخبری اور ایسے رب کریم کی ملاقات کی نوید کے ساتھ تو (تجسس) ناراض نہیں قریب المرگ شخص سے اس فقرہ کی تکرار ہوتی ہے جب روح جسد سے باہر آتی ہے تو فرشتے اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور سوال ہوتا ہے کہ آسمان کون ہے فرشتے جواب میں کہتے ہیں فلاں شخص ہے آسمان والے

۱۵۳۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَمَرْتُكُمْ لَكُلِّهِ إِلَّا اللَّهَ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَكْمِيَّةِ قَالَ أَجُودٌ وَأَجُودٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۳۸. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ تَحْضُهُ الْمَلَائِكَةُ فَذَا ذَاكَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أَلَا أُخْرِجِي آتِيهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أَخْرِجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُزْقٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ عَصَبَانٍ فَلَا تَرَكَانِ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ بِشَعْرِ يَحْمِلُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَمُّ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا أَقِيمُوا لَوْنَكُمْ فَلَا تَقُولَ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي

يَرُدُّهُ دَرِّيْحَانِ دَرِّيْتٍ غَيْرِ غَضْبَانٍ فَلَا تُرَاىُ يُعَالُ لَهَا
ذَلِكَ حَتَّى تَنْهَى إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَتْ
الرَّجُلُ السَّوْءُ قَالَ أَخْرَجِي آيَتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ
فِي الْجَسَدِ الْغَيْبِيَّتِ أَخْرَجِي ذَمِيْمَةً قَدْ بَنَيْتِي بِعَيْبِيْهِ
عَنَّا فِي دَاخِرٍ مِنْ شَكْلِهِ أَرْوَاهُ فَمَا تَرَاىُ يُعَالُ لَهَا
ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيَقْتَتِمُ
لَهَا فَيُعَالُ مَنْ هَذَا فَيُعَالُ فَلَا تَقِيْعَالُ لَهَا مَرَحِبًا
كَالْنَفْسِ الْغَيْبِيَّةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْغَيْبِيَّتِ أَرْجِي
ذَمِيْمَةً قَرَأَتْهَا لَا تَنْتَعِمُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ تَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه)

۱۵۲۹ وَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا مَلَكَانِ
يُصَوِّدَانِهَا قَالَ حَمَادٌ قَدْ كَرِمَ طَيْبٌ رِيْحُهُمَا وَذَكَرَ
الْيَسَّكَ قَالَ وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ
مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى جَسَدِكَ كُنْتَ
تَعْمُرُنَا فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ
إِلَى أَخِي الْأَجَلِ قَالَ ذَلِكَ الْكَافِرُ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ
قَالَ حَمَادٌ وَذَكَرَ مِنْ تَنَبُّؤَاتِهِ وَذَكَرَ كَيْفَ يَقُولُ أَهْلُ
السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ فَيُعَالُ
انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى أَخِي الْأَجَلِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ رَأَى
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى الْيَمِ
هَكَذَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میزبان آیت الہی

میزبان آیت الہی

۱۵۳۰ وَحَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ آتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ يَحْمِلُونَهَا
بِضَاءٍ فَيَقُولُونَ أَخْرَجِي رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً عَنْكَ إِلَى رُوحِ
اللَّهِ دَرِّيْحَانِ دَرِّيْتٍ غَيْرِ غَضْبَانٍ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيْحٍ
الْيَسَّكَ حَتَّى أَتَى لَيْلَتَا وَلَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتِيَ
أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هَذَا وَالتَّوْبَةُ الَّتِي

فرشتے کہتے ہیں پاک جان کو خوش آمدید جو پاک بدن میں تھی جس کو آرام اور دنیا
کی بشارت کے ساتھ ایسے رب کی ملاقات کی تیرے بھی دی جاتی ہے جو تیرا
نہیں جوتا یہ بات ملتی رہتی ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے
جہاں رب کریم ہے اگر وہ شخص برا ہوتا ہے تو اس سے ملک الموت کہتے ہیں
اسے غیبت جان جو غیبت بدن میں تھی اب نکل آس مال میں کہ تو زمیں کے
قابل ہے تیرے لیے گرم پانی پیپ اور سی طرح کے مذاہب کی اطلاع ہے اور
یہاں اس وقت تک کی جاتی ہے یہاں تک کہ جان نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی
طرف بھجایا جاتا ہے اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوا یا جاتا ہے فرشتے معلوم کرتے
ہیں کون ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں غیبت
روح کو مبارک ہو غیبت بدن میں تھی دالیں ملی جائیں مذمت کی گئی ہے
تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے وہ وہیں کر دی جاتی ہے اور قبر
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں ہلا شک رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو لے
کر آسمان کی طرف جاتے ہیں۔ جناب حماد کہتے ہیں اس موقع پر جناب ابو ہریرہ
یا سرکار نے اس روح کی خوشبو مشک کا ذکر فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں
یہ پاک روح ہے جو آسمان کی طرف سے آئی ہے تجھ پر اور اس بدن پر اللہ کی
رحمت ہو جو تیری وجہ سے آباد تھا پھر اس روح کو رب کریم کی طرف لے جاتے
ہیں رب کریم فرماتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سبھاؤ سراوی کہتے ہیں لیکن
جب کافر کی روح نکلتی ہے راوی حدیث حماد فرماتے ہیں اس موقع پر یا تو
سرکار نے یا جناب ابو ہریرہ نے اس روح پر لعنت یا اس کی بدبو کا ذکر کیا اس
وقت آسمان کے فرشتے کہتے ہیں یہ روح دنیا کی جانب سے آئی ہے اس وقت
بھی کہا جاتا ہے اس کو قیامت تک کے لیے سبھاؤ جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں
اس وقت سرکار نے اپنی یاد دہار کرنا کہ کو بند کر کے اور بھی جناب ابو ہریرہ نے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس
رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لاتے ہیں اور کہتے ہیں اسے روح جسم سے نکل
آس مال میں کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے اور تو اللہ سے خوش ہے تو باہر
آتش کی رحمت اور رزق کی جانب اور ایسے رب کی طرف جو غضبناک نہیں
ہے پھر روح مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے پھر فرشتے اسے دست بردست

مَا بَاءُكُمْ مِنَ الْآٰثِنِينَ قِيَامُ يَوْمٍ اَدْوٰحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
 فَلَهُمْ اَشْدُّ قَرَحًا مِنْ اَحَدٍ كُمْ يَغَاثِيْمُ يَغْدُمُ
 عَلَيْهِ قَيْسُ الْوَنَدِ مَا ذَا فَعَلَ فَلَانٌ مَا ذَا فَعَلَ فَلَانٌ
 قِيَعُوْنَ دَعُوْهُ فَرَكَهَ كَانَ فِي عَمْرِ الدُّنْيَا قِيَعُوْنَ
 قَدْ مَاتَ اَمَّا اَنْتُمْ قِيَعُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلَى اَمْرِ
 الْهَارِيَةِ فَلَا اَنْكَارَ لَآ اَخْضِرَ اَمْتَهُ مَكِيَّةُ
 الْعَدَا بِبُيُوتِهِ قِيَعُوْنَ اَخْرَجِيْ سَاخِطَةً مَّعْرُوفًا
 عَلَيْهِ اِلَى عَدَا بِ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَتَحْرِيْجُ كَانَتْ رِيْحُ
 حَيْفَةٍ حَتَّى يَأْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِيْنَ قِيَعُوْنَ مَا
 اَسْتَنْ مَلِيْهِ السَّرِيْعَ حَتَّى يَأْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحُ
 اَنْكَارِ-

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۵۴۱ **وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ**
 الشَّيْخِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ
 الْأَنْصَارِ قَاتِلِ الْكُفَرِ إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَكْتُمُ فَجَلَسَ
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّا
 عَلَى رُءُوسِ الطَّيْرِ وَفِي بَيْتِهِمْ عُدَّةٌ يَتَكَلَّمُونَ فِي الْاَرْضِ
 فَوَدَّعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْتَعِينُوا يَا اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
 مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ
 فِي الْبَقَاءِ مِنَ الدُّنْيَا وَقَبْلَ اَنْ يَزَالَ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ
 مَلَكٌ مِّنَ السَّمَاوِيْطِ يَمِصُّ الرُّوحَ كَانَ وَجْهُهُ مِثْلُ
 مَعَهُ كَنَنْ مِّنَ الْكَفَّارِ الْجَنَّةِ وَحَمُوطٌ مِّنَ حَمُوطِ
 الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوْا وَمِنَ الْمَدَائِنِ يَمِصُّ مَلَكٌ
 الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِندَ رَأْسِهِ
 قِيَعُوْنَ اَيْتَمَتَا النَّفْسُ الْاَخْرَجِيْ اِلَى مَقْعَدِهَا
 مِمَّنْ اَللّٰهُ وَرَمَتْهَا قَالَ فَتَحْرِيْجُ كَيْسَلُ كَمَا
 كَيْسَلُ الْقَطْرِ مِنَ السَّمَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَلَا اِ
 اَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرَفَةٌ عَيْنِ
 حَتَّى يَأْخُذَهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَا الْاَلِكِ الْكُفَرِ

مذہب جہاد اس وقت کہ اس کا اسرار کتب میں ہے

لے کر آسمانوں کی طرف چلتے ہیں تو آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں کتنی پاکیزہ اور مہر
 روح ہے جس کو لے کر تمہیں سے آئے ہو پھر فرشتے موتوں کی لوح کو لے کر
 بڑھتے ہیں ان کو دیکھ کر فرشتے اس طرح فرماں دے دال ہوتے ہیں جس طرح چاہنے
 کسی کھوئے ہوئے انسان کو دیکھ کر مسرور ہوتے ہو پھر فرشتے اس سے دریافت کرتے
 ہیں فلاں شخص نے دنیا میں کیا کیا اور فلاں شخص نے کیا کیا فرشتے کہتے ہیں اس وقت
 سے زیادہ سوال نہ کرو کہ یہ دنیا کی مصیبتوں میں بچنا ہوا تھا بندہ کتنا
 ہے فلاں شخص تو مر چکا ہے کیا وہ نہا ہے پاس نہیں آیا تو فرشتے جواب دیتے
 ہیں اس کو اس کے ٹھکانہ جہنم کی طرف لے جایا گیا ہو گا۔ لیکن کافر کی موت کا وقت
 جب قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں
 اور اس سے کہتے ہیں اے نامراد روح نکل تجھ پر امرادی مسلط کی گئی ہے اور اللہ کا
 عذاب تیرے لیے ہے اس کے بعد روح مردار کی بدبودار بوئی طرح نکلتی ہے
 پھر فرشتے اس کو زمین کے دو انڈوں کی طرف لے کر چلتے ہیں اور کہتے ہیں کتنی شدید

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم

صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے
 ان کو اب بکسفن دیا گیا تھا سرکار نے ایک ملک قیام فرمایا تو ہم بھی ساکت و
 صامت سرکار کے گرد مقلد بنا کر بیٹھ گئے اس وقت سرکار کے دست مبارک میں
 ایک ٹکڑی تھی جس سے آپس میں کوکبہ رہے تھے ناگہاں آپ سر مبارک اٹھا کر
 ہم سے دو یا تین منز پر فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو اس کے بعد فرمایا بندہ مومن
 کا جب دنیا سے تعلق قطع ہوئے والا ہوتا ہے اور اس کو آخرت کا سفوف پیش
 ہوتا ہے تو آسمان سے آفتاب کی طرح روشن چہرہ دے دے فرشتے سمجھتی کفن لے کر
 اس کے پاس آتے ہیں ان کے ساتھ مینتی خوشبوئیں بھی ہوتی ہیں اور وہ اس کے
 والے سے منہ لے کر نظر تک دور مگر پر میٹھے ہیں اس کے بعد جناب عزرائیل آتے
 ہیں اور اس کے سر پرانے بیٹھے ہیں اور اس سے کہتے ہیں اے پاک جان اللہ تعالیٰ
 کی مغفرت اور اس کی رضا کے حصول کیلئے کل پھر جان اس طرح نکل جاتی ہے
 جس طرح پانی کو نظر و مشک سے نکل جاتا ہے پھر فرشتے اس جان کو اپنے ہاتھ
 میں لیتے ہیں اس کو کفن میں لپیٹتے ہیں پھر اس کو خوشبوؤں سے معطر کرتے ہیں اور
 اس کفن سے ایسی خوشبوئیں نکلتی ہیں جن کو دنیا والے مشک کی خوشبو کہتے
 ہیں پھر فرشتے اس روح کو لے کر آسمان کی طرف چلتے ہیں راستہ میں فرشتوں
 کے جس گروہ سے بھی ملاقات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کیسی پاک روح ہے تو لائے

فِي ذَٰلِكَ الْحَقُّ طَوْدَتُهُمْ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْعَةٍ وَشَلَا
 وَجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَصْعَدُونَ بِهَا
 فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا
 قَالُوا مَا هَٰذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ ابْنِ
 فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَهْوَاءِ الرَّبِّ كَانُوا يُسْتَوْنَ بِهَا فِي الدُّنْيَا
 حَتَّى يَنْتَهَرُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْجِرُونَ لَهُ
 فَيَقْعَتُهُ لَهُمْ فَيَسْتَبْعِدُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُّقَدَّرُهَا لَهَا
 السَّمَاءُ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يَنْتَهِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
 فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْكُتُبُ ابْتِغَاءَ عِبَادِي فِي
 عِلِّيِّينَ وَأَعْبُدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ قَرَاتِي وَمِنْهَا
 خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُ لَهُمْ دُونَهَا أُخْرَى حَقُّهُ تَارَةً
 أُخْرَى قَالَ مُتَعَادٌ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ كَمَا يَتَبَيَّنُ مَكَانُ
 فَيَجْلِسَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ
 فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا
 ۱۴ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا
 عَلَيْكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فِيهِ
 فَيَتَادَى مُتَعَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَقْرَبَهُ
 مِنَ الْجَنَّةِ وَالْأَيْسَرُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا
 إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ كَمَا يَتَبَيَّرُ مِنْ رَوْحِهَا وَطَيْبُهَا فَيَقْسَمُ
 لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّةَ بَصَرِهِ قَالَ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ
 الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَلِبُ الدَّرَجِ فَيَقُولُ أَبَشِّرْ
 يَا لَيْدِي يَسِّرْكَ هَٰذَا يَوْمُكَ الْيَوْمَ كُنْتَ تُوعَدُ
 فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجَّهَكَ الْوَجْهُ يُجِبِي يَا لَيْدِي
 فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقْبِرْ السَّاعَةَ
 رَبِّ أَقْبِرْ السَّاعَةَ حَتَّى أَجْعَلَ إِلَى أَمْرِي دَمًا لِي قَالَ
 وَلَئِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي أَنْفِطَارٍ مِنَ الدُّنْيَا
 طَلَبًا مِنَ الْأَخْرَةِ نَزَلَ الْبَرِّ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكُهُ سُودُ
 الْوَجْهِ مَعَهُمُ الْمُسَوِّحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّةَ الْبَصَرِ

واسطے فرشتے نہایت ادب و احترام سے اس کا وہ نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا
 میں موسم تھا پھر آسمان دنیا سکروانہ تک پہنچ کر اس کے لیے دروازہ کھولا
 میں پھر آسمان اول سے دوسرے آسمان تک مقرب فرشتے اس کے ہمراہ ہوتے
 ہیں اس طرح کلام ساتویں آسمان تک مقرب ہوتا ہے یہاں پہنچ کر اس کے لیے
 حکم دیا جاتا ہے میرے بندہ کا نام طیبین میں لکھ دو اور اس کو زمین پر واپس
 کر دو کہ وہ اس نے اس کو جس نبی سے پیدا کیا اسی میں اس کو ٹٹاؤں گا اور اس
 نبی سے دوبارہ اٹھاؤں گا جس کے بعد اس روح کا تعلق جسم سے بحال ہو کر
 دیا جاتا ہے پھر وہ فرشتے اس کے پاس آکر اس کو حکم کر معلوم کستے ہیں کہ آپ
 کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے فرشتے دوسرا سوال
 کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر سوال
 کرتے ہیں وہ شخصیت کون ہے؟ تو میں معوض موتی تو یہ زندہ مردہ کہتا ہے
 کہ وہ تو اللہ کے رسول ہیں فرشتے معلوم کرتے ہیں تجھے کیسے معلوم ہوا تو بندہ
 کہتا ہے میں نے کتاب الہی پڑھی ایمان لایا اور تصدیق کی اس وقت آسمان
 منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے درست کہا اس کے لیے جنتی فرش بچھاؤ
 جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دو جس سے جنتی
 معطر ہوائیں آتی ہیں اس کی قبر بھی منہائے نظر تک مسیح کر دی جاتی ہے
 راوی کہتے ہیں پھر اس کے پاس ایک خوش شکل خوش لباس معطر شخصیت آتی
 ہے اور اس سے کہتی ہے ہمیں ان باتوں کی بشارت ہو جن کا تم سے وعدہ کیا
 گیا تھا اب سرور و شادمان ہو۔ یہ سن کر وہ مردہ اس سے دریافت کرتا ہے
 تم کون ہو تو مجھے یہ بشارت سنائے آئے ہو تو وہ خوش شکل شخصیت کہتی ہے
 میں تو تمہارے نیک عمل ہوں اس وقت وہ بندہ مردہ کہتا ہے خداوند اقیانیا
 قائم کر خداوند اقیامت قائم کرتا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال سے ملاقات
 کروں لیکن جب کا فر بندہ دنیا سے چلنے والا اور آخرت کی طرف رواں دواں
 ہوتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رو ملائکہ ٹٹا لے کر آتے ہیں اور منہائے نظر
 تک دور بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سوجانے بیٹھ کر کہتے ہیں اللہ
 کے مذاب کی طرف اسے ہمیشہ بعد نکلے یہ سن کر اس سرے والے پر ہیبت
 طاری ہو جاتی ہے اور ملک الموت اس کی روح کو اس طرح سے کھینچتے ہیں
 جس طرح تریش سے گرم سیخ نکالی جاتی ہے یعنی سختی کے ساتھ پھر فرشتے

ثُمَّ يَجِيئُ مَلَكَ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ
 أَيُّهَا النَّفْسُ الْغَوِيَّةُ اخْرُجِي إِلَى سَخِيطِ رَبِّكَ اللَّهُ قَالَ
 فَتَقْرَأُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْزِعُهَا كَمَا يَنْزِعُ السُّفُوفُ
 مِنَ الصُّوفِ الْمَبْنُوتِ فَيَأْخُذُهَا فَذَا اخْتَذَهَا لَمْ
 يَدَعْهَا فِي يَدِهِ طَرَفَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ
 الْمُسْرَحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنَّ رِيحَ حَقِيقَةٍ وَجِدَتْ
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا
 عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الدُّخَانُ
 الْغَيْثُ فَيَقُولُونَ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ يَا قَبِيحَ أَصْمَانٍ
 الَّذِي كَانَ يُسْخِ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهَى بِهِ إِلَى
 السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَمُ لَهُ فَلَا يُفْتَمُ لَهُ شَيْءٌ
 قَدْ أَرْسَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفْتَمُ لَهُمْ
 أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَسِيرَ
 الْجَبَلُ فِي سَبْعِ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبُوا
 كِتَابَهُ فِي سَبْعِينَ فِي الْأَرْضِ الشَّقْلَى فَتَطْرَحُ
 رُوحَهُ طَرَحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا
 خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُ الظُّيُودُ أَذُنَهُ وَيُؤْمَرُ بِهِ
 الرَّيْحُ فِي مَكَانٍ سَجِيئٍ فَتُخَادِدُ رُوحَهُ فِي جَسَدِهِ
 وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ
 فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا
 الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي
 فَيَتَادَى مُتَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَقْبَرُ شَوْكُهُ مِنَ
 النَّارِ فَانْخَرَأَكَ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ رُوحُ حَزَنٍ
 وَسَمُومٍ وَفَضِيئَةٍ عَلَيْهِ قَبْرَةٌ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ
 أَضْلَاجُهُ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيُبْعِثُ الرَّجُلَ فَيُبْعِثُ الْيَتَابَ مُنْزِلُ
 الرَّيْحِ فَيَقُولُ ابْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هَذَا الْيَوْمَ لَكَ لَيْفٌ
 كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَرَجَبُكَ الرَّجَبُ
 يَجِيئُ بِالْشَرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الْغَيْثُ فَيَقُولُ

اس کو دست بدست لے کر اس ٹاٹ میں لپیٹتے ہیں اس وقت اس مردہ سے
 دنیا کی بدترین بدبو نکلتی ہے پھر اس روح کو لے کر کہتے ہیں اُدُن کا گزر بلا لگن
 جس جماعت پر بتا ہے تو وہ معلوم کرتے ہیں کس کی روح لاسے ہو تو یہ لاسے والے
 اس کا بدترین الفاظ میں تعارف کرتے ہیں پھر اس کو آسمان دنیا کی طرف لے
 جا کر دروازہ کھولتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولتا آتا۔ یہ گفتگو فرما کر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آیاتِ مکاوت فرمائی کہ اے ان کے دروازے
 نہیں کھولے جاتے اور اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گئے جب تک کہ
 اونٹ مولیٰ کے ناک سے نہ نکل جائے اس کے بعد سرکار نے فرمایا پھر یہ کہیم
 فرماتا ہے اس مردہ کا نام سمیعین ہے لکھو جو زمین کے زیریں ترسی حصہ میں ہے
 پھر اس کی روح کو لکھا دیا جاتا ہے فرما کر سرکار نے یہ آیت مکاوت فرمائی ہو
 شخص اللہ کا شریک ٹھہرائے گویا کس کو پرندے اچک لیتے ہیں ہم اس کو
 دروازہ دیتی ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا اس روح کو جسم میں لوٹایا جاتا
 ہے اس کے بعد دفرشتے اس کو آگروٹھاتے ہیں اور دیانت کو تہی تیرا رب
 کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے افسوس میں نہیں جانتا فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں
 تیرا دین کیا ہے؟ تو وہی کہتا ہے افسوس مجھے معلوم نہیں پھر تیسرا سوال کرتے
 ہیں وہ شخصیت کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا اس کے جواب میں بھی یہی کہتا
 ہے افسوس مجھے معلوم نہیں اس پر آسمان سے ندا کرنے والا کہتا ہے اس نے
 جھوٹ کہا ہے اس کے لیے آگ کا برتن بچاؤ اور اس کے لیے جہنم کے دروازے
 کھول دو جس کی طرف جہنم کی تیش اور گرم تکلیف وہ ہوا آتی ہے اور اس کی
 قبر کو اس طرح تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست
 ہو کر دوسری جانب نکل آتی ہیں اس کے بعد اس کے سامنے ایک کمرہ المنظر
 شکل آتی ہے جو نہایت غراب اور بدبودار لباس پہنے ہوئی ہے اور اس سے
 کتنی بے مبارک ہواں باتوں کے بارے میں جن کو تو اب تک برا سمجھتا رہا تھا
 آج وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا یہ سن کر وہ مردہ کہتا ہے تو کون
 ہے تیری شکل بُری اور جہنم کا ہے تو وہ شکل کتنی ہے میں تو تیرے عمل
 ہوں اس پر وہ مردہ کہتا ہے خداوند اتنی قیامت قائم نہ کرنا ایک روایت
 کے مطابق وہی ہے جس کا تذکرہ ہر ایک ایک روایت میں اس اضافہ
 کے ساتھ منقول ہے جب جسدہ مومن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ
 خواہ وہ آسمان پر ہو یا آسمان وزمین کے درمیان اس مردہ پر رحمت بھیجتا

ہے اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاسے ہیں اور ہر دروازے پر متعین فرشتے بیٹھا کرتے ہیں کہ اس کا گزر ان کے دروازے سے ہو لیکن کافر کی روح اس طرح نکالی جاتی ہے جیسے رگوں کو کھینچا جا رہا ہو اس وقت آسمانوں اور زمینوں کے درمیان والے فرشتے یا آسمان پر متعین فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس روح کا گزر ان کی طرف سے نہ ہو۔

(راحمہ)

رَبِّ لَا تَقْبَلِ السَّاعَةَ فِي رِوَايَةٍ تَحْرُوهَ ذَرَادَ فَيْتَرٍ إِذَا
خَرَجَ رُوحًا صَلَّى عَلَيْكَ كُلَّ مَلَكٍ مِّمَّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَكُلَّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ كَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُوَ يَدْعُو
اللَّهُ أَنْ يُعْرِجَ بِرُوحِهِ مِنْ قَبْلِهِمْ وَتَنْزَعُ
نَفْسُهُ بَعْضُ الْكَافِرِ مَعَ الْعُرْوَةِ فَيَلْعَنُ كُلَّ مَلَكٍ
أَبَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلَّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَ
تُخْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ كَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُوَ
يَدْعُو اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

(رواہ احمد)

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب کی موت کے وقت ام الشہر بنت ہر او بن معروان کے پاس آئیں اور کہا ابو عبدالرحمن اگر آپ کی ملاقات ہو تو ان کو میرا سلام کہہ دینا۔ جناب کعب نے کہا اے ام الشہر اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ہم تو اس وقت بہت زیادہ مشغول ہیں کہ تو ام الشہر نے کہا اے ابو عبدالرحمن کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ انہوں نے فرمایا مومنوں کی ارواح ہر پندرہ دن کی طرح ہوں گی جو جنت کے درختوں میں ہلکی ہوں گی تو جناب کعب نے فرمایا ہاں سنا ہے تب ام الشہر نے کہا پھر یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ (ابن ماجہ۔ یہ بھی کتاب البعث والنشور)۔

حضرت عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی روح جنت کے درختوں پر مصروف پرواز رہتی ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو اس کے جسم میں واپس فرمائے گا۔ (ماک۔ نسائی یہ بھی کتاب البعث والنشور)۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ وہ آخری سال میں لے رہے تھے میں نے ان سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا سلام کہہ دینا۔ (ابن ماجہ)

۱۵۲۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا خَفَضَتْ كَنَافَاتُ الرَّفَافَةِ أَنْتُمْ أَمْرٌ بِشَرِّ بَيْتِ
الْكِبَرِ بَيْنَ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ
لَيْفَتِ فَلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْكَ مَقِي السَّلَامَ فَقَالَ عَقَر
اللَّهُ لَكَ يَا أَمْرٌ بِشَرِّ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا مَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ
خَضِرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَرَدَاكَ۔
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ
الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

۱۵۲۳ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِمَ
الْمُؤْمِنُ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَهُ
اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يُعْجَدُ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

۱۵۲۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ مَخَّلَتْ عَلَيَّ
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ أَقْرَأْ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

میت کی تفصیل و تکفین

بابُ غُسلِ لَمِيتٍ وَتَكْفِينِہٖ پہلی فصل

۱۵۲۵ عَنْ اَبِی عَظِيْمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتًا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ دَسِيْدٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَإِذَا نَحْنُ فَلَمَّا فَرَغْنَا إِذْ نَاهُ فَانْفَى إِلَيْنَا حَقَرَهُ فَقَالَ اشْحِذْنَهَا إِنِّي أَهْ وَفِي رِوَايَةٍ غَسَلْنَهَا وَثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَأَبْدَأَ بِمَاءٍ مِنْهَا وَمَوَاضِعَ الرُّمُومِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَصَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةً قُرُوبٍ فَأَلْقَيْنَا مَا خَلَقَهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۲۶ وَعَنْ عَافِيَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بَيْضَ سَحُوبَةٍ مِنْ كُرْسِيِّ لَيْسَ فِيهَا قَوْمِيٌّ فَلَا عِمَامَةَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفْنَهُ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَتْهُ نَاقَةٌ وَهُوَ مُحَرَّمٌ قِمَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ دَسِيْدٍ وَكُفُّوهُ فِي كُوبِيْرٍ وَلَا تَغْسِلُوهُ بِطَبِيْبٍ وَلَا تُغَيِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَلِّبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدُ كُرُوحِيْثٍ خَبَابٍ قِيْلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت ام عطیہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا ان کو تین مرتبہ پانی سے تیریا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب سمجھو تو پانی میں بری کے پتے بال لواء اور آغوش کا فردہ لواء یا یہ فرمایا تھوڑا سا کافور ڈالو جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ جب ہم غسل سے فارغ ہو گئے تو سرکار کو اطلاع دی تو آپ تشریف لائے اور اپنا تہبند عنایت کر کے فرمایا اس کو زیرِ مہم کے طود پہناؤ۔ دوسری روایت کے مطابق اس طرح منقول ہے سرکار نے فرمایا اس کو تین۔ پانچ یا سات بار پانی دے دو میں غسل دو یعنی پانی بہاؤ اور دائیں طرف کے اعضا و عضو سے غسل شروع کرو۔ روایت یہی ہے ہم نے ان کی چوٹی تین ٹٹوں میں گوندھ کر پشت پر ڈال دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کے بنے ہوئے دھلے تین سوئی کپڑوں میں کفنا یا گیا جن میں قمیص و عمامہ شامل نہ تھا۔

(متفق علیہ)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو وہ اچھا ہونا چاہیے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک صحابی تھے وہ اونٹ سے گرے اور گردن کا منکڑ ٹوٹنے کی وجہ سے انتقال کر گئے اس وقت یہ حالت احرام میں تھے سرکار نے فرمایا ان کو پانی میں بری کے پتے ڈال کر غسل دو اور انہیں دونوں کپڑوں میں کفنا دو ان کپڑوں میں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کے سر کو ڈھانکو یہ قیامت کے دن لپیک پڑھتے ہوئے انھیں گے متفق علیہ جناب جناب کی حدیث جو جناب مصعب بن عمیر کی شہادت کے باب سے ہیں ہے اس کو انشاء اللہ جامع المناقب کے ذیل میں نقل کریں گے۔

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید کپڑے پہنو یہ تمہارے لیے بہترین لباس اسی رنگ کے کپڑے کسی مردوں کو کفنناؤ تمہارے لیے بہترین سرسراٹھ ہے وہ (پکڑوں کے) بالوں کو اگانا اور روشنی کو بڑھا تا ہے (ابوداؤد ترمذی لیکن ابن ماجہ نے صرف کفن تک حدیث نقل کی ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفن میں فضول خرچی نہ کرو کیونکہ منگ کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اس طرح منقول ہے کہ جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت کو کبھی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن کپڑوں میں اسے موت آتی ہے (ابوداؤد) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا بہترین کفن جلد (پادری) کا ہے اور بہترین قبر بانی سینگوں والے سینڈھے کی ہے (ابوداؤد لیکن ترمذی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابوامر سے روایت کیا ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ان کے جسموں سے لوبہ اور تپڑا اٹا کر ان کو بغیر غسل دیے انہیں کپڑوں میں دفن کر دیا جائے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۱۵۵۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكُفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ وَ مِنْ خَيْرِ الْكُفَنِ الْإِسْبَدُ فَإِنَّهُ يُبَيِّتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى مَوْتِكُمْ)

۱۵۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالُوا فِي الْكُفَنِ فَإِنَّهُ يُكَلِّبُ سَلْبًا سَرِيحًا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِيَتَابٍ جَدِيدٍ فَكَلَسَهَا ثُمَّ قَالَ تَجْعَلُ رُحُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّتُ يَبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۳ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْكُفَنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأَصْحِيَةِ الْكَبْشُ الْأَقْدَرُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ)

۱۵۵۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ أَحَدٍ أَنْ يُزَعَّ عَنْهُمْ الْحَوِيدُ وَالْجَلُودُ وَأَنْ يَنْفُذُوا بِمَا فِيهِمْ وَثِيَابُهُمْ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب عبدالرحمن بن عوف کے پاس کھانا لایا گیا لیکن وہ روزے سے تھے اس وقت انہوں نے کہا کہ مصعب بن عمیر کو شہید کر دیا گیا مالا نکر وہ مجھ سے بہتر تھان کو ایک پیادہ میں کفنایا گیا اگر ان کا سر ڈھکا جائے تو پیر کھلتے تھے اور اگر سر ہل کر ڈھکا جائے تو سر کھلتا تھا راوی کہتے ہیں میرا خیال یہ ہے کہ

۱۵۵۵ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أُمِّي يَطْعَمُهُ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قَتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كَثِيرًا فِي بَرَدَةٍ إِنْ عَطِيَ رَأْسُهُ بَدَأَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ عَطِيَ رِجْلَاهُ بَدَأَ رَأْسُهُ وَارَاهُ قَالَ وَقَتِلَ حَمْرَةَ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ثُمَّ تَبَيَّطَ لَنَا مِنْ

الدُّنْيَا مَا بَيْسَطُ أَوْ قَالَ أَعْطَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أَعْطَيْنَا
وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عَجِلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلْ
يَسْبِقُنِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُمْرَةَ
فَأَمَرَهُمْ فَأَخْرِجَ قَوْصَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَقَثَ فِيهِ
مِنْ رِثْقِهِمُ وَالْبَسَهُ قَبِيضَةً قَالَ وَكَانَ كَسَا عِبَادَنَا
قَبِيضًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جناب عبد الرحمن نے فرمایا جناب سید الشہداء امیر حمزہ شہید ہوئے اور وہ بھی مجھ
سے بہتر تھے پھر دنیا ہم پر پوری طرح فراخ کر دی گئی دوسری کہتے ہیں انہوں یا تو
فراخی کی بابت کہا یا یہ کہا کہ دنیا ہم کو دی گئی اور ہمیں یہ خوف دامن گیر ہے کہ دنیا
جلد سے دی گئی ہے یہ کہہ کر وہ رونے لگے یہاں تک کہ کھلنے کی طرف توجہ نہ کر سکا
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ بن ابی رماقیہ کے دفن کے وقت قبرستان آئے تو اس کو قبر میں رکھا
جا چکا تھا لیکن سر کاٹنے اس کو قبر سے نکال دیا جب اس کو نکالا گیا تو آپ اس کا سر
اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے منہ میں لعاب دہن لگایا اور اس کو اپنی قمیص پہنایا
اور یہ فرمایا اس نے حضرت عباس کو قمیص پہنائی تھی - (متفق علیہ)

بَابُ لَمَشِيْ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا

نماز جنازہ اور جنازہ کے ساتھ چلنے کا بیان

پہلی فصل

۱۵۵۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تِلْكَ صَالِحَةٌ فَخَيْرُ
تَقْدِيرٍ مِّمَّا هِيَ إِلَيْهِ وَإِنَّ تِلْكَ سِلَاسِي ذَلِكُمْ فَتَشْرُفُ تَصْنَعُونَ
عَنْ رِجَالِكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُفِنَتِ الْجَنَازَةُ فَأَحْتَمِلْهَا الرَّجُلُ
عَلَى أَعْتَا قَبِيضَةٍ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِ مَوْنِي وَ
إِنْ كَانَتْ عَدُوًّا صَالِحَةً قَالَتْ لَا هَلْهَا يَا وَيْلَهَا آيَتُ
تَذْهَبُونَ بِهَا يَكْفُرُ مَوْنُهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ
وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ كَصَوْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَعَرِّمُوا قِمْنَ سَبْعَهَا فَلَا يَقْعُدُ
حَتَّى تُوَصَّلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَتَقَامَرُ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُمْنَا مَعَهُ فَخَلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا يَهُودِيَّةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا میت کو جلد دفن کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی
طرف جلد پہنچا دے اگر اس کے علاوہ ہے یعنی برا ہے تو اس کو جھوٹ کو جلد
اپنے کندھوں سے آٹا رہے ہو (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا جب میت کو چار پائی پر رکھ کر اٹھایا جا تا ہے اگر وہ مرد
والا نیک ہو تا ہے تو کتنا ہے مجھے جلد سے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو اپنے
رشتہ داروں سے کہتا ہے مجھے کہاں لے جا رہے ہو اس کی آواز انسانوں کے
علاوہ سب مخلوق سن سکتی ہے اگر انسان سن لے تو ہوشی ہو جائے۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ
جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ اس کو زمین پر نہ پڑھ دیا جائے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک جنازہ گزرنا تو اس
کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تب ہم بھی سرکار کے ساتھ
کھڑے ہو کر بعد میں ہم نے سرکار سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ

فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ كَذِبٌ فَلَمَّا ذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَتَوَمَّوْا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴۰ وَعَنْ عِيسَى قَالَ رَأَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا تَابِعْنِي فِي الْجَنَازَةِ
رَدَّاهُ مُسْلِمٌ دَرَفِي رَوَايَةَ مَالِكٍ وَآبِي دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ
ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ -

۱۵۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِمَانًا وَاحْتِسَابًا
وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَقْرَأَ مِنْ دَفْنِهَا فَاتَتْهُ
يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيَارِ طَيْنٍ كُلِّ قِيَارٍ قُتِلَ أَحَدٌ وَ
مَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجِعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَاتَتْهُ يَرْجِعُ
بِقِيَارٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ
لِلنَّاسِ النَّجَّارِيْنَ الْيَوْمَ لَأَيِّ مَاتَ ذِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ
إِلَى الْمَصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَةَ تَكْبِيرَاتٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۴۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ
رَبِيبُ ابْنِ أَرْفَمَ يُكْبِّرُ عَلَى جَنَازَتِنَا أَرْبَعًا قَالَتْ كَبَّرَ عَلَى
جَنَازَةٍ غَمَسْنَا لَنَا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِّرُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۴۴ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
صَلَّيْتُ خَلْفَ بَيْنِ عَمَّا مِيسَ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ قَائِمَةً
الْكِتَابِ فَقَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۴۵ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ
وَهُوَ يَقْرَأُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَغَافٍ دَاعٍ
عَنْهُ وَآكِرٌ مُزَلَّةٌ وَوَسِعَ مَخْلُكُهُ دَاعِيْلُهُ بِالْمَاءِ
وَالشَّلْبِ دَالٌ بَرٌّ وَذَلِيْقٌ مِنَ الْخَطَا يَا كَمَا لَقِيتَ

یہودیہ کا تھا اس وقت سرکار نے فرمایا موت گھبراہٹ والی چیز ہے جب تم
جنازہ کو دیکھو تو گھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو گھڑے ہوئے دیکھا تو گھڑے ہو گئے اور جب سرکار کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو بیٹھے
گئے یہ کیفیت جنازہ کے ساتھ تھی رسول لیکن امام مالک اور ابو داؤد کی روایت
اس طرح ہے کہ سرکار پہلے گھڑے ہوئے اس کے بعد بیٹھے گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ حالت ایمان میں حصول نماز
کے لیے جاتا ہے اور نماز جنازہ کے بعد دفن تک ساتھ رہتا ہے تو وہ دو قیراط
لے کر واپس ہوتا ہے۔ اور قیراط اجر کو واحد کہہ رہے جو شخص نماز جنازہ کے بعد
دفن سے واپس آ جاتا ہے وہ ایک قیراط لے کر واپس ہوتا ہے۔
(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا جس دن نجاشی
شاہ حبشہ کا انتقال ہوا تو ان کے فوت ہوجانے کی اطلاع دی اور صحابہ کے
ساتھ عید گاہ تشریف لاکر چار کبیروں کے ساتھ نماز جنازہ ادا فرمائی۔
(متفق علیہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبنا
زید بن ارقم ہمارے جنازوں کی نماز میں چار کبیریں کہتے تھے ایک سترہ انہوں
نے پانچ کبیریں کہیں جب ان سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکبھی، پانچ کبیریں کہتے تھے (مسلم)

حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی تو آپ نے نماز
میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ یہ سنت
ہے۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی اور جو دعا تلازمیں آپ
پڑھی وہ میں نے حفظ کر لی آپ نے یہ کلمات تلا کیے اللھم اغفر لہ وارضہ ووافہ
واعف عنہ واکرم نزله ووسع مدخلہ واخلص لہ الشیخ والبر ولفم من
الخطایا کا نعتیہ الثوب الایمن من الدنس وابدلہ دار الخیر امن دارہ

الماخیر آمن البر و زوجہا خیرا آمن زوجہ و اولہا الجنة و امدة من عذاب القبر
ومن عذاب النار اور ایک روایت کے مطابق یہ پڑھا و قہ فتنۃ القبر و عذاب
النار راوی کہتے ہیں یہ وہاں سن کر میری آرزو یہ ہوئی کاش میں ہی مردہ
ہوتا۔

(مسلم)

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
حضرت عبد بن ابی وقاص کا انتقال ہوا تو جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا
جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں ہی آپ کی نماز جنازہ پڑھوں لیکن لوگوں نے اس
بات کو نہ مانا تو ام المومنین نے فرمایا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیضا کے دو ٹوکوں سبیل اودان کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی۔

(مسلم)

حضرت عمر بن عبد رب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی گئی جس
کا انتقال مالٹ لافاس میں ہوا تھا امامت کے وقت سرکار جنازہ کے وسط کیا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جو کوراکھ وقت دفن کیا گیا تھا سرکار نے
پوچھا کس کو دفن کیا گیا تھا صحابہ نے عرض کیا اگر شہر ترات سرکار نے
فرمایا مجھے اطلاع کیوں نہ دی تو صحابہ نے کہا ہم نے انہیں شب کی تاریکی میں
دفن کیا اور آپ کو رات میں جگا ناما سب خیال نہ کیا یہ سن کر سرکار نے غضب نہ کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک بلیہ (سیاہ رنگ) ہاتھوں جو مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھیں یا
ایک جوان (شک راوی) کو نہ دیکھا تو لوگوں سے ان کے بارے میں دریافت
کیا تو لوگوں نے بتایا کہ ان کا تو انتقال ہو گیا سرکار نے فرمایا مجھے کبھی اطلاع
نہیں دی راوی کہتے ہیں گویا لوگوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی تب
سرکار نے فرمایا اس کی قبر مجھے بتا دو لوگوں نے سرکار کو قبر بتائی تو آپ اس قبر پر
نماز جنازہ پڑھ کر فرمایا یہ قبر میں ان کے مردوں کے لیے تاریکی سے لبریز ہیں میرے
ناز پر مٹنے سے اللہ تعالیٰ ان کو روشن کر دیتا ہے (متفق علیہ بالفاظ مسلم)
حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام جناب کریم ابن عباس رضی اللہ

الثوب الابيض من الدّيس و ابي له دارا خيرا ومن
داره و اهلا خيرا ومن اهلہ و زوجا خيرا ومن زوجہ
و ادخلہ الجنة و اعنہ من عذاب القبر و من
عذاب النار في رواية فقام فتنۃ القبر و عذاب
النار قال حتى تميت ان اكون انا ذالك الميت
(رداء مسلم)

۱۵۶۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفَّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا
بِی الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصْبِرَ عَلَیْهِ فَأَنْتَ ذَاكَ عَلَیْهَا فَقَالَتْ
وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
أَبْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ مُهْمِلًا وَاعْتَبِرَ۔

(رداء مسلم)

۱۵۶۷ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُذَيْفٍ قَالَتْ مَلِيتُ وَرَأَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي
بَقَايَاهَا فَقَامَ وَسَطُهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ لَيْلًا فَقَالَ مَتَى دُفِنَ هَذَا
قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا أَذْشَمُونِي قَالُوا دَفَنَاهُ فِي
ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَبَّرْهُمَا أَنْ تَوَفَّيَكَ فَقَامَ فَصَفَّقْنَا خَلْفًا
فَصَلَّى عَلَيْهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ
تَقَعُّ الْمَسْجِدَ أَوْشَاقًا فَقَعَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَ عَنْهَا أَوْعَنَهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلَا
كُنْتُمْ أَذْشَمُونِي قَالُوا كُنَّا نَهْمُ صَعْرًا أَمْرَهَا أَدَامَرَةً
فَقَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَدَلُّوه فَسَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ
إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورُ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ اللَّهَ
يُبَوِّدُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ لَفْظُهُ لِلْمُسْلِمِ)

۱۵۷۰ وَعَنْ مُدَيْبِ بْنِ مَرْثٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

عناہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس کے صاحبزادہ کا قدیدیں انتقال ہوا تو انہوں نے جناب کریمؐ فرمایا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں میں نے باہر اگر لوگوں کو دیکھ کر باکر جناب ابن عباس کو بتایا تو آپؐ فرمایا کیا تمہارے خیال میں چالیس آدمی جمع ہو گئے ہیں میں نے کہا چالیس تو ہوں گے تو آپؐ فرمایا اب جنازہ لے چلو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس ایسے افراد شرکت کریں جو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی (اس مرنے والے کے لئے) دعائے مغفرت کا قبول فرماتا ہے (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں جس کے لئے امت مسلمہ کے افراد جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ اس مرنے والے کے لئے دعائے مغفرت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعائے مغفرت کو قبول فرماتا ہے (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا اس کو دیکھ کر صحابہ نے مرنے والے کی تعریف کا سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس کے بعد دوسرا جنازہ گندا تو اس کو دیکھ کر صحابہ نے اچھے تاثرات کا اظہار کیا ان تاثرات کو سن کر سرکار نے فرمایا واجب ہو گئی اس موقع پر جناب عمرؓ نے دریافت کیا کیا واجب ہو گئی ہم کو اسے دفن کرنا جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمت کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی بھالی کی چار مسلمان گواہی دے دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا اگر تین افراد شہادت دیں تو سرکار نے فرمایا تین بھی لوگوں نے کہا اگر دو گواہی دیں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی بھرہم نے ایک آدمی کی شہادت کے متعلق سرکار سے دریافت کیا (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ وہ اس چیز کی جزا تک پہنچ چکے ہوں گے پہلے بھیج دیا تھا (بخاری)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ

ابن عباس انکہ مات لہ ابن یقْدَبِیْ اَوْ یَحْسَنَات فَقَالَ یَا کَرِیْمُ اَنْظِرْ مَا اجْتَمَعَ لَہُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجَتْ کَرَاۤءَاۤءَ قَدِ اجْتَمَعُوۡا لَہُ فَاخْبَرُوۡہُ فَقَالَ تَقُوۡلُ ہُمْ اَرْبَعُوۡنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوۡہُ فَاِیَّ یَمِیۡتُ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوۡلُ مَا مِنْ رَّحَبٍ مُّسَلِّمٍ یَمُوۡتُ فِیۡہُمْ عَلٰی جَنَآئِہِمْ اَرْبَعُوۡنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوۡنَ بِاِلٰہِ شَیۡئًا اِلَّا شَفَعْنٰہُمْ اللّٰہُ فِیۡہِ۔ (رواہ مسلم)

۱۵۴۱. وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْكُونَ بِمَا لَهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوهُ فِيهِ۔ (رواہ مسلم)

۱۵۴۲. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى دَأْتَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجِبَتْ فَقَالَ هَذَا أَتَيْنِيَهُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَيْنِيَهُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجِبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَتَقَرُّ عَلَيْهِ دَفِنٌ وَدَائِرَةٌ لِمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ۔

۱۵۴۳. وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَكَ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَخْلَعَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ تَلَمْعِنِ الْوَاحِدَ۔

(رواہ البخاری)

۱۵۴۴. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَقْصَرُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔ (رواہ البخاری)

۱۵۴۵. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُهُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي
تَرْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذَ الْقَدْرَانِ فَإِذَا
أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدٍ هَمَّا قَدَّامَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَمَّا
شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمْرٌ يَدْفِنُهُ بَيْنَهُمَا
وَلَوْ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَلَوْ يُغْسَلُوا۔

(رواہ البخاری)

۱۵۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَرَسٍ مَحْدُورٍ فَكَتَبَ حِينَ انْصَرَفَ
مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَتَحَنَّنَ نَفْسِي حَوْلَهُ۔

(رواہ مسلم)

صلی اللہ علیہ وسلم جنگ امیہ کو شہید ہونے والوں کو ایک کپڑے میں جمع
کرتے تھے آپ اس وقت مدیافت فرماتے ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد
ہے اور جب قرآن کریم کا زیادہ علم رکھنے والے کی جانب اشارہ کیا جاتا تو
آپ اس کو گد میں آگے کر کے فرماتے قیامت کے دن میں ان لوگوں کا گواہ
ہوں گا۔ ان شہیدوں کو بغیر غسل و کفن اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کر لیا۔

(بخاری)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ابن دحداح کے جنازہ سے گھوڑے کی تنگی پیچھے پر بیٹھ کر واپس ہوئے
اس وقت ہم لوگ آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری پر چلنے والا جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے
والا جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتا ہے نامکمل رکھا، بچے ہر نماز
پر بھی جائے اور اس کے والدین کی مغفرت کے لیے دعا کی جائے (ابوداؤد)
احمد ترمذی۔ نسائی لیکن ابن ماجہ کی روایت میں ہے سرکا ہونے فرمایا سواری
جنازہ کے پیچھے چلے لیکن پیدل چلنے والا جس طرف پاس چل سکتا ہے اور
لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور مصالیح میں یہ حدیث مغیرہ بن زیاد سے
منقول ہے۔

زہری نے سالم سے اور افضل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما
عنہما کو دیکھا ہے کہ یہ حضرات جنازہ سے آگے چلتے تھے احمد۔ ابوداؤد نسائی
ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فسرمایا محدثین اس حدیث کو
مرسل سمجھتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو تابع کیا گیا ہے یعنی اس کے پیچھے
جائے اور جنازہ پس روی نہیں کرتا یعنی کسی کے پیچھے نہیں چلتا اور جو
شخص جنازہ سے آگے چلے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا (ابوداؤد)

۱۵۴۷ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّكْبُ كَيْسِيرٌ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي
يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَّا مَهْدَا عَنْ تَيْبِزِيٍّ عَنْ يَسَارِهَا كَوْنَهَا
وَتَيْبَا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَدْعُو لِيَوْمِ الدِّينِ بِالْمَغْفِرَةِ
وَالرَّحْمَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ الرَّكْبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَ
الْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالتَّطْفُلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَفِي
الْمُصَابِيحِ مِنَ الْمُخَيَّرَاتِ زِيَادُ۔

۱۵۴۸ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كَأَنَّهُمْ يَرُدُّونَهُ مُرْسَلًا۔

۱۵۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةُ مُتَّبِعَةٌ وَلَا تَتَّبِعُ
كَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ وَالزَّكَاوِيُّ

رَجَبٍ مَّجْهُولٍ۔

۱۵۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَارٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثْنَيْ عَرَبٍ وَقَدْ رَوَى فِي شَرْحِ الشُّعْرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ۔

۱۵۸۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا ذُكِبَاتًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنَّهُمْ عَلَى ظُهُورِ الذُّكَبَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوفًا۔

۱۵۸۲ وَقِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِقَائِلَةِ الْكِتَابِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْبَيْتِ فَأَخْلَصُوا لَهُ الدُّعَاءَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۵۸۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبَتِنَا وَصَغِيرَتِنَا وَكَبِيرَتِنَا وَذُكُورَنَا وَأُنثَانَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتِنَا وَمَنَّا فَاحْبِبْ عَلَيْنَا إِسْلَامَ وَمَنْ تَرَفَّقْنَا وَمَنَّا فَتَرَفَّقْ عَلَيْنَا الْإِيمَانُ اللَّهُمَّ لَا تَحْجُزْنَا أَجْرَةً وَلَا تَقْعَبْنَا بَعْدَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْجَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَّهُمْ يَرْوَاهُ عَنْ عَبْدِ قَوْلِهِ وَأُنْشَأْنَا فِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ فَاحْبِبْ عَلَيْنَا الْإِيمَانَ وَتَوَفَّكَ عَلَيْنَا إِسْلَامَ وَفِي الْإِيمَانِ وَلَا تُفْضِلْنَا بَعْدَهُ۔

ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے کہا کہ اس حدیث میں ابو ماجہ راوی محمول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جنازہ کی مشابعت کی اور تین مرتبہ کندھا یا لوہے اپنے اوپر (جنازہ کا) جو حق تھا اس کو ادا کیا ترمذی نے اس حدیث کو غریب بنایا شرح السنین اس طرح منقول ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے جنازہ کو دو لکڑیوں پر اٹھایا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو آپ نے چند سواروں کو دیکھ کر فرمایا کیا تم فرشتوں سے جیا نہیں کرتے کہ وہ پیدل چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشت پر سوار ہو رہے ہو ابن ماجہ۔ ابو داؤد لیکن امام ترمذی نے فرمایا جناب ثوبان کی یہ حدیث موقوف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھو تو مرنے والے کے لیے غلوس کے ساتھ دعا فرماتے ہو (ابو داؤد۔ ابن ماجہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس میں یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَصَغِيرَتِنَا وَكَبِيرَتِنَا وَذُكُورَنَا وَأُنثَانَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتِنَا وَمَنَّا فَاحْبِبْ عَلَيْنَا إِسْلَامَ وَمَنْ تَرَفَّقْنَا وَمَنَّا فَتَرَفَّقْ عَلَيْنَا الْإِيمَانُ اللَّهُمَّ لَا تَحْجُزْنَا أَجْرَةً وَلَا تَقْعَبْنَا بَعْدَهُ۔

راحمہ۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی لیکن صاحب نسائی نے اس حدیث کو براہیم اشجلی اور ان کے والد کے حوالے سے صرف انشاء تک روایت کیا اور صاحب ابو داؤد نے ایمان و اسلام تک روایت کیا البتہ یہ اسناد کیا اور ہم کو بعد میں گمراہ نہ کرے۔

۱۵۸۵ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ الْأَسْمَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ هَمِيْعَةً يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلُ جَوَارِكَ فَقِمَ مِنْ فُتْنَةِ الْعَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمَهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(رداء ابو داؤد وابن ماجہ)

۱۵۸۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكُرُ دَامَعَاسِينَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيَهُمْ (رداء ابو داؤد والترمذی)

۱۵۸۷ وَعَنْ ثَابِتٍ ابْنِ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعَ أُنْسَ بْنَ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حَيَّالٌ رَأْسَهُ ثُمَّ جَاءُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا يَا أَبَا حَمْرَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حَيَّالٌ وَسَطَ الشَّرِيفِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ مَبْنُ زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَفِي الرِّجْلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى كَأُذْ كَعُورَةٌ مَعَ زِيَادٍ ذَرَفِيْرٌ مَقَامَ عُنْدَ حَيَّالَةٍ الْمَرْأَةِ

تیسری فصل

۱۵۸۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا لَأَنْتَاهَا مِنْ أَهْلِ الْأَنْصَارِ أَمْ مِنْ أَهْلِ الْعِمَامَةِ فَقَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَ بِمِ جَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ لَأَنْتَاهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا (مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

۱۵۸۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

حضرت وائل بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ ایک مسلمان کے جنازہ کی نماز میں اپنے ساتھ آپ پر دعا پڑھتے تھے خداوند اتیرافان بن فلان بندہ تیری امان اور پناہ میں ہے اس کو نذر قبر اور عذاب دوزخ سے محفوظ فرما۔ تو وہ دعا پورا کرنے والا اور حق کرنے والا ہے خداوند اس بندہ کی مغفرت فرما اس پر رحم فرما بیشک تو مغفرت اور رحم فرمانے والا ہے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کی بھلیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کا تذکرہ نہ کرو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت نافع ابو غالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز میں تودہ مردہ کے سر کے عمازی کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک قریشی خاتون کا جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے کہا اے ابو عمرہ! کنیت جناب انس بن مالک اس خاتون کی بھی نماز جنازہ پڑھائی اس وقت آپ جنازہ کے وسط کے عمازی کھڑے ہوئے اس وقت جناب علامہ ابن زبید نے معلوم کیا کہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی حدت اندہ کسی مرد کے اس طرح عمازی کھڑے ہوتے دیکھا جیسے آپ کھڑے ہوتے ہیں؟ حضرت انس نے فرمایا ہاں۔ (ترمذی، ابن ماجہ) لیکن صاحب ابوداؤد نے اس اضافہ کے ساتھ فرمایا کہ وہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سہل بن حنیف اور فیس بن سعد رضی اللہ عنہم قادیسیہ میں ایک جگہ پہنچے تو تھے ان کے سامنے ایک جنازہ گزر رہا تو یہ دونوں کھڑے ہو گئے جب انہیں بتایا گیا کہ یہ جنازہ یہاں کے ایک مقامی ذمی کا تھا ان دنوں دونوں حضرات نے کہلے کہ سرکار کے سامنے بھی ایک جنازہ گزر رہا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تھے اس وقت آپ کو بتایا گیا تھا کہ یہ جنازہ تو یہودی کا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کیا وہ انسان نہ تھا؟ (مسند علیہ)

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ
حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ مَعْرَضٌ لَهُ يَجُوزُ مِنَ الْيَهُودِيِّ فَقَالَ
لَدُنَّا هَكَذَا انْصَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِعُهُمْ - رَوَاهُ
الْبَرْمَنِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ بَيْتِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ كَيْسٍ رَافِعِ بْنِ الرَّادِيِّ
كَيْسٍ بِالْقُرْبَى -

۱۵۹۰ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمْرًا بِالْيَمَامِ فِي الْجَنَازَةِ لَوْ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ
وَأَمْرًا بِالْجُلُوسِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۵۹۱ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبِ بْنِ قَالَ لَاقَ جَنَازَةً
مَوْتٌ يَأْتِيَنَّ بَنِي عَلِيٍّ وَابْنُ عَتَّابٍ فَقَامَ الْحَسَنُ
وَلَمْ يَقْعُدْ ابْنُ عَتَّابٍ فَقَالَ الْحَسَنُ الْبَيْتُ قَدْ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَجَنَازَةً يَهُودِيٍّ قَالَ
نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۵۹۲ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ
حَتَّى حَادَرَتِ الْجَنَازَةَ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةٍ
يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
طَرَفِهَا جَالِسًا وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوا رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ
فَقَامَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۵۹۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ
نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَتَرَوْهَا فَارْتَفَعُوا لَهَا تَعْرِمُونَ
إِنَّمَا تَعْرِمُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)
وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ
فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا مَرَّتْ بِمَلَائِكَةٍ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۱۵۹۴ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا معمول یہ تھا جب آپ جنازے کے ساتھ جاتے تو
اس وقت کہ نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ کو قبر میں نہ رکھ دیا جاتا ایک موقع
پر ایک یہودی عالم نے سرکار سے کہا ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں تو سرکار انہی
وقت بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو (ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ امام ترمذی
نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا راوی بشیر بن رافع قوی
نہیں ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے تو ہمیں جنازہ کے ساتھ قبرستان میں کھڑے رہنے کا حکم دیا
لیکن بعد میں خود بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ
حسن بن علی امدان عباس رضی اللہ عنہم کے سامنے سے گزرا تو جناب حسن
کو کھڑے ہو گئے لیکن ابن عباس کھڑے نہ ہوئے اس موقع پر امام حسن نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کیا سرکار یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑے
ہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پہلے کھڑے ہوئے تھے لیکن بعد میں بیٹھ گئے تھے
حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جناب
حسن بن علی رضی اللہ عنہما (ایک جگہ) بیٹھے ہوئے تھے انکے سامنے سے ایک جنازہ
گزرنا تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جب جنازہ آگے بڑھ گیا تو امام حسن نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے تھے سامنے سے ایک یہودی
کا جنازہ گزرا تو آپ نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ آپ سے ایک یہودی کا جنازہ
بلند ہو اس لیے آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے سامنے سے یہودی نصرانی یا مسلمان
کا جنازہ گزرے تو تم اس کے لیے کھڑے ہو باؤ اور تمہارا کھڑا ہونا جنازہ کی
وجہ سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی وجہ سے ہے (احمد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے
ہو گئے آپ صریحاً فرماتے ہیں کہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو فرشتوں کے لیے کھڑے ہوا ہوں۔

حضرت مالک بن حبیرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں

جیب اس کو موت آئے اور اس کے لیے جنازہ کی نماز میں تین مسنون ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت واجب کر دیتا ہے اور جناب مالک بن عبیدہ کا قول تھا جب نماز جنازہ پڑھنے والے کم ہوتے تو اس حدیث کی وجہ سے ان کو تین صغول میں کھرا کرتے دابن الداد۔ ابن ماجہ لیکن امام ترمذی اس طرح روایت کیا کہ مالک بن عبیدہ جب نمازیوں کی تعداد کم سمجھتے تو ان کو تین صغول میں تقسیم کرتے اور یہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس مردے والے پر تین صغول نماز جنازہ پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دیتا ہے۔ ابن ماجہ نے اسی طرح روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی اللھم انت بہا وانت خلقتہا وانت ہدیتہا الی الاسلام وانت قبضت روحہا وانت اعلم بسرہا وعلانیہا بمن شفعنا فی غفرلہ۔

(ابوداؤد)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابو ہریرہ کی امامت میں ایک بچے کی نماز جنازہ پڑھی جس سے مطلقاً آرام کا گناہ نہیں ہوا تھا میں نے سنا انہوں نے نماز میں یہ دعا پڑھی اللھم ائذ من عذاب القبر۔ (مالک)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بچے کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھ کر یہ دعا پڑھتے (تو تم) خداوند اس کو ہمارا پیش رو پیشواذخیرہ آخرت اور ذریعہ ثواب بنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نا کمل بچے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ تو وارث ہو گا نہ اس کا وارث بن سکے گا یہاں تک کہ وہ دوسرے ترمذی لیکن صاحب ابن ماجہ نے اس کا کوئی وارث نہ ہو گا کہ الفاظ نقل نہیں کیے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام کسی (بلند) چیز پر کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے کھڑے ہو اور صاحب دارقطنی نے حجتی میں کتاب البناؤ کے ذیل میں روایت کیا۔

يَا مَوْتُ كَيْسِرِي عَنِّي ثَلَاثَةُ صُغُولٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أَدَجِبَ فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلًا لُجْنًا رَدَّ جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةَ صُغُولٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ عَبِيدَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءُ ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُغُولٍ أَدَجِبَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔

۱۵۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جَنَّتَا شَفَعَاءَ قَاغُفِرْلَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۹۶ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ ثُمَّ يَعْمَلُ حَظِيئَةً قَطْرًا فَمِيعَتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۱۵۹۷ وَعَنِ الْبَغَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَبْسُ عَلَى الْيَقُولِ قَاتِلَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ كَنَّا سَكَنًا وَقَرْمًا وَذَحْرًا قَاجِدًا۔

۱۵۹۸ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرْتِ وَلَا يُرْتِ حَتَّى يَسْتَهْمَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْ كُرْ وَلَا يُرْتِ۔

۱۵۹۹ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ لِيَا نَصَارِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الْإِمَامُ قَوْلِي شَيْءٌ وَالنَّاسُ حُلُفَاءُ يَعْنِي اسْتَقْلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي فِي الْمَجْتَبَى فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۶۰۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي دَقَّانٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي دَقَّانٍ قَالَ فِي مَرْصَدِ الذَّيْ هَلَكَ فِيهِ الْحَدَّثُ لِي لِحَدَّثِ الْأَنْصَبِ عَلَى الَّذِينَ نَصَبُوا كَمَا أَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رواہ مسلم)

۱۶۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُطِيفَةٌ حُمْرَاءُ.

(رواہ مسلم)

۱۶۰۲ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَرِيِّ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَمًا.

(رواہ البخاری)

۱۶۰۳ وَعَنْ أَبِي الْهَتَائِجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْفِنُوا رِجَالًا وَلَا نِسَاءً وَلَا قَبْرًا مُشْرِقًا وَلَا مُوَسَّوًتًا.

(رواہ مسلم)

۱۶۰۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَمَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقَعَّدَ عَلَيْهِ.

(رواہ مسلم)

۱۶۰۵ وَعَنْ أَبِي مَوْثُبٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقَبْرِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا.

(رواہ مسلم)

۱۶۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْعَةٍ فَتُحَرِّقَ نِيَابَتُهُ فَتُخْلَصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ.

(رواہ مسلم)

علی قبری

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد جناب سعد بن ابی وقاص نے اپنے مرض الموت میں فرمایا میرے لیے لحد بنانا اور اس میں اسی طرح کچی اینٹیں کھڑی کرنا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا گیا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرامگاہ میں سرخ چادر بچھائی گئی تھی۔

(مسلم)

حضرت سفیان ثمالی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے کوہان نما دیکھا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابو الیمان اسدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں کسی تصویر کو نہ چھوڑوں اعلان کو نہ ماروں اور کسی بلند قبر کو نہ بچھوں مگر اس کو پست کر دوں (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر گچہ دیا ستر کرنے اس پر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دیکھتے انکار پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دیکھتے انکار پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دیکھتے انکار پر بیٹھے گا تو اس کے کپڑوں میں آگ لگے گی اور اس کے جسم تک اثر پہنچے گا یا اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی قبر پر بیٹھے (مسلم)

دوسری فصل

١٤٠٦ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ يَأْتِيهِمْ يَسْرَةً
فَيَجْلِسُ أَحَدُهُمْ يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيْنَ هَذَا
جَاءَ أَوْ لَا عَمِلَ عَمَلَهُ فَبَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَكَفَدَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرَى)

۱۴۰۸ هـ وعین ابی عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا رواه الترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه وأحمد عن جابر بن عبد الله -

١٤٠٩ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ أَخْبَرْنَا دَاوُدُ بْنُ
أَحْمَدَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَالثَّلَاثَةُ فِي قَبْرِ دَاوُدَ
وَقَدْ كُنَّا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْقُرْمِيُّ وَدَاوُدُ
دَاوُدُ وَالتَّسْلِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ فِي بَعْضِهِ وَ
أَحْمَدُ.

۱۶۱۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ سَمِعْتُ
عَمْرًا يَقُولُ لَمَّا دَخَلْنَا فِي مَقَابِلِنَا فَنَادَى مُسَادِدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى
مَصَاحِبِهِمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَنَقَطَهُ لِلتِّرْمِذِيِّ)

۱۴۱۱ هـ وعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَبَيْتِ لَأَسْمَ -

(رواه الشافعي)

١٤١٢ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأَسْرَجَ لَهُ سِرَاجًا فَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ
الْقَبْرِ وَقَالَ تَحِيَّكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَدَاَهَا تَلَاةٌ
لِلْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي سُرُجِ الشُّعْرِ

عمرہ بن زبیر نے فرمایا کہ ہمیں منورہ میں دو حضرات قبر کھنڈا ...
... کرتے تھے ان میں ایک محمد بن سنانے اور دوسرے عسکری بن جابر بنے ط
کیا کان میں جو پہلے آئیں گے وہ پہلے اپنا کام شروع کر دیں گے اتفاقاً محمد
بن سنانے اول صاحب پہلے آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیلئے محمد تبار کی (شرح اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد ہمارے لیے ہے اور خدا و قیامت کے لیے ہے (ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ لیکن احمد نے اس حدیث کو حرجیر بن عبد اللہ سے روایت کیا)۔

حضرت ہشام بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا چوڑی اودھگری قبریں اچھی طرح کھودو اور دو تین تین شہیدوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور آگے اس کو ٹاڈ جس کو قرآن کریم زیادہ یاد ہو احمد ترمذی۔ ابوداؤد نسائی لیکن ابن ماجہ نے صرف اچھی طرح کے لفظ تک روایت فرمایا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احد کی جنگ کے دن میری بھوپھی میرے والد کی میت کو اپنے قبرستان میں دفن کرنے کے لیے لے آئیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ شہیدوں کو ان کے شہید ہونے کی جگہ لانا اور بعض درجہ میں دفن کرو اور احمد ابو داؤد و نسائی واری حدیث بالغایہ ترمذی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں سواکھڑف سے لٹایا گیا۔

رشافعی،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں اتارے تو آپ کے لیے چرخ
سے قبر میں روشنی کی گئی اور آپ نے مرنے کو قبر میں سر کی جانب سے لٹایا اور
فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے بہت نرم دل اور کثرت سے قرآن پڑھنے

اِسْتَاذُهُ صَوِيْتُ -

۱۶۱۳ وَ عَنْ اَبْنِ عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَوْ اِذَا اُخْفِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللهِ يَا اللهُ وَ عَلَى
مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ وَ فِي رَوَايَةٍ عَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ زَيْدُ ابْنُ عَدَاةٍ)

الثَّانِيَّةُ -

۱۶۱۴ وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُعْتَدٍ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفِيَ عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ
حِكَايَاتٍ بِسْمِ اللهِ وَ خِيَمًا وَ أَتَاهُ رُشٌّ عَلَى قَبْرِ ابْنِ رَزِيحٍ
وَوَضَعَهُ عَلَيْهِ حَصْبَاءً - (رَوَاهُ فِي مُشْرَمِ السُّنَّةِ وَ زَيْدُ
الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رُشٌّ -

۱۶۱۵ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَ
أَنْ تُرْطَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۶۱۶ وَ عَنْهُ قَالَتْ رُشٌّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ كَانَ الَّذِي رُشَّ الْمَاءُ عَلَى قَبْرِهِ يَلَاذُ بْنُ رَبَاحٍ
كَقَدْرِهِ تَدَا مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۶۱۷ وَ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَقِيتُ
عُمَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخِيَّ بِجَنَازَتِهِ فَدَفِنَ أَمْرًا لِي
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ تَأْتِيَهُ بِحَبِيرٍ فَلَمْ يَسْطِطْ
حَمْلُهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ قَالَتْ
الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعِي رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا فَتَوَحَّاهُمَا
فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَ قَالَ أَعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَ أَذْفَنُ
إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۱۸ وَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
۱۹

والا تھا۔ ترمذی لیکن صاحب شرح السنن نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں لائے تو یہ فرماتے تھے بسم اللہ و علی
اور ایک روایت میں علی سنتہ رسول اللہ منقول ہے راہمہ۔ ترمذی و ابن حجر
لیکن ابوداؤد میں علی سنتہ رسول اللہ مروی ہے۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مرسل روایت کرتے
ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر تین لپ دونوں ہاتھوں
سے بھر کر دالیں اور اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور
اس پر سنگریسے بھی رکھے (شرح السنن لیکن شافعی نے مرفوعی دالنے تک
الفاظ روایت کیے)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قبروں پر کچھ دھواں نہ کرنے اور ان پر کچھ لکھنے اور ان کو روندنا جانے
سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا گیا اور یہ کام جناب بلال بن رباح نے
مشک سے انجام دیا سرانے سے پانی چھڑکانا شروع کیا اور قدموں تک اسے
رواؤں (نہو جانے لگی)

حضرت مطلب بن عبد اللہ و داود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت
عثمان بن مظعون کا انتقال ہوا اور ان کے جنازہ کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو پتھر لائے کا حکم دیا لیکن وہ پتھر بھاری تھا جس کو
وہ صحابی اٹھانے کے تو سر کا کھڑے ہوئے آستینیں چڑھائیں جناب مطلب
کہتے ہیں جس نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی وہ فرماتے تھے میں نے سرکار کے بازوؤں
کی سفیدی کو دیکھا سرکار نے آستین اوچی کر کے پتھر کو اٹھا کر قبر کے سرانے رکھا
اور فرمایا میں نے اپنے بھائی کی قبر کا نشان بنادیا اور میرے اہل میں جو انتقال
کے گامیں اس کو ان کے قریب دفن کروں گا۔

(ابوداؤد)

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ما

عَائِشَةُ قَالَتْ يَا أُمَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ يَمُرُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ فَكَسَفَتْ عَنْ كَلْبَتِهِ قُبُورَهُ لَا مُشْرِقَةَ وَلَا لَاطِيئَةَ مَبْطُوحَةٍ يَبْطَحُهَا الْعَرَمَةُ الْحَمَامُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۱۹ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ بْنِ عَزِيزٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْرِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي إِخْرِهِ كَانَتْ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ -

۱۶۲۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَرُ عَظْمِ النَّمِيَةِ كَسَرٌ مَحْتَبَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے روضہ اقدس اور حضرت صدیق و فاطمہ کی قبروں کی زیارت کرنے دیں انہوں نے حجرہ مبارک میرے لیے کھولا تو میں دیکھا کہ یہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین سے ملتی ہوئی اولاد میں بلکہ اسی سرخ کنکریاں بھی ہوئی تھیں (ابوداؤد)

حضرت براہین عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے جب ہم قبرستان پہنچے تو ان کو دفن نہیں کیا گیا تھا وہاں سرکار قبلہ کی طرف مڑ کر کے بیٹھ گئے تو ہم بھی سرکار کے ساتھ بیٹھے (ابوداؤد۔ نسائی لیکن صاحب ابن ماجہ نے فرمایا ہم اس طرح بیٹھے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے میسا کر زندہ شخص کی ہڈی کو توڑنا۔ (مالک۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت ام کلثوم) کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب اشکبار بیٹھے تھے اس وقت سرکار نے فرمایا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو جناب ابو طلحہ نے عرض کیا میں ایسا فرد ہوں تو سرکار نے فرمایا تم قبر میں اترو چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادہ سے سگرات موت کے وقت فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ دو کونیاں لے کر لے کر دفن کرو اور نہ آگ ساتھ ہو جب مجھے دفن کر دیا جائے تو میری قبر پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا اس کے بعد اتنی دیر میری قبر کے پاس ٹھہرنا جتنی دیر اونٹ کو زن کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں قبر کے ماحول سے موانست حاصل کروں اور جان لوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جب تم میں کسی کا انتقال ہو

۱۶۲۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْتُ نَائِمَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْفَنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَإِذَا بَيَّتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يَمُارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَزَلْ فِي قَبْرِهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۲۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَاحِظُهُمْ وَهُمْ فِي سِيَاقِ الْعَوْنِ إِذَا أَنَامَتْ فَلَا تُصْعِقِي نَائِمَةً وَلَا تَارِفَا إِذَا دَفَنْتُمُوهُنَّ مُشْنُوهُنَّ عَلَى الثَّرَابِ شَتَا ثُمَّ لَكُمْ مَوَاحِلُ قَبْرِي قَدْ رَمَا بِي حَجَرٌ وَرَدَّ يَنْقُصُ لَحْمَهَا حَتَّى أَتَانِي بِكُمْ وَأَعْلَمُ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رَسُولَ رَبِّي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا

تو اس کو زیادہ دیر درو کو اور جلد اس کو دفن کرو اور میت کے سر ہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پانچویں سورہ بقرہ کی آخری آیات کی تلاوت کرو دیکھتی نے شب الایمان میں نقل کر کے فرمایا کہ یہ حدیث حضرت ابن عمر پر موقوف ہے۔

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب عبدالرحمن بن ابوبکر کا حبشی میں رکھ کے قریب انتقال ہوا تو آپ کی لاش مکہ لائی گئی اور ان کو وہاں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ حج کے لیے مکہ تشریف لائیں تو اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کی قبر پر اگر یہ شعر پڑھے (تو تمہارے مدت دراز تک ہم دونوں جہنم کی دو ہمنشینوں کی طرح سے تھے لیکن اس موقع پر یہ کہا گیا کہ ہم ہرگز بداندہوں گے لیکن جب میں اور مالک مدت دراز تک اٹھے رہنے کے باوجود جدا ہوئے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہم نے ایک راستہ کچھ نہیں گزاری تھی۔

یہ اشعار پڑھ کر جناب صدیق نے فرمایا کہیں اگر اس وقت رہی وقت انتقال، موجود ہوئی تو یہ وہیں دفن ہوتے جہاں انتقال ہوا تھا اور اگر میں آپ کے انتقال کے وقت آجاتی تو آپ کے سر سے کس بعد ذاتی ہوتی؟ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سعد کو قبر میں سر کی مہانب سے لٹایا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی جب اس کی قبر پر آئے تو سر ہانے کی مہانب سے اس پر تین لپ مٹی ڈالی۔

(ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر تکبیر لگاتے دیکھ کر فرمایا صاحب قبر کو ازیت دے دیا اسے (ایت نہ پہنچاؤ را حمد)

تَحْسِبُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيَقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ قَارِعَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِحَارِثَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّوْحِيُّ أَسَنَهُ مَوْثُوقٌ عَلَيْهِ۔

۱۶۲۳ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْغُبَرِيُّ وَهُوَ مَوْضِعُهُ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ كَدُّونَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَنْتَ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ

رَكْنَا كَتَمْنَا مَا فِي جَنَائِمِهِ جَعَلَهُ مِنَ الدَّهْرِ حَقٌّ قِيلَ لَنْ يَنْصَدَّ عَا فَلَمَّا تَعَرَّفْنَا كَأَنَّا دَمَارِكَا لَطُولِ ابْتِعَالِهِ كَمْ رَيْتَ لَيْلَةً مَعَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ سَعَتْ نَفْسُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا أَيْتُ مَتَّ وَلَوْ شِئْتَ نَفْسُكَ مَا زُرْتِكَ۔

(رواہ الذہبی)
۱۶۲۵ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَدْرَسَ عَلَى قَبْرِهِ مَا؟ (رواہ ابن ماجہ)

۱۶۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ تُعَاذَى الْقَبْرِ فَحَنَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

(رواہ ابن ماجہ)
۱۶۲۷ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِيًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْصَابُ هَذَا الْقَبْرَ أَوْ لَا تُؤْصَبُ۔ (رواہ أحمد)

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ میت کے لیے روئے کا بیان پہلی فصل

۱۴۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيِّفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظَنَرًا لِبُرْهَيْمٍ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّتْ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرِيقًا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحِمَةٌ ثُمَّ أَكْبَهَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْعَنْبُ يَعْرُونَ وَلَا تَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا فَكَلِمَاتُ يَعْنِي أَفَكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لِمَحْذُونٍ

(متفق علیہ)

۱۴۲۹ وَ عَنْ أَنَسَ مَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّ ابْنَاتِي قِيصَ قَاتِنَا فَأَرْسَلْتُ بِعِزِّي السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ يَهُوَمَا أَخَذَ ذَلِكَ مَا أَهْطَى وَكُلَّ عِنْدَهُ يَا أَحِبُّلِي مُسَمِّي فَلْتَصَبِّرْ وَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ نَعِيمًا عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنِيهَا فَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَآبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلَانِ فَدَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَنْقَعِقُ فَقَامَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحِمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْضَاهُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءُ

(متفق علیہ)

۱۴۳۰ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَشْكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كَتَبُوا لِي فَإِنَّمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرُودُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضور علیہ السلام کے صاحبزادے جناب ابراہیم کی دایہ کے شوہر ابی سیف قین کے گھر آئے یہاں سرکار نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر پیار کیا انہیں سونگھا اس کے بعد ایک مرتبہ اور سرکار کے ساتھ ابی سیف کے گھر گئے اس وقت جناب ابراہیم حالت نزہ میں تھے اور سرکار کی چشم مبارک سے اشک جاری تھے اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کہا سرکار آپ کی چشم مبارک سے اشک رواں ہیں تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کی رحمت ہے اس کے بعد اس گریہ کی حالت میں فرمایا آکھ سے آنسو بہتے ہیں دل بے چین ہے اس کے باوجود ہم یہی کہیں گے کہ جس میں ہمارا رب راضی ہو اور اسے ابراہیم ہم تمہارے فراق سے منگین ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی و جناب زینب زوجہ ابوالعاص کے کسی شخص کو رسول اللہ کے پاس یہ کہلا کر بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں میرا مطالبہ یہ ہے سرکار نے قاصد سے فرمایا تم جا کر میرا سلام کہہ کر کہنا اللہ تعالیٰ کی مٹھی اور مشیت جو چاہے بتا دے غایت کرتا ہے اللہ دلیس لے لیتا ہے اور ہر چیز کی اس کے یہاں عمر مقرر ہے لہذا بندے کو چاہیے کہ صبر کرے اور اجر چاہے لیکن صاحبزادہ نے دوبارہ اصرار کر کے قسم سرکار کو بلایا چنانچہ سرکار مع سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل ابی بن کعب زید بن ثابت و غیرہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جناب زینب کے گھر آئے تو بچہ کو سرکار کی گود میں دیا گیا اس وقت بچہ کی جان نکل رہی تھی یہ دیکھ کر سرکار اشکبار ہوئے اس وقت جناب سعد نے کہایا رسول اللہ یہ کیا بات ہے؟ سرکار نے فرمایا یہ رحمت ہے جس کو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم دلی بندوں کے ذریعہ ہم فرماتا ہے متفق علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن

مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَاحٍ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ
فَقَالَ قَدْ قَضَيْتُ قَوْلَا رَسُولِ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ يَبْكُونَ الْبُكَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُونَ فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّا اللَّهُ لَا يَهْدِي
بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَكَفَى لِعَذَابٍ بِهَذَا
وَأَشْأَانِي لِيَسْتَمِ أَوْ يَزِيحَهُ فَلَمَّا انْهَيْتَ لِيَعَذَابُ
يُبْكَاؤُ أَهْلِهِ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْغَدُودَ
وَسَقَى الْجُرُوبَ وَدَعَا بِدَمْعِ الْعَيْنِ هَلِيَّةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۳۲ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أُنْعِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى
فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَبْعِيْمُ بَرْنَةٍ شَمَّةً أَخَا
نَعْلٍ الْأَعْلَمِيِّ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مُنْ حَلَنَ وَصَلَنَ وَحَرَنَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۳ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبُّ فِي أُمَّتِي مِنَ أَمْرِ الْيَاهِلِيَّةِ
لَا يَزْكُرُهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالظُّلْمُ فِي الْأَنْسَابِ
وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِالْجُورِ وَالْتِيَاخَةُ وَقَالَ النَّبِيُّ إِذَا
لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرَابٌ
مِنْ قَطِرَانٍ وَدَرَمٌ مِنْ جَدَبٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ وَاصِيَةً
قَالَتْ إِنَّكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَصَبْ تَبْعِيْمُ بَرْنَةٍ وَرَبُّ
تَعْرِفُهُ فَوَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَتْ

بن عمر سعد بن ابی نقاس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ عبادت
کے لیے تشریف لے گئے جب ان کے گھر پہنچے تو حجاب سدا کو بے ہوشی کی حالت
میں پا کر مدینہ منت فرمایا کیا ان کا انتقال ہو گیا لوگوں نے کہا ابھی نہیں یا رسول
اس وقت سرکار کی چشمہائے مبارک سے اشک رواں ہو گئے مصما پر نے جب
سرکار کو اس حالت میں دیکھا تو وہ بھی رونے لگے تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے
نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں اور قلب محزون پر عذاب نہیں فرماتا بلکہ
زبان کی جانب اشارہ کر کے فرمایا اس پر عذاب کیا کہ یا رحم فرما دیتا ہے
اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کا جہاں سے مائتہ کوئی تعلق نہیں جو
منہ پٹے گریاں چاک کر کے جاہلیت کے دور کے طریقوں کو اپنانے کی بجائے
کے لیے روئے متفق علیہ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ رضی اللہ
عنہ پر مرض الموت میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بوی ام محمد اللہ مین
کے رونے لگیں جب انہیں ہوش آیا اور بوی کو روتے دیکھا تو کہا کیا
تمہیں یہ معلوم نہیں میں تو حدیث بیان کرتا رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص سے بڑی ہوں جو سوگ میں سر کے بال نوچے
حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں میں چار کام دور جاہلیت
کے ہیں جن کو لوگ نہ چھوڑیں گے (۱) اپنے حسب پر فخر (۲) دوسرے کے
نسب پر طعن (۳) ستاروں کی چال سے بارش کی توقع (۴) اور نوحہ کرنا
اس کے بعد فرمایا اگر نوحہ کرنے والی مرنے سے پہلے نوحہ کرے گی تو قیامت کے
دن گنہگار کی چادر اور غارش کے کرتے میں ملبوس ہوگی -

(مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا گزرا ایک خاتون پر جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی سرکار نے اس
فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو لیکن اس عورت نے کہا کہ آپ ایسا کیا کرتے ہیں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت پر رنج و محن کا ایسا عالم تھا

بَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَ بَرَاءِ بْنِ
فَعَالَتٍ لَمْ أَعْرِفَكَ فَقَالَ إِنَّهَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَاقَةِ
الْأَدْنَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْعَلَمِ
فَيَجِدُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَبْرِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۳۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمُسْلِمٍ مِنَ الرِّسَالَةِ لَا يَمُوتُ بِرِجَالٍ مِنْ ثَلَاثَةٍ
مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْكُمُ لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَتْ أُمُّ رَأْفَةَ
بِنْتُ أَبِي رَافِعٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْ ثَمَانٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
فَرَفَعِي رِوَايَةً لَهَا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ -

۱۶۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ
إِذَا قَبَضْتُ صُفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَهَا حَسَبٌ إِلَّا
الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے دو نولوں پر لعنت
فرمائی ہے (ابو داؤد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے دو نولوں پر لعنت
فرمائی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے
اور مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور
مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس نعمت کا بھی اجر
پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے دو نولوں پر لعنت
فرمائی ہے تو اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے اور
مصیبت سے دوچار ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے اور
مومن کو ہر کام میں اجر و ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس نعمت کا بھی اجر
پاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے (شعب الایمان)

۱۶۳۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّائِمَةَ وَالْمُسْتِمِعَةَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۳۹ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْوَقَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ خَيْرٌ
حَمْدًا لِلَّهِ وَتُكْرَمَاتٍ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمْدًا لِلَّهِ وَ
صَبْرًا فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ
يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِهِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۶۴۰ وَعَنْ آكِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ

عَمَلًا وَتَابَ يَكُونُ مِنْ مَرْضَى قَدْ آمَنَ بِكَ يَا عَلِيٌّ
قَدْ لَكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ -
(رواہ الترمذی)

۱۶۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ قَرْطَانٍ مِنْ أُمَّتِي أَخَذَهُ
اللَّهُ بِوَمَأِ الْجَنَّةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرْط
مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرْطَانِ مَوْقَعًا فَقَالَتْ
فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرْطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَمَا نَزَلَ أُمَّتِي كُنْ
يُصَابُوا بِمِثْلِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ
عَرِيبٌ -

۱۶۴۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى لِمَ لَيْسَ بِكَ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ
نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثُمَّ قُودًا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ
مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَيْدَكَ وَاسْتَرْجَعَهُ فَيَقُولُ
اللَّهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُوهُ بَيْتَ الْحَيِّ
(رواہ أحمد و الترمذی)

۱۶۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَذَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ
أَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ
بْنِ عَاصِمٍ الْإِزْدِيُّ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
بُرَيْدٍ سَوَاقًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْثُوقًا -

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَذَى شَخْلًا كَيْسِي بَرًّا فِي الْجَنَّةِ
(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ
عَرِيبٌ

۱۶۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَهُ
لَعْنِي وَجَعْتُمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا

مذہب ایک دروازے سے اس کے عمل آسمان کی جانب چڑھتے ہیں۔ اور دوسرے
دروازے سے اس کا رزق آسمان سے اترتا ہے اور جب اس بندہ کا انتقال
ہوتا ہے تو یہ دونوں اس کے لیے دوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان یہی ہے ان
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو ان بچوں کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ اس کو داخل جنت کرے گا اس موقع پر ام المومنین حضرت عائشہ نے
عرض کیا اور آپ کی امت میں سے جس کا صرف ایک ہی بچہ فوت ہوا ہو اس کے بچے

میں سرکار نے حضرت عائشہ سے فرمایا ہاں اسے نیک بخت اگر کسی کا ایک بچہ فوت
ہوا ہو حضرت عائشہ نے ایک اور سوال کیا اگر آپ کی امت میں سے کسی کا کوئی بچہ
ہی فوت نہ ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ایسے لوگوں کی مصیبتوں کا دوا ایم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا
ہے تم میرے بندے کی اولاد کی روح قبض کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں ہاں
سب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے باندہ کا میوہ چھین لیا فرشتے عرض کرتے
ہیں بیشک ملے ہوئی رب تعالیٰ پھر دیا ہے فرماتا ہے پھر میرے بندے کا بدلہ لیا
ہوا تو فرشتے کہتے ہیں اے مالک اس نے تیری حمد کی اور انا اللہ وانا الیہ راجعون پھر
اس پر رب کریم فرمائے گا کہ اس بندے کے لیے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اس کو تسلی
دی تو اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے (ابن ماجہ)
لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہم اس حدیث کو علی بن عاصم کی مرفوع
روایت کے علاوہ حمید بن عمار سے اور بعض محدثین نے محمد بن سوقر سے عبداللہ بن
مسعود تک موقوف کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو
تو اس کو جنت میں لباس پہنایا جائے گا (ترمذی) نے اس حدیث کو غریب
کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میرے
والد جناب جعفر کی لاش آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو ورنہ ان کو وہ عذاب پیش آیا ہے جو کھانے پینے سے روک دیتا ہے (ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ -)

لَا تَجْعَلُوا طَعَامًا فَقَدْ آتَاكُمْ مَا يَشْخَلُكُمْ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس مردے پر فوج کیا گیا اس پر قیامت کے دن اس فوج کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔

۱۴۲۴ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَجَعَ عَلَيْهِ قَاتُهُ يُعَذَّبُ بِمَا رَجَعَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن عبد الرحمن روایت کرتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے کہ کیا کر جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فوج گری کی وجہ سے مرنے والے پر عذاب نہیں ہوتا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا ابو عبد الرحمن پر اللہ رحم فرمائے انہوں نے غلط نہیں کہا ہے لیکن یا تو بھول گئے یا غلطی کی کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے جنازہ پر گزے جس پر فوج گری ہو رہی تھی اس وقت سرکار نے فرمایا یہ لوگ اس مرنے والی پر روہے ہیں اور اس پر اس وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا ہے (متفق علیہ)

۱۴۲۵ وَعَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ يَقُولُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَيِّ عَبْدٍ الرَّحْمَنِ أَمَّا لَنْتَهُ لَمْ يَكُنْ بِي وَلَكِنَّ نِسِي أَدْخَلًا لَأَنَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَهُودِيَّةٌ يُسَبِّحُ عَلَيْهَا فَقَالَ لَأَنْهُمْ لَيَكُونَنَّ عَلَيْهَا ذِكْرُهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی کی صاحبزادی کا مکہ میں انتقال ہوا تو لوگ تعزیت کے لیے آئے میں بھی گیا تو وہاں حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما موجود تھے میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا حضرت ابن عمر کے سامنے جناب عثمان کے صاحبزادے عمرو بن عثمان بیٹھے تھے ان سے جناب ابن عمر نے فرمایا تم رونے سے کیوں باز نہیں رہتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میت کے اہل فام کے رونے کی وجہ سے مردے کو عذاب کیا جاتا ہے حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ سنا ہے ابن عباس فرماتے ہیں میں مگر سے حضرت عمر کے ساتھ ہوں ہر واجب مقام ہیل پر پہنچے تو دیکھا کہ کیکر کے درخت کے نیچے ایک قافلہ مقیم تھا جناب عمر نے مجھ سے فرمایا جا کر دیکھو یہ کون لوگ ہیں میں نے جا کر دیکھا تو وہ جناب مصیب تھے میں نے جا کر بتایا تو آپ نے فرمایا جا کر بلا لاؤ میں نے جا کر جناب مصیب سے کہا اچلیں اور امیر المؤمنین سے چل کر ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر کو فیروز نے زخمی

۱۴۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ بَيْتَ لُثَمَانَ بْنِ عُثْمَانَ بِسَكَّةَ فَبَعَثْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قِيَامِي لِحَاجَاتِهِمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ وَبَيْنَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهٌ لَنَا تَهْنِئَةً عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرَتْ مَعَهُ عُمَرُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْتِ مَا آوَى قَادًا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ فَقَالَ أَهْبْ فَإِنْ نَظَرْتَ مِنْ هُوَ لَوَاكِي التَّوَكُّبِ فَتَنَظَّرْتُ فَإِذَا هُوَ صَهْبَبٌ قَالَ فَتَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ ادْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى صَهْبَبٍ فَقُلْتُ ارْجِعْ فَإِنَّهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَنَّ صَهْبَبَ عُمَرَ دَخَلَ صَهْبَبٌ يَتَكَبَّرُ يَقُولُ وَاللَّهِ كَيْفَ لِحَاجَاتِهِمَا

فَقَالَ عُمَرُ يَا مَعْشَرَ أَتَبِعِي عَلِيَّ وَوَدَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتَّبِعَنَّ لِيُعَذِّبَ بِبَعْضِ بَنِي
أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ دُكِرَتْ
فَدَايِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا وَاللَّهِ مَا
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتَّبِعَنَّ النَّبِيَّ
لِيُعَذِّبَ بِبَعْضِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَفَى إِنْ اللَّهُ يُزِيدُ الْكَافِرَ
عَذَابًا أَبَدًا وَأَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ
الْعَذَابُ وَلَا تَزِدُوا زِينَةً وَزِينَةُ أَهْلِ بَنِي عَبَّاسٍ
عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهِ أَشْرَكَ وَأَبْنَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا حَاجَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ ابْنُ حَارِثَةَ وَجَعَلَ قَابِئِ رِجْلِهِ
جَلَسَ يُعْرِفُ فِيمَا الْحَزَنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ مَسَائِرِ الْبَابِ
لَعَنِي شَيْءُ الْبَابِ فَأَنَاءَ رَجُلٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتَ حَقِيرَ
وَدَّكَ رَجُلًا هُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتْبَاهُنَ فَنَازَعَتْهُمَا آتَاهُ
الْثَّانِيَّةُ لَمْ يَطْعَمَتْ فَقَالَ أَنَّهُمْ قَاتَاهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ
وَاللَّهِ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ فِي
أَفْوَاهِهِمْ الْقَرَابَ فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا
أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَتَاؤِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۵۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ
قُلْتُ غَرِيبٌ فِي أَرْضٍ غَرِيبَةٍ لَا حَيَّةَ بَكَاءٍ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ
كَفُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذَا أَقْبَلَتْ أَمْرًا يُزِيدُ
أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَرِيئِي أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانُ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ
مِنْهُ مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَتُك -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا تو مصیب روتے تھے اور کہتے تھے میرے بھائی میرے آقا یہ سن کر جناب عمرؓ نے
فرمایا اسے مصیب تم مجھ پر روتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
یہ ہے کہ مردے پر اس کے بعض رشتہ داروں کے رونے کے سبب مذابہ ہوتا ہے
ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو میں نے حضرت عائشہؓ کو
اطلاع کی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے نہیں خدا کی قسم اگر تم
سرکار کے اس طرح حدیث بیان نہیں فرمائی کہ میت پر اس کے رشتہ داروں
کے رونے کے سبب مذابہ ہوتا ہے بلکہ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے کافر
پر مذابہ میں زیادتی ہوتی ہے اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا تمہارے
لیے قرآن کی یہ آیت کافی نہیں کہ کوئی شخص ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے
گا حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ہنسنا
اور دلا کا ہے ان ابی ملیکہؓ فرماتے ہیں ابن عمرؓ اس وقت کچھ بھی نہ کہہ سکتے تھے
حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو طغیہ موتہ میں زید بن حارثہؓ جعفر بن ابی طالبؓ اور عبد اللہ بن رواحہؓ
کی شہادت کی خبر ملی تو آپؐ اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے چہرے سے آنسو رنج و غم
ظاہر ہوتے تھے لو میں یہ دروازہ کی چھری یاد روئے کی درج سے دیکھ رہی ہوتی اس وقت
ایک صاحب نے لوہے کی چھری یاد روئے کے گھر کی عورتیں ایسا ایسا کر رہی ہیں۔
رہو کر رہی ہیں ہاں وہ وہی ہیں سرکار نے اس شخص کو مکہ دیا کہ ان کو جا کر رو کو وہ
شخص گیا اللہ واپس آکر بتایا کہ وہ خواتین اس کا کتنا نہیں مان رہی سرکار نے حکم
دیا پھر جا کر رو کو وہ شخص گیا اور تیسری مرتبہ اگر عرض کیا یا رسول اللہ وہ عورتیں
ہم پر غالب آگئی ہیں۔ ناوی فرماتی ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا ان خواتین کے
میں پر خاک ڈال حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس شخص سے کہا اللہ تیری ناک
کو خاک اودھ کرے تو نے وہ کام کیا جس کا تجھے سرکار نے حکم فرمایا تھا اودھ کر
حضرت ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال
ہوا تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں مسافر ہوں اور ابو سلمہؓ کا انتقال غریب وطن میں
ہو اس ان کے لیے اتنا دعویٰ کی کہ لوگ یاد کریں گے میں رونے کی تیاری میں
تھی کہ ایک اور عورت میرا ساتھ دینے کے لیے آگئی اسی وقت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر فرمایا کیا تم اس گھر میں شیطان کو داخل
کرنا چاہتی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ نکال دیا ہے یہ سن کر میں رونے
سے روک گئی اور بعد میں نہ روئی (مسلم)

۱۴۵۱ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُنْخِصَ عَلَى عَبْدِ
 ۲۳
 اللَّهِ بَيْنَ رَوَاحَةٍ فَجَعَلْتُ أَخْتَهُ عَمْرَةَ سَجِيئِي وَاجْتَلَاهُ مَا
 كُنَا وَكَانَا نُحْيِيهِ عَلَيْهِ فَقَالَ جِئْنِي أَكُنْ مَا قُلْتِ
 شَيْئًا الْأَوَّلُ لِي كُنَا إِلَاكَ نَادِي فِي رَوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ
 تَبْكِي عَلَيْهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۵۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 ۲۵
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ قَبِيحَةٍ تَمُوتُ كَيْفَ تَمُوتُ بِإِذْنِهِ
 قَبِيحٌ وَاجْتَلَاهُ وَاسْتَدَاهُ وَنَحْوُ ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ اللَّهُ
 بِهِ مَلَائِكِينَ يَكْفُرَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهْلَكْنَا أَكُنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسْبٌ -

۱۴۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيْمَنٌ مِنْ آلِ
 ۲۶
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ
 عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ
 دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالنَّهْمَ قَرِيبٌ -
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۵۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ
 ۲۷
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ
 عُمَرُ يُضْرِبُهُنَّ بِسُوطِهِ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ
 إِنِّي كُنْتُ وَتَحِيَّتِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا كَانَا
 مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ
 الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنْ اللِّسَانِ فَمِنْ
 الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۵۵ وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَبَّامَاتُ الْحَسَنِ
 ۲۸
 ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ أَمْرًا الْقَبَّةَ عَلَى قَبْرِ
 سَنَةِ ثُمَّ رَفَعَتْ قَبِيحَتِ مَا يُقَالُ يَقُولُ الْآهْلُ وَجَدْنَا
 مَا فَتَدَا فَكَلَامُهُ أَخْرَجَ بِلَاسِهِمَا فَانْقَلَبُوا -

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ
 بن رواحہ پر سکرات کھلم میں غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن عمرہ نے رونامہ
 کیا اور اسے پہاڑ اور ایسے ویسے تعریفی کلمات کہہ کر روئے لگیں اور جب عبد اللہ
 بن رواحہ غشی کم ہوئی تو بہن سے فرمایا کیا تم نے میرے پاس میں ایسا ایسا
 کہا۔ ایک روایت کے مطابق جب وہ فوت ہوئے تو ان پر کوئی دروہا (ستفن عید)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرے گا تو اس پر پٹنے
 والا کھڑے ہو کر کتاب لے کر میرے سر پر اور پہاڑ کی طرح تھا اور اس قسم کے کلمات
 کتاب تو اللہ تعالیٰ اس مرد پر دو فرشتے متعین فرما دیتا ہے جو اس کے سینہ
 پر سے مار کر کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن و غریب قرار دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انورہ نبوت میں سے
 کسی کا انتقال ہوا تھا عورتیں روئے کے لیے جمع ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو
 روک کر بھگایا یا تو مرگاہنے فرمایا اسے سطر انہیں چھوڑ دو انھیں روتی ہیں
 قلب رنجیدہ اور وقت مرگ قریب ہے۔

(احمد نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال ہوا تو عورتیں فوج کرنے
 لگیں اس موقع پر حضرت عمرؓ نے ان خواتین کو کوڑے سے مارا تو سرکار نے انہیں
 اپنے دست مبارک سے پیچے ہٹا کر فرمایا اسے عمر عمر و پھر خواتین سے غلامی شیطانی
 کی آواز سے دور ہو آپ نے فرمایا جو کچھ بودہ آنکھ سے اور دل سے ہونا چاہیے
 کیونکہ وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ اور زبان سے
 ہو وہ شیطانی عمل ہے۔

(احمد)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جب جناب حسن
 بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو یہودی نے ان کی قبر پر ایک سال
 تک خیر لکوائے رکھا اس کے بعد انھیں اس موقع پر ایک آواز سنائی گئی اسے
 لوگو جو کچھ گویا تھا کیا تم نے اس کو پایا تو دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ

۱۴۵۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَآبِي بَرْزَةَ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ
قَدَّأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا الرُّيَّةَ يَمْشُونَ فِي قَمِيصٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْفَعَلِ الْجَاهِلِيَّةُ
تَأْخُذُونَ أَوْ يَصْنَعُونَ الْجَاهِلِيَّةُ تَشَبَّهُونَ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَدْعُو عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ صُورَتِكُمْ قَالَ
فَأَخَذَهُ الرُّيَّةَ يَمْشُونَ وَلَمْ يَعُودُوا إِلَيْكَ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۵۸ وَعَنْ ابْنِ عُمرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبْعِدَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَأَةٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِمَا سَأَلَ
ابْنَ أَبِي قُرَيْبٍ عَنْهُ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَأْتِي عَنْ مَوَاتِنَا
قَالَ نَحْنُ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَارِفُهُمْ وَمَعَارِفُهُ
الْجَنَّةِ يَلْقَى أَحَدَهُمْ أَبَاهُ فَيَاخُذُهُ بِتَاجِيَةٍ تَوِيحُ فَلَا يَقَارِفُهُ
حَتَّى يَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتَّفَطُّ لَه)

۱۴۶۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَلَسْتُ أُمًّا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ لِي بَيْتٌ
وَحَدِيثُكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ نَعْلَمُ مَا
مِمَّا عِنْدَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْمَعِينَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فَتِ
مَمَّانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْمَعِينَ فَكَانَ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَهُنَّ وَمِمَّا عِنْدَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا مَنَعَكُمْ
أُمَّاؤُكُمْ تَعْتَمِدُنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدٍ هَذَا ثَلَاثَةٌ وَلَا كَانَتْ لَهَا
جِبَابًا بَيْنَ الْقَدَرِ فَقَالَ أُمَّاؤُكُمْ مَنَعَهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَشْتَبَيْنِ
فَأَعَادَهُنَّ مَوَاتِنَهُنَّ فَقَالَ وَاشْتَبَيْنِ وَاشْتَبَيْنِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۶۱ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عمران بن حصین اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں گئے تو سرکاسٹ دیکھا
کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے بعض لوگوں نے اپنی چادریں پھینک دی ہیں
اور صرف کرتے پہنے چل رہے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا کیا دور جاہلیت
کے کاموں پر عمل کرتے ہو یا یہ قرابا (شک راوی) جاہلیت کے دور کے کاموں
سے تشبیہ کرتے ہو میں نے سوچا تھا کہ تمہارے حق میں ایسی بددعا کروں کہ تمہاری
صورتمیں بدل جائیں راوی کہتے ہیں یہ سن کر سب نے اپنی چادریں اور لیں
اور پھر اس کا اعادہ کر لیا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایسے جنازہ کا اتباع کرنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ فوج کرنے
والی ہو۔ (احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص
نے کہا کہ میرے لڑکے کا انتقال ہو جس کا مجھے سخت صدمہ ہوا کیا تم نے اپنی محبوب
شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو فخر و دل
کی خوشی اور تسلی کا سبب بن سکے جناب ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ کچھ میں فوت ہونے والے پر کج عزت
میں کھیلتے رہتے ہیں وہ اپنے والدین میں کسی کو دیکھ کر اس کے دامن کو کپڑے لگے
اور اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے

(مسلم البخاری)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مرد آپ کی خدمت میں
حاضر ہو کر استفادہ کرتے ہیں اور عریضیں سننے میں ہمارے لیے بھی ایک دن تقرر
فرمائیں تاکہ اس دن ہم بھی حاضر ہوں اور آپ ہمیں بھی اسلام کے احکام سکھائی
جو اللہ تعالیٰ آپ پر نازل فرمائے ہیں سرکار نے فرمایا تم فلاں دن فلاں جگہ پر
جمع ہو جاؤ اسب ارشاد غنائین وہاں جمع ہو گئیں تو سرکار وہاں تشریف لائے ان
احکام سے ان کو آگاہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے سرکار کو سکھائے تھے پھر سرکار نے فرمایا
تم میں کوئی خاتون ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچوں کو اپنے سے پہلے اللہ تعالیٰ
کے یہاں بھیجا ہو تو یہ بچے اس کے لیے آگ (دروغ) سے پردہ ہی جائیں گے
ایک عورت نے کہا اگر کسی کے دو بچے فوت ہوئے ہوں پھر اس نے دوبارہ
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا
أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِقَضَائِهِمْ وَرَحْمَتِهِ إِنَّهَا قَدْ كُنَّا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ أَشْكَانَ قَالَ أَوْ أَتَانِ قَالَ لَوْ أَدَّوْاجِدُ
قَالَ أَدَّوْاجِدُ ثُمَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ السَّقَطَ لَيَجُزُّ
أُمَّهُ يَسْرِعُ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْ رَدَاهُ أَحْمَدُ وَ
رَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ -

۱۶۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ لَكَ
يَبْتَغُوا الْحَيَاةَ كَانُوا لَكَ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ
أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ أَجِبُ مِنْ كَعْبٍ
أَبُو الْمُسَيْنِ وَسَيِّدُ الْعُرَاوِ قَدَّمْتُ وَلِيدًا قَالَ دَوَّاجِدًا
رَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَابُ بْنُ مَاجَةَ وَكَانَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۱۶۴۲ وَعَنْ قُذَّافَةَ السُّرَّيِّيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ قَدْ أَتَيْتُكَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِبْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبُّكَ إِلَيَّ كَمَا
أُحِبُّ فَفَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ
ابْنُ فُلَانٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ
أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدَكَ يَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَكَ خَاصَّةٌ أَمْ لِي كَلَّتْ قَالَ بَلْ لِي كَلَّتْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۶۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ السَّقَطَ لَيُغْرَمُ رَيْدًا إِذَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ
النَّارَ فَقَالَ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمَرْغَمُ رَيْدًا إِذَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ
الْجَنَّةَ فَيَجِدُهُمْ يَسْرِعُونَ حَتَّى يَدْخُلَهُمَا الْجَنَّةُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۶۴۴ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنُ أَدَمَ مَاتَ

علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ
اپنے فضل و کرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا صحت سے مراد کیا ہے
اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو سرکار نے فرمایا ہاں دو بھی صحابہ نے عرض کیا
اگر ایک بچہ فوت ہوا ہو تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی اس کے بعد سرکار نے فرمایا
اس ذات اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچا مائع ہوئے
والا مل مال کما پنے مال کے ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ (مشیت الہی پر مبرور
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے دوزخ سے
دب و دست پناہ ہوں گے اس موقع پر جناب ابو ذر نے عرض کیا میں نے تو دو بچے بھی
میں سرکار نے فرمایا دو بھی (کافی ہیں) اس وقت رئیس القراء ابو المنذر جناب ابی
بن کعب نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف ایک بچہ کو رد لیا آخرت کے لیے بھیجا
ہے تو سرکار نے فرمایا ہاں ایک بھی کافی ہے راہن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے
اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

حضرت قزوینی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوتا تو اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی
ہوتا تھا اس سے سرکار نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس نے
عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم آپ کو بھی اسی طرح محبوب دکھے جس طرح میں اس
بچے سے محبت کرتا ہوں کچھ عرصہ تک سرکار نے اس بچہ کو نہ دیکھا تو معلوم فرمایا
کہ فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا تو صواب سے بتایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا۔ اس پر
سرکار نے اس کے والد سے فرمایا کیا تم اس بات کو محبوب نہیں دیکھتے کہ تم جنت
جس دروازے سے بھی جاؤ تو اس کو اپنا منتظر پاؤ۔ اس وقت ایک صحابی نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ اس شخص کے لیے خصوصی بشارت ہے یا ہم سب کے لیے تو
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کچا بچہ رب کریم سے اس وقت جھکڑا کرے گا جھکڑا کرے والدین
دوزخ میں جائیں گے اس وقت کہا جائے گا اے رب کریم سے جھکڑا کرے
والے بچے اپنے والدین کو جنت میں لے جاؤ وہ قراں و شاد الہان کو
جنت میں لے جائے گا۔ (راہن ماجہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے غفرائے گا

صَبَرَتْ وَاحْتَسَبَتْ عِنْدَ الصَّدَقَةِ الْأُولَى لَمَّا أَرَادَ لَكَ
كُتَابًا دُونَ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۴۵ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَنْ مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمِيَّةٌ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ
فَيَنْتَكِرُهَا وَلَنْ كَانَ عَمَلًا مَا يَخُوضُ لِهَذَا اسْتِجَاعًا
إِلَّا حَبَّ دَامَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ مَا عَظَاهُ
وَمَثَلُ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبُ بِهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)
۱۴۴۶ وَعَنِ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ
فَرَأَى مِنَ الْمَصَائِبِ -

۱۴۴۷ وَعَنْ أُمِّ الدُّنَايَا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدُّنَايَا
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لِيُعْطَى رَافِي بَابِي مَنْ تَبْعَكَ
أَمَّا إِذَا صَابَهُ مَا يَجُوزُ حَيْدُ وَاللَّهُ ظَنُّ أَمَّا بَقَرُ
عَمَّا يَكُونُ احْتِسَابًا وَمَصْدُورًا وَلَا حِلْمًا وَلَا عَقْلًا فَقَالَ
يَارَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا أَهْوَدَ وَلَا حِلْمًا وَلَا عَقْلًا قَالَ
أَعْطَيْتُمْ مَنْ جَلِيٍّ وَ عِلْوِيٍّ -

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

پہلی فصل

۱۴۴۸ عَنْ جَبْرِ بَنِيَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَدْ دُرِّدَهَا وَنَهَيْتُكُمْ
عَنْ لُحُومِ الْأَعْمَانِ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَأَ اللَّهُ وَ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ بِنَا لَا فِي سِقَاؤِهِ فَاسْتَرُوا فِي الْأَعْيُنِ
نَهَيْتُمْ وَلَا تَقْرَبُوا مُسْكِرًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اگر تو پہلی مصیبت پر میرے کہے اللہ سے اجر چاہے تو میں تیرے لیے جنت کے
ثواب سے کم پر راضی نہ ہوں گا یعنی جنت عطا کر دوں گا۔ (ابن ماجہ)
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان مرد اور مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت
آئے اور وہ مصیبت کو یاد کر کے خواہ اس کو کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو مگر اللہ و
امالیہ راجعون پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو اسی طرح ثواب سے نوازتا ہے جتنا کہ
مصیبت کے وقت اس کے پڑھنے سے اجر ملتا ہے۔

(احمد بیہقی و شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسم بھی ٹوٹ جائے تو اس کو
اللہ و امالیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔
حضرت ام دودار رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے جناب ابواللہ
سنا دہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوالقاسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
کہ ارشاد فرمایا رب کریم نے جناب علیؑ علیہ السلام سے فرمایا اے علیؑ
میں تمہارے بعد ایک امت کو مبعوث فرماؤں گا جس کی کیفیت یہ ہوگی کہ
انہیں جیبان کی پسندیدہ چیز پیلے گی تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کریں گے اور
اگر ایسی چیز ملی جو انہیں پسند نہ ہو تو اس پر صبر کریں گے اور محض اجر و ثواب
کا طالب ہوں گے ہاں حالیکہ نہ تو ان کے پاس علم ہوگا نہ عقل یعنی غم میں ہوں
گے جو جناب علیؑ نے خزل یا دب کی طرح ہوگا کیونکہ نہ تو ان کے پاس علم ہوگا

زیارت قبور کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی
زیارت کیا کرو میں نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع
کیا تھا اب جب تک اور جتنا باہر ذخیرہ کر سکتے ہو۔ میں نے تمہیں نہیں منع کیا
کہ علانہ کہیں چیز سے منع کیا تھا اب تم سب میری باتوں سے پہلے سکے ہو
بشرطیکہ وہ نشا و نہ ہو (مسلم)

۱۴۵۹ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ زَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أَبِيهِ كَبْكِي وَأَبْكِي مِنْ حَوْلِكَ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَمَكَرَ يُؤْذِنُ لِي وَأَسْتَأْذِنُهُ فِي أَنْ أَدُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزِدْتُ الْعُيُودَ وَفَاخَتْهَا كُنُوزُ الْمَوْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۶۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَذَاكَ لِإِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْإِجْعُوتِ نَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۱۴۶۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعْبُورَ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ يُدْعِيهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْعُيُودِ يُخَفِّرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

تیسری فصل

۱۴۶۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخِيَالِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَنَا كُمْ مَا تُوَعِّدُونَ عَذَابًا مُؤْتَلُونَ وَذَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْإِجْعُوتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ الْعَرَقِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۶۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَنِي فِي زِيَارَةِ النَّبِيِّ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَعِدِّينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے وہاں جا کر خود بھی روئے اور ساتھ ہی کو بھی دلایا پھر فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی اجازت طلب کی تھی تو نے اس کے علاوہ میں نے ان کی قبر کی زیارت کی بھی اجازت مانگی تھی وہ مل گئی میرا کہنے فرمایا تم قبروں کی زیارت کیا کرو گے کہ یہ موت کو یاد دلائی ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب تعلیم دیتے اور یہ فرماتے جب تم قبرستان جاؤ تو یہ کلمات کو (ترجمہ) اس بستی کے مسلمان اور مومن رہنے والوں پر سلامتی ہو بیشک اللہ نے پورا توہم بھی مغفرت تم سے ملاقات کرنے والے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کے طالب ہیں (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قبرستان تشریف لے گئے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے قبور والو تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم پر بیعت کر گئے ہم بعد میں آنے والوں میں سے ہیں (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی میرے یہاں باری ہوئی تو سرکارِ رات کے آخری حصے میں قبرستان تشریف لے جاتے اور وہاں یہ کلمات فرماتے اس سبب کی یا خدا راقم تم پر سلامتی ہو تمہیں وہ چیز مل گئی جس کا تم سے کل تک کا وعدہ کیا گیا تھا اور تمہیں ہلکت دی گئی تھی اور ہم بھی انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں خداوند البقیع عرق کے مومنین کی مغفرت فرما۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس طرح اس مغموم کو یاد کروں مجھے آپ زیارت قبر کے بارے میں رہنمائی فرمائیں تب سرکار نے فرمایا

وَيُنَادُوا الْمُسْتَخِيرِينَ فَلَنَأْمُرَنَّهُمْ أَنْ يَكُونُوا لِلْجَعْفَرِيِّ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُهُ الْحَدِيثُ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِي بَرْزَةَ أَوْ أَحَدَهَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ بَرًّا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

۱۴۴۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُكَفِّرُ فِي الدُّنْيَا وَتُنَادِرُ الْآخِرَةَ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۴۴۹ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَعَنَّى زَكَاةَ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ ابْنُ

مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ

قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَتْ قَبْلَ أَنْ

يُرَخِّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رَحْمَتِهِ الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا كَرِهَ زِيَارَةُ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

لِيَقْلَقَنَّ مَبْرُورَهُمْ وَكَرِهَتْ جَعْرَتُهُنَّ لَتَهُ

كَلَامُهُ -

۱۴۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي

فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِي دَاوُدَ بْنَ تَمِيمٍ

وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ رَجُلِي وَأَبِي فَلَمَّا دَخَلَ عَمَرَ مَعَهُ

فَوَالَهُ مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى شَيْئَانِي حَيًّا

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

مِنْ عَمَرَ -

تم زیارت قبر کے وقت یہ کلمات کو اسے ہستی کے مومن اور مسلمان رہنے والوں کو یاد دلانا

پیشروں اور پیچھے رہنے والوں کی مغفرت فرما اور بیشک اگر اللہ نے چاہا تو ہم

حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفاظ حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن والدین کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے

تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکو کاروں میں لکھا جاتا ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب

تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے ریلیتی اور آخرت کے

یاد دلانے کا سبب بنتا ہے - (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے (احمد)

ترمذی ابن ماجہ لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و صحیح ہے لیکن بیاض

کیا اور بعض علماء نے فرمایا یہ حکم ابتدائی دور میں تھا لیکن جب زیارت قبر

کی رام اجازت دی گئی تو اس میں خواتین اور مرد بھی شامل ہو گئے لیکن

بعض علماء نے حدیث نے فرمایا سرکار نے عورتوں کے لیے قبور کی زیارت کو

نا پسندیدہ قرار دیا ہے کیونکہ نہ تو وہ زیادہ صابر ہوتی ہیں اور نہ جزم و دفر

میں کمی کرتی ہیں -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب میں اپنے چھوٹی

جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما میں آتی تو اپنی اور دھنی انہما

دیکھتی تھی اور یہ کہتی کہ یہاں میرے شوہر اور میرے والد آہام فرما لیکن

جب وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو خدا کی قسم میں اپنے کپڑوں

کو سمیٹ کر چادر سے خوب ڈھک کر حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے چھوٹی

آتی ہوں (احمد)

کتاب الزکوٰۃ

پہلی فصل

زکوٰۃ کا بیان

١٤٤٨ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَدْمُهُمْ إِلَى شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا إِذَكَ فَاعْلِمُوا أَنَّهُمْ قَدْ قَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ مَالِهِمْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا إِذَكَ فَاعْلِمُوا أَنَّهُمْ قَدْ قَرَضَ عَلَيْهِمْ مَدَقَّةَ نُفُوسِهِمْ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ فَارْجِعْ عَنْهُمْ فَعَرِّضْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا إِذَكَ فَإِيَّاكَ وَكَذَلِكَ أَمْرُكُمْ وَالَّتِي دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

١٤٤٩ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَالِحٍ ذَهَبَ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي
مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِمُ
مِنْ نَارٍ قَاحِيَةٍ عَلَيْهِمَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ كَيْ كَوَى
بِهَا جَنْبُكُهُ وَجَمِئَتُهُ وَكَلْهَرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُمِّدَتْ
لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَتْ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتَّى يُقْفَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِنَّمَا إِلَى
الْجَنَّةِ ذُلَامًا إِلَى الشَّارِقِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَمْ
يُؤَدِّ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا
حَقُّهَا يَوْمَ رُودِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ يُطْلَعُ لَهَا
بِغَامٍ قَرَقَرًا وَقَدْ كَانَتْ لَا يُقْفَدُ مِنْهَا فِصِيلًا وَاحِدًا
تَطْلَعُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعُشَّةُ بِأَفْوَهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ
أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أَخْرَاجُهَا فِي يَوْمٍ كَانَتْ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْفَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ

زکوٰۃ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صحابہ کرام کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل یمن کی ایک قوم کی طرف جا رہے ہو پہلے تو تم انہیں اللہ کی توحید اور میری رسالت کا درس دینا اگر وہ اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ رب العالمین ہے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں میں تقسیم کی جائے گی اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو ان کے عمدہ مال سے صرف نظر کرنا اور مظلوم کی دعا دینے سے ڈر نہ رہنا کیونکہ مظلوم اور رب کریم کے درمیان کوئی حجاب مائل نہیں ہوتا۔

(مستحق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے اور چاندی کا مالک اگر اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنا کر گرم کر کے اس کے سپرد پیشانی اور پیچھے کو دانا جائے گا اور اس عمل کی اس دن نگرار کی جائے گی جس کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی پھر بندوں کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھیں گے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ کے بامے میں کیا حکم ہے تو سرکار نے فرمایا اور اونٹوں کا مالک اگر ان کا حق ادا نہیں کرتا تو ان کو پانی پلاتا ہے نہ ان کو دوہتا ہے تو اس مالک کو قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں منہ کے بل ڈال دیا جائے گا پھر اس کے تمام اونٹوں کو جن میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا تو منہ دکر کے لایا جائے گا جو اس کو اپنے پیروں سے پھلیں گے اور دانٹوں سے کاٹیں گے اور یہ سلسلہ اس تمام دن جاری رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ یہاں تک کہ ان بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ کی۔ رسول اللہ

إِنَّمَا إِلَى الْجَنَّةِ فَلَمَّا رَأَى النَّارَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتِ
وَالْعَمَلُ قَالَ وَلَا صَاحِبَ بَعْمٍ وَلَا غَنِيٍّ لَا يُؤَدِّي وَهِيَ
حَقُّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِلْمَةِ يُطْعَمُ نَهَا بِقَاعٍ فَتَرَكِي
لَا يَفْقِدُ وَهِيَ خَيْرٌ لَيْسَ فِيهَا عَقَصَاءٌ وَلَا جَمْعَاءٌ
وَلَا عَقَصَاءٌ تُطْعَمُ بِقَدْرِهَا وَتَعْلَاهُ بِأَهْلٍ فِيهَا
كُلُّهَا مَرَّةً عَلَيْهِ أُولَاهَا رَدَّ عَلَيْهِمْ أَغْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَتْ
بِمَقْدَارِهَا عَمَلٌ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُفْضَلَ بَيْنَ
الْوَسَاءِ وَتَمَّتْ سَبِيلُهَا إِلَى الْجَنَّةِ فَلَمَّا رَأَى النَّارَ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتِ لَيْسَ كَانَ مَا لَمْ يَكُنْ مَلَكَ
هِيَ لِرَجُلٍ وَذَلِكَ رَجُلٌ يَسْتَرْقِي رَجُلًا رَجُلًا أَجْرًا
فَأَمَّا الْآخِي هِيَ لِرَجُلٍ وَذَلِكَ رَجُلٌ رَجُلًا رَجُلًا وَفَعَلًا
وَنَزَلُوا عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَعَمِي لَهُ وَذَلِكَ رَجُلٌ
هِيَ لِرَجُلٍ وَذَلِكَ رَجُلٌ رَجُلًا رَجُلًا رَجُلًا رَجُلًا
يَسْتَرْقِي هِيَ فِي كَلْبِهَا وَلَا رَقَابَتَا فَعَمِي لَهُ يَسْتَرْقِي
وَأَمَّا الْآخِي هِيَ لِرَجُلٍ وَذَلِكَ رَجُلٌ رَجُلًا رَجُلًا رَجُلًا
لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَّا أَكَلَتْ
مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ أَوْ التَّرْوِضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ
لَهُ عَدَدًا مِمَّا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدٌ
أَوْ رَأَتْهَا وَأَبْغَا لَهَا حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَرَفَهَا
فَأَسْتَنْتُ شَرْقًا أَوْ شَرْقَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ
عَدَدًا لَهَا وَرَأَتْهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرْبُوعًا صَاحِبُهَا
عَلَى نَهْرٍ فَتَرَبَّتْ مِنْهُ وَلَا يُؤَيِّدُ أَتَى يَسْعَى إِلَّا كُتِبَ
اللَّهُ لَهُ عَدَدٌ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللَّهُ قَالَ لَحْمُهَا قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِي الْحَبْرِ هِيَ إِلَّا
هَلِيَّةٌ الْآيَةُ الْفَادَةُ الْعَبَايَعَةُ قَسَنٌ يَعْمَلُ
وَيُشَقَّالُ ذَرَّةٌ خَيْرٌ لِيَوْمِهِ وَمَنْ يَعْمَلُ وَيُشَقَّالُ ذَرَّةً
شَدِيدَةً - (زَوَاهُ مُسْتَلَمٌ)

۱۶۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤَدِّي زَكَاةً مُبْتَلًى

صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا گیا یا رسول اللہ کا یوں اور کبر لیں کے متعلق
کیا ارشاد ہے تو سر کا سنے فرمایا اس کو سارے گلے (ریڑی) کے ساتھ ایک
ہوا رسید ان میں ڈال دیا جائے گا ان کا یوں اور کبر لیں کے سینک سالم
اور سید سے ہوں گے وہ مالک کو سینکوں سے ماریں گی اور کھروں سے کھلیں
گی ان میں سے ایک ریڑی بجائے گا تو دوسرا اس کی جگہ لے گا اور اس میں دلوں
کا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ
ہو گا اور جنتی جنت کی راہ لیں گے اور دوزخی دوزخ میں ڈالے جائیں گے
سر کا سر دریافت کیا گیا کہ گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے تو سر کا سر فرمایا
گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک قسم تو انسان کے لیے گناہ اور وبال کا سبب
ہوتی ہے دوسری قسم اس کی پردہ داری کرتی ہے اور تیسری قسم انسان کے
لیے اجر و ثواب کا سبب ہوتی ہے پہلی قسم وہ ہے جس کو انسان ریاکاری خود
فائش اور اسلام دشمنی کے لیے پالتا ہے اور جو قسم پردہ پوشی کرتی ہے اس کا
تعلق ان گھوڑوں سے ہے جن کو راجہ میں باندھا اور ان کی گردنوں اور
کمر میں لٹکا حق نہیں بھولا تو یہ گھوڑے اس کے لیے پردہ پوش ہیں اور اگر وہ
ثواب دلوانے والے وہ گھوڑے ہیں جو انسان نے چراگاہ یا سبزہ زار میں اٹار
کر حق اور مسلمانوں کے لیے چھوڑ دیئے اور وہ اس چراگاہ یا سبزہ زار میں بوجھ
بھی کھاتے ہیں وہ اس کے نامہ اعمال میں کھاجا تا ہے اسی طرح ان کی لید
اور پیشاب کی مقدار کے مطابق نیکیاں ملتی ہیں اسی طرح یہ گھوڑے اگر
رستوں کو توڑ کر ایک میدان سے دوسرے میدان تک دوڑ لگاتے ہیں تو ان کے
قدموں کی مقدار اور ان کے لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق اس انسان
کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں ان گھوڑوں کا مالک اگر ان کو نہر پر
پانی پلانے کے لیے لے جاتا ہے اور وہ اس جگہ پانی پیتے ہیں تو پانی کی مقدار
کے مطابق اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں سر کا سر گدھوں
کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں احکام نازل نہیں
ہوئے مگر اس سلسلہ میں یہ آیت کافی و کافی ہے جس نے ایک ذرہ برابر نیکی
کی وہ اس کو دیکھے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر برائی کی تو وہ اس کو بھی دیکھے گا

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے

لَمَّا لَمْ يَوْمَ الْعِيْمَةِ شَجَاعًا أَقْدَمَ لَهُ رَيْبَتَانِ يُكْوَفُ
يَوْمَ الْعِيْمَةِ نَحْرُ يَأْخُذُ بِرُكْبَتَيْهِ يَعْنِي شِدَّةَ قِيَرٍ ثُمَّ
يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كُنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ
يَبْغُلُونَ إِلَايَةَ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۶۸۱ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يَكْوِدُ
حَقَّهَا إِلَّا أَقْبَى يَوْمَ الْعِيْمَةِ أَغْطَرَهُ مَا يَكُونُ وَاسْمُهُ
تَغَاهُ يَأْخُذُ فِيهَا وَتَنْطَلِحُهُ يَقْدُرُ فِيهَا كُلَّمَا جَاوَزَتْ أَهْلُهَا
رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُغْنِي بَيْنَ النَّاسِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۸۲ وَعَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكَ الْمُسَدِّقُ فَلْيَصِدْ مِنْهُ
وَهُوَ عَنكَ رَاضٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۶۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُ أَتَى بِصَدَقَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ إِذَا أَتَى
الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ

۱۶۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَاقَةِ فَوَقَّعَ مِنْهُ ابْنُ
جُمَيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ
فَقِيرًا فَأَخَذَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَكَانَ تَطْلُبُونَ
خَالِدًا أَقْبَى أَحَبَّسَ أَذْرَاهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَبِهِ عَنِّي دَوَسْتُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا
عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ مِثْلُ آبَائِهِ

اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کے لیے یہ سال گننے سانپ کی شکل میں بنادیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ سانپ اس شخص کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا اور یہ سانپ اس مال لالے کی دونوں باجھوں کو کچر کچرے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد سر کاٹنے پر آیت عداوت فرمائی بخجل لوگ یہ گمان نہ کریں آخر قیامت تک دنیاوی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کسی کے پاس اونٹ لگے یا بکری نہیں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن یہ جانور اس حالت میں لاسے جائیں گے یہ جانور بڑے اور بڑے ہوں گے اور وہ اس کو اپنے پیروں سے کچلیں گے میٹرو سے ماریں گے جب ایک جانور گزر جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ آجائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ ہو جائے گا (متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس صدقات وصول کرنے والا آئے تو روٹے دنت وہ تم سے راضی ہو۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن ابی لوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہو تو آپ فرماتے خداوند اطفال پر رحمت نازل فرما میرے والد جب سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا عدا آل ابی لوی پر رحمت نازل فرما دیکھاری و مسلم ایک اور روایت کے مطابق اس طرح مروی ہے جب کوئی سرکار کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتا تو آپ کہتے خداوند اطفال پر رحمت نازل فرما

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کی وصولیوں کے لیے بھیجا تو سرکار کی خدمت میں عرض کیا کیا کہ ابن جمیل۔ خالد بن ولید اور جناب عباس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے تب سرکار نے فرمایا کہ ابن جمیل نے کفران نعمت اس لیے کیا کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔ لیکن خالد کی بات یہ ہے کہ تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو کیونکہ اس نے اپنی زمین اور مسلمان جنگ راہ خدا میں وقف کر دیا ہے رہا معاملہ جناب عباس کو ان کی زکوٰۃ ادا اس کی مثل (دوسرا رویوں) کا میں حنا میں ہوں اس کے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۶۸۵ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ إِثْرِ بَيْعَانٍ لَهُ ابْنُ النَّبِيِّتَيْهِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا اسْتَعْمَلَ هَذَا الْهَدْيَ فِي فَخْطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْأَلُكُمْ رِيحًا لَا تَمُوتُ عَلَى أَمْرٍ بَرٍّ وَلَا فِي اللَّهِ قِيًّا فِي أَحَدِهِمْ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَلِيهِمْ هَدْيِيَّةٌ أَهْدَيْتُ لِي فَهَلَا حَبَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَدْبَيْتُ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُمَا لَا أَمْرًا وَلَا دِينِي نَفْسِي سِيَّاهُ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا إِلَّا حَبَسَ يَوْمَ النِّعَمَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُحَاءٌ أَوْ بَقَرًا لَهُ خَوَارٍ أَوْ شَاةٌ يَتَعَرَّضُ رُحْمَ بَدَنِهِ حَتَّى لَا يَبْقَى عَصْرَةٌ لَّنْظَمِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَذَا حَبَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَدْبَيْتُ أَيُّهُمَا لِي سِيَّاهُ أَمْرًا وَلَا دِينِي عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ مِّنْ دَرْعٍ إِلَى مَحْظُورٍ فَهُوَ مَحْظُورٌ وَكُلُّ دَخِيلٍ فِي الْعَصْرِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُونُ حَكْمًا عِنْدَ الْإِثْرِ وَكَحُكْمِهِ عِنْدَ الْإِثْرَيْنِ أَمْرًا لَهَذَا فِي شَرْحِ السُّنَنِ

۱۶۸۶ وَعَنْ عِدَّتِي بَيْنَ عَمِيرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلَ نَهْهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْتُمْ مَنَا وَصِيطًا فَمَا قَوْلُكَ كَانَ عَمَلُكَ تَأْتِي بِهِ يَوْمَ النِّعَمَةِ - (دَوَاهِ مُسْلِمٍ)

ہ کے ختم ہونے کے وقت بھی وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت

دوسری فصل

۱۶۸۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَالَّذِينَ يَكُونُونَ الدَّهَابَ وَالْوَصْنَةَ كَبُرَ ذَلَالَتُهُمْ عَلَى بَنِي قَنَازٍ عَمْرًا أَتَا أَقْبَرَهُمْ عَنْهُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ

لے عزم نہیں جاسے کہ انسان کا چپاس کے لیے بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے (متفق علیہ)
حضرت ابی حمید شاعیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی زاد کے ایک شخص کو جو ابنِ تبیہ کے نام سے مشہور تھے صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر فرمایا جب یہ وصولیابی سے واپس آیا تو وصول شدہ مال لا کر پیش کر کے کہنے لگے کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص پر تشریف لائے اور خطبہ کے دوران فرمایا میں تم میں سے لوگوں کو ان صدقات کی وصولیابی کے لیے مقرر کرتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار و اقتدار عطا فرمایا ہے ان وصول کنندگان میں سے ایک صاحب اگر کہے ہیں کہ یہ تو صدقات کا مال ہے اور یہ وہ مال ہے جو مجھے ہدیہ کیا گیا ہے ایسا شخص اپنے باپ یا مال کے گھر میں بیٹھ کر کیوں نہیں دیکھتا کہ اس کو تحائف دے دیا جاتے ہیں یا نہیں اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے بقصد میں میری جان ہے کوئی شخص اس مال سے کچھ بھی نہیں حاصل کرتا مگر وہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں لائے گا کہ وہ مال اس کی گردن پر رکھا ہوگا اگر یہ تحفہ اوست ہوگا تو اس کی سی آواز ہوگی اور اگر گائے یا بکری ہوگی تو ان کی سی آواز ہوگی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور آپ ہاتھ اٹھاتے بلند تھے کہ میں بغل مبارک کی سفیدی ظاہر ہو رہی تھی دعا میں آپ یہ کلمات کہے خداوند اکیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے خداوند اکیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا ہے (متفق علیہ) لیکن خطاب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں کہ وہ شخص اپنے والدین کے گھر میں بیٹھ کر دیکھتا ہے حضرت مدنی بن قریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو تم کسی کام پر متعین کریں اور وہ شخص اس سلسلہ میں سوئی کے ناکہ کی برابر یا زیادہ چیز کو چھپائے تو یہ ایسی خیانت ہے جس کا قیامت میں مواخذہ ہوگا (مسلم)

م تھی یا نہیں اور اسی مفہوم کو صاحبِ شرح السنہ بھی نقل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت نازل ہوئی تو مسلمانوں کو بہت گراں ہوا اس موقع پر بنابِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہاری اس فکر کو دور کرانا ہوں

وہی کیفیت ہے جو اس کے کرنے کے وقت تھی یا نہیں۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۹۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَيْهِ الْخَوَلُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَجَتُهُ جَاهِلَةٌ أَهْلُهُ وَقَوَاهُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ -

۱۴۹۴۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَبَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْيِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُفَ خَرَصَ لَكَ فِي ذَالِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّيَمِيمِيُّ)

۱۴۹۵۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ شَيْئًا لَهُ مَالٌ فَلَيْسَ يَجِدُ فِيهِ وَلَا يَزِيدُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِإِبْنِ الْمُنْثَنَّى بْنِ الْقَتَّاعِ ضَعِيفٌ -

تیسری فصل

ضعیف ہے۔

۱۴۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَبَّائِكُمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْتَغْفِرُكَ أَبُوبَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَمِنْ كَفَرَمِنْ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُ مَنْ قَرَى بَيْنَ الْفُلُوْةِ وَالزُّكُوْةِ فَكَانَ الزُّكُوْةُ حَتَّى الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعَنِي عَنَّا قَا كَانُوا يَكُوْدُونَ نَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِمَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقَاتِلِ كَعَرَفْتُ أَنَّكَ لَعَنَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

موصول کیے جائیں مگر ان کی جگہوں پر (البرد اود)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو مال ملا تو اس مال پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں (امام ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے اس کی ادائیگی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں اس سلسلہ میں اجازت عطا فرمائی (البرد اود۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والدین سے روایت کرتے ہیں کہ آپ شیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا خبردار اگر تم میں سے کوئی شخص کسی شیم اور اس کے مال کا دالی و نگران بنے اور اس مال سے تجارت کرے تو اس کو اس مال میں نہ چھوڑے کہ صدقہ نہ دے کی وجہ سے مال خوردش ہو جائے صاحب ترمذی نے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالی اور عرب کے بعض لوگوں نے کفر کیا مگر ان زکوٰۃ اور صدیقانِ نبوت پر حجتاً عمر نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر جنگ کریں گے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک مقاتلہ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں اور جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر لیا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے سلام کے حقوق کے اب اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے نيات سن کر جناب صدیق نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور مقاتلہ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ اس بکری کے بچہ کو مجھ سے دو کہیں گے تو کہ وہ سرکار کی حیات ظاہری میں ادا کرتے تھے یہ سن کر جناب عمر نے فرمایا خدا کی قسم مجھے مشاہدہ ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر کے سینہ کو جنگ کے لیے کھول دیا ہے اور یہی حق بھی ہے (متفق علیہ)

۱۴۹۷. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ كَأَنَّهُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَقْرَعَ يَغْرُوْهُ
صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِيَهُ أَصَابِعَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۹۸. وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَجُلٍ لَا يُؤْتِي زَكَاةً مَالَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي عُنُقِهِ شَجَاعًا ثُمَّ قَدَأَ عَلَيْكَ مَصَدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَسْتَبِطُ الدِّينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَشْفَعَهُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةُ -

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۱۴۹۹. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجَهَا فِيمَلِكُ الْعَوَامُ الْعِلَالَ وَقَدْ أَحْبَبَ بِهِمْ مَرَّةً يَكُونُ تَعَلُّقُ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هَكَذَا فِي الْمُنْتَقَى وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادٍ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي خَالَطَتْ كُنْزِيَةَ أَنْ تَرَجُلَ بِأَخَذِ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُرْسِدٌ أَوْ عَيْنٌ قَدْ شَاهَى لِلْفُقَرَاءِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گھنے سانپ کی شکل اختیار کر لیا اور مالدار اس سے بھاگے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا اور وہ شخص موت فرما خوف سے اپنی انگلیاں منہ میں لے گا۔ (احمد)

حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اس کے مال کو سانپ بنا کر اس کی گردن میں ڈالے گا اور اس بات کی تائید میں قرآن کریم کی یہ کیت تلاوت کی کہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے کرم سے عطا فرمائی ہے آخر آیت تک۔

(ترمذی، نسائی، ابی داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا میں نے شال ہوتی زکوٰۃ کسی مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے (شافعی تاریخ بخاری لیکن حمیدی نے یہ فرمایا کہ ہر جہت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور تم اس کو ادا نہیں کرتے تو یہ حرام مال حال کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور اس قول سے ان لوگوں نے سند پکڑ لی ہے جو کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال سے ہے اور یہی صاحب منقہ نے کہا ہے لیکن صاحب بیہقی نے شعب الایمان میں امام احمد بن حنبل سے نقل کیا اور اس کو حضرت عائشہ سے منسوب کیا ہے لیکن امام احمد نے زکوٰۃ کی شمولیت کا یہ مفہوم بتایا کہ ایک شخص جو مالدار اور توکر ہونے کے باوجود زکوٰۃ وصول کرتا ہے اس کے نزدیک زکوٰۃ تو صرف فقراء کا حق ہے۔

کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

پہلی فصل

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ قسم کے مجوروں سے کم میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں بجا اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اسی طرح پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

۱۵۰۰. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيَّ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسِينَ مِنَ الشَّعْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيَّ مَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ النُّعْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيَّ مَا دُونَ خَمِيرٍ

ذَوِّ قَرْنٍ الْإِبِلِ صَدَاقَةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَاقَةٌ فِي عَبْدٍ وَلَا فِي فَدٍ وَلَا فِي زَاوِيَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدٍ وَلَا فِي زَاوِيَةٍ وَلَا فِي فَدٍ وَلَا فِي زَاوِيَةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۰۲ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لِهَذِهِ الْكِتَابَ لَمَّا دَجَّهَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسُوءِ الْوَالِدَيْنِ الرَّحِمَيْنِ الرَّحِيمَيْنِ هَدِيَّةً فَخَرِصَتْهُ الصَّدَاقَةُ الَّتِي كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سَلَّهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلَمْ يَحِلَّهَا وَمَنْ سَلَّ قَوْكَهَا فَلَا يُعْطَى فِي آتِيَةٍ عَشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ كَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعَشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَبَيْنَهُمَا يَنْتُ مَعَايِضُ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَارْبَعِينَ فَبَيْنَهُمَا يَنْتُ كَبُورٌ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَارْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَبَيْنَهُمَا حَقَّةٌ طَرْدُكَا الْجَبَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَارِبَعَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَبَيْنَهُمَا جَدَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى ثَلَاثِينَ فَبَيْنَهُمَا يَنْتَا كَبُورٌ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فَبَيْنَهُمَا حَقَّتَانِ طَرْدُكَا الْجَبَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ يَنْتُ كَبُورٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعَةٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَاقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَبَيْنَهُمَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَاقَةُ الْجَدَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَدَعَةٌ وَعِنْدَهُ حَقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ قَالَ أَوْ عَشْرِينَ وَرَهْمًا وَمَنْ بَلَغَتْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ایک اور روایت میں فرمایا کہ اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدفہ قطر ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب صدیق اکبر نے مجھے بحرن کا گورنر مقرر فرمایا تو مجھے یہ تحریری ہدایت نامہ تحریر فرمایا کہ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے یہ (زکوٰۃ) فرض صدقہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قت مسلمہ پر فرض قرار دیا ہے اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام کو دیا اب مسلمانوں سے جو بھی زکوٰۃ مانگے تو اس کو چاہیے کہ پوری طرح ادا کرے لیکن اگر مقدار میں سے زائد طلب کیا جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ جو بیس اونٹوں سے کم رکھے والا زکوٰۃ بکریوں کی شکل میں

اس طرح ادا کرے ہر پانچ اونٹ پر ایک بکری اور جب اونٹوں کی تعداد پچیس سے پچیس ہو جائے تو اس پر ایک سال کی اونٹنی اور پچیس سے پچیس تک تعداد پہنچے تو دو سالہ اونٹنی اور جب تعداد چھیالیس سے ساٹھ تک ہو جائے تو اس میں ایک سالہ اونٹنی جو گامین ہونے کے قابل ہو اور جب تعداد اسی سے پچھتر تک پہنچ جائے تو چار سالہ اونٹنی دی جائے اور جب تعداد پچھتر سے توڑتے تک ہو جائے تو اس وقت دو ایک سالہ اونٹ بچھا کر دی جائیں اور جب تعداد اکیس سے ایک سو بیس تک ہر دو سالہ اونٹیاں دیں۔ جب تعداد ایک سو بیس سے تیرہ سو تک ہر دو سالہ اونٹ کا تھوڑا سا حصہ ہر سال پچیس سالہ اونٹ جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں مگر جو دینا چاہے اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری دی جائے اب جس کے پاس زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے چار سالہ جانور ہو مگر تین سالہ بچہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ ہی لے لیا جائے مگر اس سے ساتھ ہی دو بکریاں بھی لی جائیں گی اور اگر بکریاں بھی نہ ہوں تو بیس درہم لے جائیں اور اگر کسی کے جانور مقدار نصاب میں سالہ جانور کو پہنچے ہوں لیکن اس کے پاس تین سال کا بچہ نہ ہو تو اس سے چار سالہ بچہ لے کر زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا اور جس

عِنْدَهُ مَدَاقَةُ الْحَقِّهِ دَلِيَّتٌ عِنْدَهُ الْحَقُّهُ

وَعِنْدَهُ الْجَدَّةُ قَرَانَتَا تُعْبَلُ مِنْهُ الْجَدَّةُ
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِي عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
بَلَغَتْ عِنْدَهُ مَدَاقَةُ الْحَقِّهِ دَلِيَّتٌ عِنْدَهُ الرِّبَتْ
لَبُونٍ قَرَانَتَا تُعْبَلُ مِنْهُ يَنْتُ لَبُونٌ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ
أَوْ عَشْرِينَ وَرَهْمًا وَمَنْ بَلَغَتْ مَدَاقَتَهُ يَنْتُ
لَبُونٌ وَعِنْدَهُ حَقُّهُ قَرَانَتَا تُعْبَلُ مِنْهُ الْحَقُّهُ
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِي عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ مَدَاقَتَهُ يَنْتُ لَبُونٌ وَلِيَّتٌ عِنْدَهُ
وَعِنْدَهُ يَنْتُ مَعَايِزُ قَرَانَتَا تُعْبَلُ مِنْهُ يَنْتُ
مَعَايِزُ وَيُعْطِي مَعَهَا عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ مَدَاقَتَهُ يَنْتُ مَعَايِزُ وَلِيَّتٌ
عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ يَنْتُ لَبُونٍ قَرَانَتَا تُعْبَلُ مِنْهُ
وَيُعْطِيهِ الْمُسْتَقِي عَشْرِينَ وَرَهْمًا أَوْ شَاتَيْنِ
فَرَانٌ لَبُونٌ عِنْدَهُ يَنْتُ مَعَايِزُ عَلَى وَجْهِهَا
وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَرَانٌ يُعْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ
شَيْءٌ وَفِي مَدَاقَةِ الْعَمَلِ فِي سَائِرَتِهَا إِذَا كَانَتْ
أَرْبَعِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً شَاةً فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً إِلَى مِائَتَيْنِ فَيُعْبَلُ شَاتَانِ
فَرَانٌ زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِينَ فَيُعْبَلُ ثَلَاثُ
شَاةٍ فَرَانٌ زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَيُعْبَلُ مِائَةً
شَاةً فَرَانٌ كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِائَتَيْنِ
شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا مَدَاقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
وَلَا تُحْدِثُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةً وَلَا ذَاتُ عَرَاةٍ وَلَا
تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجَبُّهُ بَرٌّ مُتَقَرِّبٌ
وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ حَقِّيَّةِ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَوَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوْتَةِ وَفِي
الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعَشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا سَعْدَيْنِ وَمِائَةً فَلَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

شخص کے پاس اتنے جانور ہوں جس میں تین سالہ بچہ
دینا ہوتا ہے لیکن اس کے پاس تین سالہ بچہ نہیں
ہے بلکہ دو سالہ بچہ ہے تو وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا
دو بکریاں دے گا اور جس پر دو سالہ بچہ لازم تھا لیکن
اس کے پاس دو سالہ بچہ نہیں بلکہ تین سال کا ہے
تو مقررہ وصول کرنے والا اس کو لے کر دو بکریاں یا بیس
درہم واپس کرے گا اور اگر کسی پر دو سالہ بچہ واجب ہے
اھ اس کے

پاس دو سالہ بچہ نہیں ہے تو ایک سالہ بچہ وصول کر کے
دو بکریاں یا بیس درہم لے لیے جائیں گے لیکن اگر کسی
پر ایک سالہ بچہ واجب ہے اور اس کے پاس دو سالہ
بچہ ہے تو اس سے یہ جانور وصول کیا جائیگا اور اس کو
کچھ واپس نہیں کیا جائیگا۔ اور ایسی بکریوں کی زکوٰۃ کے
بارے میں جو جنگل میں جرتی ہوں تو ان میں چالیس تک
بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو
بکریاں ہیں اور دو سو تک ہر تین بکریاں بیس اور تین سو کے بعد
ہر سو کے بعد کے اضافہ پر ایک بکری ہے اور اگر کسی کے پاس جنگل
میں چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس تک یا دو سو تک ہو تو
ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اگر ایک زکوٰۃ دینا چاہے تو
دے سکتا ہے اور زکوٰۃ میں عیب دار کم قیمت اور کمزور کو
کو نہ دیا جائے اور اگر مقررہ لینے والا قبول کرے تو نہ
سکتا ہے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے متفرق جانوروں کو
دو جمع کیا جائیگا اور نہ ان کو متفرق کیا جائے گا جو بکریاں
دو شریکوں کی ہیں ان کو سادی طریقہ بر تقسیم کر کے
زکوٰۃ وصول کی جائے گی چاندی کی زکوٰۃ چالیس سو اسی حصہ
ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نو سے دو سو ہیں تو
ان میں زکوٰۃ نہیں بشرطیکہ دینے والا اگر دینا چاہے

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جو زمین
بارش یا چشموں سے سیراب ہوتی ہو یا سینہ درہ ہوا اس میں دسواں حصہ ہے
اور جس زمین کو کنوئیں یا رہٹ سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ
ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا موشی کا ذمہ کا اعلاف ہے اگر کنواں کھودنے میں یا کان کنی میں
کوئی مر جائے تو عاف ہے البتہ کان اور دفینہ میں یا پتھروں میں حصہ (زکوٰۃ کا)
ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور
غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے البتہ چاندی میں ہر چالیس درہم میں سے
ایک درہم زکوٰۃ کا ادا کرو اگر کسی کے پاس ایک سو فوسے درہم
ہیں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے لیکن دوسو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ
ہے (ترمذی لیکن صاحب ابوداؤد کی روایت کے مطابق جو عمارت اور کسے ذریعے
حضرت علی سے مروی ہے جو جابذ ہیں
جواب زہیر نے کہا میرے خیال میں حضرت علی سرکارِ دو عالم سے روایت کرتے
سرکارِ دو عالم نے فرمایا ہر چالیس درہم پر چالیسواں حصہ ایک درہم لدا کرو
اور پھر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ دوسو درہم پورے نہ ہو
جائیں اور جب پورے تعداد پوری ہو جائے تو پانچ درہم واجب ہیں اور جب
زیادہ رقم ہو تو اسی حساب سے زکوٰۃ دی جائے بکریوں کی زکوٰۃ اس طرح ادا کی
جائے کہ چالیس بکریوں میں ایک بکری بکری ہے اور اگر تعداد ایک سو
میں سے دوسو تک بڑھ جائے تو دو بکریاں ہیں اور اگر ان کی تعداد دسویں سے تین سو
تک ہو جائے تو تین بکریاں ہیں یعنی ہر سو پر ایک بکری اگر بکریوں کی تعداد آٹھ سو
ہو تو اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور گائے کی زکوٰۃ اس طرح ہے کہ ہر تیس گایوں پر
ایک برس کا ایک بچہ اور چالیس کی تعداد ہونے پر دو سالہ دو دانت والا لدا کرو
کرنے والے بیسواں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بین بھیجا تو انہیں زکوٰۃ کی تشخیص کا یہ طریقہ بتایا کہ ہر تیس گایوں

۱۴۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ
عَنْ يَدَيِ الْمَشْرِ وَمَا سَقَى بِالسَّيْفِ نِصْفُ الْعَشْرِ -
(دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ)

۱۴۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ مَجْرُوحَاتُ جَبَارٍ وَالْأَبْرُجُ جَبَارٌ
وَالْمَعُونُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۰۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمْتُ عَنِ النَّبِيِّ وَالرَّقِيقِ كَمَا تَوَاصَدَقَ
الرَّقِيقُ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَرَهْمٌ ذَلِكُمْ فِي ثَلَاثِينَ
وَمِائَةِ شَيْءٍ كَذَا أَبْلَغْتُ مَا ثَلَاثِينَ فَوْقَهَا خُمْسُهُ
دِرْهَمٌ وَدَاهُ التَّرْمِيزِيُّ دَاوُدُ دَفِي وَدَانِيَةَ لَدِي
دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زَكَاةُ
أَحَبِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ قَالَ
هَذَا أَرْبَعَةُ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَرَهْمٌ
وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ وَحَتَّى تَحْتَمِ مِائَةٌ دِرْهَمًا فَرَأَا
كَانَتْ مِائَةٌ دِرْهَمٍ فَوْقَهَا خُمْسُهُ دِرْهَمٌ كَمَا زَادَ
فَعَلَى حِسَابٍ فَإِنَّكَ فِي الْخَلْفِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَيْءًا
مِائَةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةً فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً
فَمَا تَأْتِي إِلَى مَا ثَلَاثِينَ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شَيْءٍ
إِلَى ثَلَاثِي مِائَةٍ فَرَأَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِي مِائَةٍ فَخِجْ
كُلِّ مِائَةٍ شَيْءًا فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا دَسَمَةً وَتَلَاوَنَ فَكُلِّسَ عَلَيْكَ
فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَا فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ نِصْفُهُ وَفِي الْأَرْبَعِينَ
مِائَةً وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ -

۱۴۰۶ وَعَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا دَجَّهَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ مِنَ الْبَقَرِ

میں ایک سال بچھیا یا بکھڑا اور ہر چالیس مایوں پر دو سالہ بچہ ہے۔
(ابوداؤد - ترمذی - نسائی - دارمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کو ادا نہ کرنے والا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غنّے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ ان کا وزن پانچ درہم یعنی تین من نہ ہو۔ (نسائی)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چار سے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب ہے جو اپنے جناب معاذ بن جبل کو اس وقت تحریر فرمایا تھا جبکہ وہ یمن کے گورنر تھے نبی علیہ السلام نے اس میں تحریر فرمایا تھا کہ گیسو، جو میتھی اور کھجوروں کی زکوٰۃ وصول کی جائے (شرح السنہ)

حضرت قتادہ بن اسید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ کی تشخیص میں اس طرح اندازہ لگایا جائے کہ جس طرح کہ کھجوروں میں لگایا جاتا ہے پھر ان کی زکوٰۃ خشک ٹوبوں کشش یا منقہ کی شکل میں لی جائے گی جس طرح چھوٹوں میں لی جاتی ہے (ترمذی - ابوداؤد)

حضرت علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب تم اندازہ لگاؤ تو میرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تمہاری نہ چھوڑ دو تو جو حقانی حصہ چھوڑ دو۔
(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب عبداللہ بن رواحہ کو یہودیوں میں بھیجا تاکہ وہ انہی حالت میں کھجوروں کا اندازہ لگائیں جب کہ وہ کچنے کے قریب اور کھانے کے قابل نہ ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيْعًا اَوْ سَبْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مِائَةً - (ردّہ ابوداؤد - الترمذی - النسائی - الدارمی)

۱۴۰۷. وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا لَيْعَهَا - (ردّہ ابوداؤد - الترمذی)

۱۴۰۸. وَعَنْ اَبِي سُوَيْدٍ وَابْنِ خَدْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَيْثُ دَلَّيْ صَدَقَةً حَتَّى يَسْلَمَ خَمْسَةً اَوْ سِتًّا -

(ردّہ النسائی)

۱۴۰۹. وَعَنْ ثُمُوْسٍ بْنِ مَلْحَةَ قَالَ عِنْدَ مَا كُنَّا بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا امْرَاٌءٌ يَأْخُذُ الصَّدَقَةَ مِنَ الْخَنْظَرَةِ وَالشَّجِيرِ وَالزَّرِيْبِ وَالنَّمْرِ مَرْسَلًا - (ردّہ فی شرح السنّہ)

۱۴۱۰. وَعَنْ عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرْمِ وَانْهَافِهَا تُحْرَمُ كَمَا تُحْرَمُ النَّظْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ زَيْبِهَا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ الْفَخْلِ تَمًّا - (ردّہ الترمذی - ابوداؤد)

۱۴۱۱. وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا حَرَصْتُمْ فَعْدَاؤُا وَدَعُوْا الثَّلَثَ فَاِنَّ لَكُمْ دَعْوَا الثَّلَثِ فَمَعُوْا الرَّبْعَ - (ردّہ الترمذی - ابوداؤد)

(النسائی)

۱۴۱۲. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْتُ عَبْدًا لِّلّٰهِ بِنَ دَعَا حَتَّى يَمُوْدَ يَخْرُجُ النَّعْدُ حِيْمَتٍ يَطِيْبُ قَسَبُ اَنْ يُوْكَكَلَ مِثْلُهُ -

(ردّہ ابوداؤد)

۱۴۱۳. وَعَنْ اَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلِّ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ أَذَى زَكَاةٍ رَدَّاهُ
الْبَرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْتِادِهِ مَقَالٌ دَلَّاهُ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ مَشَى -

۱۴۱۳ وَ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَتِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ خَطَبَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ
تَصَدَّقْ دَلُومِينَ حَتَّى تَكُونَ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَدَّاهُ الْبَرْمِذِيُّ)

۱۴۱۵ وَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ امْرَأَتَيْنِ اتَّارَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَفِي أَيْدِيَهُمَا يَوَاكِبَ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا تَزِدِيَانِ
زَكَاةً قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّوَعَبِيَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ بِسَوَارِيْنِ
مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا فَقَالَ خَا دِيَا زَكَاةً رَدَّاهُ الْبَرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ قَدَّ رَوَى الْمُشَنَّى ابْنُ شُعَيْبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ هَذَا وَالْمُشَنَّى ابْنُ شُعَيْبٍ
كَانَتْ لِيُحْيِيَّةُ يَضَعُفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَضَعُ فِي
هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَشَى ۴ -

۱۴۱۶ وَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضُلًا
مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرُ هُوَ فَقَالَ مَا يَلَمُّ
أَنْ تَزُدِي زَكَاةً فَزَكِي فَكَيْسَ بِكَتَرٍ -
(رَدَّاهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ)

۱۴۱۷ وَ عَنْ سُهْرَةَ بْنِ جُبَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُغْنِمَ الصَّدَقَةَ مِنَ
الَّذِي نُحِبُّ لِلْبَيْتِ - (رَدَّاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۱۸ وَ عَنْ رَيْبَعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيْثِ
دَاوُدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبَلاَ
ابْنِ الْحَارِثِ الْمُبَرِّقِ مَعَادِنَ الْقَبْلِيَّةِ دَرَاهِمَ مِنْ تَلْخِيْمَةِ
الْفَرَسِ فَمِنْ ذَلِكَ الْمَعَادِنِ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ

فرمایا شہد کے دس مشکینوں میں ایک مشکینہ زکوٰۃ ہے (صاحب ترمذی نے
فرمایا کہ اس حدیث کی سند محل نظر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس بارے میں کچھ زیادہ معلومات نہیں۔

جناب زینب زوجہ حضرت عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
نے ہمیں یہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے جماعت خواتین تم صدقہ دو اگرچہ
تم اپنے زیوروں سے ہی دو کیونکہ تم میں سے اکثر خواتین قیامت کے دن
دھنخ میں جائیں گی۔ (ترمذی)

حضرت عمر بن شعیب نے اپنے والد سے اور ان سے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔
کہ دو خواتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس
وقت ان کے ہاتھوں میں سونے کے دو گنگن تھے سرکار نے ان سے دریافت
کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو تو انہوں نے کہا نہیں تب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم گوارہ کرتی ہو کہ تمہیں آگ کے گنگن پہنا جائیں
تو ان خواتین نے کہا نہیں تب سرکار نے فرمایا تم اس زیور کی زکوٰۃ ادا کیا کرو
(صاحب ترمذی نے یہ حدیث شنی ابن مباح کے حوالہ سے عمر بن شعیب
سے اسی طرح روایت کی ہے کیونکہ ابن شنی اور ابن ربیعہ دونوں ضعیف ہیں
اور اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ثابت نہیں)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی بالیاں کانوں میں
پہنی تھیں میں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ یہ بھی کس (خزانہ) کی تعریف میں
آئی ہیں تب سرکار نے فرمایا جو مال زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ
ادا کر دی جائے وہ کمتر نہیں ہوتا۔ (مالک و ابو داؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس مال پر زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے جس کو ہم
تجارت کے لیے تیار کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جناب بلال بن حارث مزی کو فرار کے ملازمین تبدیل کیے ان میں عطا فرمادیں
کانوں سے سوائے زکوٰۃ کے کچھ تک اور کچھ وصول نہیں کیا جاتا۔

تیسری فصل

۱۴۱۹ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَصَةِ أَكْرَبُ صَدَقَةً وَلَا فِي الْحَرَايَا صَدَقَةً وَلَا فِي أَكْلِ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةً وَلَا فِي الْعَرَامِلِ صَدَقَةً وَلَا فِي الْجَبْمَةِ صَدَقَةً قَالَ الصَّغَرُ الْجَبْمَةُ الْغَنِيلُ وَالْيَحَالُ وَالْعَبِيدُ -

(رَدَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ)

۱۴۲۰ ۲۱ وَعَنْ طَاهِرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَيْدِيهِ النَّبِيُّ فَقَالَ لَوْ يَا مُرَّةَ بْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُ رَدَّاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقُوفُ مَا لَوْ يَبْلُغُ الْعَرَبِيَّةَ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو سبزیوں کی کاشت پر زکوٰۃ ہے اور نہ عاریت کے ذریعہ زکوٰۃ فرض ہے اور نہ پانچ اوسق (پیس من) سے کم مقدار میں زکوٰۃ ہے اور نہ کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جہم میں زکوٰۃ ہے، مادہ حدیث جناب مقرر کرتے ہیں جہم سے گھوڑے بچر اور غلام مراد ہیں۔

(دارقطنی)

طاہر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گایوں کا ایک قون لا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سلسلہ میں کوئی حکم نہیں دیا۔ دارقطنی و شافعی البتہ جناب شافعی نے فرمایا کہ دقوس سے مراد وہ مقدار ہے جو نصاب سے کم ہو اور صد زلیفہ تک نہ پہنچے۔

صدقہ فطر کا بیان

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

پہلی فصل

۱۴۲۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۲ ۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَدَّثِيُّ قَالَ لَنَا مُخْرَجُ زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ إِقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر کا بیج کی چیز میں سے ایک صاع اور غنم جنس شہ جو کھجوروں، پیاز اور خشک انگور سے بھی ایک صاع دیا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صدقہ کو فرمنا فرمایا اس کی تعداد ایک صاع کھجور، جو ایک اور گیسوں نصف صاع ہر آزاد، غلام مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مقرر اور لازم فرمائی ہے۔
(ابوداؤد - نسائی)

۱۴۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْخَيْرِ مَصَانِ أَخْرَجْنَا مَصَدَقَةً مِمَّا مَرَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّدَقَةُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرًا أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حَيٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزوں کو لغویات، یہودہ گوئی سے پاک کرنے والا اور مساکین کے لیے ذریعہ فراہمی غذا بنایا ہے۔
(ابوداؤد)

۱۴۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرَ الصِّيَاوِ مِنَ اللَّغْوِ وَالزَّفَافِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

عمر بن شیبہ نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے نیکے دادا جان سے روایت کی ہے کہ شیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مکہ کی گلیوں میں جا کر اعلان کر دیں کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت آٹا یا غلام بڑے اور چھوٹے پر گیسوں اور اس کے علاوہ جنس پر دو دہ اور کھانے کی دوسری چیزوں میں ایک صاع ہے۔
(ترمذی)

۱۴۲۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي لُحَايِجِ مَكَّةَ أَلَّا يَرَانَ مَصَدَقَةَ الْفِطْرِ دَاجِبَةً عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى حُرًّا أَوْ عَبْدًا صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا مِمَّا يَنْوِي أَنْ يَصُومَ أَوْ سِوَاهُ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع (بریا قح شک راوی) گیسوں یہود افراد کی طرف سے خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت دیہیے جائیں اس سے تمہارے مالدار کا اللہ تعالیٰ تزکیہ فرمائے گا اور تمہارے فقیر کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دے گا ہے جو اس کو غنی دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

۱۴۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ امْتَنَانٍ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا حُرًّا أَوْ عَبْدًا ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَنِيَّتُكُمْ فَيَرْزُقُكُمُ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرْزُقُهُ اللَّهُ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّهُ أَعْطَاهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

صدقہ کس کے لیے حلال نہیں

پہلی فصل

۱۴۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَمِرُّ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ تَوَلَّاهُ أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ
الصَّدَقَةِ لَا كُلُّهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۸ وَعَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ الْمَسْكِينُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ تَمْرٌ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ
أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهْدِي هَذِهِ الصَّدَقَاتِ إِمَّا هِيَ
أَوْ سَاخُ النَّاسِ وَلَا تَهْدِي لِمُسْتَحْدٍ وَلَا لِزَلَّالٍ مُخْتَلٍ
(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۳۰ وَعَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَحَدِيَّةً أَوْ
صَدَقَةً فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لَا صُعَابَ كُلُّهَا وَكَفَرُ
يَا كُلُّ قُلْتِ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِبَدَنِهِ فَكَانَ مَعَهُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي تِلْكَ مَنِينٌ
لِأَحَدِ الشُّبَّانِ أَتَاهَا عَتَقَتْ فَخَبَرَتْ فِي رَجْعِهَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ يُسَمَّى
أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْبُرْمَةَ تَعُدُّ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهَا خُبْزَةً أَوْ مَرْمَرَةً أَوْ
الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَا أَرَأَيْتُمْ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى
وَلَكِنْ ذَٰلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَيْتِيكَ دَانَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بزر
راستہ میں بڑی ہوئی ایک کھجور پر ہوا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ
صدقہ کی ہوگی تو میں اس کو کھا لیتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حسن بن علی رضی اللہ
عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور میں رکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے فرمایا اس کو دور کر دو اور تھوک دو پھر فرمایا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم صدقہ
نہیں کھاتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقات لوگوں کے میل میں اور یہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور ان کی اولاد کے لیے حلال نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں جب کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی ہے تو آپ لایا ہوا ہے دیکھتے
فرماتے کہ یہ میرے لیے یا صدقہ اگر بتایا جائے کہ یہ صدقہ ہے تو آپ مستحق صحابہ سے فرما
تم کھا لو اور جو روز کھاتے اور اگر کھا جانا کہ یہ میرے لیے ہے تو اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالتے
اور خود بھی صحابہ کے ساتھ تناول فرماتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ جناب ربیعہ (حضرت عائشہ کی ازادہ
باندی) کے لیے تین خصوصیات میں (۱) ان کو آزاد کیا گیا (۲) انہیں اپنے
خاوند کے پاس رہنے کا اختیار دیا گیا (۳) انکے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا
حق دلا اسکے لیے ہے جو آزاد کرے۔ ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم حضرت عائشہ کے
یہاں آئے تو باندی میں گوشت پک رہا تھا۔ آپ کے سامنے روٹی اور گھر کا سامان
پیش کیا گیا تو سرکار نے فرمایا کچھ وہ باندی نہیں کھاؤ گی جس میں گوشت پک رہا
ہے تو عرض کی کہ میں نہیں کھاؤ گی میں گوشت ہے جو جناب میرے کو مردود کیا گیا

لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْكَ بِمَا صَدَقْتُكَ وَلَكِنَّا هَدِيَّةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۳۲. وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُتَيْبُ عَلَيْهَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَدُّعْتُ إِلَى كَذَاكَ لَا جَبْتُ وَلَا هَدَيْتُ

إِلَى ذَرَاءٍ تَقْبَلُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۳۴. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْمُسْكِينِ الْيَتِيمُ يَكُونُ عَلَى النَّاسِ تَرَدُّدٌ

الْقَنَمَةُ وَالْقَنَمَتَانِ وَالشَّمْرَةُ وَالشَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينِ

الَّذِي لَا يَجِدُ غُفًى يُغْنِيهِ وَلَا يُقْنِيهِمْ فَيَسْأَلُ النَّاسَ -

عَلَيْهِ وَلَا يَقْرَأُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تھا اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں اس وقت سرکار نے فرمایا صدقہ تو برائے

یہ تھا اور ہمارے لیے یہ بدیر ہے (بریرہ کی طرف سے) (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بدیر قبول فرمالتے تو اس کے بدلہ میں کچھ عنایت فرماتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر مجھے کرایہ میں بدایا جائے تو میں دعوت قبول کروں اور اگر مجھے بدی

بدیر میں دی جائے تو اس کو شرف قبول بخشوں گا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور دو ایک نقتے

یا دو ایک کھجوریں اس کو دے دی جاتی ہیں بلکہ مسکین تو وہ ہے جس کے اندر

اتنی فتنائیں جو اس کو غنی کر دے اور نہ اس کے ہاں میں معلوم کیا جائے کہ

وہ محتاج ہے اور اس کو صدقہ دیا جائے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے

کے لیے نہیں اُٹھتا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نبی مخروم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو اس نے نجد

سے لکھا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو تمہیں بھی میرے ساتھ کچھ مل جائیگا میں نے

(ابو رافع) اس کو جواب دیا کہ میں پیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا

کروں چنانچہ میں نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر معلوم کیا تو آپ نے فرمایا صدقہ

ہمارے لیے جائز نہیں اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اس قوم کا فرد شمار ہوتا

ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی)

۱۴۳۵. عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْرُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ

لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا أَهْتِي

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْكَ فَانْظُرْ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ

الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَلَكَ مَوَالِي الْقَوْمِ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۳۶. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَ

لَا لِزَيْنٍ مَوْجِبَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَ

الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مالدار کے لیے جائز نہیں اور نہ اس شخص کے لیے جو

تندرست صحیح اور سالم الاعضا ہو۔ (احمد۔ نسائی لیکن ابن ماجہ میں یہ

حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے)

۱۴۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَيْثَرِ قَالَ
أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَكْثَمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَهُ فِيمَا
فَرَعَرْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ قَرَأْنَا حِلْدَيْنِ فَقَالَ إِنَّ
شَيْئًا أُعْطِيَتْكُمَا وَلَا حَظَّ فِيمَا بَعْثِي وَلَا لِقَوتِي
مُكْتَسِبًا -

(رداء ابو داؤد والنسائی)

۱۴۳۸ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الصَّدَقَةُ
لِعَقِيبِ إِلَّا لِعَشْرَةِ لَعَاذِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا
أَوْ لِعَامِلٍ أَوْ لِرَجُلٍ يَشْتَرِيهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ
خِزَانَتَيْنِ فَتَصَدَّقَ عَلَى الْمُسْكِينِ فَأَهْدَى
الْمُسْكِينُ لِلْعَقِيبِ - (رداء مالك فابو داؤد وفي رواية
لأبي داؤد عن أبي سعيد آو ابن السبيل)

۱۴۳۹ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَّاقِيِّ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَبَايَعْتُهُ فَبَايَعْتُهُ
فَبَايَعْتُهُ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ أَعْطِيَنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَهُ يَوْمَ
يُعْطُو نَبِيًّا وَلَا عَمِيرَ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيمَا
هُوَ فَجَزَأَهَا سَمَانِيَةً أَجْزَاءً فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ
الْأَجْزَاءِ أُعْطِيَتْكَ -

(رداء ابو داؤد)

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابن دؤاد نے بتایا
جو رسول اللہ کی خدمت میں حجر الوداع کے موقع پر حاضر ہوئے تھے جبکہ آپ
صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے اس وقت ان دونوں افراد نے بھی نبی علیہ السلام سے
سوال کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی دیتا ہوں لیکن اس مال صدقہ
میں مالدار اور تندرست شخص کا جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو کوئی حصہ نہیں
ہے۔ (ابو داؤد۔ نسائی)

حضرت عطاء بن یسار مرسل روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کسی مالدار شخص کے لیے صدقہ لینا یا اسکا استعمال جائز نہیں لیکن پانچ
افراد کو اجازت ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ وصول کرنے والا
(۳) تلواریں خریدنے والا (۴) یا ایسا شخص جو صدقہ کے مال کو خریدے (۵) یا وہ شخص
جس کے پڑوسی کسی نے صدقہ کا مال دیا اور اس نے اپنے مالدار پڑوسی کو ہدیہ کر
دیا ہو مالک لیکن ابو داؤد میں ایک حدیث جو ابوسعید سے مروی ہے اس
میں مسافر کا اضافہ ہے۔

حضرت زیاد بن حارث صدیقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے دست مبارک پر بیعت کی پھر
آپ طویل گفتگو فرمائی اس دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے صدقہ کے مال سے
کچھ عنایت فرمائیں نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اللہ کسی نبی یا ان کے ملاح
کسی شخص کے فیصلہ سے راضی نہیں ہوا بلکہ صدقات کے معاملہ میں اس نے خارج
حکم نازل فرمایا کہ صدقہ کس کس کو دیا جائے اور اسکے لیے کچھ مصرف مقرر فرمائے
اگر تم بھی ان میں سے کسی میں آئے ہو تو میں تمہیں (صدقہ) دے دوں۔

(ابو داؤد)

تیسری فصل

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں ایک شخص دودھ لیکر آیا اپنے اس کو پیا تو آپ کی عجیب کیفیت
ہوئی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تو اس نے بتایا کہ میں غلام
بلکہ گیا تھا وہاں محافظ صدقہ کے ادھوں کو پانی پلا رہے تھے انہوں نے ادھوں
کا دودھ نکالا تو میں نے بھی اس میں سے ٹھوٹھا پینا لیا اور یہ وہی دودھ تھا

۱۴۴۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاغْبِجْهُ قَالَ الْبَيْتُ سَقَاهُ مِنْ آيَةِ
هَذَا اللَّبَنِ فَاخْبِرْهُ أَنَّهُ دَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَاهُ
قَرَاءَةُ التَّعْمُرِ مِنَ لَعْمِ الصَّدَقَةِ وَهُوَ يُسْمَعُونَ فَحَلَبُوا
مِنْ اللَّبَنِ مَا فَجَعَلَتْهُ فِي سِقَاقِي فَهُوَ هَذَا

فَاَدْخَلَ عُمَرُ بَيْدَةً فَاسْتَقَاءَ-

یہ سن کر جناب عمرؓ نے حلق میں انگلی ڈال کرتے کر دی۔
(ماہک سیفتی در شعب الایمان)

(رَدَّاهُ مَا لَكَ وَالْبَيْدَةُ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

حَدَّثَ نَرَسَ كِي كَسْ كَوَا جَارَتْ هِيَ اَوْرَسُوْنِيْس

پہلی فصل

۱۴۴۱ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَلَّلْتُ حِمَالَةَ فَأَيَّتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَفَرَحْتُ بِتَأْيِيدِنَا الصَّدَقَةَ فَنَأْمُو لَكَ بِهَا لَعَنَ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَ تَحْلِيلٍ تَحِلُّ حِمَالَةُ فَعَلْتُ لَهُ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَهَا ثُمَّ يَبْسُكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِعَةٌ وَاجْتَا حَتَّ مَالَهُ فَعَلْتُ لَهُ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَ قَوْمًا مِنْ عِيْشٍ أَوْ قَالَ سَدَادًا مِنْ عِيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يُعَدِّمَ ثَلَاثَةً مِنْ دَوَى الْحِجَابِ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَعَلْتُ لَهُ الْمَسْئَلَةَ حَتَّى يُعَيِّبَ قَوْمًا مِنْ عِيْشٍ أَوْ قَالَ سَدَادًا مِنْ عِيْشٍ فَمَا سَوَّاهُ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سَعَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَعَتًا-

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَدَّرَ أَفْئَتُهُمْ كَيْسَانُ جَهَنَّمَ فَلَيْسَ يَقُولُ أَوْ لَيْسَتْ تَكَدَّرَ-

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ

حضرت قبیسہ بن مخارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کی حمت سے نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے اس سلسلہ میں سوال کروں میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہارا ڈنکا کہہ رہا ہے پاس صدقہ کا مال آئے تاکہ تم کہہ سکو کہ میں نے اس کے بعد کہنے فرمایا اسے قبیسہ سوال کرنا کسی کے لیے حلال نہیں سوائے تین افراد کے (۱) انہیں کے لیے سوال کرنا اس حد تک جائز ہے جب تک کہ مطلوبہ حد آجائے اسکے بعد رک جائے (۲) وہ شخص جس کا کل اثاثہ جاتا رہا ہو اس کے لیے اس حد تک سوال جائز ہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرے یا اس کی محتاجی ختم کیے (۳) اور وہ شخص جو قاتلوں کا مارا ہو اور اس کی تین تدین اور قتلہ افراد شہاد دیں تو اس کے لیے سوال اس حد تک جائز ہے کہ اپنی ضرورت کو پورا کرے یا محتاجی رفع ہو جائے نبی علیہ السلام نے قہا من عیش یا سداؤ من عیش کے الفاظ فرمائے شک راوی ہے مان کے علاوہ دوسروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو اس طرح حاصل کر کے کھائے وہ حرام ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال کی زیادتی کے لیے سوال کرے وہ آگ کے انگارے طلب کرتا ہے نولہ زیادہ ہوں یا کم۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب

وہ قیامت میں آئیں گے تو ان کے چہرہ پر گوشت کی بولی پھیلی ہوگی۔
(متفق علیہ)

حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال کرنے میں زیادہ عاجزی نہ کرو خدا کی قسم تم میں جب کوئی بچہ سے سوال کرتا ہے تو میں اسکو دے دوں یا ہوں لیکن میں اس کو مناسب نہیں سمجھتا اس طرح اس چیز کو جو میں دیتا ہوں اس میں برکت نہیں ہوتی۔
(مسلم)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کوئی کا گھڑا بھی باندھ کر کمر پر لاد کر لائے اور اس کو بازار میں فروخت کرے وہ بہتر ہے متغافل اس کے کہ لوگوں کے سامنے سوال کرے اور اس کو ملے یا نہ ملے۔

(بخاری)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے مجھے دے کر فرمایا اے حکیم مسنن اور شیریں ہے جو اسکو نفس کی سفادت کے لیے لیتا ہے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو نفس کی طمع کی خاطر لیتا ہے اس میں برکت نہیں کی جاتی اور وہ اس حریف کی طرح سے ہے جس کا شکم کبھی پیر نہیں ہوتا اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مہجور فرمایا ہے میں آپ کے بعد کسی مال کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ کے دوران صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے اور سوال سے روکتے ہوئے فرمایا کہ بند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہے بلند ہاتھ کا مطلب دینے والا ہاتھ اور پست ہاتھ سے مراد لینے والا ہاتھ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے انکا سوال پورا کر دیا لیکن انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے پھر وہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو آپ نے

الناس حتی یأتی یوم القيمة کيس في وجهم مزرعة لجم۔
(متفق علیہ)

۱۴۳۴ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْجِعُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلًا لَيْسَ لِي أَحَدٌ مِمَّنْكُمْ شَيْئًا فَتُحَرِّجَ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِثْلَ شَيْئٍ أَتَانَاكَ تَحَارَةً فَيُبَارِكَ لَهُ فِيهَا أَعْطَيْتُهُ۔

(رداء مسلم)

۱۴۳۵ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ حَبْلَةً

فِي يَدِي بِمَنْزَعٍ حَتَّى يَخْطُبَ عَلَى نَفْسِهِ كَيْسَبِعَهَا فَيَكُنَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔

(رداء البخاری)

۱۴۳۶ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي شَعْرًا لَتُهُ كَأَعْطَانِي

شَعْرًا قَالَ يَا حَكِيمُ مَرَّتَ هَذَا السَّالُ خَيْرٌ حَسُوٌّ فَتَمَّ أَحَدُهُ بِسَخَاوَةٍ لَيْسَ لِي بَرَكَةٌ لَهُ فِيهِ وَمَنْ

أَخَذَهُ بِإِسْدَانٍ لَيْسَ لَهُ بَارَكَةٌ لَهُ فِيهِ وَكَانَتْ كَأَلَايَ يَا مَعْزِلُ وَلَا يَشْبَهُهُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ

الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالْكَفَى بِعَفَاكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْرَأُ أَحَدًا أَهْمَكَ

شَيْئًا حَتَّى أَتَارِقَ الدُّنْيَا۔ (متفق علیہ)

۱۴۳۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَاتِ وَالشُّعُفَ

عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفُوقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ۔

(متفق علیہ)

۱۴۳۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَدَانَا نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ مِمَّا كَانُوا

فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفَدَ مَا وَجَدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ مِنْ عِدِّي

مِنْ خَيْرٍ فَمَنْ اَدَّخِرَهُ عَنْكَ دَمْرٌ يَسْتَعِثَّ
يُجْعَلُ اللهُ دَمْرٌ يَسْتَعِثُّ يُخَيِّرُ اللهُ دَمْرٌ
يَتَصَدَّقُ بِمَسِيرَةِ اللهِ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً قَدَرِ
خَيْرٍ ذَا دَمْرٍ مِنَ الصَّبْرِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيَنِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَغْنِيَنِى
وَبِئْسَ فَقَالَ خَدَاةُ قَسَمْتُ لَكَ وَتَصَدَّقُ بِهِ فَمَا يَكُونُكَ مِنْ
هَذِهِ النَّبَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرَبٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْ مَا
مَالَ وَلَا تَبْتَغِ نَفْسَكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی ہوگا میں اس کو تمہارے لیے ذخیرہ کر کے نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے احتراز کرتا ہے اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جو لاپرواہی کرتا ہے تو اللہ اس کو لاپرواہ بنادیتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اور اسکو تو فیق صبر دیتا ہے اور کسی فرد کو صبر سے بہتر اور بزرگ عطیہ نہیں دیا گیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ دینا چاہتے تو میں یہ عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ مستحق کو دیدیں تو آپ فرماتے کہ یہ لے لو اور اپنے مال میں شامل کر لو اور اس کا صدقہ دیا کرو اور تمہارے پاس جو مال آئے اور تمہیں اس کا لالچ نہ ہو تو اس کو قبول کر لو اور اپنے نفس کو طمع میں نہ ڈالو۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوال زخم کی طرح ہے لوگ اپنے چہروں پر زخم لگانا چاہتے ہیں وہ چاہیں تو اپنے چہروں کے زخموں کو باقی رکھیں یا چاہیں تو ختم کر دیں مگر یہ کہ انسان کسی سلطان سے سوال کرے جس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۱۴۵۰ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِلُ كَمَا دَرَّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَبِئْسَ كَمَنْ شَاءَ أَتَى عَلَى وَجْهِهِ دَمْرٌ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۱۴۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ ذَلِكَ مَا يُغْنِيهِ حَتَّى يَدْرَأَ الْقِلْمَ وَمَسَلَتْهُ فِي وَجْهِهِ حُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كَدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ حُمُوشٌ دَرَاهِمًا أَوْ قِلْمًا مِنَ الدَّاهِبِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۴۵۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّظَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ دَيْهِنًا مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْفِرُ مِنْ النَّارِ قَالَ النَّظَلِيُّ كُفُو

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غنی ہو اور اتنا مال رکھتا ہو جس کی ضرورت یا کو کافی ہو پھر سوال کرتا ہے تو ایسا شخص اس سوال کی وجہ سے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر زخم کے نشان ہوں گے وہی کہتے ہیں یہاں سرکار نے خوش رخصت یا کدو جس کوئی لفظ استعمال فرمایا یہ الفاظ قریب المعنی ہیں جس کے معنی شک ہیں اس موقع پر سوال کیا گیا یا رسول اللہ اس رقم کی مقدار کیا ہے جو غنی کو ہو تو اپنے فرمایا پچاس درہم مسلسل بن خنظلہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسکو غنی کر دے اور اسکے بعد وہ سوال کرے تو وہ اس حال خالی نہیں کہ وہ زیادہ آگ طلب کر رہا ہے راویان حدیث میں سے جناب علی

یہاں تا قیامت کا سونا (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيعُ فَبَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دِينَارًا وَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا قَرِيبَ عَظْمِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ أَخْيَرُكَ مِنْ أَنْ تَبِيعَ الْمَسْئَلَةَ ثَمَنَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةِ لِيْنٍ قَعْرِ مُدَقِّحٍ أَوْ لِيْنٍ فِي عُذْمٍ مُعْظِمٍ أَوْ لِيْنٍ فِي دِمٍ مُوجِعٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ حَبَّابٍ إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

۱۴۵۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَإِنَّهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا يَا اللَّهُ أَوْ شَكَ اللَّهُ لَهُ يَا لَوْ تَأْتِي مَا يَسْتَوِي عَاجِلٍ أَوْ غَيٍّ أَجَلٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّرِمِيُّ)

تیسری فصل

۱۴۵۹ عَنْ أَبِي الْوَرَّاقِ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِينَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۱۴۶۰ وَعَنْ أَبِي السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْهَا وَأَذَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَنِي بِعَمَالَةٍ فَعَمَلْتُ إِنْهَا عَمِلْتُ يَهُوَّ وَأَجَرَنِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطَيْتَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلَنِي فَعَمَلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُنْ وَتَصَدَّقْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يُسَالُّ

انصاری پہلے گئے اور کڑیاں کاٹ کر فروخت کرتے رہے اس طرح انکے پاس دس درہم اکٹھے ہو گئے تو اس میں سے کچھ اور کھانا خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اپنے فرمایا یہ تمہارے لیے بہتر ہے بجائے اسکے کہ تم دست سوال دراز کرتے اور قیامت کے دن تمہارے چہرہ پر خیم کا نشان ہو تا اس وقت آپ نے فرمایا سوال کرنے کی صرف تین اشخاص کو اجازت ہے وہ محتاج جو سالانہ سے عیسوی ہو گیا ہو یا بھاری قرض سے دبا ہوا ہو جسکی ادائیگی کی کوئی شکل نہ ہو یا وہ شخص جس کو خون بہا ادا کرنا ہو (ابوداؤد) اور ابن حجر نے صرف یوم قیامت تک روایت کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو فاقہ ہو اور اسنے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا تو اللہ اس کا حاجت پوری نہ کرے گا اور جو اللہ سے فریاد کرے گا تو اللہ اسکی حاجت روائی کرے گا خواہ اس کو موت دے دے یا بعد میں اس کو دولت عطا کرے گا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا سوال نہ کرو اگر سوال کرنا ضروری ہو جائے تو صرف نیکو کاروں سے سوال کرو۔ (ابوداؤد - ترمذی)

حضرت ابن ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے جناب عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کی فراہمی کے لیے مقرر فرمایا میں نے اپنے فرائض کی بجا آوری کے بعد وہ مال لا کر جناب عمر کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے مجھے اس میں سے حصہ مرحمت فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ یہ کام میں نے رتا الہی کے لیے کیا تھا اور اسکا اجرا سی سے چاہتا ہوں تو جناب عمر نے فرمایا تو تم کو دیا جا رہا ہے اسکو لیو میں نے بھی ایک مرتبہ رسول اللہ کے حکم سے یہ کام کیا تھا جب میرا کرنے مجھے اجرت عطا فرمائی تو میں نے بھی یہی کیا تھا رسول اللہ نے فرمایا تھا جب سوال کے بغیر تمکو کچھ دیا جائے تو اسکو لیو خود استعمال کرو اور صدقہ دو (ابوداؤد) حضرت علی روایت کرتے ہیں مجھے ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ یہاں

النَّاسَ فَقَالَ آتَنِیْ هَٰذَا النَّوْمُ وَفِیْ هَٰذَا السَّمَاءِ تَشَاطُرُ
مِنْ غَیْرِ اللَّهِ فَخَفَعَهُ بِالْقَائِلَةِ -

(رَوَاهُ رِزْوِیُّ)

۱۴۶۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمْتُ مِنْ أَيْمَنَ النَّاسِ أَنَّ
النَّطْمَ نَعْمٌ وَأَنَّ الْإِيَّاسَ غَفَى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا بَيَّسَ
فَنَ شَىْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ - (رَوَاهُ رِزْوِیُّ)

۱۴۶۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا
فَأَتَكْفُلَ لَهُ يَأْتِجَنَّةً فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا كَمَا لَا يَسْأَلُ
أَحَدًا شَيْئًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْرُطُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ
شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى
تَنْزِلَ الْبَيْتَ فَتَلْعَنَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

میں بیگناہ رہے تو میں نے کہا کہ وہ آج ایسی جگہ بندوں سے مانگ رہا ہے
پھر اس کو در سے سے مالا - (زیرین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! طمع فقر ہے۔ اور
نا امیدی غنا اور مال داری ہے اور انسان جب کسی چیز سے ایسے ہو جاتا
ہے تو وہ اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ (زیرین)

حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہ سے کون ہو مکر کا
ہے کہ وہ کسی بندہ سے کسی چیز کا سوال نہیں کریگا ایسے شخص کو میں جنت کی بشارت
دیتا ہوں سو تم میں جانتے ہو کہ میں سوال کیا کہ میں سوال نہ کرنا کہ وہ مکر کا ہوا اسکے
بعد وہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے
بلکہ کہہ دیا کہ میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا حتیٰ
کہ کوڑا گھوڑے سے گر جائے تو اس کو اٹھانے کی ضرورت کسی سے نہ
کہا اور اگر اس سے بے گناہ (احمد)

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

کنجوسی کی برائی اور خرچ کرنے کا بیان

پہلی فصل

۱۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَفْتُ فِي أَنْ لَا
يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ أَيَّامٍ دُونَ شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ
أَوْصَدُهُ لِلدِّينِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۴۶۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِمَ مِمَّنْ يُؤْمَرُ يُصْبِحُ الْوَبَاءُ فَيَبْرَأُ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ
فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ آعِظْ مَنْ مَوْفَقًا خَلَقًا وَيَقُولُ
الْآخَرُ اللَّهُمَّ آعِظْ مَنْ مَسَا تَلَفًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر
میرے پاس اُحُد کے برابر سونا ہو تو مجھے اس بات سے سترت ہوگی کہ میں اسکو
تین دن ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دوں اور صرف اتنا روک لوں جتنا کہ
مجھے ادا کرنے قرض کے لیے درکار ہو۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں نے فرمایا جب بندہ صبح کرتے ہیں تو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں
سے ایک کہتا ہے خداوند (اپنی راہ میں) خرچ کرنے والے کو نعم البذل عطا
فرمادے اور فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! غنیل کے مال کو تلف فرما۔

(متفق علیہ)

۱۴۶۷ وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعْصِي فِتْنَةً فَبِعَصِي اللَّهِ عَلَيْكَ وَلَا تُدْعِي فِتْنَةً فَبِعَصِي اللَّهِ عَلَيْكَ أَرْضِي مَا اسْتَطَعْتَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَيْقُ يَا بَنِي آدَمَ أَمَّا الْفَيْقُ عَلَيْكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۶۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ تَبْدُلَ الْفَقْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُسَبِّكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى كَفَانٍ وَابْنِ أَبِي نَعْلٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَنْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ ابْنَتَاهُمَا إِلَى كَيْفِيَّتِهِمَا وَتَرَفِيهِمَا فَبَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كِلَاهُمَا لَسَدًا يَصْدَقُ بِهِ ابْنَتَاهُ عَنْهُ وَبَعَلَ الْبَخِيلُ كِلَاهُمَا بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَآخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَا كَانَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۷۱ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظَلَمْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّعْرَ فَإِنَّ الشُّعْرَ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا أَمْوَالَهُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۷۲ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَى عِلْسِكُمْ يَسْئِلُ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِدْتُ بِهَا يَأْتِي لَأَمْسَيْتُ لَقِيلَتُهَا فَأَتَا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حساب خرچ کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بے حساب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر دھوکہ کریگا جہاں تک ممکن ہو خیرات کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے اے ابنِ آدم خرچ کر تجھ پر وسعت کی جائے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضروریات سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اسکو خرچ نہ کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے اور خدا تعالیٰ تک خرچ کرنے میں تمہیں بُرا نہ کہا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخش اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی ہے جن کے جسم پر لوہے کی زنجیریں ہیں انکے ہاتھ پھانسیوں اور گردنوں کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں پس صدقہ کرنے والا جب صدقہ کرتا ہے تو اسکے ہاتھ کھل جاتے ہیں اور زنجیریں جب صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو زورہ سکڑ جاتی ہے اور اس کے حلقہ اپنی اپنی جگہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت حبابہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے احتراز کرو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تار کی ہو گا کسی طرح بھل سے بچو کیونکہ اس نے اس سے پہلے بہت لوگوں کو اس طرح ہلاک کیا کہ پہلے ظلم پر اکسایا اور انہوں نے غور نری کی اور حرام کو حلال سمجھا۔ (مسلم)

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایسا وقت آئے گا کہ انسان اپنے صدقہ کے مال کو لے کر نکلتے گا اور اس کو کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا اور کوئی اس سے کہے گا اگر تم کل لے آتے تو شاید میں اس کو قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْبَرُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ بِحَبِيْبٍ
شَعِيْبَةٍ تَحْمِي الْقَعْرَ وَتَأْمُنُ الْعُلَى وَلَا تُهْمِلَ حَتَّى إِذَا
بَلَغَتْ الْعُلُومُ قُلْتَ لِعُلَّانٍ كَذَا وَلِعُلَّانٍ كَذَا أَوْ قَدْ
كَانَ يُعْلَانُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ
قَالَ هُمُ الْأَخْصَرُونَ وَرَيْبُ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فَمَا أَكْ
وَأُحْيِي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنَ
قَالَ لَمْ كَذَا أَلَمْ كَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ دَمِيتُ
خَلْفَهُ دَعَتْ يَمِينَهُ دَعَتْ شِمَالَهُ وَقِيلَ مَا هُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۴۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرَفُ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ
قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ
مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ
مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَجِيءٌ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَالِيِدٍ
كَافِرٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۴۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي خَلْقٍ يَدِينُ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ عِنْدَ مَوْتِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۴۴۷ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الذَّيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ
يَعْتَرِقُ كَالَّذِي يَهْرُبُ إِذَا شَتِيَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ النَّسَائِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کو نسا صدقہ افضل ہے تو آپ نے
فرمایا تم صدقہ کرو جبکہ تم ہندوستان کی خواہش کرو۔ فقر سے خوف رکھو۔
دولت کی امید رکھتے ہو اور اس وقت کے غلاموں نہ رہو۔ جبکہ غلام گئے
میں ہو اور اس وقت یہ کہتے ہو کہ غلام کو اتنا دیو غلام کو اتنا عید دیا یہ مال
اب غلام شخص کے لیے ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ دربار کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے
جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا یا رب کعبہ کی قسم وہ لوگ خسارے میں ہیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں
تو آپ نے فرمایا وہ بہت زیادہ مال رکھنے والے مگر جو اپنے مالوں کو اس طرح اور
اس طرح یعنی دائیں بائیں آگے اور پیچھے خرچ کرتے ہیں اور ایسے بہت
کم ہیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سنی شخص اللہ تعالیٰ سے قریب جنت سے قریب اور
لوگوں کے قریب اور دوزخ سے دور ہے جب کہ بنی اللہ سے دور
جنت اور بندگان خدا سے دور ہے اور دوزخ سے قریب ہے اور سنی
جاہل اللہ کو عابد بنجیل ہے۔ زیادہ محبوب ہے۔
(ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا انسان اگر زمین میں ایک درہم صدقہ کرے تو وہ اس
کے لیے بہتر ہے بمقابلہ اس کے کہ مرتے وقت سو درہم صدقہ کرے۔
(ابوداؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس شخص کی مثال جو مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے ایسی
ہے جیسے کہ کوئی پیٹ بھرنے کے بعد کسی کو بچا ہوا کھانا ہدیہ کرے (احمد نسائی)

وَالَّذِي رَجَعْتُ وَالتَّوْبَةُ وَصَحَّحَتْ

۱۴۶۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْفُجْرُ وَسُوءُ الْخُلُقِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ وَلَا يَخْرُجُ وَلَا مَنَانٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۴۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ هَالِكٌ وَجَبُنْ حَالُهُ وَسَنَدُ كُرْحَيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّمُّ وَالْإِيمَانُ فِي كِتَابٍ أَلْبَسَ وَإِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

دارمی لیکن امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ایک مرد مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بد خلقی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں مکار بخیل اور احسان جانے والے داخل نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا انسان میں دو بدترین خصلتیں ہیں اتمائی بخل اور انتہائی بزدلی اور حضرت ابو ہریرہ کی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں کہ بخل اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتے انشاء اللہ کتاب الہما دیں ذکر کریں گے۔

تیسری فصل

۱۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ آذَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَمْرٌ بِكَ لَعُونًا قَالَ أَطْلُوكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبًا ثِيَابَهُمْ وَكَانَتْ سَوْدَةٌ أَطْلُوكُنَّ يَدًا فَحَلَمْنَا بَعْدُ أَلَمَّا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لَعُونًا لِيَمُوتَ رَيْنَبُ وَكَانَتْ تُجِبُ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُنَّ لَعُونًا أَطْلُوكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَخَذْنَ أَيْتُهُنَّ أَطْلُوكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْلُوكُنَّ يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ يَدَهَا وَتَتَصَدَّقُ -

۱۴۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَصَّرَ بِصَدَقَتِهِمْ قَوْمَهُمْ فِي يَدِ سَارِي فَاصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ عَلَى سَارِي فَقَالَ اللَّهُمَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہما المؤمنین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ ہم میں کون سی بیوی کی آپ سے آخرت میں سب سے پہلے ملاقات ہوگی تو آپ نے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں یہ سن کر امہات المؤمنین نے ایک دوسرے کے ہاتھ ناپے تو پتہ چلا کہ حضرت سودہ ہاتھ سب سے لمبے ہیں لیکن بعد میں واقعات نے بتایا کہ لمبے ہاتھ ہونے سے مراد صدقہ دینے میں زیادتی تھی اور ہم میں سب سے پہلے عالمی اجل کو لبیک کہنے والی جناب زینب عقیس جو صدقہ دینے کو بہت محبوب رکھتی تھیں (بخاری لیکن مسلم کی روایت میں ہے رسول خدا نے فرمایا میرے رحلت کرنے کے بعد مجھ سے جلد آکر ملنے والی بیوی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہیں اس کے بعد ہم ایک دوسرے کے ہاتھ ناپتے تھے لیکن ہم میں لمبے ہاتھ والی جناب زینب عقیس کیونکہ وہ اپنے کام خود کرتی تھیں اور صدقہ بھی کرتی تھیں۔)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ میں آج صدقہ کر دوں گا صدقہ دینے کیلئے چلا اور راستہ میں صدقہ کا مال ایک چور کو تھا یا صبح کو دو گوں میں چرچا تھا کہ ایک صاحب نے چور کو صدقہ دیا ہے تو اس شخص نے کہا خداوند اترے لیے حمد ہے چور پر صدقہ

لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَائِرِي لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَدَّحَ بِصَدَقَةٍ
فَوَضَعَهَا فِي بَيْدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ
الْمَلِيكَةُ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ
لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَدَّحَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا
فِي بَيْدِ عَفِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ الْمَلِيكَةُ
عَلَى عَفِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَائِرِي
وَزَانِيَةٍ وَعَفِيٍّ فَأُفِي قَوْلٍ لَهُ أَمَّا مَدَقَّتُكَ
عَلَى سَائِرِي فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْرِفَ عَنْ سَرَاقَتِهِ وَ
أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّكَ أَنْ يَسْتَعْبِقَ عَنْ زَانِيَتِهَا
وَأَمَّا الْعَفِيُّ فَلَعَلَّكَ يَعْتَبِرُ قِيَمَتَيْنِ مِمَّا أَعْطَاكَ
اللَّهُ.

نے دیا ہے اس کو خروج کرنے لگے۔
(استغنی علیہ بالفاظ بخاری)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ)

۱۴۸۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَبْتَاعُ رَجُلٌ كَيْفَلًا مِنَ الْأَرْمَنِ فَمِنْهُ صَوْتٌ فِي حَبَابَةٍ
أُسِّي حَبَابَةً فَلَا يَنْفَتَحِي ذَلِكَ الشَّحَابُ فَأَقْدَمَ
مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا اشْرَجَتْ مِنْ تِلْكَ الشَّحَابِ قَدْ
اشْتَوَعِبَتْ ذَلِكَ الْمَاءُ كُلَّهُ فَتَبِعَ الْمَاءُ فَإِذَا
رَجُلٌ فَأَتَاهُ فِي حَبَابَةٍ يَقْدَمُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسَاعِلِهِ
فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانُ الْإِسْمُ
الَّذِي مَوْعِدٌ فِي الشَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ
تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي الشَّحَابِ
الَّذِي هَذَا مَاءُهُ يَقُولُ أُسِّي حَبَابَةً فَلَا يَنْفَتَحِي
فَمَا لَصَنَعْتُمْ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتَ هَذَا قَرَأْتَ أَنْظِرْ
إِلَى مَا يَخُفُّ مِنْهَا فَاتَّصَدَّقْ بِمِثْلِهِمْ ذَا كُلِّ أَمَّا
عِنَايَ فُلَانًا فَإِنَّهُ هَذَا فُلَانُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۴۸۴ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنْ ثَلَاثَةً مِنْ ابْنِي إِسْرَءِيلَ أَبَوْصَ وَأَقْدَمَ وَ
أَعْنَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى

کرتے پر میں اور صدقہ کروں گا پھر وہ صدقہ کا مال لیکر چلا اور ایک زانیہ کو دیدیا
صبح کو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے اس شخص نے کہا
خداوند! تو لائق تمہارے کہ میں نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے میں اور صدقہ کروں گا
لہذا وہ صدقہ کا مال لیکر نکلا اس مرتبہ اس نے ایک مالدار کو صدقہ دیا صبح کو اس نے
لوگوں کو کہتے سنا کہ کسی نے مالدار کو صدقہ کا مال دیا ہے تو اس شخص نے کہا اے
اللہ تیری حمد ہے کہ میں نے مالدار زانیہ اور چور کو صدقہ دیا ہے اس شخص کو خواب
میں بتایا گیا کہ تیرا چور کو صدقہ دینا شاید اس کو چوری سے روک دے۔ اور زانیہ
زنا سے باز آجائے اور مالدار کو شاید اس سے عبرت ہو اور جو کچھ اسکا لٹہ
نے دیا ہے اس کو خروج کرنے لگے۔

(استغنی علیہ بالفاظ بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ
فلاں شخص کے بانے کو سیراب کر دو اس آواز کے بعد وہ بادل ایک طرف چلا اور
ایک پتھر بنی زمین پر برس بارش کا پانی جمع ہو کر ایک نال کے ذریعے بہنے لگا اور
وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا بانے میں ایک شخص بیٹھا ہے پانی کے لیے
راستہ بنا رہا ہے تو اس شخص نے بانے میں موجود شخص سے معلوم کیا اسے اللہ کے بند
آپ کا کیا نام ہے کیا آپ کا یہی نام ہے (جو ابر سے سنا تھا) تو اس نے کہا جاب
آپ میرا نام کیوں دریافت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں نے اس ابر سے
جس کا یہ پانی ہے سنا تھا کہ فلاں شخص کے بانے کو سیراب کر دو اور اس نے
تمہارا نام لیا تھا۔ تم اس بانے میں کیا کرتے ہو تو بانے والے نے کہا جب تم نے
یہ سن لیا ہے تو اب مجھ سے سنو کہ اس بانے کی جو پیداوار ہوتی ہے اس میں سے
ایک تہائی صدقہ کرنا ہوں ایک تہائی اہل و عیال کے لیے رکھنا ہوں اور بقیہ ایک
تہائی بیچ کے طور پر رکھنا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تین اشخاص ایک
کوڑھی دوسرا گنہگار اور تیسرا اندھے کو اللہ نے آسمانے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس

الْأَبْرَصَ فَقَالَ آتَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
لَوْ كَسَنٌ وَحِلْدَانٌ حَسَنٌ وَبَيْدَةٌ هَبَّ عَنِّي الْيَأْسُ
فَقَدْ كَذَبَنِي النَّاسُ قَالَ فَحَسْبُكَ فَذَهَبَ عَنْهُ
قَذَرُهُ وَاعْطِيَ لَوْثًا حَسَنًا وَحِلْدَانًا حَسَنًا قَالَ
فَآتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ
الْبَقَرُ شَكَرَ اسْمُكَ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَمَ
قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ
فَاعْطَيْنِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا
قَالَ فَآتَى الْأَقْرَمَ فَقَالَ آتَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
شَعْرٌ حَسَنٌ وَبَيْدَةٌ هَبَّ عَنِّي هَذَا الْيَأْسُ قَدْ
كَذَبَنِي النَّاسُ قَالَ فَحَسْبُكَ فَذَهَبَ عَنْهُ
قَذَرُهُ وَاعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَآتَى الْمَالَ أَحَبُّ
إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ
بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَآتَى الْأَعْمَى فَقَالَ آتَى
شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ تَبُورَ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي
فَأُتْبِعَهُ بِالنَّاسِ قَالَ فَحَسْبُكَ فَدَعَا اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرًا
قَالَ فَآتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ كَأَعْطَى
شَاةً وَآلِدًا فَانْتَجَمَ هَذَانِ وَوَدَّ هَذَا كَمَا ت
لِبَدًا وَادِ قِوَمَ الْإِبِلِ وَلِبَدًا وَادِ قِوَمَ الْبَقَرِ وَ
لِبَدًا وَادِ قِوَمَ الْغَنَمِ قَالَ شَقَرْتُه إِلَى الْأَبْرَصِ
فِي مَوْرَتِهِ وَهَبَايَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ وَمَشِيئَتُهُ قَدْ
انْقَطَعَتْ فِي الْحَبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَائَ
لِي بِالْيَوْمِ وَلَا بِاللَّهِ شَقَرْتُكَ اسْأَلُكَ بِكَ لَيْلِي
أَعْطَاكَ الْلَوْثَ الْحَسَنَ وَالْحِلْدَانَ الْحَسَنَ وَ
الْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَكَّرُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْغَنَمِيُّ
كَثِيرَةٌ فَقَالَ إِنَّكَ كَأَنِّي أَغْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ
يَقْنُ رُكَّ النَّاسِ فَيَقْبِرُوا فَاعْطَاكَ اللَّهُ مَا لَمْ تَقْأَرِ مَا
وَرَبَّتْ هَذَا الْمَالَ كَأَنِّي عَنْ كَأَيِّهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
كَأَيِّهِ فَصَبِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ وَآتَى

ایک فرشتہ کہ میجاد پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کوئی
چیز بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہنے لگا کہ اچھا رنگ اور معتمد جلد اور چاہتا
یہ ہوں کہ یہ مرض مجھ سے دور ہو جائے اور لوگوں کی نفرت بھری نظروں سے
محفوظ ہو جاؤں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ سن کر فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پیرا
تو اس کا رنگ صاف ہو گیا اور جلد بھی ٹھیک ہو گئی اور وہ شخص تندرست ہو گیا
پھر فرشتے نے اس سے معلوم کیا کہ تمیں کو نسا مال پسند ہے تو اس نے کہا گائے
یا اونٹ (شک راوی) مگر کوڑھی اور گھنے میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے
نے گائے پسند کی تھی لہذا فرشتے نے اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی دے کر کہا
اللہ تعالیٰ تمیں اس میں برکت عطا فرمائے اس کے بعد گھنے کے پاس آیا اور
اس سے دریافت کیا کہ تمیں کیا چیز پسند ہے اس نے کہا میرا گھنہ دور ہو اور سر پر
اچھے بال آئیں لہذا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پیرا تو اس کا گھنہ جاتا ہوا
اور سر پر عمدہ بال آئے پھر اس سے معلوم کیا کہ تجھے کو نسا مال پسند ہے
تو اس نے کہا گائے لہذا اس کو گائے دیدی گئی لہذا اللہ تعالیٰ اس میں
برکت دے اس کے بعد وہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے معلوم کیا کہ تجھے کیا
چیز محبوب ہے تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی مجھ کو عطا کرے تاکہ میں
لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پیرا تو اس کو بصارت
واپس آگئی فرشتے نے اس سے کہا تجھے کو نسا مال پسند ہے تو اس نے کہا بکریاں
لہذا اس کو گائے بکری دے کر کہا اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے پہلے والے
دونوں کے یہاں اونٹنی اور گائے نے بچے دیئے اور اس کی بکری نے بچے دیئے
اس طرح ان سب کا مال بڑھتا رہا اس کا اونٹوں سے جنگل بھر گیا تو اس کا گناہ
سے اور اندھے کی بکریوں سے اپنے فرمایا کہ فرشتے نے اگر پہلے تو کوڑھی سے
اس کی ہمت میں آکر کہا کہ میں مسکین اور معذور ہوں سفر میں میرا سارا اسباب
ختم ہو گیا اب اللہ کے کرم اور آپ کی عنایت کا طلبگار ہوں میں اس خط
کے نام پر تم سے سوال کرتا ہوں جس نے تمہیں اچھی جلد اور رنگ عطا کیا اور
اونٹ دینے مجھے ایک اونٹ دے دو تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ جاؤں تو
اس نے جواب دیا کہ ذرا دیاں بہت ہیں تب فرشتے نے کہا کہ میں نے تجھ کو
پہچان لیا تو وہی کوڑھی ہے جس سے لوگ نفرت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ
نے تجھ پر کرم فرمایا ہے تو وہ کہنے لگا کہ اس مال میں باپ دادا سے وارث ہوئے
سن کر فرشتے نے کہا اگر تو غلط کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو دیسا ہی کرے

الْأَقْدَمَ فِي مَوْرَتِهِ فَقَالَ لَهُ وَمَنْ مَآ قَالَ يَهْدَا
وَرَدَّ عَلَيْهِ وَمَنْ مَآ رَدَّ عَلَى هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ
كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتُ قَالَ دَأَى
الْأَعْيُنُ فِي مَوْرَتِهِ وَهَيَّيْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ تَسْبِيحُ
دَابُّ سَبِيلٍ لَمْ تَقْطَعَتْ فِي الْبَحْبَالِ فِي سَعْيِي
فَلَا يَكْلَمُ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ شُحْرِيكَ أَسْأَلُكَ
يَا لَدُنِّي رَدَّ عَلَيْكَ بِصَرْفِكَ مَا أَتَبَلَّغُ بِمَا فِي
سَعْيِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْيُنُ قَدْ رَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ
بَصِيْرِي فَهَذَا مَا شِئْتُ وَدَعَرُ مَا شِئْتُ فَوَاللهِ لَا
أَجْمِدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ اللهُ فَقَالَ أَمْرُكَ
مَا لَكَ فَرَأَيْتَ مَا ابْتَلَيْتُمْ قَدْ رَفَعْتُ عَنْكَ وَصَحَّفْتُ
عَلَى صَلَاحِيَّتِكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ)

۱۷۸۳ وَعَنْ أُمِّ بَيْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ
الْمُسْكِينَ لَيَكْفَى عَلَى بَابِي حَتَّى اسْتَوْجِبَ فَلَا أَحَدَ فِي
بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْفَعِي فِي يَدِهِ دَكُونًا مُخْرَقًا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ
حَسَنٌ صَرِيحٌ)

۱۷۸۴ وَعَنْ مَوْلَى لَعْمَانَ قَالَ أَهْدَى لَنَا رَسُولُ اللهِ
لُصْعَةً مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْعَادِمِ صَبِيْعَةٍ فِي الْبَيْتِ
لَعَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ
فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَاحِلٌ فَجَاءَهُ عَلَى الْبَابِ
فَقَالَ تَصَدَّقْ مَا رَأَيْتَ اللهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ
اللهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّاحِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُمُّ سَلَمَةَ جِئْتِ كُنْثَى
الْعَادِمَةَ لَحْمًا قَالَتْ لِلْعَادِمِ أَدْفَعِي قَائِي رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ

اس کے بعد فرشتہ گنجابن کرا سگئے پاس آیا اور اس سے بھی ویسی ہی گفتگو
کی تو اس نے بھی اُسی طرح واپس لوٹا دیا جس طرح کوڑیسی نے لوٹا یا تھا اس
فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کرے جیسا کہ تو پہلے
تھا۔ اس کے بعد وہ اندھے کے پاس نابینا بن کر آیا اور اس سے کہا کہ
میں غریب مسافر ہوں میرا سامان ختم ہو گیا اب منزل مقصود تک پہنچنا مشکل
ہے اب اس اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے آپ کی آنکھوں میں
روشنی لوٹائی اور بکریاں عطا کی ہیں میری مدد کریں کہ میں منزل پر پہنچ جاؤں
تو اس سابقہ اندھے نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ نے مجھے بصارت
عطا کی اب تم جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو خدا کی قسم اللہ کے لیے
جو کچھ بھی تم مانگو گے میں تم کو تکلیف میں نہ ڈالوں گا۔ تب فرشتے نے
کہا تمہارا مال تمہیں مبارک ہو میں تمہارا استعجال لینے آیا تھا تم سے اللہ
راضی ہوا اور تمہارے ساتھیوں سے ناراض ہوا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ فقیر میرے دروازہ پر آتا ہے
اور میرے پاس اسکو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا مجھے اس وقت شرم آتی
ہے نبی اللہ السلام نے فرمایا اس کو کچھ دے دو اگرچہ چھوٹا کھڑی کیوں ہو
(احمد، ابوداؤد، امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آؤ کو روئے از حدیث کرتے ہیں کہ ام المومنین
حضرت ام سلمہ کی خدمت میں گوشت کا ایک ٹکڑا تھا میں بھیجا گیا چونکہ
رسول خدا کو گوشت بہت مرغوب تھا لہذا انہوں نے خادمہ سے کہا
کہ اس کو رکھو شاید رسول خدا گوشت تناول کریں۔ خادمہ نے گوشت کو
طاق میں رکھ دیا۔ اسی دوران ایک سائل آیا اور دروازے پر کھڑے
ہو کر صدادی صدقہ دے اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائے گا۔ گھر سے جواب
ملا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے۔ سائل چلا گیا۔ نبی علیہ السلام جب
حضرت ام سلمہ کے یہاں تشریف لائے تو معلوم فرمایا کھانے کے لیے
کچھ ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں موجود ہے اور خادمہ سے کہا کہ جا کر
گوشت اٹھا لاؤ، وہ گئی اللہ دیکھا تو وہاں پتھر کا ایک ٹکڑا ملا ہوا ملا

فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُفَّةِ إِلَّا قِطْعَةً مَرْدُودَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ ذَلِكَ الْكُفَّةَ عَادَ مَرْدُودَةً لِمَا لَهُ
تَعَطُّوهُ السَّائِلُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۱۴۸۷
۲۳
وَعَنْ أَبِي عَمَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ النَّاسِ مَرَدًّا قِيلَ
لَهُمْ قَالَ الَّذِي يُشَلُّ بِأَشْوَدَ وَلَا يُعْطَى بِهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۸
۲۳
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ
فَأَذِنَ لَهُ وَبَسِيحًا عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ مُوتَى وَتَرَكَ مَا لَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ
إِنْ كَانَ يَقُولُ فِيهِ حَقُّ اللَّهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَدَرَمَ
أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِي هَذَا
الْجَبَلُ ذَهَبًا أَوْ لُفَّةً وَتَقَبَّلَ مِنِّي أَذْرُ حَتَّى مَنَسْتِ
أَذْرَ الشُّدُكِ يَا اللَّهُ يَا عُثْمَانُ اسْمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ
لَهُمْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۴۸۹
۲۵
وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ يَدُهُ الْعَصَا فَسَلَّمَ
لَهُ قَامَ مُسْرِعًا فَتَعَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ نَحْوِ
إِسَاءِمْ فَغَرِمَ النَّاسُ مِنْ مَرْهَقَةٍ فَخَذَمَ عَلَيْهِمْ فَدَايَ
أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ مَرْهَقَةٍ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ
تَبَرُّعِنَا فَكُوهْتُ أَنْ يَجِيسَنِي فَأَمَرْتُ بِعَصَمَتِهِ
(رَوَاهُ الْحَارِثِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ
فِي الْبَيْتِ بِتَبَرُّعٍ مِنَ الْعَصَا فَكُوهْتُ أَنْ
أُجِيسَنِي -

۱۴۹۰
۲۶
وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتْرٌ نَابِذٌ
أَرْبَعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کا ٹکڑا پتھر
بن گیا۔ تم نے اس کو سائل کو کیوں نہ دے دیا تھا۔
(بیہقی فی دلائل النبوة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں لوگوں میں سے سب سے بدتر آدمی کا
پتہ نہ دوں لوگوں نے عرض کیا بتائیں تو آپ نے فرمایا جس سے اللہ کے
نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ اس کو نہ دے۔ (احمد)

حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کے پاس
آنے کی اجازت مانگی جب وہ حضرت عثمان کے پاس آئے تو ان کے ہاتھ
میں لاشی تھی اس وقت حضرت عثمان نے جناب کعب سے کہا علیہ السلام
کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے مال پھوڑا ہے اس کے باوجود آپ کی کہتے
ہیں تو جناب کعب نے کہا کہ اگر وہ اللہ کا حق ادا کرتے تھے تو ان کے لیے
خوف کی بات نہیں اس موقع پر جناب ابو ذر نے حضرت کعب کو ڈرے
مار کر کہا میں نے رسول خدا سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ ہاڑ سونا بن جائے تو
تو میں اس بات کو محبوب کھتا ہوں کہ اس کو خرچ کر دوں اور وہ میری طرف سے قبولیت
حاصل کرے اور میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ اس میں سے کچھ دیتے بھی باقی رہ جائے عثمان

حضرت عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول خدا
کی امامت میں مدینہ میں مصر کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد
آپ جلدی سے مسقے سے اٹھا اور نمازوں کی گزینیں پھیل گئے ہوئے اہل
المومنین میں سے کسی کے گھر میں گئے اور فوراً ہی واپس تشریف لائے
تو صحابہ آپ کے جانے اور آنے کی وجہ سے متعجب ہوئے اس وقت آپ نے فرمایا مجھے
یاد آیا کہ گھر میں کچھ سونا رکھا ہے مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ وہ مجھے اس عمل خیر
سے روکے رکھے لہذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیدیا ہے (بخاری لیکن
انہیں کی ایک روایت میں سطر ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں گھر میں
کچھ مال صدقہ کا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ولادت کے زمانہ میں ان کے میرے پاس چھ یا بیس درہم
تھے۔ نبی علیہ السلام نے مجھے یہ حکم فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَقْرَبَهَا شَعْلًا لِي وَجَعَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلْتُ الرَّثَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَنَدَّ كَانَ شَعْلًا لِي فَجَعَلَ خَدَّيَاهُمَا ثُمَّ وَضَعَهُمَا فِي كَفِّي فَقَالَ مَا ظَنُّكَ نَبِيُّ اللَّهِ كَوَّلَنِي اللَّهُ عَذْرًا دَخَلَ دَهْلِي عِنْدَهُ -

(رواہ احمد)

۱۴۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ عَلَى يَلَالٍ وَعِنْدَهُ صَبْرَةٌ مِنْ نَسِي فَقَالَ مَا هَذَا يَا يَلَالُ قَالَ كُنْتُ أَذْخَرْتُهُ لِيَقْدُ فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ تَرَى لَهُ عَذَابًا يُجَارَى نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْفَقِي يَلَالُ وَلَا تَقْضُ مِنْ ذِمِّ الْعَرَبِ رِقْدًا لَا -

۱۴۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاةُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا أَخَذَ يَغْصِينَ وَتَمَّهَا فَكَلَّمَ بِمَرْكَةِ الْعَصْنِ حَتَّى يَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ وَالشُّعْبُ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَجِيحًا أَخَذَ يَغْصِينَ وَتَمَّهَا فَكَلَّمَ بِمَرْكَةِ الْعَصْنِ حَتَّى يَدْخُلَهُ النَّارُ -

(رواہ ابی ہریرہ فی شعب الایمان)

۱۴۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادُوا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَمُغْطَاهَا -

(رواہ ترمذی)

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

۱۴۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدَلٍ تَمْسُكَةً مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ قَرَأَتِ اللَّهُ

لیکن آپ کی عیادت کی وجہ سے بھول گئی پھر رسولِ خدا نے مجھ سے یہ دریافت کیا کہ میں نے ان کا چھ یا سات دریا کھلیا کیا تو میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپ کی عیادت اور تکلیف کی وجہ سے انہیں بھول گئی تھی۔ لہذا آپ نے انکو منگایا اور اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ کے کسی نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ گمان بھی نہیں کیا کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے اور اس کے پاس یہ دریا ہوں۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا حضرت بلال کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے پاس کھجوروں کی ایک گٹھری دیکھ کر دریافت کیا اے بلال اس میں کیا ہے انہوں نے کہا کہ کل کھانے کے لیے کھجوریں جمع کی ہیں یہ سُن کر آپ نے فرمایا اے بلال تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم کل قیامت کے دن ان کی وجہ سے دوزخ کی حرارت اور تیش دیکھو۔ اے بلال ان کو خارج کر دو اور صاحبِ عرش سے فاقہ کی کمی کا خوف نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخاوت جنت کا ایک درخت ہے سخی اس کی شاخیں پکڑتا ہے اور یہ شاخیں اس کو جنت میں داخل کئے بغیر نہیں چھوڑیں گی اسی طرح بخل بھی دوزخ کا ایک درخت ہے بخل پس بھی نہیں ہوتا ہے وہ ان شاخوں کو پکڑتا ہے اور وہ شاخیں اس کو دوزخ میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑیں گی۔ (مذکورہ بالا دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلا اس کی وجہ سے سبقت نہیں کرتی۔ (ترمذی)

صدقہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ حلال کمائی اور دین میں ہاتھ سے دیئے ہوئے کو بھی قبول کرتا ہے۔

پھر اس کو اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں کوئی اپنے بچہ کو کھڑے
کے بچہ کو کھڑا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا صدقہ ہا
میں کمی نہیں کرتا اور بندہ کی معافی کے بعد اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ
کرتا ہے اور جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے
درجات کو بلند فرماتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص اشیا میں سے دو چیزوں کو خرچ کرتا ہے تو اس کو
جنت کے سب سے زیادہ دروازوں سے بلایا جائے گا نمازی کو نماز کے دروازے
سے، مجاہد کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ دینے والے کو صدقہ والے
دروازے سے اور روزہ دار کو باب الریان سے بلایا جائے گا اس موقع
پر جناب ابوبکر نے دریافت کیا کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے
بلائے جانے کی حاجت نہیں اور کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بھی
بلایا جائے گا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے
کہ تم ان میں سے ہو۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کس نے روزہ رکھا ہے جناب
ابوبکر نے عرض کیا میں نے۔ رسول خدا ﷺ نے دوسرا سوال کیا تم میں سے جناب
میں کس نے شرکت کی ہے ابوبکر صدیق نے کہا میں نے رسول خدا ﷺ کو چھڑا
کیا عرب کو کھانا کس نے کھلایا ہے ابوبکر نے کہا میں نے۔ سرکار نے پھر سوال کیا
مریض کی عیادت کس نے کی ہے اس موقع پر بھی ابوبکر صدیق نے کہا میں نے
یہ سن کر رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس شخص میں یہ صفات جمع ہو جائیں وہ
جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے مسلمان خواتین تم میں سے کوئی اپنی پردہ کی چیز کو خیر

بیتبھا بھینہ ثم یسعی ما یصلیہا کما یرید احدکم
فلوۃ حتی یتکون وثل العین۔

(متفق علیہ)

۱۴۹۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَقَصَّتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَمَلًا
يُحْمِلُ إِلَّا عِزًّا وَمَا كَوْنًا أَحَدٌ يَتْلُو إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ۔

(رواہ مسلم)

۱۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَلْفَى رَجُلَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُرْحِي مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ
أَبْوَابُ كَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُرْحِي
مِنْ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
الْيَهَادِ دُرْحِي مِنْ أَبْوَابِ الْيَهَادِ وَمَنْ كَانَ
مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُرْحِي مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ
وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُرْحِي مِنْ أَبْوَابِ الصِّيَامِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى مَنْ دُرْحِي مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ
مِنْ ضَرْبَةٍ فَقَالَ يُدْعَى أَحَدًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ
كُلَّمَا قَالَ كَعَمَّ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

(متفق علیہ)

۱۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا قَالَ كَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا
قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا
قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجْمَعَنَّ
فِي أَمْرِهَا لَا مَخْلَ الْجَنَّةِ۔

(رواہ مسلم)

۱۴۹۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمَاتُ لَا تَخُونَنَّ خَبْرًا

يَعَارِفُهَا وَلَوْ فِزِين شَاةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۷۹۹ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ ظَلِيمٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِهَا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لِنَفْسِهِ أَنْ يَصَدَّقَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْكُوتُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَمْنَعُ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّ لَهُ صَدَقَةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامٍ مِنْ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَحْدِثُ بَيْنَ الْإِسْلَامِيِّينَ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى ذَاتِهِ كَيْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ يَرْكُمَ عَلَيْهَا مَتَاعًا صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَبَيْنَمَا هُمُ الْآدَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتْرَيْنِ وَتِلْكَ آيَةُ مَقْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَهَكَذَا اللَّهُ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَبِيبًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ

کچھ اگرچہ وہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(متفق علیہ)

حضرات جابر و حذیفہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ خندہ مشتکی سے پیش آتا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

(متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ کسی بھائی کے ساتھ خندہ مشتکی سے پیش آتا ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو تو آپ اپنے خویا اپنے ہاتھ سے کام کر کے اپنے آپ کو فائدہ پہنچانے اور صدقہ بھی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر یہ کسی سے ممکن نہ ہو اور نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ضرورت مند اور غمگین کی مدد اور تسلی کرے صحابہ نے عرض کیا اگر کوئی ایسا بھی نہ کر سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی کا کم کرے صحابہ نے کہا اگر ایسا نہ کرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ برائی سے رکا رہنا اور یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر عضو پر جب دن کا سورج طلوع کرتا ہے صدقہ لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ دوا انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کو سواری پر چڑھنے میں مدد دیتا ہے یا اس کا سامان اٹھا کر دیتا ہے۔ یہ بھی صدقہ ہے اور اگر کسی سے کلمہ خیر کہتا ہے یہ بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر قدم صدقہ ہے اسی طرح راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم انسانی میں تین سو ساٹھ جوڑے ہیں جو اللہ اکبر کہے الحمد للہ کہے۔ لا الہ الا اللہ کہے۔ سبحان اللہ کہے۔ راستہ سے پتھر کا نشانیا ہڈی ہٹا دے یا نیکی کی ترغیب دے برائی سے روکے اور ان کاموں کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ جائے تو وہ زمین پر اس

يَسْعُرُونِي أَرْغَى عَيْنَ الْمُتَنَكِّرِ عَدَدَ تِلْكَ السَّيِّئِينَ
وَالثَّلَاثِ مِائَةٍ كَرَامَةً يَسْتَحْيِي يَوْمَئِذٍ قَدْرَ رَحْمَتِهِ
نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ مَدَقَّةٌ وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ مَدَقَّةٌ وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ مَدَقَّةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ مَدَقَّةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ مَدَقَّةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ مَدَقَّةٌ وَفِي بَعْضِهِمْ أَحَدُكُمْ مَدَقَّةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْتِيكَ لَعَدَا تَشَهُّوتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ كَوَضَعَهَا فِي حَرَامٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ وَذُرْفَةٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللَّقِيعَةُ الصَّغِيغُ وَمِنَحَةُ كَوَالِ الشَّاةِ الصَّغِيغُ وَمِنَحَةُ تَغْدَا بِإِذَا تَدْرُسُ بِالْحَرَةِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۸۰۶ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ سَبْعَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ مَدَقَّةٌ مِمَّنْفَقٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ مَا سَوَّقَ مِنْهُ لَهُ مَدَقَّةٌ -

۱۸۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِمُرَاؤِ مُوسَى مَرَّتَ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ يَلْمُزُ كَأَن يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَزَرَعَتْ حَقَّتَهَا فَأَوْتَقَتْ بِحِمَارِهَا فَزَرَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ وَفَعَفَدَ لَهَا يَدَ الْإِلَهِ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي اللَّهِ مَا نَزِيهِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ خَاتٍ كَيْدٍ رَكْبَةٍ أَجْرٌ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

طرح قدم رکھتا ہے کہ اس نے اپنی زبان کو آتش جہنم سے محفوظ کر لیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل صدقہ ہیں اسی طرح نیک بات کی ترغیب اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ بیوی کے ساتھ حقوق زوجیت ادا کرنا صدقہ ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان اپنی شہوت کی تکمیل کرتا ہے تو اس میں بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر وہ گناہ کی جگہ اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کو گناہ نہ ہوگا۔ اس طرح حلال کام کو کرنے سے اس کو ثواب کیوں نہ ہوگا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کسی کو عاریت دینا بہت اچھا صدقہ ہے زیادہ دودھ والی بکری جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو بھی برتن بھر کر دودھ دے کسی کو عاریت دینا صدقہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا مسلمان کوئی نخت لگاتا ہے یا کھیت بوتا ہے اور اس سے کوئی انسان پزندہ یا چرندہ فائدہ حاصل کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے (متفق علیہ لیکن مسلم کی ایک روایت جو حضرت جابر سے منقول ہے کہ اس میں سے جو چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ایک بدکار عورت عرفا سوجہ سے بخشش لیتی کہ وہ ایسی جگہ سے گزری جہاں ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا ہوا یا منہ دبا تھا یہ دیکھ کر اس عورت نے اپنا مونہ لیکر اس میں اپنی چادر باندھی اور (گڑھے سے) پانی نکالا اور اسکو پلا یا اس محل کی جگہ سے اس کی بخشش ہو گئی اس موقع پر صحابہ نے دریافت کیا کہ جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے تو آپ نے فرمایا ہر زندہ جگہ کے ساتھ بھلائی کرنے میں صدقہ کا اجر ملتا ہے (متفق علیہ)

۱۸۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مُرَّةٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ
۱۵
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ
أَمْسَكْتَهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تَطْعُمُهَا
وَلَا تُسِيلُهَا فَتَأْكُلُ مِنْ عَشَائِهِ الْأَخْرَجَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۰۹ وَعَنْ ابْنِ مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۱۶
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِمُضْمِنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ
طَرِيقٍ فَقَالَ لَا تَبْقِئَنَّ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا
يُؤْذِيَهُمْ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۱۷
وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ مَلَكًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ
قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُؤْذِي النَّاسَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۱۱ وَعَنْ ابْنِ بَرَّةٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ
۱۸
سَلَامٌ أَنْتَ نَبِيٌّ قَالَ أَعُولُ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَدُهُ كَوَحِيدِ عِدِّي بْنِ حَاتِمٍ أَتَوْا
النَّارَ فِي نَابٍ مَلَكَاتِ النَّبِيِّ - إِنَّ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى -

حضرات ابن عمر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو ایک بٹی کے بند کھنے کی وجہ سے
غذاب کیا گیا کیونکہ بند رہنے کی وجہ سے وہ بھوک سے مر گئی تھی اور وہ عورت
نہ تو اسکو غذا دیتی تھی اور اس کو آزادی دیتی تھی کہ وہ خود زینتی جانوروں
سے اپنی غذا حاصل کر لیتی (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص کا گڑا ایسے درخت پر بچا جس کی شاخ لٹکی ہوئی تھی
اور راستہ زدگی تھی اس شخص نے کہا میں اس کو راستہ سے ہٹا دوں گا تاکہ
اس سے لوگوں کو تکلیف نہ ہو اور یہی عمل اس کے دخول جنت کا
سبب بنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک شخص جنت میں آزادی سے گھومتا
تھا اور اسکا سبب یہ تھا کہ اس نے راستہ سے ایک درخت کو کاٹ دیا
تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے اس بات کی تعلیم دیں جس سے مجھے فائدہ پہنچے
تو آپ نے فرمایا راستہ سے مسلمانوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دو۔ (مسلم صاحب
مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب علی بن حاتم کی ہدایت جو اتقوا النار سے شروء
ہوتی ہے انشاء اللہ باب علامات نبوة میں ذکر کریں گے)

دوسری فصل

۱۸۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ
۱۹
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ
وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ
فَكَانَ أَوَّلَ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَهْبُوا السَّلَامَ
فَأَطِيعُوا الطَّعَامَ وَهَلُوا الْأَكْرَامَ وَهَلُوا اللَّيْلَ
وَالنَّاسُ يَتَأَمَّرُونَ تَخْلُوُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں
حاضر ہو کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ چہرہ خاتم بدین (کسی جموع
کا نہیں ہو سکتا اسوقت آپ نے سب سے پہلے یہ فرمایا لوگو اسلام کو پھیلاؤ۔ لوگوں
کو کھانا کھاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو
اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا

رحمن کی عبادت کرو۔ لوگوں کو کھانا کھلاؤ۔ سلام کر پھیلاؤ اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ اللہ کے غضب کو بکھا دیتا ہے اور دردناک موت کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ ملانی سے پیش آنا صدقہ ہے اسی طرح... بھائی۔ اگر برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔ (احمد - ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے روبرو مسکنا صدقہ ہے تمہارا نیکی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ تمہارا بھگنے ہوئے کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے اور کمزور نظر والے کی مدد کرنا تمہارے لئے صدقہ کے برابر ہے۔ راستہ سے پتھر اور بڑی پٹا دینا بھی صدقہ ہے اور ڈول سے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈالنا صدقہ ہے۔ (ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

(غریب)

حضرت سعد بن عبادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! تم سعد کا استعمال ہو گیا ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی کا۔ لہذا میں نے ایک کنواں کھدوایا اور اس کو ام سعد کے نام سے موسوم کیا۔ (ابوداؤد - نسائی)

حضرت ابو سعید روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے بے لباس مسلمان بھائی کو لباس پہنایا تو اللہ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جس مسلمان نے اپنے بھو کے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ اور جو مسلمان اپنے پیارے مسلمان بھائی کو پانی پلاتا ہے اللہ اس کو (جنت کی) مہر لگی شرب سے سیراب فرمائے گا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَأَشْبُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ)

۱۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئَ بِهَا غَضَبَ الرَّبِّ تَذْفَعُ بِمِائَةِ السَّوْءِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ قَالَتْ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ وَأَنْ تُفَرِّغَ مِنْ دُوكٍ فِي رَأْسِهِ أَخِيْلَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَشُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَآمُرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِشْرَاؤُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِّيَّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِعَاظُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعِظْمَ عَنِ الطُّورَيْنِ لَكَ صَدَقَةٌ كَافَرَاكَ مِنْ دُوكٍ فِي دُوكٍ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

۱۸۱۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ أَمْرَ سَعْدٍ مَاتَتْ قَائِمُ الصَّدَقَةِ أَقْبَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرْتُهَا وَقَالَ هَذِهِ لِأَمْرِ سَعْدٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سَوْحَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُسْلِمُ كَسَا مُسْلِمًا تَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّهَا مُسْلِمُ سَفَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ نَحْوِي الْمَخْثُورِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: نِیکِی ہِی نِیسِی کہ اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب پھیر جائے آخر آیت تک۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت جیسہ رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا پانی میں نہ پھر معلوم کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں ہے آپ نے فرمایا نمک میں نہ پھر معلوم کیا یا نبی اللہ وہ کونسی چیز ہے جس کو منع کرنا جائز نہیں تو آپ نے فرمایا جو عمل خیر بھی تم کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو اس کے لیے اجر ہے اور جو کچھ اس میں سے جانوروں نے کھالیا تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(دارمی)

حضرت برادر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کو دھارنا دیا وہ کابانہ یا چاندی (قرض) دی یا کسی کو گلی کا راستہ بتایا تو اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔

(ترمذی)

حضرت ابو جریج جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو دیکھا کہ سب لوگ اپنے تمام معاملات میں ایک شغفیت کی جانب رجوع ہوئے ہیں اور وہ جو بھی کہتے ہیں اس کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے معلوم کیا کہ یہ کون ہیں تو بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی ہیں میں نے ان الفاظ میں انہیں دو مرتبہ سلام کیا علیک السلام یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردوں کیلئے ہے تم السلام علیک کو تب میں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اس اللہ کے رسول ہوں جسکو مسیبت میں چنگھ سے مصائب دور ہوتے ہیں اور اگر خشک سالی سے واسطہ پڑے تو اس سے رجوع ہونے پر بارش ہوتی ہے اور اگر بے آب و گیاہ وادی میں تمہاری سواری گم ہو جائے تو اسکو پکارو وہ سرکاری کوا پس کرو گی۔ اسوقت میں نے

۱۸۱۹ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَكُوا فِي الْمَالِ لِحَقِّ سَوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ إِلَهِكُمْ إِلَّا أَنَا تَزَكُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَابُّنُ مَالِحَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۰ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْيَمْلُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ أَن تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرَ لَكَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۲۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَاثِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۱۸۲۲ وَعَنِ النَّبَاةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَعَهُ مَنَعَةً لَبَنٍ أَوْ دُرٍّ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِشْقِ رَقَبَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۳ وَعَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ آتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَدَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ دَرَأٍ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدْرُوعَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَعْلُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ رَحِمَهُ الْمَيِّتُ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِنَّ أَصَابَكَ صُرْفٌ قَدْ عَوَتْ كَشَفَتْ عَنْكَ فَلَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ قَدْ عَوَتْ أَنْبَكُمَا لَكَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَعِي أَوْ كَلَاةٍ فَصَلِّتْ رَاجِلَتُكَ كَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ لِي

قَالَ لَا تَسُبَّنَ أَحَدًا قَالُوا فَمَا سَبَبْتَ بَعْدَ حُرِّ الْأَعْبَادِ
وَلَا بَعْدَ آذَانِ شَاةٍ قَالُوا وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوفِ
وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُتَّبِعُ طَرِيقِ دَجْهِكَ إِنَّ ذَلِكَ
مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْقَعُوا أَرْكَانَكُمْ إِلَى نَصِيبِ السَّاقِ فَإِنْ
أَبَيْتَ فَرَأَى الْكَعْبِيُّ فَلْيَاك فَلَسَّالَ الْإِزَارَ فَرَقَّهَا
مِنَ الْمُخِيلَةِ طَانَ اللَّهُ لَا يُؤَيِّبُ الْخَيْلَةَ فَلَإِنَّ أَمْرًا
شَقِيكًا وَعَيْتُكَ بِمَا يَعْلَمُ فَيْكَ فَلَا تُعَيِّرُهُ بِمَا تَعْلَمُ
فِيهِ فَرَأَيْنَا ذَاكَ إِلَيْكَ عَلَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
رَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيثُ الشَّاذِلِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُونُ
لَكَ أَحْبَدُ إِلَيْكَ وَبِأَلَةٍ عَلَيْهِ)

۱۸۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا رَأَتْهُ قَالَتْ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَيْتُهُمَا
قَالَ بَقِيَ كُلُّهُمَا غَيْرَ كَيْتِهِمَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۱۸۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ قَامَ لَوْبًا إِلَّا كَانَ
فِي حِفْظِ قَوْمٍ اللَّهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْ خَيْرَةٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ
يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اللَّهُ وَجْهُ
يَتَصَدَّقُ بِمَسَدَةٍ يَتَمِيمَةٍ يُغْفِيهَا أَرَاهُ قَالَ مِنْ
شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَةٍ فَأَتَاهُمَا أَصْحَابُهُ
فَأَسْتَقْبَلُوا الْعَدُوَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ عَنِّي مَحْفُوظٌ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ
عَبَّاسٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ

۱۸۲۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَّا الْوَيْتُ يَوْمَئِذٍ فَكَانَ اللَّهُ وَجْهُ فَجَاءَ قَوْمًا فَالَهُمْ
بِأَلِهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَاءَ بَيْتِهِ دَبَّتْهُمْ كَمَنْعَةٍ
بَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِتْرًا لَا يَعْلَمُ

عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو
راوی کہتے ہیں اسکے بعد میں نے نہ تو کسی غلام کو گالی دی نہ کسی آزاد کو کسی اونٹ
کو کسی بکری کو نبی علیہ السلام نے اس وقت فرمایا نیک کے کسی عمل کو حقیر مت سمجھو اور
اگر تم اپنے کسی بھائی سے مسکرا کر بات کرو تو یہ بھی نیک ہے اور ایسی تہنید اہل علم کو
سب سے پہلی نیک بات اور اگر ایسا نہ کرو تو تمہوں تک رکھو اور تم پر باخبر کو
لٹکانے سے احتراز کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے نیک ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لیے نیک ہے
کرنا اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا اس چیز سے جو تمہارے اندر ہے شرم دلا
تو تم اس کی اس غلطی پر جو تمہارے علم میں ہے شرم نہ دلاؤ کیونکہ اس کا وبال
اسی پر ہوگا (ابوداؤد اور صاحب ترمذی نے سلام والی حدیث روایت کی اور
دوسری روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ وہ مسروں کو شرم نہ دلاؤ کہ تمہیں ہجرے کا
حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو رسول خدا
نے ان سے معلوم کیا کہ اس میں سے کیا کھا تو انہوں نے فرمایا صرف شانہ باقی رہا
ہے تب ہمارے کارنے فرمایا سوائے شانہ کے سب کچھ کھا جائے (صاحب ترمذی نے اس
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے
آپ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو لباس پہنایا تو اس کے جسم پر جب تک
اس کا ایک ٹکڑا بھی باقی رہے گا یہ لباس پہنانے والا حفظ واسن میں
رہے گا۔ (احمد ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود مروی روایت کرتے ہیں کہ میں نے شخص ایسے میں
جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے تو وہ جو رات کو کھڑے ہو کر تلاوت قرآن
کرتا ہے اور دوسرا وہ جو داہنے ہاتھ سے صدقہ کر کے چھپاتا ہے راوی کہتے
ہیں میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اور بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا اور تیسرا
وہ شخص جو کسی لشکر کے ساتھ تھا اور اسکے ساتھی میدان جنگ سے بھاگ گئے
لیکن وہ شخص دشمن کے مقابلہ پر لڑا رہا (صاحب ترمذی نے اس حدیث کو
نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ اسکے راویوں میں ابو بکر
حضرت ابو ذر روایت کرتے ہیں رسول خدا نے فرمایا تین اشخاص
ایسے ہیں جنہیں اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے ناراض
ہوتا ہے جن کو محبوب رکھتا ہے ان میں سے ایک وہ ہے کہ کوئی شخص ایک
قوم کے پاس آکر ان سے اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور یہ سوال دونوں
کی آپس کی قربت کی وجہ سے نہیں ہوتا اور یہ قوم اس سائن کو کچھ نہیں دیتی

يُعْلِيَّتُهُمُ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ دَقَقَهُ سَادُوا إِلَيْهِمْ
حَتَّىٰ إِذَا كَانَ النُّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَحْدِلُ بِهِمْ كَوْضَعُوا
رُءُوسَهُمْ فَغَامَ سَمْعُهُمْ وَبَيَّنَّوْا أَنَّهُمْ قَدْ كَانَتْ
فِي سَرِيرَتِهِمْ فَلَنِيَ الْعَذَابُ وَكَهَرُوا قُلُوبَهُمْ بِسَدْرِهِ حَتَّىٰ
يُقْتَلَ أَوْ يُنْفَخَ لَهُ وَالشَّلَاةُ الَّذِينَ يَبْغِضُهُمُ اللَّهُ
الشَّيْخَةُ الثَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّالِمُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَاتُفِيُّ مُشَدَّدَةً وَلَمْ يَذْكُرْ
وَكَلَّمَ يَبْغِضُهُمْ)

۱۸۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْمٌ
فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بَعَا عَلَيْهِمَا فَاسْتَقَدَّتْ فَجَعَلَتْ
الْمَدَائِكُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ
خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَيَاةُ
فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ
الْحَيَاةِ قَالَ نَعَمْ الْمَوْتُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ قَالَ
نَعَمْ السَّمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ
أَشَدُّ مِنَ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ الزَّيْبُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ
مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الزَّيْبِ قَالَ نَعَمْ
ابْنُ آدَمَ كَصَدَقَ صَدَقَةٌ كَيْسِيَّةٌ يُخَفِّفُهَا
مِنْ شَمَالِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ
عَرِيْبٌ وَذَكَرَ حَدِيْثٌ مُعَادٍ لَهَا صَدَقَةٌ تُطْفِئُ
الْعَظِيْمَةَ فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ -

اور منع کر دیتی ہے لیکن ان میں سے ایک شخص نے اگر اس سائل کے سوال
کو اس طرح خاموشی سے پورا کیا جس کا علم اللہ کے اور ان دونوں کے سوا
کس اور کو نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو ایک تافہ کے ساتھ مصروف سفر
ہے اور رات کو اس وقت تک قطع مسافت کرتے ہیں جب تک کہ نیند کا خوب غلبہ
نہیں ہوتا پھر جب رکتے ہیں تو سب تو بخواب جاتے ہیں لیکن یہ کھڑا ہو کر مری
بارگاہی تضرع و ناری کرتا ہے اور آیات کی تلاوت کرتا ہے تیسرا وہ شخص
ہے جو دشمن کے مقابلہ پر شکر میں ہے لیکن لشکر کو ہزیمت ہوئی ہو جائے لیکن یہ
تسلیاں دیکھنے کے مقابلہ پر ہٹ گیا یہاں تک کہ کامیابی حاصل کی یا موت سے
حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب اللہ نے زمین
کو پیدا فرمایا تو وہ بننے لگی تو اس نے پہاڑوں کو بنایا اور انہیں زمین کے کناروں
پر ملونک دیا تو زمین ساکن ہو گئی لیکن فرشتے پہاڑوں کی طاقت سے متعجب
ہوئے اور انہوں نے ہرب سے سوال کیا خداوند کیا کوئی مخلوق پہاڑ سے زیادہ
قوت وال ہے رب نے فرمایا ہاں وہ لوہا ہے فرشتوں نے پھر سوال کیا کہ
لوہے سے بھی زیادہ طاقت در چیز کوئی ہے؟ رب نے فرمایا ہاں آگ ہے
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا خداوند کیا آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقت ور
مخلوق ہے رب نے فرمایا ہاں وہ پانی ہے فرشتوں نے مزید سوال کیا کہ پانی
سے بھی زیادہ کوئی طاقت والی چیز ہے؟ رب نے فرمایا ہاں وہ ہوا ہے۔
فرشتوں نے ایک اور سوال کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ کوئی طاقتور مخلوق ہے رب
نے فرمایا ہاں وہ ابن آدم ہیں جب کہ وہ اس طرح صدقہ کرتے ہیں کہ انہیں
ہاتھ سے دیتے ہیں اور بائیں ہاتھ سے چھپاتے ہیں (صاحب ترمذی نے
اس حدیث کو غریب بتایا ہے صاحب مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ جناب معلو
سے مروی حدیث کہ صدقہ گناہوں کو بچھا دیتا ہے۔ کتاب الایمان
میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال سے جوڑا دو چیزیں اللہ کی
راہ میں خرچ کرتا ہے تو حجت کے قلم دربان اس کو اپنے پاس کی
نعمتوں کے ساتھ بلائیں گے۔ جناب ابو ذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا

۱۸۲۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَّقِي مِنْ كَلِّ
مَالٍ لَهٗ دَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ
حَبَابَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُنَّ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ

قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنَّكَ كَأَنَّكَ ابْنُ بَيْتٍ وَ
 إِنَّكَ كَأَنَّكَ بَعْدَ بَيْتَيْنِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)
 ۱۸۳۰. وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
 ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَدَنَةٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۸۳۱. وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَسَّ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ
 عَاشُورَاءَ دَسَّ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّمَا
 قَدْ جَوَّيْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذَّابًا رَوَاهُ رِزِينَ وَدُرَيْ
 الْقُبَيْرِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ
 سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَضَعَفَ -

۱۸۳۲. وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَأْتِي اللَّهَ
 أَدَايَتُ الصَّدَقَةِ مَا ذَا هِيَ قَالَ أَصْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَ
 حَسَنُ اللَّهِ الْمَزِيدُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کہ کس طرح ہوگا تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا اگر صدقہ اونٹ کا ہے تو دو اونٹ
 اور اگر گایوں کا صدقہ ہے تو دو گائیں - (نسائی)
 حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بعض صحابہ سے سنا ہے جنہوں نے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کے یہ کلمات سنے تھے کہ قیامت کے دن مومن پر اس کا صدقہ سایہ
 کرنا ہوگا - (احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال پر
 کھانے میں دریا دن کا ثبوت دیتا ہے اللہ سارا سال اس کو رکھنے میں فراخی
 عطا فرماتا ہے جناب سفیان فرماتے ہیں حکیم اسیر علی کیا اور تجربہ کیا تو ہم نے
 ایسا ہی پایا (امام بیہقی نے اس حدیث کو شعب الایمان میں جعفر بن ابی ہریرہ اور
 ابوسعید اور جابر سے روایت کیا لیکن امام بیہقی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)
 حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو ذر نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صدقہ میں کیا اجر ملتا ہے
 تو آپ نے فرمایا دو نادر دوا اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے زیادہ
 بھی ہے - (احمد)

بہترین صدقہ کا بیان

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

پہلی فصل

۱۸۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ
 عَنْ ظَهْرٍ غَنَى قَابِدٍ أَيْمَنْ تَعُولُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحَدَّثَهُ)

۱۸۳۴. وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَ
 هُوَ يَحْتَسِبُهَا كَأَنَّكَ لَكَ صَدَقَةٌ -

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرات ابو ہریرہ و حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بے نیازی کے
 ساتھ ہو اور ان لوگوں پر خرچ کرنا ہے جو تیرے زیر کفالت ہیں (بخاری
 اور امام مسلم صرف حکیم بن حزام سے روایت کیا)
 حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان اپنے اہل و عیال کی کفالت کرتا ہے اور
 ایسا جگر رکھتا ہے تو یہ خرچ اس کے لیے بمنزلہ صدقہ کے ہے -
 (مستفق علیہ)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارٌ أَنْفَقْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُ مَا أَجَا إِلَيْنِي أَنْفَقْتُ عَلَى أَهْلِكَ -

(رداء مسلم)

۱۸۳۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِ بَيْتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَمْعَانِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

(رداء مسلم)

۱۸۳۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْ أَجْدَانُ الْفَقْرِ عَلَى بَنِي آدَمَ كَلِمَةٍ إِنَّهَا هُمُ الْبَيْتُ فَقَالَ الْفَقْرُ عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ - (متفق علیہ)

۱۸۳۸ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَذَوِیْنِ حِلَّتِ كُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتِ الْيَدِ فَلَا رِسْوَالُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالْمَدَدِ فَذَاتِ قَاتِ قَسَسَلَهُ كَوْنُ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَلَا مَصْرَفَ لَهَا إِلَى عَنِّي كَرِهْتُ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلِ انْتَبِهِي أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَعْتُ فَكَذَلِكَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْبَسَتْ عَلَيَّ الْمَهَابَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٍ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيْرُهُ أَنْتَ امْرَأَتَيْنِ يَا لَبَابِ تَسْأَلُكَ أَنْتَ جُزْئِي الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَى بَنِيَامِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار تو وہ ہے جس کو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرتے ہو اور ایک دینار فقیر کو دیتے ہو اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے ہو تو اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجر و ثواب کے اعتبار سے وہ دینار بہتر ہے جس کو تم نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا ہے بعض دینار وہ ہے کہ جس کو اللہ کے راستے میں کسی جانور پر خرچ کیا اور وہ دینار جو اللہ کے لیے اپنے دوستوں پر خرچ کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرتی ہوں کیونکہ وہ میری بھی اولاد میں کیا مجھے اس پر اجر ملے گا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ان پر خرچ کرو اور جو کچھ بھی خرچ کرو گی اس پر تمہیں اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت زینب زوجہ جناب عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ دو اگرچہ اپنے زیوروں پر بھی لگاؤ کہ آپ تو غریب آدمی ہیں اور مجھے رسول خدا نے صدقہ کا حکم دیا ہے آپ جانیں اور نبی علیہ السلام سے دریافت کریں کہ یہ بات میرے لیے کافی ہے کہ میں آپ کے اوپر خرچ کروں اور نہ میں کسی دوسرے پر خرچ کروں یہ سن کر جناب عبداللہ بن مسعود نے مجھ سے فرمایا تم خود ہی جا کر معلوم کرنا چنانچہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تو اس وقت ایک انصاری عورت بھی آپ کے دروازہ پر موجود تھی اور اسکو بھی وہی معلوم کرنا تھا جو میں معلوم کرنے گئی تھی اس وقت رسول خدا پر جلال کی کیفیت طاری تھی۔ چنانچہ ہمال ہمارے پاس تشریف لانے تو ہم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی علیہ السلام سے کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہ معلوم کرتی ہیں کیا ہمارے اپنے شوہروں پر صدقہ کرنا مناسب اور کافی ہے اور ان عورتوں پر جو ہماری کوہوں میں ہیں۔ لیکن رسول خدا کو ہمارا نام نہ بتانا چنانچہ جناب ہلال سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات دریافت

بہترین صدقہ کا بیان

کی اور بتایا کہ ایک عورت تو انصار میں سے ہے اور ایک زینب ہیں
تو سرکارِ دو عالم نے دریافت فرمایا کون سی زینب جناب بلال نے فرمایا
عبداللہ بن مسعود کی بیوی۔ تب آپ نے فرمایا ان کے لیے دعا جو ہیں ایک
اجرتِ قربت کا اور دوسرا صدقہ کا۔
(متفق علیہ) اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔

فِي حُجُورِهِمَا لَا تُخْبِرُهُ مَنْ تَحْتُ قَالَتْ فَدَخَلَ يَلَاكٍ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ
أُمْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيْنَبِ قَالَ أُمْرَأَةٌ
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُهُمَا أَحَبَرَانِ أَحَبُّ الْعَرَامَةِ وَأَحَبُّ الْعَمْدَةِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے
ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آزاد کی اور اس کا
تذکرہ نبی علیہ السلام سے کیا تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے
دیتیں تو زیادہ ثواب ملے گا۔
(متفق علیہ)

۱۸۳۹. وَعَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا اعْتَقَتْ
وَلَيْدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنُكِتَ بِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَوْ اعْطَيْتُهُمَا أَحْوَالِي كَانَ أَكْثَرَ لِي خَيْرًا -
۱۸۴۰. وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
حَبَارِجِي قَالِي آيَتُهُمَا أَهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ
بَابًا -
۱۸۴۱. وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ
جِيرَانَكَ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں کہ یا رسول اللہ!
میرے دو پڑوسی ہیں میں ان میں سے کس کو ہدیہ دوں آپ نے فرمایا جس کا
دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شور بایک دکان کو اس میں پانی زیادہ ڈال کر اپنے
پڑوسیوں کو ہدیہ کرو۔ (مسلم)

دوسری فصل

روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ
یا رسول اللہ! کوئی صدقہ افضل ہے تو اپنے فرمایا کم سرمایہ والے کا خیر میں
کوشش کرنا اور کار خیر میں اس سے ابتدا کرنا۔ (متفق علیہ)
حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنا ایک اجر ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوسرے
اجر کا سبب ہوتا ہے ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔ (احمد
ترمذی نسائی ابن ماجہ دارمی)

۱۸۴۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ
أَفْضَلُ قَالَ جِهْدُ الْمُؤْمِلِ دَابِدًا أَيْمَنَ تَعُولُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۴۳. وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَسِيرِينَ
صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّجْحِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَدَابِتُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں

۱۸۴۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
۱۲

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَتَفِقُ
عَلَى نَفْسِكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَتَفِقُ عَلَى وَلَدِكَ
قَالَ عُمَيْرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَتَفِقُ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ
دِينَارٍ قَالَ أَتَفِقُ عَلَى عَمَلِكَ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ دِينَارٍ
أَنْتَ أَعْلَمُ -

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

۱۸۳۵ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ تَمْسِكُ
بِعَيْنَيْهِ كَمِصَّةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ
رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَمْ يَزِدْهُ حَقُّ اللَّهِ فِيهَا أَلَا
أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسَالُّ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى

(رواہ الترمذی والنسائی والدارمی)

۱۸۳۶ وَعَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْمٍ مُخْرَجٍ -
(رواہ مالک والنسائی والترمذی وابدوداؤد معناه)
۱۸۳۷ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ
وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ
وَمَنْ مَنَعَ أَلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافَرُوا قَاتِلُوا
تَحِيدُوا مَا تَكْفَرُوا قَاتِلُوا عُولَةَ عَتَى شَرُّوْا أَنْتَ
قَدْ كَفَرْتُمْ -

(رواہ احمد وابدوداؤد والنسائی)

۱۸۳۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ يُوَجِّدُ اللَّهُ إِلَّا الْجَنَّةَ -
(رواہ ابوداؤد)

ساحر ہو کر عرض کیا میرے پاس ایک دینار ہے (میں اسکا کیا کروں) نبی
علیہ السلام نے فرمایا اپنے اوپر خرچ کرو تو اس نے کہا کہ ایک دینار اور بھی
ہے تو اپنے فرمایا اپنی اولاد پر خرچ کرو سائل نے کہا کہ دو دینار کے علاوہ
بھی ہے تو اپنے فرمایا رشتہ داروں پر خرچ کرو تو وہ کہنے لگا کہ تین سے ایک اور زیادہ بھی
ہے تو اپنے فرمایا اسکو اپنے خادم پر خرچ کر کہیں کہ اسنے کہا کہ ایک اور بھی ہے تب
سرکار نے فرمایا تین اختیار ہے اور تم بہتر جان سکتے ہو۔ (ابوداؤد نسائی)
حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں لوگوں
میں سے بہترین آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں یہ شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے
کی لگام پکڑ کر اللہ کے راہ میں (جہاد کے لیے نکلتا ہے۔ پھر اپنے فرمایا اور اس کے
بعد دوسرا بہتر شخص وہ ہے جو اپنی چند بکریاں لیکر گوشہ عافیت اختیار کر تا
ہے اور اس پر جو حقوق اللہ ہیں ان کو ادا کرتا ہے اور اس شخص کے بارے میں نہ
بتاؤں جو لوگوں میں سے بدترین فرد ہے یہ شخص وہ ہے جس سے اللہ کے نام

پر سوال کیا جائے اور وہ اسکو نہ دے (ترمذی، نسائی، دارمی)

حضرت امم بحد روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو کچھ دے
کر واپس کر دو اگر جہ جہا ہو اکھڑی کیوں نہ ہو۔ (مالک، نسائی، ترمذی، اور
ابوداؤد نے مفہوم حدیث کو روایت کیا ہے)
حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر
تم سے پناہ طلب کرے تو اس کو پناہ دے دو ماور جو اللہ کے نام پر سوال
کرے اس کو پورا کر دو اور جو اللہ کے لیے تم کو بلائے تو اس کو قبول کرو اور
جو تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کو اس کا بدلہ دو اور اگر بدلہ دینے
کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم یقین کر
لو کہ اس کا بدلہ ہو گیا ہے۔

(احمد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ کے نام پر جنت کے سوا کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں جناب طلحہ کے پاس سے

۱۸۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ

الْأَنْصَارِ بِالنَّدِيَّةِ مَا لَا تَنْحِلُ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالٍ
إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقِيلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
مَا فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا سَرَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ
لَمْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو
طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبَّ
مَا لِيَ إِلَى بَيْرِ حَاءَ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَرْجُو
يَوْمَها وَدُخْرِها عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ
أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْنِي بِهَذَا ذَلِكَ مَا لِي زَاهِيَةً وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي
أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَلَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَقَسَّمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي حَنْظَلَةَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشِيَةَ كَيْدًا جَائِعًا
(رَوَاهُ النَّبِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

زیادہ کھجوریں ہوتی تھیں اور جائیداد میں انہیں سب سے زیادہ بیر حاء و الا بانہ
جو مسجد نبوی کے عین مقابل تھا بہت محبوب تھا خود رسول خدا بھی اکثر
اس بانہ میں جا کر اس کا عمدہ پانی پیتے تھے۔ جناب انس فرماتے ہیں جب
آیت نازل ہوئی کہ تم نیکی کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس
چیز کو خرچ نہ کرو جس کو تم سب سے زیادہ محبوب رکھتے ہو اس وقت ابو طلحہ
نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ رب کریم فرماتا
ہے کہ تم نالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور مجھے اپنے تمام اموال میں بیر حاء
والا بانہ سب سے زیادہ پسند ہے لہذا میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ
کرنا ہوں اور میں اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں
یا رسول اللہ آپ اس کا جو جائیں کریں اس موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا
شاباش یہ بہت منافع بخش چیز ہے اور میں نے وہ سب کچھ سن لیا ہے جو
تم نے کہا ہے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے اعزہ میں تقسیم کر دو
ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اس کے بعد ابو طلحہ نے اس
کو اپنے چچا زید بھائیوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر کو بھر دو۔
(بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

بَابُ مَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

خاوند کے مال سے بیوی کا خرچ پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی خاتون اپنے گھر کے مال سے جائز طریقہ پر خرچ کرتی ہے اور فضول
خرچ نہیں کرتی تو اس کو خرچ کے مطابق اجر ملتا ہے اور اس کے شوہر کو کمانے کا ثواب
ملتا ہے اور اس مال کو جمع کرنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے اور ان میں
سے ایک دوسرے کی وجہ سے کسی کا اجر کم نہیں ہوتا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ مَرْئِيهَا عَيْدَ
مُعِيدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا انْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهَا
بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَاوِزِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ
أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ امْرِئٍ فَلَهَا نِصْفُ أَحَدِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی خاتون اپنے شوہر کے مال کو بغیر اجازت مضر خیر میں خرچ کرتی ہے تو اس کو نصف اجر ملتا ہے۔ - (متفق علیہ)

۱۸۵۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَارِجُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطَى مَا أَمْرِهِ كَامِلًا مُؤَقَّدًا طَيِّبَةً يَكُمُ نَفْسُهُ قَبِيلًا فَعُمَا إِلَى الذِّقَى أَمْرَهُ بِمِ أَحَدِ الْمُتَصَدِّقِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امانت دار خازن جب خوشدلی کے ساتھ اتنا ہی مال دیتا ہے جتنا کہ اس کو کما جاتا ہے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ - (متفق علیہ)

۱۸۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخِي أَفْطَنَتْ نَفْسَهَا وَافْتَنَتْهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ قَهْلًا لَهَا أَحْبَلَاتٌ تَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ میری والدہ کا ناگہانی طور پر انتقال ہوا اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کی بابت کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۵۵ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ مَبِيتِ زَوْجِهَا إِلَّا سَادَرَتْ زَوْجَهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَضَلُّ أَمْوَالِنَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے لوگوں نے سوال کیا یا رسول کیا وہ کھانا بھی نہ دے تو آپ نے فرمایا یہ تو ہمارے اموال کی بہترین چیز ہے۔ (ترمذی)

۱۸۵۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَا بَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءُ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُصَرٍّ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا عَلَى آبَائِنَا وَأَهْبَاءِنَا وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَجْعَلُ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سعد بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لی تو اس وقت ایک بلند قامت خاتون نے جو غالباً قبیلہ مضر سے معلوم ہوتی تھیں عرض کیا یا نبی اللہ ہم اپنے والدین، بیٹوں اور شوہروں کے دست نگر ہیں ہمارے لیے ان کے مال میں سے کیا (خرچ کرنا) حلال ہے تو آپ نے فرمایا جلد خراب ہو جانے والی غذا تم اس کو کھاؤ بھی اور پیر بھی دو۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

١٨٥٤ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي الدَّحْخَمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ
أَنْ أَقْدِدَ دَلْعَمًا نَجَاةً فِي مَسْكِينٍ فَأَطَعْتُهُ مِنْهُ
فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَدَعَا
فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ
فَقَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا
فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ
مَالِي مَوْلَايَ يَشِيءُ قَالَ نَعَمْ وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا إِنْ صَفَاكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جناب میرزا ابی الخلم کے
میرے آقا نے کہا کہ میں ان کے لیے گوشت پہاؤں اس دوران ایک فیر آیا
تو میں نے اس کو اس میں سے دیدیا میرے آقا کو جب یہ معلوم ہوا تو اس
نے مجھ کو مارا میں نے آکر اسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا
تو اپنے میرے آقا کو بلا کر اس سے فرمایا تم نے اس کو کیوں مارا تو انکو نے کہا
کہ یہ بغیر میری اجازت کے میرا کھانا دینا ہے تو آپ نے فرمایا اس کا
ثواب تم دونوں کو ملے گا۔ اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ میں غلام تھا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال
میں عمدہ کر سکتا ہوں تو اپنے فرمایا ہاں! اور اس کا ثواب تم دونوں کو اچھا ہے (مسلم)

بَابُ مَنْ لَا يَعُودُ فِي الصَّدَاقَةِ

صدقہ کا مال واپس نہ لینے کا بیان

پہلی فصل

١٨٥٨ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمْسَعَهُ الَّذِي كَانَتْ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّ بَيْعَهُ بِرُخْصٍ فَأَلْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي وَلَا تَعْدِي
صَدَقَتِكَ فَإِنَّ يَدِي رَهْمُ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَةٍ
كَأَنَّ يَدِي فِي تَبِيئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعْدِي فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ
١٨٥٩ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّتْ أُمْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُخِي بِجَارِيَةٍ فَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ
وَجَبَّ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْيَمِينُ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ
عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحْبِرْ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے راہ میں کسی کو گھوڑا دیا لیکن وہ شخص اسکی حفاظت نہ کر سکا تو اپنے اسکو خریدنا چاہا اور یہ خیال کیا کہ وہ اسکو ستے داموں بیچ ڈالے گا لہذا میں نے رسول خدا سے اجازت طلب کی تو اپنے فرمایا اپنے صدقہ کو واپس نہ لو اور اسکو نہ خریدنا چاہیے وہ ایک درہم کا ہی ہے کیونکہ اپنے کئے ہوئے صدقہ کو واپس لینا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میں رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا سوقت ایک خاتون آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک باندی اپنی والدہ کو دی تھی لیکن اسکا انتقال ہو گیا تو مرکار نے فرمایا تمہارے لیے جرد واجب ہو گیا اور اسکی موت نہ تم پر میراث واپس کر دی اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ اس کا زمر ایک ماہ کے روزے واجب تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں اپنے فرمایا رکھو اس خاتون نے پھر کہا انھوں نے حج بھی نہیں کیا تھا

قَطُّ أَفَاحِهِ عَنْهَا قَالَ لَعَنَ حُجَّتِي عَنْهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کیا میں اُن کی طرف سے حج کروں آپ نے فرمایا ہاں! اُن کی طرف سے حج کرو۔ (مسلم)

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۸۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتِ ابْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسَلْسَلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۶۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۶۲۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(مُسْتَفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۶۳۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَعَّفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً يُغْفَرُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَآنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُو شَهْرَهُ وَطَعَامُهُ مِنْ أَجْلِ لِحْظَاتِهِمْ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ عِنْدَ ظُهُورِهِ وَفَرَحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفٌ فِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت کے مطابق جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں ایک اور روایت کے مطابق رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (مستفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریّان ہے جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

(مستفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے ایمان کی تکمیل اور حصول اجر کے لیے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان اور ثواب کے حصول کے لیے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کئے جاتے ہیں اسی طرح جو ایمان اور حصول اجر کے لیے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں گے۔

(مستفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے ہر عمل کو دس گنے سے سات سو گنے تک کر دیا جاتا ہے ماسوا روزہ کے کیونکہ یہ میرے لیے ہے اور میں بھی اس کی جزا دوں گا کیونکہ روزہ دار اپنے کھانے اور خواہشات کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو ستر تہیں ہیں ایک خوشی اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوتی ہے اور روزہ دار

الصَّائِمُ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَجِيحِ الْمِسْكِ وَالصَّيَامُ
جَنَّةٌ كَمَاذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِهِ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمُوتُ وَلَا يَصْغَبُ
قَرْنٌ سَائِلَةٍ أَحَدًا أَذَاتَكَ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَائِمٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے مزک ہو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے اور روزہ ڈھال ہے جب تم
میں سے کوئی روزہ رکھے تو نہ فحش بات کہے اور نہ شور کرے اگر کوئی اسکو گالی
دے تو اس کو چاہیے کہ کال دینے والے سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۸۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
صُودَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ
النَّارِ فَكَمْ يُفْتَحُ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ
فَكَمْ يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ فَمَنْ تَدَخَّلَ مِنْهَا فِي الْخَيْرِ
آمِنٌ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْبِرْ وَلِلَّهِ عَسَاوِمُ مِنَ
النَّارِ ذَٰلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش شیطن کو
قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور کوئی
دروازہ نہیں کھولا جاتا البتہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں
اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک منادی ندا کرتا ہے بھولے
کو طلب کرنے والے آگے بڑھو اور برائی کو طلب کرنے والے پھر جا
اور ہر رات اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے (ابن ماجہ - احمد
نے کسی اور شخص سے روایت کیا لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو
غریب کہا ہے)

تیسری فصل

۱۸۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ
فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ
وَيَلْقَى فِيهِ لَيْلَةً خَيْرٌ مِنَ الْغِيَةِ شَهْرٍ مِنْ حَرَمِ خَيْرِهَا
فَقَدْ حُرِّمَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا اللہ تعالیٰ تم پر اس مہینہ
کے روزے فرض فرمائے اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے
جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو
جکڑ دیا جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اس مہینہ میں ایک شب ایسی ہے جو
ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور جو اس شب کی بھلائیوں سے محروم زیادہ
تمام بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ (احمد - نسائی)

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۸۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ
يَقُولُ الصَّيَامُ أَمْرِي رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ
بِالنَّهَارِ فَشَقِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُ النَّوْمَ
بِاللَّيْلِ فَشَقِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ -

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ
اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کریں گے روزہ رکھنے کا خداوند میں نے
اسکو دن میں کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روک رکھا تھا خدا اسکے
حق میں میری شفاعت کو قبول فرما قرآن کریم کئے گا میں نے اسکو رات میں
سوئے سے روک رکھا اسکے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اللہ ان دونوں کی

(رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۱۸۶۷ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الشَّهْرُ قَدْ حَصَرَكُمْ وَفِيهِ لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حَرَمَهَا فَقَدْ حَرَمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحَرِّمُ خَيْرَهَا إِلَّا كَعَمَلٍ مَحْدُودٍ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۶۸ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْرِ يَوْمٍ مِنْ شُعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَطْلَقَكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ فِيهِ مَاءَ قَرْنِئَةٍ وَفِيهِ لَكُمْ تَطَوُّعٌ مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِغَصَّةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ آذَى قَرْنِئَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ آذَى قَرْنِئَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ آذَى سَبْعِينَ قَرْنِئَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُ الْجَنَّةِ وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَشَهْرُ إِذْ أُفِيضَ رِثَتِي السُّوْمِ مَنْ قَطَعَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعَنْ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ الْجَزْرِ مِنْ عَذَابٍ يَنْتَقِصُ مِنَ الْحَرِّ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نَقْطُرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابُ مَنْ قَطَعَ صَائِمًا عَلَى مَنْ قَرَّ لَيْلٍ أَوْ سَمَرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَ مِنْ أَشْبَعِ مَا شَبَعَ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَطْمَأ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ آدِلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَأَخِيرُهُ عِشْرَتُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ حَقَّقَ عَنْ مَمْلُوكٍ فِيهِ عَقَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ

۱۸۶۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ

شفا عت کو قبول کیا جائے گا۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب ماہ رمضان آیا تو رسول خدا نے فرمایا بیشک یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے جو اس سے محروم باوجود تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور اس کی بھلائیوں سے بد نصیب ہی محروم ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت سلمان فارسی روایت کرتے ہیں شعبان کے آخری دن سرکارِ دو عالم ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ نکل ہوا ہے جو ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس مہینہ کی راتوں میں قیام کو فرض مقرر کیا ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ میں نوافل کے ساتھ تقرب چاہے تو گویا اس نے رمضان کے علاوہ فرض ادا کیا اور جو کوئی اس مہینہ میں فریضہ ادا کرے گویا اس نے رمضان کے علاوہ دنوں میں ہر فرض ادا کرے یہ مہینہ چار ماہ کا ہے۔ (بخاری)

مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے جو میں مومن کا رقی بڑھ جاتا ہے اور اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور گردن کو جہنم سے آزاد کرانے کا سبب ہے افطار کرانے والے کے لیے روزہ دار کا سا اجر ہے اور اس سے بڑھ کر افطار کرانے والے کی نہیں کی جائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو افطار کرانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ نے فرمایا یہ ثواب اس شخص کو بھی ملے گا جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا پانی یا کھجور سے افطار کرائے اور جو روزہ دار کو پیٹ بھر کھائے گا تو اللہ اس کو میرے حوض سے سیراب فرمائے گا جو دخول جنت تک پیاسا نہ ہوگا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا اہلِ حق رحمت کا درمیان حقیقہ مغفرت کا اور آخری حصہ نادر دوزخ سے آزادی کا ہے اور جس نے اپنے خادم کے کام میں تخفیف کی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا اور اس کو نادر دوزخ سے آزادی عطا فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ کا معمول یہ تھا کہ جب ماہ رمضان آتا تو آپ قیدیوں کو آزاد فرما دیتے اور ہر سائے

مَلَّ أَسِيرٌ دَاخِلٌ كُلِّ سَائِلٍ -

۱۸۴۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخَّرُ بِرَمَضَانَ مِنْ ذُرِّ الْمَخَلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ قَالَ قَدْ أَذْكَانَ أَذَلَّ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ ذُرِّي الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعُيُنِ فَيَقْلَنَ يَارِيتُ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَنْزِلًا تَمْرًا يَهْمُ أَعْيُنُنَا وَتَفَرُّ أَعْيُنُهُمْ يَارِيتُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْفَخَّارِيُّ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۱۸۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُغْفَرُ لَأُمَّتِي فِي الْخَيْرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَى لَيْلَةُ الْقَدَرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنْ مَاتَ فِي أَجْرَةٍ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کو کچھ نہ کچھ دیتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جنت کو تیرے سال سے رمضان کے آنے تک رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے جنت کے پتوں سے عکس عین پر ہوا چلتی ہے تو وہ کتنی ہیں خداوند اپنے بندوں میں ہمیں ایسے خداوند عطا فرما جو ہماری اسکھوں کی ٹھنڈک ہوں (مذکورہ بالا تینوں احادیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی آخری رات کو امت کی بخشش کی جاتی ہے لوگوں نے دریافت کیا کہی بخشش کی وہ شب لیلۃ القدر ہے تو آپ نے فرمایا نہیں لیکن کام کرنے والے کو جب وہ کام مکمل کر لیتا ہے تو محنت کا حق دیا جاتا ہے۔ (احمد)

بَابُ رُؤْيَةِ الْهَلَالِ

پہلی فصل

۱۸۴۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تَطْرُدُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَاقْطَعُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُمَّةٌ أَمِيَّةٌ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْتَبُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اس طرح جب تک کہ عید کا چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ چھوڑو اور جب مطلع ابرا کو دہو تو انداز کر دو ایک اور روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ تیس دن دن کا بھی ہوتا ہے جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کر دو لیکن اگر مطلع ابرا کو دہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر دو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اہل حق قوم ہیں جو حساب و کتاب نہیں رکھتے مہینہ اس طرح

الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا
يَعْنِي سِتَامَا الثَّلَاثِينَ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ
مَرَّةً ثَلَاثِينَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدًا لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَ
ذُو الْحِجَّةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۸۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْقُصُ أَحَدُكُمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ
أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلَيْسَ بِهِ
ذَلِكَ الْيَوْمُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۱۸۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۸۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ احْمَرُّوا وَلَا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۸۴۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ
وَرَمَضَانَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۸۵۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ
الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَمِيَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

اور اس طرح کا ہوتا ہے اور انگلیوں پر حساب لگا کر بتایا اور تیس کا عدد
مقدانال کے طریقہ پر بتاتے ہوئے فرمایا اس طرح اور اس طرح کا ہوتا
ہے یعنی پورے تیس دن کا اور ایک انیس دن کا اور ایک تیس دن کا
(متفق علیہ)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عیدین کے مہینے شوال اور ذی الحجہ کبھی ناقص یا مکمل
نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے سے
روزہ نہ رکھے مگر جو شخص روزہ رکھنے کا عادی ہے وہ ایسا کر سکتا ہے
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب نصف شعبان ہو جائے تو روزے
نہ رکھو۔ (روای)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینہ کے لیے تاریخ کا حساب شعبان
سے کرو۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دو مہینوں کے مسلسل روزہ رکھتے نہیں دیکھا سوائے شعبان
اور رمضان کے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ نسائی)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے شک والے دن
(یعنی شعبان کی تیس تاریخ) روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ
وسلم کے احکام کی نافرمانی کی (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

۱۸۸۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَهْلُ الدَّارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْيَمَلَ لَا يَمُوتُ هَذَا رَمَضَانَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا يَلَالُ آذِنِ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا عِدَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

۱۸۸۲ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ تَرَاهُ النَّاسُ الْيَمَلَ فَاتَّخَذَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً رَأَيْتُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں آکر عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے اس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت دیتا ہے اعرابی نے کہا ہاں! پھر نبی علیہ السلام نے معلوم فرمایا کیا تو میری رسالت کا بھی گواہ ہے اعرابی نے کہا ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب بادل سے فرمایا کل کے روزہ کا اعلان کر دو۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے میں چاند دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتایا تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اللہ دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

تیسری فصل

۱۸۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَحْفَظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ يَوْمِيَّةً رَمَضَانَ فَإِنْ غَمَرَ عَلَيْهِ عِدَّةٌ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۸۸۴ وَعَنْ أَبِي الْخَثْعَمِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ نَزَلْنَا بِبَطْنِ خُذْلَةَ تَرَانَا الْيَمَلَ فَقَالَ بَعْضُ الْعَرَمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثِينَ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْيَمَلَ فَقَالَ بَعْضُ الْعَرَمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْعَرَمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثِينَ فَقَالَ أَيْ لَيْلِيَّةٍ رَأَيْتُمُوهُ فَنُفِذْنَا لَيْلَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّوَيْتُمْ فَهَوَّ لَيْلِيَّةٍ رَأَيْتُمُوهُ فِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلُنَا رَمَضَانَ وَعَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ قَارِسَةَ رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّكَ بِرُؤْيِيَّتِهِ فَإِنْ أَعْيَى عَلَيْكَ فَأَمَدَّكَ الْيَمَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینہ کی تاریخوں کا بہت خیال رکھتے آتا کسی مہینہ کی تاریخوں کا اہتمام نہ فرماتے۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر انیس کو ابر پہنچتا تو بیس دن پورے کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوالخثری روایت کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لیے روانہ ہوئے جب ہم بطین غمرہ میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا اس وقت بعض آدمی کہنے لگے کہ یہ تین رات کا چاند ہے بعض نے کہا کہ دو رات کا ہے۔ لہذا ہم نے جنا ابن عباس سے ملاقات کی اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تین رات کا چاند ہے۔

بعض کہتے ہیں دو رات کا۔ جناب ابن عباس نے دریافت کیا تم نے چاند کب دیکھا۔۔۔۔۔۔ ہم نے بتایا ان رات کو دیکھا تھا اس وقت جناب ابن عباس نے فرمایا رسول خدا نے چاند دیکھنے کی مدت مقرر فرمائی ہے اور وہ اسی رات کا ہے جب تم نے دیکھا ایک اور روایت میں جناب ابوالخثری نے اس طرح نقل کیا ہے کہ ہم نے ذات عرق میں دیکھا تو ہم نے معلومات کیلئے جناب ابن عباس کے پاس ایک شخص کو بھیجا تو اس شخص

سحری کے بارے میں احکام

پہلی فصل

۱۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرُّوا قَرْنَ فِي السُّحُورِ بَرَكَهٌ.

(متفق علیہ)

۱۸۸۶ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصِّلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّحْرِ.

(رداء مسنی)

۱۸۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَخْتَرِمُنَا عَمَلُهُمُ الْفِطْرَ.

(متفق علیہ)

۱۸۸۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَقْبِلُ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآذِينَ النَّهَارِ مِنْ هَهُنَا وَغَدَيَاتِ الشَّمْسِ قَدْ أَفْطَرْنَا الصَّيْتُ.

(متفق علیہ)

۱۸۸۹ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْتُمْ تَمُوتُونَ رَأَيْتُمْ أَتَيْتُمْ يُطْعِمُونِي رَأَيْتُمْ دَسَوْنِي.

(متفق علیہ)

۱۸۹۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجِمْعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَحَقَّقَهُ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمُورٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھا کر کوئیکہ اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

(مسلم)

حضرت سہل بن قہیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ انہیں میں بھلائی کرتے رہیں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ابھر سے آئے اور دن ادھر کو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار افطار کر لے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو مرثدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال (رنگ تدریجی) سے منع فرمایا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی وصال کا روزہ رکھتے ہیں تب ہر کار و عالم نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھاتا ہے ہے اور پوتا بھی۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، نسائی، دارمی، لیکن صاحب ابوداؤد نے فرمایا کہ عمر، زبیدی، ابن عیینہ، یونس اہل سب نے اس حدیث کو

ام المؤمنین حضرت حفصہ مکہ موقوف کیا ہے۔

الزُّمَيْدِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَيُؤْتَسُّ الدَّيْنِيُّ كُلُّهُمُ عَنْ
الزُّمَيْدِيِّ -

۱۸۹۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النَّبَأَ أَحَدَكُمْ وَالْإِنَاءَ فِي
يَدَيْهِ فَلَا يَصْطَحْهُ حَتَّى يَفْضِي حَاجَتَهُ مِنْهُ -

(رداء أبو داود)

۱۸۹۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ
فَقْرًا - (رداء الترمذی)

۱۸۹۲. وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُعْطِرْ
عَلَى شَمَائِلِهِ قَرْنَةً بَرَكَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُعْطِرْ عَلَى مَاءٍ
قَرْنَةً طَهُورًا - (رداء أحمد والترمذی و أبو داود
وابن ماجه والدارمی و ترمذی و قرائة بركة عید
الترمذی) فی رِیَایَةِ أُخْرَى

۱۸۹۳. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُعْطِرُ مَقْبَلَهُ أَنْ يُصْبِحَ عَلَى رُكْبَتَيْ قَرْنَةٍ لَمْ
تَكُنْ رُكْبَتَاكَ تَمِيدَاكَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيدَاكَ حَسَا
حَسَا تَمِثُ مَاءٍ -

(رداء الترمذی و أبو داود و قال الترمذی

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ غَرِيبٍ)

۱۸۹۴. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ مَاءً أَوْ جَعَلَ غَارِيَةً فَدَعَا
مِثْلَ أَحَدِهِ -

(رداء الترمذی فی شُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَعْنَى الشُّعْبِ

فِي سَكْرِ الشُّعْبِ وَقَالَ صَحِيحٌ)

۱۸۹۵. وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ دَعَبَ الظُّلْمُ وَأَبْشَكَ الْعُرْوُفُ
وَكَبَّتِ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى - (رداء أبو داود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اذان (فجر) سے اور اس کے ہاتھ
میں کھانے یا پینے کا برتن ہو تو اس کو اس وقت تک نہ رکھے جب تک
کہ اپنی ضرورت پوری نہ کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ شخص میرے محبوب بندوں میں
ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور سے افطار کرو کیونکہ اس میں برکت ہے
اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرو کیونکہ وہ پاک ہے (احمد و ابوداؤد
ابن ماجہ و دارمی۔ لیکن برکت کا سبب صرف صاحب ترمذی نے
روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار کرتے اگر تازہ
کھجوریں نہ ملتی تو خشک کھجور (چھوڑا) کھاتے اور اگر خشک کھجوریں بھی
موجود نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے افطار کرتے (ابوداؤد و صاحب
ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن و غریب ہے)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ دار کو افطار کرایا یا مجاہد کو
سامان جنگ دیا تو اس کو آٹھ سو ابراہیم (جس کا جتنا کہ ان دونوں کو) یعنی
شعب الایمان اور محی السنۃ نے خرچہ کیا ہے اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب روزہ افطار کرتے تو کھتے ہمیں اس جاتی رہی رگیں تر ہو گئیں اور ان
نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔ (ابوداؤد)

۱۸۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ مُمْتٌ وَعَلَى رِشْرَاقِكَ أَفْطَرْتُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا)

حضرت معاذ بن زہرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے ترکیتے، اسے اللہ میں سے تیرے لیے روزہ کھا اذیتیرے لذت سے افطار کیا۔ اسے ابو داؤد نے مرسل روایت کیا۔

تیسری فصل

۱۸۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الَّذِينَ ظَاهَرُوا مَا عَجَلَ النَّاسُ لِفُطْرِهِمْ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ (مسلمان) افطار میں جلدی کرتے ہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاریٰ اپنے افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد و ابن ماجہ)

۱۸۹۸ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَسُرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يَعْجِلُ الْإِفْطَارَ وَيَعْجِلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يَعْجِلُ الْإِفْطَارَ وَيَعْجِلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا أَصَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى.

حضرت ابو عطیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور جناب مسروق نے ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو ایسے ہیں جن میں ایک تو روزہ جلد افطار کر کے جلدی نماز (مغرب) ادا کر لیتے ہیں اور دوسرے دیر سے افطار کرتے ہیں اور تاخیر سے نماز پڑھتے ہیں (ان دونوں میں سے کس کا عمل درست ہے) ام المؤمنین نے دریافت کیا کہ افطار و نماز میں جلدی کون کرتا ہے اور تاخیر کون کرتا ہے تو ہم نے کہا کہ جناب عبداللہ بن مسعود جلدی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسول خدا کامل بھی میں تھا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۹۹ وَعَنْ عَبْدِ بَازِ بْنِ سَرِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْعَدَاؤِ الْمُبَارَكِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبد باز بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں سحری کے وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاتے ہوئے فرمایا برکت والے کھانے کے لیے آؤ۔

(ابو داؤد و ترمذی)

۱۹۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ السَّحُورِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کی بہترین سحری کھجوریں ہیں۔ (ابو داؤد)

بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

روزہ میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے

پہلی فصل

۱۹۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَمَ يَدْعَ قَوْلِ الذُّرِّ وَالْعَمَلِ بِلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنے کھانے پینے کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

۱۹۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعِلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِرَبِّهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں قے بھی کرتے اور طہارت بھی حالانکہ آپ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں تم سے زیادہ قدرت رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْعَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلِيِّهِ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان کے مہینہ میں صبح کے وقت احطام کے علاوہ بھی غسل کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَ دُحْرًا مَّخْرُومًا وَأَحْبَبَ دُحْرًا مَّصَايِدَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سنگی لگوانی اور روزہ کی حالت میں پھنسنے لگوانے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ دُحْرًا مَّصَايِدَ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْسَ صَوْمًا فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر روزہ کی حالت میں کسی نے بھول کر کچھ کھایا یا پیا تو اس کو چاہیے کہ اپنے روزہ کو مکمل کرے کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (متفق علیہ)

۱۹۰۶ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَذَا قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَحِيدُ رَقَبَةً نَّتَيْبُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ تَعْبِيدٌ أَنْ تَصُومَ مَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَعْبُدُ لِمَا حَرَّمَ رَبِّي قَالَ لَا قَالَ أَجَلُكَ وَمَكَتُكَ

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اس وقت ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا سرکار نے فرمایا کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستی کی ہے۔ سرکار نے فرمایا کیا تم سے اندر اتنی طاقت ہے کہ تم ایک غلام کو آزاد کرو کہنے لگا نہیں آپ نے دریافت فرمایا کیا دو مہینے مسلسل روزہ رکھ سکتے ہو کہنے لگا نہیں آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھانے کی استطاعت ہے کہنے لگا نہیں تب

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِينَا نَحْنُ عَلَى ذَالِكَ أَيْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدِّي فِيهِ تَمَرٌ وَالْعَرِي
الْمَكْتَلُ الصَّنْعُ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَال
حَدَّثَ هَذَا أَقْصَدَنِي بِم فَقَالَ الرَّجُلُ أَهْلِي أَفْعَدَ
مَتَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَنِيهَا يَرِيدُ
الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي كَفَّيْكَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي بَدَتْ أَنْيَابُهُ
لَمْ قَالَ أَطْعَمُهُ أَهْلَكَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نبی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
بھی بیٹھے رہے ہم بھی وہیں حاضر رہے اسی دوران نبی علیہ السلام کی خدمت
میں ایک تھیلہ لایا گیا جس میں پندرہ سے بیس صاع تک کھجوریں تھیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں تب
آپ نے فرمایا یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کر دو۔ وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ اپنے
سے زیادہ غریب کو دوں خدا کی قسم مدینہ کے ان پہاڑوں کے درمیان کوئی
گھرانہ میرے گھر سے زیادہ غریب نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا اس
طرح مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا
ان کو اپنے گھر والوں کو کھلا دو (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۰۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعْتَمِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَصُومُ بِسَائِمًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَايَعَةِ لِلصَّائِمِ فَرُخِّصَ لَهُ
وَأَنَّهُ الْخُرُوفُ لَهُ فَتَمَاهُ فَإِذَا الْإِنِّي رُخِّصَ لَهُ شَيْءٌ
فَلَمَّا الْإِنِّي تَمَاهُ شَابَجَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَ الْقَمْحَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ
قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقْبَلَ عَمْدًا فَلَيْسَ بِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ
يُوسُفَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ لَا أَرَاهُ
مَحْمُولًا -

۱۹۱۰ وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءَ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ
فَأَفْكَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدٍ بِمَشَقٍّ فَقُلْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روزہ کی حالت میں ان کے ساتھ تقبیل فرماتے اور انکی زبان بھی چوم لیتے
تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور سرکار سے روزہ کی حالت
میں بیوی کے ساتھ ملاست کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دیدی
لیکن بعد میں جب ایک اور صاحب نے دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا کیونکہ
جس شخص کو اجازت دی وہ ضعیف العمر تھے جبکہ دوسرے صاحب جوان تھے (ابوداؤد)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس شخص کو روزہ کی حالت میں اضطرابی طور پر رتے آجائے
تو اس پر قضا لازم نہیں اور جو شخص خود قے کرے تو اس پر قضا لازم ہے۔
(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث
غریب ہے کیونکہ یہ حدیث سوائے عیسیٰ بن یونس کے اور کسی سے مروی
نہیں اور امام بخاری نے فرمایا میں اس کو محفوظ نہیں گردانتا۔

حضرت معدان بن طلحہ روایت کرتے ہیں تحقیق میں جناب ابوالدرداء اسناہ کے
کہ رسول خدا کو روزہ کی حالت میں تھے ہوئی تو آپ نے روزہ افطار کر لیا راوی کہتے
ہیں میری ملاقات جناب ثوبان سے دمشق کی جامع مسجد میں ہوئی تو میں نے ان سے

إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَصُورُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۱۹۱۱ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْيِي يَسْتَوِي وَهُوَ صَائِمٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۱۹۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْتَكِيْتُ عَيْنِي أَفَا كُنْتُ جِلْدًا وَكَانَ صَائِمًا قَالَ نَعَمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ يَالْقَوِيُّ أَبُو عَائِذَةَ الرَّادِيُّ يَضَعُفُ)

۱۹۱۳ وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرِيمِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُو دَاوُدَ)

۱۹۱۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ رَجُلًا يَأْتِيهِمْ دَهْرٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ أَخْذًا بِبِدْيَةٍ لَهَا فِي عَشْرَةِ خَلْتٍ مِنْ رَمْطَانٍ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ مَعْنَى الشَّكْرِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ ذَلِكَ بَعْضُ مَنْ رُفِعَ فِي الْحُجَابَةِ أَيْ تَعَرَّضَ لِلْأَفْطَارِ الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ وَ الْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَهْصَلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ يَمُوتُ الْمَلَانِي)

۱۹۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمْطَانٍ مِنْ خَيْرٍ رُخْصَةٌ وَلَا مَرَمِي ثُمَّ يَقْضِي عَنْهُ مَرَمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خَالٍ فِي تَرْجُمَةِ نَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

کہا کہ جناب ابوالدرداء نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ رسول خدا نے تھے کہ ارد روزہ افطار کر لیا تو انہوں نے کہا کہ انہوں سے درست فرمایا میں نبی علیہ السلام کو دیکھ کر ارباب تھا - (ابوداؤد، ترمذی، دارمی)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاتعداد مرتبہ صواک کرتے دیکھا ہے - (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ مجھے آشوب چشم کی شکایت ہے کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگاؤں تو آپ نے فرمایا ہاں (امام ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ ابوعاکر راوی ضعیف ہے)

ضمیمہ میں ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں نے عراج کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا تو آپ پیاس کی زیادتی سے یا گرمی کی شدت کی وجہ سے پانی ڈالتے تھے - (مالک، ابوداؤد)

حضرت شداد بن ادی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع میں تشریف لائے تو ایک شخص سینگی لگوا رہا تھا یہ رمضان کا تھا وہ تاریخ تھی اس وقت آپ نے فرمایا سینگی لگانا یا لے لو گلو گلو انہوں نے روزہ ٹوٹ گئے (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، شیخ الاسلام) مگر اس نے فرمایا کہ جو لوگ سینگی کے معاملہ میں رخصت کے قائل ہیں وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ دونوں یعنی سینگی لگانے والا اور لگانے والا دونوں افطار کے درپے ہوتے ہیں سینگی لگانے والے کو کمزوری کا خطرہ ہوتا ہے اور لگانے والے کو اس بات کا خطرہ رہتا ہے ممکن ہے کہ کچھ اس کے پیش میں چلا جائے -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے یا مرض کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا اگر وہ تمام عمر روزہ نہ رکھے تو اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا - (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، ابوداؤد، بخاری)

اس حدیث کو مقدمہ الباب میں روایت کیا ہے - لیکن امام ترمذی نے فرمایا میں نے امام بخاری سے سنا ہے کہ انہوں نے ابوالطوس

تَبِعَتْ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيُّ يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ
الرَّادِيُّ لَا أَغْنِيُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ
۱۹۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَاؤُ
كَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا التَّهَمُّ
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَذَكَرَهُ حَدِيثُ لُقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ
فِي بَابِ سِتْرِ الْوُضُوءِ)

راوی سے کہ سوائے اس حدیث کے اور کوئی حدیث نہیں سنی ہے)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزہ سے سوائے پیاس
کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سے رات کو قیام کرنے والے ایسے
ہیں جنہیں اس سے سوائے شب بیداری کے اور کچھ نہیں تھا (دارمی اور لقیط
میں صبرہ کی حدیث و منوکی سنتوں کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے)۔

تیسری فصل

۱۹۱۷ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْكَ لَا يُقْطَرُونَ الصَّائِمُ الْجَبَامَةُ
وَالْعَمِيُّ وَالْإِحْتِلَامُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ نُبَيْلٍ الرَّادِيُّ
يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ان تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا پھنسا گوانے سے
آنے اور احتلام سے (امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے
کیونکہ عبد الرحمن بن زید راوی ضعیف الحدیث ہیں)

۱۹۱۸ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الْبُخَارِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ
مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْجَبَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ثابت بن ابی بختاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی حیات ظاہری میں سنگی لگوانے کو برا سمجھتے تھے تو انہوں نے کہا نہیں صرف
کمزوری کی وجہ سے (بخاری)

۱۹۱۹ وَعَنْ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ
يَحْتَجُّهُمْ دَهْرًا صَائِمًا ثُمَّ تَرَكَ كَكَاتٍ يَحْتَجُّهُمْ
بِالْكَلْبِ -

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر
رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سنگی لگواتے تھے لیکن بعد میں چھوڑ دیا
تھا اور رات کو سنگی لگواتے تھے

۱۹۲۰ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ مَضَى ثَمَّ أَفْرَعُ
مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَغْنِيهِ أَنْ يَزِدَّ دَرِيْقَةً وَ
مَا بَقِيَ فِي فِيهِ دَلَا يَمْصُهُ الْعِلْكُ قَرَأَ الزُّدَّ دَرِيْقَةً
الْعِلْكُ لَا أَفْرَعُ إِنَّهُ يُقْطَرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابِ)

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کھلی کے لیے
منہ میں پانی لیکر پینے کے لیے تھوہل اس کے لیے نقصان دہ نہیں مگر یہ کہ وہ اس بقیہ
پانی کو نکل دے اس طرح روزہ کی حالت میں مصلی نہ چائے اور اگر اس کا لعل
نکلے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ افطار کر لے لیکن اس عمل سے منع کیا گیا
ہے۔ (امام بخاری نے مقدمہ الباب میں نقل کیا ہے)

بَابُ صَوْمِ الْمَسَافِرِ

مسافر کے روزہ کا بیان

پہلی فصل

۱۹۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْرَةَ ابْنِ عَسْمَرَ
الْأَسَدِيِّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي
الشَّعْرِ وَكَانَ كَثِيرًا الصَّيَامُ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ
وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَزَّوَجَلَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَضَتْ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيمَا مِنْ صَامٍ وَفِيمَا مِنْ
أَفْطَرٍ لَمْ يَغِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى
الصَّائِمِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۲۳ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدَامَ رَجُلٍ قَدْ ظَلَّ عَلَيْهِ
فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الْقَوْمُ
فِي الشَّعْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الشَّعْرِ فِيمَا الصَّائِمُ دِيمًا الْمُفْطِرُ فَنَزَلَتْ
مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوْمُ مَوْنٌ دَقَامَ الْمُفْطِرُونَ
فَضْرَبَ الْأَنْبِيَاءُ دَسَقُوا الزَّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ
يَا لَأَجْدٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى
بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَدَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرَأَهُ
فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ
ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ مِنْ شَأْنِ صَامٍ وَمِنْ شَأْنِ أَفْطَرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حمزہ بن عسمر اسلمی جو کثرت سے
روزہ رکھتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں
دوران سفر روزہ رکھوں تو آپ نے فرمایا چاہو رکھو اور چاہو افطار کرو۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سولہ رمضان کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے ہم میں بعض لوگوں نے
روزہ رکھا اندر میں نے کھلے رکھنے والوں نے رکھنے والوں پر اعتراض کیا اللہ ہی روز رکھنے والوں
نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی اعتراض کیا نہ (مسلم)

حضرت ہابر بنی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک سفر میں ایک جگہ اردہاؤں کا ایک شمع پر سایہ کیا ہے تو آپ نے دریافت
فرمایا یہ کیا بات ہے تو انہوں نے کہا کہ اس شخص نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا سفر
میں روزہ رکھنا نیکی نہیں (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایک سفر میں تھے ہم میں سے بعض کے روزے تھے بعض کے نہیں ایک
گرمی کے دن جب ہم نے پڑاؤ کیا تو روزہ دار گریہ اور نہ رکھنے والے کھڑے رہے
اور انہوں نے ہمیں لگائے سواروں کو پانی پلایا اس موقع پر نبی علیہ السلام
نے فرمایا آج سارا ثواب روزہ نہ رکھنے والے لے گئے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مدینہ سے مکہ کو تشریف لے جا رہے
تھے۔ جب آپ عسکان پہنچے تو آپ نے پانی کا برتن اس طرح
اٹھایا تاکہ دوسرے بھی دیکھ لیں اور روزہ افطار کر لیا پھر آپ کہہ اگئے
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر
کی حالت میں روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے لہذا جو چاہے روز

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ شَرِبَ
بَعْدَ الْعَصْرِ -

رکھے اور جو پہلے بنا فطر کرے (متفق علیہ) لیکن امام مسلم کی ایک روایت میں
اس طرح ہے کہ آپ نے عصر کے بعد فطر کیا

دوسری فصل

۱۹۲۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي رَمَضَانَ وَالْمُسَافِرُ
يُفْطِرُ الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُتَمَرِّغِ وَ
الْحَبَلِيِّ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسافر کے لیے نصف نماز معاف فرما
دی مسافر، حاملہ عورت اور بچہ کو دودھ پلانے والے کے لیے روزہ کو معاف
کر دیا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۲۷ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُخَبَّيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي
إِلَى شَبِيحٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَكْرَهَ -

(ابوداؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)
حضرت سلمہ بن مخبب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسافر کے پاس ایسی سواری ہو جو اس کو اس کی منزل
مقصود تک پہنچا دے تو اس مسافر کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۱۹۲۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِّمْ حَرَمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَقًّا
بَلَكَةً كَرَامَ الْغَنِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَمَاحٍ وَتَنَ
مَاءٍ قَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَنَقِلَ
لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ
أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ کے سال رمضان کے مہینہ میں مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ
ہوئے اس دن آپ روزہ سے تھے جب قافلہ کراخ الغنیم تک پہنچا تو صحابہ
نے بھی روزہ کی نیت کر لی تھی یہاں نبی علیہ السلام نے پانی کا پیالہ منگوایا اور
اس کو اتنا اونچا اٹھایا کہ لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اس وقت نبی علیہ السلام سے
کہا گیا کہ لوگوں نے تو روزہ رکھا ہے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ گنہگار ہیں یہ لوگ
گنہگار ہیں۔ (مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۲۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامُوا رَمَضَانَ فِي
الشَّهْرِ كَالْمُطَهَّرِ فِي الْحَضَرِ -

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں مسافر کا روزہ رکھنا ایسا ہی
ہے جیسا کہ مقيم کے لیے روزہ رکھنا۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۳۰ وَعَنْ حَمَّزَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَسَدِيِّ أَنَّهُ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحَدٌ فِي قُوَّةٍ عَلَى الصِّيَامِ فِي الشَّهْرِ
فَهَلْ عَلَى جَنَّتِهِ قَالَ هِيَ رُحَصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(ابن ماجہ)
حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں حالت سفر میں روزہ رکھنے
کی طاقت رکھتا ہوں کہ میں روزہ رکھوں کیا تم مجھے گناہ ہوگا تو نبی علیہ السلام نے

فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ - (رداءہ مسلم)

فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہے جو اس فائدہ اٹھائے تو بہتر ہے اور جو روزہ رکھنے کو محبوب رکھتا ہے تو اس کے لیے کوئی مضائقہ نہیں (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

روزہ کی قضاء کا بیان

پہلی فصل

۱۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ كَمَا اسْتَطِيعَ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مجھے رمضان کے روزوں کی قضا کرنی ہوتی لیکن میں ہر شعبان میں ان کی قضا کرنے کی صلاح رکھتی تھی راوی کہتے ہیں کہ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت تھی۔ (متفق علیہ)

۱۹۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ دَرَجَتَهَا شَاهِدًا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - (رداءہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی توں کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور گھر میں کسی شوہر کی مرضی کے بغیر آنے کی اجازت دے۔ (مسلم)

۱۹۳۳ وَعَنْ مُعَاذَةَ الْخَدَوِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يُصِيبُنَا ذَلِكَ فَكُنَّا نَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا نَقْضِي الصَّلَاةَ - (رداءہ مسلم)

حضرت معاذہ خدیجہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے معلوم کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ سائے عورت روزہ کی قضا کرتی ہے لیکن نماز کی نہیں۔ جناب عائشہ نے فرمایا ہمیں بھی یہی حکم دیا گیا کہ ہم روزوں کی قضا کریں اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا گیا۔ (مسلم)

۱۹۳۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَرَبِيَّةٌ - (متفق عليه)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا لازم تھی تو اس کی جانب سے اس کا ولی روزوں کی قضا کرے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۳۵ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ شَهْرٍ مِمَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كَانَ كُلُّ يَوْمٍ مِمَّا كَانَ يَصُومُ - (رداءہ الترمذی)

ثابت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر ماہ اس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضا ہے تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)

تیسری فصل

۱۹۳۷ عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَيَقُولُ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ - (رواه في الموطأ)

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

پہلی نفل

۱۹۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَقْطِرُ دُمْعَةً حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ دَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطْرًا إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَهُ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي سِرِّيَّةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا - (متفق عليه)

۱۹۳۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَقْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لَيْسَ بِلَيْلَةٍ - (رواه مسلم)

۱۹۳۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا دَعَا عُمَرَ أَنْ يَسْمَعَ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَاَنِ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَرَادَا أَقْطَرْتَ فَصُمَّ يَوْمَيْنِ - (متفق عليه)

۱۹۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ

حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسری طرف سے روزہ رکھ سکتا اور نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (موطأ)

نفل روزوں کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم یہ سمجھتے کہ اب آپ افطار پڑھیں گے اور اگر افطار نہ کرتے تو ہمیں روزے چھوڑنے کو ہمیں خیال ہونے لگتا کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے آپ کو سوائے رمضان کے کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا اس طرح شعبان کے مہینے میں سب سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا ایک اور روایت کے مطابق اس طرح ہے کہ کبھی تو شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھتے اور کبھی پورے مہینے میں کم بھی کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا میرے علم میں نہیں کہ آپ نے رمضان کے سوا کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور کبھی یہ دیکھا کہ آپ نے پورے مہینے روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ واصل بحق ہوئے۔ (مسلم)

حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ یہ قومیں نے رسول خدا سے سوال کیا یا کسی اور نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے غلام کے بیٹے کیا تو نے ان شیعان کے روزے نہیں رکھے اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا جب تو رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جائے تو دو روزے رکھ لینا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد دوسرے فضیلت والے روزے ماہ محرم کے یہ

اور فرض نمازوں کے بعد افضل ترین عبادت رات کے وقت کی
تلاش ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے یوم عاشوراء کے روزہ کے کسی روزہ کا قصد کرتے نہیں دیکھا اور سوائے رمضان کے کسی مہینے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور دوسویں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ بنے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی توہین و نصاریٰ عظمت کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایڈ سال اللہ نے باقی رکھا تو نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا۔

(مسلم)
حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ یوم الحرفہ کو کچھ لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دن کے روزہ کے بارے میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ آپ کا روزہ سبے بعض نے کہا نہیں تب میں نے دو سو کا ایک پیارا آپ کی خدمت میں بھیجا آپ اس وقت میلان عرفات میں ازبک پکڑے ہوئے تھے کہنے وہ درود چلی آیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی مشرہ ذی الحجہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

(مسلم)
حضرت ابو قتادہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں اس کی بات سے اس وقت آپ کے چہرہ پر غصے کے آثار نمودار ہوئے جب حضور نے غصے کے انداز کو دیکھا تو فوراً یہ کلمات زبان پر لائے ہم اللہ کی ربوبیت اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمانی ہیں اللہ اس کے رسول علیہ السلام کے غضب سے پناہ مانگتے ہیں ان جملوں کی وہ بار بار تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا غصہ دور ہو گیا تب جناب عترتے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص سارے سال روزہ رکھتا ہے اسکے بارے میں کیا حکم ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو اسے روزہ رکھا اور افطار کیا یا آپ نے یہ فرمایا کہ اسے روزہ بھی نہیں لکھا اور افطار بھی نہیں کیجیے (ابو داؤد)

اللَّهُ الْمُحَرَّمُ فَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ مَسْكُوتٌ
الْبَيْتُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَذَّرُ سِوَا يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۴۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَوْمَ يَعْظُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْقِيَ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ الْثَامِيَةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۳ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ سَائِلًا كُنَّا دَاخِلِينَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي سِوَا يَوْمٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمْ يَفْتَحُ لَنَا وَهُوَ دَاخِلٌ عَلَى بَيْتِهِمْ يَعْرِفُ فَشَرِبْنَا -

۱۹۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ غَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ تَغِيْبُنَا يَا اللَّهُ رَبَّنَا دِيَارَ الْإِسْلَامِ دِيْنَنَا وَرَبُّنَا نَعُوْذُ بِمَا اللَّهُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدُّ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَكُمْ أَمْ دَلَا أَفْطَرًا وَقَالَ لَوْ يَصُومُ دَلَا يَفْطَرُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا مَرَّةً وَيَفْطَرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيعُ

قَالَ لَكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَ
يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمٌ دَاوُدَ قَالَ
كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ
أَنِّي كُنْتُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَلِكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ
فَهَذَا أَصِيَامُ الدَّاهِرِ كُلِّهِ وَسَيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ
السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ
أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۷. وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلْدَةٌ وَفِيهِ
أَنْزِلٌ عَلَى.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۸. وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَنِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ
شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ لَعَمْرُكَ فَعَلْتُ لَهَا مِنْ أَمْرِ
أَيَّامِ الشَّهْرِ كَأَن يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ
أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۴۹. وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَنَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ
رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّاهِرِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۰. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۵۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرؓ نے ایک اور سوال کیا کہ اسکے ہائے میں کیا حکم ہے جو دو دن روزہ رکھتا
ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اتنی طاقت کس میں ہے حضرت
عمرؓ نے پھر معلوم کیا کہ اسکے ہائے میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک
دن افطار کرتا ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا یہ حضرت داؤد کا روزہ ہے۔ نبی علیہ السلام
سے پھر سوال کیا گیا کہ اس شخص کے بار میں کیا حکم ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور
دونوں افطار کرتا ہے آپؐ نے فرمایا میری خواہش تھی کہ مجھے اس طاقت مل جاتی۔ اسکے
بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین روزے اور رمضان سے رمضان کے
(پورے مہینے کے) یہ سارے سال کے روزوں کے برابر ہیں اور یوم عرفہ کے روزہ کے
بارے میں مجھے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ اسکی وجہ ایک سال پہلے اور آئندہ سال
کے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے اور عاشورہ کے روزہ کے سلسلے میں امید ہے کہ
حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دو شخص کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اسی دن میری
ولادت ہوئی لہذا ان مجھے پہلی دینی آئی۔ (مسلم)

حضرت معاذ بن عبدیہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ
صدیقہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین روزے
رکھتے تھے تو انہوں نے فرمایا ہاں میں نے دوبارہ سوال کیا کہ وہ دن کون سے ہوتے
تھے تو جناب عائشہ نے فرمایا کہ آپؐ یہ اہتمام نہیں فرماتے تھے کہ وہ دن
کون سے ہوں۔ (مسلم)

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں کے بعد
شوال میں چھ روزے رکھے گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے روزوں کی
مانعت فرمائی۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دنوں کے روزے نہیں ہیں۔
(متفق علیہ)

حضرت عیسیٰؑ ہڈی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایم تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اس سے پہلے دن کا بھی روزہ رکھے یا اس سے بعد اسے دن کا بھی ۔
(مشفق غلیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب کے قیام کے لیے جمعہ کی رات کو مخصوص نہ کرو اور دنوں میں روزہ کے لیے جمعہ کا دن مخصوص نہ کرو مگر یہ کہ کسی کے معمولات کے دن جمعہ کا دن آجائے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کر دیتا ہے۔
(مشفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حق ہے اور تمہاری میوی کا حق ہے اور تمہارے صمان کا بھی تم پر حق ہے جس نے مسلسل روزہ رکھا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ اور ہر مہینہ کے تین دن کے روزے مسلسل روزوں کی طرح ہیں۔ لہذا ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھو اور لکھو کہ میں قرآن مجید پڑھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا بہترین طریقہ کے روزے رکھو جو صومہ اؤد ہیں، یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ اور ایک ہفتہ میں قرآن کریم ختم کر لو اور اس سے زیادہ نہ کرو۔

۱۹۵۱ وَعَنْ ثَيْبَةَ الْهَمْدَانِيَّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ الشَّهِيدِ آيَاتُ مَا أُطِيعَ وَ
شُرِبَ دَرَكَةُ الْمَوْتِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۵۲. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا
 أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ -

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَصِمُوا أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ (رواه مسلم)

۱۹۵۴ وَعَنْ أَبِي سَحْيَبٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ۱۸
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا.
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

١٩٥٥ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِ قَالَ
 ١٩ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 أَلَمْ أُخْبَرْنَا أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى
 يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُومُ وَأَفْطِرُ وَقُمْ وَنَمْ
 فَإِنَّ لِعَبْدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَإِنَّ لِعَمَلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
 وَإِنَّ لِيْزْوَجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَإِنَّ لِيْزْوَجِكَ عَلَيْكَ
 حَقًّا لَا صَامَ مِنْ صَامِ الدَّهْرِ كُلِّهِ ثُمَّ كُلْ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ
 كُلْ شَهْرٍ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهِ ثُمَّ كُلْ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ
 أَقْبَلُ الْعَدَانَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَهُمْ
 ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ صِيَامُ
 يَوْمٍ قَانَطَرُ يَزِيدُ وَأَقْدَرُ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيْلًا مَرَّةً
 وَلَا تَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ -

(مفتوح علیہ)

دوسری فصل

۱۹۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسَ -

(رواہ الترمذی والنسائی)

۱۹۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَزْتُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْأَشْهُنَّ وَالْخَمِيسِ فَاجِبْتُ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ -

(رواہ الترمذی)

۱۹۵۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَةَ عَشْرَةً وَخَمْسَ عَشْرَةٍ -

(رواہ الترمذی والنسائی)

۱۹۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ عُرْفَةِ حُلِّ شَهْرِ ثَلَاثَ أَيَّامٍ وَقَلَمًا كَانَ يُعْطَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي ثَلَاثَ أَيَّامٍ -

۱۹۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْعَ وَالْأَحَدَ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَالْخَمِيسَ -

(رواہ الترمذی)

۱۹۶۱ وَعَنْ ابْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ مِنْ حُلِّ شَهْرِ آدُلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ -

(رواہ أبو داود والنسائی)

۱۹۶۲ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَدُسَ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّاهِدِ قَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَوْمَ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبَعَاءَ وَخَمِيسٍ فَرَأَاكَ أَنْتَ قَدْ صُمْتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں لہذا میں پیر چاہتا ہوں کہ جب اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ذر جب تم روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کو روزہ رکھو۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے ابتدائی دنوں میں تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی لیکن صاحب ابوداؤد نے صرف تین دن تک روایت کی ہے۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ میں ہفتہ، آوار اور پیر کو روزہ رکھتے تھے اور دوسرے مہینہ منگل، بدھ، اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرماتے کہ میں مہینہ میں تین روزے رکھوں اور ان کی ابتدا پیر یا جمعرات سے کروں۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت مسلم قرشی روایت کرتے ہیں یا تو میں نے سوال کیا یا کسی اور نے رسول خدا سے مسلسل روزوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے اہل و عیال کا ترہیح ہے۔ رمضان کے روزے رکھو اور ان کے بعد جو اس سے متصل ہیں (سوال کے چھ روزے) اسکے علاوہ ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو

الدَّاهِدَةُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۹۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةَ بَعْدَ قَتْلِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۹۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أُخْتِ الصَّخَاوَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ النَّبِيِّ إِلَّا فِيمَا أَفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ لَهُ يَوْمَ ذَلِكَ أَحَدًا كَلِمَةً لَا يَخْلَعُ عَلَيْهَا آدُومٌ وَشَجَرَةٌ فَلَيْسَ صَعْدُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۹۴۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ حَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالدَّارِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۴۶ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنَمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمِ وَالشَّيْءُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ آيَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ فِي تَابِ الْأَمْوَالِ -

اگر ان دنوں میں تم نے روزہ رکھے تو گویا تم نے ہمیشہ روزہ رکھے (ابوداؤد ترمذی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کے دن (نوفی الحج کو) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن جناب مہمار سے روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض روزوں کے علاوہ ہفتہ کے دن روزہ رکھو اگر تمہیں انگوڑی کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی ہی مل جائے تو اس کو چالو۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابولامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی حندق بنا دیتا ہے جس طرح آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (ترمذی)

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردیوں میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بغیر غنیمت و مشقت کے مال غنیمت حاصل کرنا (احمد بن ماجہ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے اور جناب ابو ہریرہ کی حدیث ماسن ایام احب الی اللہ والی قرآنی کے باب کے ذیل میں درج کی جا چکی ہے)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا یہ تو بہت بڑا دن ہے اس دن اللہ تعالیٰ نے جناب موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی اور فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا تھا اس موقع پر موسیٰ علیہ السلام شکر الہی کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لیے اس دن ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جناب موسیٰ کی سنت پر عمل کرنے کے ہم تم سے زیادہ مقدار میں لہذا آپ نے

۱۹۴۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَ؟ فَقَالُوا هَذَا الْيَوْمُ عَظِيمٌ أَتَجَا اللَّهَ مُنِيهِ مُوسَى وَكَوْمُهُ وَوَعَدَ قِيَوْمَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ مُوسَى سُكْرًا فَتَحَنَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَوْمُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَنَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَكَوْمُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ دَامَ بِہِمْ سَیِّا مَہ -

(مُتَّفَعٌ عَلَیْہِ)

۱۹۶۸ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ الثَّلاثِ وَيَوْمَ الْاِحْدِ أَكْثَرُ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيَالٍ لِلْمَشْرُوكِينَ فَإِنَّا أُحِبُّ أَنْ نُخَالِفَهُمْ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۱۹۶۹ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُ نَائِيَةً فَلَمَّا نَزَلَ مِنْ رَمْثَانَ لَمْ يَأْمُرْ نَا وَلَا لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَا يَأْمُرُ نَائِيَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۹۷۰ وَعَنْ حَكَمَةَ قَالَتْ أَرَبِمَ لَكُمْ تَكُنَّ يَدُ عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشِيرَةِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ -

(رَوَاهُ التَّيْسَانِيُّ)

۱۹۷۱ وَعَنْ ابْنِ عَتَّابٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا غَيْرِ - (رَوَاهُ التَّيْسَانِيُّ)

۱۹۷۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ رَكْعَةٍ وَرَكْعَةُ الْجَسَدِ الْقَوْمُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۷۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعُمَيْسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعُمَيْسِ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْعُمَيْسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَامِزٍ يَنْقُصُ دَعْمَهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۱۹۷۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ بَعْدَهُ اللَّهُ مِنْ

عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھنے والے دنوں میں اکثر ہفتہ اور آٹھ کو روزہ رکھتے۔ یہ روزہ فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں اس لیے ان کی مخالفت میں روزہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ (احمد)

حضرت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پیارے ایسے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ترک نہیں فرماتے تھے، عاشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے پہلے عشرہ (نودن) کے روزے اور ہر مہینہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت نماز کی ادائیگی۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزوں سے سفر و حضر میں کبھی افطار نہ فرماتے۔ (نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز میں زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے ہیں تو اپنے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی بخشش فرماتا ہے گران دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوگی جو آپس میں لڑے ہوں اور ان میں آپس میں ترک ملاقات ہو۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انکو موت تک کیلئے چھوڑ دو جب تک کہ یہ آپس میں ملاقات نہ کریں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا مندی کے حصول کے لیے

جَهَنَّمَ كَبْعِدْ عَذَابٍ كَثِيرٍ وَهُوَ قَدْرُ حَتَّى مَاتَ
هَرِمًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ عَنْ سَكْمَةَ بْنِ قَبِيصٍ)

روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا ہی دور کر دیتا ہے جتنی مسافت
کہ ایک کو اپنے بچپن سے مرنے تک طے کرتا ہے۔ (احمد اور بیہقی نے
شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے روایت کیا)

روزہ کے متفرق احکام

پہلی فصل

۱۹۴۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَخَّلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَقُلْنَا
لَا قَالَ فَإِنِّي إِذَا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَهْدَيْتَنَا حَيْثُ فَقَالَ أَرَيْتُمُ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ
صَائِمًا فَأَكَل۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک دن میرے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا تمہارے پاس کھانے کے
یہ کچھ ہے میں نے عرض کیا نہیں کیونکہ میں روزے سے ہوں (چند دن بعد)
پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے یہاں کچھ نہیں ہے
آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھاؤ لیکن میں نے صبح روزہ
کی حالت میں کی تھی اس کے بعد اپنے پیس کھایا۔ (مسلم)

۱۹۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَخَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَمْرًا سَكِيمًا قَاتِيَةً يَتَمِيمًا وَحِينَ فَقَالَ أَعِيدُوا
سَمَنَكُمْ فِي سِقَاتِهِمْ وَتَمَرَكُمْ فِي وَعَائِهِمْ قَالَتْ
مَا شِئْتُمْ ثُمَّ قَامَ لِي نَاجِيَةً مِنَ النَّبِيِّ فَصَلَّى عِنْدَ
الْمَكْتُوبَةِ قَدَّعًا لِمُرْسَلِيهِمْ وَأَهْلِي بَيْتِهِمَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں ایک ام سلمہ کے یہاں تشریف لے گئے تو وہ آپ کی خدمت میں کھجوریں
اور گھی لے کر حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا کھجوریں کو اس کے برتن میں اور
گھی کو اس کی مشک میں داپس رکھ دو کیونکہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد اپنے
مکان کے ایک گوشہ میں فرض کے علاوہ (نفل نماز پڑھی نماز بعد اپنے ام سلمہ اور
ان کے اہل خانہ کیلئے دعائے خیر کی۔ بخاری)

۱۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُرِيَ أَحَدُكُمْ لَاحًا لَعَامًا وَهُوَ
صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُرِيَ
أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ قُرْآنَ كَانَ صَائِمًا فَلْيَقُلْ كَذَلِكَ
كَانَ مُقِطِرًا فَلْيُطْعَم۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عید وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ کی
حالت میں ہو تو وہ یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور ایک اور روایت
میں اس طرح ہے کہ جب کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزہ دار
ہو تو بلانے والے کیلئے دعا و برکت کرے اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا کھانے (مسلم)

دوسری فصل

۱۹۴۸ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَيْمِ قَمَحٍ
مَكَّةَ جَاءَتْ قَاطِمَةً فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بیٹھیں

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا فِي عَنْ تَمِيمٍ فَجَاءَتْ
الْوَلِيدَةُ بِزَنَاجٍ فِيهِ شَرَابٌ فَتَوَلَّتْ مُشْرِبٌ مِنْهُ ثُمَّ
تَوَلَّى أَمْرًا فِي قَسْرِ بَيْتٍ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَقَدْ أَظْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتَ تَقْوِينَ
شَيْئًا قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطْلُو عَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ وَفِيهِ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنْ كُنْتُ صَائِمَةً
فَقَالَ الصَّائِمُ الْمَطْلُوعُ أَمِيرٌ لِنَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ
كَانَ شَاءَ أَظْطَرَّ

۱۹۶۹ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرِمَتْ لَنَا
طَعَامُ يَاسْتَهَيِّنَا فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِمَ لَنَا طَعَامُ
يَاسْتَهَيِّنَا فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ أَفْضَيْتُمَا يَوْمًا آخَرَ
مَكَانَهُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَّكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُحَقِّقَاتِ
رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا
فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
مَوْحٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ)

۱۹۸۰ وَعَنْ أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِمَا فِدَاعَتُ لَهْ يَطْعَامُ فَقَالَ
لَهَا هَلْ فَقَالَتْ إِيَّيْ صَائِمَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ مَلَكَ عَلَيْهِ
الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَحُوا

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

تیسری فصل

جب کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی علیہ السلام کے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں تو
خادم ایک برتن لائی جس میں کھانے پینے کی کوئی چیز تھی اس نے یہ برتن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اپنے اس میں سے کچھ پیا اس کے بعد برتن جناب
ام ہانی کو دے دیا اس میں سے انہوں نے کچھ پیا اسکے بعد کھنے لگیں یا رسول اللہ میں
نے تو افطار کر لیا ملائکہ میں تو روزہ سے تھی۔ نبی علیہ السلام نے دریافت کیا کیا
یہ روزہ تمنا کا تھا ام ہانی نے کہا نہیں تب اپنے فرمایا اگر نفل روزہ تھا تو کوئی
مضائق نہیں (ابوداؤد۔ دارمی لیکن امام احمد اور صاحب ترمذی کی روایت
کے الفاظ اس طرح ہیں ام ہانی نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ سے تھی تب
نبی علیہ السلام نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ
کو مکمل کرے یا افطار کرے)

حضرت زہری جناب عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کرتے ہیں جناب عائشہ فرماتی ہیں میں اور حضرت حفصہ روزہ سے
تھیں ہمارے سامنے ہمارا پسندیدہ کھانا لایا گیا تو ہم نے اسکو کھالیا اس پر جناب
حفصہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ سے تھیں
ہمارے سامنے پسندیدہ کھانا لایا گیا اور ہم نے اسکو کھالیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا
بعد کو اسکی تمنا کر لینا (ترمذی) اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے حفاظ حدیث
کی ایک جماعت کے حوالے سے اس حدیث کو مرسل کہا ہے اور انہوں نے
اس حدیث کے راویوں میں جناب عروہ کا ذکر نہیں کیا اور زیر سند صحیح ہے
لیکن صاحب ابوداؤد نے اس حدیث کو جناب عروہ کے آزاد کردہ غلام
زید نے حضرت عروہ اور ام المؤمنین حضرت عائشہ کے حوالے سے روایت کیا ہے
حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کے لیے کھانا تیار کیا
نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بھی کھانا کھاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں تو روزہ دار ہوں
اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھالیا
جاتا ہے فرشتے اس کے لئے آنگھڑیاں باندھ کر تے رہتے ہیں۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب بلال رسول خدا

۱۹۸۱ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَدَاءُ يَا بِلَالُ كَأَنِّي صَائِعٌ بِمَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُهُ بِرَقْمَا وَقَضَلُ رِيْقِي بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرَتْ يَا بِلَالُ أَنْتَ الْقَائِلُ لَيْسَ بِكُمْ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَجَلَ عِنْدَهُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بلال کھانا کھاؤ تو جناب بلال نے کہا یا رسول اللہ میں تو روزہ دار ہوں اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا بہترین رزق جنت میں ہے۔ لے بلال تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کی ہڈیاں بیسج میں مصروف رہتی ہیں، اور فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے۔

(شعب الایمان)

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدَرِ

شب قدر کا بیان

پہلی فصل

۱۹۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْدُثُ لَيْلَةُ الْقَدَرِ فِي الْيَوْمِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

۱۹۸۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادُوا لَيْلَةَ الْقَدَرِ فِي النَّهَارِ فِي الشَّعْبِ الْآخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى دُعَاءَكُمْ قَدْ تَوَلَّاهُ فِي الشَّعْبِ الْآخِرِ كَمَنْ كَانَ مُتَحَدِّيًا فَلْيَتَحَدَّهَا فِي الشَّعْبِ الْآخِرِ -

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں دیکھا اس مسئلہ میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے خوابوں میں ثالث دیکھتا ہوں تم میں سے شب قدر کا متلاشی شب قدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (مسند علیہ)

۱۹۸۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيُسُوءُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْقَدَرِ فِي تَائِسَةٍ تَبْقَى فِي سَائِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ (خصوصیت کے ساتھ) پچیسویں، ستائیسویں، ادرائیسویں راتوں میں۔

(بخاری)

۱۹۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ أَعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْآدُسَ فِي قُبَّةٍ مَكْنُونَةٍ كَمَا أَطْلَعَهُ رَأْسُهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ الْيُسُوءُهَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء میں رمضان کے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا پھر دوسرے عشرہ کا اعتکاف چھوٹے خیمہ میں کیا اس اعتکاف کے دوران مبارک خیمہ سے نکال کر فرمایا میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف کیا تو میں لیلۃ القدر کو

تلاش کرتا رہا پھر میں نے دوسرے عشرہ کا اعتکاف کیا تو مجھ سے ایک فرشتہ
نے آکر کہا کہ لیلۃ القدر تو رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اب جو میری
سنت کے اتباع میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ آخری
عشرہ میں اعتکاف کرے۔ مجھے یہ رات خواب میں دکھائی گئی ہے لیکن بعد میں
اس کا خیال میرے ذہن سے محو کر دیا گیا اور صبح کو میں نے دیکھا کہ میں گلی کوچہ
جیسی زمین میں موجود ہوں لہذا تم اس لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طلاق
راتوں میں تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں اس وقت بارش ہوئی تھی اور مسجد نبوی کی
لمجور کے پتوں سے بنی ہوئی چھت کے ٹپکنے کی وجہ سے فرش پر کچھڑ ہوئی
تھی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی
کا اثر دیکھا تھا اور یہ اکیسویں تاریخ کی صبح تھی۔ امام مسلم کی روایت میں صرف
عشرہ اور نمک کا ذکر ہے اور مکمل متن حدیث امام بخاری سے منقول ہے اور
جناب عبداللہ بن امیس کی روایت میں یہ مذکور ہے سو سو رات کا ہے۔

(مسلم)

حضرت زرارہ بن حبیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ آپ کے بھائی جناب عبد اللہ بن مسعود یہ کہتے ہیں کہ جو شخص
روزانہ شب بیداری کرے تاہوہ لیلۃ القدر کو پا لے گا ابی بن کعب نے فرمایا اللہ
ان پر رحمت فرمائے انہوں نے لوگوں کو مشقت میں ڈالنے کا ارادہ کیا پھر اگر
لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ رمضان میں اور اسکے بعد آخری عشرہ میں اور
تائیسویں شب کو ہے (لوگ صرف اسی رات کو عبادت کریں گے) پھر جناب
ابی بن کعب نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کے ساتھ کہا کہ وہ تائیسویں شب کے ہے
راوی کہتے ہیں میں نے جناب ابی سے سوال کیا کہ آپ اے ابو اللہ اللہ اللہ تعالیٰ
سے کس طرح کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس علامت کی وجہ سے یا نشانی کی وجہ سے
(شک دہادی) جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح طلوع ہوتا ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عینی عبادت رمضان کے آخری عشرہ میں کرتے تھے اتنی دوسرے
دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا
آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تہ بند کو کس کرنا بدھ لیتے
اور ساری رات عبادت کرتے اور گھر والوں کو بچکا تے۔ (متفق علیہ)

الَّيْلَةَ ثُمَّ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ ثُمَّ أُتَيْتُ
فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ
أَعْتَكَفَ مَعِيَ فَلَكَ عَتَا الْعَشْرِ الْآخِرِ فَقَدْ
أُتِيَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُتِيَتْهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي
أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ مَسِيحَتِهَا فَالْتَمِسُهَا
فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْتَمِسُهَا فِي كُلِّ وَتْرَةٍ فَإِنَّ
فَكُمُورَ السَّمَاءِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرْنِشٍ
فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَشْرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ
مَسِيحَتِهِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي التَّمَعُّنِ وَ
الْفُطْرِ يُسَلِّمُ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ
وَالْبَاقِي لِلْبَحَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ
لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ - (رداء مسند)

۱۹۸۶ وَعَنْ زُرَّارِ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ
فَقُلْتُ إِنَّكَ إِنَّمَا ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يُعْمِدُ الْعَرْنَشَ
يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَخْلُ
التَّامِ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي
الْعَشْرِ الْآخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ خَلَفَ
لَا يَسْتَفْتِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا أَبِي
شَيْءٌ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُسْتَذِرِ قَالَ يَا تَعْلَامَةَ
أَوْ يَا لَئِيْلَةَ الْيَحْيَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَ مَدْيَنَ لَا شُعَاعَ لَهَا -

(رداء مسند)

۱۹۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مَا لَا
يُجْتَمِعُ فِي غَيْرِهِ - (رداء مسند)

۱۹۸۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيزْرَةً وَاحِدَةً لَيْلَةً وَ
أَيُّهَا أَهْلُهُ - (متفق علیہ)

دوسری فصل

۱۹۸۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
لَئِنْ عَلِمْتُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ
قُولِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَلَّمْتَنِي جُودًا فَاعْفُ عَنِّي -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ)

۱۹۹۰ وَعَنْ أَبِي جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْفَسُوهُمَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ
فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ فِي خَمْسٍ يَبْقَيْنَ
أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أُخْرَى لَيْلَةً -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۱۹۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ
رَمَضَانَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَاهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْثُوقًا عَنْ ابْنِ عُمَرَ)

۱۹۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي بَابِيَّةٍ أَلُوْنُ فِيهَا وَأَنَا أَصَلِّي فِيهَا
يَعْبُدُ اللَّهُ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ
فَقَالَ أَنْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ قِيلَ لِابْنِهِ كَيْفَ
كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا أَصَلَّى
الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَاجَةً حَتَّى يَصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا
صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَيُجَلِّسُ
عَلَيْهَا دَلِيْقًا يَبَادِيْتُهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے تعلیم فرمائیں اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا انکم انک عفو تحب العفو فاعف عني پر موصو۔ (احمد ابن ماجہ اور صاحب ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ لیلۃ القدر کے بارے میں ایک سو تیسویں یا پچیسویں یا ساٹھویں یا تیسویں رات کو تلاش کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ہر رمضان میں ہوتی ہے (صاحب ابوداؤد نے جناب سفیان و شعبہ سے ابواسحاق کے حوالہ سے جناب ابن عمر سے موقوف روایت کیا) حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنگل میں رہتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے وہیں مصروف عبادت رہتا ہوں آپ مجھے ایک رات بتادیں تاکہ اس میں مسجد میں حاضر ہو سکیا کروں تو آپ نے فرمایا تم رمضان کی تیسویں یا پچیسویں یا ساٹھویں رات کو (روایت کرتے ہیں) جب جناب عبد اللہ کے بیٹے سے معلوم کیا گیا کہ تمہارے والد کس طرح عمل کرتے تھے تو انہوں نے بتایا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد مسجد میں آجاتے تھے اور اسکے بعد کسی ضرورت کے علاوہ مسجد سے نہیں نکلتے یہاں تک کہ فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری مسجد کے دروازہ پر پلٹتے اور اس

تیسری فصل

۱۹۹۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَرَّحَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبِيبَتَا بَلَيْلَةَ الْقَدْرِ فَنُفِّلَا حَتَّى

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتانے کے لیے حبرہ سے باہر

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأَخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ
الْقَدْرِ فَتَلَاخِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُوعَتْ وَهَلَى أَنْ يَكُونَتْ
خَيْرًا لَكُمْ فَالْمَسْرُوعَا فِي الثَّاسِعَةِ وَالشَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي
كُتُبِكُمْ تَنْزِيلَ الْمَلَكِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ
أَوْ قَاعٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ
يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَايَعَهُ اللَّهُ بِمَلَكِهِمْ فَقَالَ يَا
مَلَكُكَ مَا جَاءُوا أَجِيرِي دُنِيَ عَمَلِهِ قَالُوا رَسْنَا
جَسَدًا أَنْ يُدْفَنَ أَحَبُّهُ قَالَ مَلَكُكَ عِيْدِي
وَلَمَّا نِي قَضَا فَرَضِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يَعْبُدُونَ
إِلَى الدُّعَاءِ وَدُعَاتِي وَجَلَاتِي وَكُرُفِي وَعُسْرِي وَ
الْبُعَادِ مَكَاتِي لِأَرْجِي بَيْنَهُمْ قِيَمُولُ أَرْجِعُوا فَقَدْ خَفَرْتُ
لَكُمْ دَبَّائِلَ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُونَ
مَعْلُومًا إِلَهُمْ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

پہلی فصل

۱۹۹۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَعَكَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تُوَفَّاهُ
اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۱۹۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرًا لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْرُهُمْ أَنْ يَكُونُوا
فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ
يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف لائے تو آپ نے دو مسلمانوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھ کر فرمایا
میں تو باہر اسلئے آیا تھا کہ تمہیں لیلۃ القدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں اور فلاں
کے جھگڑنے کی وجہ سے اس کی شناخت اٹھالی گئی اب ممکن ہے کہ یہ بات
تمہارے لیے بہتر ہو لہذا اب اس کو پچیسویں یا ستائیسویں اور اسیسویں
حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جناب جبریلؑ ملکہ کے جلو میں آتے ہیں
اور ہر اس بندے کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھے
ہوئے اللہ کی جلالت میں ہوتا ہے اور جب بندوں کی عید یا افطار کا دن ہوتا
ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سے فخر و ناز سے فرماتا ہے اے فرشتو! اس مزدور کے لیے کیا
ہے جو اپنا کام مکمل کرتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب کریم اس کا صلہ پورا
مزدوری ہے جو اس کو لڑا کی جلائے تب رب کریم فرماتا ہے کہ میرے بندوں اور
بندوں نے اپنے آپ پر لازم عمل (فریضہ) کو پورا کر لیا اور اب وہ مجھے بکارتے
اور دعا کرتے ہوئے عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں میرے عزت و جلال کرم اور لو
مرتب کی قسم میں انکی دعا قبول کروں گا اسوقت اللہ فرماتا ہے واپس ہو جاؤ
میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارا لٹا ہوا کونسیوں میں تبدیل کر دیا ہے اس بات
کو نقل کرتے ہوئے نبی علیہ السلام نے فرمایا جب یہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹتے
ہیں تو ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (شعب الایمان)

اعتکاف کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات ظاہری میں رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف
کرتے تھے اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتے لگیں۔

... (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں بہت زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو خصوصاً
کے ساتھ بہت سخاوت فرماتے تھے۔ جناب جبریلؑ رمضان کی ہر
رات میں آپ کے پاس آتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَتهُ جَبَّ رَأْسَهُ كَأَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ يَوْمَ تَلْقَوْنَ اللَّهَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۹۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَحَرَّصَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الْكَافِي قُبُضَ دَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرَتَيْنِ فِي الْعَامِ الْكَافِي قُبُضَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْتَتَى رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ دَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْعَرَامِ قَالَ فَأَذِنَ بِنَذْرِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۰۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ أَعْتَكَفَ عَشْرَتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي بَرٍّ كَتَبَ)

۲۰۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مَعْتَكِفِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۰۰۳ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ الْمُرِيضَ وَهُوَ مَعْتَكِفٌ قَبْلَ مَا هُوَ فَكَلَّ يَعْتَكِفُ يَسْأَلُ عَنْهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جناب جبریل کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ جب بھی جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تو آپ کی سخاوت کو چٹتی ہوئی تیز ہوا م حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر سال میں ایک مرتبہ قرآن کریم پڑھا جاتا تھا لیکن جس سال آپ رفیق اعلیٰ سے ملے تو اس سال قرآن کریم کا دور دہر تہر ہوا آپ ہر سال (رمضان میں) دو دن اعکاف فرماتے لیکن اس سال میں دن اعکاف کیا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعکاف میں ہوتے تو اپنا سر میرے قریب کر دیتے تو میں بالوں میں گنگھی کرتی اور آپ انسانی حاجت کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے ایام جاہلیت میں یہ نذرمانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعکاف کروں گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعکاف کرتے تھے لیکن ایک سال آپ نے اعکاف نہیں کیا تو دوسرے سال بیس دن تک اعکاف فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، لیکن یہی حدیث ابن ماجہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعکاف شروع کرنے والے ہوتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے تھے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعکاف میں مریض کی عیادت چلتے چلتے فرماتے اور ٹھہر کر عیادت نہ کرتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۰۰۳۔ وَعَمَّا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِينَ أَنْ لَا يَمُودُوا مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ وَلَا يَبَايَعَهَا وَلَا يَحْدِثَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ -
(رداۃ ابراہیم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں سنت طریقیہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت نہ کرے نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے جائے نہ بیوی کے ساتھ محامضت کرے نہ اس کے ساتھ ملاکت کرے نہ تعاضے حاجت کے علاوہ کسی کام کے لیے نکلے اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور نہ جامع مسجد کے علاوہ (کسی دوسری مسجد میں)۔ (البرادری)

تیسری فصل

۲۰۰۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طَرَحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُرْمِيهِ سَرِيرُهُ دَرَاهِمَ أَسْطُوَانَةِ التَّرْبَةِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو آپ کے لیے (سجڑیں) بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے پیچھے چار پائی بچھائی جاتی تھی۔

(ابن ماجہ)

۲۰۰۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الْمُعْتَكِفِينَ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيُعْزِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا -
(رداۃ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف جب اعتکاف کرتا ہے تو وہ گناہوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے جس طرح نیکو کار کہ اس کی نیکیاں ہی جاری ہوتی ہیں۔ (ابن ماجہ)

قرآن مجید کے فضائل

کتاب فضائل القرآن

پہلی فصل

۲۰۰۷۔ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -
(رداۃ البخاری)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (بخاری)

۲۰۰۸۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ الْعُقَيْقِ قَبَاقِي يَتَأَمَّنُ كَمَا دَرِين فِي غَيْرِ شَيْءٍ وَلَا قَطْعٍ رَحِمَ تَعَلَّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُهُمْ أَوْ يَقْرَأُ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَمَانِينَ دِينَارٍ وَشَلْكَ حَبِيرَةً

حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صف پر بیٹھے تھے اسوقت کہنے فرمایا تم میں سے کون بڑے کو مان والی اونٹنیوں پر جو بغیر رشتہ داری کو توڑے اور بڑوٹی کے حامل کی گئی ہوں ان پر وادی عقیق یا بطحان روزانہ جانا چاہتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ہی اسکی خواہش رکھتے ہیں اس پر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی مسجد جا کر قرآن کی دہائیوں کی تلاوت کرتا ہے یا دوا تیس کی کوکھاتا ہے تو یہ دوا تیسوں کو صدمہ کرنے سے

بہتر چار تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار یا تین گھوڑیوں سے بہتر ہیں اسی طرح زیادہ آیتوں کی تلاوت زیادہ اونٹنیوں کے صدقہ سے بہتر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جب گھر میں داخل ہو تو اس کے یہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں ہوں صحابہ نے عرض کیا بیشک! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین تو کی تلاوت تازی تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تریں اور صحیح طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا لیکن جو قرآن کریم کو وقت کے ساتھ کر پڑھتا ہے اس کے لیے دوسرا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں سے غلبہ حسد کرنا جائز ہے (۱) جس کو اللہ نے قرآن کی تلاوت کا شرف عطا فرمایا اور وہ شب و روز تلاوت کرتا ہے (۲) جس کو اللہ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کو شب و روز خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال وہ ہے جو عمدہ خوشبو رکھتا ہے اور کھانے میں فرحت بخش ہے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کرنے والے کی مثال کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں لیکن اسکا ذائقہ شیریں ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اندراش کی سی ہے جس میں خوشبو بھی نہیں اور مزے میں کڑوا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے منافق کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو تو عمدہ لیکن ذائقہ کڑوا ہے (متفق علیہ) لیکن ایک اور روایت کے مطابق وہ مسلمان جو تلاوت قرآن کرتا ہے وہ سگڑہ کی طرح ہے جو خوشبو اور ذائقہ میں اچھا ہوتا ہے اور وہ مسلمان جو تلاوت نہیں کرتا لیکن قرآن پر عمل کرتا ہے کھجوروں کی مانند ہے۔

مِنْ ثَلَاثٍ وَآرَبَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ - (رواہ مسلم)

۲۰۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ حُبِّ أَحَدِكُمْ لَذَّ أَرْجَعَهُ إِلَى آهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خُلُقَاتٍ عِظَامٍ مِثْلَانِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خُلُقَاتٍ عِظَامٍ مِثْلَانِ -

(رواہ مسلم)

۲۰۱۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرِّ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ بِهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَأْنِي لَهُ أَجْرَانِ -

(متفق علیہ)

۲۰۱۱ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدْرَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُدْرَانَ فَهُوَ يَقْرَأُ بِهِمْ إِنَّهُ الْكَلِيلُ وَإِنَّهُ الْفَتَاهُ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يَقْرَأُ بِهِ إِنَّهُ الْكَلِيلُ وَإِنَّهُ الْفَتَاهُ - (متفق علیہ)

۲۰۱۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الشَّجَرِ لَا رِيحَ لَهُ وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُطْلُوِّ لَيْسَ لَهُ رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُسَدَّدٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُسَدَّدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ الْيُؤْمِنُ مِنَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرَجَةِ وَالْمُؤْمِنُ مِنَ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالشَّجَرَةِ -

۲۰۱۳ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَهَ يَزْفَعُ بِهِنَّ إِلَّا الْكِتَابُ أَقْوَامًا دَبَّعَهُمُ بِهِ الْخَيْرُ.

(رداء مسطور)

۲۰۱۴ وَكَانَ ابْنُ سَعْدٍ فِي التَّحْدِثِ أَنَّ أَسِيدَ بَنَ حَضْرِي قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَكَرْسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ النَّفْسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ قَعْرًا فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَدَأَ جَالَتِ النَّفْسُ فَانْصَرَفَتْ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْبِي قَرِيبًا مِنْهَا فَاشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ دَلْعًا أَوْ تُرَقِعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امْتَلَأَ الظُّلَّةُ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنُ حَضْرِي اقْرَأْ يَا ابْنُ حَضْرِي قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطْعَمَ يَحْبِي وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امْتَلَأَ الظُّلَّةُ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا كَانَ يَلُوكُ الْمَدْيَكَةَ ذَنَّتْ يَصُورُكَ وَكَوْ قَرَأْتَ لَا صَبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَوَارَى مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُشْتَبِهِ عَرَجَتْ فِي التَّجْوِيدِ فَخَرَجْتُ عَلَى صِيْفَةِ الْمُتَكَلِّمِ.

۲۰۱۵ وَكَانَ الْبَدَاءُ قَالًا كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَافُرِينَ ذَلَالِي تَجَانِبُهُ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ كَيْسَطَنِي فَخَشَنَتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَتْ حَرَسُهُ يَنْهَرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ آفَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَلُوكُ الْعَكِيكَةَ تَزَلَّتْ بِالْقُرْآنِ.

(متفق علیہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کتاب ہدایت قرآن کریم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بعض قوموں کو عروج عطا فرماتا ہے اور بعض اقوام اس پر عدم تعمیل کی وجہ سے زوال پذیر ہوتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب اسید بن حضیر ایک رات سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے گھوڑا سامنے بندھا ہوا تھا اس نے کوننا شروع کر دیا جب جناب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا بھی رگ گیا جناب اسید نے دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر کودنے لگا جب اسید خاموش ہوئے تو گھوڑا پھر رگ گیا اس طرح چند مرتبہ ہوا۔ جناب اسید کا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا اس لیے انہیں خیال ہوا کہ اس نے گھوڑا اپنے پرندہ گرجائے جس سے بچنے کو تکلیف ہو۔ اسی دوران حضرت اسید نے اپنا منہ آسمان کی جانب کیا تو دیکھا آسمان پر نورانی بادل چھائے ہوئے ہیں اور اس میں چراغ چمک رہے ہیں۔ صبح کو جناب اسید نے اگر سارا واقعہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا اے ابنِ حضیر تم پر ہتھ پڑتے رہتے اے ابنِ حضیر تم پڑھتے رہتے جناب اسید نے کہا مجھے یہ درد ہوا کہیں گھوڑا میرے بچے کو زبردستی لے لے کیونکہ میرا بچہ کبھی گھوڑے کے قریب تھا لہذا میں نے اس کو سر کا کر اپنے قریب کیا اور آسمان کی جانب نظر کی تو نورانی بادل دیکھے جس میں اس طرح روشنی تھی جیسے چراغ جل رہے ہیں جب میں وہاں سے ہٹا تو وہ مجھے نظر نہ آئے۔ یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں یہ معلوم ہے کہ یہ سب کیا تھا۔ جناب اسید نے عرض کیا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کیلئے آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح تک فرشتے حاضر رہتے اور لوگ انہیں دیکھتے اور وہ حضرت براہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی سورہ کاف کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کے ایک جانب درسیوں میں گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ آسمان سے بادل اترے اور گھوڑے کے قریب ہو رہے یہاں تک کہ اس کو ڈھانپ لیا۔ صبح کو ان صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبرا سنایا تو آپ نے فرمایا یہ سکینہ (رحمت) تھی جو تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

(متفق علیہ)

۲۰۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لَهُمْ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَآخِذًا بِمِذْيَاقِ قَدَمَا أَرَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا عِلْمَ لَكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعَةُ الْكَافِي وَالْعُرْنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ -

(رداء البخاری)

۲۰۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا بَيْنَكُمْ مَقَابِرَ الشَّيْطَانِ يَتَفَرَّقُونَ بَيْنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُعْقَدُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ -

(رداء مسلم)

۲۰۱۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اخْرُجُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِمَنْ حَفِظَهُ وَالَّذِينَ آوَيْنَ الْبَقَرَةَ وَسُورَةُ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عِمَامَتَانِ أَوْ قِمَامَتَانِ أَوْ خِرْقَتَانِ مِنْ طَبَقِ صَوَافٍ تُحَاطَبَانِ عَنْ أَمْعَابِهِمَا اخْرُجَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ آخِذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ -

(رداء مسلم)

۲۰۱۹ وَعَنْ الثَّوَالِيسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَاحِلِيهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَعْدُمُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْإِيمَانِ كَأَنَّهُمَا عِمَامَتَانِ أَوْ طَلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا خِرْقَتَانِ مِنْ

حضرت ابو سعید بن معلی روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا لیکن میں نے کوئی جواب نہ دیا بعد میں اگر عرض کیا یا رسول اللہ میں معذور تھا اس لیے حاضر نہ ہوا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے اللہ اور اس کے رسول کے بلانے کو سنو اور جب وہ بلائیں تو حاضر ہو جاؤ اس کے بعد فرمایا کیا میں تمہیں قرآن کریم کی اس عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں جو مسجد سے نکلنے سے پہلے پڑھی جائے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس عظیم سورت کی تعلیم دینے کی بابت فرمایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سورہ الحمد اللہ رب العالمین ہے اس قرآن کی سات آیتیں نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن ہے جو مجھے حطاف فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرہ ساز نہ بناؤ اور جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریگا اور تمہاری ہونی دو سورتیں بقوہ اک عمران کی تلاوت کرو یہ دونوں قیامت کے دن بادل کی طرح سایہ بنیں ہوں گی۔ پڑھنے والوں کی مانند دو صف بستہ لکڑیاں جو اپنے پڑھنے والوں کے لیے جھکڑا کریں گی۔ آپ نے فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کرو اس کی تلاوت میں برکت ہے اور اس کے ترک میں ناامیدی ہے اور باطل پرست اس پر عمل کی طاقت نہیں رکھتے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قرآن کریم کے پڑھنے والوں کو سورہ بقرہ اور آل عمران اس کے لکھنے والوں کی اور وہ سریشی یا سیاہ بادل کی شکل میں ہوں گی۔ اور ان میں چمک دیک ہوگی یا وہ صف بستہ پڑھنے والوں کی طرح ہوں گی جو اپنے پڑھنے والوں

اس کی تلاوت کی قیامت کے دن قرآن کریم کے ساتھ پیش کیا جائے گا

طَبَرِ صَوَاتٍ تُحَاجُّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۰. وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْمُثَنَّى أَدْرِي أَتَى آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ دَرَسْتُهُ أَكْثَرَ قَالَ يَا أَبَا الْمُثَنَّى أَدْرِي أَتَى آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِي مِنْكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُثَنَّى -

(رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۱. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرًا زَكَاةً وَمَعْنَانِ فَأَتَى ابْنُ جَعْفَرٍ يَحْتَضِرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَهُ وَقُلْتُ لَا تَحْتَضِرْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُتَحَاجِّجٌ وَعَنِّي عِيَالٌ وَفِي حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَجِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَاتُ سَيَعُودُ فَصَدَّقْتُ فَبَاءَ يَحْتَضِرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَهُ وَقُلْتُ لَا تَحْتَضِرْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي حَاجَةٍ مُتَحَاجِّجٌ وَعَنِّي عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَجِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَجِمْتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَصَدَّقْتُ فَبَاءَ يَحْتَضِرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذَهُ وَقُلْتُ لَا تَحْتَضِرْ

کے لیے جگہ کریں گی۔

(مسلم)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو مثنیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ قرآنِ کریم کی کوئی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ میں گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اے ابو مثنیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ کتب اللہ کی کوئی آیت تمہارے نزدیک زیادہ عظمت والی ہے؟ میں گھڑا ہوا کہ آیت اھری میں میرے سینے پر ہاتھ مارا اللہ فرمایا: اے ابو مثنیٰ! تمہیں یہ علم ملے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کے صدقات کا نگران مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کر دیا لیکن میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا اب میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وہ گڑا گڑا کر کہنے لگا کہ میں غریب عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے یہ حرکت کی تھی میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ دوسری صبح جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: ابو ہریرہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے جس کو تم نے رات پکڑا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے شدید ضرورت اور مجبوری اور عیال داری کا اظہار کیا تو میں نے مہربانی کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس شخص سے یقیناً جھوٹ بولا وہ دوبارہ آئے گا۔ مجھے نبی علیہ السلام کے فرمانے سے یہ یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا لہذا میں اس کا منتظر رہا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا آج تو میں تجھے نبی علیہ السلام کے پاس لے ہی جاؤں گا تو اس نے مجھ سے گریہ زاری کے ساتھ کہا کہ میں غریب اور عیالدار ہوں اور شدید ضرورت کی وجہ سے آگیا تھا اب دوبارہ نہ آؤں گا رحم کھا کر میں نے اس کو دوبارہ پھر چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا: نہایت قیدی کے ساتھ کیسی گزری۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے مجھ سے عیال داری سخت ضرورت اور حاجت مندی کا اظہار کیا میں نے رحم کر لیا چھوڑ دیا یہ سن کر آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا لہذا میں پھر اس کا منتظر رہا وہ آیا اور اس نے غلہ بھرنا شروع کیا تو میں نے اس کو پکڑ لیا۔

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا إِخْرُ
كُلِّ مَذَاحٍ أَتَىكَ تَزَعُمُ لَا تَعُدُّ بِمَعْدُودٍ كَانَ
دَعْوَى أَعْلَمَكَ بِحِلْمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا
أَدَيْتَ إِلَى خِدَائِكَ فَاقْدَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَحْتِمَ آيَةَ فَكَانَكَ
لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ
حَتَّى تَصْبِرَ لِحُلُمَاتٍ سَبِّحْهُ قَامَ بَحْتٌ فَكَانَ لَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَعَلَ آيَةُ لَكَ
قُلْتُ رَعَمَاتُ يَعْزِمُنِي حُلُمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا
قَالَ أَمَّا لَئِنْ مَدَدَكَ وَهُوَ كَذِبٌ تَعْلَمُ مَنْ
مُخَاطَبُ مَنْ قُلْتُ لَيْسَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ
شَيْطَانٌ -

(رواه البخاري)

۲۰۲۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَهُ لَيِّقُمَنَّ مِنْ فَوْقِهِ خَرَقٌ رَأْسُهُ
فَقَالَ هَذَا آتَابُكَ مِنَ السَّمَاءِ فَنَزَلَ الْيَوْمَ كَعْدٌ
يُقْتَمُ قَطْرًا الْيَوْمَ فَزَلَّ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا
مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ كَعْدٌ يَزَلُ قَطْرًا الْيَوْمَ
فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِرْ بِنُورَيْنِ أَدْنِيَهُمَا لَكَ يَوْمَهُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتَّعَا أَنْ يَكْتَابَ وَخَدَانِيَهُ سُورَةُ
الْبَقَرَةِ لَنْ نَقْدَرَ بِحَدِيثٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ -

(رواه مسلم)

۲۰۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْبِيَاءُ مِنَ الْغَيْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ مِنْ
قَدَرٍ يَوْمَانِي لَيْلَةٍ كَفَنَاهُ -

(متفق عليه)

۲۰۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفَا نَمْلَةً آتَاكَ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ سُورَةِ

اور کہا کہ آج تو ضرور نبی علیہ السلام کے پاس لے جاؤں گا تو وعدہ کرتا ہے
کہ نہیں آؤں گا پھر آجاتا ہے یہ عیسوی مرتبہ ہے جو تو نے غلط بیانی کی ہے
تو وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں گا جن کی وجہ سے
اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا۔ جب تم رات کو بستر پر جاؤ تو آیت
الکرسی اللہ لا الہ الا ہوا الہی القیوم سے آخر آیت تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کی
طرف سے تمہیں ایک محافظ مل جائے گا اور صبح تک تم پر شیطان کا غلبہ نہ
ہوگا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح کو جب میں نبی علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا تو نبی علیہ السلام نے رات کی کیفیت دریافت کی تو میں نے کہا
کہ اس نے مجھے چند کلمات قرآن کے بارے میں بتائے اور امید ہے کہ
اللہ تعالیٰ مجھ اس سے ناملہ دے گا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا یا بات کو اس
نے سچ کہا ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا جس سے
تین رات تمہیں واسطہ رہا ہے میں نے کہا نہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا
وہ شیطان تھا۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں جناب جبریل موجود تھے اس وقت جناب جبریل
نے ایک آواز سن کر آسمان کی جانب توجہ کر کے کہا کہ یہ آسمان اس طرف
کہنے کی آواز تھی جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس دروازے سے ایک
فرشتہ نازل ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترتا تھا۔ اس فرشتے نے بارگاہ نبوی
میں اگر سلام عرض کیا اور کہا کہ کچھ دنوں کی بشارت ہو جو اس سے پہلے کسی
نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا آخری رکوع اس دنوں
میں سے ایک حرف بھی پڑھا جائے تو اس کا ثواب بے گناہ کو قبول کیا
جائے گا۔

(مسلم)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ بقرہ کی آخری دہ آیتیں رات کو پڑھے تو وہ دونوں
آیتیں اس کو کفایت کرتی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات

أَلَكُم مِّنْ عِصْمَةٍ مِنَ الدَّخَالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعِمُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ)

۲۰۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سِرَّتِهِ وَكَانَ يَقْرَأُ لِمَحَابِبِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُخَوِّمُهُمْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يُبَيِّنُ ذَلِكَ فَكَانُوا قَالُوا لَا شَيْءَ مِنْهُ إِلَّا الرَّحْمَنُ وَأَنَا لُبُّ أَنْ أَحَدًا مَا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُجِيبُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۲۷ وَعَنْ أَبِي كَسٍ قَالَ إِنْ تَجَلَّاهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنْ جَبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

۲۰۲۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَيُّ أُنْزِلَتْ اللَّيْلَةُ لَمْ يُرْمِثْ لَهَا قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَلَمِينَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَسَمَهُ كَعْقِدَةٍ لَمْ تَلَفَتْ فِيهِمَا قَطُّ فَأَقْرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْعَلَمِينَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَسْتَسْمِيهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ

یاد کر کے تلاوت کیں وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا لیاقم میں سے کوئی اس بات سے عاجز نہ رہے کہ الیہ رات میں پہلی قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک رات میں ثلاث قرآن پڑھے تو رسول خدا نے فرمایا سورہ اہلیم کی تلاوت ثلاث قرآن کے برابر ہے (مسلم اور صاحب بخاری نے حضرت ابو سعید روایت کیا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریر چھوئے (شکر) کا امیر بنا کر بھیجا یہ صاحب نمازیوں میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے اور قرأت میں سورہ اہلیم پڑھتے تھے جب یہ لشکر واپس ہوا تو لشکریوں نے اگر نبی علیہ السلام سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا ان سے معلوم کرو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے جب ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے بتایا اس سورت میں رحمان کی صفت بیان کی گئی ہے اور مجھے اس کی تلاوت مرغوب ہے یہ سن کر نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کو محبوب رکھتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ قل جو اللہ احد کو محبوب رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تیری یہ محبت ہی تجھ کو جنت میں داخل فرمائیگی (ترمذی لیکن امام بخاری نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیاقم نے نہیں دیکھا کہ آج رات جو آیتیں نازل ہوئیں ان جیسی آیتیں ہرگز نہیں دیکھی گئیں اور وہ آیتیں سورہ قل اور ناس کی ہیں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو جب بستر پر لیٹتے تو سورہ اہلیم سورہ قل اور سورہ ناس پڑھ کر دونوں پتیلیوں کو ملا کر ان پر دم کرتے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ جاتا ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور ہاتھ سر کی جانب سے چہرہ تک لاتے پھر جسم کے اس حصہ تک پھیرتے

يَبْدَأُ بِهِمَّا عَلَى رَأْسِهِ وَيُجِيعُهُمَا وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدٍ
يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدٌ كَرْدُ
حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَنَا أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْيَمْعَلِجِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى۔

جہاں تک ہاتھ جاتا اور یہ عمل تین مرتبہ کرتے (متفق علیہ اور ابن مسعود
رضی اللہ عنہ کی حدیث معراج کو انشاء اللہ بابہا المعراج میں ذکر
کریں گے)۔

دوسری فصل

۲۰۳۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةٌ تَعْتَمِدُ الْعَرْشَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْقُدْرَةُ بِمَا تَدُلُّهُ ظُهُورُ بَطْنٍ وَالْأَمَانَةُ وَاللَّحْمُ
تُنَادِي الْأَمَنُ وَمَسْكِتِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي
قَطَعَهُ اللَّهُ۔

(رواہ فی شرح التلخیص)

۲۰۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ الْقُرْآنُ أَهْلَهُ
وَأَرْكَانَهُ وَرَبِّكَ كَمَا كُنْتَ تَزِيلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مِنْ ذَلِكَ
عِنْدَ أَخِيَارِ النَّاسِ تَقْدِيرُهَا۔

(رواہ أحمد والترمذی والبخاری)

۲۰۳۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الْوَيْلَ لِمَنْ لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِمَّنْ
الْقُرْآنُ كَالْبَيْتِ الْخَرِيبِ۔

(رواہ الترمذی والبخاری وقال الترمذی هذا
حديث صحيح)

۲۰۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَفَلَهُ
الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْكِتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ
السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ
اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ۔

(رواہ الترمذی والبخاری والبيهقي في شعب الإيمان)

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو قیامت کے دن عرش
کے نیچے ہوں گی قرآن کریم جو اپنی وجہ سے بندوں سے محبت کریگا اور قرآن
کی ظاہری اور باطنی حیثیات میں۔ دوسری امانت، تیسری صلہ رحمی۔ امانت
نہا کرے گی جس نے مجھے ملایا (پہچانا) تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور
جس نے مجھے قطع کیا (امانت نہ دی) اللہ تعالیٰ اس کو قطع کھے (شرح السنہ)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن کریم کی
تلاوت کرو اور اس طرح عشرہ عشرہ کر تریں گے ساتھ جس طرح تو دنیا میں
پڑھتا تھا اور تیری منزل وہ ہوگی جہاں تک کہ تو آخری آیت تلاوت
کرے۔ (احمد ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی قرآن نہیں ہے
(دل) اور ان گھر کی مانند ہے۔
(دارمی۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو میری
یاد اور مجھ سے سوال کرنے سے تلاوت قرآن نے باز رکھا تو میں اس
کو اس سے بہتر عطا کرتا ہوں جتنا کہ سوال کرنے والے کو عطا کرتا
ہوں اور کلام الہی کی بزرگی بھی اسی طرح ہے جس طرح کہ رب کائنات
تمام مخلوق سے افضل ہے (دارمی بیہقی بحوالہ شعب الایمان صاحب ترمذی)

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۳۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا تَمْلِكُ السَّحَابُ حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا مِيمٌ حَرْفٌ وَمِثْلُ حَرْفٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۲۰۳۵ وَعَنِ الْعَارِضِ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ مَرَرْتُ فِي السَّيْرِ فَرَأَا النَّاسُ يَتَوَفَّوْنَ فِي الْكَلْبَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ فَقَالَ أَدَقُّ لَعَلَّوْهَا قُلْتُ لَعَمْ قَالَ إِنْ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا قَدْ هَمَّ أَنْ يَمُوتَ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْقَصْدُ لَيْسَ بِالْمُزِيلِ مَنْ تَزَكَّى مِنْ جِبَارٍ فَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الْقِرَاطُ الْمُتَّقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيلُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَكْتُمُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَنْجِبُهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَلَا يُخَفِّي عَنْ كَثْرَةِ الشُّرُ وَلَا يَنْقُصِي عَجَابُ بِهِ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهَ الْعَيْنُ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا لَا سَمْعًا قُورَانًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى التَّوْحِيدِ قَامَتْ بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ كَمَنْ عَمِلَ بِهِ أَحْدَرَدَ مَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ مَعَالَيَهُ هُدًى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَوِيمٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ مَبْهُوتٌ فِي الْحَارِثِ مَقَالٌ

۲۰۳۶ وَعَنِ مُعَاذِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا

نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور غریب ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بھی پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (دارمی۔ اور صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ سند اعتبار سے یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے)

حضرت عمارت اور رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد کی طرف سے گزرا تو دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیکار باتوں میں مشغول ہیں میں نے جا کر یہ معاملہ حضرت علی کے سامنے رکھا تو اپنے فرمایا کیا لوگ ایسا کر رہے تھے میں نے کہا بیشک تو خواب میں نے فرمایا میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ ایسا فتنہ واقع ہوگا اس وقت میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تھا یا رسول اللہ اس سے خلاصی کس طرح ممکن ہے تو اپنے فرمایا قرآن مجید کہ اس میں تمہارے پھول کی خبریں اور مستقبل کی اطلاعات اور اس میں وہ احکام ہیں جو تمہارا دربان مروج ہیں اور یہی قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے اس میں کوئی بری بات نہیں جس شکر نے اس قرآن کو چھوڑا اس کو اللہ ہلاک کرے اور جس نے اس کے علاوہ کسی سے ہدایت طلب کی اللہ اس کو گمراہ کرے گا۔ وہ اللہ کی مضبوطی ہے وہ ذکر حکیم اور سیدھا راستہ ہے وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ خواہشات باطل کی طرف ملتفت نہیں ہوتیں اس سے زبانیں ملتفت نہیں ہوتیں اور نہ اس سے علماء سیر جوئے اسکی بار بار تلاوت سے ذائقہ پرانا نہیں ہوتا اور اسکے عجائبات کم نہیں ہوتے قرآن ایسی کتاب ہے کہ جب جنوں نے اسکو سنا تو وہ بھی اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے اور بیباختہ کہہ اٹھے ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے ہم اس پر ایمان لائے جس نے اسکے مطابق کہا اس نے درست کہا اور جس نے اس پر عمل کیا وہ اجر و ثواب پائے گا اور جس نے اس کے مطابق فیصلہ دیا اسے انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف بلایا وہ سیدھے راستے کی طرف متوجہ کیا گیا (دارمی صاحب ترمذی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سندیں مبہول ہیں اور راوی عمارت کا حال منقطع ہے) حضرت معاذ جنہی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر اس پر عمل کیا

قیامت کے دن اس کے والد کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جن کی چمک سورج کی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جو دنیا میں تمہارے گھروں کو منور کرتی ہے اب تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے قرآن پر عمل کیا۔ (احمد و ابو داؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر قرآن کریم کو چڑھے میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں بجے گا۔

(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کریم کو پڑھ کر یاد رکھا اور اس کے احکام کے مطابق عمل کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کے ایسے دس افراد کے بارے میں اسکی شفاعت مقبول ہوگی جو شخص دوزخی تھے (احمد ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث عربیہ ہے کیونکہ اسکے راوی حفص بن سیدان قوی الحدیث نہیں بلکہ ضعیف الحدیث ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے معلوم کیا تم نماز میں قرآن کس طرح کرتے ہو تو انہوں نے سورۃ فاتحہ سنائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سورۃ فاتحہ سن کر فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تو ارات انجیل و زبور اور قرآن کریم میں اس جیسی اور کوئی سورت نازل نہیں ہوئی اس میں سات آیتیں ہیں اور یہ اس قرآن کریم میں دوبار نازل ہوئی یہ مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(دارمی میں عرف تو ارات و انجیل تک روایت ہوئی اور اس میں ابی بن کعب کا تذکرہ نہیں ہے لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حدیث حسن اور صحیح ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم سیکھا اسکی تلاوت کرو کیونکہ قرآن کریم کو سیکھنے اسکی تلاوت کرتے اور اسکے ساتھ قیام کرنے کی مثال ایسی ہے جس طرح مشک کی قیس کو مکان میں جینی مزین لایا جاتا ہے تو اسکو معطر کر دیتی ہے اسکی مثال

فِيهِ الْاِسْمَاءُ تَالِغًا يَوْمَ الْاٰخِرَةِ مَنْذُومًا اَحْسَنُ مِنْ مَنْذُومِ السَّمْسِ فِيْ بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ كَمَا ظَنَنْتُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهَذَا۔

(رداء احمد و ابو داؤد)

۲۰۳۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ۔

(رداء الدارمی)

۲۰۳۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَقْرَهَ فَاحْلَلَهُ وَحَرَمَ حَرَامَةً اَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِيْ عَشْرَةِ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ يُسْلِمَ اَنَّ الرَّادِيَّ لَمْ يَرِ الْتِّرْمِذِيَّ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ۔

۲۰۳۹ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْنِيْ بَيْنَ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الْقَبْلَةِ فَقَرَأَ اَمْرًا الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَلَا هَا سَبْعَةٌ مِنَ الْمَنَافِي وَالْعُرَانَ الْعَظِيمُ الَّذِيْ أُعْطِيَتْهُ۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَدَرَدَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ مَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ يَذْكُرُ ابْنُ اَبْنِ كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۰۴۰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَؤْهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَ فَنَامَ بِهِ كَمَثَلِ حِرَابٍ تَحْتَضِرُ مَسَا تَمُوتُ رُبْعَهُ كُلُّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ

جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا، تو وہ اس کے پیٹ میں اس تھیل کی مانند ہے جو خشک کی تھیل پر چڑھی ہوئی ہے (ترمذی نسائی ابن ماجہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ حم مومن سے الیرالمصیر تک اور آجہ المکرمی کی صبح تلاوت کرے ان کی برکت سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شام تک وقت پڑے وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

رداری لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث

غریب ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل قرآن مجید کو لکھا اور اس میں سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم فرمایا اگر کسی مکان میں تین رات ان آیتوں کی تلاوت کی جائے تو اس مکان کے قریب شیطان کا گزر نہیں ہوتا۔

رداری لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب

بتایا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سورہ کھف کی ابتدائی تین آیتوں کی تلاوت کی وہ نند و جال سے محفوظ ہو جائے گا۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے لیکن قرآن کریم کا دل سورہ یسین ہے اس سورہ کی تلاوت کرنے والے کو دس مہینہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا اجر ملتا ہے۔

رداری لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو

غریب کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل سورہ یسین اور لڑائی کی تلاوت فرمائی جبکہ ملائکہ نے ان سورہوں کو سنا تو کہنے لگے خوشخبری ہے اس قوم کے لیے جس پر یہ نازل ہوں گی اور

تَعْلَمُ فَرَّقَدَّ وَهُوَ فِي جَوْزٍ يَكْمَلُ جَدَابٍ أَكْفَى عَلَى مَنَاسِكٍ - (رداء الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

۲۰۴۱ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ آخر المؤمنين إلى البية المصيرة داية الكروبيات حين يمسي حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأ بهما حين يمسي حفظ بهما حتى يمسي -

(رداء الترمذی والداری وقال الترمذی هذا حديث غريب)

۲۰۴۲ وعن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله كتب كتاباً قبل أن يخلق السموات والأرضين يأتى عامراً نزل منه آيتين ختم بهما سورة البقرة ولا تقرأن في دار ثلاث ليال فيقربها الشيطان -

(رداء الترمذی والداری وقال الترمذی هذا حديث غريب)

۲۰۴۳ وعن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصمه من فتنه التجال -

(رداء الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح)

۲۰۴۴ وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لكل شيء قلباً وقلب القرآن يس ومن قرأ يس كتب الله بقرآنهما قراءة القرآن عشر مرات -

(رداء الترمذی والداری وقال الترمذی هذا حديث غريب)

۲۰۴۵ وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى قرأ طه وليس

قبل أن يخلق السموات والأرضين يأتى عامراً فلما سمعت الملائكة القرآن قالت طوبى لآدم

مبارک ہیں وہ شکم جو اس کو اٹھائیں گے اور خوش قسمت ہیں وہ زبانیں جن پر یہ جاری ہوں گی۔

(داری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ حم الدخان پڑھ کر صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

(جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عمر بن عثمان ضعیف الحدیث ہے اللہ امام بخاری نے فرمایا یہ شخص منکر حدیث ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کی شب سورہ حم السجدہ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے (مصابح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریبہ کیونکہ ہشام ابو المقدام داوی ضعیف ہے)۔

حضرت عباس بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے صبحات کی تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے ان میں سے ایک اسیت ہزار ایک توں سے بہتر ہے۔

(ابوداؤد۔ داری۔ بحوالہ خالد بن معدان مرسلان لیکن صاحب ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس میں تیس آیتیں ہیں اس سورت نے ایک شخص کی شقاوت کی تو اس کی بخشش ہو گئی وہ سورہ تبارک الذی ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بعض صحابہ نے ایک قبر پر پھرنے کو مجھے خیر نصیب کیا تو وہاں سے ایک صاحب کی آواز آئی کہ سورہ تبارک الذی کی تلاوت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے پوری سورت پڑھی یہ سورت سن کر خیر لگانے والے صحابی نے اگر ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا

يُنْزِلُ هَذِهِ عَلَيْهَا وَطُوبَى لِمَنْ جَوَّادٍ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لِمَنْ لَا يَسْتَعِزُّ بِمَلِكٍ إِلَّا

(رواہ الداریمی)

۲۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَاهُ الدُّخَانُ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ وَعَمْرُو بْنُ أَبِي خَشْعَمٍ التَّزَاوِيُّ يَصْنَعُ وَقَالَ مُعَمَّلًا يُعْنَى الْبَخَارِيُّ هُوَ مِنْكُمْ الْحَدِيثُ

۲۰۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَاهُ الدُّخَانُ فِي لَيْلَةٍ الْجَمْعَةِ غُفِرَ لَهُ (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ وَهَشَامُ أَبُو الْمَقْدَامِ التَّزَاوِيُّ يَصْنَعُ

۲۰۴۸ وَعَنْ الْعَرَبِيَّاتِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسْتَحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِمْ آيَةً خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ آيَةٍ

(رواہ الترمذی) وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التَّزَاوِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي يَسِيْرُ الْمَلِكُ (رواہ أحمد والترمذی وأبو داود والنسائي وابن ماجه)

۲۰۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ بِبَعْضِ أَكْثَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَأَتْهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَجِبُ أَنْ تَقْبُرَ فَإِذَا فُتِحَ لِنَاسٍ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي يَسِيْرُ الْمَلِكُ حَتَّى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

یہ سورت اللہ کے مذاہب کو روکنے والی ہے اور نجات دلانے والی ہے۔

اللَّهُ عَلِيمٌ وَسَعِيدٌ الْمَانِعَةُ الْمُتَجَبِّهِ مُتَجَبِّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ -

(رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ

۲۰۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۵
كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آتَةَ النَّبِيِّ وَتَبَارَكَ الَّذِي يَسِيرُ وَالْمَلَكُ -

(رداء أحمد والترمذی) وَالنَّارِ فِي وَقَالَ التَّرمِذِي فِي هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ صَحِيحٍ وَكَذَلِكَ فِي تَرْجُومَةِ التَّرمِذِي فِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٍ

۲۰۵۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا ۳۶
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُنِيتَ تَعْدِلْ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلْ رُبْعَ الْقُرْآنِ -

(رداء الترمذی)

۲۰۵۳ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى ۳۷
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةُ الْحَشْرِ وَكُلُّ آيَةٍ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُسْمِيَ كَلِمَاتٍ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَرَأَهَا حِينَ يُسْمِي كَانَتْ بِكَ الْمَغْرَبَةُ (رداء)

الترمذی) وَالنَّارِ فِي وَقَالَ التَّرمِذِي فِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۰۵۴ وَعَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ ذُنُوبٍ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دِينٌ - (رداء الترمذی) وَالنَّارِ فِي

(امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے)
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک الم تنزل السمجدہ اور سورہ تبارک الذی کی تلاوت نہ کر لیتے۔

راحمہ داری لیکن امام ترمذی نے اور بھی السنہ شرح السنہ میں اس حدیث کو صحیح بتایا ہے جبکہ مضایح میں اس حدیث کو غریب بتایا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر سورہ اخلاص ثلث قرآن کے برابر اور سورہ کفرؤن (راحمہ میں) پچھلی قرآن کے برابر ہے۔

(ترمذی)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو شخص صبح کے وقت اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم پڑھ کر سورہ شری آخری تین آیوں کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دن بھر جو والے گناہوں کی مغفرت اور اس کے لیے طلب خیر کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کو اس دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کی شام کے وقت تلاوت کرتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے جس طرح صبح پڑھنے والے کو۔ روایت کیا اسے ترمذی اور دارمی نے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص دن میں دو سو مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر یہ کہ اس پر کسی کا قرض نہ ہو۔ (ترمذی)

قَرَأَ رِوَايَتَيْنِ تَحْمِيصِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَنْ كُرْلاَ اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ
(دُخْلُ)

۲۰۵۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتِمَّ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى
سِتْرَيْنِ ثُمَّ قَدَّامَاتَهُ مَسْرُوقٌ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
إِذَا كَانَتْ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ التَّوْبُ يَا عَبْدِي
ادْخُلْ عَلَى سَيِّدِكَ الْجَنَّةَ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
عَرِيفٌ)

۲۰۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
فَقَالَ دَجِبْتُ قُلْتُ وَمَا دَجِبْتُ قَالَ الْجَنَّةَ.

(رَوَاهُ مُلَّاكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۰۵۷ وَعَنْ خُرَّوْدَةَ بِنْتِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَدَيْتُ
إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ كَيْتَمًا
بِرَأْمَةٍ مِنَ الشِّرْكِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۰۵۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبِي
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ
وَالْأَبْوَى إِذْ غَشِيَنَا رِيحٌ وَظَلَمَتْ شَيْئًا
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ
بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَنِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ
يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ يَوْمًا كَمَا تَعَوَّذُ مُتَعَوِّذِي بِشَيْئًا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۰۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي
كَلْبَةٍ مَطِيرَةٍ وَظَلَمَتْ شَيْئًا يَدْعُو لَطْلُبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكُنَا فَقَالَ قُلْتُ مَا
أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ

دارمی اور دوسری روایت کے مطابق پچاس مرتبہ تلاوت کا ذکر ہے اور
اس میں قرض کا ذکر نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ شخص جب سونا پاپے تو اس کو پاپے گدہ دلائیں کر دے
اور سورہ اخلاص پڑھے۔ قیامت کے دن اس بندے سے رب تعالیٰ فرما
اے میرے بندے! اپنی طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ اخلاص پڑھتے سنا تو آپ نے فرمایا واجب
ہو گئی میں نے دریافت کیا کیا چیز واجب ہوئی تو آپ نے فرمایا جنت۔
(مالک، ترمذی، نسائی)

حضرت خروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس چیز
کی بابت بتائیں جو میں سوئے وقت پڑھوں تو آپ نے فرمایا سورہ کافرون
کی تلاوت کرو کیونکہ وہ شرک سے محفوظ کرتی ہے۔

(ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے درمیان سفر میں تھا
اس دوران آمدھی اور جھکڑ چلنے لگے تو آپ نے سورہ فلق اور ناس پڑھنی
شروع کیں اور مجھ سے بھی فرمایا اے عقبہ تم بھی ان کے وسیلے سے گناہ
سے معافی طلب کرو کیونکہ کسی پناہ حاصل کرنے والے نے ان جیسی پناہ
حاصل نہیں کی۔

(ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم شدید
بارش اور اندھیری میں حضور علیہ السلام کی تلاش میں باہر نکلے جب آپ
ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا پڑھو میں نے عرض کیا کیا پڑھوں تو آپ نے فرمایا
سورہ اخلاص اور معوذتین کی صبح و شام تین تین مرتبہ تلاوت کرو تو یہ تمہارے

تُصَبِّحُ دَرَجَتَيْنِ مُنْجِي تِلْكَ مَوَاتٍ تُكَفِّرُكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۖ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

یہ ہر چیز سے کفایت کریں گی۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۰۶۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ
شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ آخُوذِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سورہ ہود یا سورہ یوسف کی تلاوت کروں یا سورہ ہود کی تو آپ نے فرمایا تم کسی سورہ کو سوائے سورہ فلق کے اللہ تعالیٰ کے یہاں زیادہ جلد پہنچنے والی نہ پاؤ گے۔

(احمد - نسائی - دارمی)

التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

تیسری فصل

۲۰۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْرَبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوا عَصْرَ آيَةٍ
وَعَصْرَ آيَةٍ فَارْتَضُوا حُجْرًا وَدَةً

۲۰۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ
قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي
غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ الشَّيْخِ وَالشَّيْخِ
أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ
وَالصَّوْمُ مِجَنَّةٌ مِنَ النَّارِ

۲۰۶۳ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ آدَمَ التَّغْلِبِيِّ
عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِرَاءَةُ التَّحْلِيلِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الْمَضْمَنِ الْقَدَرِجِي
وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمَضْمَنِ تَصْنَعُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْغَى
دَرَجَةً

۲۰۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْقُلُوبُ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ
الْحَوِيدُ إِذَا أَصَابَ الْمَاءُ فَيَكِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
جِلَاءُ مَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْكَافِيَّةُ فِي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کے معانی و مطالب بیان کرو اور اس کے غرائب کا اتباع کرو اور غرائب سے مراد اس کے احکام و حدود ہیں۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں قرآن کریم کی تلاوت عام حالات میں قرآن کی تلاوت سے بہتر ہے اور نماز کے علاوہ قرآن کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ نفل، روزہ سے بہتر ہے مالانکہ روزہ و روزہ دوزخ سے ڈھال ہے۔

حضرت عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مجید کو یاد سے پڑھنا ہزار درجہ (اجرا کا سبب) ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ (ثواب) کا سبب ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قلوب کو اسی طرح رنگ لگتا ہے جس طرح غنی کی وجہ سے گویا رنگ پڑتا ہے صحابہ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی کتنی رنگ دور کرنے کا طریقہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرنا اور تلاوت قرآن کرنا مذکورہ بالا مہار صدقوں کو امام بیہقی نے شعب الایمان

۲۰۴۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَافِرِينَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاعَ لَهُ الْتَّوْبَةَ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ۔

(رواہ ابوسعید خدری فی الدعوات الکبیر)

۲۰۴۲ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مَا يَقْرَأُ شَيْخًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَشِيرَ الْخَطَايَا فَتَشَرَّتْ جَنَاحُهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْنِرْ لَهُ قِيَامَهُ كَانَ يَكْثُرُ قِرَاءَتِي فَشَقَّهَا السَّيِّئُ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ أَكْثَبُوا لَهُ بِحُلِّ حَاطَتِهِ حَسَنَةً وَارْتَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ أَكْثَبُوا لَهَا تَجَادُلُ عَنْ صَلَاحِهَا فِي الْقَبْرِ تَعُولُ اللَّهُمَّ أَنْ تَكُنْتَ مِنْ كِتَابِكَ فَشَقَّ عَنِّي فِيهِ طَلٌّ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ حَاطَتِي عَنْهُ فَلَهَا تَكُونُ كَالْقَبْرِ تَجْعَلُ جَنَاحُهَا عَلَيْهِ فَتَشَقَّ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ وَمِثْلُهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهَا وَقَالَ طَاوُسٌ فَضِّلْتُ عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً۔

(رواہ الدارقمی)

۲۰۴۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ فِي مَدْرَإِ النَّهَارِ قَضَيْتُ حَوَاجَتَهُ۔

(رواہ الدارقمی مؤسلاً)

۲۰۴۴ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْبَزْزِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ أَيْضًا وَجَّوَّ اللَّهُ تَعَالَى غَيْرَهُ مَا تَعَدَّ مِنْ ذُنُوبِهِ قَاصِرُهُ وَمَا عِنْدَ مَوْتِهِ۔

(رواہ ابیہم فی شعب الایمان)

۲۰۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کاف کی تلاوت کرے گا اس کے لیے دو جہنموں کے درمیان نورانیت پھیلا دی جاتی ہے۔

(دعوات کبیر)

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ الم نشرہ کی تلاوت کرو کر مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شخص اس سورہ کی کثرت سے تلاوت کرتا تھا اور اس کے ملاوہ اور کچھ نہ پڑھا تھا اور یہ شخص بڑا گنہگار تھا اس سورت نے اس پر اپنے پر پھیلا کر رب تعالیٰ سے عفو کیا خداوند اس کی مغفرت فرمایا جو عفو میری کثرت سے تلاوت کرتا تھا اللہ مال کی شفاعت اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور فرمایا کہ اس کے ہر گناہ کے بدلے میں نیکی لکھو اور اس کے گناہات کو بند کرو۔ راوی نے یہ فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے قریب بھی جگہ دے گی اور اللہ تعالیٰ سے یہ کہے گی خداوند اگر میں تیری کتاب کا ایک جڑو ہوں تو اس شخص کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اس سے عفو فرما دے راوی فرماتے ہیں کہ یہ سورہ باندہ اور پرہیزگار کی طرح سے ہوگی اور اپنے پڑھنے والے کو اپنے پردوں میں چھپائے گی اور اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے کے لیے شفاعت کرے گی راوی نے سورہ ملک کے بارے میں بھی وہی کہا جو سورہ الم نشرہ کے بارے میں کہا تھا اور راوی حدیث کا معمول یہ تھا کہ وہ ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر سوتے نہیں تھے جناب طاووس فرماتے ہیں کہ دونوں سورتوں کو قرآن مجید

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن کے اول حصہ میں سورہ یسین کی تلاوت کرے گا اس کی مزدورتیں پوری کی جائیں گی۔

(دارمی مرسل)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر سورہ یسین کی تلاوت کرے تو اس کے سالہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے تم اس سورت کی اپنے مردوں کے پاس تلاوت کرو۔

(شعبہ الایمان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا

کو ہاں ہے اور قرآن کریم کا کو ہاں سورہ بقرہ اور ہر چیز کا خلاصہ ہر تہا ہند
قرآن کریم کا خلاصہ قصار مفصل سورہ حجرات سے آخر قرآن تک ہے۔
(دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر چیز کا حسن
جمال میرتا ہے اور قرآن کریم کا حسن جمال سورہ رطی ہے
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر شب سورہ واقعہ کی تلاوت کرے گا وہ کبھی فاقہیں
بستانا ہوگا راوی حدیث اپنی صاحبزادیوں کو ہر تلاوت سورہ واقعہ پڑھنے کا حکم
فرماتے تھے۔ مذکورہ بالا دونوں حدیثیں یہی حق نے شعب الایمان میں
نقل کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سورہ نجا اسم بکب الاملیٰ کو بہت محبوب رکھتے تھے۔

(احمد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے کچھ تعلیم فرمائیں تو آپ نے فرمایا ان تین سورتوں کی تلاوت کرو جن کی ابتدا اللہ
سے ہے اس شخص نے کہا کہ میری عمر زیادہ ہے دل سخت ہے اور زبان موٹی۔
نبی علیہ السلام نے فرمایا وہ تین سورتیں پڑھو جن کی ابتدا تم سے ہوتی ہے لیکن
اس نے وہی مذکور کیا جو پہلے کیا تھا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی جامع سورہ بتادیں تو
نبی علیہ السلام نے اس کو سورہ زلزال پڑھائی جب آپ اس سے فارغ ہوئے
تو اس شخص نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے
میں اس میں زیادتی نہیں کروں گا اور یہ کہہ کر پشت کر کے روانہ ہو گیا تو نبی
علیہ السلام نے فرمایا اس شخص نے مقصود حاصل کر لیا یہ جلد دوم مرتبہ
فرمایا۔

(احمد والیوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دن میں ہزار آیات کو تلاوت کرنے
کی استطاعت رکھتا ہے صحابہ نے عرض کیا کس میں یہ استطاعت ہوگی

إِنَّ يَكُنْ شَيْءٌ سَنَامًا فَلَنْ سَنَامَ الْعَمَانِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ
فَلَنْ يَكُنْ شَيْءٌ لَّنَا بَأَقَدَ لَّنَابِ الْعَمَانِ الْمُفْصَلِ
(رواه الدارمی)

۲۰۷۹ وَعَنْ عِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُنْ شَيْءٌ عَرُوسٌ وَ عَرُوسٌ
الْعَمَانِ الرَّحْمَنُ -

۲۰۷۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي لَيْلٍ
لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا ذَكَرَاتِ ابْنِ مَسْعُودٍ
تَأْمُرُ بَيِّنَاتٍ يَقْرَأُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ -

(رداهما البیہقی فی شعب الایمان)

۲۰۷۹ وَعَنْ عِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
(رواه أحمد)

۲۰۷۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ
الْبَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَيْتَنِي يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ لَنَا مِنْ ذَوَاتِ السَّعَةِ فَقَالَ كَبُرَتْ
سَيِّئِي وَاسْتَدَّ قَلْبِي وَغَلَطَ لِسَانِي قَالَ فَأَخَذَ
فَلَمَّا قَرَأَ ذَوَاتِ حَمٍ فَقَالَ مَخْلُ مَقَالَتِي قَالَ
الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَيْتَنِي سُورَةَ عَجَامَةَ فَأَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ حَتَّى
فَرَعَرْنَا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ ذَاكَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا أَرِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا ثُمَّ أَذْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ السُّورَةَ وَجَعَلَ
مَرْتَبِي -

(رواه أحمد والیوداؤد)

۲۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْطِيغُهُ أَحَدٌ مِمَّنْ يَقْرَأُ الْف
آيَةَ فِي لَيْلٍ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْطِيغُهُ أَنْ يَتَمَّ

کہ وہ روزانہ ہزار آیتیں پڑھ سکے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ سورۃ المحکمہ الشکارت کی تلاوت کرے۔
(رُشعِبَ الْاِيْمَانُ)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے اس کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر ہوگا اور جو کوئی بیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے دو محل تعمیر ہوں گے اور جو تیس مرتبہ تلاوت کرے گا اس کے لیے تین محل تعمیر ہوں گے۔ اس موقع پر جناب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ اس طرح تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی رحمت اور اس کا فضل بے پایاں ہے۔

(داری)

حضرت حسن سے مسند روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درمیانی شب میں دو سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کے لیے پوری رات عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرے گا تو اس کو آٹھ سو ثواب ملے گا کہ اس کو ہزار سال تک روزانہ صبح کو ایک قسط اس کے برابر ثواب ملے گا لوگوں نے معلوم کیا انتظار کیا ہے تو آپ نے فرمایا بارہ ہزار۔

(داری)

تلاوت کے آداب

پہلی فصل

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دو قرآن سینے سے باہر آنے میں بھی اتنا ہی تیز ہے جس طرح کہ اونٹ رسی سے گردن نکالنے میں۔ (مستفق علیہ السلام)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات تم میں سے ایک شخص کے لیے بہت بری ہے کہ

الْفَاتِيَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَّا يَسْتَطِيْعُهُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ اَنْفُسَهُ الشَّكْرَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي مُشْعَبِ الْاِيْمَانِ)

۲۰۸۱ ^{۴۵} وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ لَيْسَ بِنَبِيِّ هُوَ بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كُنَّا كَثَرًا قُصُورُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَدْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۰۸۲ ^{۴۶} وَعَنْ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَخُفْهُ الْعُزْرَانُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْنِ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ ثَمَرُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَاقَى الْآلَتِ أَصْبَحَ وَكَهْ قَطَارُ مِنَ الْعَبْرَةِ قَالُوا وَمَا الْوَقْتُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ آيَةً۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

آداب التلاوة

۲۰۸۳ ^۱ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ قَوْلَ الَّذِي تَقِي وَيَسْبِقُهُ لَهْرًا أَشَدَّ تَقَوُّيَا مِنَ الْإِبِلِ فِي مَعْلَمَاتِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۸۴ ^۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ

۲۰۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَسْبُورِ أَقْدَأُ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْدَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ قَتِيرَى خَفَرْتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَبَيْتُ إِذَا أَجِئْتُ مِنْ مَجْلِ أُمَّةٍ بِشَرِّهِمْ فَجِئْتُكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَرِّهِمْ قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ قَالَتُنْتُ لَيْسَ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدَارَكَ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ اللَّهُ سَمَاعِي لَكَ قَالَ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ دُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الْكَافِرِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَاعِي قَالَ نَعَمْ فَكَبَيْتُ - (مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ)

۲۰۹۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الْقُرْآنَ إِلَى آخِرِ الْقُرْآنِ مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَسْلَمْ لَمْ يَخْرُجْ بِالْقُرْآنِ قَرَأَ لَمْ يَنْتَهِ الْقُرْآنُ -

۲۰۹۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عَصَاةٍ مِنْ صُغَرَاءِ الْمُتَحَارِجِينَ قُلْتُ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِرَبِّ بَعْضٍ مِنَ الْعَدُوِّ وَكَأَرَى يُقَدِّمُ عَلَيْنَا إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَقَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ الْقَارِئُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَوْفِي إِلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَافِي بَعْدَ مَنْ أَمَرَنِي مَنْ أَمَرْتُ أَنْ أَصْبِرَ لِقَابِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنبرہ رونق افروز تھے اس وقت مجھے حکم فرمایا کہ میں تلاوت قرآن کروں میں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے میں آپ کے سامنے تلاوت کروں! آپ نے فرمایا میں کسی اور سے سننا چاہتا ہوں لہذا میں نے سورہ سجاد کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچا "اس وقت ان کا فہم لایا حال ہو گا جبکہ ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے (یعنی ہر امت کا نبی اور تین ان پیغمبروں کا گواہ بنائیں گے) یہ آیت سن کر رسول اللہ نے فرمایا میں اتنا کافی ہے پھر رسول اللہ کی طرف توجہ برکی تو اس وقت چشم مبارک آبدیدہ ہو گیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رب کریم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ تلاوت قرآن کروں حضرت ابی نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے میرا ذکر ہو رہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس وقت فرط مسرت سے جناب الی اللہ گئے اور ایک روایت میں اس طرح مروی ہے رسول اللہ نے حضرت ابی سے فرمایا حکم ربی ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کروں جناب ابی نے کہا کیا رب العالمین نے میرا نام لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو ساتھ لے کر دشمنان اسلام کے علاقوں میں سفر سے منع فرمایا ہے دمشق علیہ لیکن امام مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ حالت سفر میں قرآن کریم ساتھ نہ رکھو کیونکہ مجھے یہ اطمینان نہیں کہ کبیرہ دشمن کے ہاتھ لگ جائے

دوسری فصل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں غریب مہاجر مسلمانوں کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے اپنی بے مائیگی اور نامناسب اور پٹھے لباس کی وجہ سے ایک دوسرے سے چشم پوشی کر رہے تھے اور ان میں سے ایک صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اس دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک جانب کھڑے ہوئے تو تلاوت کرنے والے صاحب خاموش ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم کی تلاوت کو سن رہے تھے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عمر لیں اس

مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسَطْنَا لِيُحَدِّثَ بِنَفْسِهِ فَبَدَأَ
شَرْقًا بِسَيِّدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّقُوا وَبَسَرَتْ
وُجُوهُهُمْ لَهُ فَقَالَ أَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ
صَعَالِكِ السُّمَهِيِّينَ بِالشُّرُوقِ الشَّامِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ
بِخُصْفِ يَوْمٍ وَقَدْ لَكُمْ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ -
(رواه أبو داود)

۲۰۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَيْنَا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ
(رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والدارقطني)
۲۰۹۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ يُغْفَرُ
الْقُرْآنَ كَمَنْ يَتَنَاهَا إِلَّا لَعَنَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجَدَمَ
(رواه أبو داود والدارقطني)

۲۰۹۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَغْفِرْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ
فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ -

(رواه الترمذي وأبو داود والدارقطني)

۲۰۹۸ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِلُ بِالْقُرْآنِ
كَالْجَاهِلِ بِالضَّرَّةِ وَالْمُسِيءُ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِيءِ
بِالضَّرَّةِ - (رواه الترمذي وأبو داود والشافعي و
قال الترمذي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۰۹۹ وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمَّنَ بِالْقُرْآنِ مِنْ اسْتَحَلَّ
مَعَارِفَهُ - (رواه الترمذي وقال هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ
إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي)

۲۱۰۰ وَعَنِ الْكَلْبِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَنِّ بْنِ أَبِي
مَلِيكَةَ عَنْ يَعْنَى بْنِ مَمْلُوكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ

فَدَأَتْهُ لَمْ يَزَلْ كَلِمَةً حِينَ سَمِعَتْ فِي مِزْمَارٍ لَوْ كُنْتُ كَوَيْدًا فَرَمَا جَن
كَلِمَةً فِي مِزْمَارٍ حِينَ سَمِعَتْ فِي مِزْمَارٍ لَوْ كُنْتُ كَوَيْدًا فَرَمَا جَن
پاس بیٹھوں، پھر آپ ہماری نشست کے وسط میں بیٹھے تاکہ ماحول میں کیستہ
پیدا ہو جائے پھر آپ نے اشارہ کر کے فرمایا اس طرح معلق بنا لولہذا سب معلق بنا
کر بیٹھے اور سب کے چہرے حضور علیہ السلام کے سامنے ہو گئے اس وقت آپ نے فرمایا
اے مہاجرین کے غریب گروہ تمہیں قیامت کے دن کی مکمل فورانیت ہو جائے گی
تمہارا دل اس سے نصف یوم پیشتر جنت میں داخل ہو جائے گا اور وہ نصف یوم
حضرت برادر بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا اپنی آواز کے ساتھ قرآن کریمیت دو۔ یعنی حسن قرائت
اختیار کرو (راحمہ البوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کریم پڑھے کہ اس کو بھول جائے وہ قیامت
کے دن رب کریم سے حالت مہذام میں ملے گا۔

(البوداؤد۔ دارمی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس نے قرآن کریم تین دن سے کم میں غم کیا
وہ اس کو کچھ بھی نہ بخشے گا۔

(ترمذی۔ البوداؤد۔ دارمی)

حضرت عقیب بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند آواز سے تلاوت کرتے والا ایسا ہے جیسا کہ
علی الامان صدقہ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا قاضی کے ساتھ
صدقہ دینے والے کی مثل ہے (البوداؤد۔ نسائی۔ صاحب ترمذی نے
نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے جو قرآن کے حرام کیے ہوئے
کو حلال بنائے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی اسناد قوی
نہیں)۔

حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی ملیک سے وہ علی بن مکت
سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے عرفاً عرفاً
نبی علیہ السلام کی قرأت سے آگاہ فرمایا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن جریر رحمہ اللہ عن ابن ابی ملیک سے وہ حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر وقف فرماتے
پھر الرحمن الرحیم پڑھتے اور توقف فرماتے تھے (صاحب ترمذی نے فرمایا اس
حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب بیہش نے یہ حدیث ابن ابی ملیک سے
روایت کی انہوں نے یحییٰ بن عمار سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ
سے روایت کیا جناب بیہش کی مروی حدیث اگر متصل ہے تو صحیح تر ہے
جو اوپر درج کی گئی ہے۔)

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ جن میں حیاتی اور
عجمی بھی شامل تھے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اس وقت رسول اللہ ہماری
پاس تشریف لائے۔ آپ ہم سے فرمایا مشغول تلاوت رہو ہر شخص اچھا پڑھو
بہا ہے۔ منقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت ترتیل کے ساتھ اور صحیح انداز
میں پڑھیں گے لیکن وہ اس قرأت کا اجر دنیا میں فوراً ہی چاہیں گے اور اس
اجر کو آخرت تک موخر نہیں کریں گے (ابوداؤد، شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا
قرآن کریم کو عربوں کے لیے اور انداز میں پڑھو گوئیوں اور اہل کتاب یعنی یورپ
و انجیل کے ماننے والوں کے انداز میں نہ پڑھو اور میری حیات ظاہری کے
بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو تلاوت قرآن گوئیوں اور نوحہ ملاؤں کے انداز
میں پڑھیں گے اور ان کا حال یہ ہو گا کہ قرآن کریم ان کے من سے نیچے نہ اترے گا اور
ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے اس کے علاوہ جو لوگ ان کی تلاوت کو پسند
کریں گے ان کے دل بھی مبتلائے فتنہ ہوں گے۔

(شعب الایمان رزوی)

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت حسن صوت

سَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
هِيَ سَعَتُ قِرَاءَةِ مُنْفَرِدَةٍ حَرَفًا حَرَفًا۔

(رداء الترمذی و ابوداؤد والنسائی)

۲۱۰۱/۱۹ وَعَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ يَقُولُ سَبِّ
الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
ثُمَّ يَقِفُ۔ (رداء الترمذی و قال کیس
استاذہ یستعمل لاق الیک روى هذا الحديث
عن ابن أبي مليكة عن يمين بن مملوك عن
أم سلمة وحديث الترمذی أصح)

۲۱۰۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانُ نَقَرًا الْقُرْآنَ وَفِينَا
الْعَرَبِيُّ وَالْعَجَبِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوا فَكُلُّكُمْ حَسَنٌ وَ
سَيِّئٌ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَ كَمَا يَقَامُ الْقِسْمُ
يَتَعَبَّوْنَ وَلَا يَتَأَبَّحُونَ۔ (رداء ابوداؤد و
البيهقي في شعب الإيمان)

۲۱۰۳/۲۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ يُلْحِقُونَ الْحَرْبَ وَ
أَصَوَاتُهَا دَوَائِكُ وَدَلْعُونَ أَهْلَ الْحَقِّ وَدَلْعُونَ أَهْلَ
الْكِتَابِ وَسَيِّئٌ بَعْدِي قَوْمٌ يُرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ
تَرْجِيَةَ الْغَنَاءِ وَالنَّوْمِ لَا يُجَاوِزُونَ حُجْرَهُمْ مَغْفَرُونَ
قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعِيبُهُمْ شَانَهُمْ۔

(رداء البيهقي في شعب الإيمان رزوی)

۲۱۰۴/۲۲ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسَبُوا الْقُرْآنَ

يَا صَوَابَكُمْ قَرَأَ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْفَرَاتِ
مُتَنَا - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۱۰۵ وَعَنْ طَاوُوسٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ أَحْسَنَ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ دَ أَحْسَنُ قِرَاءَةٍ قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أَرَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ قَالَ طَاوُوسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذَا الْكَ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۱۰۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَكَانَتْ لَهُ مَصْحَبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَمُوتُوا دَا الْقُرْآنَ دَا تَلَوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ آتَاوَالِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ دَا فَتَوَدَّ وَتَغْتَوَدَّ وَتَدَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ دَا لَا تَعْلَمُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

کے ساتھ کرو کیونکہ حسن قرأت قرآن کریم کے حسن میں اضافہ کرتی ہے۔

(دارمی)

طاووس سے مولا درایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں تلاوت قرآن کے سلسلہ میں جس صورت اور حسن قرأت والا شخص کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شخص وہ ہے کہ جب وہ تلاوت کرتے تو سننے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ شخص خوف خدا رکھتا ہے راوی کہتے ہیں جناب طلحہ میں یہ خصوصیت تھی (دارمی)

حضرت عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف میسر ہوا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کریم سے ٹیک نہ لگاؤ اور اس کی اس کے حق مطالبی تلاوت کروا رہا رات کے وقت یا دن میں۔ قرآن کریم بلند آواز کے ساتھ بھی آواز سے تلاوت کرو مضافین قرآن پر غور کرو تا کہ فلاح پاؤ اور اس قرأت کا اجر فری طلب نہ کرو کیونکہ یہ (تاخیر، بڑے اجر کا سبب ہے۔

(شعب الایمان)

اختلاف قرأت کا بیان

پہلی فصل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن مکرم بن حزام کو سورہ فرقان پڑھتے سنا تو وہ اس قرأت کے خلاف پڑھ رہے تھے جس طرح کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی اس وقت میں ان سے فوراً انہیں روکنا چاہتا تھا لیکن میں نے ان کو مصلحت دی اور قرأت سے قانع ہوئے تو میں ان کی گردن میں ہادر ڈال کر ان کو کھینچتا ہوا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سورہ فرقان کی تلاوت اس طرح نہیں کرتے جس طرح آپ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے میری بات سن کر نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ان کو چھوڑ دو پھر ہشام سے فرمایا مجھے سناؤ تو جناب ہشام نے پھر اسی طرح تلاوت کی جس طرح پہلے کی تھی اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا اس طرح بھی نازل ہوئی ہے پھر آپ مجھ سے فرمایا اب تم پڑھو جب میں نے یہ سورت سنائی تو آپ نے فرمایا اسی

۲۱۰۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ نَبِيَّهَا فَكِدْتُ أَنْتَ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ لَمْ أَهْمَلْتُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهِ بِرِدَائِهِمْ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتُ نَبِيَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتَ لَوْ أَنَّ قَرَأَ الْقُرْآنَ أَلَمْ يَسْمَعْهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكُنْ أَنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي أَقْرَأْ

طرح نزول ہوا ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات قرأتوں اور سات حروف پر نازل ہوا لہذا تمہیں جو آسان ہو اس سے تلاوت کرو۔

در بخاری - مسلم الفاظ حدیث بحوالہ مسلم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرأت کرتے سنا اور اس آیت کی تلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے برخلاف سنی تو میں اس شخص کو لے کر نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی تلاوت کی بابت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا تو آپؐ چہرہ مبارک سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوئے آپؐ نے فرمایا تم دونوں ہی اچھی طرح تلاوت کرتے ہو لیکن آپس میں اختلاف ذکر ہو رہا ہے

حضرت ابی بن کعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں مسجد میں موجود تھا ایک شخص آیا اور غار پڑھنے لگا اس نے دوران نماز جس طرح تلاوت کی وہ علم کے مطابق درست نہ تھی اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے جو تلاوت کی وہ اس پہلے شخص سے مختلف تھی جب یہ دونوں نماز سے فارغ ہوئے تو میں تینوں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا کہ اس پہلے شخص نے جب تلاوت کی تو میں نے اس کے انداز کا انکار کیا لیکن دوسرے شخص نے ان کے اس سے بھی مختلف انداز میں تلاوت کی نبی علیہ السلام نے ان دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا ان کے دوران تلاوت نبی علیہ السلام نے ان دونوں کی تعریف فرمائی تو میرے دل میں جھوٹ یا اہتمام کا خیال آیا جس کا سرکب میں نماز سے قبل اسلام میں بھی نہ ہوا تھا۔ نبی علیہ السلام نے میری حالت کو معلوم فرمایا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف الہی مجھ پر طاری ہوا اور میں اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا سر کا ہلنے اس موقع پر فرمایا اے ابی میرے پاس قرآن لے کر آیا کہ میں اس کو ایک قرأت سے پڑھوں میں نے اس سلسلہ میں یہاں سے سوال کیا کہ قرآن کو میری امت پر آسان فرما دے تو مجھے دو قرأتوں میں پڑھنے کی آسانی ملی لیکن میں نے پھر درخواست کی تو میں قرأتوں کی آسانی میسر ہوئی اس کے بعد سات قرأتوں میں پڑھنے کی آسانی میسر کی گئی اور یہ اس طرح ہوا کہ میں ہر تیرہ آسانی کا سوال کرتا رہا تو سات تک نوبت آئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہر بار کے بدلے سوال کرنا ہے تو مجھ سے مانگ لو۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے عرض کیا خداوند امیر میری امت کو بخش دے خداوند امیر میری امت کو بخش دے میرے سوال کو میں نے اس دن تک موخر کر دیا جبکہ لوگ میری آواز

قَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَتَرَكْتُ إِنَّ هَذِهِ الْقُرْآنُ أَنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِي فَاخْرُأْ مَا تَشْرِيهِ -

(مُتَّفَعٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ)

۲۱۰۸ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِحَلَا فِيهَا فَوُثِّتُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرْتُهُ فَحَدَّثْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَذَّاهِيَةَ فَقَالَ يَلَا كَمَا مَحْسُورٌ فَلَا فَتَصْلَحُوا قِرَاءَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلْ كُنَّا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۰۹ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُسَمَّى قَدْرًا أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ قَدْرًا سَوَى قَدْرًا صَاحِبٍ فَلَمَّا قَمَعْنَا الْقَبْلَةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا اقْدَرُ قَدْرًا أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ قَدْرًا سَوَى قَدْرًا مَسْلُوبٍ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَرَا فَحَسَنَ شَأْنَهُمَا فَخُفِضَ فِي نَفْسِي مِنَ الْكُذْبِ وَلَا أَدْرُكْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَرَا عَشِيَّتِي صَرَبَ فِي صَدْرِي فَفَقِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ قَرًّا فَقَالَ لِي يَا أَبُي أُرْسِلْ لِي إِنْ أَقْدَرَا الْعُرَاتِ عَلَى حَرْفٍ فَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أَمَتِي فَدَدْتُ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ أَقْدَرَاهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أَمَتِي فَدَدْتُ إِلَيْهِ الثَّالِثَةَ أَقْدَرَاهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِي ذَلِكَ بِحَلٍ رَدَدْتُ كَمَا سَأَلَهُ تِلْكَ لَيْلِي فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَمَتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَمَتِي وَأَخَذْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَى الْعَلَنُ كُلُّهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأْنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَارْجِعْهُ فَلَمْ أَذَلْ اسْتَزِيدَهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى أَتَاهُمُ إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرَفُ اسْمَاهُمْ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ -

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے مجھے ایک قرأت پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے ٹکارا کہ تو وہ انداز قرأت میں اصناف کرتے رہے اور پڑھوانے رہے یہاں تک کہ سات قرأتوں تک نوبت آئی۔ ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات انداز ان امور سے متعلق ہیں جب تک کہ وہ حلال و حرام میں مختلف نہ ہوں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۱۱ عَنْ أَبِي بَنْدٍ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بَوَّسْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعُلَمَاءُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مَعْمَدُ الْقُرْآنِ انْزِلْ عَلَيَّ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ رَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَآبُ دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَايَ كَافٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ قَالَ إِنْ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ أَتَيَاكَ فَقَعَدَا جِبْرِيلُ عَنْ تَيْمِيئِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ كِسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ أَقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَكُلْ حَرْفٍ شَايَ كَافٍ -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا جبریل میری سی اتنی رہے پڑھی، امت کی جانب سے دعوت بھائیوں جن میں بوڑھے بھی ہیں اور بوڑھیاں بھی بڑھے ہیں اور بچے بچیاں بھی اور ایسے افراد بھی جنہوں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی ہے۔ جناب جبریل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے (ترمذی لیکن احمد اور ابو داؤد کی روایت میں اس طرح ہے کہ ان قرأتوں میں کوئی قرأت ایسی نہیں جو شافی و دوائی نہ ہو اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل میری سی میرے پاس آئے اور علی الترتیب میرے دائیں اور بائیں بیٹھے اس وقت جبریل نے کہا کہ قرأت کی ایک انداز پر تلاوت کیجیے لیکن میکائیل نے کہا ایک سے زیادہ قرأتوں سے پڑھئے جن کی تعداد سات تک پہنچ جائے اس کا ہر حرف شافی و دوائی ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرا گزر ایک قصہ گو پر ہوا جو تلاوت قرآن کریم کے بھیگ مانگ رہا تھا اس وقت جناب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کہہ کے اللہ سے مانگو اور عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھ کر بندوں سے طلب کرے گی۔ (راحمہ و ترمذی)

۲۱۱۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَائِمٍ يَقْرَأُ كُفْرًا فَاسْتَرْجَعَهُ ثُمَّ قَالَ تَوَعَّثْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ قَرَأَ سَبْعِينَ آيَةً أَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَتْلُوَنَ يَرِ الثَّامِنَ - (رَدَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

۲۱۱۳ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَمَّنْ بِهَا النَّاسَ جَاءَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَوَّجُهُ عَظْمٌ كَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ.

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

۲۱۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصَلَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(رواه أبو داود)

۲۱۱۵ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَّا هَكَذَا أَنْزَلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ كَبَيْتَنَا هُوَ يَكْمُلُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيَّةَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَلِّمُنِي بِالْكِتَابِ فَضَرَبَ الْخَدَّ - (متفق عليه)

۲۱۱۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ كَامِرٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي جَبْرِ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَأَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو جَبْرِ لِمَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَدَ الْيَمَامَةِ يَقْدَأُ الْقُرْآنَ فَإِنِّي أَخْشَى أَنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلَ بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَأْمُرَ بِجَمِيعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْتَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا قَالَ اللَّهُ وَخَيْرُ قَوْمٍ يَزُولُ عَمْرُؤُا جَعَلَنِي حَتَّى شَرَعَ اللَّهُ مَسْأَرِي لِيَدَ الْإِلَهِ وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو جَبْرِ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حصول معاش کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ہڈیاں ہوں گی گوشت کا نام نہ ہوگا۔ (شعب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سورہ کے درمیان فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم سے معلوم کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

علقمہ سے روایت ہے کہ ہم حمص میں تھے تو وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔۔۔۔۔ نے سورہ یوسف کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا کہ یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی تو جناب ابن مسعود نے کہا کہ میں نے دور رسالت میں بھی اسی طرح تلاوت کی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پٹے کی تعریف فرمائی تھی اس گفتگو کے دوران جناب ابن مسعود کو اپنے مخالف کے منہ سے شراب کی بو آئی تو ابن مسعود نے فرمایا تو شراب پی کر کتاب الہی کی تکذیب کرتا ہے اس کے بعد انہوں نے اس شخص پر مدجاری کرائی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب ابو جبر مقلات نے یمامہ کی جنگ کے بعد کسی شخص کو بھیج کر بھیجا گیا جب میں ان کے پاس آیا تو ان کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ جناب عمر نے مجھ سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یمامہ کی جنگ میں بہت سے قادی شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے یہ مذ شفا کر لیا ہے کہ اگر اسی طرح قادی شہید ہوتے تو قرآن کریم کا بہت حصہ جاتا تو اسے گا ان کا امر یہ ہے کہ میں جمع قرآن کا انتظام کر دوں لیکن میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ہے کہ جس کام کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہے لیکن عمر کہتے ہیں خدا کی قسم یہ بہت بہتر اور مردوری کام ہے یہ مجھ سے اس موضوع پر طویل گفتگو کیجئے میں جس کی وجہ سے الشراح صدر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی ہے اب سلسلہ میں میری رائے حضرت عمر کی رائے کے مطابق

میں نے کہا کہ

إِنَّكَ رَحِيمٌ شَدِيدُ عِقَابٍ لَا تَنْفَعُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الرَّحْمَ لِرَسُولٍ اللَّهُ مَسْكِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَوْلًا لَوْ كَلَّمْتَنِي لَقَدْ جَبَلٍ مِنَ الْجَبَالِ مَا كَانَ أَتَقَلَّ عَوَلَتْ مِمَّا أَمَرْتَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَوْ يَفْعَلُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهُ خَيْرٌ فَكَلَّمْتَنِي أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَعَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَعَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَغَمَرَتْ تَتَبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسْبِ وَاللِّحَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ أَحَدَ سُورَتِي الشُّوْبَةِ مَعَ آيَةِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَهَا أَحَدٌ هَامَةٌ أَحَدٌ عَنْهُمْ لَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنَ الْغُفَرِ حَتَّى خَارَتِ بَرَأءُ وَفَكَانَتْ الصُّعُفُ عِندَ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى تَرَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِندَ عُمَرَ حَتَّى شَمَّ عَنْ حَفْصَةَ بَنَتْ عُمَرَ

ہے حضرت زید فرماتے ہیں اس کے بعد حضرت ابوبکر نے مجھ سے فرمایا تم جو ان اور علمند انسان ہو معاشرہ کے صالح فرد ہو کوئی تمہیں کسی طرح قسم نہیں کرتا ہے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں کتابت وحی کرتے رہے ہو۔ لہذا قرآن کریم کو تلاش کر کے اس کو جمع کرو حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں خدا کی قسم اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کو ایک بلکے سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہتے تو میرے لیے اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کام قرآن کریم جمع کرنا میرے لیے مشکل معلوم ہوا میں نے جناب صدیق سے کہا کہ جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا وہ آپ کس طرح کریں گے تو صدیق اکبر نے فرمایا خدا کی قسم یہ بہت بستر کام ہے پھر جناب ابوبکر مجھے اس کام کے لیے مجبور کرتے رہے یہاں تک کہ میرا بھی انشراح صدر اللہ رب العالمین بنے کر دیا جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر و عمر کا کیا تھا پھر میں نے قرآن کریم کو جمع کرنا شروع کیا جو پھر کعبہ کی چھالوں پر اور لوگوں کے سینوں میں جمع تھا۔ یہاں تک کہ سورہ قمر کا آخری صفحہ مجھے جناب ابوبکر انصاری سے ملے اور مجھے کسی دوسرے سے نہیں ملا تھا وہ آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم راخر سورہ تکوین مجبور قرآن وقت وفات تک جناب صدیق اکبر کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد مجھ کو قرآن جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور ان کی شہادت کے پاس جناب حفصہ کی تحویل میں رہا۔

(بخاری)

(رواہ البخاری)

۲۱۱۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُعَازِي أَهْلَ الشَّامِ وَفِي قَتْرِ أَرْمِينِيَّةٍ وَأَذْرَبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِمْرَانِ فَأَذْعَرَ حُدَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الرُّسُومِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أُمَيَّرُ السُّوْمِيَّةُ أَدْرِيكَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ ابْنَتِ أُمِّ الْيَمَانِ بِالسُّوْمِيَّةِ فَخَرَّجَهَا فِي النَّصَاحَةِ إِلَى ثُمَّ بَرَدَهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ فَامَرَ كَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب حذیفہ بن یمان حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران جناب عثمان شام اور عراق ارمینیا آذربائیجان سے جنگ کی تیاری کر رہے تھے جناب حذیفہ کو اختلاف قرات کے خوف نے پریشان کر رکھا تھا اس لیے انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ اسے امیر المومنین اس امت کی ابھی سے خبر لیں قبل اس کے کہ وہ قرآن میں اس طرح اختلاف قرات کا شکار ہو جائیں جس طرح کہ یہود و نصاریٰ ہوئے تھے یہ سن کر جناب عثمان نے جناب حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہلوایا کہ آپ ہمیں وہ نسخہ قرآن رجوزید بن ثابت نے جمع کیا تھا دے دیں ہم اس کی نقول کر اگر آپ کو واپس کر دیں گے حضرت حفصہ نے وہ مجموعہ جناب عثمان کو بھیج دیا۔ جناب عثمان نے حضرات زید بن ثابت۔ عبد اللہ بن زبیر سعید بن العاص بن ہشام کو حکم دیا کہ وہ اس کی

بْنِ الدُّبَيْرِ وَتَسْوِيْعًا بَيْنَ الْعَامِيسِ وَعَبِيدِ اللَّهِ
بَيْنَ الْخَارِئِ بَيْنَ وَشَارٍ فَتَسْخُورُهَا فِي الْمَصَاحِفِ
وَقَالَ عُثْمَانُ لِلزُّهْرِيِّ الْعَدْرِيَّةُ مِنَ الثَّلَاثِ إِذَا
اخْتَلَفْتُمْ آتِئْتُمْ وَزَيْدٌ بَيْنَ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ
مِنَ الْقُرْآنِ مَا كُنْتُمْ بِهِ يَلْسَانُ مُمَرِّشٍ قَرَأْتُمَا
تَرَوْنِ يَلْسَانِيهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا اسْتَوَى الْمُصْحَفُ
فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عُثْمَانُ الْمُصْحَفَ إِلَى حَقِصَةِ وَ
أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَحَدٍ يُمْصَحِفُ مِمَّا اسْتَوَى وَ
فَأَمَرَهُمَا بِمَا سَوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَرِيحَةٍ
أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُعَدِّيَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
خَارِجَةُ بَنْتُ زَيْدٍ بَيْنَ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ
بَيْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْكَابِ
جِئْتُ نَسْعًا الْمُصْحَفِ قَدْ كُنْتُ أَمَمَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَأَلْفَتْنَاهَا
فَوَحَّدْنَا هَاتِمَةَ حُذَيْمَةَ بَيْنَ ثَابِتٍ وَالْأَنْصَارِيِّ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهُ عَلَيْهِ
فَأَلْحَقْنَا هَا فِي سُورَتَيْهَا فِي الْمَصْحَفِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۱۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا
حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمِدْتُمْ لِي الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ
الْمَكَا فِي قُلُوبِ بَرَاءَتِي وَهِيَ مِنَ الْمَشِيئَةِ فَفَرَّقْتُمُ
بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرِي سِوَا اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَوَضَعْتُمُوهَا فِي الشَّجَرِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى
ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَأْتِي عَلَى عِلْيَةِ الزَّمَانِ وَهُوَ تَنَزُّلُ
عَلَيْهِ السُّورَةُ وَكَانَ الْعَدُوُّ وَكَانَ إِذَا سَزَلَ عَلَيْهِ
شَيْءٌ دَعَا بَعْضُ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ صَعُوقًا
هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي الشَّجَرِ الَّذِي يُدْكَرُ فِيهَا
كَذَا وَكَذَا فَذَا سَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ

نقول تیار کریں جب عثمان نے تینوں قریشیوں سے کہا جب تم اور زید اور ثابِت
کہیں قرأت میں اختلاف کرو تو اس آیت کا تلفظ لغت قریش کے مطابق
کرو کیونکہ قرآن کریم لغت قریش پر نازل ہوا ہے ان کا تب حضرات نے اسی
طرح فقول تیار کریں اور اصل نسخہ جناب حضرت کو واپس کر کے فقول موبوں
کے گورنروں کو بھیجوا دیں۔ اس کے بعد حکم دیا کہ منشر اور متفرق اوراق کو
نذر آتش کر دیا جائے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ سے زید بن ثابت کے صاحبزادے
جناب حار جبر نے کہا کہ میرے والد کو سورہ اعراب کی ایک آیت ان صحائف
میں نہ ملی لیکن میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا تلاش
کے بعد وہ آیت جناب خزیمہ بن ثابت انصاری سے سنی وہ آیت من
المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ آیت بھی ہم نے اس سورہ میں
شامل کر دی (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت
عثمان سے معلوم کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ سورہ انفال
اور سورہ برأت کو اکٹھا کر دیا جبکہ سورہ انفال مثانی میں ہے اور سورہ برأت
میسرہ دو سو آیت والی ہے اور ان دونوں کے درمیان بسم اللہ
الرحمن الرحیم بھی نہیں لکھی سورہ انفال کو بڑی سورتوں میں شامل کرنے
کی وجہ کیا ہے تو جناب عثمان نے فرمایا جب قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تو آپ ان حضرات سے فرماتے تھے آیات قرآن
کو نقل کرتے تھے کہ اس آیت کو فلال معنون کی اس آیت کے ساتھ لکھو۔
جبکہ سورہ انفال مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت ہے اور سورہ برأت
نزل کے اعتبار سے آخری سورہ ہے اور ان دونوں کے مضامین آپس
میں ایک دوسرے سے ملے ملتے ہیں حضور اللہ علیہ وسلم نے اپنی آیات

صَلُّوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذًا
وَكُنَّا وَكَانَتْ الْآيَةُ مِنَ آيَاتِ مَا سَأَلْتُمْ
بِالْمَوْبِئَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِّنَ الْخِيَرَةِ الْغَايَةِ نَزُّوَلًا
وَكَانَتْ قِسْمًا مِّنْ شَيْبَةٍ يُقَصِّصُهَا قَلْبُكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكُمْ مَبِئَاتٌ لِّمَا أَتَيْتُمْ
مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قُرِئَتْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ
سَطْرًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَدَعْنَهُمَا فِي
السَّبْعِ الطَّوْلِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

مقدس کے آخری دو تکبیر نہ فرمایا کہ سورہ انفال سورہ برأت دونوں ایک
سورہ ہیں اس لیے دونوں کو جمع کر دیا گیا لیکن ان کی انفرادیت برقرار
رکھی اور ان کے درمیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور سورہ انفال
کو سات بڑی سورتوں میں شامل کر دیا۔

(احمد - ترمذی - ابوداؤد)

دعاؤں کا بیان

کتاب الدعوات

پہلے فصل

۲۱۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَبَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَا مَشِيئَتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيهِ تَأْيِيلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَّاتٍ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۱۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَيَّ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا أَنْ تُخَلِّقَنِيهِ قَرَأْتُهَا أَنَا بِشَرِّ قَائِمِي الْمُؤْمِنِينَ أَذِيْتُ شَتَمْتُ لَعَنْتُ جَلَدْتُ فَيَجْعَلْهَا لَكَ صَلَوةً وَذِكْرًا وَ قُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَعْزِلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شَتَمْتُ أَوْ عَصَيْتُ إِنْ شَتَمْتُ أَوْ عَصَيْتُ إِنْ شَتَمْتُ فَلْيَغْفِرْ مُسَلِّتَةً إِنَّهُ يَعْزِلُ مَا يَشَاءُ لَا مُنْكَرَ لَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا کی قبولیت کو خصوصیت عطا کی گئی ہے ہر نبی نے اس دعا کے سلسل میں مجاہد کی لیکن میں نے اس دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت تک بھڑک دیا ہے اب اس دعا میں انشاء اللہ وہ شخص شامل ہوگا جس نے اللہ کی ذات کے ساتھ شریک نہ کیا ہو۔ (مسلم لیکن صاحب بخاری اس کو انتفاک کے ساتھ نقل کیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ الہی میں دعا کی خداوند امیں نے تیری بارگاہ میں دعا کی ہے مجھے اس کی قبولیت سے ناامید نہ فرما۔ خداوند امیں لباس بشری میں ہوں میں نے تیرے حبس بندے کو ایذا دی اس کو برا کہا اس پر لعنت کی یا اس کو سزا دی۔ ان سب باتوں کو اس کے لیے رحمت کا سبب بنا دے۔ گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے اور قیامت میں اپنے تقرب کا سبب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو یہ انداز اختیار نہ کرے کہ خداوند اگر تو پاپ ہے تو میری مغفرت فرما دے اگر تو پاپ ہے تو مجھ پر رحم کر اور تو پاپ ہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا کرتے وقت قبولیت کا یقین رکھ کر دعا کرے

اللہ تعالیٰ ان دعائوں کے سبب ان کو دوزخ سے بچائے گا

۲۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنَّ شَيْئًا وَلَكِنْ لِيَعِزُّمَ وَلِيَعْظِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ.

(رواہ مسلم)

۲۱۲۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِرَأْسِهِ أَوْ قِطْعِ عَزَمِهِ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرْسُتْجَابُ لِي فَيَسْتَعِجِلُ بِعَدَدِ الْكَذِبِ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ.

(رواہ مسلم)

۲۱۲۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ قَلَمًا دَعَا لِأَخِيهِ يَخْبِرُ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ أَمِينٌ ذَلِكَ يَوْمَئِذٍ.

(رواہ مسلم)

۲۱۲۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَدْعُوا فِعْرًا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُشَاءُ فِيهَا عِطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ. (رواہ مسلم)

(في كتاب الزكوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کہے تو اس طرح نہ کہے کہ خداوند اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما دے بلکہ یقین اور رغبت کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کچھ دینے سے کوئی روکنے والا نہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب تک گناہ کا قلع و رمق اور جلدی نہیں کرتا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اس وقت نبی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ مجھ سے کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا دعا کرنے والا یہ کہے میں نے دعا کی لیکن اس کی قبولیت کی کوئی علامت میں نے نہیں دیکھی اور دعا کو قبول نہ ہونا دیکھ کر تھک کر بیٹھ جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی عدم موجودگی میں اگر اس کا کوئی بھائی دعا کرتا ہے تو وہ مقبول ہوتی ہے اور دعا کرنے والے کے ساتھ ایک فرشتہ متعین کر دیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لیے بھی دس دن تک دعا کی قبولیت دعا کرتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں اموال اور اولاد کے لیے بددعا نہ کرو کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی سماعت ہو اور تمہاری دعا مقبول ہو جائے۔

مسلم اور حضرت ابن عباس کی روایت کردہ حدیث میں مظلوم کی دعا کا ذکر ہے وہ کتاب الزکوٰۃ میں نقل کی گئی ہے۔

دوسری فصل

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہے اس موقع پر آپ نے فرمایا تمہارا رب فرماتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنتا ہوں۔

(راحمہ ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ)

۲۱۲۶ عَنْ الثَّوْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ عِبَادَةٌ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ.

(رواہ احمد والترمذی و ابو داؤد والنسائی)

(ابن ماجہ)

۲۱۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مُمْتَلَأٌ مِنَ التَّوْبَةِ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ (رواہ الترمذی) وَابْنُ مَلْجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَدِيْبٍ

۲۱۲۹ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِدُّ الْعَمَلُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعَمَلِ إِلَّا التَّوْبَةُ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ -

(رواہ الترمذی) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَدِيْبٍ

۲۱۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو دُعَاءَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشُّرْكِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِسْمِهِ أَوْ قَطِعَ رَجُلٌ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ -

(رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ عَدِيْبٍ

۲۱۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں زیادہ مغز اور کوئی چیز نہیں ہے (ابن ماجہ) لیکن صاحب ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ اور کوئی چیز نقصان کو تبدیل نہیں کرتی اور عمر کی زیادتی کا سبب سوائے نیکی کے اور کوئی نہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہر اس مصیبت کو رفع کرتی ہے جو آئی ہو یا نہ آئی ہو اسے اللہ تعالیٰ کے بند و خود پر دعا کو لازم کر لو۔

(صاحب ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتاوا ہے لیکن امام احمد نے اس کو حضرت معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی فرد نہیں جو اللہ سے مانگتا ہے مگر رب تعالیٰ اس کو وہ عطا فرماتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے بلاؤں کو رفع فرمادیتا ہے جب تک کہ وہ شخص گناہ کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی۔

(ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی طلب کرو جو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے دست طلب بڑھایا جائے اور بہترین عبادت وسعت اور فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ (جامع ترمذی نے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۱۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَجِيبُ الدُّعَاءَ مِنْ الدُّعَاءِ وَيَدْعُو مَا سِوَى ذَلِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إجابة دَعْوَةِ غَائِبٍ لَغَائِبٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۱۴۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ أَشْرِكُنَا يَا أُمِّي فِي دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ يَنْبَغِيَ لَهَا الدُّنْيَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاسْتَمْتَعْتُ بِرَوَايَتِهِ)

عِنْدَ قَوْلِهِ وَلَا تَنْسَنَا

۲۱۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْمَامِرُ الْعَادِلُ وَالدَّعُوهُ الْمَظْلُومُ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوَقَى السَّمَاءَ وَكَفَّتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ دَعَوْتِي لَا تَصْرُفْكَ وَكَوْ بَعْدَ حِينَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِمْ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور ان کے ملاوہ دوسری دعاؤں کو ترک فرما دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیر موجود کے حق میں غیر موجود کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے کر فرمایا بھائی! ہمیں بھی اپنی دعا میں شریک کرنا کہ ہمیں دیکھ کر حضرت عمر فرماتے ہیں مجھے اس جگہ سے زیادہ اور کوئی جگہ مسرت نہیں دیتا تھا۔

ابوداؤد لیکن صاحب ترمذی نے صرف مذکورہ روایت کیا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اشخاص کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کی دعا جو وہ انظار کے وقت کرتا ہے۔ امام عادل کی دعا اور مظلوم کی دعا ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ یادلوں سے اوپر بلند فرما دیتا ہے ان کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں رب کریم فرماتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی ضرورت دیکھوں گا چاہے کچھ عرصہ کے بعد ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں والد کی دعا اولاد کے حق میں۔ مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے رب حاجتوں کو طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوئی کا سہم بھی ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں بھی لیکن جامع ترمذی نے ہر سزا جناب ثابت بنانی کی روایت کو اس

۲۱۴۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسًا لَأَحَدِكُمْ رَبَّهُ حَاجَتُهُ فَكُلُّهَا حَقٌّ سَأَلَهُ يَشْتَعُرُ لَعَلَّهُ إِذَا انْقَطَعَ لَدَا فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ فِي مُرْسَلٍ حَتَّى يَسْأَلَهُ الْيَمْلَحُ وَ

حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدْعُو بِدُعَاؤٍ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُزَيِّبَ بَيَاضُ

الْبَطْنَةِ۔

۲۱۴۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ أَصْبَعَيْهِ حَذَاؤَ مَنْكِبَيْهِ

وَيَدْعُو۔

۲۱۴۸ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا دَعَا دُعَاؤَ يَدَايِهِ مَعَ

وَجْهَةِ يَمِينِهِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ

فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

۲۱۴۹ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ

أَنْ تَرَفَعَ يَدَايَكَ حَذَاؤَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا لِإِسْتِغْفَارِ

أَنْ تُشِيرَ بِأَصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَإِلَّا يَنْهَى أَنْ تَمُدَّ

يَدَايَكَ جَمِيعًا ذَكَرَ رَوَايَةً قَالَ وَإِلَّا يَنْهَى

هَكَذَا أَدْرَقَ يَدَايِهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مَعًا

يَمِينِي وَجْهَهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۱۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يَقُولُ إِنَّ رَفْعَكُمْ

أَيْدِيَكُمْ يُدْعَى مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا أَيْعَنِي إِلَى الصَّدْرِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۱۵۱ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا دَعَا لَهُ بِدُعَا

بِنَقِيسٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ

حَسَنٍ عَرَبِيٍّ مَوْحِيٍّ)

۲۱۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ دَعَا

طَرَحَ نَقْلَ كَيْدِ كُنْكَ كِي طَلَبَ عِي اللَّهِ تَعَالَى سَ كَرَسَ أَوَّلَ كَرَجَوْتِي كَانَتْ رُوْتُ

جائے تو بھی اس کے بارے میں اس سے مانگے (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں اپنے ہاتھوں کو اتارنا پسند کرتے کہ آپ کی بغلوں کی

سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعا کے دوران ہاتھوں کی انگلیوں کو کندھوں

کے برابر کر لیتے تھے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دو طرفہ ہاتھوں کو

فرماتے اور بعد میں ان کو اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے (مذکورہ بالا تینوں

حدیثیں ہیبتی نے دعوات کبیر میں نقل کی ہیں)۔

حضرت مکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے

ہیں کہ سوال (دعا) کرنے کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے ہاتھوں کو کندھوں

کے قریب تک اٹھاؤ۔ اور طلب مغفرت کا ادب یہ ہے کہ انگلی کے ساتھ اشارہ

کو دو دعائیں عاجزی اور مبالغہ یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو لباً کرو ایک اور

دعائیت میں اس طرح ہے کہ عاجزی کرتا ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاؤ

اور ہاتھوں کی پشت منہ کے قریب ہو۔

(الہوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ تمہارا اپنے ہاتھوں

کو اٹھانا بدعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدمت مبارک

سینے سے اونچے نہیں اٹھائے۔

(احمد)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر فرماتے تو پھر اس کیلئے دعا فرماتے اس دعا میں

پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(جامع ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح اور غریب بتایا ہے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں تحقیق رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے جو کوئی بھی دعا کرے

يَدْعُوهُ لَيْسَ فِيهَا اِنَّهُ دَلَّ قَطِيعَةً رَّجِيحًا لَا اَعْطَاهُ
 اللَّهُ بِهَا اِحْدَى ثَلَاثِ اِمَّا اَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ
 فَلَمَّا اَنْ يَتَخَذَهَا لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمَّا اَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ
 مِنَ الشَّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوا اِذَا اُنْكَرُوا قَالَ اللَّهُ اَنْكَرُوا
 (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۲۱۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ دَعْوَةُ
 الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصُدَّرَ
 وَدَعْوَةُ الْمَجَاهِدِ حَتَّى يَقَعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى
 يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْاَكْمَرِ لَا خَيْرَ يَظْهَرُ الْغَيْبُ ثُمَّ قَالَ وَ
 اسْرِعْ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ لِاحِبَابِهِ دَعْوَةُ الْاَكْمَرِ يَظْهَرُ
 الْغَيْبُ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ)

ذہبی نے دعوات کبیر میں اسے روایت کیا۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ ذِكْرُ اللَّهِ وَالتَّقَرُّبُ خَدِ اوندی

پہل فصل

۲۱۵۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى سَعِيدٌ قَالَا قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ
 يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحْبَبَهُمُ الْمَلَكَةُ وَغُشِيَتْ لَهُمُ
 الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ
 فِيَمَنْ عِنْدَهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَهَرَعَ عَلَى
 جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جَبَلُ دَانٍ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا الْجَبَلُ دَانٍ
 سَبْعَ الْمِائَةِ دُونَ قَالُوا وَمَا الْمِائَةُ دُونَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَالَ النَّارُ اِكْرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا قَالُوا اِكْرُونَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جس میں گناہ اور قطع رحم کی دمانہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک کو
 پورا کر دیتا ہے یا تو وہ جلد پوری ہو جاتی ہے یا وہ آخرت کے لیے ذخیرہ کر
 دی جاتی ہے یا اس سے برائی کو دفع کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ رسول خدا نے فرمایا اللہ کا
 فضل بہت زیادہ ہے (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں
 مظلوم کی دعا جلد کے طور پر پور۔ حاجی کی دعا جلد وہ حج کر کے واپس آتا
 ہے مجاہد کی دعا جلد وہ جنگ سے پیچھا ایک مسلمان بھائی کی دوسرے
 مسلمان کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا پھر اپنے فرمایا ان میں جلد قبول
 ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک بھائی کی عدم موجودگی میں دوسرے بھائی نے
 کی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جماعت ذکر الہی کے لیے
 بیٹھتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے سکون
 اطمینان کی دولت ان کے لیے نازل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ
 ان فرشتوں میں فرماتا ہے جو اس کے قریب ہوتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم مکہ کے راستہ میں جب جبل جمدان پہنچے تو صحابہ سے فرمایا
 جلد پلو جب جمدان کی پہاڑی ہے پھر فرمایا مفردوں پیش قدمی کر کے صحابہ
 عرض کیا یا رسول اللہ مفردوں کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ جو اللہ کو کثرت
 سے یاد کریں اور وہ نواتین جو اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔ (مسلم)

۲۱۵۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الذَّيْئِ كَمَا تَكُونُ رِيَّةٌ وَالذَّيْئُ لَا يَنْكَرُ مَثَلُ النَّحْيِ وَالْمَيْتِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا نَجْعَلُ نَفْسَ عَبْدِي فِي وَاتَا مَعَهُ إِنْكَافِرِي فَإِنْ دَكَّرْتَنِي فِي نَفْسِي دَكَّرْتَنِي فِي نَفْسِي وَإِنْ دَكَّرْتَنِي فِي مَالِي دَكَّرْتَنِي فِي مَالِي خَيْرٌ مِنْهُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۵۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا وَآزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَهْوَأُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ آتَانِي بِسَيِّئَةٍ آتَيْتُهُ هَرْدَلَةً وَمَنْ لَقِيتَنِي يُعَايِبُ الْكَرْبُ حُطْبَةً لَا يُشْرِكُ فِي شَيْئٍ لَقِيتُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَادَنِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُمَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالتَّوَّابِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ مَعَ الْوَالِدِ يَوْمَ يُبْعَثُ وَبَصَرُهُ الْوَالِدِ يُبْصِرُهُ وَيَدُهُ الْوَالِدِ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلُهُ الْوَالِدِ يَمْشِي بِهَا كَلْتُ سَائِلِي لَأُعْطِيَنَّ وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأُعِينَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَأَنَا أَكْثَرُ مَسَاعِدَةً وَلَا

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اشخاص کی مثال جو اللہ رب العالمین کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور جو ذکر الہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ نزدیک ہوں جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ اجتماع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر اجتماع میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جو شخص ایک نیکی کرے تو اس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کرتا ہوں لیکن جو برائی کا ارتکاب کرے تو برائی کا بدلہ اس کے مساوی دیتا ہوں یا اس کی بخشش کر دیتا ہوں اور جو میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب ایک گز بڑھتا ہوں اور جو میری جانب ایک گز آتا ہے تو میں دو باغوں کے برابر اس کی جانب سبقت کرتا ہوں اور جو میری جانب قدم بقدیم آتا ہے تو میں تیزی سے اس کی جانب آتا ہوں اور جو میری جانب زمین کی مقدار کے مطابق گناہوں کے ساتھ آتا ہے اور اس نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں زمین کی مقدار کے مساوی بخشش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم کا ارشاد ہے جس نے میرے دوست کو تکلیف دی میری طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ بن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں مجھے سب سے پیارے شخص ہیں جو مجھے اپنا گھیر لے گا اور وہ ہمیشہ فاضل کے ذریعے میرے قریب حصول میں کوشاں رہا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو محبوب کیا اور جب میں نے اس کو محبوب بنالیا تو میں اس کی سماعت بن بانا ہوں جس کے ذریعہ وہ سنتا ہے اور بصارت بناتا ہوں جس کے ذریعہ وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ بناتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے اور پیر بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور مجھ سے طلب مغفرت کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت

الذُّنْيَا قَرَادًا تَمَرُّ قَوْماً عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ
قَالَ ذَيْبَانُ لَّهُمْ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِعَالِيهِمْ مِنْ آيَاتِ
جَنَّتِهِمْ كَيْفَ يُقُولُونَ جَنَّتَنَا مِنْ عِنْدِ عَنَاوِكَ فِي الْأَرْضِ
يَسْتَعِينُكَ وَيَسْتَعِينُكَ وَيُسَبِّحُكَ وَيُسَبِّحُكَ وَيُسَبِّحُكَ
وَيُسَبِّحُكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْتَعِينُ قَالُوا يَسْتَعِينُكَ
جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ
قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَعِينُكَ
قَالَ وَمِمَّا يَسْتَعِينُكَ قَالُوا مِنْ نَارِكَ كَأَنَّ
وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا
نَارِي قَالُوا يَسْتَعِينُكَ قَالَ كَيْفَ قَالُوا
عَفَرْتُ لَهُمْ فَاعْطَيْتُهُمْ مَائًا لَوْ وَأَجَدْتُهُمْ
مِنَّا اسْتَعْبَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَاكٌ
عَبْدٌ خَطَا أَمَّا مَرَّةً فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ
يَقُولُونَ وَلَهُ عَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ
جَلِيسُهُمْ.

۲۱۶۱ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الشَّيْبَةِ الْأَسَدِيِّ
قَالَ لَقِيْتَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ
قُلْتُ نَاكِحٌ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ
قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَنْدُبُنَا يَا لِنَارٍ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ قَرَادًا أَخْرَجَنَا
مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِلَةً
الْأَزْدِيَّةَ وَالْأَوَّلَادَ وَالْقَتِيعَاتِ لَيْسِنَا كَثِيرًا قَالَ
أَبُو بَكْرٍ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّكَ لَفِي مِثْلِ هَذَا قَالَتْ لَقْتُ أَنَا
وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَاكِحٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاذَا كُنتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَنْدُبُنَا يَا لِنَارٍ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَيْ
عَيْنٍ قَرَادًا أَخْرَجَنَا مِنْ عِنْدِكَ عَائِلَةً الْأَزْدِيَّةَ وَ
الْأَوَّلَادَ وَالْقَتِيعَاتِ لَيْسِنَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

انسان سے بہت دُور تے تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان
کی مغفرت فرمادی۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ
سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں
شامل نہیں وہ ان کے پاس کس کام سے آیا تھا اور یہ گواہ کیا رب تعالیٰ فرما
ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھے والا بھی محروم اور بخت نہیں ہے
ربنماری لیکن مسلم شریف میں اس طرح مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت
سے فرشتے ذکر کی مجالس کی تلاش میں گھومتے رہتے ہیں اور جب کوئی ایسی
مجلس ملتی ہے تو وہیں بیٹھ جاتے ہیں اور ان کو اپنے ہر دم میں چھپاتے ہیں
اس طرح فرشتے آسمان اور زمین کے درمیان نغمات پھر جاتے ہیں اور
جب ذکر کرنے والے ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر واپس ہوتے ہیں
تو اللہ تعالیٰ ان سے معلوم فرماتا ہے مالا لکم وہ ان کے حال سے بخوبی واقف
ہوتا ہے فرشتوں کو کہاں سے آ رہے ہر فرشتے میں ایک گم گم ہر فرشتے میں ایک
پاس سے آ رہے ہیں جو تیری تسبیح۔ تمہیل تمہید اور تیری بڑائی بیان کرنے میں مشغول
تھے ان کے سامنے سوال تھے رب کریم فرماتا ہے کہ وہ کیا سوال کر رہے تھے تو فرشتے
کہتے ہیں کہ وہ تیری جنت مانگ رہے تھے تب تعالیٰ فرماتا ہے۔ (تیسرے بر ص ۶۹)

حضرت حنظلہ بن شیبہ الاسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میری
جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت فرمایا
اے حنظلہ کیا حال ہے میں نے عرض کیا کہ حنظلہ تو منافق ہو گیا تو صدیق اکبر نے فرمایا
سبحان اللہ تم کیا کہہ رہے ہو حنظلہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جب ہم بارگاہ نبوی میں
ماضی ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ و جنت کی بابت بتاتے ہیں اس وقت
ہماری حالت یہ ہوتی ہے گویا جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہیں لیکن جب
ہم بارگاہ نبوی سے اہل و عیال میں آتے ہیں تو ہم اہل و عیال زمینوں اور
باغوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور ان باتوں کو بھول جاتے ہیں جناب ابو بکر
نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا بھی یہی حال ہوتا ہے پھر میں اور جناب ابو بکر رضی اللہ عنہما
کی خدمت میں ماضی ہوتے ہیں نبی علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ
تو منافق ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حنظلہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب
آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں تو جنت و دوزخ کی بابت سنتے ہیں تو یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ہم پانچ نظروں سے دیکھ رہے ہیں لیکن جب آپ کی خدمت سے
جاتے ہیں تو یوں ہی ہوں اور زمینوں میں گھر کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس مال سے ہر دہائی لے لو گھر میں سے تم سے بڑے بستر والے اور راستوں میں مصافحہ کریں رسول اللہ نے فرمایا اسے حنظلہ ایک گھڑی۔ ایک گھڑی اور یہ فقرہ تین مرتبہ فرمایا۔
(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو العزود اور صفی اللہ رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے ان اعمال سے خبردار نہ کروں جو تمہارے بہترین اعمال ہیں اور تمہارے مالک کو پسند میں اور درجہات کے لحاظ سے بہت بلند ہیں اور زو مال کے خرچ سے بھی بہتر ہیں اور اس جنگ سے بھی بچاؤ، نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتادیں تو آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

اماںک۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن اماںک نے اس حدیث کو
ابوالدرداء پر موقوف کیا ہے۔

ابوالدرداء پر موقوف کیا ہے۔)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون شخص بہتر ہے تمہارا اسلام نے فرمایا وہ خوش قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں اس نے ایک اور سوال کیا کہ اچھے عمل کون سے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا جب تو دنیا کو چھوڑ دے اور تیری زبان ذکر الہی سے تر ہو۔

(احمد-تریدی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیب تمہارا اگر ذرہ جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ صواب ہے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر و شغل کے حلقے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے اس کی نیشبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر کرے تو یہ بھی اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كُنْتُ مُعَذِّبًا
عَلَى مَا تَكُونُونَ عِندِي فِي الدِّينِ كِرْ لَصًا فَحَسَبُكُمْ
الْمَلِكُ شَكَّةٌ عَلَى فُرْشِكُمْ وَفِي طَرَفِكُمْ وَلَكِنَّ بِنَا
حَظْلَةً سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢١٩٢ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَغُوا خَيْرًا أَعْمَالَكُمْ وَأَرْكَانَهَا
 عِنْدَ مَوْلِيكُمْ وَأَرْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرِيَكُمْ تَيْنِ
 إِنْفَاقِي الذَّهَبِ وَالذَّرِي وَخَيْرِيَكُمْ مِنْ أَنْ
 تَتَّقُوا عِدْرَكُمْ فَتَغْنِيُوا عَنْهَا فَهِيَ وَتَغْنِيُوا عَنْهَا فَهِيَ
 قَالُوا بَلَى قَالَ وَكُفَّا اللَّهُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّيْثِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَعَهُ عَلَى أَبِي النَّدَّارِ)

٢١٤٣ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْدٍ قَالَ جَاءَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طَالُوعُ غَمْرَةٍ وَحَسَنُ عَمَلَةٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۱۶۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِمَدِينَةٍ فَارْتَعَوْا قَالُوا
وَمَا رِياضُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاتُ النَّارِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا التَّوَيْدُ كُرِيَ اللَّهُ فِيهِ
 كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ بَرَكَةٌ وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا
 لَا يَدُكُرُ اللَّهُ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ بَرَكَةٌ.

(رواہ ابو داؤد)

۲۱۶۴/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ قُلُوبِهِمْ جَمَاعَةً وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ - (رواہ أحمد وأبو داؤد)

۲۱۶۴/۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَدَلَّوْهُمُ عَلَى نِيَّتِهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَدُّدٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَابُهُمْ فَلَنْ يَشَاءَ عَقْرُ لَهُمْ -

(رواہ الترمذی)

۲۱۶۸/۱۵ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ كَانَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ بَيْنَ أَدَمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِلَا أَمْرٌ مِنْهُمُ أَوْ نَهْيٌ عَنْهُمْ مِنْكُمْ أَوْ ذِكْرٌ لِلَّهِ - (رواہ الترمذی وابن ماجہ فقال الترمذی هذا حديث غريب)

۲۱۶۹/۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْثُرُوا الْكَلَامَ يَخْبِرُ ذِكْرُ اللَّهِ فَإِنْ كَثُرَ الْكَلَامُ يَخْبِرُ ذِكْرُ اللَّهِ قَسْوَةً لِلْقَلْبِ وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي -

(رواہ الترمذی)

۲۱۷۰/۱۶ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْذِبُونَ الدَّهَبَ وَالْوَعْدَ كَذَّابًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَشْغَائِهِمْ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِمْ نَزَلَتْ فِي الدَّهَبِ وَالْوَعْدَ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالَ خَيْرٌ فَتَنَاجَوْهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ -

(رواہ أحمد والترمذی وابن ماجہ)

خسارے کی جگہ بزرگی الیہ الوداد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں تو ان کی حیثیت مرد و گمے کی سی ہوتی ہے اور ان پر حسرت کی کیفیت ہوتی ہے۔ (راحمہ الوداد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوں اور اس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو عقل کے عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم ایسی نہیں جو ایک جگہ بیٹھیں اور نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست ان کے لیے خسارہ کا سبب ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو ان کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے گا تو عقل کے عذاب فرمائے گا۔ (ترمذی)

راہن مایہ لیکن امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گفتگو ذکر الہی سے خالی نہ رکھو کیونکہ تمہاری زیادہ گفتگو کا ذکر الہی سے خالی ہو ناشقاوت قلبی کا سبب ہے اور شقاوت قلبی اللہ سے دوری کا سبب ہوتی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب آیہ والذین یکنزوا الذہب الفحشہ نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اس موقع پر بعض صحابہ نے عرض کیا یہ آیت تو سونے اور پانڈی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں یہ پتہ چل جاتا کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسی کو لیتے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دولت یاد الہی میں مشغول رہنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل ہے اور مسلمان کی بیوی اس کے ایمان پر مدد کرنے والی ہے (راحمہ ترمذی۔ ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۱۴۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذٌ عَنْ عَلِيٍّ حَلَفَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ فَمَا لَوْ أَجَلَسْنَا مَنْ دُرُّوا اللَّهُ قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَا لِكْ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلَسْنَا غَيْرَهُ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمُؤْتَمِلٌ لَكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ يَمْنُؤُكَ مِنِّي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلَ عَنِّي مَعَاذٌ يَقِي قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلَى حَلَفَةٍ مَنَ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ هُنَا قَالُوا أَجَلَسْنَا مَنْ دُرُّوا اللَّهُ وَتَهْمَةً عَلَى مَا هَذَا تَالِ اللَّهِ لَسَلَامٌ وَمَنْتَ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَا لِكْ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَا لِكْ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمُؤْتَمِلٌ لَكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَايِعُ بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ -

(رواہ مسلم)

۲۱۴۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَّ أُمَّةٍ أَسْلَمَتْ كَثُرَتْ عَمَلَتْ فَأَخْبَرَنِي بِئْسَى مَا أَتَشَبَّهْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ يَسْأَلُكَ رَبُّكَ مَنَ دُرُّوا اللَّهُ - (رواہ الترمذی و ابن ماجہ و قال الترمذی في هذا حديث حسن عريض)

۲۱۴۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَىُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَ أَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الدَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرٌ الدَّاكِرُونَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ مَرَّتْ بِسَبِيلِهِمُ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَبْتَكَرُوا وَيَخْتَضِبُوا مَا قَاتَ الدَّاكِرُونَ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً (رواہ أحمد و الترمذی و قال هذا حديث عريض)

(حديث عريض)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ مسجد میں کچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ کر فرمایا تم لوگ یہاں کس لیے آگئے ہوئے ہو تو لوگوں نے کہا ہم یہاں ذکر الہی کے لیے بیٹھے ہیں امیر معاویہؓ نے کہا خدا کی قسم کیا تم اسی کام کے لیے بیٹھے ہو تو ان لوگوں نے کہا بیشک ہم اسی کام کے لیے بیٹھے ہیں۔ امیر معاویہؓ نے کہا میں نے تمہیں تہمت لگانے کے لیے قسم نہیں کھا ہے میں نے تم لوگوں کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام سے بہت کم حدیثوں کی روایت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے دریافت کیا تم لوگ کس لیے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ذکر الہی اور اس کی تعریف کے لیے جمع ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما کر احسان فرمایا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی قسم کیا تم اسی لیے جمع ہوئے ہو ان لوگوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم کہ اس کرسوا اور کس چیز نے اکٹھا نہیں کیا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں نے تمہیں دینے کے لیے تمہیں قسم نہیں دی لیکن جبریل آئینے اگر مجھے بتا دے کہ اللہ تعالیٰ حرم میں تم لوگوں پر ملائکہ کے مجمع میں فخر کرے (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے مجھ پر بہت سے احکام ہیں آپ مجھے ایسی بات بتا دیں جس پر میں تمکیر کروں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا تمہارا زبان اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے۔ (ابن ماجہ لیکن ترمذی میں اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا گیا ہے)۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا شخص بہتر ہے اور قیامت میں اس کا مرتبہ بلند ہوگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہنے والے مرد اور عورتیں سائل نے کہا کیا یہ جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے تو آپ نے فرمایا اگر تم کفار و مشرکین سے جنگ کرو اور جہاد میں تمہاری تھوڑی سی جہاد اور تم خون میں تھوڑا سا جہاد بھی اللہ کا ذکر کرنے والا مرتبہ میں تم سے بہتر ہوگا۔ (احمد لیکن جامع ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)

۲۱۴۴ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ حَاثِرٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَفَسَ وَإِذَا فَعَلَ دَسَسَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا)

۲۱۴۵ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ كَأَنَّمَا يَلِ خَلْفَ الْغَائِرِينَ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ كَغُصْنٍ اخْضَرَ فِي شَجَرٍ تَائِسٍ وَفِي رَوَايَةٍ مِثْلُ الشَّجَرَةِ الْخَضِرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ مِثْلُ مَسْجِدٍ فِي بَيْتٍ مُطْمَئِنٍّ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ يُرِيهِ اللَّهُ مَنَعَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ سَاحٍ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَائِلِينَ يُعْزِلُهُ عَنْهَا وَكَأَنَّهُ قَصِيحٌ وَاعْجَمٌ وَالْقَوِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ (رَوَاهُ رِزْقِي)

۲۱۴۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۴۷ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَكَوْكَتَ فِي شَفَتَاهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمْعَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِمِثْلِ شَيْءٍ مِثْلَ مَسْأَلَةِ عَذَابِ الْقُلُوبِ وَكَرَّ اللَّهُ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنَ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنْ يُضْرَبَ بِسَيْفٍ حَتَّى يَنْقُطَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان ابن آدم کے دل سے چپکا ہوا ہے لیکن جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور جب ابن آدم ناسل ہو جاتا ہے تو شیطان و سوسہ ڈالتا ہے (بخاری میں اس حدیث کو معلقاً ذکر کیا گیا ہے) حضرت مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفلت کرنے والوں میں سے ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھگنے والوں کو بچھا کرنے والا

مجاہد اور غفلت کرنے والوں میں سے ذکر الہی کرنے والا ایسا ہی ہے جس طرح خشک درخت میں سبز شاخ - ایک اور روایت میں اس طرح مروی ہے کہ ذکر الہی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسی کہ خشک درختوں میں بے زبرد اور نہیر گھروں میں روشن مکان اور اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والے کو زندگی ہی میں اس کا جنتی مقام دکھا دیتا ہے اور ذکر الہی کرنے والے کے گناہ اگر انسانوں اور جانوروں کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جاتے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابن آدم کا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو اس کو عذاب الہی سے نجات دلا دے سوائے ذکر الہی کے (مالک - ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ ذکر الہی کے لیے اپنے ہونٹوں کو ہلاتا اور ذکر الہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کی یاد ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے عذاب سے مکمل نجات دلا دے اور وہ ذکر الہی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ جہاد بھی اس کے مقابل نہیں تو رسول اللہ نے فرمایا ہاں جہاد بھی حتیٰ اگر لڑتے ہوئے تمہاری تلوار بھی ٹوٹ جائے - (زیلعی دعوات کبیر)

اسماء علیہ السلام کا بیان

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

پہلی فصل

۲۱۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا وَمَنْ إِذَا دَاخِلَهُ مِنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ دَفِئَ رِذَايَةٍ وَهُوَ تَرْجِيحُ الْوُتْدِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ سو میں ایک کم جوان کی موافقت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا۔ دوسری روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ درجہ اور درجہ کو پسند فرماتا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۱۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُتَعَزِّزُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْغَايُ الْقَبَارُ الْمُسَوِّرُ الْغَفَّارُ الْعَمَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَقَّارُ الْعَلِيمُ الْغَافِقُ الْبَاسِطُ الْخَافِقُ الْتَوَّافُ الْمَوْجِدُ الْمُمِيزُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الْطَلِيعُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْغَنِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقِيتُ الْحَبِيبُ الْجَبِيلُ الْكَرِيمُ الرَّحِيمُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاقِ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْقَبِيضُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُعْصِي الْمُبْدِي الْمَوْجِدُ السَّمْعِيُّ الْمُهِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ السَّاحِدُ الْوَاحِدُ الْوَاحِدُ السَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمَوْجِدُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الْقَاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَلِيُّ الْمُتَعَالَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کی موافقت کرے گا وہ داخل جنت ہوگا۔ ایسا سب سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ میرا ہی فرمانے والا بخشش فرمانے والا مالک حقیقی۔ بے عیب۔ بے عیب پاک سلامتی دینے والا۔ ابن عطاء کرنے والا۔ نگہبان۔ بے نہایت۔ درست کرنے والا۔ بے مدد بزرگ۔ عدم سے وجود میں لانے والا۔ صورت بنانے والا۔ بے مدد بخشش والا۔ رزق دینے والا۔ خلقت کرنے والا۔ حکم دینے والا۔ موافقہ کرنے والا۔ وسعت عطا کرنے والا۔ بلند و پسند کرنے والا۔ عز و ذلت عطا کرنے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا۔ حکم کرنے والا۔ انصاف فرمانے والا۔ حقیقت پر نظر فرمانے والا۔ دلوں کا مال جہانے والا۔ بردبار۔ بزرگ۔ بخشش کرنے والا۔ قدردان۔ بلند مرتبہ۔ بڑا۔ حفاظت کرنے والا۔ بڑا سخی۔ نگہبانی کرنے والا۔ قبول کرنے والا۔ وسیع فکر والا۔ کامل کو درست کرنے والا۔ دانہ۔ دوست رکھنے والا۔ بزرگ شریف اٹھانے والا۔ حاضر ثابت رکھنے والا۔ قوت والا۔ تمام کاموں میں مدد کرنے والا جس کی تعریف کی گئی۔ گھیرنے والا۔ پہلی بار پیدا کرنے والا۔ دوبارہ تخلیق فرمانے والا۔ زندہ کرنے والا۔ مارنے والا۔ زندہ۔ قائم۔ غنی۔ بزرگ۔ تمنا۔ ایک بے پروا۔ قدرت والا۔ قدرت کا اظہار کرنے والا۔ کام میں سبقت کرنے والا اور اس کا اختتام کرنے والا۔ سب سے پہلے سب سے آخر۔ ظاہر۔ پوشیدہ۔ کارساز۔ بلند مرتبہ۔ احسان کرنے والا

تو یہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا۔ معاف کرنے والا۔ نہایت مہربان
کائنات کا مالک۔ بزرگی اور جلالت والا۔ بخشش کرنے والا۔ جمع کرنے
والا۔ بے پروا۔ بے پرواہ کرنے والا۔ راہ دکھانے والا۔ پیدا کرنے والا۔
ہمیشہ رہنے والا باقی۔ کائنات کا راہ نما۔ بردبار۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی نے دعوت کبیر میں اور ترمذی
نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے سنا یا اللہ میں تجھ سے اس لیے
سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ سے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تمہارا وہ بے نیاز
ہے نہ تو نے کسی کو جانا اور نہ تو کسی سے جتا گیا تیرا کوئی ہمسر نہیں رسول خدا
نے فرمایا اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم لے کر دعا کی ایسا اسم اعظم
جب اس کو فریاد دعا کی جاتی ہے تو اللہ عطا فرمادیتا ہے۔

(ترمذی - ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے
ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت ایک صاحب نماز پڑھ رہے
تھے نماز کے بعد انہوں نے دعا میں کہا خداوند میں تجھ سے طلب کرتا ہوں
کیونکہ تو تمام تعریفوں کا سزاوار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات
مہربان عطا کرنے والی ہے تو نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے تیری
ذات بزرگی اور بخشش کی مالک ہے اسے زندہ اور خبر گیری کرنے والے
میں تیرے سامنے دست بدمائیں رسول خدا نے فرمایا اس نمازی نے
اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے واسطے دعا کی اور اسم اعظم وہ نام ہے
جب اس کے واسطے دعا کی جائے تو وہ قبول کی جاتی ہے اور جب
حضرت امادینت برید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں پوشیدہ ہے پہلی آیت والہم
الدواعد لا الہ الا اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری سورہ آل عمران کی پہلی آیت
الہم اللہ لا الہ الا اللہ العلیم ہے۔

(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ - دارمی)

اَنْبَرُ السَّحَابِ الْمُنْتَقِمُ الْعَفْوُ الرَّعْدُ ذُو
مَالِكَ الْمَمْلُکِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
الْمَقِیْطُ الْجَائِمُ الْغَنِیُّ الْمَغْنِیُّ الْمَانِمُ
الْمُتَّارُ الْقَافِیُّ الشُّوْرُ الْهَادِیُّ السَّیْدُیُّ
الْبَاقِیُّ الْوَارِثُ الرَّحِیْمُ الْعَبُوْرُ۔

(رواہ الترمذی فی ذالکیمینی فی الدعوات الکبیر
ذَقَالَ التَّوْمِیْنِیُّ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

۲۱۸۱ وَعَنْ بَرِیْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الْعَمَدُ الَّذِي
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا
فَقَالَ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا
سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أُجَابَ۔

(رواہ الترمذی فی الذم داؤد)

۲۱۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ حَاضِمًا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي
فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ لِي بِأَنَّكَ لَكَ الْعَمَدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ الْعَمَدُ الْمَثَانُ بَيُّوتُهُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللَّهُ
بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أُجَابَ وَإِذَا
سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ۔ (رواہ الترمذی فی الذم داؤد و
التَّوْمِیْنِیُّ دَابْنَ مَاجَه)

۲۱۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ بَنِيْتُ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ
الْآيَتَيْنِ وَلَا تَعْبُدُ إِلَهًا وَاحِدًا وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَمَرَ الْقَدَمِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَلِيمُ۔

(رواہ الترمذی فی الذم داؤد دَابْنَ مَاجَه وَالذَّارِمِيُّ)

۲۱۸۴ وَعَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ يَدَى الثَّوْنِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحَوْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَهُ يَدُ عَزِيزٍ مُبِينٍ مُسَلِّمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

۲۱۸۵ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عَشَاءً فَلَا ذَا رَجُلٍ يَقْدُرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْقُولُ هَذَا مُرَادًا قَالَ بَلَى مُؤْمِنٌ مُؤْمِنٌ قَالَ وَابْعَثْ مَوْسَى الْأَشْعَرِيَّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَمَّعُ يَقْرَأُ لَهُمْ ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدُ عَوْفٍ قَالَ اللَّهُمَّ فِي أَشْهَدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ يَا مَعْشَرَ النَّبِيِّ إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى فَلَا دُمُوعَ فِيهِمْ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ وَمَنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي أَنْتَ الْيَوْمَ لَمْ أَكُ صِدِّيقًا حَتَّى تَتَخَيَّرَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ رِزْقِي)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھل والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ پھل کے پیٹ میں تھے اُن الفاظ میں تھی خداوند اتیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے تھا۔ اس دعا کو پڑھ کر جو مسلمان بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

(راحمہ ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو ایک صاحب بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے اس وقت میں نے نبی علیہ السلام سے کہا کہ یہ شخص ریاکار تو نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا مسلمان ہے جناب بریدہ ہی کہتے ہیں کہ جناب ابو موسیٰ اشعری بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے اور نبی علیہ السلام ان کی قرأت کو سن رہے تھے تلاوت کے بعد جناب ابو موسیٰ معروفہ دعا پڑھنے اور ان الفاظ میں دعا کی۔ خداوند امیں گواہی دیتا ہوں کہ تو معبود ہے میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے تو نے کسی کو جلاور نہ تو جنا گیا۔ تیرا کوئی رشتہ دار نہیں تو کیا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ابو موسیٰ نے اس نام کے ساتھ مانگا ہے جس کے ذریعہ مانگنے والا ہمیشہ دیا جاتا ہے اور اس کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام سے اجازت مانگی کہ یہ باتیں جو میں نے سنی ہیں لوگوں کو بتا دوں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں! تب میں نے سب سے پہلے جناب ابو موسیٰ کو یہ بات سنائی تو انہوں نے مجھ سے کہا آپ آج سے میرے بھائی ہیں کیونکہ آپ نے مجھے حدیث نبوی سنائی ہے۔

(ریزی)

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

تسبیح تحمید تکبیر و تہلیل پڑھنے کا اجر و ثواب

پہلی فصل

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ فضیلت رکھنے والے کلمے یہ ہیں
سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اکبر کہنا اور دوسری روایت کے مطابق
یہ چار باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ سبحان اللہ الحمد للہ
لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھنا اور ان میں سے جس سے ابتدا کرے کوئی غمزدگی
بات نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تسبیح و تحمید تہلیل و تکبیر کہنا مجھے خطر نہیں
کی ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دن میں ایک سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ
پڑھا اس کے گناہ معاف کر دیے جلتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر
ہی کیوں نہ ہوں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ
پڑھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل نہ ہوگا سوائے اس کے جو
اس کو پڑھتا ہو یا اس سے زیادہ پڑھتا ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر آسان ہیں لیکن میزان عمل
میں بھاری اور رب کریم کو محبوب ہیں وہ یہ ہیں سبحان اللہ و بحمدہ

۲۱۸۷ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي
رِوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ لِي اللَّهُ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا يَضُرُّكَ
يَأْتِيَنَّ بَدَأَاتُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَتَوَّلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ
عَلَيْهِ الشَّمْسُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مَرَّةٍ
مَرَّةً حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَنْ يَأْتِيَ بِمِثْلِهَا الْبَعْدُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَوْمَ يَوْمِ يَنْصَبُ دُجَيْنٌ يُنْصَبُ سُبْحَانَ
اللَّهُ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِأَفْضَلَ وَمِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ
زَادَ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ طَلَمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي
الْأُيُودِ أَنْ يَخْبِتَتَا إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۹۱ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي دَقَّانٍ قَالَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْعَجُزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَمَا لَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتَسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يَسْتَعِزُّ بِمِائَةِ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطِ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِهِ فِي جَمْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجَهَنِّي أَوْ يَحْطُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبُرْقَانِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْبَلْقَانِيُّ عَنْ مُوسَى قَعْلَانَا وَيَحْطُ بِغَيْرِ أَلْفٍ هَكَذَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيَّاتِ -

۲۱۹۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْكَلَامُ أَفْضَلُ قَالَ مَا أَصْلَهُ اللَّهُ يَمْلِكُكُمْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۳ وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بَكْرَةً جَدَّتْ مَلَى الْقُبْبَةَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْلَحِي وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتِنِي عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَّا قُلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرَبَعٌ كَلِمَاتٍ شَكَتَ مَرَاتٍ كَوُودِيَّتٍ بِمَا كُنْتُ مُسْتَدًا الْيَوْمَ لَوْنِ تَشْتَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُكُمْ عَدَا خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَكَدَا كَلِمَاتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةٌ مَسْرُوقَةٌ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ

اور سبحان اللہ العظیم میں (متفق علیہ)

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت آپ نے فرمایا کیا تم کوئی اس عمل سے عاجز ہے کہ ایک ہزار نیکیاں روزگاہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ اس طرح ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں روزگاہے حاصل کرے تو آپ نے فرمایا جو شخص سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا ہزار گناہ معاف کیے جائیں گے (مشک روای) صحیح مسلم میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ جہنی کی روایتوں میں معاف کرنے کے الفاظ ابو بکر برقی سے منقول ہیں لیکن شعبہ ابوعوانہ اور یحییٰ قطان نے موسیٰ جہنی سے جو روایت کی اس میں ہزار کا لفظ نہیں ہے اور یحییٰ حمیدی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا کلام سب سے بہتر و افضل ہے تو آپ نے فرمایا وہ جس کو اللہ اور فرشتوں نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے وہ سبحان اللہ وحمده ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ سے نماز فجر کے لیے تشریف لے گئے تو میں اس وقت مصلى پر تھی لیکن جب پاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو مجھے مصلى پر پا کر فرمایا کیا تم اس وقت سے جبکہ میں یہاں سے گیا ہوں مصلى پر ہی ہو رہی ہیں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس وقت آپ نے فرمایا یہاں سے جانے کے بعد میں تمہارا ایسے کلمات پڑھے ہیں اگر تمہاری عمارت دن کی عبادت کا ان سے موانع کیا جائے تو وہ کلمات وزن میں بھاری ہوں گے اور وہ کلمات سبحان اللہ وحمده وغلغلة ورضی نفسہ ورضی عرشہ وکد کلمات ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر دن سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ و محمد الا شریک لا الہ الا اللہ و الحمد للہ الحمد للہ علی کل شیء قدیر اس کو دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور اس کے نامہ اعمال

میں سونیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس دن شام تک کے لیے وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اور کسی کا عمل اس پر لکھنے والے کے عمل سے فوقیت حاصل ذکر کے کام کر سوائے اس شخص کے جس نے ان کلمات ہی پکڑ رکھا ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو لوگوں نے آواز دی مجھے کہنا شروع کر رکھا تو سرگاس نے فرمایا لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو تم ایسی ذات کو نہیں پکار رہے ہو جو میری یا تم سے دور ہو درحقیقت تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو وسیع و بعیر ہے وہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تو تم سے تمہاری سواروں کی گردن کے مقابل میں زیادہ قریب ہے راوی حدیث فرماتے ہیں میں نبی علیہ السلام کے پیچھے تھا میں نے دل میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھی اس وقت سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کی بابت مطلع نہ کر دوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ضرور مجھے اس سے آگاہ فرما دیں تو آپ نے فرمایا وہ خزانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سبحان اللہ العظیم و بحمدہ پڑھے اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جائے گا۔

(ترمذی)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کرنے والے جب صبح کرتے ہیں تو فرشتہ اُکرتا ہے پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام تہذیبوں یا اذکار میں سے افضل ترین

عَشْرَةَ قَابِ دُمَيْتٍ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَ مُجِيبَتٍ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَ كَانَتْ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَٰلِكَ حَتَّى يُسْمِيَ ذَٰلِكَ بِأَيِّ أَحَدٍ يَأْفُضِلُ وَمِمَّا حَاطَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔ (متفق علیہ)

۲۱۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْعِدُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ لَا تَكُمُ لَا تَدْعُونَ أَصْفَ وَلَا عَائِبًا لَا تَكُمُ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَ هُوَ مَعَكُمْ وَ الَّذِي تَدْعُونَ أَقْدَبُ إِلَىٰ أَحَدِكُمْ وَ تَدْعُونِي رَاحِلَتِكُمْ قَالَ أَبُو مُوسَى وَ أَنَا خَلَعْنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فِي كَفْمٍ فَقَالَ يَا عَمْرُو اللَّهُ ابْتَ قَيْسُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ كَنْزٍ قَدْ كُنُوزُ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (متفق علیہ)

۲۱۹۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ عُدَّتْ لَهُ نَحْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔ (رواه الترمذی)

۲۱۹۷ وَعَنِ الذَّهَبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ مُخْبِرًا إِلَّا مَنَادٌ يُنَادِي سُبْحًا الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔ (رواه الترمذی)

۲۱۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ التَّوَكُّلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ
عَبْدٌ لَمْ يَحْمَدْهُ -

۲۲۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِلَّ مِنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْغَيْثِ
 الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي الشَّرِّ وَالصَّلَاةِ -

رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ

٢٢٠١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ١٤
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا
 رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ وَأَدْعُوكَ بِهِ فَقَالَ يَا
 مُوسَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ
 يَقُولُ هَذَا اسْمًا أُرِيدُ شَيْئًا تَعْصُنِي بِهِ قَالَ يَا
 مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَغَايِرَهُنَّ عَمِيْرًا
 الْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَضَعْنَ فِي كَفِّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 فِي كَفِّهِ كَمَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(رداءہ فی شرح السنۃ)

٢٢٠٢ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَعَدَهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا بِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ كَوَّ تَطْعَمُهُ النَّارُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

ذکر اللہ کی وعدانیت کا تذکرہ اور بہترین دعا اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا ہے

درترمذی۔ ابن ماجہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد بیان کرنا شکر کے سر کی طرح ہے جس نے اللہ کی حمد بیان نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے جنت میں بلایا جائے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو آسانی اور تسکین میں اللہ کی حمد کرتے رہے ہیں مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو یہی فی شعبہ الامان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم سے کہا خداوند اچھے ان کلمات کی تعلیم فرما جن سے میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) ہری، وعدانیت کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ کہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ تو سب ہی کہتے ہیں مجھے تو کوئی خاص چیز بتا دیجئے رب کریم نے فرمایا اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر ساتوں آسمان اور سوا ان کے آباد کرنے والے ہیں (یعنی بسنے والے) اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلے میں رکھے جائیں اور دوسرے پلے میں لا الہ الا اللہ کو رکھا جائے تو یہ پہلا پلا دوسرے پلے درآباد کاروں

حضرات ابوسعید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب یہ کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی لائق تائید اور اسی کے لیے ملک ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میرے ہی ملک اور حمد ہے اور جب بندہ کہتا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی اطاعت کرنی ہے اور وہی گناہ سے پھیرنے والا ہے تو رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے سوا کوئی معبود نہیں میری اطاعت کرنی ہے اور میں ہی گناہ سے پھیرتا ہوں

مہوں نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے بیماری میں یہ کلمات کہے ۔ اور اس کو موت آنی تو اس کو آگ نہ جلائے گی (ترمذی ابن ماجہ)

٢٢٠٣ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْقَانَ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ
 ١٨ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَمْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا
 نَوْيٌ أَوْ حَصَى تُسْتَبْرَهُمْ فَقَالَ إِلَّا أُحْدِثُ بِمَا هُوَ
 آيِسٌ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ
 مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي
 الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ
 اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ يُشَدُّ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُشَدُّ
 ذَلِكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
 هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

٢٢٠٣٧ وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 ١٩ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّهَ
 اللَّهُ مِائَةً بِإِلْعَادَةِ دِمَائِهِ بِإِلْعِيشِي كَانَ كَمَنْ حَبَّ
 مِائَةً حَبَّةً وَمَنْ حَبَّ اللَّهُ مِائَةً بِإِلْعَادَةِ دِمَائِهِ
 بِإِلْعِيشِي كَانَ كَمَنْ حَبَّ عَلَى مِائَةِ قُرَيْشٍ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ وَمَنْ هَتَّلَ اللَّهُ مِائَةً بِإِلْعَادَةِ دِمَائِهِ بِإِلْعِيشِي
 كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةً رَقَبَةً مِنْ ذُلْدِ اسْمُوعِيلَ
 وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهُ مِائَةً بِإِلْعَادَةِ دِمَائِهِ بِإِلْعِيشِي
 كَوَيْاتٍ فِي ذَلِكَ السَّعِيرِ أَحَدًا بِكَتْمِ مِائَةٍ إِلَى
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمِثْلُ ذَلِكَ أَدْرَأَدُ عَلَى مَا قَالَ
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 غَرِيبٌ)

۲۲۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الزُّمَيْرِ
وَالْحَمْدُ يَبْلُغُ بِهَا ذِكْرَ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا وَجَابُ
دُونَ اللَّهِ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ
بِإِسْنَادٍ)

۲۲۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گیا تو وہ ان کے سامنے گہروں کی گھٹلیاں یا کنکریاں پھینچ رہی تھیں پڑھ رہی تھیں ان سے نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی تسبیح نہ بتاؤں جو بہتر یا اس سے آسان ہو وہ تسبیح یہ ہے اللہ رب العالمین کے لیے تسبیح ہے آسمان میں پیدا شدہ اشیاء کے مطابق یا زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے مطابق اللہ کے لیے تسبیح ہے ان چیزوں کے مطابق جن کی ان سے تخلیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اپنی شان کے مطابق اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی شان کے مطابق وہ اپنی شان کے مطابق وہی تحویل فرماتا ہے اور اپنی شان کے

حضرت عمرو بن تغلبہ اپنے والدہ روئے لشکھار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے گویا اس نے سو حج کیے ہیں اور جو شخص صبح وشام اللہ کی حمد کرتا ہے گویا وہ اللہ کی راہ میں سو گھوڑے خیرات کرتا ہے اور جو شخص صبح وشام لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح وشام اللہ کی تکبیر بلند کی اس کے برابر کسی کو سوائے اس شخص کے جس نے تکبیر بلند کی ہو ثواب نہ ملے گا یا اس سے زیادہ عزت اللہ اکبر کہا ہو در جامع صبح تہجد نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تبسّم بيمين ان عدل کا نصف وزن رکھتی ہیں اور تحمید میں وزن کو مکمل کر دیتی ہے اور تہلیل دلا الہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ماضی کے حجابات کو دھو کر کرتی ہے یہاں تک کہ بندہ بارگاہ الہی میں رسائی حاصل کر لیتا ہے (جامع صحیح ترمذی نے فرمایا یہ حدیث مغریب ہے)۔ اس کی سند قوی نہیں۔

حضرت الامام ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

نے فرمایا کوئی شخص جب صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور وہ عرش تک رسائی حاصل کر لیتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کرے (جامع صحیح ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔)

حضرت عبدالقادر بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب معراج جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور انہیں یہ بتانا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور زرخیز ہے اور سطح ہے وہاں کاپانی میٹھا ہے اور اس میں شجر کاری سبجان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے۔

(جامع ترمذی نے فرمایا اس سند کے لحاظ سے یہ حدیث غریب ہے۔)

مجاہد بسیرہ رضی اللہ عنہما جو مہاجرات میں سے ہیں روایت کرتی ہیں کہ ہم سے رسول خدا ﷺ نے فرمایا سبجان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبجان الملک القدوس کا ورد خود پر لازم کر لو اور انہیں انجلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے اور وہ شہادت دیں گی اور ہم ان سے غافل نہ رہو ورنہ رحمت الہی سے فراموش کر دیئے جاؤ گے۔ (ترمذی۔ الہدی والود)

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَدَالِہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا قَطْرًا لَا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی یُنْفِیَ اِلَیَّ الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْکِبَارَ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ ہذا احادیث غریب)

۲۲۰۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَہِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیْ بِفِ قَعَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرَأْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ وَاخْبِرْہُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَیْبَةٌ الشَّجَرَةُ عَدْنَةُ السَّمَآءِ وَانْشَآءُ قِیَمَآءٍ وَاَنَّ عِزَّاسَہَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ ہذا احادیث حسن)

غریب استناداً۔

۲۲۰۸ وَعَنْ یُسَیْرَۃٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالتَّسْبِیْحِ وَالتَّهْمِیْلِ وَالتَّقْدِیْسِ وَاَعُوذْتَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّہُنَّ مَسْرُورَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلُنَّ فَتُنْسِیَنَّ الرَّحْمَۃَ۔

(رواہ الترمذی وَاَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت محمد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول خدا ﷺ سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا ذکر تعلیم فرمائیں جس کو میں کتابوں تو سرکار نے فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ اور سبجان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز العظیم یہ سن کر دیہاتی نے کہا یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف میں ہیں میرے لیے کیا ہے تو آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو اللھم اغفر لی وولھنی وابدنی وارزقنی وعا فی راوی فرماتے ہیں مجھے یہ شک ہے کہ نبی علیہ السلام نے عافی فرمایا یا نہیں۔ (مسلم)

۲۲۰۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ قَاصٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَیَّ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِمْتَنِیْ کَلَامًا اَقْرَؤْہُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلَّا اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَاَسْبَحَانَ اللّٰہُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ قَالَ فَهَؤُلَاءِ لِرَبِّیْ کَمَا یُفْعَلُ قُلِ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَارْحَمِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ شَلِّ السَّلَامَ عَلَیَّ فِیْ عَافِیْنِ۔ (رواہ مسلم)

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ قِيَاسَةِ الْوَرَقِ فَقَرَّبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاكَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ نَسَاقَطُ دُرُوبِ الْعَبْدِ كَمَا يَسَاقَطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ.

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۱۱ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الصُّلْبِ أَدْنَاهَا الْقَعْرُ (رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَمِّمٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

۲۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَوَاءٌ لِمَنْ يَسْعَى وَيَسْعَيْنَ دَاءً أَيْسَرُهَا اللَّهُ.

۲۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ تَعْبِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَنَ عَبْدِي وَأَسْتَسْكَمُ دَوَاهِمَا الْبَيْتَيْنِ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ.

۲۲۱۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمَلَّا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَلَذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْكَمَ وَأَسْتَسْكَمُ (رواہ الترمذی)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ایک خشک درخت پر ہوا آپ نے اس پر عصا مارا تو اس سے پتے بھرنے لگے اس وقت آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنی سے بندہ کے گناہ ایسے ہی بھرتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے بھڑ رہے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مکحول معمر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی کثرت رکھو کیونکہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ راوی حدیث جناب مکحول فرماتے ہیں جو شخص لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجاء من اللہ الا باللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے نقصان کا ادنیٰ حصہ فقر ہے (رباع ترمذی نے دیا ہے اور اس نقصان کا ادنیٰ حصہ فقر ہے) رباع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند متصل نہیں کیونکہ جناب مکحول کی سماعت حضرت ابو ہریرہ سے ثابت نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تلافی کے برادریوں کا علاج ہے جس کا ادنیٰ حصہ غم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے عرش کے نیچے سے آئے ہو وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے اس کے بارے میں رب کریم نے فرمایا ہے میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے خود کو میرے سپرد کر دیا (دعوات کبیر)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سبحان اللہ مخلوق کی عبادت اور الحمد للہ شکر ہے اور لا الہ الا اللہ کلمہ نظام ہے اور اللہ اکبر کا اجر آسمان اور زمین کے درمیان غلا کو پر کرتا ہے جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو رب کریم فرماتا ہے بندہ اسلام لایا اور خود کو سپرد کر دیا۔

(ترمذی)

توبہ واستغفار کا بیان

بَابُ لِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

پہلی فصل

۲۲۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأَبُ اللَّهِ فِي لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَالتَّوْبَةُ الْيُسْرَى فِي الْيَوْمِ أَكْثَرُ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۱۶ وَعَنْ الْأَعْمَشِ التَّمِزِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي عَانٍ عَلَى قَلْبِي ذَلَّتْ لَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۱۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُرِيدُوا إِلَى اللَّهِ قَرِيبُ أَكْثَرُ الْيُسْرَى فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۱۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يَرَوْهُ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي غَفَوْتُ الْقُلُوبَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُ بَيْنَكُمْ وَمَعْرُومًا فَلَا تَقَالُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُنْكَرٌ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاستهدوا في أهديكم يا عِبَادِي كُلُّكُمْ حَابِئٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاستطعموني أَطْعَمْتُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَالِدٌ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاستكسروني أَكْسَمْتُمْ يَا عِبَادِي لَسْتُ كُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاستغفروني أَغْفِرْتُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا مَعْرِي فَتَصُدُّوني وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوَ أَنَّ أَذْكَكُمْ وَأَخْبَثَكُمْ وَأَلْسَنَكُمْ وَجَعَلْتُكُمْ كَانُوا عَلَى آثِهِمْ قَلْبٌ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَمِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم میں اللہ تعالیٰ سے دن میں سو بار سے زیادہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت اعمر بن زنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اوقات میرے قلب پر عجائبات کی کیفیت محسوس ہوتی ہے میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت اعمر بن زنی رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ سے توبہ و مغفرت طلب کرو کیونکہ میں بھی روزانہ سو مرتبہ طلب مغفرت کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ ہمیشہ قدسی کے بارے میں فرمایا رب کریم فرماتا ہے اے میرے بندو میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور اس کو تمہارے لیے بھی حرام کیا ہے تم آپس میں ظلم و تشدد نہ کرو۔ اے میرے بندو تم میں سے ہر شخص گمراہی میں مبتلا ہے مگر جس کو میں ہدایت سے نوازوں۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں غذا فراہم کروں لہذا مجھ سے غذا طلب کرو میں تم کو لکھاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب تنگے ہو مگر جس کو میں لباس عطا کروں تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم شب و روز گناہوں میں مبتلا رہتے ہو اور میں سب کے گناہ معاف کرتا ہوں مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کروں گا۔ اے میرے بندو! تو تم مجھ کو ضرر پہنچا سکتے ہو اور مجھے نفع دے سکتے ہو اے میرے بندو! اگر تم میں سے سب پہلا اور سب آخری انسان

فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أُولَئِكَ وَآلِهِمْ
وَأَنْسَكُمْ وَرَجَعْتُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرٍ قَلْبٍ رَجُلٍ قَالُوا
مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي
لَوْ أَنَّ أُولَئِكَ وَآلَهُمْ وَأَنْسَكُمْ وَرَجَعْتُمْ
قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَكَانُوا فَا عَظِيمٌ كُلُّ
إِنْسَانٍ عَشْرَتُهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ عِزِّي
إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحِيرُ يَا عِبَادِي
إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ أُدْخِلُكُمْ
إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَعْمِدْ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ
وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَكُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٢٢١٩ هـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَءِيلَ
 رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ
 يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَلَمْ تَرَهُ كَيْفَ لَمْ
 تَقْتُلْهُ وَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي قَدَرْتُ كَذًا
 وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْمًا
 فَانْخَضَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ
 الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَؤُلَاءِ أَنْ تَقْرَبْنِي ذَٰلِكَ
 هَؤُلَاءِ أَنْ تَبَاعِدْنِي فَقَالَ قِيْسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى
 هَؤُلَاءِ أَقْرَبَ بِشِيرٍ فَعُفِّرَ لَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۰ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوْنَكُمْ شِدَائِي
لَدَهَبِ اللَّهِ بِكُمْ وَلِحَبَاءٍ يَغْوِمُ بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَيَسْفِهُنَّ
اللَّهُ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(رواه مسلم)

۲۲۲۱. وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَبْطِشُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتْرِبَ
مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَبْطِشُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتْرِبَ مُسِيئُ

اور تمام انس و جن اگر قلب فاشع کے ساتھ آئیں تو کوئی بھی میرے ملک میں زیادتی نہیں کر سکتا۔ اے میرے بندو! اگر تم مارا پہلا اور آخری یا تمام جن وانس مل کر برے دل کے ساتھ میرے ملک میں کچھ نقصان کرنا چاہیں تو وہ ایسا نہ کر سکیں گے اے میرے بندو! اگر انکی پچھلے انسان اور جن ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے کچھ مانگیں اور کچھ دریا فت کریں تو میں ان کے سوالات کو لوہر اکروں گا اور اس سے میرے خزانہ میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اس کی کیفیت یہ بھی نہ ہوگی جیسا کہ سونی کو دیا میں بگویا جائے۔ میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو یاد رکھتا ہوں اور ان کی جزا بھی اسی طرح دوں گا۔ پس جو بھلائی پائے تو اس کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جو شخص برائی میں مبتلا ہو تو اس کو اپنے نفس پر ملامت کرنی چاہیئے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے نہانے افراد کو قتل کیا پھر وہ توبہ کے لیے دہرہ مارا پھر ایسا لکھہ کہ وہ ایک ماہب کی پاس آیا اور اس سے توبہ کے بارے میں معلوم کیا کہ میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو رہا ہونے لگا نہیں اس نے ماہب کو مار ڈالا اس قاتل نے پھر ایک شخص سے کہا کہ اب کیا کیا جائے تو اس نے کہا کہ تم فلاں فلاں گاؤں میں جاؤ لیکن راستہ میں ہی اس کو موت آگئی لیکن اس کا منہ اسی گاؤں کی طرف تھا اب جنت اور عذاب کے فرشتے آپس میں مزاحم ہوئے اللہ تعالیٰ ایک بستی کو مکہ دیا کہ اس شخص سے قریب ہو جایا اور دوسری بستی سے کہا کہ تو اس سے دور ہو جا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اب ان دونوں بستیوں میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم نہ نکلتا گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جا کر ایسی قوم کو لایگا جو اسے تلخ گناہ کرے اللہ سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کی مغفرت فرمائے۔

مسلم

حضرت البرہنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب کریم شب میں اپنا دست قدرت پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا کو بکری کی طرح دن کو دست قدرت دراز کرے تاکہ

الَّذِينَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ تَابَ تَابَ تَابَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَشَدُّ قَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدٍ فِي حِينِ يُتَوَبُّ

إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَأَنْتُمْ تَدْرِكُونَ يَارَبِّ فَلَاقَ فَانْقَلَبَتْ

مِنْ وَعَلَيْهَا طَعَامًا وَشَرَابًا فَأَيَسَ مِنْهَا خَالِي

شَجَرَةً فَأَمْطَجَهُ فِي ظِلِّهَا قَدْ آيَسَ مِنْ دَارِجَلِيمَ

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَأَخَذَ

بِخُطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْقَدَحِ الْكُفَّ

أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ

الْقَدَحِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ

أَذْنَبْتُ فَاعْفُ عَنِّي فَقَالَ رَبُّهُ أَعْلِمُ عَبْدِي أَنْ

لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ

مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ

ذَنْبًا فَاعْفُ عَنِّي فَقَالَ أَعْلِمُ عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ

وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَذْنَبَ

ذَنْبًا قَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاعْفُ عَنِّي فَقَالَ أَعْلِمُ

عَبْدِي أَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي

فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور یہ سلسلہ مغرب سورج کے طلوع

ہونے تک رہتا قیام قیامت، جاری رہے گا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ

نے فرمایا بندہ جب گناہ کا اعتراف کرے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو وہ

اس کی توبہ کو قبول فرماتا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک

یعنی قیامت تک، اللہ تعالیٰ توبہ کو قبول فرماتا ہے گا۔

(مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ اپنے بند کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی توبہ

کرے اس کی مثال ایسی ہے کہ جنگل میں کسی کی سواری جس پر کھانے

پینے کا سامان لدا ہوا ہو کھو جائے اور وہ اس کی بازیابی کی امید کھو کر

ایک سایہ دار درخت کے نیچے پر کر سوجائے اور جب بیدار ہو تو دیکھے

کہ میری سواری کھڑی ہے اور فرط مسرت اس کی مبارک کمرہ بھی کہہ

دے خداوند اتمیرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں اور خوشی کی

زیادتی میں غلط کلمات ہی کہہ دے۔

(۲)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا اگر

بندے نے گناہ کر کے یہ کہا خداوند اجمہ سے حد و رگنا ہو اسے میری

مغفرت فرمائے رب تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس

کا پروردگار بخشش فرمانے والا ہے جو گناہوں پر موانعہ کرتا ہے لہذا

میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا پھر وہ بندہ جب تک اللہ چاہے

زندگی کے لمحات گزارتا رہتا ہے لیکن پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو پھر

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے کہتا ہے خداوند اجمہ سے گناہ ہو گیا تو

اس کی مغفرت فرمادے رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم

ہے کہ اس کا رب گناہ پر موانعہ کرتا ہے اور مغفرت بھی کر دیتا ہے

لہذا میں نے اس کو بخش دیا پھر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایک زمانہ گزارتا

اور ان کو بخش دیتا ہے اپنے بندے کی مغفرت فرمادی اب وہ جو پچھتا کرے (متفق علیہ)

۲۲۲۴ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ تَجَلَّاهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِقُلُودٍ كَلَّتْ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الْقُلُودِ يَتَأَلَّى عَلَى آتِي لَا أَغْفِرُ لِقُلُودٍ قَرَأَتْ كَذَا عَفَرْتُ لِقُلُودٍ وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَدْنَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْأَسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَدَعَاكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوؤُكَ بَيْنَ عَمَلِكَ عَلَيَّ وَأَبُوؤُكَ يَنْجِي فَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهُمَا مِنَ التَّوْبَةِ مُؤَقَّتًا يَكُنَا قِمَاتٍ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهُمَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُؤَقَّتٌ يَكُنَا قِمَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَضِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تحقیق: اللہ نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کہا میں نے قسم اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا لیکن جب کہ میں نے فرمایا ہے کون شخص یہ گناہ کرتا ہے کہ میں فلاں شخص کو نہیں بخشوں گا میں نے تو اس کی مغفرت کر دی حضرت شداد بن ادنیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین طریقہ استغفار کا یہ ہے کہ تم اس طرح طلب مغفرت کرو خداوند اتمیر ادب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کہے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری ہی ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر ان الفاظ میں یقین کامل کے ساتھ دعا کرے اور اسی دن تمام گناہ فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے اور اگر رات کو دعا کرے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی سستی جنت ہے (بخاری)

دوسری فصل

۲۲۲۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ ذُكِّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أَبَايَ يَا ابْنَ آدَمَ تَوْبَلَّغْتَ ذُنُوبَكَ عَنَانُ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أَبَايَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَوَلَّيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ تَوَلَّيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَمِيتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو نے مجھے بھی پکارا اور مجھ سے رجوع ہوا میں نے تیرے گناہوں کی بخشش کی اور مجھ اس کی پرواہ نہیں اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچیں پھر تو نے مجھ سے طلب مغفرت کی تو میں نے تیری مغفرت کی اور میری ذات بے نیاز ہے اے ابن آدم اگر میری تجھ سے ملاقات اس حالت میں ہو کہ تیرے گناہ پوری زمین کو محیط ہو جائیں لیکن تو نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں تیرے لیے اتنی ہی مغفرت مقرر کروں را احمد لیکن دارمی نے اس حدیث کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا۔

حضرت ابن عباس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ کعبہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بندہ نے یہ جان لیا کہ میں گناہوں

۲۲۲۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَلِمَ آتِي

ذُو قُدْرَةٍ عَلَىٰ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ عَفَرْتُ لَكَ ذَلَّ أَبَا بِي مَّا
لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا۔ (رَوَاهُ فِي سُرُوحِ الشَّعَرِ)
۲۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ التَّوْبَةَ غُفِّرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ قَبْلُ
مِنْهُ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ قَدْرًا ذَرَفَ قَدْرًا حَيْثُ
لَا يَحْسِبُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۱ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَ مِنَ اسْتِغْفَارِ
وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۲۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَشَرٍ أَدْرَكَ خَطَاؤَهُ وَخَيْرُ الْخَطَاةِ لِلَّذِينَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ
سُودَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ مَتَّيَلَّسًا
فَلَنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَمَلُؤَ قَلْبُهُ فَمِنْ ذَلِكَ الْوَرْدِ
الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّا بَلْ زَانٍ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَّا
كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ
صَحِيحٍ)

۲۲۳۴ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
يُخْرِجْهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الشَّيْطَانُ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ
لَا أَبْرِيكَ أَعْرِضْ عَنَّا ذَاكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي
أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَذِّبْهُمْ وَعَذِّبْ دَعْوَتِي وَجَلَّ كَرِي

کی مغفرت کی قدرت لکھتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور میری
ذات بے نیاز ہے جب تک کہ وہ بندہ شرک نہ کرے (شرح السنہ)
ابن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص نے استغفار کو اپنا وطیرہ بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی
تمام مشکلوں کو آسان فرما دیتا ہے اور ہر غم سے نجات عطا فرماتا ہے
اور اس کو بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا جس شخص نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اور اس نے اللہ سے
مغفرت طلب کی اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کا ارتکاب کیا ہو اس کی
مغفرت ہو جاتی ہے، (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا سارے بنی آدم خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں
جو توبہ کر لیتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا
مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے لیکن
جب وہ توبہ کر لیتا ہے اور اللہ سے مغفرت کا طالب ہوتا ہے تو اس کا
قلب صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر گناہ کرتا رہتا ہے تو یہ سیاہی
بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے یہ رنگ ہے
جس کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے بیشک ان
کے (بندوں کے) اعمال نے ان کے قلوب کو زنگ آلود کر دیا ہے۔

راحمہ ابن ماجہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب
تک کہ سانس کا دھڑا باقی رہتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا شیطان نے رب تعالیٰ سے کہا اے میرے رب تیری عزت و
جلال کی قسم میں تیرے بندوں کو جب تک کہ وہ صبح ان کے جسموں میں
ہے ہسکا تا رہوں گا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی

وَارْتَقَا مَكَانِي لَا أَرَانُ أَغْفِرُ لَهُمَا مَا اسْتَعْمَرُوا فِي
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۳۶ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَثَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۲۲
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اللَّهُ تَعَالَى جَعَلَ
بِالْمُغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِكُلِّ نَفْسٍ
لَا يُعَلِّقُ مَا لَهَا تَطْلُعُ النَّفْسُ مِنْ قَبْلِهَا وَذَلِكَ قَوْلُ
اللَّهِ تَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَوْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَابْنَ مَاجَه)

۲۲۳۷ وَعَنْ مُعَاذِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۳
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ
الشَّرِيَّةُ وَلَا تَنْقُطَ الشَّرِيَّةُ حَتَّى تَنْقُطَ الشُّمُورُ مِنْ
مَغْرِبِهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۲۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۴
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي مَهَجَةٍ أَسْرَأَيْنِي
مُنْعَايَيْنِ أَحَدُهُمَا مُجْتَنِبٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ
يَقُولُ مُذْنِبٌ فَجَعَلَ يَقُولُ أَقْصَرُ عَمَّا أَنْتَ ذَنْبِي
فَيَقُولُ خَلِّنِي وَرَبِّي حَتَّى وَجِدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ
إِسْتَعْظَمَهُ فَقَالَ أَقْصَرُ فَقَالَ خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُحِثَ
عَلَى رَقِيبًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا
يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَنَقَبَ
أَرْدَاهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْآخَرِ اسْتَطْلِعْ أَتِ
تَحْطَرُّ عَلَى عَصِيٍّ رَحِمَتِي فَقَالَ لَا يَأْتِي فَقَالَ
ادْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۳۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ
۲۵
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا عِبَادِيَ
الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ

عزت و جلال اور بلند مقام کی قسم میں ہمیشہ اس وقت تک ان کی مغفرت
کرتا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے (احمد)
حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی لمبائی
ستر برس کی راہ ہے وہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے
گا اور یہ کلام الہی کی اس آیت کی تشریح ہے رب کریم کی جانب سے اس
دن بعض ایسی نشانیاں آئیں گی جو پہلے سے دولت ایمان سے مشرف
نہ ہوا ہو گا اس کو اب ایمان لانا کوئی نفع نہ دے گا۔

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت معاویہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم نے فرمایا ہجرت
توبہ کے موقوف ہونے تک موقوف نہ ہوگی اور توبہ کرنے کا وقت اس وقت
تک ہے جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔
(احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم نے فرمایا کہ اگر
میں دو دوست تھے جن میں سے ایک توبہ عابد و زاہد تھا جبکہ دوسرا گنہگار
عابد اپنے دوست سے کہتا کہ تو کون کلمہ کہے تو یہ کہتا کہ تو مجھے میرے پروردگار
کے ساتھ پھروں ایک مرتبہ عابد نے اس کو گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر اس کو
بہت برا سمجھا تو اس سے کہا کہ گناہ نہ کر تو گنہگار نے کہا تو مجھے میرے
مال پر رہنے دے کیا تو میرا گناہ ہے یہ سن کر عابد نے کہا خدا کی قسم
اللہ تعالیٰ میری ہر گز مغفرت نہیں فرمائے گا اور مجھے جنت میں داخل نہیں
کرسے گا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف ملک الموت کو بھیجا جنہوں
نے ان دونوں کو ارواح کو قبض کر لیا جب تھوڑی دیر گزر گئی تو الہی میں
پیش ہوئے تو رب تعالیٰ نے گنہگار سے فرمایا تو میری رحمت سے
جنت میں داخل ہو جا پھر عابد سے فرمایا کیا تو گنہگار کو میری رحمت سے
محروم رکھنے کی طاقت رکھتا ہے کہنے لگا نہیں۔ رب تعالیٰ نے فرمایا
فرشتوں اس بندے کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

حضرت اسامہ بنت یزید روایت کرتی ہیں میں نے رسول
اللہ سے سنا آپ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے اے میرے وہ
بندہ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت نامید رہنا

اللّٰهُ اِنَّكَ اللهُ يَغْفِرُ الذَّنْبَ جَمِيعًا وَلَا يُبَاقِي -

(رواہ احمد والترمذی وقال هذا احادیث حسن
عریب و فی شرح السنۃ یقول بدّل یقرأ -

۲۲۲۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ اِلَّا اللّٰهُ

۲۲۹ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرَ

اللّٰهُ تَغْفِرْ جَمَاعًا وَآخِي عَبْدُكَ لَا اَلَمَّا -

(رواہ الترمذی وقال هذا احادیث حسن

صیحیح عریب)

۲۲۳۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّكُمْ

مَسْأَلٌ اِلَّا مِنْ هَدِیَّتٍ فَسَلُوْنِی الْهَدٰی اَحَدُكُمْ وَ

کُلُّكُمْ مُقَدَّرٌ اِلَّا مَنْ اَعْنَيْتُ فَسَلُوْنِی اَمْرًا زَكٰوًا

وَمِنْكُمْ مَنْ نَبِیٌّ اِلَّا مَنْ عَاقَبْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ

اَنْیَ دُوْدٌ رَفَعَهُ عَلٰی الْمَعْدِنِ فَاَسْتَعْفَفَ فِی عَفْوَتِی

لَهُ وَلَا اُبَاقِیْ وَلَا اَنْ اَذَلُّكُمْ وَاُخْذَكُمْ وَحَیَّتُمْ وَ

مِیَّتْكُمْ وَرَطَبْكُمْ وَیَابِسْكُمْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی

قَلْبِ عَبْدِیْ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ اِلَیْکَ فِی مُلْکِیْ جَنَاحٌ

بَعُوضَةٌ وَلَا اَنْ اَذَلُّكُمْ وَاُخْذَكُمْ وَحَیَّتُمْ وَمِیَّتْكُمْ

وَرَطَبْكُمْ وَیَابِسْكُمْ اَجْمَعُوْا عَلٰی اَشْفٰی قَلْبِ عَبْدِیْ

مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذَا لَکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحٌ بَعُوضٌ

وَلَا اَنْ اَذَلُّكُمْ وَاُخْذَكُمْ وَحَیَّتُمْ وَرَطَبْكُمْ

وَرَطَبْكُمْ وَیَابِسْكُمْ اَجْمَعُوْا فِی صَعِیدِیْ ذَا حِجْدٍ فَسَآلَ کُلُّ

اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُهُ فَاَعْطِیْتُ کُلَّ

سَآئِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَا لَکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا کُوِّنَ

اَنْ اَحَدُكُمْ مَقْرَبًا لِّیَبْحِرَ فَعَمَسَ فِیْهِ اِیْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا

ذَا لَکَ یَا بَنٰی جَوَادٍ مَا جِئْتُ اَفْعَلُ مَا اُرِیدُ عَطَافِیْ

کَلَامٌ دَعَا اِیَّیْ کَلَامًا اَمْرًا لِیَسْمَعُ اِذَا اَرَدْتُ

اَنْ اَقُوْلَ لَکَ کُنْ فَمِیْکُوْنُ -

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرمائے والا ہے اور وہ بے نیاز ہے

راحمہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب کہا ہے صاحب

شرح السنۃ تلاوت کی بجائے یقول کا لفظ استعمال کیا ہے۔

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ارشاد ربانی الا اللہ

بارے میں سرکار دو عالم نے کہا! خداوند اگر تو مغفرت فرماتا ہے تو کون

کبیرہ معاف فرماتا رہے کو نسا بندہ ہے جس سے گناہ صغیرہ کا ارتکاب نہ

ہو اور جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح اور غریب بتایا ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے

فرمایا رب کریم نے ارشاد فرمایا ہے میرے بندوں میں سے سب گمراہ ہو کر

جس کو میں ہدایت عطا فرماؤں اللہ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تم کو

راہ دکھاؤں گا اور تم میں سے سب فقیر ہو کر جس کو میں غنی کروں مجھ سے مالگو

میں تم کو رزق دوں گا اور تم میں سے ہر ایک گنہگار ہے مگر جس کو میں عافیت

عطا کروں پس تم میں سے جس نے یہ جان لیا کہ میں مغفرت کی قدرت رکھتا

ہوں اور اس نے مجھ سے مغفرت مانگی تو میں نے اس کو بخش دیا اور میری

ذات بے نیاز ہے اگر تمہارے رشتہ داروں میں سے) اگلے اور پچھلے زندہ اور

مردہ۔ تراور خشک میرے کسی متقی بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں

تو میرے ملک و اقتدار میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہ کر سکیں

گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور مردے۔ خشک و تر میرے

شفیٰ بندے کے قلب پر مجتمع ہو جائیں تو وہ میرے ملک و اقتدار سے

ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے زندہ اور

مردے خشک و تر جمع ہو کر کچھ مانگنے لگیں اور ان سب کو ان کی خواہش

کے مطابق عطا کروں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جس

طرح کہ تم میں سے کوئی سمندر میں ایک سونے کو ڈالے تو اس کے سرے

میں جتنا پانی لگے گا وہ عطا اس لیے ہے کہ میں سخی اور برباد ہوں اور

وہی کرتا ہوں جو چاہتا ہوں میری عطا اور میرا عذاب کلام ہے اور

میرا ارادہ کسی کام کے لیے ایسا ہی ہے جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں

تو میں کہتا ہوں ہو یا تو وہ عالم وجود میں آجاتا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۲۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَرَأَ هَذَا مَلُوكًا مَلُوكًا وَآهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ
 رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أُلْفَى فَمَنْ اتَّقَانِي فَأَنَا أَهْلُ أَنْ
 أَغْفِرَ لَهُ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۲۲۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْدُو رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي
 وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مَا مَنَعَكَ
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۲۴ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ زَيْدُ مَوْلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَبِيبِ
 أَبِي سَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الذِّكْرُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
 الْقَيُّومُ وَالرُّبُّ إِلَهُ غُفْرَةٍ وَلَنْ كَانَ قَدَرُ
 مِنَ الرَّحْمَنِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ لِكُنْهَ
 عَنْ أَبِي دَاوُدَ يَزِيدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ
 هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے
 یہ آیت تلاوت فرمائی وہ صاحب تقویٰ اور بخشش والا ہے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمایا کہ اگر یہ میری شان کے مطابق ہے کہ لوگ مجھ سے ڈریں
 اور جس کے دل میں میری خشیت پیدا ہوئی تو میری شان یہ ہے کہ اس کی
 مغفرت کر دوں (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ
 کے سامنے طلب مغفرت کے الفاظ کر رہے تھے کہ اگر کیا کرتے تھے
 آپ کہتے: خداوند میری توبہ کو قبول فرما میری مغفرت فرما۔ بیشک تو
 توبہ کو قبول فرمائے والا اور مغفرت فرمائے والا ہے (راحد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)
 حضرت بلال بن یسار بن زید جو رسول خدا کے آزاد کردہ غلام
 ہیں بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو داود اجماع سے روایت
 کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ نے فرمایا: جس نے یہ کلمات
 کہے ہیں اس سب العالمین سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی
 معبود نہیں جس کی ذات حیی و قیوم ہے اس سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی
 مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ کفار کے مقابلہ سے بھاگا ہو یا یہ کہیں
 زہر صاحب ابوداؤد نے بلال کہہ گئے بلال نام کہا ہے جبکہ جامع
 ترمذی نے اس حدیث کو غریب بتایا ہے۔

تیسری فصل

۲۲۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ
 لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَتَى لِي هُنَا
 فَيَقُولُ يَا سَتِغْفِرُ لَكَ لَكَ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند
 فرماتا ہے تو یہ نیک بندہ کہتا ہے یہ درجہ مجھے کس طرح مل گیا تو رب کریم
 فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے
 (احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 نے فرمایا قبر میں مردہ کی حالت دو ہوتے ہوئے فریاد کرنے والے کی
 ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے
 ہوں یا بھائی اور دوست کی طرف سے اور جب یہ دعا اس مردہ کو پہنچتی
 ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور بیشک رب کریم

۲۲۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا
 كَأَنَّهُ يُرَى الْمُتَخَوِّثُ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَدْخُلُهُ مِنْ أَبِي
 أَوْ أُمِّهِ أَوْ صَدِيقٍ قَدْ دَاخَلَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
 مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا قُلْتُ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَ يَخْلُ

دنیا والوں کی دعائیں مردوں کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے اور
زندوں کا اپنے مردوں کی طرف غمہ ان کے لیے مغفرت کی طلب
ہوتی ہے (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے خوشخبری ہے جس نے اپنے
نامر اعمال میں استغفار کی کثرت دیکھی (ابن ماجہ نے اپنی کتاب
عمل یوم دلیلت میں نقل کیا)۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کہا کرتے: خداوند مجھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ وہ نیکی کر کے
خوش ہوں اور برائی لگے کے تجھ سے مغفرت کے طالب ہوں (ابن ماجہ
دعوات کبیر)

حضرت عمارت بن سوید روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ
بن مسعود نے مجھ سے دو حدیثیں نقل کیں ایک کی نسبت تو رسول خدا
کی ذات سے کی اور دوسری خود سنائی اس کے الفاظ ہیں مومن
اپنے گناہوں کو دیکھ کر یہ خیال کرتا ہے کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان
ہے اور وہ پہاڑ اس پر گر پڑیں گے اور گنہگار اپنے گناہوں کو کھلی
کی طرح سمجھتا ہے جو اس کی ناک پر بیٹھی ہے جس نے اس کو ہاتھ کے
اشارہ سے ناک سے اڑایا اس کے بعد جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے
سرکارِ دو عالم کی مدینہ اس طرح نقل کی میں نے سرکار سے سنا
کہ نبی کریم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے مومن بندے سے
بہت خوش ہوتا ہے بقابلہ اس شخص کے جس نے خود کو اس طرح
ہلاکت میں ڈالا اور اس طرح میدان میں اتر کر اس کے ساتھ سواری
اور کھانے پینے کا سامان موجود تھا لیکن وہ زمین پر سر رکھ کر سو گیا
لیکن جب بیدار ہوا تو اس کی سواری مع سامان کے بھاگ چکی تھی
جس کو اس نے تلاش کیا لیکن جب گرمی اور پیاس کا غلبہ ہوا تو اللہ تعالیٰ
نے چاہا اس پر وہ کیفیت طاری ہوئی تو کہنے لگا کہ میں جہاں سواری کی
تلاش میں روانہ ہوا تھا اپنی اس جگہ جہاں کہیں تھا لوٹ کر سوؤں گا
میں اب تک کہ مجھے موت آئے لہذا اپنی کہنی پر سر رکھ کر موت کے انتظار
میں بیٹ گیا لیکن جب آنکھ کھلی تو سواری موجود تھی اور اس پر کھانے

عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاوِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالِ
الْجِبَالِ فَإِنَّ هَذِهِ الْأَحْيَاءُ إِلَى الْأَمْوَاتِ إِجْتِغَارُ
لَهُمْ - (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۲۲۲۷۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ قَبِلَ فِي
صِغَفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا - (رواہ ابن ماجہ وَ
رَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَ لَبْلَقَةٍ)

۲۲۲۷۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا
اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا - (رواہ ابْنُ
مَاجَةَ وَالبیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۲۲۷۹ وَعَنْ الْعَمْرِئِ بْنِ مُرَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَعِيمٍ قَالَ
إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَذِي ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ تَسَاعُدٌ
تَحْتَ جَبَلٍ يَغَافُ أَنْ يَدَعَ عَلَيْهِ وَلَئِنْ الْفَلَاخُ
يَذِي ذُنُوبَهُ كَذُنُوبِ كَذَّابٍ مَرَّ عَلَى النَّفِثِ فَقَالَ
يَا هَكَذَا أَمَّ يَسِيدِي فَكَذَبَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ
مَسِخَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اللَّهُ أَكْثَرُ بِتُوبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ
تُجْبِلُ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْمَكَةٍ مَعَهُ
لَا حِلَّ لَهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَخَوَّضَهُ
رَأْسَهُ فَنَامَ تَوَمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ
لَا حِلَّ لَهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ
الْعَطَشُ وَالْعَطَشُ أَرْمَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ
إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَانَامَ حَتَّى أَمُوتَ
فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِي لِيَسْمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ
فَرَأَى أَنَا حِلَّ لَهُ وَعِندَهُ عَلَيْهَا زَادَةٌ وَشَرَابٌ
فَاللَّهُ أَشَدُّ فَدَحَا بِتُوبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ

هَذَا يَرَاهُ حَتَّى دَرَاهِمَ رَدَى مُسْلِمًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَحْسَبَ دَرَاهِمَ الْبُعَارَى الْمَرْفُوفَةَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا.

۲۲۵۰ وَعَنْ عَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُتَّقِينَ الشَّابَّ.

۲۲۵۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ الدُّنْيَا بَطْنِي الْأَيَّةُ يُعْبَاوِي الَّذِينَ اسْتَرْفَوْا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا الْأَيَّةَ فَتَقَالَ رَجُلٌ قَمِنَ أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا وَمَنْ أَشْرَكَ تِلْكَ مَوَاتٍ.

۲۲۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُخَفِّرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقْعُرِ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ رَدَى الْأَعَادِيثَ الشَّلَكَةَ أَحْمَدُ رَدَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيَرُ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ.

۲۲۵۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَى اللَّهُ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ حَبَالٍ دُنُوبٍ خَفَرَا اللَّهُ لَهُ.

(رَدَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ)

۲۲۵۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِبُ مِنَ الدَّائِبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

(رَدَاهُ ابْنُ مَلْبَةٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ تَعَرَّوْا بِهِ النَّهْمَ فِيهِ وَهُوَ مَبْهُوْلٌ وَفِي مَشْرِجِ الشُّعْبَةِ رَدَى عَنْهُ مَوْقُوفًا)

پینے کا سامان بعینہ موجود تھا لیکن اللہ تعالیٰ گنبدہ مومن کی توبہ سے اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی کہ اس شخص کو اپنی سواری اور سامان کے ملنے پر نہیں ہوتی امام مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو رسول خدا حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ مومن کو بہت پسند کرتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو کر بہت زیادہ توبہ کرتا ہے (راحمہ)

حضرت ثوبان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمایا میں اس آیت کی وجہ سے دنیا کو محبوب نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے میرے بند و جنوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم میری رحمت سے نا امید ہو، آخر آیت تک ہر ماضی میں سے ایک شخص نے کہا جس نے شرک بھی کیا بعد میں کر بنی علیہ السلام نے سکوت فرمایا لیکن بعد میں فرمایا ہاں جس نے شرک بھی کیا ہو یہ فقرو تین مرتبہ فرمایا حضرت احمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی اس وقت تک مغفرت فرماتا ہے جب تک کہ پردہ مائل نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پردہ کیا ہے تو بنی علیہ السلام نے فرمایا انسان کو مال و شرک میں موت آئے۔ (بیہقی کتاب البعث والنشور)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس نے کسی کو دنیا میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو اور اس پر پہاڑ کے برابر گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس سے صد و گناہ نہ ہوا ہو اور ابن ماجہ شعب الایمان میں بیہقی نے روایت کر کے یہ کہا کہ یہ روایت صرف نمرانی سے منقول ہے جو بھول ہیں لیکن شرح السنہ میں انہیں سے موقوف ذرا لے کر روایت منقول ہے راوی نے فرمایا نہ امت بھی توبہ کی طرح ہے اور

قَالَ السَّامُ نُومَ قَالَتَايُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ -

توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جس سے صد درگناہ نہ ہوا ہو۔

بَابُ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ

پہلی فصل

وسعت رحمت الہی

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا
فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنْ رَحِمْتِي سَبَقْتُ عَلَى
عَظْمِي وَفِي رِوَايَةٍ غَلَبَتْ عَظْمِي.

(متفق علیہ)

٢٢٥٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ بِأَلْفَةِ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَاطِرِ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ فِيهَا يَتَرَاحَمُونَ فِيهَا تَعَطَّفُ الرَّحْسُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخَرُ اللَّهِ تَسْعَادُ تَسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

رَمَقْتُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ
سَلْمَانَ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ قَلِيلًا كَانَتْ يَوْمَ
الْقَلَمِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ

۲۲۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتَيْهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتَيْهِ أَحَدٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْنَا)

۲۲۵۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ
مِنْ يَمِينِكَ تَعْلِيهِ وَالسَّارُ مَوْجِدُ ذَالِكِ -

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابراہیمؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رب کریم نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا تو ایک تحریر فرمائی جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے اس میں تحریر ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے ایک اور روایت کے مطابق اس طرح کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے (متفق علیہ)

ان سے بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
..... فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی تعداد سو ہے لیکن اس نے صرف
ایک رحمت نازل فرمائی جو انسانوں جنوں و زندوں اور پرندوں کے
درمیان تقسیم ہوئی اسی رحمت کی وجہ سے ہر سب آپس میں محبت اور
رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے محبت
کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے نناوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے رکھی ہوئی ہیں
اور وہ اس دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا متفق علیہ لیکن
امام مسلم نے حضرت سلمان کے حوالے سے فرمایا کہ اس ایک رحمت اللہ تعالیٰ
اپنی رحمتوں کی قیامت کے دن تکمیل فرمائے گا،

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ جنت کے سوا کسی چیز کی تمنا نہ کرے لیکن اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا علم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت و دوزخ تمہاری جوئی کے تسرے زیادہ قریب ہیں۔

رہنمائی

حضرت ابراہیم ربیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ رَجُلٌ تَمَّ يَعْمَلُ خَيْرًا
فَقَطَّ لَاهِلَهُ فِي رِذَايَةٍ اسْتَرْفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ
فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ إِذَا مَاتَ
فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ ذَرُّوهُ نَصْفَهُ فِي النَّارِ وَنَصْفَهُ
فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ
عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا
مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ
مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ
لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَ
أَنْتَ أَعْلَمُ تَغْفِرُ لَهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ
السَّيِّ مَسْكِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَإِذَا امْرَأَةٌ
مِنَ السَّيِّ قَدْ تَعَلَّكَ ثَدْيُهَا كَسْنَى إِذَا وَجَدَتْ
صَبِيًّا فِي السَّيِّ أَخَذَتْهُ فَالْتَصَقَتْهُ بِسُطُورِهَا
وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا السَّيِّ مَسْكِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْرَدَنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَكَدَهَا فِي النَّارِ
فَقُلْنَا لَا دَهِي تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَكْرَحَ فَقَالَ
اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ يَوْمَئِذٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُبَيِّحَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلَهُ قَالُوا
وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ
يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِمْ فَسَدَّ دُجَا وَفَارَبُوا
وَأَعْدُوا وَدَوَّخُوا وَشَبَّحُوا ثَمَّ الدُّجَجَةُ وَالْقَعْدُ
الْقَصْدُ تَبَلَّغُوا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۲ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ

نے فرمایا ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کبھی بھلائی
نہیں کی اور ایک روایت کے مطابق اس شخص نے اپنے نفس پر زیادتی
کی اس نے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو
میری لاش کو جلادینا اور میری نصف خاک کھجلیں میں اترے اور نصف کو دیا
میں ہا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مجھ پر رحم نہ کیا
تو مجھے ایسا عذاب ہو گا کہ ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہو گا۔ جب وہ شخص مر
گیا تو وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن خالق و مالک نے
دریا اور خشکی کو حکم دیا کہ اس کی خاک کے ذرات کو جمع کریں اس کے بعد
اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا

اے رب تیرے خوف سے اور تیرے مال سے خوب واقف ہے
اس کی عرضداشت سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی و متفق علیہ
حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں
سے دو دودھ شیشہ رہا تھا جب بھی اس کو قیدیوں میں کوئی شیر خواہجہ
لظہر آتا تو وہ بھاگ کر اس کو اٹھاتی سینے سے لگاتی اور اس کو دودھ
پلاتی تھی اس موقع پر رسول خدا نے فرمایا کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ
اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی ہمارے عین نے عرض کیا جب تک اس کا
بیس چلے گا وہ ایسا کہے گی نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے
بندوں پر اس (عورت) سے زیادہ رحم فرمائے والا ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں کسی کو اس کے عمل کی وجہ سے نجات نہیں ملے گی جب اپنے
عرض کیا آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے مگر
یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا لہذا اپنے گمراہ و
گنہگار کو درست کرو۔ طلب ثواب کرو صبح و شام عمل خیر کرو۔ میان روی
اختیار کرو۔ میان روی اختیار کرو تاکہ مقصد ثواب و نجات،

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں کسی کا عمل اس کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور نہ ناردوزخ

ہیں میں نے اس وقت سوال کیا یا رسول اللہ اگرچہ وہ چور ہویا نہ کاہن کا
کہتا ہو لیکن رسول خدا نے اس جملہ ولین خانہ مقام ربہ جتن کا اعادہ
فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کا اعادہ کیا لیکن تیسری مرتبہ بھی سرکاہنے
اسی خشیت والے جملہ کا اعادہ فرمایا تو میں نے پھر اپنے سوال کو دہرایا
تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ابوالدرداء کی ناک ناک اکود ہو۔

(احمد)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم . . . کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک کبیلہ
ماسب آئے ان کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جو کبیلہ میں چھپی ہوئی تھی انہوں
نے آکر کہا یا رسول اللہ میں گھنے جنگل میں گزر رہا تھا وہاں میں نے پندو
کی آوازیں سنیں تو ان کے بچوں کو پکڑ کر اپنے کبیلہ میں چھپایا لیکن ان
بچوں کی ماں اگر میرے سر پر اڑنے لگی تو میں نے کبیلہ کو کھول دیا تو وہ
بھی کبیلہ میں آگئی تو میں اس کو بھی چھپایا اب یہ سب میرے کبیلہ میں ہیں
نبی علیہ السلام نے اس کی بات سن کر فرمایا ان کو رکھ دو۔ لہذا اس نے
سب کو کبیلہ سے نکال کر سامنے رکھ دیا تو ان پر ہندوؤں کی ماں اپنے
بچوں کے گرد طواف کرنے لگی اور انہیں فرط محبت میں چٹانے لگی اس
موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم ہاں کی بچوں سے محبت کرنے سے تعجب
کرتے ہو اس ذات اقدس کی قسم میں نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
ہے وہ خالق و مالک اپنے بندوں پر اس ماں کے اپنے بچوں کے ساتھ
طرز عمل سے زیادہ مہربان ہے جاؤ اور ان بچوں کو مال کے ساتھ واپس
چھوڑو یہاں سے تم نے انہیں اٹھایا تھا اعلیٰ ارشاد میں وہ شخص
ان پر ہندوؤں کو لے کر چلا گیا (ابوداؤد)

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَّةَ وَلَيْسَ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ جَعَلَنِي فَقُلْتُ الثَّانِيَّةَ قُلْتُ زَيْدٌ قُلْتُ
سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلَيْسَ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَعَلَنِي فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ قُلْتُ
زَيْدٌ قُلْتُ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذَلِكَ رَغْبَةُ أَنْفِ
أَبِي الدَّرْدَاءِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۶۷ عَنْ عَامِرِ بْنِ الزَّيَّارِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ
يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ
رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ زَيْدٌ يَوْمَ شَيْءٍ قَدِ اتَّعَتْ عَلَيْهِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِعَبْضَةِ شَجَرٍ فَبَعَثْتُ
فِيهَا أَصْنَافَ فَرَاحٍ طَائِرٍ فَأَخَذْتُ تِهْمَنَ فَوَضَعْتُهِنَّ
فِي كِسَائِي فَبَجَلَتْ أُمُهُنَّ فَأَسْتَدَارَتْ عَلَيَّ دَائِمِي
فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفَتْهُنَّ
بِكِسَائِي فَهَتَّ أَذْوَ مَيِّ قَالَ مَتَّعُهُنَّ فَوَضَعْتُهِنَّ
وَأَبَتْ أُمُهُنَّ إِلَّا لَزُدْمُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْلَمُونَ بِرُحْمِ أُمِّ الْاَفْرَاحِ فَرَلَتْهَا
فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ
الْاَفْرَاحِ بِفَرَاخِهَا أَرْحَمُ بِهِنَّ مِنْ حَتَّى
تَبْعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذَتْ تِهْمَنَ دَأْمُهُنَّ
مَعَهُنَّ فَارْجَمَهُ بِهِنَّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوہ میں جا رہے تھے راستہ میں کچھ لوگ
ملے تو ان سے نبی علیہ السلام نے دریافت کیا تم کون ہو تو انہوں نے
جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں وہیں ایک عورت ہانڈی کے نیچے آگ جلا
رہی تھی جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا جب آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ غَزَاوَتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ
فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قُلْنَا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَ
امْرَأَةٌ تَغْضِبُ بِقَدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَذَا
ارْتَفَعَتْ وَهَبَتْ نَنَحَّتْ بِهِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ
يَا بَنِي أَنْتَ دَامَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ
بَلَى قَالَتْ أَلَيْسَ اللَّهُ أَرْحَمَ بِعِبَادِهِ مِنَ الْوَلَدِ لِيَدَّهَا
قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْوَلَدَ لَا يُلْقِي دَلْدَهَا فِي النَّارِ
كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ
إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِي يَسْتَمِرُّ عَلَى اللَّهِ وَآبَى
أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۶۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْعَبْدَ لَيَكْتُمُ سِرْمَنَةَ اللَّهِ فَلَا يَدْرِي بِهَا إِلَهٌ
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيُجَبِّئَكَ إِنَّ فَلَانًا عَبَّدَنِي
بَلْ كَتُمُ أَنْ تُرَضِيَنِي إِلَّا ذَلِكَ رَحْمَتِي عَلَيْكَ فَيَقُولُ
جَبَّئِيكَ رَحْمَةً اللَّهُ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ
الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوَّكُهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا
أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ الْحَفَ
الْأَسْفَلِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۲۷۰ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَنْهَمُ
فَالْحَرِيقُ فِيهِمْ وَمِنْهُمْ مُقْتَدِمٌ وَمِنْهُمْ مُسَافِرٌ
بِالْحَبِيرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الْبَحْثِ

وَالشُّعْرِ)

بچے کو دور کر لیتا تھی۔ بعد میں وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی
اور کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! پھر اس
عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا اللہ تعالیٰ ان بہت
زیادہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جیسا کہ ماں بچے کے
ساتھ ہوتی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہے۔ تب اس عورت نے کہا
ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی نبی علیہ السلام نے یہ سن کر سر مبارک کو
ھلکایا اور آپ پر رقت طاری ہو گئی پھر آپ نے سر مبارک اٹھا کر اس عورت سے
فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عذاب نہیں فرماتا مگر سرکشی کرنے والوں
اور اس کی وجہ انہیں کا انکار کرنے والوں پر (ابن ماجہ)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
بندہ جیسے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ
جناب جبریل سے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ میری رضا مندی کا طالب ہے
خبردار ہو جاؤ اس پر میری رحمت سایہ لگن ہے پھر جناب جبریل اعلان کرتے
ہیں کہ فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ لگن ہے تو اعلان عرش اور
ان کے گرد اگر دو فرشتے ہیں اس جملہ کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح ساتوں
آسمانوں کے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ
رحمت زمین پر اس بندے پر نازل ہوتی ہے۔

(احمد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ بعض
ان میں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض ان بندوں میں سے
اعتدال پسند ہیں اور بعض نیکوں میں سبقت کرنے والے ہیں نبی علیہ السلام
نے فرمایا یہ سب جنتی ہیں۔

(بیہقی کتاب البعث والنشور میں نقل کیا)

أَرْسَلْتَهَا فَأَحَقَّتْهَا بِمَا نَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ
وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ لَيْسَ طَعْمُهُ عَلَى شِقْوَةِ الْإِيمَنِ ثُمَّ
لَيْسَ عَلَى يَأْسُوكَ مُتَقَيُّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
فَلَيْسَ نَفْعُهُ بِصَنْعَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَرَأَتْ
أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَعْرِضْ لَهَا -

۲۲۴۲ وَعَنْ الْبَرْكَاتِ بْنِ عَارِظٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَى إِلَى فِرَاشِهِ
نَامَ عَلَى شِقْوَةِ الْإِيمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَسْكَنْتُ
نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَتَوَضَّعْتُ
أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْعَبَاثُ ظَهَرَتْ لِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَ
رَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ
أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِسَمِيَّتِكَ الَّتِي
أَرْسَلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَاتَلَهُمْ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى
الْفِطْرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
فَتَوَضَّعَ دُؤْمُوكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَطْلَعَهُ عَلَى شِقْوَةِ
الْإِيمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْكَنْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى
قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ وَقَالَ قَرَأْتُ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِكَ مَاتَ
عَلَى الْفِطْرَةِ فَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَدَانَا فَكَمْ وَتَمَنَّنَا
لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَدَّى - (رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۲۲۴۶ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ قَاطِمَةَ أَمَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدَيْهَا مِنَ الرَّحَى
وَبَلَدِهَا أَنَّهَا جَاءَتْهُ رَقِيقٌ فَكَمْ تَصَادَفَهُ فَذَكَرَتْ
ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَتْ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ

جان لے لے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو مجھے زندہ رکھے تو میری حفاظت فرما
جس طرح کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے ایک اور روایت کے
مطابق اس طرح منقول ہے کہ بستر کو جھاڑ کر دہنی کروٹ لیے پھر مذکورہ
کلمات کہے (متفق علیہ لیکن ایک اور روایت کے مطابق بستر کی چادر کو
اپنے لباس لپی چادر سے تین مرتبہ جھاڑے اس کے بعد مغفرت کی دعا کرے)

حضرت برادر بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو دہنی کروٹ لیتے کہ
کتے بہ خداوند میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کیا اور اپنے چہرہ کو تیری
جانب متوجہ کر لیا میں نے اپنے سارے کام تیرے سپرد کر دیے اپنی پیٹھ
کو تیرے لیے جھکا دیا رغبت اور ڈر سے - کوئی جائے پناہ اور
پھر تیرے والا نہیں مگر تیری طرف سے میں تیری نازل کردہ کتاب و تیرے
مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا اور خود نبی علیہ السلام پر اپنی نبوت و رسالت
پر ایمان لازم تھا - اشعۃ المصنعات - نبی علیہ السلام نے فرمایا ان کلمات کو
کہنے کے بعد اگر کسی کو کسی رات موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی -
ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ راوی حدیث جناب برادر نے
فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا جب تم سونے کے لیے بستر
پر جاؤ تو نماز کھانا وضو کر و پھر دہنی کروٹ لیتے کہ کو خداوند میں
نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور تم کو دعا سے آرسنٹ ہو گئے
کلمات پڑھو اگر رات میں موت آگئی تو یہ موت اسلام پر ہوگی لیکن اگر
زندگی میں صبح کی توجھلائی لے گی -

(متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
جب سونے کے لیے بستر پر جاتے تو یہ دعائیہ کلمات فرماتے تمام تعریفیں
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا تمام کاموں میں ہماری مدد
فرمائی ہمیں پناہ دی ہم میں بہت سے ایسے ہیں جن کا بیڑہ پار کرنے والا
حضرت علی سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے ہاتھوں میں چکی پیسنے کی وجہ سے
نشانات کی شکایت اور اپنی تکلیف کا اظہار کرنے کے لیے گئیں کہ وہ
انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ نبی علیہ السلام کے پاس غلام آئے ہیں لیکن

فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَصَاحِدَنَا فَذَهَبْنَا نَعْمُوهُ
فَقَالَ عَلَى مَكَائِكُمَا فَجَاءَا فَقَعَدَا بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا
حَتَّى وَجَدْتُ سِرْدَ قَدَمِي عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا
أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَصَاحِدَكُمَا
فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَا
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ قَارِطَةُ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ
أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ مُسْتَجِيرٍ اللَّهُ
ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
وَتُكَبِّرُ اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتَعْبُدُ كُلَّ صَلَوةٍ
عِنْدَ مَنَازِلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا
وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَعْبُدُ وَبِكَ نَسْتَعِثُ وَبِكَ
النَّمُوسُ إِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ
أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَعْبُدُ وَبِكَ نَسْتَعِثُ وَبِكَ
الشُّرُورُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۲۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَرِنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ
قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَلِّمِ الْغَيْبَ وَالشَّهَادَةَ فَاسْطِرِدَّ
السَّلَامَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَكَرَمِيكَ الشُّهُدِ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَ
مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكُمْ قُلُهُ إِذَا أَصْبَحْتَ

اس وقت نبی علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی تو آپ نے حضرت مالک سے
اپنی تکلیف کا اظہار کیا جب سرکار تشریف لائے تو جناب عائشہ نے سارا
واقعہ آپ کو سنایا حضرت علی فرماتے ہیں نبی علیہ السلام رات کو اس وقت
ہمارے گھر تشریف لائے جب ہم بستر پر سونے کے لیے لیٹ گئے تھے
آپ کی آمد کی وجہ سے ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ نے فرمایا لیٹے رہو پھر آپ ہم دونوں
کے درمیان بیٹھے اور اتنا قرب میسر ہوا کہ میں نے اپنے پیٹ پر آپ کے پیر کی
مٹھو کی محسوس کی اس وقت آپ نے فرمایا کیا میں تم کو اس چیز سے بہتر چیز
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ایک خادم کا
سوال کرنے لگی کہ تم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
سامنے ہو کر تو آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر
ہو تم ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت سبحان اللہ تینتیس بار الحمد
لے تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پڑھ لیا کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھتے خداوند اتیری توفیق سے
ہم نے صبح و شام کی تیرا نام لے کر ہم سوتے اور جاگتے ہیں اور تیری طرف
ہیں لوٹنا ہے شام کے وقت آپ اس طرح کہتے خداوند اتیری توفیق
کے مطابق ہم نے شام و صبح کی تیرا نام لے کر ہی سوتے اور جاگتے ہیں تیری
جانب ہمیں واپس ہونا ہے۔

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکارِ دو عالم سے عرض کیا یا رسول اللہ
مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میں صبح و شام پڑھا کروں تب نبی علیہ السلام
نے فرمایا تم یہ دعا پڑھو خداوند! اظاہر و باطن کو جاننے والے زمین و
آسمان کو پیدا کرنے والے ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے ہر چیز
کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے

يَعْلَمُهَا قِيَمُوهُ كَرُوْنِي حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ سُبْحَاتِ اللّٰهِ
وَرَبِّحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا
لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَعِلْمًا قَرِيْبًا مِّنْ
قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حِفْظًا حَتّٰى يُنْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا
حِيْنَ يُنْسِي حِفْظًا حَتّٰى يُصْبِحَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ
تُظْهِرُوْنَ اِلٰى قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَكَ مَا
قَاتَ فِي يَوْمِهِ كَذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ هُنَّ حِيْنَ يُنْسِي
اَدْرَكَ مَا قَاتَ فِي لَيْلَتِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَ لَهُ عِدْلٌ رَّكَعَتَيْنِ
وُلِدَ لَمْ يَمُوتْ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ
عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ
كَانَ فِي حُجْرَتِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَ
اِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى
يُصْبِحَ فَكَرَاهَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اِنَّ اَبَا عَبَّاسٍ يُحَقِّقُ عَنْكَ يَكْنُ اَدْرَكَ مَا قَالَ
مَدَنِيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَكَّةَ)

۲۲۸۵ وَعَنِ الْعَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ

پاک اور لائق حمد ہے اللہ رب العالمین کی ذات قوت و اقتدار اسی کے
پاس ہے جو وہ چاہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا
مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور علم الہی ہر چیز کو محیط
ہے جو شخص یہ کلمات صبح کو کہے گا تو شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام
کو کہے گا وہ صبح تک حفاظت میں رہے گا۔

(البداء اود)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے سبحان اللہ حین
تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَعَشِيًّا وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ... تک جس نے یہ دو آیتیں صبح کو تلاوت
کیں تو یہ دن کے ہر جانب اعمال معمولات کی تلافی کرتی ہیں اور جس نے شام
کو تلاوت کی تو یہ رات کو رہ جانے والے معمولات کی تلافی کر دیتی ہیں

(البداء اود)

حضرت ابو عیاش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ -

اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کے بعد ابرو اب ملتا ہے اس کے نام ملا
ہیں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس
درجے بلند کیے جاتے ہیں اور شام تک شیطان کے فتنے سے اللہ تعالیٰ
کی پناہ میں رہتا ہے اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھتا ہے
وہ صبح تک شیطان سے امن میں رہتا ہے ایک شخص نے نبی علیہ السلام
سے خواب میں معلوم کیا کہ رسول اللہ ابو عیاش آپ سے یہ حدیث روایت
کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔

(البداء اود - ابن ماجہ)

حضرت عمار بن مسلم تمیمی اپنے والد ماجد سے روایت

أَبِیْرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ اسْتَوَى
إِلَیْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ الْمَغْرِبِ فَقُلْ
مَبْلُ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اللَّهُمَّ اجْزِئْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ
مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ لَمْ تُمِتْ فِي لَيْلَتِكَ
كُتِبَ لَكَ جَوَارُ مِثْلَهَا وَذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ
كَذَا لَكَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارُ
مِثْلَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۶ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُصْبِحُ
وَحِينَ يُصْبِرُ اللَّهُمَّ لِي اسْأَلْكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ لِي اسْأَلْكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي
دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْأَلُكَ
عَوَافِي دَاوَمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ
مَكِيدِ يَدَيْ دَمْنِ خَلْفِي دَعْنِ يَمِينِي دَعْنِ
شِمَالِي دَعْنِ قُوِّي دَعْنِ زَعْمِي يُعْظَمُ تَكْ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يُعْنَى الْخَسَفُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِرُ اللَّهُمَّ اصْبَحْنَا
فَشْهَدْكَ وَنَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَ
جَمِيعَةَ خَلْقِكَ أَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَحَدِّثْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
لَا عَفْوَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ
ذَنْبٍ وَلَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِرُ عَفَا اللَّهُ لَهُ مَا
أَصَابَهُ فِي ذَلِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۲۸۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے آہستہ سے
فرمایا نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بغیر بولسہ یہ کلمات سنا
مترتب پڑھو خداوند مجھے نار و نزع سے پناہ دے اگر اسی رات تمہاری موت
واقع ہوگئی تو آئیں دو نزع سے آزاد ہو جاؤ گے اور اگر فجر کی نماز کے بعد
پڑھو اور اسی دن میں موت آجائے تو نار و نزع سے خلاصی ملے گی۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و
شام یہ دعا پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے خداوند میں تجھ سے دین دنیا
میں عافیت طلب کرتا ہوں۔ خداوند ایم دینی دنیاوی امور میں اپنے
اہل و مال میں عفو اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ خداوند! میرے
عیسوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے حائیں بائیں آگے پیچھے
اور پیچھے ہر طرف سے حفاظت فرما خداوند! میں غفلت کا اعتراف کرتا
ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے یعنی زمین میں دھنسے جانے سے پناہ
مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہو خداوند اہم نے صبح کی تیری
ذات کو تیرے ماطان عرش تیرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو
گواہ کرتے ہیں کہ تیری معبود حقیقی ہے تیرے۔ کوئی معبود نہ اس تو خدا
ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے
بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ اس دن اس سے سرزد ہونے والے
گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اس
راست میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

ابوداؤد و لیکن جامع ترمذی نے فرمایا

یہ حدیث غریب ہے

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو بندہ مومن شام کے وقت اور صبح کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات

وَلَا إِصْبَحَ فَلَكَ رَضِيَتْ بِاللهِ رَبًّا وَلَا سَكِرَ دِينًا
وَبِمَحَبَّتِي نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرَضِّيَنِي
يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۲۸۹ ^{۱۹} وَعَنْ حَدِيْقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رِجْلِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ أَذْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْبَرْكِيِّ)
۲۲۹۰ ^{۲۰} وَعَنْ حَنْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۹۱ ^{۲۱} وَعَنْ عَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّمَنَاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِئْتَابِيهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَرُ اللَّهُمَّ لَا يُغْنِي عَنْ جُنْدِكَ وَلَا يُخْلِفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْحِجَةِ مِنْكَ الْجَبْدُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۹۲ ^{۲۲} وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ اسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَكَتَبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَارْتَحَلَتْ عَنْهُ مِثْلُ ذَبْدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدُ رَمْلِ عَالِيَةِ أَوْ عَدَدُ ذَرِّي الشَّجَرِ أَوْ عَدَدُ أَتَاكِمِ الدُّنْيَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)
۲۲۹۳ ^{۲۳} وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

کتابہ تواسمہ تعالیٰ خود پر لازم کر لیتا ہے کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے وہ کلمات یہ ہیں "میں اللہ تعالیٰ کی بدولت پر اسلام کے دین پر مبنی ہونے اور محمد مصطفیٰ کی رسالت پر راضی ہوا" (احمد - ترمذی)
حضرت مزلف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سوتے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹے پھر کہتے: خداوند مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو بندوں کو جمع فرمائے گا یا یہ کہا کہ بندوں کو اٹھائے گا۔

(ترمذی لیکن احمد نے ہر اد سے روایت کیا)

حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لیے لیٹے تو داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ کلمات تین مرتبہ پڑھتے تھے: خداوند اے مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے خداوند اے تیری ذات پاک سے اور تیرے جامع و مانع کلمات سے پناہ طلب کرتا ہوں اے رب کریم میں اس شر سے بھی پناہ طلب کرتا ہوں جس کی تو پیشانی پر کرکھینچ لیتا ہے خداوند لوگنا ہوں اور قرص کو دور کرتا ہے اور تیرا شکر شکست نہیں کھاتا تیرا وعدہ قلم ہوتا ہے اور تیرے عذاب سے کسی دولت مند کو اس کی دولت نہیں بچا سکتی ذات پاک ہے تیری ذات اور تیری لائق تالشی ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فرمایا جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹے وقت یہ دعا تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو گرجہ وہ مندر کے جھاگ یا ریگستان کے ریت کچھرا بریا درختوں کے پتوں کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں ان کی مغفرت فرمادیتا ہے وہ دعا یہ ہے میں اس ذات سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی وقیوم ہے میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں و جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا
حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ
مَضْجَعَهُ بِعِرَاقَةٍ مَوْزُونَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا دَكَلَ
اللَّهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْدِرُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَمُوتَ
مَتَى هَبْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَامِرِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلُتَانِ لَا
يُحِبُّهُمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ لَا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا دَهْمًا
يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يُسَيِّمُ اللَّهُ فِي دُبُرِهِ
ثَلَاثَ مَلَوَاقِدَ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيَكْبِرُهُ عَشْرًا
قَالَ قَاتَارَاتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَبِكَذَا عَمُورٌ وَفَاتَةً بِالسَّانِ
وَالْفَتْ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ فَلَا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ
يُسَبِّحُ وَيَكْبِرُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةُ السَّانِ
وَالْفَتْ فِي الْمِيزَانِ فَأَنْتُمْ تَعْمَلُونَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
الْغَنِيِّ وَخَمْسُ مِائَةٍ سَبِّحْتُمْ قَالُوا وَكَيْفَ لَا نُحِبُّهَا
قَالَ يَا فِي أَحَدِكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي مَلَوَاقِدَ قِيَعُولٍ
أَذْكُرُكَ إِذَا أَذْكُرَكَ أَحَدًا يَتَفَتَّلُ فَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَفْعَلَ
وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَسْتَوِمُهُ حَتَّى يَسَامَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ
أَبُو دَاوُدَ قَالَ خُلُتَانِ أَوْ خُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ
عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهِ
وَالْفَتْ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ وَيَكْبِرُ أَرْبَعًا
وَتِلْكَ ثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَتِلْكَ ثَلَاثِينَ
وَيُسَبِّحُهُ ثَلَاثًا وَتِلْكَ ثَلَاثِينَ وَفِي الْكُتُبِ الْمَصْنُوعَةِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو -

۲۲۹۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَضْبُغُ
اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ
خَلْقِكَ قِيَمَتَكَ وَحَدَّثَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَتِلْكَ الْحَمْدُ

علیہ السلام نے فرمایا جو مسلمان بستر پر جاتے وقت قرآن کریم کی کسی
سورت کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر
فرمادیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے ہانگے تک کوئی اذیت دینے والی
چیز نہیں آتی۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں ایسی ہیں جن کی پابندی کرنے والا مسلمان
داخل جنت ہوگا متوجہ ہوا کہ وہ دونوں باتیں بہت آسان ہیں لیکن عمل
کرنے والے بہت غفوطے ہیں ان باتوں میں پہلی بات ہر فرض نماز کے
بعد دس بار سبحان اللہ۔ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر پڑھے
راوی حدیث کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو نماز کے بعد انگلیوں پر
شمار کرتے دیکھا ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا پانچ نمازوں میں یہ عدد
ایک سو پچاس ہوتا ہے مگر ترازو میں باعتبار وزن ڈیرٹھ ہزار ہیں دوسری
بات یہ کہ جب مسلمان بستر پر لیٹے تو اللہ تعالیٰ کی ۳۳ بار تسبیح کرے
۳۳ بار حمد و ثنا کرے اور ۳۳ بار اس کی بڑائی بیان کرے یہ تعداد
تو مہوتی ہے مگر میزان میں ایک ہزار اکبر اہر ہے تم میں کوئی ایسا ہے جو
جو شب و روز میں میں دھائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم
کیوں اس اجر کو حاصل نہ کریں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم میں ہر شخص
کے پاس مالیت نماز میں شیطان آتا ہے اور اس کو بہت سی باتیں یاد
دلاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ منحطف کرتا ہے اسی طرح رات کو
سوتے وقت بھی اس کو ملادیتا ہے اور اعمال خیر سے غافل کر دیتا
ہے (ترمذی)۔ ابن ماجہ لیکن صاحب ابوداؤد اس طرح روایت کیا
ہے دو خصلتیں یاد و عادتیں ایسی ہیں جن پر کوئی مسلمان پوری طرح
عمل نہیں کرتا اس کے علاوہ دوسری روایت میں وہ تعداد ایک سو پچاس ہیں کہ بعد فرمایا۔ جو اللہ اکبر پچیس
بار کہے جائیں اور بستر پر لیٹتے وقت ۳۳ بار اللہ کی حمد کرے پونہیس بار
اکبر اور تہتیس بار تسبیح پڑھے یہ روایت مصابیح کے اکثر نسخوں میں
حضرت عبد اللہ بن غنم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعائیں کلمات کہے خداوند
جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کو ملتی ہے تیری ذات و حمد
ہے تیرا کوئی شریک نہیں تیرے لیے حمد ہے

تیری ذات لائق شکر ہے۔ جو مسلمان صبح کے وقت کلمات تکرار کرے تو اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جس نے شام کو یہ کلمات کہے تو اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام بستر پر لیٹے تو یہ دعائیں کلمات کہتے۔ خداوند! آسمانوں۔ زمینوں اور ہر چیز کے خالق۔ بنائے اور کھڑی کو بھانسنے والے تورات انجیل اور قرآن کریم کو نازل کرنے والے میں تیری ذات سے ہر برائی کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ تو ہی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے۔ یعنی مواخذہ کرنے والا۔ تیری ذات سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں تو ہی آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں۔ تو ظاہر ہے تجھ سے برتر کوئی نہیں تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی مخفی نہیں۔ میرے قرضوں کی ادائیگی کا انتظام فرما اور مجھے فقر سے غنی بنا۔

ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ لیکن امام مسلم نے اس حدیث کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بستر پر جاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے میں نے بستر پر کروٹ لی۔ خداوند! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما۔ قرضوں کی ادائیگی کرا دے اور مجھ کو اعلیٰ مجلسوں میں جگہ عطا فرما۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے تمام تعریفیں خالق و مالک کے لئے ہیں جس نے مجھے کفایت کی مجھے شکانا عطا کیا۔ اور مجھے کھلایا پلایا وہ ذات جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور بہت کچھ دیا۔ وہ ذات جس نے مجھ پر عطاؤں کے دروازے کھول دیئے اور بہت عطا فرمایا اس رب کی ہر حالت میں تعریف ہے۔ ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کو مرتب کمال تک پہنچانے والے سب کے معبود میں تجھ سے نار و دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں (ابوداؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نیند نہ

ذَلِكَ الشُّكْرُ فَقَدْ آذَى شُكْرُ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُبْشَرُ فَقَدْ آذَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ۔
(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدَّى إِلَى فِدَائِهِ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ قَائِلُ الْحَقِّ وَالْكَلِيمُ مُزِيلُ الشُّرُوكِ وَالْإِنِّجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ مُجِلٍ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِصَافِيَّتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ إِيَّاكَ عَتَى الدَّيْنِ وَأَعْيَنِي مِنَ الْفَقْرِ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ ورواہ مسلم مع اختلافین)

۲۲۹۵ وَعَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَمَنْعَتُ جَنَّتِي اللَّهُمَّ اعْزِزْ لِي دِينِي وَارْحَسْ شَيْطَانِي وَفُكَّ رِجَافِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّبِيِّ الْأَعْلَى۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي مَا دَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَرَّتْ عَلَيَّ فَأَقْصَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ لِلَّهِمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ دَمِيئِيكَ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۲۹۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَكَى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهُ مَا أَنَا مِنَ الْكَذِبِ مِنَ الْأَمْرِ فَقَالَ نَحْنُ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
فَقُلِ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَفَلَكْتُ
وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَفَلَكْتُ وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ
وَمَا أَفَلَكْتُ كُنْ لِي جَارًا مَنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ
جَمِيعًا أَنْ يَغْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ
عَنِّي جَارُكَ وَجَعَلَ ثَنَاءَكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث
ليس إسناده بالقرين وحديثهم بن ظهير الطبرانی
قد ترك حديثه بعض أهل الحديث)

آنے کی شکایت ہو گئی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم بستر پر لیٹو
تو دعا کرو۔ خداوند ساتوں آسمانوں کے بنانے والے اور جن پر وہ سایہ لگن
ہیں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہر تے ہیں ان کے بنانے والے اے شیاطین
اور جن کو یہ گمراہ کرتے ہیں کے پیدا کرنے والے مجھے تمام اپنی مخلوق کے
شر سے پناہ عطا فرما اور مجھے ہر ریادتی کرنے والے کی ریادتی اور ظلم سے
محفوظ فرما۔ تیری پناہ سب سے محفوظ ہے تیری شائبہ سے بلند ہے تیرے سوا
کوئی معبود نہیں۔ تو ہی معبود حقیقی ہے (جامع ترمذی نے فرمایا کہ اس
حدیث کی سند قوی نہیں کیونکہ حکیم بن اسیر کی روایت کردہ حدیث
کو بعض راویان حدیث نے ترک کیا ہے)

تیسری فصل

۲۳۰۰ عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا
وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصَرَهُ وَنُصْرَهُ
وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ
وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ -
(رواه أبو داود)

حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو یہ
کلمات کہے ہم نے صبح کی اور پروردگار عالم کے ملک نے صبح کی خداوند میں
آج کے دن کی فتح و نصرت اور برکت اور ہدایت طلب کرتا ہوں۔ میں آج کے
دن اور اس کے بعد آنے والے دنوں کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی
طرح شام کے وقت کہے۔

(ابو داؤد)

۲۳۰۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنْتُ
لِأَبِي يَأْتِي أَسْمَعُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي
بَدَائِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ حِينَ تُصِيبُهُ دَلِيلًا
حِينَ تَسْمَعِي فَقَالَ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذِهِ قَائِمَةُ الْحَبِيبِ أَنْ
أَسْتَقْبَلَ بِسُكُونٍ -

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں
نے اپنے والد سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ روزانہ صبح و شام یہ
کلمات پڑھتے ہیں : خداوند تو میرے جسم سماعت اور بصارت کو عافیت
عطا فرماتے ہو سو کوئی معبود نہیں تو انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب
رکھتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کروں۔

(ابو داؤد)

(رواه أبو داود)

۲۳۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْفَى قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن ابی ادفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
صبح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے ہم نے

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْكَرَامَةُ لِلَّهِ
وَالْعِظَمَةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
مَا سَكَنَ فِيهِمَا وَلِلَّهِ الْمُلْكُ أَجْمَلُ أَوَّلُ هَذَا النَّهَارِ
صَلَاحًا وَآدِسَةً نَبَاحًا وَآخِرُهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ ذَكَرَهُ التَّوَدِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ وَرَوَاهُ
ابْنُ الشَّيْخِ -

۲۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالٍ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِسْلَامِ
وَدَعَا دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدَعَا مِلَّةَ آيَاتِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے
لئے ہیں۔ کبریا کی اور عظمت اللہ کے لئے ہے خالق۔ امر اللہ کے لئے ہیں
شب و روز اور ان دونوں میں جو آرام حاصل کرتے ہیں سب اللہ کے لئے ہیں
خداوند اس دن کی ابتداء نیکی کا سبب درمیان حصہ کو حاجتوں سے نجات
کا سبب اور آخری حصہ کو فلاح کا سبب بنا۔ اسے سبب رحم کریم اللہ کریم
رحم کریم اللہ (اس حدیث کو نووی نے کتاب الاذکار میں ابن عثیمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے)
حضرت عبدالرحمن بن ابی قالی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ آپ صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے ہم نے اسلام
کی فطرت پر توحید کے کلمہ پر۔ اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر
اور اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیفیت پر جو مشرکوں میں نہ
تھے صبح کی۔

(احمد۔ دارمی)

مخصوص اوقات کیلئے دعائیں

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

پہلی فصل

۲۳۰۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَاتَّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ
أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَبِّتْنَا الشَّيْطَانَ جَبَّيْتُ
الشَّيْطَانَ مَا رَفَقْنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُعْتَدِ رَبِّيَهُمَا وَلَكِنْ
فِي ذَلِكَ كَيْفَ تَصْنَعُ شَيْطَانُ أَبَدًا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۶ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُرْدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے ساتھ مجھ سے
کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں۔ خداوند
ماورہیں جو اولاد عطا فرماتے اس کو شیطان سے محفوظ رکھ۔ زن و شوہر کی
اس مقابرت سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو شیطان کبھی تکلیف نہ پہنچا سکے گا۔
(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے تھے۔ عظیم اور حلیم
خالق کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ کے سوا
کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت سلیمان بن مرد روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت دو آدمیوں

نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دی۔ ایک شخص اپنے ساتھی کو غصہ میں بہت زیادہ برا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اس وقت نبی علیہ السلام نے فرمایا میں ایک تمہ ایسا جانا ہوں جس کو غصہ کی حالت میں پڑھنے سے غصہ بالکل جانا رہتا ہے۔ ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ یہ سن کر صحابہ نے اس سے کہا کیا تم نے وہ نبی علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا تو ان صاحب نے کہا کہ میں مجنون نہیں ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سناؤ تو اللہ تعالیٰ سے فضل کے طالب ہو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور جب گدھے کو ریٹے سناؤ تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جلتے تو اونٹ پر سوار ہوتے وقت تین بار اللہ اکبر پڑھ کر اس آیت کو پڑھتے تھے۔ پال ہے وہ ذات جس نے اس سواری پر ہم کو قدرت عطا فرمائی حالانکہ ہم اس کو مسخر نہیں کر سکتے تھے اور ہمیں ایک دن اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے۔ خداوند اہم اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تیری رضا کا سبب ہو۔ خداوند اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما۔ اور سفر کی دلازی کو مختصر فرما دے خداوند تو سفر میں ہمارا اور ہماری عدم موجودگی میں اہل و عیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر کی مشقتوں پرے حالات اور اہل و عیال میں مصیبت کے عالم میں واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب نبی علیہ السلام سفر سے واپس ہوتے تو ان کلمات سے دعا فرماتے ہم واپس ہونے والے کو بڑی اہمیت کی بات کہنے والے اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جلتے تو سفر کی مشقتوں واپس کے مصائب سے نعمتوں کے بعد کے نقصان سے مظلوم کی بددعا اور واپس پر اہل و عیال کو بری حالت میں اور غربت میں دیکھنے سے پناہ مانگتے تھے۔

جَلُوسٌ وَاحِدٌ هُمَا يَسْتَبِيحَانِ مُغْتَصِبًا قَدِ احْتَمَا وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا عِلْمَ بِكَلِمَةٍ تَوَقَّاهَا كَذَا هَبْ عَنْهُ مَا يَحِبُّ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعْ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ يَسْتَجِبُونِ -

(متفق علیہ)

۲۳۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدَّائِيكُمْ فَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ قُلُوبِكُمْ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الصَّيَّاحِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا -

(متفق علیہ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى الشَّهْرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْدِرِينَ وَذَكَرْنَا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالْتَقْوَى وَبِرَّ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِلْنَا بِعَدَّةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دَعَائِ الشَّيْطَانِ وَكَاتِبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَكَذَا رَجَعَهُ قَالَهُمْ وَزَادَ فِيهِمْ آيَاتُ تَأْتِبُونَ عَائِدُونَ لِرَبِّنَا عَاكِدُونَ -

(رواه مسلم)

۲۳۰۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ دَعَائِ الشَّيْطَانِ وَكَاتِبَةِ الْمَنْظَرِ وَالْخَوَرِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ

وَالْتَمَالِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۰ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَهُ يَضُرُّ شَيْئًا حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ مَنَزِلِهِ ذَلِكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَيْسَتْ مِنْ عَقْرِبٍ لَدَا عَيْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ كُنْتُ حَيًّا أَمْسَيْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ لَهُ تَصَرُّكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ أَوْ سَحَرٍ يَقُولُ سُبْحَانَكَ يَا حَمْدُ اللَّهِ وَحُسْنُ بَلَاغٍ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا أَكْفَلُ عَلَيْنَا عَافِيًا يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۱۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ عَزْوٍ أَوْ عَجَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ يَكْبِتُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آمِينَ تَأْتِيُونَ عَائِدُونَ سَلِجِدُونَ لِرَبِّكَ حَاوِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُمَّ نَزِّلِ الْكِتَابَ سَوِيْعَ الْحَبَابِ

(مسلم)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی منزل پر اترے اور یہ کلمات کہہ لے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ دیتا ہوں مخلوق کے شر سے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ اپنی اُس منزل سے کوچ کر جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے گزشتہ رات بچھونے کا ثل لیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی وہ کلمات یہ ہیں اللہ تعالیٰ سے اس کے کمال کلمات کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں تو وہ تمہیں ضرر نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ سفر میں ہوتے تو صبح صادق کے وقت ان الفاظ میں دعا فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ملنے والے نے سنی اور اس بہتر نصیحت پر ہمارا اقرار جو اس نے ہم پر فرمایا۔ خداوندِ تو ہماری معافیت فرما اور فضل فرما ہم یہ دعا آتش و زہر سے پناہ مانگ کر نکالے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد رجب یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے آپ راستہ میں ہر بلندی پر تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اس کے بعد فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی اقتدار اور حمد کا سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے تو بہ کرنے والے عبادت اور سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کے لیے اور حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندہ کی مدد فرما اور کافروں کے لشکر کو ہٹا شکست دی۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن ابی اویسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کے حق میں بددعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے: حائل کتاب کے نازل فرمانے والے جل جلالہ

اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلِّ لَهُمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَعْقَبَةَ بَنِي
طَلْحَةَ مَا دَوَّطَبَهُ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِسَمِي فَكَاتَ
يَا كُلْهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْتَ إِصْبَعِيَّ وَيَجْمَعُ
السَّيَّابَةَ وَالْوُسْطَى فِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي
النَّوَى عَلَى ظَهْرِ إِصْبَعِيَّ السَّيَّابَةَ وَالْوُسْطَى
ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ أَبِي دَاخِرًا لِبُجَّامٍ
دَاخِرَةً أَدْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ
فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفُ عَنْهُمْ وَارْحَمْهُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صحاب لینے والے معبود خداوند کفار کے لشکر کو شکست سے ہمکنار فرما
انہیں شکست دے اور انکے پاتے ثبات میں لغزش ڈال دے (متفق علیہ)
حضرت عبداللہ بن بسر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے والد کے ہمان ہوتے ہم نے آپ کی خدمت میں کھانے کی چیزیں
بشمول میدہ پیش کیں اسکے بعد آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی کیں تو آپ نے انہیں
سے کچھ کھائیں اور گھٹیوں کو انگشت شہادت اور درمیان انگلی کے درمیان
دبایا۔ اور ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کھجور کی گھٹیوں کو اپنی
انگشت شہادت اور درمیان انگلی کے وسط میں پشت کی طرف سے لیا
اسکے بعد آپ کی خدمت میں پانی لایا گیا جو آپ نے پیا۔ راوی کہتے ہیں میرے
والد نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کے لگام پکڑے ہوئے
تھے تو نبی علیہ السلام سے التجا کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے
آپ نے ان الفاظ میں دعا فرمائی خداوند! میں جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے
اس میں برکت دے، ان پر رحم کر اور ان کی بخشش فرما۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۳۱۶ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ
أَهْلِكَ عَلَيْنَا يَا أَلَمِينَ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ
رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نیا) چاند دیکھتے تو دعا یہ کہاتے اس طرح
کہ: خداوند! امن۔ ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ (بربر سایہ)
ہم پر چاند کو نکال دے۔ اسے چاند تھا اللہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے (جامع ترمذی)
نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے

۲۳۱۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْغَطَابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ
رَأَى مُبْسَلِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي بِمَا
أَبْتَلَاكَ بِهِ وَقَضَىٰ عَلَيَّ كَثِيرًا مِّنْ حَلَقٍ تَقْضِيًّا
إِلَّا لَمْ يُصِْبْهُ ذَٰلِكَ الْبَلَاءُ كَأَيُّهَا مَا كَانَ سَرَدَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَسَمَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ الْغَطَابِ
الْبَزْزِيُّ كَيْسٌ بِالْقَوِي

حضرات عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی شخص کو کسی تکلیف
میں مبتلا پاتے تو ان الفاظ میں دعا فرماتے۔ تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ
کے لئے ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ فرمایا جس میں دوسرے کو مبتلا
کیا۔ اور بزرگی دینے والے نے مجھے بہتوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس
دعا کو پڑھنے سے وجہ نجاتِ آلام نہیں ہوگا (ابن ماجہ نے اس حدیث کو
جناب ابن عمر سے روایت کیا لیکن جامع ترمذی نے اس حدیث کو نزہت
بتایا کیونکہ عمر و بن دینار راوی قوی نہیں ہے)

۲۳۱۸ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمہارے اس کاہنوں شریک نہیں
ہم ہی لائق ستائش اور صاحب اقتدار ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا
ہے وہ زندہ ہے اسکو کبھی موت نہیں آئے گی اس کے دست قدرت میں بھلائی
ہے اور ہر چیز پر اس کا اقتدار ہے۔ ہیں اللہ تبارک اس کے نامہ اعمال
میں دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ برائیاں اس کے نامہ اعمال سے
مٹائے گا اور اس کا اعزاز دس لاکھ درجہ بلند کرے گا اس کیلئے جنت میں
گھوڑیں چلنے والی ہیں مگر جن کا لایا نہیں جاتا ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور
شرح السنن میں بازار کی بھلتے سوق جامع بڑے بازار کا لفظ ہے جہاں خرید و فروخت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے سنا خداوند میں تجھ سے
پوری نعمت کا طلبگار ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا پوری نعمت نے کیا
مراد لیتے ہو تو دعا کرنے والے نے کہا اس دعا میں کلمے سے میں بھلائی کی
توقع کرتا ہوں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا نعمت کی تشکیل سے مراد دخول
جنت اور دوزخ سے آزادی ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام نے ایک اور دعا
کرنے والے سے سنا وہ ذوالجلال والاکرام کہہ رہا تھا تب نبی علیہ السلام نے
فرمایا تیری دعا قبول ہوگی۔ اب مانگ لے ابی علیہ السلام نے ایک اور شخص کو
اس طرح دعا کرتے سنا خداوند میں تجھ سے صبر کی توفیق طلب کرتا ہوں تو کہنے
فرمایا تو نے بلا کا سوال کیا ہے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرو۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی نشست میں بیٹھ کر سیکار باتیں کی ہوں
تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعائیہ کلمات کہے خداوند
تیری ذات پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتے
ہیں۔ اس طرح اس مجلس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی بیہقی مشکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سواری کیلئے جانور لایا گیا۔
جب آپ نے رکاب میں پر رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب سواری کی پشت
پر بیٹھے تو الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سبحولنا هذا دنما کتا الہ
مؤمنین وانا فی ربنا لانتعزیزا پڑھا اس کے بعد پھر الحمد للہ تین مرتبہ اور
اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر یہ کلمات کہے خداوند تیری ذات پاک ہے میں نے

وَحَدَّثَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ذَلِكَ الْحَمْدُ يُعْبَى
ذِي مَيْمَنَةٍ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَ
مَعَاصِيَهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ
دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
قَرَفِي شَرَحَ الشُّنَّةَ مَنْ قَالَ فِي سُورَةِ حَاجِمٍ يُسَبِّحُ
فِيهِ بِدَلٍّ مَنْ دَخَلَ السُّورَى -

۲۳۱۹ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعَا
أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ إِنْ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولُ
الْجَنَّةِ وَالْفَرَارُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتَجَبْتُ لَكَ قُلْ
وَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا دَعَا
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ
الْبَلَاءَ فَكَلِمَةُ الْعَافِيَةِ -

(رواه الترمذی)

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ
فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
أَسْأَلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ -

(رواه الترمذی والبيهقي في الدعوات الكبرى)
۲۳۲۱ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُنِي بِدَائِيَةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا
وَمَعَهُ رَجُلُهُ فِي الزَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى
عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي
سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ فَلَمَّا إِلَى رَبِّنَا
لِنُقَلِّبُوهَا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ

فَلَمَّا سَبَّحَاكَ لِإِيقِ ظَلَمْتُ لَنَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي فَانْتَظَرْتُكَ
يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ صَدَّقَكَ فَتَقَبَّلَ مِنْ آتِي
شَيْءٍ فِي صُحُفِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَكُمْ كَمَا صَنَعْتُ
ثُمَّ صَدَّقَكَ فَتَقَبَّلَ مِنْ آتِي شَيْءٍ فِي صُحُفِكَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ رَزَيْكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِي
إِذَا قَالَ رَبِّ اعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي يَقُولُ يَعْكُوكَ لَا
يَغْفِرُ اللَّهُ ذُنُوبَ عَبْدِي -

(رواه أحمد والترمذي وأبو داود)

۲۳۲۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا
حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ اسْتَوْعِ اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَالْخَيْرَ
عَمَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيمُ عَمَلِكَ -

رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه
فِي رِوَايَتَيْهِمَا لَمْ يُذَكِّرْ دَاخِلَ عَمَلِكَ -

۲۳۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَّابِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْعِ
الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْعِ اللَّهُ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَ
خَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ - (رواه أبو داود)

۲۳۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا
فَرُودِي فَقَالَ ذَرِكْ اللَّهُ التَّغْرَى قَالَ زِدْ فِي قَالَ
وَعَفْرَ ذَنْبِكَ قَالَ زِدْ فِي يَا بَنِي أَنْتَ دَاخِلِي قَالَ وَ
يَسْتَدْرِكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ -

(رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب)

۲۳۲۵ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى
اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرٍّ فَلَمَّا دَلَّى الرَّجُلُ قَالَ

اپنے نفس پر ظلم کیا تو میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی مغفرت
کرنے والا نہیں یہ کلمات کہہ کر جناب علی مسکرائے تو لوگوں نے کہا
اے امیر المؤمنین مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں نے
وہی عمل کیا جو سرکار کو کرتے دیکھا تھا میں نے سرکار کو مسکراتے دیکھ کر
معلوم کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ بندہ جب اپنے رب سے اپنے ۲
طلب کرتا ہے تو رب کرم خوش ہوتا ہے اور اپنے بندے سے فرماتا ہے کہ
بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی مغفرت نہیں کرتا۔

(راحمہ ترمذی - ابو داود)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ کسی کو رخصت فرماتے
تو آپ اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک
کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھڑاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتے۔ میں نے تیرے
دین اور تیرے آخری عمل اور تجھے اللہ کی امان میں دیا دوسری روایت میں
اختتامی عمل کے الفاظ منقول ہیں (ترمذی لیکن ابو داود اور ابن ماجہ
میں آخری عمل کا ذکر نہیں ہے)

حضرت عبداللہ خلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو رخصت فرماتے تو اس طرح دعا کرتے تھے میں
نے تمہیں اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کی امانت میں دیا۔

(ابو داود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ میرا سفر کا ارادہ ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیے
برکت فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں ہمہ گیر گاری عطا فرمائے اس
میں کچھ زیادتی فرمائی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی مغفرت
فرمائے اس شخص نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان اور دعا کریں تو آپ نے
فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تم پر آسانی فرمائے رحمت تو فرمائی اس حدیث کو خوب کہا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا سفر کا ارادہ ہے مجھے
نصیحت فرمائی تو آپ نے فرمایا نصیحت الہی خود پر لازم کرو اور ہر بندہ

اللَّهُمَّ اطْلُوهُ الْبَعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ الشَّغْرَ -

(رداء الترمذی)

۲۳۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَاحَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسَدٍ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ دَائِدٍ وَمَا دَكَّ - (رداء الترمذی)

۲۳۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصِدِي وَنَصِيرِي يَا أَحْمَدُ يَا أَصُولُ دِيكَ أَقَاتِلْ - (رداء الترمذی)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي مُرَيْسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللَّهُمَّ لَنَا جَعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ - (رداء أحمد و ابوداؤد)

۲۳۲۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَحْدَثَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ أَوْ نَجْعَلَ أَوْ نَطْلُو أَوْ نَطْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يَجْهَلَ عَلَيْنَا - (رداء أحمد و الترمذی و النسائی و قال الترمذی)

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحَةٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا أَحْدَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَهُ طَرَفُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يَجْهَلَ عَلَيَّ -

۲۳۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تکبیر کہو جب وہ شخص مجلس نبوی سے روانہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ خداوند! اس کے سفر کے بعد کو کم فرما اور سفر کو اس کے لئے آسان فرما (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ رات کو سفر کرتے تو اس طرح دعا فرماتے اسے زمین میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اندر جویراں ہے اس سے اور تجھ پر جو پہنچے میں ان سب کے شر سے اللہ تعالیٰ ہے پناہ طلب کرتا ہوں۔ میں شیر کا لے ناگ سانپ۔ بچہ۔ شہر میں رہنے والوں۔ پیدا شدہ اور پیدا ہونے والوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے موقع پر اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند! تو میرا قوت بازو اور مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے جنگی حکمت عملی مرتب کرتا ہوں اور حملہ کرتا ہوں اور تیری نصرت کے سہارے جنگ کرتا ہوں۔ (ترمذی و ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کا خوف ہوتا تو آپ اس طرح دعا کرتے خداوند! ہم تجھے دشمن کے مقابل کرتے ہیں اور دشمن کے شر سے تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ (احمد و ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر جاتے تو ان الفاظ میں دعا کرتے یا نہ کیا تھا جس پر میں نے ہمدردی کی۔ خداوند! ہم تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم نفرت میں ہیں یا ہمیں گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتے۔ ہم پر ظلم ہو یا ہم کسی پر ظلم کریں۔ ہم جہالت کا ارتکاب کریں یا ہم پر جہالت کا عمل ہو (نسائی۔ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور صحیح کہلے۔ لیکن ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں کہ جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام گھر سے باہر جاتے تو آسمان کی جانب منہ کر کے کہتے خداوند! میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہی کروں یا راہ سے بھٹکا یا جاؤں۔ ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ میں ارتکاب جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کا عمل کیا جائے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ
لَهُ جِيئَ بِهَذَا هَدِيَّتٌ وَكُفِّتَ وَدُقِنَتْ قِيَّتُهُ لَمْ
لَهُ الشَّيْطَانُ دَيُّقُونَ شَيْطَانُ أَخْرَجَكَ لَكَ
بِرَجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُنِيَ دُوقِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ)

۲۳۳۱ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَلَّجَ الرَّجُلُ
بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ
وَحَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا
تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لْيَسْلَمْ عَلَى أَهْلِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۲۳۳۲ وَعَنْ أَبِي مُزَيْنَةَ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَى الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ
اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ
أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَخْوَدُ بِكَ
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ فَلَا تَشْتَرِي
بِعَبْدٍ قَلْبًا خَدُّهُ رَدْوٌ رَسَامٍ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ
وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِمَا وَصَّيَ بِهَا
وَلْيَدْنِ بِالْبُرْكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۳۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاؤُ الْمَكْرُوبِ اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ
أَرْجُو فَلَا تُكَلِّبْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَآمِنْ
بِشَاقِي كُلِّهَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

جس وقت کوئی شخص گھر سے باہر نکلے تو ان الفاظ میں دعا کرے میں اللہ کا نام لے کر اپنے
گھر سے پر نکلا ہوں۔ اس کے سوا تو گناہ سے بچنے اور نہ نیک عمل کرنے
کی کسی میں طاقت ہے۔ اس شخص سے کہا جا رہا ہے تیری راہ راست کی جانب
رہنمائی کی گئی۔ تیری ذمہ داری اور تیری حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔ اس طرح شیطان
اس سے دور ہو جائے۔ اس وقت ایک شیطان دوسرے سے کہتا ہے کہ اب
تو اس شخص کو کس طرح اذیت دے گا جبکہ اس کو ہدایت دی گئی اس کی حفاظت
حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان اپنے گھر میں داخل ہو تو اس طرح
دعا کرے خداوند میں گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا
ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوتے اس پر بھروسہ کیا۔ اس کے بعد گھر والوں
کو سلام کرے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نئے شادی شدہ کے لئے اس طرح دعا فرماتے اللہ تعالیٰ تم پر برکتیں
خطا فرماتے اور تم دونوں پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں میں اتفاق پیدا
فرمائے (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد ابودرداء کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے
کسی شادی کرے یا غلام کو خریدے تو اس طرح دعا کرے خداوند میں تجھ
سے اس کی بھلائی کا طالب ہوں اور جس بھلائی پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی
اور اس کے شر سے اور جس پر تو نے اس کی تخلیق فرمائی پناہ مانگتا ہوں اور جب
اونٹ خریدے تو اس کے کوہان کو پکڑ کر بھی اسی طرح دعا کرے۔ اور ایک
روایت کے مطابق عورت اور خادم کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت کی دعا
کرے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مصیبت زدہ کے لئے دعائیں کلمات یہ ہیں خداوند میں تیری
رحمت کا طلبگار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی قہر نہ دے اور
میری حالت کو درست فرما تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

هُمُومٌ لِّزِمْتَنِي وَدَيُّونٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا أَعْلَمُكَ
كَلَامًا إِذَا قُلْتُمْ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَقَطَعَى عَنْكَ
دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا
أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ ارْقِ أَعْوُدِيكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ
وَأَعْوُدِيكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعْوُدِيكَ مِنَ
الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعْوُدِيكَ مِنْ غَلَبَةِ النَّاسِ وَ
قَهْرِ السَّيِّئَاتِ مَا كَانَ فَعَلَيْكَ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ
هَمِّي وَقَطَعَى عَنِّي دَيْنِي. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۶ وَعَنْ عِيسَى ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّكَ فَقَالَ لِي
عَبَّاسٌ عَنْ كِتَابِي قَائِلِي قَالَ لَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ
عَلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ
عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَيْفَ دَيْنًا إِذَا هُوَ اللَّهُ عَنْكَ قُلِ
اللَّهُمَّ اكْنِزْنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ
عَمَّنْ سِوَاكَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي
الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى وَسَنَدُهُ كَرِهُوا يَثْبُتُ جَابِرًا إِذَا أَسْمَعْتُمْ
مِنْهُمْ الْكَلَامَ فِي بَابِ تَقْطِيعِ الْأَدَانِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى)

تیسری فصل

۲۳۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اجْتَلَسَ مَجْلِسًا أَدْمَسَ لِي تَحَكُّمَ
بِحِكْمَاتٍ فَسَأَلْتُ عَنْ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تُكَلِّمُ
بِخَيْرٍ كَانَ طَائِعًا عَلَيْكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَوْ تُكَلِّمُ
بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۳۸ وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ هَلَالٌ خَيْرٌ
وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ أَمْنٌ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ بارگاہ میں ایک شخص نے گناہ کی عرض کیا یا رسول اللہ غموں کا مارا
اور قرض کے بوجھ سے نڈھال ہوں۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں
ایسی بات نہ سکھاؤں جو تمہارے غموں کو دور کر کے قرض سے نجات دلائے !
اس شخص نے کہا بیشک آپ فرمائیں نبی علیہ السلام نے فرمایا تم صبح وشام
یہ دعا پڑھو۔ خداوند میں تجھ سے غم اور تفکرات سے عجز اور سستی سے
بزدلی اور کجی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے مالک و مولیٰ میں قرض اور
لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔ راوی نے کہا کہ اس شخص نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق صبح وشام ان کلمات کے ساتھ
حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک کتاب
(غلام) نے اگر کہا کہ میں اپنی کتابت (شرائط الادی) سے عاجز آ گیا ہوں
میری مدد کریں۔ جناب علیؑ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں ہوں وہ کلمات
بتاؤ ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے اگر تم پر ہوا
کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کی سبیل کر دے گا۔ تم اس
طرح دعا کرو خداوند مجھے حلال کارزق عطا فرما اور حرام روزی سے بے پروا
کر دے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے اسرار سے بے نیاز کر دے۔

(ترمذی۔ دعوات کبیر اور جناب جابر کی حدیث اس میں معتنہا ۳ اطلاق
فی باب تقطیع الادانی انشاء اللہ تعالیٰ کے ذیل میں نقل کریں گے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے
تھے میں نے آپ سے ان کلمات اور ان کی حیثیت کے بارے میں معلوم کیا
تو آپ نے فرمایا اگر تم بھلائی کی باتیں کرو گے تو یہ کلمات قیامت تک کے لیے
اس پر ہر ہو جائیں گے اور اگر بری باتیں کرو گے تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں
گے وہ کلمات اس طرح ہیں۔ سب کرم تیری ذات پاک کا تو لائق ہے تیرے سوا
کوئی ممبر نہیں جس سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تو بہ کرتا ہوں (نسائی)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے
بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات پر ایمان لایا جس

يَا كَلْبُ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَتْهُ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ
لِي فِي عَبْدِكَ وَابْنِ عَبْدِكَ وَابْنِ أَمَتِكَ وَفِي
قَبْضَتِكَ تَأْصِيتِي بِسَيِّدِكَ مَا يَرْضَى فِي حُكْمِكَ عَدْلًا
فِي قَضَائِكَ أَتَاكَ بِحُلٍّ أَسْوَأَ ذَلِكَ سَمِعْتُ بِهِ
كَفْسَكَ أَوْ أَتَزَلَّتْ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلِمْتُ أَحَدًا
مِنْ غُلَامِي أَوْ أَمَتِي عِبَادَكَ أَوْ أَسَاتِرْتِ بِهِ فِي مَكُونِ الْغَيْبِ
عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِسْمًا قَلْبِي وَجَلَاءَ هَيْئِي
وَعَجِي مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطْرًا أَوْ ذَهَبَ اللَّهُ غَمَةً
وَأَبْدَلَهُ بِهِ كَرَمًا -

(رَوَاهُ ترمذی)

۲۳۴۰ وَعَنْ حَبَابٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبْرَنَاءَ
إِذَا أُنْزِلْنَا سَبَجْنَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۴۱ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
أَسْتَخِيْثُ - (رَوَاهُ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَشْهُرِيَّ
وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ

۲۳۴۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا يَوْمَ
الْغَنَاقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ
بَلَغَتِ الْعُقُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اللَّهُمَّ اسْرُ
عَوْرَاتِنَا ذَا مِنْ رَدَّعَاتِنَا قَالَ ضَرَبَ اللَّهُ دُجُوبَهُ
أَعْدَانِهِ بِالزَّرِيْعِ وَهَزَمَ اللَّهُ بِالزَّرِيْعِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۳۴۳ وَعَنْ بَرْيَدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ
إِنَّكَ خَلَقْتَ هَذِهِ السُّوقَ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعَزَّهُ

نے تجھ کو پیدا فرمایا یہ کلمات بھی تین مرتبہ فرماتے۔ پھر فرماتے اس
نہا کی حمد ہے جو ماہ گزشتہ کو لے لیا گیا اور یہ مہینہ عطا فرمایا۔

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زیادہ متفکر ہو وہ اس طرح دعا کرے
نہاوند میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور بندگی کا بیٹا ہوں تیرے زیرِ اقتدار
ہوں میری پیشانی تیرے دستِ قدرت میں ہے مجھ پر تیرا حکم جاری ہے
تیرا فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ یہ تیرے ہر اُس نام کے ساتھ سال کرتا ہوں
جس کے ساتھ تو نے خود کو مسمیٰ کیا یا جسے اپنی کتاب میں نازل کیا یا اپنی مخلوق میں سے
میں کہ کھلا اپنے بندوں میں سے کسی کو بتایا یا پردہ غیب میں جو اختیار کیا کہ قرآن کریم کو میرے
قلب کی باریک بینی سے تلاوت کا مادہ بنا دے جب بندہ اس طرح دعا کرتا ہے تو اللہ
تعالیٰ اس کے علم کو دور کر دیتا ہے اور پریشانیوں کو آسانیوں میں تبدیل
کر دیتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارا معمول یہ تھا کہ
جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور نیچے اترتے تو تسبیح بیان کرتے تھے

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اس طرح دعا فرماتے تھے اے حییٰ و قیوم میں
تیری رحمت سے مدد طلب کرتا ہوں (جامع ترمذی نے اس حدیث کو غریب
اور غیر محفوظ بتلایا ہے۔)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگِ خندق
کے دن ہم (صحابہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اب تو
دل گردن تک آگئے ہیں (پریشانی کی حالت کا بیان) کیا کوئی ایسی دعا
ہے جس کو ہم پڑھیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! اس طرح دعا کرو خداوند
ہمارے پیروں کی پردہ پوشی کر اور خوف سے امان دے۔ ابوسعید خدری
فرماتے ہیں ہوا کی تیزی سے دشمنوں کے چہرے پھر گئے اور اس ہوا دشمن کو شکست دیدی۔

حضرت سیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بائرا میں جاتے تو یہ کلمات فرماتے۔ اللہ کا نام سیر سے آئے
۔ لا ندنا اہم اس ۔ لا اور جو کچھ اس ۔ اے اللہ! طلب کرتے

بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُصِيبَ فِيهَا صَنْعَةً خَاسِرَةً -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

ہیں اور اس کے شر اور جو اس میں برائی ہے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔ خداوند
میں پناہ مانگتا ہوں اس مصیبت سے جو کہاں پہنچنے والی ہو۔

(زیاتی دعوات کبیر)

بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ

پناہ طلب کرنے کا بیان

پہلی فصل

۲۳۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْمَلَكِ
وَدَرْكِ الرَّقَاءِ وَسُوءِ النَّصَاةِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصیبت کی مشقت، بد بختی آنے، تقدیر کی برائی اور
دشمنوں کی مسرت سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَوْدَنِ وَالْجُنُونِ
وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفُتْنَةِ الدِّينِ
وَعَذَابِ النَّجَالِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تفکرات، غم، بے چارگی، سستی
بزدلی، کج روی، قرض اور دشمنوں کے قلب سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَالْهَرَمِ وَالْمَغْتَمِ وَالْمَأْثِمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغَيْبِ وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْغَمِّ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
اللَّهُمَّ احْمِلْ خَطَايَايَ بِمِلَّةِ الشَّيْخِ وَالْبَرِّ وَتَقِ
قَلْبِي كَمَا يُتَقَى السُّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّاسِ وَبَاعِدْ
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے سستی طویل عمر قرض
اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند میں دوزخ کے عذاب الگ کے
نقصانات، قبر کے فتنہ اس کی برائیوں، دجال کے فتنوں اور اس کے شر سے
پناہ طلب کرتا ہوں۔ خداوند میرے گناہوں کو رت اور اولوں کے پانی
سے دھو ڈال۔ خداوند میرے دل کو پاکیزہ کر دے جس طرح کہ میلا کپڑا
سے صاف ہو جاتا ہے۔ خداوند میرے گناہوں کے درمیان ایسا ہی
بعد پیدا کر دے جیسا کہ تو نے مشرق و مغرب میں بعد رکھا ہے۔

(متفق علیہ)

۲۳۴۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ لِقَائِي لِقَائِي لِقَائِي

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے بیکسی،
سستی، بزدلی، بخل، طویل عمر اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔
خداوند میرے نفس کو تزکیہ عطا فرما اور اس میں خشیت پیدا کر خداوند

أَنْتَ خَيْرُ مَنْ ذَكَرْتَهُمَا أَنْتَ وَلِيَّتُهُمَا دَمَوْلُهُمَا اللَّهُمَّ صَلِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ دَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ
مِنْ لَفْسٍ لَا تَشْبَعُ دَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا-

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ
دُعَائِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ صَلِّ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ
فُجَاءَةِ لِقَاءِكَ وَجَبْوَغَةِ سَخَطِكَ-

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ-

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۵۰ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْكَمْتُ وَبِكَ
أَمِنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَالْبَيْتُ أَمْنٌ وَبِكَ خَافَمْتُ
اللَّهُمَّ صَلِّ أَعُوذُ بِعِزِّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي
أَنْتَ الْغَيُّ الْغَيُّ لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْوَاسِعُ الْيَوْمُ وَالْآخِرُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ دَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ
لَفْسٍ لَا تَشْبَعُ دَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْمَعُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو النَّسَائِيُّ عَنْهُمَا)

۲۳۵۲ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبِّينَ وَالْبَحْلِ

تو بہترین تزکیہ فرمانے والا کارساز اور مالک مطلق ہے۔ خداوند میں تجھ
سے نفع نہ دینے والے علم اور ایسے دل سے جس میں خوف (خدا) نہ ہو اور
ایسے نفس سے جس میں سیری نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو پناہ
مانگتا ہوں (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی خداوند میں تجھ
سے نعمت کے زائل ہونے کو نہ ختم ہونے۔ ناگہانی عذاب اور تیرے
غضب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے خداوند میں تجھ سے اپنے اس کام کی برائی
سے جو میں نے کی ہے یا نہیں کیا پناہ مانگتا ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں تیرے
اسلام کو قبول کیا تجھ پر ایمان لایا۔ تجھ پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع ہوا
تیری مدد سے میں نے جنگ کی۔ خداوند میں تیری عزت و جلال کی پناہ میں آتا
ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھے گمراہ نہ کرنا۔ تو ایسا زندہ ہے جس کو
کبھی موت نہیں آئے گی جبکہ جن و انس کو موت آئے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں ان چار باتوں
سے تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ایسے علم سے جو نافع نہ ہو ایسے دل
سے جس میں خشیت نہ ہو ایسے نفس سے جس کو کبھی سیری نہ ہو۔ اور ایسی دعا
جو مقبول نہ ہو (احمد ابو داؤد ابن ماجہ جامع ترمذی نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ
بن عمر سے روایت کیا اور نسائی نے دونوں راویوں سے روایت کی ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ بزدلی۔ کنجوسی۔ برسی عمر اسیدہ

وَسُوْرَةُ الْعَمْرِ وَفِتْنَةُ الْمُتَدْرِ وَعَذَابُ الْقَدْرِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۳ وَعَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

الْعَمْرِ وَالْفِتْنَةِ وَالْيَاثَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ

أُظْلِمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۴ وَعَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاةِ وَالنِّفَاقِ

وَسُوْرَةِ الْاِخْلَاقِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۵ وَعَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ فَزَاةٍ

يُشْرِي الصَّغِيْرَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بَشَرَتُ

الْبَيْطَانَةِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ

الْجُدَاوِرِ وَالْجُنُونِ وَمِنْ سَبِي الْأَسْقَامِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۷ وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُتَكَرِّرَاتِ

الْاِخْلَاقِ وَالْاِعْتِمَالِ وَالْاَهْوَاءِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۸ وَعَنْ مُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حَمِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمْتَنِي تَعْوِيْذًا أَعُوْذُ بِهِ قَالَ

قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ

وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيَّتِيْ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۳۵۹ وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهَمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ

كَيْ فَتَنَ أَوْ قَبْرَ كَيْ عَذَابٍ مِنْهُ سَ پناه طلب کرتا ہوں۔

(ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فقر، معاشی

کی اور ذلت سے پناہ مانگتا ہوں خداوند میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ (ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے اختلاف

نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں (ابو داؤد و نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں فاجر سے پناہ طلب کرتا ہوں

کیونکہ وہ برا ہمزاد ہے اور میں خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری

عادت ہے۔

(ابو داؤد و نسائی - ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں برص - جنام - جھولنا اور

بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ابو داؤد و نسائی)

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے خداوند میں برے

اخلاق و اعمال اور بری خواہشات سے پناہ مانگتا ہوں۔

(ترمذی)

حضرت شعیب بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا نبی اللہ

مجھے ایسا عمل تعلیم فرماتیں جس کا میں درد کروں تو آپ نے فرمایا (اس

طرح دعا کرو) خداوند میں اپنی سماعت بصارت - لہو - قلبی اور رازہ

مردمی کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں (ابو داؤد و ترمذی - نسائی)

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند میں تجھ سے پناہ

وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَيْتِهِ مِثْرَ
ذَلِكَ وَمِنْ تَعَالِيهِمْ وَمِنْهُمْ كَتَمَهَا فِي مَسْلُوقٍ شَرِّ
عَلَيْهَا فِي عُنُقِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ)

۲۳۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ أَتِلْهُمُ أَدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ أَسْتَجَارَ مِنْ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ أَلْهِمُ أَجْرَهُ مِنَ النَّارِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَمِيُّ)

تیسری فصل

سے پناہ طلب کرتا ہوں ان کلمات کو پڑھنے سے شیطان کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ جناب عبداللہ بن عمر و دعائیہ کلمات اپنے بچوں کو یاد کرتے تھے اور کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

(الوداد الفاظ حدیث بحوالہ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت یہ التجا کرتی ہے خداوند اس کو جنت میں داخل کر دے اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو دوزخ درخواست کرتی ہے۔ خداوند اس کو آگ سے محفوظ فرما دے۔

(ترمذی۔ نسائی)

۲۳۶۵ عَنْ التَّغْلIFI أَنَّهُ كَتَبَ الْأَحْبَابُ قَالَ لَوْلَا
كَلِمَاتُ أَقْوَمُ لَهُكَ لَجَعَلْتُ يَهُودَ حِمَارًا فَكَيْفَ
لَهُ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ
شَيْءٌ أَعْظَمُ مِنْهُ وَيَكَلِّمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ الَّتِي لَا
يُحَادِثُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِدٌ كَرِيماً سَمَاءُ اللَّهِ الْحُسْنَى مَا
عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ
وَبَدَأَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۲۳۶۶ وَعَنْ مُسْلِمٍ أَنَّ ابْنَ جُرُوحٍ قَالَ كَاتِبِي
يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ دَعَا ابْنِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُمْ فَقَالَ ابْنُ
بَيْتٍ عَنْهُمْ أَخَذَتْ هَذَا أَكْتُبُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُمْ فِي دُبُرِ
الصَّلَاةِ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ
يَنْكُرُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ وَرَوَى أَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَ
عِنْدَهُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ -

۲۳۶۷ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِأَلَمِ اللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ

حضرت تغلق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب کعب احبار کہتے تھے کہ اگر میں یہ چار کلمات نہ کہتا تو یہودی مجھے گدھا بنا ڈالتے جب ان سے معلوم کیا گیا وہ کلمات کیا ہیں تو انہوں نے بتایا "میں پناہ طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظیم ذات سے جس سے بڑا اور کوئی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان جامع و مانع کلمات کے ساتھ جن سے نیک و بد کوئی تجاوز نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے اس اسماء صفات کیساتھ جسکو میں جانتا ہوں یا انکا علم نہیں رکھتا۔ اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسکو ایسے پیدا

حضرت مسلم بن ابی بکر روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے خداوند میں کفر فقر اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں سر لکھا کہتم ہیں کہ میں بھی یہ دعائیہ کلمات پڑھنے لگا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے یہ دعا کہاں سے سیکھی تو میں نے کہا آپ سے اس وقت انہوں نے بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے تھے (نسائی) لیکن جامع ترمذی نے ہر نماز کے بعد کے الفاظ نقل نہیں کئے لیکن امام احمد نے الفاظ حدیث میں ہر نماز کے بعد کا ذکر کر لیا ہے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے سنا خداوند میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں

کی اس کو چھپایا اور اپنی کتب سے قطع و برائ کر دیا (مذکور)

ایک مرتبہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کفر اور قرمن کو
برابر سمجھتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! دوسری روایت کے مطابق
یہ دعا اس طرح منقول ہے خداوند میں کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں
ایک شخص نے کہا کیا یہ دونوں برابر ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! (نسائی)

وَالَّذِينَ قَالُوا نَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعَدِلَ الْكُفْرُ بِالذِّنِّ
قَالَ نَعَمْ دَفَنِي رِدَايَةَ اللَّهِ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ
وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَيَعْنِي لَدُنَّ قَالَ نَعَمْ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعائیں

پہلی فصل

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ان الفاظ سے دعا فرماتے
تھے خداوند میری ان خطاؤں میری لاعلمی اور میرے اپنے کاموں میں
امراف اور میری کمزوریوں کو چھین تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے ان سب
کو بخش دے خداوند میری یہ جانکوششوں بیودہ گوں بقصد اور بلا قصد
مجھ سے سرزد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرما دے۔ خداوند میرے اگلے
پچھلے ظاہر اور پوشیدہ گناہوں کو رحمن کو تو خوب جانتا ہے معاف فرما دے
میری ذات پیش منظر اور پس منظر میں ڈالنے والی ہے اور تو ہر چیز پر قادر
ہے۔ (متفق علیہ)

۲۳۴۸ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ
اعْفُ عَنِّي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَلَا تَسْرِقْ فِي أَمْرِي وَمَا
أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي جَهْلِي وَهَوْلِي
وخطائي وحملي وكل ذاك عندي اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقْتَدِرُ وَأَنْتَ الْمُتَوَكِّلُ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند دین کو میرے لئے بہتر اور کسان
فرما جو میرے کانوں کا نگران ہے اور دنیا کو میرے لئے بہتر کر دے جس میں
میرے لئے معاش ہے اور آخرت کو میرے لئے بہتر فرما کیونکہ مجھے وہیں
لوٹنا ہے۔ میری دنیاوی زندگی میں ہر کار خیر کی زیادتی فرما اور میری موت کے
ہر شر سے مجھے راحت عطا فرما۔

۲۳۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي
هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ لِي حَيَاةً
زِيَادَةً فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے
خداوند میں تجھ سے ہدایت پر ہیز گاری حرام روزی سے باز رہنے اور
تو نگری کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

۲۳۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالشُّقَى وَالْعِقَابَ وَالْعِقَابَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۲۳۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي سَبِيلَ دِينِي وَ
 أَكْرَبِ الْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّوْبَى وَبِالْإِسْلَامِ
 سَدَادَ السُّبُوحِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
 ۲۳۴۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَمَعَ عِلْمَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَدْعُوَهُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي
 وَارْزُقْنِي -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاؤِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ ارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۳۴۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ اجْنُبْنِي عَلَى
 وَالْأَصْرِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَلَا تَمْكُنْ لِي وَلَا تَكْمُلْ عَلَيَّ
 وَاهْدِنِي وَتَسِيرَ الْهُدَى لِي وَالْأَصْرِي عَلَى مَنْ بَغَى
 عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاحِبًا
 لَكَ مَطْوَعًا لَكَ مُخْبِتًا لَكَ أَذَاهًا مُنِيبًا رَبِّ
 تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاجْعَلْ حَوْبَتِي وَاجِبٌ دَعْوَتِي
 وَتَبِتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُكْ
 سَبِيلَ صِدْقِي -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْكَبِرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا
 اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ
 الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح دعا کرو خداوند! مجھے ہدایت عطا فرما
 مجھے سیدھا رکھ! آپ نے فرمایا کہ ہدایت سے سیدھے راستے کا تصور کرو اور
 سیدھا رکھنے سے نظر کی راستی کا تصور رکھو۔ (مسلم)
 حضرت ابو مالکؓ بھی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
 کہ جب کوئی شخص اسلام لانا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز
 سکھاتے اور اس سے فرماتے کہ ان الفاظ سے دعا کرو خداوند! میری مغفرت
 فرما مجھ پر رحم فرما۔ مجھے ہدایت عطا فرما مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا
 فرما۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات اکثر یہ ہوتے تھے خداوند! ہمیں دنیا اور آخرت
 میں نیکیاں عطا فرما اور ہمیں عذاب قبر سے محفوظ رکھ۔
 (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرمایا کرتے تھے خداوند! میری مدد فرما
 اور میرے مقابلہ میں دشمنوں کی مدد نہ کر۔ مجھ کو فتح عطا فرما اور مجھ پر
 کسی کو غلبہ نہ دے۔ میرے لئے تیسرے فرامیرے مقابل کی تدبیر میں مدد نہ کر
 مجھے ہدایت دے اور اس کو مجھ پر آسان کر دے اور جو مجھ سے بغاوت کرے
 مجھے اس پر غلبہ عطا فرما اسے میرے رب تو مجھے اپنا شکر کرنے والا۔ اپنا
 ذکر کرنے والا۔ اپنا مطیع۔ اپنی جانب رجوع ہونے والا۔ تجھ سے عاجزی
 کرنے والا اور تجھ سے تقویٰ کرنے والا بنا۔ خداوند! میری توبہ کو قبول فرما۔ میرے
 گناہوں کو مٹا دے۔ میری دعا کو قبولیت عطا فرما میری بات کو سچا کر میرے
 قلب کو ہدایت عطا فرما میرے قلب کی سیاہی کو دور فرما۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے تو ان پر گریہ طاری ہوا پھر آپ نے فرمایا
 اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد کسی کو عافیت
 سے بڑھ کر اور کوئی دولت عطا نہیں ہوتی۔

وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ
إِسْنَادًا -

۲۳۴۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جُبَلًا جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ
قَالَ سَلِّ بِرَبِّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
كُنَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ
الدُّعَاءِ أَفْضَلُ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ كُنَّ آتَاهُ فِي
الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ وَمِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا
أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَقَدْ أَفْلَحْتَ -

(رواه الترمذی و ابن ماجہ و قال الترمذی
هذا أحاديث حسن غریب إسناداً)

۲۳۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْخَطَمِيِّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي
دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي
حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِنْهُمَا أَحِبُّ فَاجْعَلْهُ
قُوَّةً لِي فِيهِمَا أَحِبُّ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي عَيْتِي وَمَا
أَحِبُّ فَاجْعَلْهُ ذِرَاعًا لِي فِيهِمَا تُحِبُّ -

(رواه الترمذی)

۲۳۴۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ
بِهِمْ لِأَوَّلِ الدُّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ اقْضِ لَنَا مِنْ
حَسْبِكَ مَا نَعُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ
عَمَلِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْبَقِيَّةِ مَا
تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَتَمِيعَتَا
بِأَسْمَاعِنَا وَابْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانصُرْنَا
عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا
وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا الْآخِرَةَ مِنَّا وَلَا تَبْلُغْ عَلَيْنَا

ابن ماجہ لیکن جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن
اور غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکر عرض کیا یا رسول اللہ کوئی
دعا افضل ہے تو آپ نے فرمایا پروردگار سے سکون اور دنیا و آخرت کے
کاموں میں معافی طلب کرو اس شخص نے دوسرے دن اکر یہی سوال کیا تو
آپ نے وہی جواب دیا پھر تیسرے دن اکر اس نے وہی سوال کیا تو آپ
نے وہی جواب دیکر فرمایا جب میں دنیا و آخرت میں عافیت اور معافیت ملے گی تو
فلاح حاصل ہوگی۔

(ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ حدیث حسن

اور غریب ہے)

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ دعائیں یہ کلمات فرماتے تھے
خداوند مجھے اپنی محبت اور جس کی محبت مجھے تیرے ساتھ نفع پہنچائے
عطا فرما خداوند! تو نے مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی جس کو تو
محبوب رکھتا ہے۔ اس کو میرے لئے تقویت کا سبب بنادے اور اس پر ہر گز
میری پسندیدہ چیز جس کو تو نے مجھ سے سمیٹ دیا ہے اور جس کو تو محبوب
رکھتا ہے اس سے مجھے بے نیاز کر دے (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اٹھتے تو ان کلمات کے ساتھ حاضرین
دعا کہ لئے دعا فرماتے۔ خداوند! تو ہمیں اپنی اتنی خشیت عطا فرما جو
ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی طاعت کی
اتنی توفیق دے جس کے سبب تو ہم کو داخل جنت فرما دے اور ہمیں
اتنا یقین عطا کر کہ دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں خداوند! زندگی
میں ہمیں ابھی سماعت بشارت اور قوت عطا فرما جو ہماری دنیا سے واپس
پر ہمارے ساتھ ہوں اور ہماری کینہ کشی کو ہمارے دشمنوں کیسے کر دے
اور جو ہم پر ظلم کرے ہمیں اس پر غلبہ عطا فرما اور دنیا کو ہمارے اور ہمارے
علم کے لئے مرکز آزمائش نہ بنا اور جو ہم پر رحم نہ کرے اس کو ہم پر

وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مِنْ لَدُنْكَ حَتَّى نَسْأَلَكَ

غلبہ نہ عنایت کر۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ)
۲۲۷۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي بِمَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لِسَانًا)

(جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا فرماتے تھے خداوند جو علم تو نے مجھے عطا فرمایا اس سے مجھے نفع عطا فرما۔ میرے علم میں زیادتی کر اور مجھے علم نافع عطا فرما۔ ہر حالت میں اللہ کی حمد ہے اور میں دوزخیوں کی حالت سے پناہ مانگتا ہوں۔ (ابن ماجہ جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور غریب ہے)

۲۲۸۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَهُ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَإِنْ نَزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَعَنَّا سَاعَةً فَسَرَى عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا يَدِيَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا دَلًّا وَتَقْصُصْنَا وَآلِيسْنَا دَلًّا لَوْهًا وَأَعْطِنَا وَلَا تَعْرِمْنَا وَآيِسْنَا وَلَا تُؤْيِسْنَا عَلَيْنَا وَآرِضْنَا وَآرِضْنَا اللَّهُ قَالَ أَنْزَلَ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ أَخْلَجَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ کے منہ سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی تھی ایک مرتبہ نزول وحی کے وقت ہم آپ کے پاس ٹھہرے رہے جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو نبی علیہ السلام نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح دعا فرمائی خداوند ہم میں آزمائش فرما کی نہ کر ہم کو عزت عطا فرما ذیل نہ کر۔ ہمیں بھلائی عطا فرما اس میں کمی نہ کر ہم کو بزرگی عطا فرما ہم پر کسی کو بزرگی نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور راضی رہ ہم سے دھوکے بعد نبی علیہ السلام نے فرمایا مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عامل ہوگی۔ وہ داخل جنت ہوگا اس کے بعد قد افلح المؤمنون سے لے کر دس آیات کی تلاوت فرمائی (احمد ترمذی)

تیسری فصل

۲۲۸۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ إِنْ دَعَا مُنْزِلَ الْبَصَرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَادْعُهُ أَنْ يَسْأَلَكَ فِي عَمَلِكَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ قَلْبِي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِبَيْتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنْ تَجَمَّعَتْ بِكَ إِلَيَّ رِقِي لِيَقْضَى لِي حَاجَتِي هَذَا اللَّهُمَّ فَشَبِّعْهُ فِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے عافیت کی دعا فرمادیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں اور چاہو تو اس پر صبر کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تو اس نابینا نے کہا آپ دعا فرمادیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا پڑھو۔ خداوند! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے ہی رحمت (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے میں آپ کے درمیان اپنے رب کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہوں حاجت کو پورا فرمادے خداوند! نبی علیہ السلام کی شفاعت کو میرے حق میں قبول فرمے (جامع ترمذی)

اس حدیث کو حسن اور غریب بتایا ہے

۲۳۸۲ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 ۱۵ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ دَاوُدُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي
 يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي
 وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يَجُودُ عَنْهُ يَقُولُ
 كَانَ عَبْدًا بَشَرًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
 حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۳۸۳ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى
 ۱۶ بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَوةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ
 الْقَوْمِ لَقَدْ حَقَّقْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَوةَ فَقَالَ أَمَا
 عَلَيَّ ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَوَاتٍ مِمَّنْ مَثَلَتْ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ
 رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ كَتَبَ عَنْ نَفْسِهِ قَالَهُ
 عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِالصَّلَوةِ اللَّهُمَّ
 يَعْلَمُكَ الْغَيْبُ وَحَدَّثَكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْنِي
 مَا عَلِمْتَ الْخَلْقَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ
 الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ فِي الْغَيْبِ
 وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ
 وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغَنَى وَالْفَقْرِ وَأَسْأَلُكَ
 نَوْحًا لَا يَنْفَعُ دَاوُدَ أَسْأَلُكَ قُوَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ
 وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ سَبَدَ
 الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى
 وَجْهِكَ وَالشُّرْقَى إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ صَرَاءٍ مُفْتَرٍ
 وَلَا فَنَاءٍ مُضَلٍّ اللَّهُمَّ رَبَّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَ
 اجْعَلْنَا هِدَاةً مُهْتَدِينَ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۳۸۴ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُورِ الْعَجْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ان الفاظ کہیں
 دعا فرماتے تھے۔ خداوند میں تیری اور تیرے چاہنے والوں کی محبت طلب
 کرتا ہوں اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک رسائی کرا
 دے۔ اسے مالک و مولیٰ اپنی محبت کو میری اپنی ذات۔ مال۔ اہل و عیال
 اور غنڈے پانی کی محبت پر فوقیت عطا فرما۔ نبی علیہ السلام حضرت داؤد
 علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح فرماتے تھے کہ بناب داد بہت زیادہ
 عزت کرنا والوں پر۔ جامع۔ یہ حسن وغیرہ۔

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے
 ہیں کہ جناب عمار بن یاسر نے ایک مرتبہ ہمارے ساتھ غار ادا کی ... تو
 نہایت مختصر نماز پر بھی قورقوں نے کہا کہ آپ نے یہی اور مختصر نماز پڑھائی۔
 جناب عمار نے فرمایا کوئی بات نہیں میں نے اس دوران کئی دعائیں مانگی ہیں
 جن کو ہم نے نبی علیہ السلام سے سنا تھا۔ جب نبی علیہ السلام کھڑے ہوئے
 تو آپ کے پیچھے ایک صاحب چلے جو میرے والد تھے وہ خاموشی سے چلتے
 رہے لیکن بعد میں اس دعا کے متعلق معلوم کیا اور اگر اپنی قوم کو وہ دعائیں
 و الفاظ دعا خداوند میں تیرے عالم الغیب ہونے اور مخلوق پر قدرت رکھنے
 کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں مجھے اس وقت تک زندہ رکھ۔ جب تک
 تیرے علم میں میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے موت پہنچے نہایت بیکار
 علم میرے لیے تو بہتر ہو اسے اللہ اس غیب شہادت میں تیرے عرف کا سالی کرتا ہوں اور
 غم و سرور میں تجھ سے کلمہ حق کہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں مالدار کی اور غربت
 میں تجھ سے میانہ روی اختیار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں تجھ سے ایسی نعت
 طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو
 ہمیشہ رہے۔ اور فقرا کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور مرنے کے بعد
 زندگانی ٹھنڈک کا طالب ہوں مالک و مولیٰ میں تجھ سے تیرے دیدار کی لذت
 طلب کرتا ہوں تیری لقائے شوق کا ایسے انداز میں طالب ہوں کہ میں تو
 فتنے میں پڑوں اور نہ نقصان اٹھاؤں خداوند ہمیں ایمان کی ریت سے
 مزین فرما۔ اور ہمیں سیدھا چلنے والوں کا راہنما بنا (نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم فجر نماز کے بعد اس طرح دعا فرماتے خداوند میں تجھ سے

نفع دینے والے مہم، مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا سوال کرتا ہوں۔

(احمد ابن ماجہ - بیہقی دعوات کبیرا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہے جس کو میں کبھی ترک نہیں کرتا وہ یہ ہے خداوند مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیرا خوب شکر کروں اور بہت زیادہ ذکر کروں تیرے احکامات کی پابندی کروں اور تیری نصیحت کو یاد کروں (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے خداوند اے مجھ سے صحت (پرہیزگاری) حسن خلق اور تقدیر پر راضی رہنے کی توفیق طلب کرتا ہوں (ترمذی)

حضرت ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا۔ خداوند اے میرے قلب کو نفاق سے میرے عمل کو ریاکاری سے میری زبان کو جھوٹ اور میری آنکھ کو نینات سے محفوظ فرما دے اسے مالک و مول تو آنکھ کی خیانت اور دل کے حال کو جانتا ہے۔

(دعوات کبیرا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے یہ صاحب طویل العمری کی وجہ بہت کمزور اور ادھر بندہ کی طرف کمزور ہو گئے تھے ان سے بنی علیہ السلام نے دریافت فرمایا تم نے اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کی تھی تو اس مریض نے کہا میں اب کلمہ کہ لا الہ الا اللہ دعا کرتا تھا خداوند اگر تو مجھے آخرت میں عذاب دینا چاہتا ہے تو مجھے دنیا ہی میں جلد عذاب دے دے یہ سن کر بنی علیہ السلام نے فرمایا تم اس کی طاقت اور استطاعت تو نہیں رکھتے تم نے یہ دعا کیوں نہ کی خداوند تو مجھے دنیا اور آخرت میں بھلائی سے ہمکنار کرے اور میں نار و دوزخ سے محفوظ فرما دوں گے میں اس مریض نے اس طرح دعا کی تو اللہ نے اسکو صحت عطا فرمائی (مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے صحابہ نے عرض کیا اپنے نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے تو بنی علیہ السلام نے فرمایا نفس کو ایسی آفتوں میں مبتلا کرے جس کی طاقت نہ ہو

کافراً و عملاً متقرباً و رزقاً طیباً۔ (رداء احمد و ابن ماجہ و البیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۳۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاؤُ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُهُ إِلَّا لِمَنْ أَجْعَلَنِي أُعْطِيَهُ شُكْرَكَ وَكَثْرُ ذِكْرِكَ وَأَتِيَهُ نَصْحَكَ وَاحْفَظْ دُمَيَّتَكَ۔ (رداء الترمذی)

۲۳۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْبَقَاءَ وَ الْحَقَّ وَالْأَمَانَةَ وَحَسَنَ الْخُلُقِ وَالْوَسْطَاءَ الْعَدْلِيَّةَ۔ ۲۳۸۷ وَعَنْ أُمِّ مَعْبُدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ الْبَغْيِ وَالْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورَ۔

(رداء البیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۳۸۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَدَّ حَفَّتَ قَصَادَ وَشَلَّ الْغَمْرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللَّهَ بِسْمِي أَوْ تَسْأَلُهُ رِأْيَا قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاتِبِي بِهِ فِي الْأَخِرَةِ فَجَعَلَنِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيعُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْأَخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ الشَّارِكُ قَالَ دَعَا اللَّهُ بِهِ فَشَفَّاهُ اللَّهُ۔

(رداء مسلم)

۲۳۸۹ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْهَلَاكِ لِمَا لَا يُطِيقُ۔ (رداء الترمذی و ابی ماجہ و البیہقی)

فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنِ عَوِيْثٍ -

۲۳۹۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً قُلْ مَا وَجَّهَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَزَّ وَجَلَّ فِي رَجُلٍ مِنْ رَجُلٍ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَوَقَّى النَّاسُ مِنَ الْأَهْلِ وَالْأَمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِّ وَالْمُغْضِلِ -

(رداء الترمذی)

(ترمذی) ابن ماجہ ہی در شعب ایمان جماع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعا تعلیم فرمائی کہ جو شخص کسی شخص سے کہے کہ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو اس شخص سے جو تو لوگوں کے مال و مال میں رحمت فرماتا ہے جو نہ گمراہ ہوتے ہیں اور نہ گمراہ کرتے ہیں۔

(ترمذی)

کتاب المناسک

ارکان حج کا بیان

پہلی فصل

۲۳۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلْتُ عَامِيَّارَسُولَ اللَّهِ فَهَكَكَ حَتَّى قَالَتْهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَكِنِّي اسْتَطَعْتُ ثُمَّ قَالَ دَرْدُ فِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكٌ مَنْ كَانَ مَبْلُوكًا بِكَلِمَةٍ مِنْ سَوَاءٍ وَأَخْبَلَهُمْ عَلَى أَلْبَابِهِمْ قِيَادًا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعُوا وَلَا أَكْهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ قَدْ عَصَوْهُ -

(رداء مسلم)

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْعَمَلِ أَفْضَلَ قَالَ إِيْمَانٌ يَا شُوْدَرَسُولُ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجَهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ -

(متفق علیہ)

۲۳۹۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ بِلَهْفٍ يَرْتَفُتْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَهُ كَيِّدٍ وَلَمْ يَلْمُؤْهُ -

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہذا تم حج کرو۔ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہر سال یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاموش رہے تو اس نے اپنے سوال کا تین مرتبہ اعادہ کیا۔ بعد میں آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج تم پر لازم ہو جاتا جو تمہاری استطاعت سے باہر ہوتا۔ آپ نے فرمایا جس بات سے میں صرف نظر کروں تو اس پر اصرار نہ کرو پہلے نبیوں کے ہمتی اپنے نبیوں سے سوالات کی کثرت اور اخلاکات کی وجہ سے ہلاک ہوئے جب میں تمہیں کسی بات کا علم دوں تو استطاعت کے مطابق عمل کرو اور جب کسی بات سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا سائل نے معلوم کیا اس کے بعد آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد عرض کی گئی کہ اس کے بعد آپ نے فرمایا مقبول حج (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کیلئے حج کیا اور اس کے درمیان کوئی غلطی نہ ہو لاکھ نہیں کیا تو وہ اس طرح واپس ہوگا جیسا کہ مالک پیٹ سے پیلا ہونے پر وقت قضا متفق علیہ

۲۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَعَفَاةٍ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.**

(متفق علیہ)

۲۳۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.**

(متفق علیہ)

۲۳۹۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ رُكْبًا بِالرُّوحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْعَوْمِ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ فَدَفَعْتُ إِلَيْهِ امْرَأَةً صَبِيحًا فَقَالَتْ أَيْ طَعْنُ أَحَبِّ قَالَ نَعَمْ وَ لَكَ أَجْرٌ.

(رواہ مسلم)

۲۳۹۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَشَعَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَوْ رَكْعَتَيْنِ شَيْئًا كَيْفَ لَا يَكْتُمُ عَلَى الذَّاحِلَةِ أَفَافْجَحُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوُطَايِمِ.

(متفق علیہ)

۲۳۹۸ وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَذَلِكَ مَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِمَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.

(متفق علیہ)

۲۳۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوتُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا نِسَاءٌ فِدَى امْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ فِي غَدَاةٍ وَكَذَلِكَ وَخَدَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَةً قَالَ اذْهَبْ فَاحْجِجْ مَعَ امْرَأَتِكَ.

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمو سے دوسرے عمو تک کا درمیان عرسہ لگنا ہوں کا کفارہ ہے اور مقبول حج کی جزا جنت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمو کا ثواب حج کے برابر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی ایک قافلہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا تم کون ہو تو انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں قافلہ والوں نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا آپ کا تعارف کیا ہے تو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ رب تعالیٰ کے فرشتے ہیں ایک زینبہ حج تیرے والد پر لازم ہو گیا ہے لیکن وہ اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ سولہ پر بیٹھ نہیں سکے کیا میں انکی طرف سے حج کر دیا تو آپ نے فرمایا ہاں ارادی کہتے ہیں یہ واقعہ حجة الوداع کا ہے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر دینی تھی لیکن اس کا انتقال ہو گیا نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے کہا ہاں تو آپ نے فرمایا اب اللہ کے قرض کو ادا کر اس کو ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ غیر عورتوں کے ساتھ تخفیف میں نہ بیٹھیں اور عورتیں محرم کے علاوہ کسی کے ساتھ سفر میں نہ جائیں۔ اس وقت ایک صحابی نے کہا کہ میرا تو ننان ننان غزوہ کے لئے مقرر ہوا ہے اور میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم جادو اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس وقت ایک عورت نے بچہ کو اٹھا

۲۲۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَسْتَأْذِنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُجْهِ فَقَالَ جَهَادُكُنَّ الْحَبَّةُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔ (متفق علیہ)

۲۲۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِ الْيَوْمِ وَلَا يَوْمَ غَدٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَخْرَجٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت بغیر محرم کے ایک رات اور دن کا سفر نہ کرے۔ (متفق علیہ)

۲۲۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّوْهُنَّ نَهْمٌ وَرِسْمٌ أَفَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِنَّ رِسْمٌ كَأَن يَرِيْدُنَّ الْحَبَّةَ وَالْعُمَرَةَ كَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَهَمَلُهُنَّ مِنْ أَهْلِهَا وَكَذَلِكَ كُنَّا الْكَافِرَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلَوْنَ مِنْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ (میںقات) ذوالحلیفہ (موجودہ نام بیر علی) شام والوں کے لئے جحفہ نجدیہ کیلئے قرن منازل میں والوں کے لئے یلمہ۔ یہ مقامات ان لوگوں کے لیے ہیں جو ان کی حدود میں رہتے ہیں یا جو شخص غیر علاقوں سے ان کی جانب گزر کر آئیں اور ان کی حدود سے باہر رہتے ہوں۔ ان کی حدود میں رہنے والے شخص اگر حج و عمرہ کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کیلئے اسکا گھر میںقات ہے اور یہ حکم حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ایک راستہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرے راستہ سے جحفہ ہے۔ عراقیوں کے لئے میںقات ذات عرق ہے نجدیوں کے لئے قرن اور یمنیوں کے لئے یلمہ ہے۔

۲۲۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالْقُرْبَيْنِ الْأَخْذُ الْجُحْفَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ مِنْ ذَاتِ عَدِيٍّ وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمُّوْهُ

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینہ میں ہوتے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ کیا تھا۔ ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا عمرہ اس کے اگلے سال اور ایک عمرہ کے لئے جعرانہ جنگ حنین کے بعد اموال غنیمت کی قسیم سے فارغ ہو کر روانہ ہوتے یہ تین عمرے ذی القعدہ میں ایک عمرہ حج کے ساتھ (ذی الحجہ میں)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۰۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَبَّتَيْ عُمَرَةٍ مِنَ الْحُلَايْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٍ مِنَ الْعَوَالِمِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٍ مِنَ الْيَمِينِ حَيْثُ قَسَمَ عَنْائِهِ حَتَّى يَنْفِي فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٍ مَعَ حَبَّتَيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۲۲۰۵ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی القعدہ کے مہینہ میں عمرہ کیا (بخاری)

لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے جنابا قرعہ بن حابس نے کھڑے ہو کر معلوم کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا جس کو تمہارے لئے ہر سال پورا کرنا مشکل ہو جاتا اب حج عمرہ میں صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور جو زیادہ مرتبہ کرے تو نفل ہے (احمد نسائی - داری)

۲۳۰۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَكُلُّ مَا لَاقِدْتُمْ مِنْ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُمْ نَحْنُ لَوَجِبَتْ وَلَوْ صَبَّحْتُمْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ مَطْلُوعًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسی سواری کا مالک ہو جو اسکو خانہ کعبہ تک پہنچا دے یا اس کے پاس اسخراجات سفر جنوں اسکے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر شاردانی ہے اور اللہ کیلئے ان لوگوں پر حج لازم ہے جو زاد راہ کی کفالت کر سکیں (بخاری) ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا اور اسکی سند محل نظر ہے کیونکہ حلال بن عبدہ بحمول اور عمارت ضعیف الحدیث ہیں

۲۳۰۷ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَجُلَةً يُكَلِّفُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا وَنَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجَةُ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى سَبِيلِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ فَالْحَارِثُ يُعْتَقُ فِي الْحَدِيثِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں ضرورت نہیں ہے (جہلا حجت کے باوجود حج و نحر نہ کرنا) (ابوداؤد)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُرْدَةَ فِي الرِّسَالَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا حج کا ارادہ ہو وہ اسکو پورا کرنے میں عجلت کرے - (ابوداؤد - داری)

۲۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج و عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں سنگدستی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جس طرح بھی میں لوہے سونے اور چاندی کا میل صاف ہو جاتا ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں (ترمذی - نسائی) جبکہ احمد اور

۲۳۱۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِيَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَكُلُّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبْثَ الْحَيَاةِ وَالذَّهَبَ وَالْفَقْرَ وَكَسْرَ الْحُجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ

أَحْمَدُ بْنُ مَلْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ (رواه الترمذی)

۲۳۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُجِيبُ الْحَجَّ

قَالَ النَّادُوا وَالرَّاحِلَةُ - (رواه الترمذی)

۲۳۱۲ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْعَاطِمُ قَالَ الشَّيْءُ الشَّيْءُ

فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى الْحَجَّ أَفْضَلُ قَالَ

الْعَبْرُ وَالشَّيْءُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ

قَالَ زَادَ وَرَاحِلَةٌ - (رواه في شرح الشُّنَّةِ وَرَدَى ابْنُ

مَاجَةَ فِي سُؤْنِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَنْكُرِ الْفَصْلَ الْخَبِيرَ)

۲۳۱۳ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعَقْبِيُّ أَنَّهُ آتَى الْمَشْرِقَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ آيَةَ

شَيْءٍ كَيْفَ لَا يَسْتَطِيعُ الْعَبْرُ وَالْعَمْرُ وَلَا الْفَلْعُ

قَالَ حُجَّةٌ عَنْ آيَةِكَ وَأَعْمَدُ -

(رواه الترمذی وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ الترمذی

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ صَحِيحِهِ)

۲۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَنَبِيِّكَ عَنْ شُبْرُمَةَ

قَالَ مَنْ شُبْرُمَةُ قَالَ أَخِي أَوْ قَرِيبِي قَالَ أَحَبُّتَ

عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّةٌ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّةٌ عَنْ

شُبْرُمَةَ - (رواه الشافعي وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۳۱۵ وَعَنْهُ قَالَ دَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ -

(رواه الترمذی وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۳۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَقَّتْ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عَرَقٍ -

(رواه أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۳۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مِمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهْلُ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ

ابن ماجة

۲۳۱۸

۲۳۱۹

۲۳۲۰

۲۳۲۱

۲۳۲۲

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو شہرہ کی جانب سے بلیک پکارتے سن کر اس سے دریافت فرمایا شہرہ کون ہے؟ تو اس شخص نے کہا میرا بھائی یا شہرہ (شک راوی) نبی علیہ السلام نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم اپنا حج کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا نہیں تو سرکارِ دو عالم نے فرمایا پہلے اپنا حج کر۔

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴

وَمِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَىٰ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَوَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک احرام باندھا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۳۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ فَلَا يَزِدُّوْنَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَخَرَّذَا قَدِ مَوَّأَ مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَوَكَّدَا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ یمن والوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ حج کیلئے آتے تو اپنے ساتھ زادراہ نہ لاتے اور میں اگر بھیک مانگتے اور کہتے کہ ہم تو متوکل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا زادراہ نیکر چلو اور بہتر زادراہ تقویٰ ہے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

۲۳۱۹ وَعَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ صَلَّى الرَّسَاءُ وَجِهَةً قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِمْ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ عورتوں پر جہاد ہے تو آپ فرمایا ہاں ایسا جہاد جس میں جنگ و جدل نہیں وہ حج و عمرہ ہے (ابن ماجہ)

۲۳۲۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ نَظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَائِشٌ فَكَانَ وَلَوْ يَحُجُّ فَلَيْسَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا قَلْبًا شَاءَ نَصْرَانِيًّا -

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو حج کی ادائیگی میں نہ تو کوئی ظاہری حاجت نہ ہو نہ وہ بیمار یا غریب ہو نہ وہ عورت کی وجہ سے رکاب ملکہ بلا وجہ حج نہ کیا اب اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہو کہ مرے یا نصرانی ہو کہ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

(نسائی)

۲۳۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَرُ قَدْ أَتَوْا دَعْوَةَ أَجَابَهُمْ فَلَنْ اسْتَغْفِرَهُ عَفَرَ لَهُمْ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا کریں گے تو قبول ہوگی اور اگر مغفرت چاہیں گے تو بخشے جائیں گے۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

(ابن ماجہ)

۲۳۲۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَقَدْ أَتَوْا ثَلَاثَةَ الْغَارِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مہمان تین ہیں مجاہد حج یا عمرہ کرنے والا۔ (نسائی، شعب الایمان)

۲۳۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْغَيْثُ الْحَاجُّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمَرَّةً أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَرَأَتْهُ مَغْفُورًا لَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نہ لڑکے کسی حاجی سے ملاقات ہو تو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اور اپنے لئے اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے بخشش کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے (احمد)

۲۳۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَارِيًّا شَقَّ مَاتَ فِي طَوْبِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَارِيِّ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج - عمرے یا جہاد کے ارادے سے گھر سے چلا اور راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شعب الایمان)

بَابُ لِاحْرَامِ وَالتَّكْبِيَةِ

احرام اور تکبیر (لبیک) کا بیان

پہلی فصل

۲۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحُلُمِهِ قَبْلَ أَنْ يُطَوَّفَ بِالنَّبِيِّ يَطِيبُ فِيهِ مِنْكَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دَرِيْعِ الطَّيِّبِ فِي مَعَارِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھوتے تو طواف سے پہلے بھی ایسی خوشبو لگاتی جس میں مشک شامل ہوتا۔ گویا کہ میں آپ کی مانگ میں اس خوشبو کے اثرات دیکھتی حالانکہ آپ احرام کی حالت میں ہوتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۶ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمِلُ مُلَبَّئًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَذَا لَوْلَا الْكَلِمَاتُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال کسی چیز سے جھے ہوئے تھے اور آپ کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیشک تمام حمد نعمتیں اور اقتدار تیرے لئے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں راوی کہتے ہیں ان کلمات میں اضافہ نہ کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۲۳۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ حَبْلَهُ فِي الْعِدْرِ وَاسْتَوْتَبَهُ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهْلَ مِنْ عِنْدِ مُسْعِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد ذی الحلیفہ کے قریب رکاب میں پیر رکھتے اور اونٹنی اٹھنے لگتی تو آپ تکبیر شروع کر دیتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۲۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُهُ بِالْحَجِّ مَرَلْنَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم راستہ میں بلندہ کاڑ سے بارگاہ النہار میں فریاد کرتے تھے (مسلم)

۲۳۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ زَوْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَلَهُمْ لَبَّيْرُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سفر حج میں حضرت ابو طلحہ کی سواری پر تھا تمام ساتھی صحابہ بلند آواز سے حج عمرہ کہتے تھے۔ (بخاری)

۲۳۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ فِيمَا مِنْ أَهْلِ يَعْمرُو دِمَاسًا مِنْ أَهْلِ يَحْيَى وَأَهْلُ يَحْيَى وَعُمَرُو دِمَاسًا مِنْ أَهْلِ يَالْحَيَّةِ وَأَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالْحَيَّةِ فَأَمَّا مَنْ أَهْلُ يَعْمرُو فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلُ يَالْحَيَّةِ أَوْ جَبَّةِ الْحَيَّةِ وَالْحَمْرَاءُ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْيِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ بِالْعَمْرُو إِلَى الْحَيَّةِ بَدَأَ فَأَهْلُ بِالْعَمْرُو ثُمَّ أَهْلُ يَالْحَيَّةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۲۳۳۲ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّ دِرْهَمًا لَهُ وَاعْتَسَلَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۳۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيَّ رَأْسَهُ بِالْوُسْطَى -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۳۴ وَعَنْ خَلَادِ بْنِ الشَّافِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي حُجْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْرًا مَعْنَاهُ أَنْ يَوْفَعُوا أَمْوَانَهُمْ بِالْهَلَالِ أَوْ الشَّيْئَةِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۳۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُكْبِتُ إِلَّا لَبَّيَّ مِنْ عَنْتِ يَمِينِهِ وَشَمَلِهِ مِنْ حَجْرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَنٍ عَتَى تَنْقُطُ الْأَرْضُ مِنْ هَهْنًا وَهَهْنًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم میں سے بعض نے عمرہ (تمتع کا) کا احرام باندھا بعض نے حج و عمرہ کے لئے (قرآن کا) احرام باندھا اور بعض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح صرف حج کے لئے احرام باندھا۔ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے لیکن جنہوں نے حج و عمرہ یا صرف حج کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام باندھے رہے اور حلال نہ ہوئے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر تمتع کیا بعض پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا۔

(متفق علیہ)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے سے پہلے لباس اتارا اور غسل کیا۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام باندھنے سے قبل) اپنے بالوں کو خطمی سے جھمایا۔ (ابوداؤد)

حضرت غلام بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل امین نے آکر مجھے بتایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھ کر بلند آواز سے تکبیر یا تلبیہ کہیں شک راوی (مالک۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں کے شجر و حجر اور مٹی کے ڈھیلے بھی لبیک پکارتے ہیں یہاں تک کہ زمین اور آسمان سے ختم ہوتی ہے (یعنی جانیں میں کنارہ زمین تک)

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

۲۲۳۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ مَذْيَظَ الْحُلَيْفَةِ وَكَعْبَتَيْنِ شَعَرًا إِذَا اسْتَوَتْ بِهَا النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهْلَ بِهَذَا لَوِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَيْكَ اللَّهُمَّ لَبَيْكَ لَبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَيْكَ وَالتَّوَعُّبُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْمُسْلِمِ)

۲۲۳۵ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَدَعَ مِنْ تَلْبِيَّتِهِ سَأَلَ اللَّهُ رِضْوَانَهُ وَلِحَبَّةٍ وَاسْتَفْعَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ -

(رَوَاهُ الثَّاقِبِيُّ)

تیسری فصل

۲۲۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا آوَدَ الْحَبَّةَ آوَدَ فِي الثَّانِي فَاخْتَمَمُوا فَنَدَا أَتَى الْبَيْتَ أَوْ أَحْدَمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۳۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَبَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَبْلُكَ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قِيدَ لَا شَرِيكَمَ هُوَ لَكُمْ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُوَ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

پہلی فصل

۲۲۴۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ سِنِينَ لَمْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا تو صحابہ میں اس کا اعلان کر دیا جب صحابہ سفر کے لئے جمع ہو گئے اور مقام مہدیا تک آ گئے تو وہاں سے احرام باندھا (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مشرکین تلبیہ اس طرح پکارتے خداوند میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے تم پر افسوس ہے بس بس خاموش ہو جاؤ لیکن مشرک برابر کہتے رہتے۔ مگر وہ جو تیز شریک ہے اس کا تو مالک ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اس کا تو بھی مالک ہے۔ وہ لوگ وہاں طواف اس طرح کیے کرتے (مسلم)

حجۃ الوداع کے واقعات

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں نو سال قیام فرمایا لیکن اس دوران حج نہیں کیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعات (نفل) پڑھتے اور جب مسجد کے قریب اونٹنی پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تو ان کلمات سے تلبیہ پڑھتے حاضر ہوں خداوند تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں سعادت مندی اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میرے رب میں حاضر ہوں۔ تیری طرف رجوع کیا اور عمل تیرے لئے ہیں۔ (متفق علیہ بالفاظ مسلم)

حضرت عمارہ بن خزمیہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی علیہ السلام تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا و جنت کی دعا فرماتے اور اس کی رحمت سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (شافعی)

يَعْبُرُ ثُمَّ أَذِنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَتَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِمَ قَعْدٍ مَلِكِيَّةً
بَشَرَ كَثِيرًا فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ
قَوَلَاتِ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ
فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَشْفِي رِيَّ يَثْرِبَ وَاحْشِرِي
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى
الْبَيْتِ أَوْ أَهْلَ بِالْوُجُودِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ حَبَابُ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا
نَعْبُدُ الْعُمَرَاءَ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ
الرُّكْنَ فَعَلَّاتِ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَشَمَّى أَرْبَعًا ثُمَّ
تَقَدَّمَ مَلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَدَّمَ وَأَتَّخَذَ قَامِرًا
مَقَامًا لِذَوَيْهِمْ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ مَبِيتًا
دَبَّيْنِ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَعَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَعَرَّجَ
إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا
فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَعَ لَأَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ
شَعَائِرِ اللَّهِ أَبْدَأُ بِمَا أَبْدَأَ اللَّهُ بِهِمْ قَبْدًا بِالصَّفَا فَرَفَعَ
عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ
اللَّهُ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ دَنَسَ
عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ
قَالَ مِثْلَ هَذَا امْلَأْ مَرَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَشَمَّى إِلَى
الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ
سَخَى كَهْفِي إِذَا سَبَّحْتَ شَمَّى حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ
عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ

دسویں سال جب آپ نے حج کا ارادہ کیا تو اعلان کر دیا کہ نبی علیہ السلام ہ
حج کا ارادہ ہے یہ سکر بہت سے لوگ مدینہ آ گئے اور حضور علیہ السلام کے ساتھ
کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو جناب اہل بیت علیہم السلام
کے یہاں جناب محمد بن ابی بکر مولد ہوئے تو جناب اسماء نے نبی علیہ السلام
سے معلوم کر لیا کہ اب میں کیا کروں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا غسل کرو اور
گدڑی لگا کر احرام باندھ لو یہاں نبی علیہ السلام نے مسجد میں دو رکعت نماز
پڑھی۔ اور قصود انا می اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اور جب اونٹنی مقام بیداء میں پہنچی
تو آپ نے ان الفاظ میں تلبیہ پڑھی میں حاضر ہوں خدا بندہ میں حاضر ہوں
میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام حمد اور نعمتیں تیرے
لئے ہیں تو صاحب اقتدار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ جناب جابر فرماتے ہیں
کہ اس وقت ہماری نیت حج کی تھی اور ہم عمرہ سے واقف بھی نہ تھے جب ہم
نبی علیہ السلام کے ساتھ خانہ کعبہ آئے تو آپ نے رکن کا استلام کیا اور سات
مرتبہ طواف کیا جس میں تین میں رمل کیا اور چار پھروں میں معمول کے مطابق
چلے۔ پھر مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت تلاوت کی کہ مقام ابراہیم کہ نماز کی
جگہ بناؤ اور اس طرح کھڑے ہوئے کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے
درمیان تھا ملک اور طواف کے مطابق وہاں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں جہیں
سورۃ اخلاص اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرمائی۔ پھر رکن کے پاس آئے
اس کو بوسہ دیا اور دروازہ سے صفا کی جانب چلے گئے اور صفا کے قریب
پہنچ کر کلمات ارشاد فرماتے بیشک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے
ہیں میں شروع کرتا ہوں جس طرح اللہ تعالیٰ نے شروع کیا۔ پھر سی کی ابتداء میں
صفا پر آئے وہاں سے خانہ کعبہ کو دو گھبراہٹ کی جانب منکر کے اشر کی تکبیر و
تحمید بیان کی اور کہا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی
شریک نہیں وہی اقتدار والا۔ لائق حمد اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا کہ
سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ اس نے اپنے بندوں
مدد فرمائی اور کفار کے لشکروں کو تینا شکست دی اس کے بعد دعا فرمائی اس
طرح یہ عمل تین مرتبہ کیا پھر صفا سے اتر کر مروہ کی جانب روانہ ہوئے جب
پہاڑی سے اتر کر ہموار جگہ آئے تو دوڑنے لگے لیکن جب اونچائی شروع
ہوئی تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آئے اور اس طرح پھر دعا پڑھیں
اور تسبیح و تہلیل کی جس طرح صفا پر کی تھی۔

اٰخِرُ مَكْرَاجٍ عَلَى الْمَرْدَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْدَةِ وَ
النَّاسِ نَحْنُ فَقَالَ لَوْ اَنِي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِى مَا
اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسْرِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَهَيَّ
كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجِدْ وَلْيَجْعَلْهَا
عُمْرَةً فَعَامَ سِرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ اَلَيْعَا مَتَا هَذَا اَمْرًا لَكَ فَتَبَكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ وَاجِدْنَا فِي
الْاُخْذَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجَّةِ مَرَّتَيْنِ
لَا بَيْتَ لِابْنِ اَبْدَى وَكَذَلِكَ مَرَّ عَلَى مِنَ الْيَمَنِ بِبَدَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتِ
حِينَ فَرَمْتِ الْحَجَّةَ قَالَ قُلْتُ اَللَّهُمَّ ارْزُقْنِي اِهْلًا
يَسَاءَ اَهْلًا يَهْ رَسُولُكَ قَالَ قَرَأْتَ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا
عَجَلَ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِمْ
عَلَى مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي آتَى بِدِ الْيَمَنِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانَّهُ قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا اِلَّا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ
فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّوْزَةِ تَوَجَّهُوا اِلَى مِنًى فَاهْتَلَوْا
بِالْحَجَّةِ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْعَجْزَ
ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ دَامَرَ يَقْبَتَةُ
مِنْ شَعْرِ قُصْرَبٍ لَهُ يَوْمَهُ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَكَّ قُرَيْشٍ اِلَّا اَنَّهُ دَاقَعَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ
الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْحَجَا هَلِيَّةٍ فَلَجَّازَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ
فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ صُرِفَتْ لَهُ بِسِيرَةٍ فَزَوَّلَ بِهَا
حَتَّى اِذَا ذَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصَوَاءِ فَوَحِلَتْ
لَهُ قَاتِي بَطْنِ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ
دِمَاءَكُمْ وَامْرَأَتَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَيْتِكُمْ هَذَا

لیکن جب آخری پھرے میں مردہ پر آئے تو صحابہ پہاڑی سے نیچے
تھے اس وقت اپنے فرمایا اگر مجھے وہ پہلے سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوتا
تو میں اپنے ساتھ ہدیٰ قربانی کا جانور لیکر نہ آتا اور پہلے عمر کرتا اب تم میں
جس شخص کے پاس ہدیٰ نہیں ہے وہ احرام کھول لے اور حلال ہو جائے
اور عمرہ کر لے۔ اس وقت جناب سراقہ بن مالک بن جعشم نے کھڑے ہو کر کہا۔

یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ابدی ہے تو نبی علیہ السلام نے
اپنی ایک انگلی دوسری انگلی میں ڈال کر فرمایا اب عمر حج میں داخل کر دیا گیا
ہے یہ آپ نے دوسرے کھانا آپ نے فرمایا یہ حکم ابدی ہے ابدی ہے حضرت
علی اپنے ساتھ میں سے نبی علیہ السلام کے لئے ہدیٰ لے کر آئے تھے اپنے

ان سے دریافت کیا جب تم نے خود پر حج لازم کیا تھا (نیت کی تھی) تو
کیا الفاظ کہے تھے تو حضرت علی نے کہا میں نے یہ کہا تھا خداوند میں اس کی
کی نیت کرتا ہوں جو احرام میرے رسول نے باندھا ہے۔ نبی علیہ السلام
نے فرمایا چونکہ تم ہدیٰ ساتھ لائے ہو اسلئے ابھی احرام کھو لکر حلال نہ ہو
راہی کہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی ہدیٰ کے جو
اونٹ ساتھ لائے تھے وہ تعداد میں سوتھے۔ راہی فرماتے ہیں کہ سواتے
ان کے جو ہدیٰ کے جانور ساتھ لائے تھے بشمول نبی علیہ السلام احرام میں
رہے باقی سب نے احرام اتار دیئے اور قصر کرانے کے بعد حلال ہو گئے جب
ترویہ کا دن آیا یعنی آٹھ تاریخ ہوئی تو منیٰ کی جانب نبی علیہ السلام کے
ساتھ روانگی ہوئی تو ان احرام اتارنے والوں نے حج کے لئے احرام باندھا
منیٰ آکر نبی علیہ السلام نے ظہر عصر۔ مغرب اور عشاء اور نوب کی غزلی
مذہب ادا کیں۔ پھر چرے بعد قنوزی دیر اور دیم کیا۔ یہاں منبہ نبی کا
سورج طلوع ہوا۔ پھر نبی علیہ السلام نے وادی نمونہ خیمہ نصب کرنے
کا حکم فرمایا یہ خیمہ بالوں کا بنا ہوا تھا پھر نبی علیہ السلام وہاں سے
روانہ ہوتے لوگوں کو اس بارے میں شک نہ تھا کہ آپ مشعر حرام کے
قریب قیام کریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کا دستور تھا لیکن
نبی علیہ السلام اس سے گزرتے ہوئے عرفہ میں تشریف لائے۔ وہاں اپنے دیکھا
کہ آپ کا خیمہ وادی نمونہ میں لگا دیا گیا ہے آپ نے وہاں ترک قیام فرمایا جب
سورج ڈھل گیا (بعد دوپہر) آپ نے نائے قصہ کو لانے کا حکم دیا اس پر سوار
ہوتے اور وادی نمونہ کے اندر اگر حاضرین کو مخاطب کرتے بہت

اَلَا تُحْيِيْ سَمْعًا مِّنْ اَمْرِ الْبَاجِلِيَّةِ تَعْتَقِدُ قَدْحًا مِّنْ مَّوْضُوْعٍ
 وَدِمَاءُ الْبَاجِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ قُلَانِ اَوَّلَ دِمَاءِ اَمَمٍ مِّنْ
 دِمَاءِ نَا دِمَاءِ اَبْنِ رَيْبَعَةَ بَيْنَ النَّحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَوْضَعًا
 فِيْ بَنِي سَعْدِ فَقَتَلَهُ هَذِيْلٌ دَرَبًا الْبَاجِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ
 قَا اَوَّلَ رِبَا اَمَمٍ مِّنْ رِّبَا نَا رِبَا عَبَّاسٍ مِّنْ
 عَبَّاسِ الْمُطَلِبِ قُلَانِ مَوْضُوْعٌ كُكُلُهُ قَاتَعُوا
 اَللّٰهَ فِيْ الرِّسَالَةِ قُلَانِ اَمَمٍ اَخَذَ شَوْهَتَ رِبَا مِّنْ
 اَللّٰهِ وَاسْتَعْلَمَتُمْ فُرُوجَهُمْ بِكَلِمَةِ اَللّٰهِ وَكَلِمَةُ
 عَلَيْهِمْ اَنْ لَا يُؤْطِئُوْنَ فُرُوشَكُمْ اَمَمٌ اَتَكْرَهُوْنَ
 قُلَانِ فَعَلْتُمْ ذَا اِلِكِ فَاَمَمٌ اَبُوهُمُ مِّنْ مَّوْضُوْعٍ
 مُّجَرَّبٍ وَكَلِمَةُ عَلَيْهِمْ مِّنْ رُّفُوْعٍ وَكَلِمَةُ تَعْنٍ
 بِاَلْمَعْرُوْنِ وَكَلِمَةُ تَرْكُتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَنْوَلُوْا
 بَعْدَهُ اِنْ اَعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اَللّٰهِ وَاَنْتُمْ
 تَسُوْنُ عَيْنٍ فَمَا اَنْتُمْ قَاتِلُوْنَ قَالُوا
 لَكُمُهَا اَتَقْلَقُ قَدْ بَلَغْتَ وَاَدَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
 بِاَضْبَعِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَسْكُتُهَا
 اِلَى السَّائِسِ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ شَعْرًا اَدْنَى يَلَدٍ شَعْرًا اَقَامَ فَعَسَى
 الظُّهْرُ شَعْرًا اَقَامَ نَصَلِي الْعَصْرَ وَكَلِمَةُ يَصَلِي
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا شَعْرًا رُكْبَ حَتَّى اَتَى الْمَوْقِفَ فَبَعَلَ
 بَعْلَتَ نَاقَتِهِ الْعَصْرَاءِ اِلَى الصَّخْرَاتِ وَجَعَلَ
 حَبْلَ الْمَشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْعِبَادَةَ
 فَلَمَّا بَزَلَ دَاخِلَهَا حَتَّى عَدَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ
 الْقَمَرَةُ قَلِيْلًا حَتَّى غَابَ الْقَدَمُ وَارْدَفَ اَسْمَاءُ
 وَدَقَعَ حَتَّى اَتَى الْمَرْدَقَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ
 وَالْحِجَاءَ بِاَذَانٍ وَّارِحٍ قُلَانِ مَتَيْنِ وَكَلِمَةُ
 بَيْنَهُمَا شَيْئًا شَعْرًا اَضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَتِ النَّجْمُ
 فَصَلَّى الْعَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ
 قُلَانِ مَرَّةً شَعْرًا رُكْبَ الْعَصْرَةَ حَتَّى اَتَى الْمَشْعَدَ

ہو شیار و خبر دار! دور جاہلیت کا ہر کام میرے قدموں کے نیچے ڈال دیا
 گیا ہے۔ دور جاہلیت کے تمام خون معاف کر دیتے تھے ہیں اور سب سے پہلے
 میں اس خون کو معاف کرتا ہوں جو ابن ربیعہ بن حارث کا تھا جنہوں
 نے بنی سعد میں دو دھڑے لٹا دیے اور انکو قبیلہ ہذیل نے قتل کیا تھا اسی
 طرح دور جاہلیت کے تمام سود ختم کر دیتے تھے ہیں اور میں اس سلسلہ میں
 پہل کر کے حضرت عباس بن عبدالمطلب کے سودی اموال کو ختم کرتا ہوں
 لوگو! تم خواتین کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم نے اللہ تعالیٰ کی امان
 کی وجہ سے انکی ذمہ داری لے لی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی وجہ سے ان کی
 شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں سان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں
 پر ایسے شخص کو نہ آنے دیں جن کو تم اچھا نہیں سمجھتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو
 تم ان کو مناسب سزا دو۔ اور ان خواتین کا مردوں پر یہ حق ہے کہ تم ان
 کے کھلنے پر سے اور مرد و بیات زندگی کی حسن سلوک سے کفالت کر دو میں
 نے تم میں ایسی چیز کو چھوڑا ہے جب تک اسکو مضبوطی سے پکڑے رہو گے
 تو گمراہ نہ ہو گے۔ وہ چیز کتاب الہی ہے۔ اور جب تم سے میرے بارے میں
 سوال ہو گا تو تم کیا کو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے
 پیغام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا اور ہمیں نصیحت و نذر خواہی کی۔ اس کے
 بعد نبی علیہ السلام کبھی اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی جانب اٹھاتے
 اور کبھی لوگوں کی جانب اشارہ کرتے تھے اس دوران آپ نے تین مرتبہ فرمایا
 خداوند! تو گمراہ رہ۔ اس خطبہ کے بعد جناب بلال نے اذان و اقامت
 پڑھی تو آپ نے نماز پڑھ کر حائے اس کے فوراً بعد جناب بلال نے پھر اقامت
 پڑھی تو نبی علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان
 سنتیں و نفل نہ پڑھے گئے نماز سے فارغ ہو کر ناقہ قصواء پر سوار ہو کر
 عرفات تشریف لائے اور اس طرح اذان کی کور کا کہ اس کا پیٹ سمجرات
 کی جانب تھا اور جبل مشاة نبی علیہ السلام کی دائیں جانب تھا اور چہرہ قبلہ کی
 طرف اس طرح آپ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک آسمان پر چھوڑی سی زبردی
 ختم نہ ہو گئی اور آفتاب غروب نہ ہو گیا یہاں آپ نے جناب اسامہ کو اذان پر اپنے
 ساتھ بٹھایا اور مزدلفہ کی جانب روانہ ہوئے جب یہاں آئے تو مغرب اور عشاء کی
 نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے
 درمیان اور کچھ پڑھا پھر طلوع فجر تک بیٹھے رہے صبح نمودار ہونے کے بعد نماز فجر

الْحَدَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاَهُ ذَكَرَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَشْرَجَ إِذْ أَقْدَمَ
قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَارْدَتِ النَّصْلُ
بَيْنَ عَتَايَسٍ حَتَّى أَقْبَلَ بَطْنُ مُحَسَّرٍ فَحَرَكَ قَلِيلًا
ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الرَّاسِيَّ الَّتِي تَخْرُبُ عَنْ
الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى حَتَّى أَقْبَلَ الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ
الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ
حَصَاةٍ مِثْلَهَا وَمِنْ حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ
الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ
بُذْنَةً يُبَيِّدُهَا ثُمَّ أَعْلَى عَلِيًّا فَتَحَرَ مَا عَسَرَ
أَشْرَكَهُ فِي هَذِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُوَيْحَةٍ
يَبْضَعُ فَجَعَلَتْ فِي قِدَارٍ قَطِيعَتٌ فَأَكَلَا مِنْ
لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ إِلَى الْبَيْتِ
فَسَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَقْبَلَ عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَسْعُونَ عَلَى زَمْرَةٍ فَقَالَ أَيْدُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
فَالَوْ أَنَّ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَزَعْتُ
مَعَكُمْ فَنَادَوْهُ دُلُّوا فَشَرِبَ مِنْهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۴۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوُثِّقَ مَنْ
أَهْلُ بَعْرَةَ وَوُثِّقَ مَنْ أَهْلُ بَحْجَةَ فَكُنَّا
قَدِمْتَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ أَهْلُ بَعْرَةَ ذَلِكُمْ يُعْقَدُ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ
أَهْلُ بَعْرَةَ ذَا أَهْدَى فَلْيُرْمَلْ بِأَلْعِيَةِ مَعَ الْقَمَرِ
ثُمَّ لَا يَحِلُّ وَبَيْنَهُمَا ذِفْرٌ رِذَائِيَةٌ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى
يَجْعَلَ بَيْنَهُمَا ذِفْرٌ وَمَنْ أَهْلُ بَحْجَةَ فَكَيْفَتَهُ
حَجَّةٌ قَالَتْ فَحَضَرْتُ وَلَمْ أَطْعُ يَا نَبِيَّتُ وَلَا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ

قبل کی طرف منظر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تکبیر و تہلیل کی اللہ کی وحدانیت
بیان کی اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری ہوا جب تک خوب روشنی نہ پھیل
گئی۔ پھر وہاں سے روانہ ہوئے اب سرکار کے ساتھ فضل بن عباس اونٹنی
پر تھے راستہ میں وادی میں اونٹنی کو تیز چلایا۔ پھر وہ راستہ اختیار کیا جو جرہ
کبریٰ (بڑے شیطان) کی طرف آتا ہے پھر درخت کے قریب ولے جرہ پر
کر سات چھوٹی ٹکریاں بطن وادی سے شیطان پر ماریں اور ہر ٹکری مارتے
وقت اللہ اکبر کہاری سے فارغ ہو کر قربان گاہ آئے اور تڑسٹھ اونٹ اپنے
دست مبارک سے ذبح کر کے بقیہ اونٹوں کو ذبح کرنے کا حکم حضرت علی کو دیا
نبی علیہ السلام نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور یہ بھی فرمایا کہ ہر
اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کا لے لیا جائے یہ گوشت باندہ میں
پکوا کر اس گوشت میں سے خود کھایا اور شوربا بھی پیا۔ اس کے بعد اپنا اونٹنی
پر سوار ہو کر خانہ کعبہ تشریف لائے طواف (زیرات) کیا اور حرم کعبہ میں غار
ظہرا و افراتی۔ غار سے فارغ ہو کر چاہ زمزم پر گئے اور بنو عبد المطلب
سے بوزمزم کے کوئٹے سے پانی نکال رہے تھے فرمایا تم کنوئیں سے پانی نکالو
اگر مجھے تم پر لوگوں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ کنوئیں
سے پانی نکالتا ان لوگوں نے پانی کا ڈول نبی علیہ السلام کو دیا آپ نے
اس سے پانی پیا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ لوگوں نے
حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے عمرہ کا۔ جب تک کہ آئے تو نبی علیہ السلام
نے فرمایا جن لوگوں نے عمرہ کے لئے احرام باندھا ہے اور قربانی کا جانور ساتھ
نہیں لاتے ہیں وہ (طواف کے بعد) حلال ہو جائیں لیکن جنہوں نے عمرہ کا
احرام تو باندھا ہے لیکن ہدی ساتھ لاتے ہیں انکو چاہیے کہ وہ عمرہ کے ساتھ
حج کا بھی احرام باندھ لیں وہ حلال نہ ہوں اور ایک روایت کے مطابق اپنی
ہدی کی قربانی تک حلال نہ ہوں اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا ہے وہ
اپنا حج مکمل کریں حضرت عائشہ فرماتی ہیں مجھے ان دنوں ماہور کی آنے لگی تھی
نہ تو طواف کیا تھا نہ سی یہاں تک کہ عرفہ کا دن (نوروزی الحج) آگیا۔

میں نے عمر کو کیسے احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی علیہ السلام نے حکم دیا کہ جوٹا کھول کر لنگھی کروں عمرہ چھوڑ دوں اور حج کے لئے احرام باندھ لوں چنانچہ میں نے اسی طرح حج کیا۔ پھر نبی علیہ السلام نے میرے ساتھ جناب عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا اور فرمایا کہ میں تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کروں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے کسی سے اگر طواف بھی کیا اور سعی بھی کی پھر حلال ہو گئے لیکن جن لوگوں نے حج و عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے صرف طواف ہی کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کا احرام باندھا لیکن فدا الحلیہ سے احرام باندھنے کے ساتھ آپ نے ہدیٰ کو ساتھ لیا صحابہ کرام نے بھی نبی علیہ السلام کے اتباع میں دیا یہی کیا لیکن ان میں کچھ لوگ ایسے تھے جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ جب نبی علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا جن کے ساتھ ہدیٰ کے جانور ہیں ان کے لئے کوئی چیز جو ان پر حرام ہو چکی ہے جب تک وہ حج نہ کر لیں حلال نہ ہوگی لیکن جن کے پاس ہدیٰ کے جانور نہیں ہیں وہ طواف کر کے صفا و مردہ کی سعی کریں اور بال کتر اگر حلال ہو جائیں اور حج کے لئے وہ دوبارہ احرام باندھیں اور قربانی دیں لیکن جن کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ تین روزے سفر حج میں رکھ لیں اور سات روزے گھر واپس آکر رکھیں مگر نبی علیہ السلام طواف کعبہ کے بعد حجر اسود کو بوسہ دیا طواف کے تین چکروں میں تیز دوڑے اور بقیہ چار چکر متوسط رفتار سے مکمل کئے طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں نماز کا سلام پھیر کر صفا و مردہ کے سات چکر لگاتے لیکن اس کے بعد بھی وہ چیزیں آپ پر حلال نہ ہوئیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئی تھیں یہاں تک کہ آپ نے ارکان حج مکمل نہ کر لئے پھر آپ نے قربانی کے دنوں میں ذبیحہ کیا۔ پھر خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کر کے حلال ہوتے اب احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوتی تھیں وہ حلال ہو گئیں لیکن جو صحابہ اپنے ساتھ ہدیٰ کا جانور لائے تھے

يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمَّا أَهْلَكَ إِلَّا بَعْضَهُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَصَّ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَهْلَ بِالنَّعِيَةِ وَأَتُرِكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَتَّى بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَهْتَمِدَ مَكَانَ عُمَرَةَ مِنَ النَّعِيَةِ قَالَتْ فَطَافَ الْبَنَاتُ كَانُوا أَهْلًا بِالنَّعِيَةِ وَالْعُمْرَةِ بِالنَّبِيِّتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّوْا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ يَجْعَلُوا مِنْ قِبَتِي وَأَمَّا الْبَنَاتُ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

(متفق علیہ)

۲۲۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالنَّعِيَةِ إِلَى الْحِجَةِ فَكَانَ مَعَ الْعُمَرَةِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَبَدَأَ فَأَهْلَ بِالنَّعِيَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالنَّعِيَةِ فَمَتَّعَ النَّاسَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّعِيَةِ إِلَى الْحِجَةِ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَجِدُ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّتَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالنَّبِيِّتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيَتَقَرَّ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيَهْدِ بِالنَّعِيَةِ وَلْيَهْدِ مَنْ لَمْ يَهْدِ هَدًى فَإِذَا قَضَيْتُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حَيْثُ قَدِمَ مَكَّةَ وَأَمَّا لَوْ كُنْتَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّتْ ثَلَاثَةُ أَهْلَ الْوَدَاعِ وَمَشَى أَرْبَعًا فَزَكَّكُمْ حَيْثُ قَضَى طَوَافُهُ بِالنَّبِيِّتِ وَبِالصَّفَا وَرَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَهْلَ الْوَدَاعِ ثُمَّ لَمْ يَجِدْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّتَهُ وَنَحَرَ

انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسا کہ نبی علیہ السلام نے کیا تھا۔

هَذِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَاقْضَ فَلَاحَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَرَّمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِِ النَّهْدَى
مِنَ النَّاسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے استفادہ دمتنع کیا
ہے۔ لہذا جس شخص کے پاس ہدی کا جانور نہ ہو تو وہ بلا تکلف عمرہ کے بعد
حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ کو قیامت تک کے لئے اب حج کا جزو نہ دیا گیا
ہے (مسلم) اس باب میں دوسری فصل نہیں ہے۔

۲۴۴۳ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْتَا بِهَا فَمَنْ
تَوَرَّجَنَ عِندَهُ النَّهْدَى فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَذَاتِ
الْعُمْرَةِ قَدْ تَحَلَّتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدَّاهُ
مُسْلِمٌ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

تیسری فصل

۲۴۴۴ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ تَابَ مَعِيَ قَالَ أَهْلَلْنَا أَهْمَابَ مُحْتَجِّينَ بِالْحَجِّ خَالِصًا
وَحَدَّاهُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ كَقَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبَّ رَابِعَةٌ فَصَنَّتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا
أَنْ نَحْمِلَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حَمَلُوا وَأَحْبَبُوا النِّسَاءَ
قَالَ عَطَاءٌ وَكَوْنِي عَزْمٌ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّكُمْ
لَهُمْ فَعَلْنَا لَهَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ
إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَقْضِيَ إِلَيْهَا نِسَاءً ثَنَانِي
عَرَفَةَ نَقْطُرُ مِنْهُ الْكَبِيرَةَ السَّمِيَّةَ قَالَ يَوْمَ جَابِرٌ
بَيْدَهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بَيْدَهُ يُحِبُّهَا قَالَ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ
قَدْ عَلِمْتُكُمْ أَنِّي أَنْتَعَمُ بِكُمْ وَأَمْدُكُمْ وَأَسْبَرُكُمْ
وَلَوْلَا هَدْيِي لَهَلَكْتُ كَمَا لَهَلْتُمْ وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ
مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَتِ النَّهْدَى فَحَمَلُوا
فَعَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ
جَابِرٌ فَقَامَ عَرَفَةَ مِنْ مَسَاعِيَتِهِ فَقَالَ يَوْمَ أَهْلَلْتُ
قَالَ يَتَا أَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ
عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے مجمع میں کہتے سنا کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے خالصتاً صرف حج کے لئے احرام
باندھا تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے کہا کہ نبی علیہ السلام چار ذی الحجہ
کی صبح کو (حکم) آئے اور میں یہ حکم دیا کہ ہم احرام اتار کر حلال ہو جائیں
اب ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کر سکتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ
نبی علیہ السلام نے ہم بستری کرنے کو واجب نہیں کیا تھا بلکہ اجازت دے دی
اس وقت ہم نے سوچا کہ اب یوم النحر میں صرف پانچ دن باقی ہیں اور میں
یہ حکم مل رہا ہے کہ ہم قربت کریں اور جب عرفات آئیں تو ہمارے آگے
تناسل سے ماؤ بیٹنی بنتا ہو کر نکلتا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر
اس دھان جس طرح ہاتھ ملا کر یہ حدیث نقل کر رہے تھے وہ منظر اب
تک میری آنکھوں میں ہے جناب جابر نے فرمایا اس کے بعد نبی علیہ السلام
نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ خوا
خدا رکھنے والا۔ تم میں سے سب سے زیادہ صادق القول اور بہت زیادہ
صلح ہوں اگر میرے ساتھ ہدی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی یہی طرح حلال ہو جاتا۔ جیسے
تم حلال ہوئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا اس وقت خیال نہ آ جاتا جس کا اب خیال آتا تو
میں ہدی اپنے ساتھ نہ لانا لہذا تم (احرام اتار دو) اور حلال ہو جاؤ چنانچہ ہم نے آپ کے
فرمان کو سنا اور اطاعت کرتے ہوئے حلال ہو گئے راوی کہتے ہیں کہ جناب جابر نے فرمایا کہ

فَأَمْرٌ وَأَمْرٌ حَرَامًا قَالَ وَاهْدِي لَكَ عَلَى هَدْيَا
فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِعَالِمِنَا
هَذَا أَمْرٌ لَا بَدَّ لَهُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْكَوْنِ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَيْهِ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَى وَهُوَ غَضَبَانُ فَعَلَّتْ مِنْ لَهْفَتَيْنِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْخُلْهُ اللَّهُ الشَّارِقَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتَ
أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ يَا مُرْقَا فَاهُ بِتَرَدُّدٍ
وَلَوْ أَنِّي اسْتَعْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا
سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ شَعْرًا أَحَدًا
كَمَا حَلَمْتُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

پہلی فصل

۲۲۴۶ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدِرُ
مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ يَذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيُغْتَسِلَ
يُصْبِحُ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا فَلَا ذَا لَفٍّ مِنْهَا مَرَّةً
يَذِي طَوًى وَبَاتَ يَهَا حَتَّى يُصْبِحَ دِينَ كَوَاتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا
وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۸ وَعَنْ عُرْدَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدَحَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْبَرَتِي عَائِشَةَ أَنَّ أَوَّلَ
شَيْءٍ وَكَلَّأَ يَوْمَ حَيْثُ دَخَلَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ

جب حضرت علیؓ اپنے کام سے فارغ ہو کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے تو اپنے دربارت
فرمایا کہ کس چیز کا احرام باندھا ہے تو انہوں نے فرمایا میرا احرام تو وہ ہے
جو اللہ کے رسولؐ نے باندھا ہے تو اسے نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کے بعد اگر کوئی گھو
اور حج مکہ مالت احرام میں رہو حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ قربانی کے بعد فوراً
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم چار یا پانچ ذی الحجہ کو مکہ تشریف لائے جب آپ میرے پاس آئے
تو سوقت آپ حالت غضب میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں ڈالے جس نے آپ کو غصہ دلایا۔ تو مجھ سے منبر
نے فرمایا کیا تمہیں علم نہیں میں نے لوگوں کو ایک بات بتائی لیکن انہیں اس
کے کرنے میں تردد ہے اگر مجھ سے پہلے سے اس بات کا احساس ہو جاتا جو
بعد میں ہوا یعنی میں ہدی کا چاند لپٹنے ساتھ لانا اور اس کو خرید
لیتا اور ملال ہو جاتا جس طرح دوسرے ملال ہوتے ہیں۔

(مسلم)

مکہ میں داخلہ اور طواف کعبہ

حضرت ثابِت روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جب
بھی مکہ آتے تو مقام ذی طوی میں رات کو قیام کرتے اور صبح کو غسل کر
کے نماز ادا کرتے پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور اسی طرح واپسی
میں رات کو ذی طوی میں قیام کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عمل تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مکہ تشریف لاتے تو بلندی کی طرف سے یعنی جنت المعلیٰ
کی طرف سے آتے اور زمری سمت سے واپس ہوتے۔ (متفق علیہ)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا
کہ مکہ مکرمہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے آپؐ نے وضو کیا اور خانہ کعبہ کا طواف کیا

حضرت علیؓ کے لئے تھے ان وقت سر اقرین مالک بن جیش نے فرمایا کہ یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے چاہا بددی۔ تو نبی طیر السلام نے فرمایا یہ حکم ایک سال کے لیے ہے۔

بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَبَّهٗ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَذَلَّ
شَيْءًا بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ
عُمِرَ ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ فِي الْحَبَةِ أَوْ الْعُمْرَةِ أَدَلَ
مَا يَقْدُمُ سَنَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ شُحُرٍ
سَجْدًا سَعْدًا تَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۰ وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبِّ إِلَى الْحَبِّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ
يَسْتَلِي بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنْ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ إِلَى الْحَبِّ فَاسْتَلَمَهُ
ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ قَدَمًا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۵۲ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَبِّ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيَقْبِلُهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَوْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا التَّوَكُّنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعْدِهِ يَسْتَلِمُ التَّوَكُّنَ
يَمِينِيَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى يَمِينِهِ كُلَّمَا آتَى عَلَى التَّوَكُّنِ أَشَارَ

لیکن یہ عمرہ نہ تھا پھر جناب ابوبکر حب حج کے لئے آئے تو انہوں
نے بھی سب سے پہلے طواف کعبہ کیا اور عمرہ نہ کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما
نے بھی ایسا ہی کیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب وہ حج یا عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے
تین پھروں میں تیز چلتے اور بقیہ چار میں معمول کے مطابق چلتے تھے
پھر دو رکعت نماز پڑھ کر صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین چکروں میں حجر اسود سے شروع کر
کے حجر اسود پر ختم کرتے ہوئے رمل کیا اور بقیہ چار پھیرے معمول کے رفتار
سے مکمل کئے اور سعی میں صفا و مروہ کے درمیان اسی خط میں جہاں پانی بہتا تھا تیز چلے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب مکہ آتے تو خاکہ گدیں اگر پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے پھر رمل میں
جانب چلتے اور تین پھروں میں رمل کرتے اور بقیہ چار چکر معمول کے مطابق
چلتے۔ (مسلم)

حضرت زبیر بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص
نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے بارے میں سوال کیا
تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کا
استلام کرتے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں سوائے ان دونوں کونوں کے
جو میں کی جانب ہیں بوسہ دیتے نہیں دیکھا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر راسط پر سواہر کو طواف کیا
اور اپنے چھڑی کے اشارے سے استلام کیا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ نے اونٹ پر بیٹھ کر
طواف کیا اور جب بھی حجر اسود کے سامنے آتے تو آپ کے ہاتھ میں جو چھڑی تھی

الْبَيْتِ فِي يَدِهِ ذَكَرَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۵۶ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الزُّكْنَ بِمِصْبَحٍ مَعَهُ وَيَقْبِلُ الْوُجْهَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۵۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّةَ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ طَوَيْتُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَانَ أَبِي قُبَيْلٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ نَفَسْتَ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْعَابِدُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطُورِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي آمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النُّعْدَى رَهْطُ امْرَأَةٍ أَنْ يُؤْذَنَ فِي الثَّامِنِ إِلَّا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَاثِمِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اس سے اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے (بخاری)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ دوران طواف آپ حجر اسود کی جانب اپنی چوڑی سے اشارہ کر کے اس کو چومتے تھے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ جب حج کے لیے روانہ ہوئے تو دوران سفر ہماری زبانوں پر حج کا ذکر تھا جب ہم مقام سرف آئے تو مجھے ماہواری آگئی۔ جب نبی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا شاید تمیں ماہواری آگئی میں نے کہا بیشک! تو نے فرمایا یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر مقرر کر دی ہے تم وہ تمام کام کرو جو حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ پاک ہونے تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے ایک سال قبل جبکہ رسول اللہ نے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنا کر بھیجا تھا تو انہوں نے قریانی کے دن مکہ دیا کہ یہ لوگوں میں جا کر اعلان کر دوں کہ اس سال کے بعد تو کسی مشرک کو حج کی اجازت ہے اور کسی کو برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے کی۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۳۵۹ عَنْ الْمُهَاجِرِ النَّبِيِّ قَالَ سُمِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَّجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ)

۲۳۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَابِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَقْبَى الصُّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَدَفَعَهُ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے پاس سے میں معلوم کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ حج کیا تھا لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا جب مکہ پر تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اس کو بوسیدیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر صفا آکر اس پر چڑھے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کیا اور جب تک اللہ نے جا بجا دعا کرتے رہے (ابوداؤد)

اللہ مَا شَاءَ وَدَعَا - (رواہ ابوداؤد)

۲۳۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلَوَانِ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَعْلَمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَعَلَّمَهُ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِحَيْرٍ - (رواہ الترمذی والنسائی والدارقونی وذاکر الترمذی جماعة وقعه على ابن عباس)

۲۳۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ قَسْوَةً مِثْلَ حَظَايَا بَنِي آدَمَ - (رواہ احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح)

۲۳۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيَبْعَثُنَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَدَ عِثَانٍ يُعْجِرُ بِهِمَا لِسَانٌ تَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ -

(رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارقونی)

۲۳۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التُّرْكَانَ وَالْمَقَامَ يَا قُوتَانَ مِنْ يَا قُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَكَوَتْهُمَا بِطُغْرٍ نُورَهُمَا لَا مَنَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -

(رواہ الترمذی)

۲۳۴۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاجِعُهُ عَلَى التُّرْكَانِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاجِعُهُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلْتُ قَاتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ تَسَحَّهْمَا كَقَارَةٍ لَلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبُوعًا فَاحْصَاهُ كَانَتْ كَعَيْنٍ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً -

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں بیشک رسول خداؐ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے سوائے اس فرق کے کہ طواف کی حالت میں باتیں کرتے ہو لہذا جو بھی دوران طواف گفتگو کرے وہ کلمات خیر کے (نسائی)۔ دارمی لیکن جامع ترمذی نے اس کو حضرت ابن عباس تک موقوف کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا جب حجر اسود جنت سے اتر اٹھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن اس کو بنی آدم کی خطاؤں نے کالا کر دیا۔ (احمد جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

اُن سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا خدا کی قسم قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو انگلیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اس کی زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور ہر شخص کبار سے ہو گا وہی دے گا جس نے اس کو تعقیدت و محبت کے ساتھ بوسہ دیا ہو گا ترمذی میں ماہیہ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زلزلے جیسا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں دو یا قوت میں بن کے بودہ کو اللہ تعالیٰ نے سلب کر لیا ہے اگر ان کا نور سلب نہ ہوتا تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان روشنی کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں کسی کو سوائے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حجر اسود اور رکن یحییٰ کو بوسہ دینے میں اتنا اہتمام کرتے نہیں دیکھا وہ فرماتے تھے میں ایساں لیے کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لموانے برے سنا ہے کہ ان کو چھڑا گناہوں کا کفار ہے میں نے آپ سے یہ بھی سنا جس نے اس کھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور تمام شرک کی پابندی کی تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا جو شخص ایک قدم رکھتا اور اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک گناہ کو مٹاتا اور ایک نیکی لکھتا ہے (ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ التُّكْنَيْنِ رَيْنَا لَيْتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ نَعْدَابُ النَّارِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۴۷ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي بَنْتُ أَبِي نُجْدَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ أَبِي حُسَيْنٍ تَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَمِي بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ قَرَأْتُهُ يَسْتَمِي قَرَأَتْ مِيزْنَهُ لَمَّا دُرِمَتْ شِدَّةُ الصَّغِي وَصِغَتْهُ يَقُولُ اسْعُرَا قَرَأَتْ اللَّهُ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّيِّئُ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ دُرَيْ أَسْمَاءُ)

(اخْتِلَافُ)

۲۳۴۸ وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِي بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعْضِ لَاحِظٍ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

۲۳۴۹ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالنَّبِيَّتِ مُضْطَلِعًا بِرُؤُوسِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَلْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۳۵۰ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْعَابَهُ أَعْقَرُوا مِنَ الْجَعْدَانِ فَرَمَلُوا بِالنَّبِيَّتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْوِيَهُمْ تَحْتَ آبَائِهِمْ ثُمَّ قَدَّمُوا عَلَى عَوَاتِقِهِمْ الْيُسْرَى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۲۳۵۱ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتَلَامَ هَذَا مِنَ التُّكْنَيْنِ الْبِطَانِي وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَحَاءٍ

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ میں نے روزوں کے روزوں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قدنا فذلب النار پڑھتے سنا۔

(ابوداؤد)

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ مجھے ابو نجران کی صاحبزادی نے بتایا کہ میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ آل ابومعین کے گھر میں داخل ہوئی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صغاف و مرہ کے درمیان سہی کرتے ہوئے دیکھیں۔ میں نے آپ کو سہی کرتے دیکھا اور نیز دوڑنے کے باعث آپ کا بالا پر مل گیا اور رات کو آپ کو فرماتے ہوئے سنا یہی کہ وہی نکاح اللہ تعالیٰ نے سہی کو تہہ سے بیٹے ضروری قرار دیا ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور احمد نے کچھ فرق کے ساتھ۔

حضرت قتادہ بن عبد اللہ بن عمار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صغاف و مرہ کے درمیان اونٹ پر سوار ہر سہی کرتے ہوئے دیکھا اس وقت نہ سواری کو مارنے نہ لٹکتے اور نہ ہٹو بھڑکی صدائیں تھیں۔ (شرح السنہ)

حضرت یحییٰ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز چادر اوڑھ کر حالت مضطباع میں نماز کعبہ کا طواف کیا (چادر کو داہنی نعل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو مضطباع کہتے ہیں۔ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، طبری)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے حبرانہ کے مقام سے طواف کیا اور طواف کے تین چکروں میں تیز چلے اور طواف میں چادر کو دائیں نعل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حجر اسود اور رکاب الی کا استلام (مجھنا) حبر سے یا نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت سے

مُنْذَرًا لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ تَفِيعُ رَأَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِسَيْدِهِ ثُمَّ قَبَلَ يَدَهُ وَقَالَ
مَا تَزَكَّيْتُ مُنْذَرًا لِّرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْفَعُهُ -

۲۲۴۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوتُ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي
مِنْ دَرَاوِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى جَنْبَ الْبَيْتِ
يَقْرَأُ بِالنُّطُورِ وَكِتَابَ مَسْطُورٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۳ وَعَنْ عَائِشِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ
يُقْبِلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ قَاتِلٌ
وَلَا تَضُرُّ وَلَا آتَى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبِلُ مَا قَبَلْتُمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَجَلَّ بِمِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَحْفَظُونَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي
فَمَنْ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا إِنَّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ النَّارُ قَالَوْا آمِينَ -

(رِوَاةُ ابْنِ مَلْجَةَ)

۲۲۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ كَانَتْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَسْأَلُ إِلَّا سُبْحَانَ
اللَّهِ وَالْحَمْدَ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُجِئَتْ عَنْهُ عَشْرُ مَسَائِفَاتٍ
كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ
طَافَ فَتَحَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاصٌّ فِي الرَّحْمَةِ
بِرَجُلَيْنِ كَخَالِصِ الْمَاءِ بِرَجُلَيْنِ - (رِوَاةُ ابْنِ مَلْجَةَ)

دیکھو! جب رسول اللہ کو ان دونوں کا اسلام کرنے دیکھا تھا متفق علیہ
اور ان دونوں کی ایک اور روایت کے مطابق حضرت تافیع نے فرمایا میں
نے جناب ابن عمر کو ہاتھ سے جبراً دیکھو چھوٹے اور پھر اس ہاتھ کو چومنے کو
دیکھا راوی کہتے ہیں ابن عمر فرماتے تھے میں نے اسے ترک نہیں کیا جب
سید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرنے دیکھی ہے۔

حضرت اہم سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا میں جیسا رہوں تو آپ نے فرمایا تم لوگوں سے پیچھے ہو کر
سواری پر طواف کرو دوران طواف میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غانہ کہہ کر ایک
جانب نماز پڑھتے دیکھا نمازیں آپ سورہ طہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے دیکھا اور کہتے سنا کہ میں یہ
جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دیتا ہے نہ نقصان۔ اگر میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے بوسہ دیتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کن یا نبی پر اللہ تعالیٰ نے ستر فرشتوں کو مقرر کیا
ہے جو شخص (اس کے قریب) یہ دعا پڑھے الفاظ کہے خداوند میں تجھ سے
دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں خداوند میں
دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش و زرخ سے محفوظ
فرما تو اس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص نے بغیر باتیں کیے ہوئے غانہ کہہ کر سات مرتبہ
طواف کیا اور یہ دعا پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم اس کے نامہ اعمال سے دس
گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے
دس درجات بلند کیے جاتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص دوران طواف باتیں
کرے تو اس کی کیفیت ایسی ہے جو دریائے رحمت میں اسی طرح پیر

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

وقوف عرفات

پہلی فصل

۲۲۴۶ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ
الْحَسَنَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ صَارَ بَيَانٌ مِنْ قِسْمِي إِلَى عَرَفَةَ
كَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهْمُ مِنَّا
الْبُيُوتُ فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْنَا وَبِكِدِّ الْمُسْكِرِ مِنَّا
فَلَا يَنْكُرُ عَلَيْنَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هَهُنَا وَوَسِي كُلُّهَا مَنَعَرًا فَاعْرَوْا
فِي رِحَالِكُمْ وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ
وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَجَسَمُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ
يَعْنِي اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا آمَنَ الشَّارِبُ مِنْ تَوْبِهِ عَرَفَةَ
وَلَيْتَ لَسِدُنَا شَمْعًا يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ قِيْلَ
مَا أَرَادَ هُوَ لَاؤُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت الحسن
بن مالک کے ساتھ منیٰ سے عرفات جا رہا تھا اس دوران میں نے ان
سے معلوم کیا کہ آپ اس دن رسول اللہ کے ساتھ حج کے موقع پر کیا
پڑھ رہے تھے تو انہوں نے بتایا ہم میں بعض تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان
پر کوئی مفسر نہ تھا اسی طرح بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور ان
سے بھی کوئی تصریح نہ کر رہا تھا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے قربانی کے باوجود کہ یہاں ذبح کیا ہے اور منیٰ کا پورا
علاقہ قربانی کے لیے ہے تم اپنے خیموں میں قربانی کرو اور عرفات
میں فرمایا میں نے فلاں جگہ قیام کیا ہے اور عرفات پورا کا پورا موقع
ہے۔ منزلہ میں فرمایا میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں کا پورا علاقہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بزمِ عمرہ سے
زیادہ بندوں کو دو دفعہ سے آزاد کرتا ہو پہلے رب کریم
بندوں سے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر
کر کے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا ارادہ کرتے ہیں (مسلم)

دوسری فصل

حضرت عمرو بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہما اپنے ماموں
یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میدانِ عرفات میں اس
جگہ کھڑے ہوئے تھے جو موقفِ عمرو بن عبد اللہ کے نام سے موسوم تھا
یہ ربی علیہ السلام کی قیام گاہ سے دور تھی اس دوران ہمارے پاس ابن
مرزبان انصاری آئے اور کہا کہ میں سرکارِ دو عالم کا قاصد ہوں آپ نے
فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنی عبادت کی جگہ ٹھہرے رہو کیونکہ تم اپنے بڑا علی

۲۲۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ
خَالِ لَهْ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا
فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهُ عَمْرُو بْنُ
مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَجَدْنَا فَاتَانَا ابْنُ مَرْثَدٍ الْأَنْصَارِيُّ
فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَكُنْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَشَائِعِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى

إِثْنَيْنِ مِنْ إِبْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۲۳۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ ذِكْرٌ مِمَّنْ مَنَحَهُ ذَلِكَ
الْمُرْدِفَةُ مَوْقِفٌ ذِكْرٌ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۲۳۸۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى
بَيْعِ قَامِشَانَ فِي التَّرْعَاءِ بَيْنَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸۲ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ
دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ
قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَكَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ
أَنَّهُ قَالَ لَا شَرِيكَ لَهُ -

۲۳۸۳ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ جَاءَ فِي كَرِيْمَاتِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رَأَى الشَّيْطَانُ
يَوْمَ مَوْفِدٍ أَمْخَرُ وَلَا أَحَدٌ وَلَا أَحَقُّ وَلَا أَغْيَظُ
مِمَّنْ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ دَمًا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى
مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ
الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ ثِقَلُ مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ ثِقَلُ
نَائِهِ قَدْ رَأَى جَبْرِيْلَ يَرْفَعُ الْمَلِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا
وَفِي شَرْحِ الشُّعْرِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ

۲۳۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ لَاتِ اللَّهُ يَنْزِلُ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَمْسُحُ بِمِخْطَمِ الْمَلَكَةِ فَيَقُولُ لَعَنُوا
إِلَى بَابِ آتَوْنِي شَعْنًا غَبْرًا مَاتَجِيْنٌ مِنْ كُلِّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہو۔

(ترمذی، ابوداؤد، تائی، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بیشک رسول خدا
نے فرمایا اسلام میدان عرفات موقوف ہے اور سارا منی قربانی کی جگہ
ہے اور سارا مزدلفہ موقوف (مٹھرنے کی جگہ) ہے اسی طرح مکہ سے آنے
والی شاہراہ قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد و دارمی)

حضرت خالد بن ہودہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسول خدا کو نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے
دیکھا آپ اس وقت اونٹنی پر کھڑے تھے اور آپ کے قدم مبارک
رکابوں میں تھے (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد ابوہریرہ سے روایت کرتے
ہیں کہ بیشک رسول خدا نے فرمایا بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے
اور بہترین کلمات دعا وہ ہیں جو میں نے اور انبیائے سابقین نے تعلیم
فرمائے ہیں وہ کلمات لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الملک ولا الحمد
وہر علی کل شیء قدیر ہیں۔

ترمذی لیکن امام مالک نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے
لا شریک لہ تک روایت کیا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریم رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں بیشک رسول خدا نے فرمایا شیطان یوم العرفہ کے سوا اور
کسی دن زیادہ ذلیل، حقیر اور غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا گیا اور
اس کا سبب رحمت الہی کا نزول اور کبیرہ گناہوں کی مغفرت ہے اور
یہی اس نے جنگ بدر میں دیکھا تھا کہ جناب جبریل ملائکہ کی صفوں
کو ترتیب دے رہے ہیں۔

(بروایت امام مالک مرسلہ اور شرح السنہ الفاظ مصابیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
نے فرمایا نویں ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا
ہے اور فرشتوں سے فخریہ طور پر فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو وہ
میرے پاس پر آئندہ حال شوریدہ بال دور دور سے آتے ہیں۔

میں تمہیں گواہ کرتا ہوں میں ان کی بخشش کر دی ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خداوند افعال شخص مرکب گناہ مشہور ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی گناہوں میں آلودہ ہیں رب کریم فرماتا ہے میں نے ان کو بھی معاف کر دیا نبی علیہ السلام نے فرمایا یوم العرفہ کے علاوہ اور کسی دن راستے زیادہ، نار دوزخ سے آزاد نہیں کیے جاتے۔
(شرح السنہ)

فَإِنَّ عَمِيْنِي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ قِيَمُونَ لِمَكْرِيكَ
يَا رَبِّ فَلَاكَ كَانَ يَوْمَهُنَّ وَفَلَاكَ وَفَلَاكَ قَالَتْ
يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ
عَتِيْقَاتٍ مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ
(رَوَاهُ فِي مَشْرِحِ الشُّعْبَةِ)

تیسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ قریش اہل بدر کے دین کے قبیح تھے وہ دھوکے بازی (الجمہ) کو مزدلفہ میں بھرتے تھے اور انہیں جس دہادہ بھی کہا جاتا تھا لیکن باقی سب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے ظہور اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا تم عرفات میں وقوف فرماؤ اور وہیں سے واپس ہوں اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے پھر واپس جس جہاں سے لوگ واپس ہوتے ہیں (مستحق علیہ)

۲۲۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ كَانَ ثَرِيْسٌ وَمَنْ كَانَ وَبَيْنَهُمَا يَقُولُونَ يَا لِمُزْدَلِفَةَ دَكَانُوا يُسْتَوُونَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقُولُونَ يَعْرِفُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيُوقِفَ بِهَا نَحْمُ بَعْضُ مِنْهَا فَذَا لَكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفْضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بیشک رسول خدا نے انہیں ذی الحجہ کی شام امت مسلمہ کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی جس کو قبول کرتے ہوئے رب کریم نے فرمایا میں نے ان کی مظلوموں کو معاف کر دیا سوائے مظلوم کے کیونکہ میں ظالم سے مظلوم کا حق لوں گا نبی علیہ السلام نے کہا خداوند اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے کر ظالم کو معاف فرما دے لیکن اس وقت یہ اتفاق منظور نہ ہوا مگر جب دوبارہ مزدلفہ میں دعا فرمائی تو قبول ہو گئی راوی کہتے ہیں اس وقت نبی علیہ السلام مسکرائے تو حضرات ابو بکر و عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان رب کریم آپ کو مسکراتا سکھے اس وقت مسکراہٹ کا سبب کیا ہے تو آپ نے فرمایا دشمن خدا ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا اور امت مسلمہ کی مغفرت فرمادی ہے تو اس نے سر پر خاک کھیر لی ہے اور ہلاکت کا پکار رہا ہے اس کی بے چینی دیکھ کر مسکرا رہا ہوں۔
(ابن ماجہ بیہقی کتاب البعث والنشور)

۲۲۸۶ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مَرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَفِيَّةً عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَطْلُوعَ قَرَأَ فِي إِحْدَى الْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ آجِي رَبِّ لَنْ تُثِمَّتْ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلْمَظْلُومِ فَلَمْ يُجِبْ عَفِيَّةً فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ قَالَ فَصَلِّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفَى أَنْ تَبْسَمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَا أَبَتَ دَائِمِي لَأَنْتَ هَذَا لَسَاعَةً مَا كُنْتَ تَصَلِّحُكَ فِيهِ مَا كُنَّا الَّذِي أَصَحَّكَ اللَّهُ يَسْتَلِّكَ قَالَ إِنْ عُدَّ قَامَ إِلَيَّ ابْلِيسُ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِمَنْ جِيءَ أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْشُوهُ عَلَى رَأْسِهِ دَيْدُ عُوْ بِالْوَيْلِ وَالنُّبُوْرُ فَا مَحْكُوْنِ مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ -

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَحْثِ ۵
الْمُشْتَرِكِ نَحْوَهُ -

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ عرفات و مزدلفہ سے واپسی

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر
واپسی کے سفر میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا انداز تھا تو انہوں
نے کہا کہ آپ تیز چل رہے تھے اور جہاں سڑک کشادہ ہوتی تو سوامی
کو دوڑاتے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس ہونے کے دوران سفر آپ نے عقب
سے اونٹوں کو مارنے اور انہیں تیز نہالنے کی آوازیں سنیں تو آپ
نے کورسے سے اشارہ کر کے فرمایا لوگو آرام سے چلو اونٹوں کو دوڑانا
اجرا کا سبب نہیں ہے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید عرفات سے مزدلفہ
تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹنی پر تھے
لیکن مزدلفہ سے منیٰ تک نبی علیہ السلام نے فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا تھا
یہ دونوں بتاتے ہیں کہ نبی علیہ السلام حجرہ عقبہ پر دعا کرتے تک تبلیہ
پڑھتے رہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازوں کو جمع فرمایا اور ہر نماز کی جانت
سے پہلے اقامت کی گئی لیکن ان دونوں کے درمیان اور ان کے بعد
نوافل نہ پڑھے۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں
دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کو اس کے وقت

۲۳۸۷ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ
يَسِيرُ الْعَتَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجَوْهَ لَعَنَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَرَاهُ رَجَبًا شَدِيدًا أَذْهَبَ بَابَ لَيْلٍ فَأَشَارَ
بِسُوطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالتَّكِينَةِ
فَإِنَّ الْبَرَكَةَ بِالْإِيقَاعِ -

(رواه البخاری)

۲۳۸۹ وَعَنْهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدَفَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ لَمَّا
أَرَدَ الْفَضْلُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى فَجَلَّاهُمَا
قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُنِي
حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلِّ مَا يَدْرُ مِنْهُمَا
بِاقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى الْاِثْرِ مَلًى وَاحِدَةً
مِنْهُمَا - (رواه البخاری)

۲۳۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لَمَّا قَامَ

إِلَّا صَلَوَتَيْنِ صَلَوَةُ الْمَغْرِبِ وَالْوُشَاوِ بِجَمْعِهِ وَصَلَى
الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهِمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۲۹۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي مَنَعَةِ أَهْلِكِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۲۲۹۳ وَعَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رِوَايَتُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَةِ عَرَفَةَ
وَعَدَاؤُهُ جَمِيعَ النَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْهِمْ بِالسَّيْكِئَةِ
وَهُوَ كَأَنَّ تَأَقَّتْ حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ تَحْتِ
قَالَ عَلَيْهِ كُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّتِي يُدْمَى بِهَا الْجَمْرَةُ
وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ
حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۹۴ وَبِمَنْجَبٍ آتَاكَ آتَاكَ الرَّبُّ صَلَاةَ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَامٌ مِنْ جَمِيعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمْرُهُمْ بِالسَّكِينَةِ
وَأَمْرُهُ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمْرُهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِسَيْلِ
حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَزَاكُمْ بَعْدَ عَارِي هَذَا
لَكُمْ أَحَدًا هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي
جَمَاعَةِ التَّوَمِينِ مَعَ تَقْدِيرِهِ وَتَأْخِيرِهِ -

تا آخر کے ساتھ نقل کیا ہے

دوسری فصل

۲۲۹۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَلَفَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ
كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ عَرَفَةِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا تَمُوتُ
الْبَحَالُ فِي دُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَعْرُبَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ
أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا تَمُوتُ التَّوَجَّالُ فِي
دُجُوهِهِمْ فَلَمَّا لَا تَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَعْرُبَ
الشَّمْسُ وَتَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ هَذَا يَنْتَظِرُ لِمَدَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَ
الشِّرْكِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ
خَطْبَتَا وَسَاةً لَمْ يَكُنَا)

سے ٹالا ہو مگر صرف دو نمازیں مغرب اور عشاء مزدلفہ میں جمع کر کے
پڑھیں اور اسی شربلہ فرمولے سے پہلے پڑھ لی (متفق علیہ)
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اُن افراد میں تھا جنہیں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواتر اور ضعیف لوگوں کے
انہوں نے ہی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے کہ نبی صلی اللہ
نے عرفات میں شام کے وقت اور مزدلفہ میں واپسی کے وقت صبح کو
اپنی اونٹنی کو روک کر فرمایا آرام سے چلو جب آپ وادی حرمین میں
کے قریب آئے تو آپ نے حکم دیا رمی کے لیے کنکریاں پہن لو۔ راوی
کہتے ہیں آپ رمی کے وقت تک تبلیس کہتے رہے۔

(مسلم)

حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ...
مزدلفہ سے واپس ہوئے تو راستہ میں آپ سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے
رہے آپ نے لوگوں کو سکون و آرام سے چلنے کے لیے فرمایا لیکن جب
وادی محسر پر آئے تو سواری کو دوڑایا اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے
فرمایا کہ رمی کے لیے کنکریاں پہننے کے برابر یا سنگریزے چنیں آپ نے
صحابہ سے فرمایا شاید کہ میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں

رمی صاحب مشکوٰۃ نے فرمایا ہے میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ترمذی میں الفاظ کے تقدم

محمد بن قیس بن مخمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے خطبہ کے دوران فرمایا کہ درجہ جاہلیت میں لوگ عرفات سے اس
وقت واپس لوٹے جبکہ سورج اس کیفیت میں ہوتا جیسا کہ لوگوں کے
سروں پر عمارت ہوتے تھے اور غروب آفتاب سے پہلے آجاتے تھے اسی
طرح مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے واپس آجاتے تھے اسی طرح
مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد روانہ ہوتے اور سورج آتا بلند
ہو جاتا جس طرح لوگوں کے سروں پر گڑیاں ہیں۔ البتہ ہم غروب آفتاب
سے پہلے عرفات سے روانہ نہیں گئے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے
پہلے روانہ ہو جائیں گے ہمارا طریق کار مشرکوں اور بت پرستوں کے

۲۴۹۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ أَعْيَ لِمَةَ نَبِيِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمَاطٍ فَجَعَلَ يُلْطِمُ لِقَاذَنَا أَبِيبِي لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي سَكَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَرَمَ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْعَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُسْدَهَا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۴۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُلْبَسِي الْمِعْيَمُ آدُ الْمُعْمَرِ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ وَرَوَى مَوْفُوًّا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں قیام کی شب مجھے اور بنی عبدالمطلب کے بہت سے لوگوں کو گدھوں پر سوار کر کے منیٰ کی طرف روانہ کر دیا۔ روانگی کے وقت بنی حنیئہ علیہ وسلم نے ہمارے گدھوں پر محبت سے ہاتھ مار کر فرمایا یا صاحبزادہ طلوع آفتاب سے پہلے وحی نہ کرنا راہِ ہدایت اور نہ نساہت۔ ابن ماجہ
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی شب مزدلفہ سے بھیج دیا انہوں نے منیٰ آکر رمی کی اس کے بعد طوافِ افاضہ کیا۔ جناب عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ ام سلمہ کی باری کا دن تھا جس میں نبی علیہ السلام ان کے ساتھ قیام فرماتے (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مکہ میں مقیم یا عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے (صحابہ ابوداؤد نے اس روایت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف کیا)

تیسری فصل

یہ قرب بن ماسم بن عروہ نے حضرت شریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو مزدلفہ تک آپ کے قدم زمین سے نہ لگے۔
(ابوداؤد)

حضرت ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ مجھے سالم نے بتایا کہ جس سال حجاج نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا اسی سال سالم سے حجاج نے معلوم کیا کہ ہم عرفات میں کس طرح قیام کریں تو جناب سالم نے فرمایا اگر تم اس سنت کا ارادہ ہے تو عرفات میں نمازِ جلد پڑھ لو۔ یہ سن کہ جناب عبد اللہ بن عمر نے فرمایا درست جواب دیا مسنون طریقہ یہی ہے کہ صحابہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھتے تھے راوی کہتے ہیں میں نے جناب سالم سے معلوم کیا کہ کیا نبی علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے تو جناب سالم نے فرمایا صحابہ اسوہ رسول کو اپناتے تھے۔
(بخاری)

۲۴۹۹ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيدَ يَقُولُ أَهَضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتَّى أَتَى جَمْعًا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۰۰ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الدُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمُ إِنْ كُنْتَ مُرِيدَ الشَّعَةِ فَهَجِرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشَّعَةِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفْعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمُ وَهَلْ يَنْبَغِيُونَ ذَلِكَ إِلَّا سَنَةً -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ رَمَى الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۰۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَأْسِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ لَنَا خَيْرٌ مِمَّا يَوْمَئِذٍ لَكُمْ لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَجِبُكُمْ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۲ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَايَ الْخَذْفِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۰۳ وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْرِ مِثْلِي وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا رَأَيْتَ الشَّمْسَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجِمَارِ الْكُبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَمَى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكْبِرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۰۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ رُكْعَتَا الْجِمَارِ تَوَدَّ النَّحْيَ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَدَى تَوَدَّ الطَّوَالَ تَوَدَّ إِذَا اسْتَجَمَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجِمَّ بِسَوْءٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

۲۵۰۶ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى تَأْتِئَةٍ صَهْبَاءُ لَيْسَ صَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواڑی پر رمی کرتے دیکھا اس موقع پر آپ نے فرمایا: لوگو! ارکان حج سیکھ لو سال آئندہ ممکن ہے کہ تمہیں میرے ساتھ حج کا موقع ملے (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو پاشت کے وقت چنے کی برابر کنکریوں سے رمی کی (مسلم)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو پاشت کے وقت اور بقیہ دنوں میں زوال آفتاب کے بعد رمی کی (متفق علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دس ذی الحجہ کو اس طرح رمی کی کہ قانہ کعبہ کی ہر سمت میرے بائیں جانب اور منی میرے دائیں جانب تھی پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر سنگمیزہ ماستے وقت تکبیر کی ہاوی کہتے ہیں کہ پھر اسی طرح کہا جس طرح سورۃ البقرہ میں حکم نازل ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مستحباب میں طاق عدد ہے اسی طرح رمی جمار صفا و مروم کے درمیان سعی اور طواف کے چکر بھی طاق عدد میں ہیں جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو طاق عدد میں دھیلے لے۔

(مسلم)

حضرت قدامت بن عبد اللہ بن عمرو نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دس ذی الحجہ کو ناقہ صہباء پر سوار ہو کر رمی کرتے دیکھا اس وقت نہ تو مار دھاڑ تھی نہ شور و شغب نہ

ہونے کی آوازیں تھیں۔

(شافعی - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رمی جمار - صفا و مروہ کے درمیان سعی ذکر الہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں و دارمی جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ ہم سب گزارہ سے گریں یا رسول اللہ! کیا آپ کے لیے منی میں سایہ دار و گرد نہ بنائیں جہاں آپ آرام کریں فرمایا نہیں منی میں اس کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جہاں جلد پہنچ جائے۔ (ترمذی سابق ماجہ دارمی)

تیسری فصل

حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اولیٰ وسطیٰ کے پاس بہت دیر قیام کرتے یہاں وہ تسبیح و تہلیل اور تحمید کرتے اور حجرہ عقبہ کے پاس قیام نہ کرتے۔ (مالک)

وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ (رَدَّاهُ الشَّافِعِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۵۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جِئْتَ رَمَى الْجِمَارِ وَالشَّعْرَاءِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۲۵۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْبِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمَنِيِّ قَالَ لَا مَنِيَّ مُنْتَاهٍ مِنْ سَبَقٍ - (رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۵۰۹ عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنْ ابْنُ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجُمُعَيْنِ الْأُولَيَيْنِ دُفْعًا هَذَا يَكْبِّرُ اللَّهُ دَسِيحَةً وَيَحْمَدُهُ دِينَ عُرُ اللَّهِ دَلَّ يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ (رَدَّاهُ مَالِكٌ)

بَابُ الْهَدْيِ هَدْيِ كَلِمَاتِ الْحَكَامِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر پڑھ کر اپنے لیے اونٹنی منگوائی اور اس کے دائیں کوہان کے کنارے پر زخم لگایا اور اس کے خون کو صاف کر کے اس کی گردن میں دو جوتیوں کا قلاوہ ڈالا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب مقام بیدا پر آئے تو حج کے لیے تلخید پڑھا۔

مسلم
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طرف ہدی کیلئے بکریاں روانہ کیں تو ان کے گلے میں قلاوہ ڈالا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۵۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِبَنِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةٍ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ سَلَّتِ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَدَ مَا لَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ وَاجْتَلَتْ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ أَوْ أَهْلَ بِالْحَجِّ - (رَدَّاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ عَتَمًا فَعَلَدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نَبِيٍّ وَسَلَّم عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةَ يَوْمِ النَّحْرِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۳ وَعَنْ قَالَ نَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَبَّتِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ فَتَلَّتْ قَلَابًا بُدَيْنَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْ تَوَقَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا
وَأَهْدَاهَا قَبَا حَرَمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَجَلُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۵ وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلَّتْ قَلَابًا هَامِرًا مِنْ عَمِيمٍ

كَانَ عَشِيرَتِي تُرَبِّعُ بِهَا مَعَ أَبِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا تَسُوُّ بَدَنَهُ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَقَعَالٍ
إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ دِيْلَكَ فِي الشَّامِ أَوِ الشَّامِثَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۱۷ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ مُسَلِّحًا عَنْ زَكْوَيْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ يَا كَعْبُ إِذَا لَحِثْتَ

إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرَهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمْرَةٍ
فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ آمَنَ بِنَا أَبَدِيْعُ عَلَى

مِنْهَا قَالَ أُنَحِّدُهَا ثُمَّ أَصْبِغُ نَعْلَيْهَا فِي دُمِهَا ثُمَّ
أَجْعَلُهَا عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلُ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا

أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقَّتِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۱۰

نے دس ذی الحجہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گلے ذبح

کی (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے اہمات المؤمنین کی طرف سے حج کے موقع پر گلے ذبح فرمائی۔

(مسلم)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

اونٹوں کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے قلاب سے بنے جن کو نبی علیہ السلام

نے ان کے گلے میں ڈالا پھر ان کو زخم لگا کر ہدی کے طور پر مکہ روانہ کیا

اس وقت ملال چیزوں میں سے کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی تھی (یعنی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں میں نے اونٹوں

قلاب سے اون سے بنے تھے پھر ان کو اپنے والد کی معرفت روانہ

کیا تھا (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو ہنکانا ہوا لے جا رہا تھا تو

اپنے اس سے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے کہا یہ جانور تو ہدی کا ہے

اپنے اس سے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے پھر بھی کہا کہ یہ تو ہدی کا جانور ہے

ابو الزبیر کا بیان ہے کہ میرے سنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا

میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دوسرا

جانور ملے تو اس پر مجبوراً سوار ہو جاؤ۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو ہدی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اس جماعت کا

اس شخص کو امیر مقرر کیا اس نے معلوم کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے

کوئی اونٹ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے راستہ میں رک جائے تو کیا

کروں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے خون میں

اس کے کھرنک کر گواہان پر رکھ دینا اور تم اور تمہارے ساتھی اس

کا گوشت نہ کھائیں (ترمذی)

حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ساتھ صلح مدینہ کے سال گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں
کی جانب سے ذبح کیے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ
وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(رواہ مسلم)

۲۵۲۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أُنَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ
أَنَامَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْنُهَا قِيَامًا مَقْبِيحَةً
سَنَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(متفق علیہ)

۲۵۲۱ وَعَنْ عِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكُومَ عَلَى بَدَنِي وَأَنْ أَتَعَدَّ
بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجَلَهَا وَأَنْ لَا أُحْطِيَ الْجَذَارَ
مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِنَا۔

(متفق علیہ)

۲۵۲۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمِ
بَدَنَتِنَا قُلْتُ ذَلِكَ كَرِهُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قَا كُلْنَا وَتَزَوَّدْنَا۔
(متفق علیہ)

(مسلم)
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک
شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا
اس کو کھڑا کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسی طرح ذبح کرو جس طرح محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (متفق علیہ)
حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹ کی نگہداشت کروں اور ذبح کے بعد
اس کے گوشت کھال اور جھول کا صدقہ کروں اور ان کو اجرت قصاً
میں جو انہوں نے نبی علیہ السلام سے فرمایا نہ سالی و اجرت نہ لینے پاس
سے دیں گے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تین دن سے
زیادہ کہا نہ کر لے قربان نہ کر اونٹوں کا گوشت ذبح نہ کرتے
تھے پھر نبی علیہ السلام نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا کہ اس کو
کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس کے بعد ہم نے کھایا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے حدیبیہ کے سال ابو جہل کے اونٹ کو ہدی کے
طور پر شکرین کو بھجوانے کے لیے روانہ کیا اس اونٹ کی ناک میں پانڈی
یا سونے کا چھلا تھا۔

(ابوداؤد)

۲۵۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْدَى عَامَ الْخُدَيْبِيَّةِ فِي هَذَا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِأَبِي جَهْلٍ فِي
رَأْسِهِ مِرَّةٌ مِنْ فِصَّةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ ذَهَبٍ يُعِظُّ
بِذَلِكَ الْمُشْرِكِينَ۔

(رواہ ابو داؤد)

۲۵۲۴ وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخُدَاجِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُدَيْنِ قَالَ أَنْحَرُهَا ثُمَّ
أَغِيَسُ لَعَلَّهَا فِي دَوْمِهَا ثُمَّ خَلَّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا
قِيًّا كُلُّوْهَا۔ (رواہ مالک و الترمذی و ابن ماجہ
و رواہ أبو داؤد و الساجی عن ناجیة)

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
رسالت میں بھیج کر ابو جہل پر بار رسول اللہ اگر ہدی کا اونٹ ہلاک
ہو جائے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا اس کو ذبح کر کے اس کے کھر
خون میں لپیٹ کر چھوڑ دو تاکہ لوگ اس کو کھالیں (ترمذی ابن ماجہ)
ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے روایت کیا

(الاسبقی)

۲۵۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَعْظَمَ الْآيَامُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمُ النَّحْوِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَعْرِ قَالَ تَوَرَّكْ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ وَفَتَرَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَائِكَ خَمْسَ أَوْسَاطٍ فَطَفِقَ يَزِدُّ لِعَيْنِ النَّبِيِّ يَا تَبَرُّهُتْ يَبْنَاءُ قَالَ فَلَمَّا وَجِبَتْ جُنُوبُهَا قَالَ فَتَكَلَّمُوا بِكَلِمَةٍ خَوْفِيَةٍ لَهَا أَهْمُهَا فَعَلْتُ مَا قَالَ قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ ائْتِمْطَه - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدُرُكْ وَحَدِيثًا ابْنُ عَبَّاسٍ وَحَابِرِي فِي بَابِ الْأَمْطَةِ)

حضرت عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم دن قربانی کا ہے اس کے بعد قرکادن رگیا رہ ذی الحجہ نبی علیہ السلام کے پاس پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے ان میں سے ہر اونٹ حضور علیہ السلام کے قریب آیا کہ آپ کس کو پہلے ذبح کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اونٹوں کے پہلو زمین پر آئے تو سر کاٹنے لگے فرمایا جس کو میں نہ سمجھ سکا راوی کہتے ہیں میں نے دوبارہ معلوم کیا آپ نے کیا فرمایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جو چاہے اس میں سے گوشت لے جائے راہود اور حضرت ابن عباس اور جناب جابر کی حدیثیں باب الاضحیہ میں نقل کی گئی ہیں

تیسری فصل

۲۵۲۶ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةِ رَفِيٍّ بَيْنَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُتَقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعُ مَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُّوْا وَاطْعِمُوْا وَادْخِرُوْا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَعْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعَيِّنُوا فِيهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ ہوتا چاہیے جب دوسرا سال آیا تو ہم نے نبی علیہ السلام سے معلوم کیا کہ ہر گزشتہ سال کی طرح عمل کریں تو آپ نے فرمایا کھاؤ۔ کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگوں نے شدید محنت کی تھی اس لیے میں نے چاہا کہ اس سلسلہ میں ان کی مدد کرو (متفق علیہ)

۲۵۲۷ عَنْ ثُبَيْثَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَعْبُدُكُمْ عَنْ حُرْمَتِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوَقَّ عَلَيْنَا لَكُنَّ تَسْعُكُمْ جَاءَ اللَّهُ يَا لَسَعُوْ فَكُلُوْا وَادْخِرُوْا وَادْعُوْا الْأَرْوَاقَ هَلْ مِنْهُ وَالْآيَامُ أَيَّامُ أَجَلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلَّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ثبیتہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تمہیں وسعت موصول ہو اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف تمہیں وسعت موصول ہو گئی ہے اب کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور طلبِ ثواب کرو۔ یہ دن کھانے پینے اور ذکرِ الہی کے ہیں۔ (راہود اور)

بَابُ الْحَلْقِ

سرمنڈانے کے احکام

پہلی فصل

۲۵۲۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَفَّرَ بَعْضُهُمْ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُصْرٍ مِمَّنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَدِينَةِ بِمُشَقِّصِينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۱ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَاَ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مَنًى فَأَتَى الْجُمُعَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنَزِلَهُ يَسْعَى وَنَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَاقِي وَنَادَى الْحَالِفَ شَيْقُ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ رِأْيَهُ ثُمَّ نَادَى الشَّيْخَ الْأَيْمَنَ فَقَالَ الْحَلِقُ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَقِيمُهُ بَيْنَ النَّاسِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُخْرِجَ مَرَدُّ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈائے جبکہ بعض صحابہ نے بال کترائے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال منڈانے کے قریب تیر کے پیکان سے منڈائے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی خداوند

سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے کہا کہ قصر کرنے والوں کے لیے بھی دعا فرمائیں لیکن آپ نے پھر سر منڈانے والوں کے لیے دعا فرمائی لوگوں نے پھر قصر کرنے والوں کے لیے دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ

یحییٰ بن حسین نے اپنی وادی جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لیے تین دفعہ کترانے والوں کے لیے ایک مرتبہ دعا فرماتے ہوئے سنا۔ (مسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب منیٰ آئے تو حجرہ پر اگر رمی کی پھر اپنی قیام گاہ پر آئے اور قربانی کے جانور کو ذبح کیا پھر حجام کو بلا کر پہلے حلق کرا کر بال ابو طلحہ انصاری کو دیئے پھر بائیں جانب کے بال منڈا کر وہ بال بھی ابو طلحہ انصاری کو دے کر فرمایا ان کو لوگوں میں تقسیم کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے اور دوس ذی الحجہ کو طواف ثانیہ کعبہ سے پہلے

قَبْلَ أَنْ يَصُوفَ بِأَبْيَتٍ بِطَيْبٍ فِيهِ مَسْكٌ -
(متفق علیہ)

۲۵۳۳ وَعَنْ ابْنِ حُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ يَوْمَ النَّحْرِ تَحْرِجَهُ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنَى -
(رداء مسیلم)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگایا کرتی تھی -
(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو طواف اقامہ کیا اور واپس آکر منیٰ میں نماز ظہر ادا کی (مسلم)

دوسری فصل

۲۵۳۵ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَخْلِقَ الْمَرْأَةِ رَأْسُهَا -
(رداء الترمذی)

۲۵۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْخَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ - (رداء أبوداؤد والترمذی)
وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ

حضرت علی اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سرمنڈانے سے منع فرمایا -

(ترمذی)
حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خواتین کے لیے خلق نہیں بلکہ وہ کچھ بال کترادیں -
(ابوداؤد - دارمی)
اس باب میں تیسری فصل نہیں ہے

قربانی کے ایام خطبہ اور طواف و دعائے کابیان

پہلی فصل

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَتْ فِي حَبَّةٍ الْوَقَاعَ بِمَنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَ فَبَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَهُ فَقَالَ أَذْبَهُ وَلَا حَرَجَ فَبَاءَهُ الْخَدْرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَتَنَحَّرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي فَقَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سِئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَمَا رَدَّ وَلَا أُخْبِرَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَمْسِيْلُهُ أَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَنَّهُ أَخَذَ فَقَالَ أَصْنَتْ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِي قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ -

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں کے مسائل کے جوابات دینے ایک شخص آیا اور کہا مجھے معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے بال منڈائے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا قربانی کر لو کوئی حرج نہیں ایک اور صاحب نے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اب دوبارہ رمی کر کوئی مضائقہ نہیں اس دن آپ ایسے ہی سوال کیے گئے جس میں کسی کام کو مقدم یا مؤخر کیا گیا تھا آپ نے ان کے جواب میں صرف یہی کہا ایسا کر کوئی مضائقہ نہیں (مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے ایک صحابی آیا اور کہا میں نے رمی سے پہلے بال منڈا لیے تو آپ نے فرمایا رمی کر لو کوئی مضائقہ نہیں ایک اور صاحب نے کہا میں نے رمی سے پہلے طواف اقامہ کر لیا ہے تو

۲۵۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّطُ يَوْمَ النَّحْرِ بِيَمِينِي فَيَقُولُ لِأَحَدِهِمْ فَسَالِكٌ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لِأَحَدِهِمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے اتنا لٹکا کر کہنے لگے کہ آپ کو فرمایا کہ کوئی مصلحتاً نہیں پھر ایک شخص نے معلوم کیا کہ غروب آفتاب کے بعد رمی کی ہے تو آپ نے فرمایا کوئی نوحہ نہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۵۳۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْشَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ قَالَ اخْلُقْ أَوْ قَصِمَ لِأَحَدِهِمْ وَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجُو قَالَ ارْجُ وَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجُو قَالَ ارْجُ وَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجُو (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر آیا تو فرمایا یا رسول اللہ میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف افاضہ کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا سر منڈانے یا کسرتانے میں کوئی حرج نہیں دوسرے شخص نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے تو آپ نے فرمایا یہ رمی کر لو کوئی مصلحت نہیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَ قِيَمًا قَائِلِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ آخَرْتُ قِيَمًا أَوْ قَدَمْتُ قِيَمًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ أَقْتَرَضَ عِرْضَ مَسِيرِهِ وَهُوَ ظَالِمٌ قَدْ لَكَ الذَّيْءُ حَرَجٌ وَهَلَكٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس بن شریک سے روایت ہے کہ میں ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لوگ آپ کے پاس آتے اور اپنے بارے میں کہتے یا رسول اللہ میں نے طواف سے پہلے سعی کر لی ہے یا کوئی کام پہلے کر لیا یا کسی کام میں تاخیر کی ہے تو آپ فرمادیتے کہ کوئی مصلحت نہیں مگر جس کسی نے مسلمان کے تقدس کو پامال کیا اس نے گناہ کیا اور خود کو ہلاکت میں ڈالا۔ (ابوداؤد)

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوَدِيعِ

دس ذی الحجہ کا خطبہ۔ ایام تشریق کی رمی اور طواف وداع کا باب

پہلی فصل

۲۵۴۱ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُتَوَالِيَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس ذی الحجہ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا زمانہ اس حالت کی طرف بدل چکا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی سال میں بارہ مہینے ہیں جن میں سے تین مہینے تشریق

وَدُّوا الْحَجَّةَ وَالْمَحْرَمَ وَرَجِبَ مَضَرَ الدِّينِ بَيْنَ بَنِي إِسْرَافِيلَ
وَشُعْبَانَ وَقَالَ أَيْ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَمِيزُ بَيْنَ أَسْبَحٍ
فَقَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيْ بَلَدٍ هَذَا
قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَمِيزُ
بَيْنَ يَاسِبٍ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلَدُ قُلْنَا بَلَى قَالَ قَائِلٌ
يَوْمَ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ دَرَسُوهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى
ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَمِيزُ بَيْنَ يَاسِبٍ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ
التَّحْرِيرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا
فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْتَلْقُونَ رَبَّكُمْ
فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ إِلَّا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْضُهُمْ
مِنْ بَعْضٍ إِلَّا تَنْصُرُوا بَعْضَكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ الْآهَلِ
بَلَغْتُ قَالُوا لَعَنَهُ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ فَكُتِبَ لَهُ
الشَّاهِدُ الْغَائِبُ قُدِّرَتْ مُبَلَّغُهُ أَدْعَى مِنْ سَامِعِهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۲۲ وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَنِ
أَرْمَى الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَأَرْمِهِ فَأَعَدَّتْ
عَلَيْهِ الْمَسَافَةُ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَتَّى قِيَادَ أَزَالِ الشَّيْءِ
رَمَيْنَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۲۳ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي
جَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكْبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ
ثَلَاثِينَ مَرَّةً حَتَّى يُسْمِعَ قِيُومُ مُسْتَقِيلِ الْقُبْلَةِ
طَوِيلًا وَيَذْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْجِي التَّوَسُّطَ
بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكْبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ
بِدَايَةِ الْيَمَانِ قِيُومًا وَيَقُومُ مُسْتَقِيلِ الْقُبْلَةِ
ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَيَذْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْجِي
جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ حِطِّينِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ
يُكْبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصُرُ

والے ہیں ذی القعدة ذی الحجہ اور محرم اور چوتھا مہینہ کار جب ہوجاویں
اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے تو عاصم بن
نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں یہ سن کر آپ خاموش
رہے صحابہ کہتے ہیں ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور
کوئی نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے ہم نے جواب دیا بیشک
ذی الحجہ ہے پھر آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے تو ہم نے کہا اللہ اور اس
کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ خاموش رہے تو ہم نے خیال کیا کہ آپ اس
کا کوئی اور نام لیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ عظیمہ (مکہ) نہیں ہے صحابہ
نے عرض کیا بیشک ہے پھر آپ نے فرمایا یہ دن کونسا ہے تو ہم نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے والے ہیں جب آپ نے سکوت فرمایا تو ہم
نے یہ سوچا کہ آپ اس کے مشہور نام کے علاوہ اور کوئی نام لیں گے۔ اس
وقت آپ نے فرمایا کیا یہ قرآنی کلام نہیں ہے ہم نے کہا بیشک ہے تو آپ
فرمایا تمہارے خون۔ مال۔ عزتیں ایک سو دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں
طرح اس دن کی اس شہر کی اور اس مہینہ کی حرمت ہے جب تم اپنے رب
سے ملاقات کرو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا
خبردار میری حیات ظاہری کے بعد گمراہ نہ ہونا اور ایک سو دوسرے کی گزند

حضرت دہم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سوال کیا کہ میں رمی کس وقت کروں تو انہوں نے بتایا جب تمہارا امام
رقائد رمی کرے تو تم بھی کرو میں نے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے
کہا کہ ہم منتظر رہتے اور جب سورج ڈھلے تو ہم رمی کرتے تھے (بخاری)
سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ
وہ پہلے قریب سے جبرہ پر رات کنکریاں مانتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے اس کے
بعد نرم زمین پر آرام سے بہت دیر کھڑے ہوتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا
کرتے پھر جبرہ وسطیٰ پر آکر رات کنکریاں مانتے اور ہر کنکر پر تکبیر کہتے پھر
ایسے جانب نرم جگہ آکر قبلہ رو ہو کر طویل دعا کرتے پھر جبرہ عقبیٰ پر جہاد
کے درمیان ہے اگر تکبیر کہتے ہوئے رات کنکریاں مانتے اور اس کے
بعد وہاں نہ ٹھہرتے پھر واپس آکر فرماتے میں نے نبی کریم صلی اللہ

(بخاری)

فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَمِيتَ بِمَنَكَةِ لَيَالِي مِثْنَيْنِ أَحْبَلِ سَقَائِيهِمْ فَأَذِنَ لَهُ -
(مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ لَهَا
يَا فَضْلُ أَذْهَبَ إِلَى أُمِّكَ فَأَشْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرِبُ مِنْ عَيْنِهَا فَقَالَ اسْقِيْنِي فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ سَقِيْنِي
فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ آتَى رَمْزَمَ وَهُمْ يَسْتَوُونَ وَيَجْعَلُونَ
فِيهِمَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَرَأَوْكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ
لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَزَلْتُ حَتَّى أَضْمَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ
وَأَشْأَلُ عَائِيهِمْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
رَقْدَةً فَلَمْ يَحْصِبْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَفَأَ بِهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۳۷ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتُ كَسَمَةٍ تَمِي كَمِي نِي
أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّي الظُّهْرَ
يَوْمَ التَّوْبَةِ قَالَ بِمِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيْنَ صَلَّي الْعَصْرَ يَوْمَ
التَّغْيِ قَالَ بِأَلَا يُطْعِمُ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ
أَمْرَأَتُكَ - (مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

۲۵۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَّوِلُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ
بِشَيْءٍ إِتْمَانُ زَلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَئِنْ كَانَ أَمْرٌ لِيُخْرِجَنِي إِذَا أَحْدَثَ - (مُسْنَعٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عباس نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وقوف منی کے دوران مکہ مکرمہ میں
قیام کی اجازت طلب کی کیونکہ عجمیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری ان کے
سپر دھتی نبی علیہ السلام نے انہیں اجازت دے دی (بخاری)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم مدینہ کے پاس تشریف لائے اور پانی طلب کیا تو والد صاحب نے
فضل سے کہا کہ ہمارے اپنی ماں سے نبی علیہ السلام کے لیے پانی لاؤ حضرت
علیہ السلام نے ام الفضل سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو ام الفضل نے کہا
یا رسول اللہ اس برتن میں لوگ اپنے ہاتھ ڈال دیتے ہیں لیکن نبی علیہ السلام
نے دوبارہ پانی طلب کر کے پھر پراہ نہزم پر آئے اور دیکھا کہ لوگ
کوئی سے پانی نکال کر پی رہے ہیں آپ نے ان سے فرمایا لگے رہو تم نیک
کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تم پر غلبہ
حاصل کر لیں گے تو میں بھی رسوا دی سے اتر کر رہی کو کندہ سے کی باب
اشادہ کر کے فرمایا اس پر رکھ لیتا (بخاری)

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز میں (منی میں) پڑھیں پھر تھوڑی دیر
وادی محصب میں آرام فرمایا بعد میں سوار ہو کر حرم شریف آئے اور
طواف کیا (بخاری)

حضرت عبد العزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے وہ بات بتائیں جو آپ نے
رسول خدا سے سن کر یاد رکھی کہ آپ نے ترویج کے دلہا کھڈی کھڈی
کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی تو انہوں نے بتایا کہ منی میں نے معلوم کیا کہ
یوم نحر تیرھویں ذی الحجہ کو نماز عصر کہاں ادا کی تھی تو انہوں نے کہا
الطی میں پھر انہوں نے بتایا کہ تم بھی اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امرا کریں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مقام الطی میں قیام
سنت نبوی نہیں ہے بلکہ رسول خدا نے وہاں قیام اس لیے کیا کہ
آپ کی وہاں سے مدینہ کے لیے روانگی زیادہ آسان تھی (مسند علیہ)

۲۵۴۹ وَعَنْهَا قَالَتْ أَحَدُهُمْ مِنَ التَّائِبِينَ يُعْمَرُ
فَدَخَلَتْ فَقَضَيْتُ عَمْرِي وَأَنْتَظِرُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطُحُ حَتَّى فَرَعَتْ فَأَمَّا النَّاسُ
يَا لَوْ جِئْتُ فَنَجَّرَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَوةِ
الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ مَا
وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلِي بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ
اِخْتِلَافٍ بَيِّنٍ فِي الْخَوْبِ.

۲۵۵۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ
فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ اخِرُ عَهْدٍ بِالْبَيْتِ
إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْخَائِضِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاصِلَتْ صَغِيرَةُ لَيْلَةَ
النَّفَرِ فَقَالَتْ مَا أُرَاهُ إِلَّا حَاسِلَتْكُمْ قَالَ النَّبِيُّ عَمْرِي
حَتَّى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّرِي.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۵۲ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَيْ
يَوْمَ هَذَا قَالُوا يَوْمَ النَّحْرِ الْأَكْبَرِ قَالَ قَرَأَ دُمَاءَكُمْ
وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ
هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا يَجْعَلِي خَافٍ عَلَى دَلِيلِهِ
وَلَا مَوْلُودٍ عَلَى دَلِيلِهِ إِلَّا دَانَ الشَّيْطَانُ قَدْ آتَى
أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا ذَلِكُمْ سَتَكُونُ لَهُ
طَاعَةٌ فِيمَا تَخْتَفِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَرَّضَنِي بِهِ.
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۲۵۵۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْهَمَزِي قَالَ رَأَيْتُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے پیغمبر سے عمرہ
کا احرام باندھا اور عمرہ کی پابندیاں خود پر عائد کیں اور عمرہ ادا کیا مگر
دو عالم مقامِ اربع میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں عمرہ سے فارغ
ہو کر وہاں پہنچی تو نبی علیہ السلام نے لوگوں کو روانگی کے لیے حکم دیا پانچ
آپ روانہ ہوئے اور غارِ کعبہ آکر نانہ فجر سے پہلے طواف کیا پھر مدینہ طیبہ
کی جانب روانہ ہوئے (مؤلف کتاب فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو روایت
مسلم میں نہیں دیکھا بلکہ صاحب ابوداؤد نے آخر کے کلمات میں تھوڑے سے

ابن عباس

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ گرج سے فارغ
ہونے کے بعد لوگوں کا معمول یہ تھا کہ وہ جہدھر جہاں چلے دیتے جہاں پہنچے
رسول خدا نے فرمایا تم میں کوئی اس وقت تک اپنے گھر کو واپس نہ ہو
جب تک کہ وہ طوافِ وداع نہ کرے لیکن ماہِ اہرامی میں جتنا طواف اس
سے مستثنیٰ ہوں گی (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ روانگی کی شب
حضرت صفیہؓ کا اہرامی سنگی تو کھٹے لگیو شاید میری وجہ سے تم سب کو رونا
پڑے جب رسول خدا کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے رنجوب کے
کلمات فرمائے اور دریافت کیا کہ انہوں نے طواف کر لیا تھا تو آپ کو
بتایا گیا ہاں تب نبی علیہ السلام نے فرمایا روٹکی اختیار کرو

دوسری فصل

(متفق علیہ)

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے حجۃ اہرام کے
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
لوگو آج کو نسا دن ہے ہر صحابہ نے عرض کیا آج اکبر کا دن ہے تو آپ نے فرمایا
تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری ابروئیں ایک دوسرے پر اسی طرح
حرام ہیں جس طرح آج کا دن اور یہ شہر محترم ہے۔ خبردار کوئی شخص نہ
تو اپنے نفس پر ظلم کرے نہ بیٹا اپنے والدین کو اذیت دے نہ خبردار وہ
شیطان اس بات سے تو نا امید ہو چکا ہے کہ اس مقدس شہر میں اس کی
اطاعت کی جائے لیکن جن کاموں کو تم خفیہ سمیے ہو ان میں اس کی اطاعت
کی جائے گی اور وہ اسی پر خوش ہو جائے گا (ابن ماجہ اور صاحب
ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے)

حضرت رافع بن عمروؓ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

احرام باندھنے والے کے لیے احتیاطیں

پہلی فصل

۲۵۵۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السُّدْرَ وَلَا الْبُرْأْسَ وَلَا الْخِصْفَةَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ تَحْلِيَيْنَ فَيَلْبَسُ خُفَيْنِ وَيَقْطَعُ مِمَّا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا شَبَّهَ دَعْفَرَانًا وَلَا دَرَسًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رَوَايَةٍ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَاءُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْفُتَّارَيْنِ)

حضرت محمد بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! مجرم کس طرح کے کپڑے پہنیں تو آپ نے فرمایا نہ تو قمیص پہنوں نہ کڑیاں باندھوں نہ پاجامے پہنوں اور نہ بال پوش استعمال کروں نہ موزے پہنوں لیکن جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالو یا لباس استعمال نہ کرو جس کو زعفران اور ورس سے معطر کیا گیا ہو یا مٹھوئے لیکن امام بخاری نے اس اضافہ کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حرام باندھنے والی عاتقوں نہ تو چہرے پر نقاب ڈالے اور نہ دستاں پہنیں۔

۲۵۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَمْعَتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا التَّحْرِيمُ الْمُحْرِمُ تَحْلِيَيْنَ لَيْسَ سَرَادِيلَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہاں غبار فرشتے برتے تھے کہ جب کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ عاتق احرام میں موزے پہن لے اور اگر کسی کے پاس تہ بند کی چادر نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے (متفق علیہ)

۲۵۶۱ وَعَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْزِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَنِّعٌ يَأْتِيهِمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعَمَةِ وَهَلِيهِ عَنِّي فَقَالَ أَمَا الطَّيِّبُ الَّذِي يَكُ قَاعِلُهُ تِلْكَ مَرَاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عَمَلِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت یحییٰ بن امیہ سے روایت ہے کہ ہم جہانم میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ایک اعرابی آئے جنہوں نے خلوک (ایک خوشبو) سے لقمہ لگا کر تہ پہنا ہوا انعام عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور یہ لباس پہنا ہے۔ رسول خدا نے فرمایا تو شبو کو تین مرتبہ دھو اور کرتے کو اتار دو اس کے بعد وہی ارکان عمرہ میں لا کر و بوج میں کرتے ہو۔

۲۵۶۲ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْسُكُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَمْسُكُ وَلَا يَحْطُبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجرم حالت احرام میں نہ تو خود نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح کرے نہ مسکے کرے۔ (مسلم)

۲۵۶۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی

۲۵۴۳ وَعَنْ كَزِيدِ بْنِ الْأَمِيقِ بْنِ أُخْتِ مَيْمُونَةَ
عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ
مُحْيِي الشُّعْبَةِ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّ تَزَوُّجَهَا
حَلَالٌ وَقَدْ هَذَا مُرْتَدِّ بِحَقِّهَا وَهُوَ مُحْرَمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا
هُوَ حَلَالٌ بِسَرَفٍ فِي طَرَفِي مَكَّةَ -

۲۵۴۵ وَعَنْ أَبِي الْيُؤُبِ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۷ وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ
مُحْرَمٌ مَخَذَّ هُمَا بِالنَّصِيرِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أُمِّ الْحَصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أَسْمَاءَ
بِنْتُ لَاحٍ وَاحِدَهُمَا أَخَذَ بِخَطَامِ تَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَشْرُفُ مِنْ
الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَهُوَ يُوقِدُ نَعْتًا قِدَارًا وَالْقَمَلُ
نَهَانَتْ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَرُودِيكَ هُوَ أَتَمُّكَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطِيعْ قَرَقَابَتَيْنِ
سِتْرَةَ مَسَاكِينٍ وَالْفَرْقَى ثَلَاثَةَ أَصْحَابٍ أَوْصُو ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ وَأَوَّاسُكَ نَسِيكَةً -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ یہی اسم ابن اخت میمونہ سے حضرت میمونہ سے روایت
کی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت
شادی کی جب آپ حلال تھے۔ (مسلم)۔ شیخ محمد السخنی
فرمایا اکثر علماء کا کہنا یہ ہے کہ جب آپ نے حضرت میمونہ سے شادی کی تو آپ
حالت احرام میں نہ تھے لیکن اعلان نکاح حالت احرام میں ہوا اور احرام
سے خارج ہو کر مکہ کے راستہ میں مقام سرف میں ہم بستری فرمائی۔
حضرت ابو یوسف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم حالت احرام میں سر مبارک دھو لیتے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔
(متفق علیہ)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی حدیث بیان کی جبکہ ایک آدمی کی آنکھیں دھو رہی تھیں اور وہ
احرام باندھے ہوا تھا تو آپ نے ان پر ہوا لگایا۔

(مسلم)

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے
حضرت اسماء اور حضرت بلال کو دیکھا کہ ایک نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی اونٹنی کی ٹیکل پکڑی ہوئی ہے اور دوسرے نے دھوپ
بچاؤ کے لیے سرکار پر کپڑے کا سایہ کیا ہوا ہے اس وقت آپ نے عمرو
عقبة کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حالت احرام
میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ کے مقام پر تھا رسول خدا
پاس تشریف لائے میں اس وقت ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جو کس
میرے چہرے پر گر رہی تھیں آپ نے مجھ سے فرمایا کیا یہ جو میں تمہیں اندر
دے رہی ہیں میں نے کہا بیشک تو آپ نے فرمایا اس کو منڈا کر چھ مسکینوں
کو ایک فریق کھانا کھلا دو اور فریق ایک پیانہ ہے جس میں تین سلاخیں آتی
ہے یا تین روزے رکھ لیا ایک جانور ذبح کر دو۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۴۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَتَّى النِّسَاءَ فِي إِحْدَاهُمَا مِنْ عَيْنِ الْقُنَّازِينَ وَالزُّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزُّعْفَرَانُ مِنَ الْيَتَابِ وَلَتَلْبَسَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنَ الْوَارِثِ الْيَتَابِ مَعْصَرًا أَوْ حَيَّةً أَوْ سَرَادِيلَ أَوْ قَمِيصًا أَوْ خُفَّيْنِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۱ وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ التَّوَكُّانُ يَهْرُونَ بِنَا وَ كُنْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْرِمَاتٍ فَإِذَا جَاوَزُوا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا كَشَفَتْهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ دَرَجَتُهُ مَأْجِبَةٌ)

۲۵۴۲ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهْنُ بِالزَّيْتِ وَ هُوَ مُخْرِمٌ غَيْرَ الْمُتَعَمِّتِ يَبْعَثُ غَيْرَ الْمُطَيَّبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں خواتین کو دستانے پہننے اور چہرے پر نقاب ڈالنے سے منع فرماتے سنا ہے آپ نے خواتین کو ایسے کپڑے پہننے سے بھی منع فرمایا جو زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے ہوں اس کے علاوہ جس رنگ کے چپڑے کپڑے چپیں چاہے وہ کسبئی رنگ کے ہوں یا خمر کے آپ نے زیور پابند قمیص اور موزے پہننے کی اجازت بھی دی (ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم احرام میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس وقت ہم میں ہر ایک (خاتون) اپنی چادر سر پر ڈالتی تھی چہرہ کو چھپالیتی لیکن جب وہ گزر جاتے تو ہم اپنے چہروں کو کھول دیتے (ابوداؤد) اور ابن عباسؓ نے اس حدیث کا مفہوم نقل کیا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں روغن زیتون استعمال فرماتے جو خوشبو دار نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۲۵۴۳ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقَدَّ فَقَالَ أَلَيْسَ عَلَى ثَوْبِيَا تَافِعٌ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْئًا فَقَالَ تَلْقَى عَلَى هَذَا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُخْرِمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۴۴ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَحْبَحَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُخْرِمٌ يَلْبَسُ جَمِلَ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۵ وَ عَنْ آكَيْسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ثابٹ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حالت احرام میں سر دی محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر کچھ ڈال دو تو میں نے ان پر برسائی ڈال دی اس وقت انہوں نے فرمایا تم مجھے اڑھا رہے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر کو اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن مالک بن بحبحہؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں حالت احرام میں بلحی حمل کے مقام پر دو دان قیام مسر کے درمیان سیفگی لگوائی۔ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْعَدَمِ مِنْ دَجِ
كَانَ يَوْمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۵۴۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنِي بِهَا وَ
هُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَتَا رَسُولَ اللَّهِ بِبَنِيهَا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ)

نے حالت احرام میں درد کی تکلیف کی وجہ پیر کے نلوے میں سینک لی گئی
(ابوداؤد۔ نسائی)

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں جب رسول خدا نے حضرت
میمونہ سے نکاح فرمایا تو آپ احرام میں تھے اور سب ہم بستر فرمائی تو بھی
آپ حالت احرام میں تھے اور میں نے آپ دونوں کے درمیان قاصد
کافر بیضا انجام دیا تھا اور احمد سب ترمذی نے ۱۱ ہجری تک کو حرام کہا ہے

بَابُ الْمُحْرِمِ يَجْتَنِبُ لَصِيدًا

حالت احرام میں شکار کی ممانعت

پہلی فصل

۲۵۴۷ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَبَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارًا وَحِشِيًا
وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِرَدَّانٍ فَزَادَ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي
وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمَنُودَةٌ عَلَيْهِ لَئِنْ لَأَنَا حُرْمٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۴۸ وَعَنْ أَبِي ثَنَادَةَ أَنَّهُ أَخْرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ
وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ عَيْرٌ مُحْرِمٌ فَرَأَوْا جَمَارًا وَحِشِيًا
قَبْلَ أَنْ يَرَوْهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكُوهُ حَتَّى رَأَاهُ أَبُو ثَنَادَةَ
فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُمْ أَنْ يَتَاوَلُوهُ سَوْطُهُ فَأَبْوَا
فَتَنَاولُوهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَمَّرَهُ شَعْرًا أَكَلَ فَأَكَلُوا
فَتَدَمَّوْا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلُّوا سَائِرَهُ فَحَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا
مَعَنَا رَجُلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا فَلَمَّا
أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكُوا
أَحَدًا أَمْرًا أَنْ يَجْعَلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا
قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا -

۲۵۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت صعوب بن جہام روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا
کی خدمت میں گور خر پیش کیا آپ اس وقت مقام ابو ادران (شکار
مکان) میں تھے لیکن بنی غنایہ السلام نے اس کو واپس کر دیا جب میرے
چہرے سے نبی علیہ السلام نے اظہار انوس دیکھا تو اپنے فرمایا ہم نے
اس کو اس لیے واپس کر دیا کہ ہم حالت احرام میں ہیں (متفق علیہ)
حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئے راستہ میں میں چند محرم ساتھیوں کے ساتھ
پہنچے رہ گئے لیکن وہ خود حالت احرام میں نہ تھے میرے ساتھیوں نے
ایک جنگلی گدھا گور خر دیکھا لیکن وہ گور خر ان لوگوں کو نہ دیکھ سکا۔
ساتھیوں نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا حضرت ابو قتادہ نے اس کو دیکھا تو
گھوڑے پر سوار ہو کر ساتھیوں سے منظر لے کر انہوں نے نہ دیا تو انہوں نے
خود گھوڑے لے کر اس پر چڑھ کر دیا اور اس کو زخمی کر کے ذبح کر لیا پھر اس کو
خود بھی کھایا اور ساتھیوں کو بھی کھلایا لیکن وہ گوشت کھا کر شرمندہ
ہوئے جب ہم رسول خدا سے جا ملے تو یہ ساتھیوں نے اس بارے میں
نبی علیہ السلام سے معلوم کیا تو اپنے فرمایا اس گوشت میں سے کچھ باقی ہے تو
لوگوں نے کہا اس کی ٹانگ باقی ہے پھر نبی وہ بقیہ گوشت نبی علیہ السلام
کو پیش کیا اگر تو اپنے اس میں سے کچھ کھایا د متفق علیہ ساری و مسلم کی ایک
اور روایت میں اس طرح بھی ہے کہ جب لوگوں نے نبی علیہ السلام سے
حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہم کھاتے تو انہوں نے کہا نہیں تمہارے آپ نے فرمایا بقیہ گوشت ہم کھاؤ

وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي
الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعُدَابُ وَالْجِدَاةُ
وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ قَوَاسِمٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَيْلِ وَالْكَلْبُ
الْحَيَّةُ وَالْعُدَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ
وَالْحَدْيَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پانچ جانور ایسے ہیں جن کو سرزمین حرم پر حالت احرام میں مارنے
والے پر کوئی گناہ نہیں۔ چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو اور پاگل کتا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ مزی جانور ایسے ہیں جنہیں
حرم میں مارنے کی اجازت ہے سانپ، ابن کوا، چوہا، پاگل کتا
اللہ چیل (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۵۸۱ عَنْ جَابِرِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ مَا
لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يَصَادَ لَكُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَافُ)

۲۵۸۲ وَعَنْ أَبِي مُرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبْرُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۵۸۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْتَلُ الْمُخْرِمُ السَّبُعُ الْعَاوِي -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۵۸۴ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّبْعِ أَصِيدَ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ
أَيُّ كُلِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّيَافُ وَالتَّيَافُ)

التِّرْمِذِيُّ مِنْ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۵۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّبْعِ قَالَ مُوسِمٌ وَيَجْعَلُ فِيهِ
كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُخْرِمُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
حالت احرام میں شکار کا گوشت اس وقت تمہارے لیے حلال ہے جبکہ
تو تم خود اس کو شکار کرو یا تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی دینیائی شکار میں شامل ہے۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا مالت احرام میں درندہ کو قتل کیا جاسکتا ہے
(ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ہابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منہ سے بھوکے بارے میں معلوم کیا کہ شکار
میں شامل ہے تو انہوں نے کہا ہاں میں نے معلوم کیا کہ یہ بات آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(نسائی و شافعی جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن اور

صحیح بتایا ہے)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے بھوکے بارے میں دریافت کیا گیا وہ شکار میں شامل ہے تو آپ نے
فرمایا ہاں اور اگر مالت احرام میں اس کا شکار کرے تو اس کے بدلے

وَالْتَارِي

۲۵۸۷ وَ عَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ حَبِزٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الشَّيْبَةِ قَالَ أَوْ يَأْكُلُ الشَّيْبَةَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوْ يَأْكُلُ الذِّئْبُ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي)

میںڈھا قرآن کرے را بود او نہ ابن ماجہ۔ دارمی

حضرت خزیمہ بن حبز سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکرا کھانے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کیا بکرا کو بھی کوئی کھاتا ہے پھر میں نے بھیڑیے کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے فرمایا جس کے اندر بھلائی ہے کیا وہ بھیڑیے کو کھاتا ہے (جامع ترمذی نے فرمایا اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے)۔

تیسری فصل

عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم ذات احرام میں طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے ان کے پاس ایک پرندہ کا گوشت بھیجا گیا وہ اس وقت سرے ہوئے تھے ہم میں سے بعض نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا بعض نے نکھایا جب بنا، طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا ہم نے نبی علیہ السلام کے ساتھ رعالت احرام میں کھایا ہے (مسلم)

۲۵۸۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ الشَّيْبِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأَهْبَىٰ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَأَىٰ قِوَمًا مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَافٍ تَدْعُو فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ قَالُوا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حج فوط ہونے اور حالت احرام میں روحانی کیا

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَبَةِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت احرام میں رد کا گیا تو آپ نے سر مبارک منڈایا اہل المؤمنین سے ہم بستی فرمائی قرآنی کے جانور کو ذبح کیا اور دوسرے سال عمرہ کیا (بخاری)

۲۵۸۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أَحْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَاءَهُ نِسَاءٌ وَنَحَرَهُنَّ حَتَّىٰ أَعْمَرَ عَامًا قَابِلًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نیکے تو کفار قریش خانہ کعبہ کی ماضی میں مزمزم کے پانی کو پی کر قرآنی کے جانوروں کو ذبح کیا یاں منڈائے اور صحرائے میں بال منڈائے (بخاری)

۲۵۸۹ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُنَّا قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا آيَاهُ وَحَلَقَ وَفَعَصَا أَصْحَابَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسدد بن خزیمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر منڈائے سے پہلے قرآنی کی اور صحرائے کو بھیڑی حکم دیا (بخاری)

۲۵۹۰ وَ عَنْ الْمُسَوَّرِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَمْرًا أَصْحَابَهُ بَيْنَ الْوَكِّ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٥٩١ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قَالَ الْيَسَّ حَبِيبُ سَنَةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَبِيبَ أَحَدِكُمْ
عَنِ الْحَيَّةِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَتَّى يَحْبَةَ عَامًا قَابِلًا يَهْدِي أَوْ
يَصْرُومَنَ لَهُ يَجِدُ هَدًى.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صِبْغَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا
 لَعَلَّكِ أَرْدَيْتِ الْحَبَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَحْدَيْتِي إِلَّا رَجْعَةً
 فَقَالَ لَهَا حَبِّي وَاشْرِي طَبْخِي وَتَوَلَّى اللَّهُمَّ مَجِيئِي حَيْثُ
 حَبَسْتَنِي - (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ سنت کافی نہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو حج سے روک دیا جائے تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر شرعی پابندی سے آئندہ جو کہ سال آئندہ روکے اور ہدی (قربانی) دے اور اگر ہدی نہ دے سکے تو روزے رکھے۔

دستخاری

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صباہ بخت زہیر کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت کیا کہ تم نے حج کا ارادہ کیا ہے تو انہوں نے کہا نعمد کی قسم میں خود کو یہاں پائی ہوں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تم حج کرو اور یہ عہد کرو کہ جہاں بھی رک جاؤں گی۔ وہیں سے احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

٢٥٩٣ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِي
يَحْرَرُوا عَامَ الْحَدِّ بَيْتَةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٥٩٢ وَعَنِ الْكَلْبَاءِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْفَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُتِبَ أَدْعِيَةٌ
فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَبَّةُ مِنْ قَائِلٍ - (رواه الترمذي في
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ
أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى أَدْمَضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي
هَذَا أَحَدَيْثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ مَوْعِيتٌ)

٢٥٩٥ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى الدِّبَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجُّ عَرَفَةٌ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ بَيْلَةً جَمِيعَ قَبْلِ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّمَ أَيَّامُهُ ثَلَاثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِيَّاهُمْ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّاهُمْ عَلَيْهِ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَوْزَنٍ وَابْنُ عُسْكَانَ وَابْنُ أَبِي حَتِمٍ وَابْنُ أَبِي عَرِينَةَ وَابْنُ أَبِي نَصْرٍ وَابْنُ أَبِي عَدَّى وَابْنُ أَبِي عَدَى وَابْنُ أَبِي عَدَى وَابْنُ أَبِي عَدَى)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ وہ عمرہ قضا میں باوجود بدلیہ لیں جو انہوں نے مدینہ کے موقع پر ذبح کیے تھے۔

والجواب نعم

حضرت جمال بن عمر والنقلدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دورانِ احرام حج کس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ ننگا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے لیکن اس پر سال آئندہ حج لازم ہے (نسائی ابن ماجہ دارمی لیکن صاحب البوداء دسے دوسری روایت کے مطابق یہ اضافہ کیا یا کھائی احوام میں یہاں ہو جائے جامع ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا اور صاحب مصابیح نے ضعیف کہا ہے)

حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ دہلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتا ہے کہ حج عمرہ کے دن ہے جس نے وقوف عرفہ مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے پہلے پایا اس نے حج کو پایا اور مئی میں قیام تین دن ہے لیکن جس نے دو دن میں جلدی مکان ادا کر لیے اس پر مواخذہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔
دالوداؤد نسائی ابن ماجہ دارمی جامع ترمذی نے فہما یا۔۔۔ حدیث

وَقَالَ التَّوَمِينِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حسن صحیح ہے۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى حرم مکہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے پہلی فصل

۲۵۹۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْعَةٌ وَلَا إِذِ اسْتَنْزَلْتُمْ فَانْقُذُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْمَلِكَ حَرَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ طَلَبَ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ كَبِيرٍ وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْقَرُ صِيدُهُ وَلَا يُلْقَى لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَزَّهَا وَلَا يُحْتَلَى خِلَافُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا إِذَا دَخَلَ قَلْعَتَهُ لِيَقْبِلَهُمْ وَلِيُؤْتِيَهُمْ فَتَالَ إِلَّا إِذَا دَخَلَ مُنْتَقِلٌ عَلَيْهِ وَفَتْ وَدَايِقُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَى سَاقُهَا إِلَّا مُشِيدًا.

۲۵۹۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَمَاطُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۹۹ وَعَنْ جَابِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يُعْبَرُ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت نہیں بلکہ جہاد اور بیعت ہے جب تمہیں جہاد کی دعوت دی جائے تو گھروں سے باہر آ جاؤ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس دن حرام و معزز فرمایا جس دن آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اور وہ قیام کے دن ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کرنے کی وجہ سے مجھ سے پہلے اس سرزمین پر کسی اور نبی کے لیے قتال کی اجازت نہ تھی اور میرے لیے بھی دن کے ایک حصہ میں قتال کی اجازت نہ ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کی وجہ سے قیامت تک کے لیے حرام و خطا امن ہے نہ تو اس کے خارجہ اور درخت کو کاہا جائے اور نہ یہاں کے شکار کو کاہا جائے اور نہ یہاں کی گری پٹی چیز کو بغیر پہچانے اٹھایا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی اجازت نہ تھی کہ وہ لوہاروں کے اور گھروں میں کام آتی ہے تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کٹانے کی اجازت حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفر فتنے کوئی شخص کہ مکر میں ہتھیار نہ کرنا چاہیے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھام آپ نے اس کو اتار کر ایک شخص نے اگر کہا کہ ابن خطل کعبہ مکر کے پروردگار سے چٹا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن شہر میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک

کو اٹھایا جائے مگر اس کی تشہیر اور دایس کے لیے

إِحْدَاهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشُ الْكُفَّةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءِ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسِّفُ بِأَقْدِهِمْ وَآخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُخَسِّفُ بِأَقْدِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْرَانُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخَسِّفُ بِأَقْدِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى بَيْتَانِهِمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكُفَّةَ دُورُ الشَّرِيفَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۰۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِي بِهِ أَسْوَدٌ أَتَحِبُّ يَقْدُمُهَا حَجْرًا أَحْمَرًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

پریاہ علامہ تھا اور آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک لشکر چڑھائی گئے گا سب وہ نظر زمین پر ایک میدان میں ہوں گے تو ان کے اول و آخر زمین میں دھنس جائیں گے جناب عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لگے اور کھولوں گے ساتھ وہ کیسے دھنس جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ عوام اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ (شریک کار) نہیں ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس لشکر کے شروع والوں اور آخر والوں کو دھنسیا جائے گا پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں اٹھایا جائیگا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حبشہ کا چھوٹی اور بڑی پند ملیوں والا کعبہ مقدس کی حرمت کو ہمال کہنے کا متفق علیہ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے نعر کو دیکھ رہا ہوں جو سیاہ اور سرخھی مانگوں والا ہے اور وہ کعبہ مقدس کی ایک ایک اینٹ کو اکھاڑ رہا ہے (بخاری)۔

دوسری فصل

۲۶۰۳ عَنْ بَعْثَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ لَاقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَارَ الطَّعَامَ فِي الْحَدِيدِ الْمَعَادِ فِيهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبُكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبُّكَ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ عَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۲۶۰۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفَا عَلَى الْحَذَرِ فَقَالَ اللَّهُ لَكَ لَخَيْرَ أَرْضٍ اللَّهُ وَأَحَبُّ أَرْضٍ إِلَيَّ اللَّهُ وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت بعتی بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حرم مقدس کے لیے نذکی رسد کو رد کرنے والے کا عمل الحاد ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرم آہ سے من طلب ہو کر فرمایا اسے مکہ تو گناہ مندہ شہر اور مجھے کس قدر محبوب ہے اگر مکہ والے مجھے ہجرت کے لیے مجبور نہ کرتے تو میں تیرے سوا اور کہیں سکونت اختیار نہ کرتا بلکہ باجماع تہمدی نے اس امر اہدیت کو حدایت کر کے فرمایا یہ حدیث تو حسن و صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمزہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے ہیں اور یہ فرماتے ہیں اسے سرزمین مکہ خدا کی قسم تو اللہ تعالیٰ کی بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر مجھے ماکھوٹنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں یہاں سے نہ جاتا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۲۶۰۶ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَدَّيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ أَتَذُنُّ لِي أَنْهَا الْأَمِيرَ أَحَدًا ثَلَاثَ قَرَارٍ قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا مِنْ تَزِيمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا يَدْعَاهُ فَخَلَيْتُ وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنًا يَحِينُ تَحْكُمُ بِهِ حَيْدًا اللَّهُ دَأْبِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ لِلَّهِ وَلَهُ بِحَرَمِهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِأَمِيرٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسُوفَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَحَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ آذَنَ لِرَسُولِهِ دَلْعَ بَأْذَنٍ لَكُمْ طَائِفًا آذَنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ تَهَارٍ قَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَلْيَبْلُغُوا الشَّاهِدَ الْغَائِبَ فَوَيْلٌ لِي أَيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عُمَرُ قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِكَ الْإِذْنَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَدَّ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا قَاتِلًا يَلْدِمُ وَلَا قَاتِلًا يُسَرِّبُهُ مُشَقِّقٌ عَلَيْهِ وَفِي الْبُعَاثِ الْخَبْرَةُ الْجَنَائِيَّةُ -

۲۶۰۷ وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ يَخِيرُ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَتَّى تَعْظُمَ مَا قَرَأَ أَصْبَحُوا ذَاكَ هَكَذَا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابو شریح مدنی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ عمرو بن سعید سے اس وقت جبکہ وہ اپنے لشکر کی رہائش گاہ رکھ رہا تھا کہ اللہ امیر مجھے اجازت دیں تو میں آپ کو ایک حدیث سناؤں جس کو میں نے رسول خدا سے فتح مکہ کے دوسرے دن کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کو بیان کرتے دیکھا اس وقت نبی علیہ السلام نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور اس کے بعد فرمایا اے اللہ! سرزمین مکہ کو حرمت عطا فرما کیسی بندے نے اس کو حرام نہیں کیا اب جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہاں سرزمینِ مکیہ کرے اور یہاں کے درخت کاٹے لیکن اگر کوئی قتال حرمِ کعبہ کے بارے میں میرے عمل سے اجت پکڑے تو اس کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں قتال کی اجازت عطا فرمائی ہے دوسروں کو اس کی اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف تھوڑی دیر کے لیے اجازت دی گئی تھی سرزمینِ حرم کا تقدس آج بھی دنیا ہے جس طرح کل تھا اور بات ان لوگوں کو بھی سنا دی جائے جو یہاں موجود نہیں ہیں راوی حدیث سے جب یہ معلوم کیا گیا کہ اس حدیث کا مروجہ بن سعید پر کیا اثر ہوا تو اس نے کہہ دیا مجھے اس بارے میں تم سے زیادہ علم ہے لیکن اسے ابو شریح حرمِ خاص مجرم اور بے گلوڑے قاتل یا بے گلوڑے مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔ حضرت عیاش بن ابی ریحہ مخزومی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی پر قائم رہے گی جب تک کہ وہ سرزمینِ مکیہ کی اس طرح حرمت قائم رکھیں گے اور اس کی تعظیم کرتے رہیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے لیکن جب وہ اس کی حرمت کو ہمالہ کر دیں گے تو ہلاکت یہ اپڑ جائیگی گے راہِ ماجہ

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

حرم مدینہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

پہلی فصل

۲۶۰۸ عَنْ عِیْنِ قَالَ مَا كُنْتُ أَعْنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُدْرَانِ وَمَا فِي هُنَا مِنَ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدًّا أَوْ آذَى مُعِدًّا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةٌ يُكْسَى بِهَا أَدْنَا هُوَ مَنْ أَخْذَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَآلِي قَوْمٍ لَا يَغِيرُ ذِينَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهَا مِنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ آيَةٍ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ -

۲۶۰۹ وَعَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْ الْمَدِينَةِ آتٌ يَقْطَعُ عِضَاهُمَا أَوْ يَقْتُلُ صَيِّدَهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلُ اللَّهُ فِيهَا مِنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَدَائِهَا وَجُوهٍ هَلَا لَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رداءہ مسلیم)

۲۶۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور جو اس کتاب کے پیچھے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب فرشتوں کے لئے ہے اور ان کی طرف سے توڑنا کی عاقبت کفر ہے اب ہر اس مہمند میں نہ کہیم کہ یہ یا تمہیں پرست کرنے کی مدد کرے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام بندوں کی لعنت ہے اس کے لئے تو فرشتوں قبول کیے جائیں گے اور وہ نوافل اور مسلمانوں کا معاملہ یکساں ہے جو ایک عام مسلمان بھی کر سکتا ہے اور جو کوئی مسلمان کے علم کو توڑے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور بندوں کی لعنت ہے جس کا کوئی فرض اور نفل قبول نہ کرے گا اور جو کوئی اپنے دوستوں کی اجازت اور ان کی رضامندی کے بغیر دوسروں سے دوستی کی طرف ہاتھ بڑھائے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور اس کے تمام بندوں کی لعنت ہے اور اس کی کوئی فرس و نفل عبادت قبول نہ ہوگی نہ متفق علیہ لیکن بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے جس نے اپنے آپ کے علاوہ کسی اور کی جانب (نسبی، نسبت کی) اپنے دوستوں کے علاوہ کسی اور سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مدینہ کے دونوں کناروں کو حرام کرتا ہوں اس علاقہ میں نہ تو عمارت اور درخت کاٹا جائے نہ اس میں شکار کیا جائے نہ بی بی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کے تقدس کو جانتے ہوں اگر کوئی شخص مدینہ سے بے رغبتی نہ رکھتے ہوئے اس کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل مہیا فرما دے گا اور جو شخص مدینہ کی سختی اور سنگی محنت و مشقت پر ثابت قدم رہے گا - میں قیامت میں اس کا شفیع و شہید ہوں گا -

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصِيرُ عَلَى لَأَوَائِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا
أَحَدًا مِّنْ أَهْلِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَهْلَ الْمَدِينَةِ
جَاءُوا قَائِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَخَذَهُ
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُهْرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي مَسَاجِدِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدُنِنَا اللَّهُمَّ إِنَّ
إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَغُلِيْلَكَ وَنَبِيَّكَ وَرَأَى عَبْدُكَ وَ
نَبِيَّكَ وَلَهُ دَعَاكَ بِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ
بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَدْعُو
أَصْغَرُ وَلِيَدُلَّهُ فَيُعْطِيهِ كَالِكِ الشَّمَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَزَمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَامًا
وَأَنَّ حَزَمَتُ الْمَدِينَةِ حَرَامًا تَابِتِينَ مَا رَضِيَهُمَا أَنْ لَا
يُهْرَأَ فِيهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقَوْلِهِ وَلَا
تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۳ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدَ الْأَكْبَرِ إِلَى
قَصْرِهُ بِالْعَقِيقَةِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْطِطُ
فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ
أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ
فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا لِقَوْلِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دُعِيَكَ أَبُو بَكْرٍ وَدُلَّكَ
فَحِثَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَبَرْتُهُ
فَقَالَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ

نے فرمایا میری امت میں سے جو کوئی مدینہ کی سختیوں اور شدتوں پر صبر کرے
گاہیں قیامت کے دن اس کا سفارش میں ہوں گا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ لوگ جب قسطن
لانیہ پہل دیکھتے تو اس کو لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے جب
نبی علیہ السلام اس پہل کو لیتے تو دعا فرماتے خداوند اہم اسے پھلوں اور برکات
شہر کو برکت عطا فرما۔ خداوند اجنا ابراہیم تیرے بندت تیرے نبی و
غلیل بخشے میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی
تھی میں مدینہ طیبہ کے لیے اسی کی مثل اور مزید اتنی دعا کرتا ہوں اس کے
بعد خاندان میں سے چھوٹے بچے کو باکروہ پھل عطا فرمادیتے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا جناب ابراہیم علیہ السلام نے سرزمین مکہ کو حرمت دی
میں مدینہ کو حرمت دیتا ہوں اب اس کے دونوں کناروں کے درمیان نہ
تو غریزی کی جائے اور نہ یہاں جنگ کے لیے ہتھیار اٹھائے یا بائیں
اور بائیں دونوں کا خدا کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہ جھاڑے۔

(مسلم)

حضرت عمار بن سعد سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت سعد رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سرار ہو کر اپنے مکان کی جانب جو وادی عقیق میں تھاکے تو
ایک غلام کو دیکھا کہ وہ یا تو درخت کاٹ رہا تھا یا اپنے بھائی کا تھا
دشک راوی: تو جناب سعد نے اس کے کپڑے کو چھین لیا جب جناب سعد
وہاں سے واپس آئے تو اس غلام کے مالک نے آکر پرآب سعادت کہا کہ
وہ کپڑے یا تو مجھے واپس کر دیں یا اسی غلام کو دے دیں سن کرو والد محترم
نے کہا خدا کی پناہ کیا میں وہ چیز واپس کر دوں جو مجھے رسول خدا نے

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو جناب صدیق اکبر اور حضرت بلال
کو بخار ہو گیا میں نے آکر نبی علیہ السلام کو اطلاع دی تو آپ نے دعا یہ
کلمات کہے کہ خداوند مدینہ کو پھر ایسا ہی محبوب یہ اسے بیباک کہ

وَصَحَّحَهَا وَبَارَكْنَا فِي مَسَاجِدِهَا وَمَدِينَتِهَا وَانْعَلْ حُمَاتَهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَوْبَةٍ الزَّائِرِ خَدَّجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْبِجَةً فَتَأَلَّتْهُمَا أَنْ دَبَّاهُ الْمَدِينَةُ نَعْلًا إِلَى مَهْبِجَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۱۶ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِيَّامِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ الشَّامُ قِيَّامِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ الْحِجَازُ قِيَّامِي قَوْمٌ يَبْشُرُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ طَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۷ وَعَنْ أَبِي مُدْرِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَدْرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقَدْرَى يَقُولُونَ يَتْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تُشْنِي النَّاسَ كَمَا يَنْشِي الْكَدِيرُ خَبَثُ الْحَدِيدِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۱۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۱۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا كَانَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصَابَ الْأَعْرَابِيَّ عَذَابٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْلَنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلَنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلَنِي بِبَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اس خط کو صحت کا گواہ بنائے یہاں کے عمار اور میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما اور اس کے ہمارے کو جھکی طرف ۲ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متفق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیاہ رو پر لکھنے والوں والی عورت مدینہ سے نکل کر بیچہ جھکے میں جا کر اتری ہے تو میں نے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کی تعبیر یہی کہ مدینہ کی وبا بیچہ جھکے متعلق ہوگئی (بخاری)

حضرت سفیان بن ابی زید سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یمن فتح ہوگا تو ایک قوم پشت اہل عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے چلی جائے گی اور اگر انہیں اس کا علم ہو تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اسی طرح شام فتح ہوگا اور ایک جماعت اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو لے کر مدینہ سے شام کی جانب کوچ کرے گی حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو جان لیں اسی طرح عراق بھی فتح ہوگا وہاں بھی لوگ اپنے خاندان اور متعلقین کو لے کر چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ اس کو سمجھیں (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسی بستی کی جانب ہجرت کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں پر غالب آجائے گی جس کو لوگ شرب کہتے ہیں لیکن وہ مدینہ ہے وہ بستی برے لوگوں کو اسی طرح صاف کر دے گی جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے حضرت جابر بن سمیرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے (مسلم)

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن اس کے بعد اس اعرابی کو بخار ہو گیا تو وہ نبی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت ختم کر دیں لیکن نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا بعد میں اس نے اگر پھر بیعت ختم کرنے کو کہا لیکن نبی علیہ السلام نے پھر انکار کر دیا لیکن اس نے پھر اگر بیعت ختم کرنے کو کہا لیکن پھر نبی علیہ السلام نے انکار کر دیا تو وہ وہاں سے نکل کر چلا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا الْمَدِينَةُ كَأَنكَ تَنْفَعُ خَبَرَهَا وَ
تَنْفَعُ طَبَقَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفَعِيَ الْمَدِينَةُ
شِرَارَهَا كَمَا يَنْفَعِي أُنْكَيْرُ خَبَرَتِ الْحَدِيثُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى أَنْعَابِ الْمَدِينَةِ مَلَأَتْكَ لَا يَدْخُلُهَا
الظَّالِمُونَ وَلَا الدَّجَالُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَّطَهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْعَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَكُ
سَاقِينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ الشَّيْخَةُ فَتَرْجِعُ الْمَدِينَةَ
بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۳ وَعَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْنِيْدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدًا إِلَّا اسْمَاءُ
كَمَا يَسْمَاءُ الْيَمَلُ فِي الْمَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ
أَدْنَمَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَى دَابَّةٍ حَرَكَةً مِنْ حُبِّهَا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَلَسَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُجْبِنُنَا وَنُجِبَةُ اللَّهِ
إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَطَائِفَ أَحْزَمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۶ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ جَبَلٍ يُجْبِنُنَا وَنُجِبَةُ -

گیا تب نبی علیہ السلام نے فرمایا مدینہ بھی کی طرح ہے جو میل کو دور کر دیتی
ہے اور خوشبو کو معطر کر دیتا ہے یعنی بہتر کو بہتر کر دیتا ہے (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت اس وقت قائم نہ ہوگی جب تک کدینہ اپنے برے لوگوں کو
اسی طرح نکال دے گا جس طرح بھی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے اس لیے اس میں دجال
اور طاغون داخل نہیں ہو سکتے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے
فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جو حال کی دستبرد اور پامالی سے محفوظ رہے
سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اور ان کے داخلے کا کوئی راستہ نہیں
کیونکہ ان شہروں پر فرشتوں کا پہرہ ہے جو صفیں بنا کر ان کی نگہبانی
کرتے ہیں لہذا وہ ان شہروں سے باہر صحرا یا بنجر زمین میں اتارے گا پھر
مدینہ میں تین مرتبہ زلزلے کا پھر کافر و منافق مدینہ سے نکل جائے گا (متفق علیہ)
حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی بھی اہل مدینہ کے ساتھ دھوکہ دہی کرے گا وہ اسی طرح ختم ہوگا
جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مغرب و دہلیس پر مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنے ہاتھ کر کے دیتے
اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس روئے کی محبت میں اُسے ایڑ لگاتے
(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد پہاڑ
کو دیکھ کر فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کو محبوب
رکھتے ہیں جناب ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت دی اور میں ان دونوں
پہاڑوں کے درمیان زمین مدینہ ہے اس کو حرمت دیتا ہوں (متفق علیہ)
حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا احد ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

محبت کرتے ہیں (بخاری)

دوسری فصل

۲۶۲۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ أَخَذَ رَجُلًا يَصِيدُ فِي حَرَمِ
الْمَدِينَةِ الَّذِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَبَهُ شِيَابَهُ فَجَاءَ مَوْلَاهُ فَكَلَّمَهُ فِيهِ فَقَالَ ارْثِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَ هَذَا الْحَرَمِ
وَقَالَ مَنْ أَخَذَ أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ فَلَيْسَ لَهُ وَلَا أَرُوْهُ
عَلَيْكُمْ طُعْمَةٌ أَطْعَمْتُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَكِنْ إِنْ رُسِمْتُمْ دَقَمْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۸ وَعَنْ صَالِحِ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ
عَمِيْدًا مِّنْ عَمِيْدِ الْمَدِينَةِ يَقَطَعُونَ مِنْ شَجَرِ
الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْزِي لِمَوْلَاهُ مَوْعِدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُقَطَعَ
مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ
شَيْئًا فَلَيْسَ أَخَذَهُ سَلَبُهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۶۲۹ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صِيدَ وَجِيعٌ وَبَعْضُ هَذَا حَرَمٍ مُحَرَّمٍ
يَلِيهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْنَى الشَّنَةِ دَجٌّ ذَكَرُوا
أَنَّهُمْ مِنْ تَابِيَةِ الطَّلَافِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ أَنَّهُ بَدَلُ
أَنَّهُمْ)

۲۶۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلَيْسَتْ
بِهَا قَاتِلِي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الترمذی وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثْبُتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
إِسْنَادًا)

حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو مدینہ منورہ میں شکار کرتے دیکھ کر اس کو پکڑ لیا رکیو بنی علیہ السلام نے یہاں شکار کرنا حرام قرار دیا ہے، تو اس شخص کے کپڑے چھین لیے جس پر اس شخص کے آنے لگے اگر آپ سے کپڑوں کی واپس کے سلسلے میں بات چیت کی اس پر جناب سعد نے فرمایا نبی علیہ السلام نے مدینہ میں شکار کو حرام کر کے فرمایا کہ جو شخص یہاں کسی کو شکار کرتے دیکھے تو اس کے کپڑے چھین لے لہذا میں روہ لباس، تمہیں وہ لقمہ واپس نہیں کر دوں گا جو مجھے نبی علیہ السلام نے کھلایا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

حضرت صالح بن سعد بن سعد کے آقا کردہ غلام ہیں روایت کرتے ہیں کہ جناب سعد نے مدینہ کے چند غلاموں کو دیکھا جو یہاں درخت کا رہے تھے تو انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو بتایا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ کے درخت کاٹنے کی ممانعت فرمائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کاٹنے والے کو پکڑ لے تو کاٹنے والے کا سامان پکڑنے والے کے لیے ہے ۔

(ابوداؤد)

حضرت زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وادی و تہ میں شکار اور اس کے درختوں کا کاٹنا حرام ہے اور یہ اللہ کے لیے حرام قرار دیئے گئے ہیں (ابوداؤد لیکن امام محمد اس نے تہ و تہ کے بارے میں فرمایا کہ اطراف طائف میں ایک وادی ہے اور خطا نے تہ و تہ کا تذکرہ مؤثر کی جگہ مذکر کی تفسیر سے کیا ہے ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یوسف بنی نعیم ہو کہ مدینہ میں اس کو موت آئے تفسیر اس کو ترجیح دے مدینہ میں مرنے والوں کی میں شفاعت کر دوں گا ۔

راحمہ اور جامع ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے لیکن اس کی سند غریب ہے ۔

۲۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخذ قُرْبَةَ مَنْ قَرَى الْإِسْلَامَ خَدَابًا الْمَدَائِنَةِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَنَاتِ حَسَنٍ عَدِيْبٍ)

۲۴۳۲ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْخَى إِلَيَّ أَيْ هُوَ لَدَى الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ مُحَمَّدٍ الْبَيْتُ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قُسْرَيْنِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلامی بستیوں میں سے سب سے آخر میں جو بستی ویران ہوگی وہ مدینہ ہے (جامع ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن اور قریب ہے)۔

حضرت حباب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین بستیوں میں سے جس میں آخر وہ تباہی جائے، ہجرت ہوگی وہ مدینہ، بحرین اور قسریں ہیں۔

(ترمذی)

تیسری فصل

۲۴۳۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ الْمَسِيحُ النَّتَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۵ وَعَنْ زُجَيْلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا أَكَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَّ عَلَى بِلَالٍ هَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَدَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۲۴۳۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مِّنْ حَجَّةٍ فَرَّادٍ بَرِيٍّ بَعْدَ مَوْتِي مَا نَزَلَنِي زَارَنِي فِي حَيَاتِي.

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۴۳۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ طیبہ پر نام نہاد مسیح، دجال کا خوف مسلط نہ ہو سکے گا اس دوران مدینہ کے سات دروازے دراستے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے حفاظت کرتے ہوں گے (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی خداوند اے تو نے جتنی برکت مکہ کو عطا فرمائی ہے اس سے دوگنی برکت مدینہ کو عطا فرما۔

(متفق علیہ)

آل خطاب کے ایک فرد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان قصد امیری زیارت کو آتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ہمراہیوں میں ہوگا اور جو مدینہ کے دوران قیام یہاں کے مہاجرین پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا اور جو مسلمان حرمین میں سے کسی جگہ فوت ہوا وہ قیامت کے دن امن یافتہ لوگوں کے ساتھ مشہور ہوگا (شعب الایمان)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری حیات ظاہری کے بعد حج کیا اور میری زیارت کو آیا تو اس نے میری حیات ظاہری میں میری زیارت کی (شعب الایمان)

حضرت یحییٰ بن سدید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا دَقِيرًا يُعْمَرُ بِالْمَدِينَةِ
فَأَمْلَمَهُ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ يَشْسُ مَضْجَعَةُ الْمُؤْمِنِينَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْسُ مَا
كُنْتُ قَانَ التَّوَجُّلِ إِيَّيْ لَوْ أُرِدْتُ هَذَا لَأَنْتَمَا أَرَدْتُ
الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا عَلَى
الْأَرْضِ بُعْثَ أَحَدٍ إِنْ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا
ثَلَاثَ مَرَاتٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۲۴۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوَادُّ
الْحَقِيقَ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ ابْتِغَاءً مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ
فِي هَذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ عُمِرْتُ فِي حُجَّةٍ وَفِي رَدَائِعِ
وَقَدْ عُمِرْتُ وَحُجَّةٍ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

علیہ وسلم کی موجودگی میں مدینہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی ایک شخص نے
قبر میں جھانک کر کہا کہ مومن کی آخری آرام گاہ اچھی نہیں یہ سن کر رسول
خدا نے فرمایا تو نے بڑی بات کہی تو اس شخص نے کہا میرا یہ مطلب یہ
تھا میری مراد تو اللہ کی راہ میں قتل کی تھی تب نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ
کی راہ میں قتل ہونے کی تر مثال یہی نہیں لیکن اس زمین سے کوئی خط
مجھے محبوب نہیں کہ جس میں میری آخری آرام گاہ ہو یہ کلمات آپ نے
تین مرتبہ فرمائے۔

معالمِ مدینہ

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ وادی
الحقیق میں تھے آپ نے فرمایا رات رب کی ملک ایک فرشتہ نے آکر چھپوایا
کہ آپ یہاں نماز ادا کریں اور بنیادیں عمرہ بھی حج کا حصہ ہے ایک روایت
کے مطابق عمرہ و حج یعنی اس وادی میں فائز حج و عمرہ کا حکم رکھتی ہے۔

(بخاری)

(تیسرا صفحہ ۴۹۳) کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب وہ تجھ سے اس کی پناہ طلب
کرتے ہیں کہ جب قتل فرمایا ہے وہ تجھ سے پناہ کے طالب کیوں ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری دوزخ کے خوف سے پناہ کے طالب ہیں رب تعالیٰ دریافت کرتا
ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں
رب وہ تو بخشش کے طالب ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت رب تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ طلب کر رہے ہیں ان کو عطا کر
دیا اور میں چیز سے پناہ کے طالب تھے اس سے پناہ بھی دی نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہ گار زندہ بھی
ہے جو وہاں سے گندے وقت ان میں بیٹھ گیا تھا نبی علیہ السلام نے فرمایا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا تھا جن کے پاس
بیٹھنے والا حرام نہیں رہتا۔



جَدْوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جداول)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الایمان	۱ تا ۵	۵	۱ تا ۱۸۶	۱۸۶
۲	کتاب العلم	x	x	۱۸۷ تا ۲۶۰	۷۳
۳	کتاب الطہارۃ	۶ تا ۱۸	۱۳	۲۶۱ تا ۵۱۷	۲۵۷
۴	کتاب الصلوٰۃ	۱۹ تا ۷۲	۵۴	۵۱۸ تا ۱۲۳۵	۹۱۸
۵	کتاب الجنائز	۷۳ تا ۸۰	۸	۱۲۳۶ تا ۱۶۷۹	۴۴۳
۶	کتاب الزکوٰۃ	۸۱ تا ۸۹	۹	۱۶۸۰ تا ۱۸۵۹	۱۸۰
۷	کتاب الصوم	۹۰ تا ۹۸	۹	۱۸۶۰ تا ۲۰۰۶	۱۴۷
۸	کتاب فضائل القرآن	۹۹ تا ۱۰۰	۲	۲۰۰۷ تا ۲۱۱۸	۱۱۲
۹	کتاب الدعوات	۱۰۱ تا ۱۰۲	۲	۲۱۱۹ تا ۲۱۷۸	۶۰
۱۰	کتاب اسماء اللہ تعالیٰ	۱۰۳ تا ۱۰۹	۷	۲۱۷۹ تا ۲۳۹۰	۲۱۲
۱۱	کتاب المناسک	۱۱۰ تا ۱۲۳	۱۵	۲۳۹۱ تا ۲۶۳۸	۲۴۸
	میزان	x	۱۲۳	x	۲۶۳۸

گدائے در اولیاء :- عبدالمکیم خاں اختر
مجددی منظری شاہجہان پوری
لاہور چھاؤنی

